پہلی فصل

مارواڑ جسے جودہ پور بھی کہتے ہین

باعتبار وسعت ملک کے راجپوتانہ مین یہہ ریاست سب سے بڑی ہے اسکے شمال مغرب مین
جیسلمیر شمال مین بیکانیر و شیخاواٹی مشرق مین جے پور و کشنگڈہ ضلع اجمیر و میواڑ جنوب مین میواڑ
وسروہی و ممالک گایکواڑ اور مغرب مین کچھ کارن اور سندہ واقع ہین اسکا غایت طول बीकानेर शेखावाटी
جنوب و مغرب سے شمال مشرق کو ۳۲۰ میل اور غایت عرض مخالف سمت مین ۱۶۰ میل ہے जैपुर किशनगढ़
یہہ ملک درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ - ۳۶ و ۲۷ - ۴۰ - اور طول بلد مشرقی ۷۰ - अजमेर मेवाड़
۴ و ۷۵ - ۲۲ کے واقع ہے اور اسکا رقبہ ۳۵۶۷۲ مربع میل ہے اس ملک کے قدرتی
عمدہ اشیا مین سے لونی ندی ہے کہ سرحد مشرقی پشکر کے قریب نکلکر اور جنوب مغربی लोनी
سمت مین رواں ہوکر ملک کو غریب دو مساوی حصون مین تقسیم کرتی ہے اوسکے کنارہ
چپ یعنی جنوب مشرق مین ملک سیراب و زرخیز ہے اور کنارہ راست یعنی شمال مغرب مین
ویران بیابان ہے ملک کا مغربی حصہ ملحق سرحد سندہ بالکل ویران جنگل ہے اور اس
مشرق مین ایک سلسلہ پہاڑیون کا چھوٹے اور بڑے جنگلون کے درمیان واقع ہے چھوٹا
جنگل لونی ندی کے کنارہ راست سے شروع ہوا ہے اور درمیان شہر جودہ پور و پوکرن पो[illegible]
شمال مشرقی سمت مین چلا گیا ہے اس جنگل پر بالکل ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے ہین اور خط فاصل
کو یعنی مشرق مین بجانب جودہ پور و منڈور اور مغرب مین بجانب پوکرن و پھلودی ریت मंडोर पोहकरन फलोदी
پہاڑیان واقع ہین مشرق کی سرحد پر ملک بلند ہوتا گیا ہے اور کوہ اراولی سے کہ سطح سمند
سے تین ہزار سے چار ہزار فیٹ تک بلند ہے جا ملا ہے کل جنوبی حصہ جودہ پور کا سا सांचोर

نقشه علاقه ایجنسی مارواڑ متعلقه باب پنجم وقائع راج

پوتانه

जालोर
सिवाना
छान
पाली
नीमाज
मेड़ता
बालोतरा

وجالور وسوانہ کے قریب پہاڑون سے مسلسل ہے اور شرقی حصص مین چھان پالی و نیماج ومیڑتہ مین پہاڑ کم ہین درمیان بالوترہ اور دارالحکومت کے اور شمال مشرقی حد پر زمین زیادہ تر قابل زراعت ہے جنوبی حد پر بعض پہاڑ ایسے ہین کہ اُنکو عالم معدنیات آتشی تصور کرتے ہین آب وہوا موسم گرما مین بہت گرم مگر سرما مین سرد و شفابخش وخوشگوار رہتی ہے موسم سرما مین کبھی کبھی پالہ پڑتا ہے مغربی اضلاع مین علی العموم ریگستانی خاصیت سے ہوا ہمیشہ خشک اور صحت بخش رہتی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ اوس ملک مین کیچڑ و مچھر ورطوبت بخار آور بالکل نہین ہوتی ہین مگر جنوب مشرقی ملک کا حال جہان لونی ندی مین بافراط پانی بہتا ہے اور بہت ندیان اور نالے اوسمین شامل ہوتے ہین بالکل برخلاف ہے اس سبب سے وہان موسم بارش مین بہت دلدل رہتی ہے اور اوس زمانہ مین جودہ پور خاص بہت مرض آور رہتا ہے اس ملک مین

सांभर
डीडवाना
पचभद्रा
फलोदी
ब्यायलो
मकराना

بمقامات سانبھر وڈیڈوانہ پچپدرہ وپھلودی نمک بکثرت پیدا ہوتا ہے لوایلو صاحب کی رائے مین اس ملک کے اکثر پہاڑ واقع مشرق وجنوب مین چند اقسام کے فلزات ہین چنانچہ اُس سلسلہ مین جو شمال مین اجمیر تک پہنچا ہے سیسہ لوہا تانبا اور چاندی پیدا ہوتی ہین مگر جودہ پور کے علاقہ مین کانین کبھی کمائی نہین گئی ہین مکرانہ مین کہ یہہ شہر ایک مضبوط سرخ عمارتی پتھر کے پہاڑ پر واقع ہے سفید سنگ مرمر کی کان ہے اور اکثر اضلاع مین کنکر بہت ہوتا ہے جسے

सूजत
पाली

جلا کر چونہ بنایا جاتا ہے سوجت مین ٹین اور سیسہ اور پالی کے قریب پھٹکری اور اضلاع ملحق گجرات مین لوہا بہت ہوتا ہے رقبہ کثیر ملک پر دولی کاشت ہوتی ہے مگر جیسا ٹوڈ صاحب کے جانے پر کثرت سردی سے ہر ایک پھلی ٹوٹ گئی تھی اور پانی مشک کے اندر جمتا تھا پالہ کی شدت سے تلف ہوجاتی ہے کل اضلاع واقع دامن کوہ ارابلی مین کہ بہت چشمون سے سیراب ہین بجز باجرہ کہ صرف ریت مین پیدا ہوتا ہے ہر قسم کا غلہ بافراط ہوتا ہے بگر باشندگان

ملک بالعموم زیادہ تر موٹھ باجرہ کھاکر زندگی بسر کرتے ہین شیرشاہ بادشاہ نے جسوقت سلطنت
مین اس ملک پر حملہ آور ہوا تھا پشیمان ہو کر کہا کہ ایک مشت باجرہ کے عوض مین اپنی کل
کھو بیٹھا تھا ٭
حیوانات کی بہ کثرت ہے اور درندے اقسام زیادہ ہین لونی ندی کے کنارہ پر شیر بکثرت
ہین اور اکثر گہرے اور ویران پہاڑون مین چیتے بھی بہت ہین کچھ کی طرف بھیڑیے گیدڑ اور
تین قسم کی لومڑیان اور ہرن چنولیا پرندہ سے ملتی چکارے اور جنگلی گدھے ہوتے ہین
حسب تحریر بیکر صاحب کے جنہون نے اکثر جنگلی گدھے مارے تھے یہہ جانور نمکین جنگلون
کا رہنے والا ہے اور جنگل مین بھی آتا ہے مگر موسم سرما مین مزروعہ زمین پر آ کے پیداوار کا
بہت نقصان کرتا ہے جنگلی گدہا تین انچ بلند ہوتا ہے پست گردن بھورا رنگ کا
اور پیٹ سفیدی مائل ہوتا ہے مثل عام گدہون کے اسکے بڑے بڑے کان ہوتے ہین
مگر وہ گدہے ہی کی طرح رینکتا بھی ہے اور اوسکا رینکنا خفیف ہرن کی آواز سے
مشابہ ہوتا ہے یہہ جانور دس سے پچاس تک کے گروہون مین رہتا ہے مگر کبھی کبھی تنہا او
جوڑہ بھی ملتا ہے اوسکی غذا نمکین گھاس اور جنگلی جھاڑیان ہین اور کبھی لاغر نہین ہوتا ہے
شور پانی پیتا ہے اسکا گوشت کھانے مین آسکتا ہے اس ملک مین سانپون کی یہہ کثرت
ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے ٹٹی اور باڑہ لگاتے ہین اونٹ اور
گھوڑے عمدہ نسل کے اور کثرت سے ہوتے ہین اور بہت قیمت پاتے ہین ناگور کے بیل اور
گائے عمدگی مین مشہور ہین ویران جنگلون مین بھیڑیان کثرت سے چرتی ہین انکی اون سے
لوئی اور کمبل تیار ہوتے ہین موٹا سوتی پارچہ بھی بہت طیار ہوتا ہے جودھپور ناگور
اور پالی مین بندوقین اور تلوار طیار ہوتی ہین اور پالی مین انگریزی ساخت کے

آہنی صندوق طیار ہوتے ہین جودہ پور دندان فیل کے خرادی کام اور چرمی اور شیشہ کی
چیزون کے واسطے مشہور ہے اور آہنی برنجی چیزین ناگور مین بہت طیار ہوتی ہین جاٹون
کی قدیم نسل جو دریاے سندہ سے مشرق مین کوہ ہمالہ سے سمندر تک پھیلی ہوئی ہے اور
اس ملک کے اصل باشندے تھے اب بھی آبادی ملک مین فیصدی ساڑھے باسٹھ ہین
जती ساڑھے چوبیس ۲۴ فیصدی راٹھور راجپوت ہین اور باقی ماندہ برہمن وجتی وغیرہ ہین چارنون
کو کہ راجپوتون کی نسل مین سے ہین بحیثیت فرقہ مذہبی ونیز مورخان ملک کے باشندگان
ملک پر بڑا اقتدار حاصل ہے عوام کا اعتقاد ہے کہ چارنون کی خونریزی کا باعث
ہونا بتحقیق اپنی بربادی اور رنج کشی کا باعث ہے اس سبب سے اونکا زور رہا ہے اور وے اپنے
بچون کو یہی تعلیم کرتے ہین کہ اپنی قوم کا دعوی قایم رکھنے کے واسطے جب ضرورت ہو
اپنی جان تلف کرنے مین کبھی پس و پیش نکرین اس اقتدار کی وجہ سے اونمین سے ایک
آدمی قافلہ مسافران کا بمقابل راجپوت غارتگرون کے محافظ ہوجاتا ہے اگر غارتگر
قریب آوین تو وہ اول اونکو تلوار ہاتھ مین لیکر آگاہ کرتا ہے اور نمانین تو اپنے جسم کو
مجروح کرکے اور خون کے چھینٹے دیکر جس قدر اوسکی زبان یاری دے سخت کلامی سے
بد دعا دیتا ہے اور جبتک اوسکا مطلب حاصل نہو ایسا ہی کرتا رہتا ہے جہان بہت
سختی کی ضرورت ہوتی ہے اپنے کسی رشتہ دار کو کہ یا تو ضعیف العمر یا بچہ دختر ہو ہلاک کرتے
ہین یا خودکشی کرتے ہین اور عورت بچہ بھی اوسکے ساتھ مرجاتے ہین چارنون سے مشابہ
مگر دعوی اقتدار مین اونسے کم بھاٹ ہین جو ہجو و بد دعا کے گیت اور تصویر اور مورتون سے
زور آزمائی کرتے ہین ملک کی آبادی بحساب پچاس کس فی مربع میل ۱۷۱۲۶۰۰ سمجھی
جاتی تھی جودہ پور کے کل لوگ افیون خوری کے بہت عادی ہین تاوقتیکہ اوسکو نہ کھالین

کسی کام کے نہین ہوتے اور جب اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اوسوقت گویا مجنون بنجاتے
ہین اور یہہ حال متواتر ہوتا رہتا ہے راجپوتون مین افیون روٹی سے بھی زیادہ ضروری
سمجھی جاتی ہے اور متفق ہوکر افیون کھانا نہایت مضبوط ذریعہ اتحاد کا سمجھا جاتا ہے
سابقاً عورتون کا اپنے شوہر متوفی کی نعش کے ساتھہ جلنا بہت مروج تھا سنہ ۱۸۲۸ع
مین مہاراجہ اجیت سنگہ کی نعش کے ساتھہ چھہ رانیان اور اٹھاون دیگر عورتین جلکر
خاکستر ہوگئین زمانۂ حال مین بھی یہہ قبیح و مکروہ رسم اس قدر جاری تھی کہ سنہ ۱۸۴۳ع
مین راجہ متوفی کے ساتھہ جلنے سے چھہ رانیون کو سرکار انگریزی نے ہرچند باز رکھنا
چاہا مگر کچھہ کارگر نہوا لاسرکار انگریزی کے مستقل اور مناسب وقت صلاح دینے سے مہاراجہ
صاحب نے کل علاقہ مین ستی کی ممانعت کا اشتہار جاری کر دیا ہے مارواڑی زبان
کہ ہندوستانی زبان کی شاخ ہے علاقہ جودہ پور مین بولی جاتی ہے +

جودہ پور دار الریاست ایک مزروعہ سرد بخت میدان کے شمال مشرقی کنارہ
پر جو جنوب مین لونی ندی اور اوسکے موہد نالون کی طرف پست ہوتا گیا ہے ایک
پہاڑ کے جنوبی دامن پر کہ پچیس میل طول مین اور تین چار میل عرض مین اور تین سو سے
چار سو فیٹ تک بلند ہے واقع ہے شہر کے گرد پانچ میل طول کی شہر پناہ ہے اور
ناہموار زمین پر کہ پہاڑ کی طرف بلند ہوتی گئی ہے آباد ہے سب سے زیادہ بلندی پر قلعہ
ہے اوسکی کیفیت بوایلو صاحب نے اس طرح لکھی ہے بالا ہر قلعہ کے جنوبی حصہ کے برج پر
جسکے اندر بلند مندر ہے بیٹھنے سے کل شہر کا عجیب خوشنما نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے
جس پہاڑ پر قلعہ ہے اوسکے ہر سہ اطراف یعنی مشرق جنوب و مغرب مین شہر آباد ہے
صرف شمال کی طرف کوہ منڈور سے مسلسل پہاڑی ہے کہ ناہمواری زمین کے سبب سے

اوس طرف آبادی غیر ممکن ہے درختون کی طراوت بخش سبزی اور سرخ پتھر کے مکانات
پر سنگ مرمر کی سفیدی نے شہر کو عجیب آرائش و رونق بخشی ہے جابجا پانی سے بھرے
ہوئے تالاب ہین شہر کے بلند حصون ہین سفید بلند فصیل نمایان ہے اور مکانات کے
قطعات مثل خوشون کے ایک دوسرے سے بلند چاندپول تک تہ برتہ چنے ہوئے
ہین اور قلعہ سے مغرب ہین بیرونی مکانات کی آبادی عجیب خوبصورتی سے نظر آتی ہے
مگر قریب سے بغور دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ گلی کوچہ بیقاعدہ اور بدنما نقشہ سے بنے ہین
مکانات کم حیثیت اور بیڈول ہین اور اسی وجہ سے یہہ شہر راجپوتانہ کے دیگر شہرون
विष्णुपद سے خراب ہے البتہ شہر مین چند خوشنما مندر ہین اونمین سے بشن پد کا مندر مقدم
ہے مگر بخلاف اسکے لوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ گلی و کوچہ خوشنما و باقاعدہ ہین اور
اکثر مکانات سرخ پتھر کے بہت خوشنما ہین فصیل شہر کے اندر چند تالاب ہین شہر کے
पद्मसागर شمال و مغربی حصہ مین چھوٹا سا تالاب پدم ساگر پہاڑ مین کھدا ہوا ہے اوس طرح
रानीसागर مین قلعہ کے مغربی دروازہ کے نیچے رانی ساگر ہے کہ اوسکے اور قلعہ کے درمیان
فصیل بنی ہوئی ہے تاکہ یہہ تالاب قلعہ کی فوج کے قبضہ مین رہے بعض اوقات
اشد ضرورت پر شہر والون کو بھی پانی لینے کی اجازت ہوجاتی ہے اس تالاب کا
गुलाबसागर پانی صرف فوج کے خرچ مین آتا ہے مشرق مین گلاب ساگر بہت وسیع ہے اور تمام
बाई सागर و کمال پتھر کی تعمیر ہے بائی کا تالاب بھی جو حال مین تعمیر ہوا ہے بہت وسیع ہے
اوسمین چند نالون کے ذریعہ سے دور تک کا پانی آتا ہے مگر مدت کی خشک سالی مین
بجز رانی ساگر کے کل تالاب خشک ہوجاتے ہین انکے سوا اس شہر مین قریب
تیس ۳۰ کے باولی ہین کہ انمین زینون سے اتر کر آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے انکا

پانی اکثر آدمی نکالتے ہین اور بعض مین رہٹ لگا ہوا ہے اور قریب چالیس فیٹ
کے سبکا عمق ہے اور تکورجی کے جھالرہ مین سے بھی جسمین سطح زمین سے نوے ۹۰
فیٹ عمق پر پانی ہے اور نوے ۹۰ فیٹ پانی کا عمق ہے رہٹ کے ذریعہ سے پانی
نکلتا ہے یہہ جھالرا بالکل پہاڑ مین پتھر کھودا گیا ہے اور کھدائی کے گھس جانے
سے معلوم ہوتا ہے کہ جھالرا بہت قدیم الایام کا ہے اوسکی شکل مربع اور اوپر
سے بہت وسیع ہے تین طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے اور چوتھی
طرف رہٹ کے واسطے کھڑی بلندی ہے پانی شیرین ہے اور کبھی کم نہین ہوتا جب
بوایلو صاحب نے ۱۸۳۵ء مین دیکھا شہر کی فصیل اکثر مقامات سے اسقدر شکست ہوگئی
تھی کہ اندر سے باہر آنے جانیکا راستہ ہو رہا تھا اور اکثر مقامات پر فصیل کے کنگورون
تک ریتہ چڑھ گیا تھا شہر کے مشرق مین دو بست پہاڑیان اسی اور سو فیٹ کی بلندی
کی بھی شہر پناہ مین داخل ہین اونکی بیرونی سمت مین فصیل و برج ہین کل فصیل مین
۱۰۱ برج ہین اور تین دروازے ہین جس گانون کے راستہ پر واقع ہین اسی نام
سے مشہور ہین شہر کی فصیل و برج قلعہ سے ملحق و مسلسل ہین مگر اونکے درمیان
مین ایک علحدہ فصیل ہے جو سطح زمین سے ۲۰-۳۰ فیٹ بلند ہے شمال مشرقی کونہ
پر ۳۰-۴۰ فیٹ کی بلندی ہے اور وہان چوڑا دروازہ ہے اوسکے اوپر کندہ
پتھر کی بلند دیوار ۲۷-۳۰ فیٹ ہے اور اس دیوار کے دیگر اجزا اس سے بھی بلند ہین
اور یہہ فصیل اور برج انہین پہاڑون کے خوبصورت پتھرون سے تعمیر کئے
ہین مگر بعض مقامات پر بہت کمزور و بدنما ہین - اگر سخت پہاڑ پر واقع نہوتین تو
کسی کام کی نہوتین بڑا دروازہ شمال مین ہے وہان کی سڑک پر بڑی توپین اچھی

طرح جا سکتی ہین اور راستہ پر علی التواتر سات دروازے ہین اخیر دروازہ کے اندر مہاراجہ
صاحب کے محل ہین قلعہ سے شمال کے پہاڑ پر بھی ایسی ہی سڑک ہے کہ اوسپر بھاری توپخانہ
چل سکے اور حسب قواعد یورپ لڑائی ہونے پر یہہ قلعہ بہت دیر تک مقابلہ نہین کر سکتا ہے
کل قلعہ پانسو گز طویل اور ڈہائی سو گز عریض ہے سرکاری محل و دیگر مکانات شمالی کنارہ
پر ہین اور کل قلعہ کے دوثلث رقبہ پر پھیلے ہوئے ہین اور اسیقدر مکانات ہین کوٹھیار
سامان جنگی و غلہ وغیرہ کا ہے اور باقی زمین خالی ہے - قلعہ کے اندر پانی کے پانچ
حوض ہین اور علی العموم رانی ساگر کا پانی خرچ مین آتا ہے محل کل مکانات سے بلند ہے
اور اوسکا بلند ترین حصہ زمین کی سطح سے ۲۴۰ فیٹ بلند ہے سرکاری مکانات
اچھے نہین ہین بیکانیر کے مہاراجہ صاحب کے مکان سے بھی بدتر ہین سب سے بڑا مکان دیوان عام
सहस्रखंबा ہے جسے سہسر کھنبہ کہتے ہین اوسکی چھت پست ستونون کی متوازی قطارون پر کہ
ہر ایک آپسمین بارہ ۱۲ فیٹ کے فاصلہ پر ہین قایم ہے شہر سے باہر اور شمال مشرقی
महामंदर گوشہ سے توپ کے گولہ کی مار پر مہا مندر ہے جسکے ہزار گھر اور ۱۱۲ دوکانون کی علحدہ آبادی
ہے اوسکے گرد سوا میل طول کی کم عرض پختہ دیوار ہے اوسمین تین فیٹ بلند
शरणा اور پانچ چھ انچ عرض کے سوراخ ہین اور چند برج ہین یہہ مقام شرنا یعنی پناہ گیری
مجرمان کا ہے کل آبادی بشکل منحرف ہے اور ہر چہار طرف کو چار دروازے ہین مندر
بہت بلند ہے اور سفیدی کے سبب سے دور سے نظر آتا ہے اندر سے مکان بہت
آراستہ ہے اور دیوتا کی پرتمان نقرئی شامیانہ کے سایہ مین رہتی ہے ایک تالاب ہے
جسمین بہت دور سے پانی آتا ہے اور اسی فیٹ عمق کی ایک باولی ہے کہ اسمین
پانی کبھی کم نہین ہوتا ہے ایک طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی بھرتے ہین اور تین طرف

سے رہٹ لگی ہوئی ہین کہ اونکے ذریعہ سے آبپاشی و دیگر ضروریات کو پانی بہت
نکلتا ہے جہان مندر کے احاطہ کے اندر دو محل ہین ایک مین مہاراجہ صاحب کا گرو
بہت شوکت و تجمل سے رہتا ہے دوسرے مین کوئی آدمی نہین رہتا مگر بحسب اعتقاد
ہنود گرو سابق کی روح کے بود و باش و آرایش کے واسطے طلائی شامیانہ و پلنگ
وغیرہ سامان تیار رہتا ہے جودہپور سے پانچ میل شمال مین قدیم دارالحکومت مارواڑ
یعنی مانڈور کے کھنڈرات ہین شہر جودہپور مہاراجہ جودھا نے سنہ ۱۴۵۹ء مین آباد جोधा
کیا تھا کہ اوسکے نام سے نامزد ہوا اور پہاڑ جودھاگر کہلاتا ہے شہر سے مغرب مین जोधागिर
سوا میل کے فاصلہ پر عمدہ باغات ہین اور اونکے راج کا تالاب ہے اس تالاب مین صاف परवैयन का तालाब
عمیق اور کثرت سے پانی ہے کہ بجاے مصنوعی تالاب کے قدرتی جھیل معلوم ہوتا ہے
اس سے دو تین میل کے فاصلہ پر بال سمندر تالاب قریب نصف میل طول مین اور دو سو گز बालसमंद
عرض مین ہے اوسکے سرخ پتھر کے ناہموار کنارے ہین اور کنارون پر انواع و اقسام
سرسبزی خصوص جھاڑی اور سایہ دار تاڑ کے درختون کے ہے شہر سے دو میل شمال
مین اور ہر دو تالاب مذکورہ صدر کے درمیان سورساگر نامے بڑا تالاب ہے اوسکے सूरसागर
جنوبی کنارہ پر بہت عمدہ سفید سنگ مرمر کی عمارت معروف موتی محل ہے کہ اوسکی मोतीमहल
ہموار چھت پر سے قلعہ بہت خوبصورتی سے دکھائی دیتا ہے بوایلو صاحب کے اندازہ
مین جودہپور مین تیس ہزار گھرون کی آبادی تھی کہ بحساب فی گھر پانچ کس کل باشندے
ڈیڑھ لاکھ ہوتے تھے مگر اسقدر آبادی بعید از قیاس ہے مگر دوسرے مقام پر بوایلو
صاحب نے تعداد باشندگان ۱۲۹۱۵۰ لکھی ہے کہ یہہ البتہ قرین قیاس ہے - ٹوڈ صاحب نے
تعداد گھرون کی تیس ہزار اور آدمیون کی اسی ہزار لکھی ہے کہ حال کی آبادی دیکھی ہوئی

یہہ بھی زیادہ ہے۔ شہر جودہ پور عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۸ دقیقہ پر واقع ہے +

اس راج مین دیگر شہر و قصبات مفصلہ ذیل ہین

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ادیرہ	۲۵	۲۳	۷۳	۱۷	راستہ نصیرآباد وڈیسہ پر ۱۴ میل جنوب مغرب نصیرآباد سے گرد نواح کی سرزمین کنکریلی، اور کہین کہین پہاڑیان ہین راستہ مضبوط و صاف ہے	अदीरा
اکھنڈی	۲۵	۵۹	۷۲	۱۴	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۵۲ میل بالمیر سے مشرق مین کنارہ راست لونی ندی سے چھہ میل شمال مین پست ڈہری زمین پر کہ برسات مین اکثر غرق رہتی ہے واقع ہے +	अखंडी
اکلی	۲۶	۴	۷۱	۲۴	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۴ میل شمال مین اگرچہ ویران زمین ہے مگر راستہ میدانی اور صاف ہے +	अकाली
بجوندہ	۲۵	۳۱	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۵۵ میل جنوب مین +	बिचूंदा
باگھوندی	۲۵	۵۶	۷۲	۱۲	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۴۹ میل بالمیر سے مشرق مین زرخیز سرزمین مین لونی ندی کے شمالی یعنی کنارہ راست پر اور لونی اور لیک ندیون کے اتصال پر +	बाघोदी / लीक

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
بالہ	۲۶	۱۰	۷۳	۴۱	جودہ پور سے ۵۳ میل مشرق مین +	बाला
بالن	۲۷	۱۹	۷۳	۴۴	بیکانیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین +	बालन
بالیمہ	۲۵	۵۶	۷۱	۰	جودہ پور سے ۱۳۹ میل مغرب مین +	बालेहप
بالمیر	۲۵	۴۷	۷۱	۲۲	جیسلمیر سے ۹۰ میل جنوب مشرق و سوگھر کی آبادی کا قصبہ زیادہ تر سنگین عمارت ہے تین سو فیٹ بلند گول پہاڑ پر قلعہ ہے اسکے نیچے قصبہ	बालमेर
بالوترہ	۲۵	۵۲	۷۱	۲۱	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۶۲ میل جنوب مغرب جودہ پور سے لونی ندی کے کنارہ راست ادر دوارکا کی سڑک اعظم پر واقع ہے اس سبب سے یہان جاترون کی بہت آمد و رفت رہتی ہے اور اجناس تجارت بہت آتی ہین قصبہ مین ۲۵ پختہ چاہ ہین باشندے ہین ۲۰۵۰ ہنود و ۲۵۰ مسلمان ہین اور یہہ قصبہ گھوڑون کی تجارت کے واسطے مشہور ہے +	बालोतरा
باندرہ	۲۵	۵۲	۷۱	۲۸	بالمیر سے ۱۰ میل شمال مشرق مین +	बांदरा
باسنی	۲۷	۱۴	۷۴	۱۵	جودہ پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین ہے +	बासनी
باسنی	۲۶	۱۳	۷۳	۷	راستہ بالوترہ و جودہ پور سے ۸ میل جنوب مین +	बासनी
بیسو	۲۶	۱۴	۷۱	۲۶	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۳۴ میل شمال مین +	वीसू

	نام	عرض البلد شمالی درجه	عرض البلد شمالی دقیقه	طول البلد شرقی درجه	طول البلد شرقی دقیقه	کیفیت
बीसलपुर	بلسل پور	۲۶	۱۶	۷۳	۲۶	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۸۱ میل مشرق ہین اس قصبہ ہین آٹھ سو گھر ہین اور سو دوکانون کا بازار ہے تعمیر خشت کے سترہ چاہ بیس فیٹ عمق کے ہین اونمین شیرین پانی ہے ⁂
बेतरी	بیتری	۲۷	۵	۷۲	۲۵	راستہ جیسلمیر و ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۲۰ میل شمال مغرب ہین دو دو سو فیٹ عمق کے دو چاہ ہین ⁂
बेहरा	بہیرہ	۲۵	۴	۷۳	۱۵	ضلع گودوار مین ۳۶ میل جنوب مغرب اجمیر سے
भादरेवा	بھادریہ	۲۵	۵۲	۷۱	۱۴	راستہ پوہکرن و بالمیر پر پہاڑ کے مشرقی دامن پر واقع ہے سڑک پر ریتہ بہت ہے اور ناہموار ہے
भीमार	بھیمار	۲۶	۱۹	۷۱	۳۳	راستہ پوہکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۱۵ میل شمال مین اس گائون مین چارنون کی بہت آبادی ہے دو کوئے ہین جنمین ۱۸۰ فیٹ کے عمق پر پانی ہے مشرقی سمت مین پوہکرن کا راستہ اچھا ہے
भीनमाल	بھین مال	۲۵	۵	۷۲	۲۰	جودہ پور سے سو میل جنوب مغرب ⁂
भेकोराई	بھیکوارئی	۲۶	۳۰	۷۱	۵۰	راستہ پوہکرن و بالمیر پر پوہکرن سے ۲۳ میل جنوب مین اس گانون مین بھی چارنون کی بہت آبادی

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قریب سوگھر کے ہے ایک تالاب کا پانی پیتے ہین جب وہ خشک ہوجاتا ہے ایک شیرین کوئے اور ایک چاہ شور سے پانی آتا ہے گاؤن مین چھوٹا سا قلعہ ہے پوکرن کی طرف راستہ اچھا ہے
भोरानी	بھورانی	۲۵	۳۷	۷۳	۴۳	جودہ پور سے ۷۵ میل جنوب مغرب مین ✣
भग्गू	بھگّو	۲۷	۲۷	۷۳	۳۷	راستہ ناگور و بیکانیر پر بیکانیر سے ۲۲ میل شمال مغرب
भनयाना	بھنیانہ	۲۶	۳۹	۷۱	۵۳	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مین پست سرزمین پر جسمین چند نالے کہ سواے برسات کے دیگر موسمون مین خشک رہتے ہین مگر برسات مین ایسے چڑھتے ہین کہ بند باندہنا پڑتا ہے اور پانی بکثرت جمع ہوجاتا ہے واقعہ سنہ ۱۸۲۲ع مین کثرت بارش سے بند شکست ہوگیا پانی نکل گیا دوسرے سال چار ہزار روپیہ خرچ ہوکر درست ہوئی مگر سنہ ۱۸۲۴ع مین پھر ٹوٹ گیا اور چند میل پر ایک گاؤن تلف ہوگیا اسوقت سے بند کی درستی نہین ہوئی ہے مگر کوؤن مین بیس ۲۰ فیٹ کے عمق پر پانی بکثرت ہے تیس ۳۰ فیٹ گول

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
					اور بلیس فیٹ عرض کا ایک حیار برجون کا قلعہ ہے دوہزار باشندون کی آبادی ہے	
بسالہ	۲۵	۵۵	۷۱	۲۳	راستہ پوہکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۱۶ میل شمال مین ایک بلند پہاڑ کے دامن پر واقع ہے ایک چھوٹا پہاڑی قلعہ ہے اور دوسو گھرون کی آبادی ہے	विसाला
برامی	۲۵	۲۲	۷۳	۲۳	راستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر ۱۳۹ میل جنوب مغرب نصیر آباد سے	बरामी
برونارہ	۲۶	۲۰	۷۴	۴	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۵۹ میل شمال مشرق مین واقع ہے ساڑھے تین سو گھرون مین ۱۶۴۵ آدمیون کی آبادی ہے ایک تالاب اور چار شور کنوون کا پانی صرف مین آتا ہے	बरूंदा
چیتلوانہ	۲۴	۵۳	۷۱	۳۷	جودہ پور سے ۸۰ میل جنوب مغرب	चेतलवाना
چوٹن	۲۵	۳۱	۷۱	۳	جودہ پور سے ۱۴۱ میل جنوب مغرب	चोटन
چوندیہ	۲۶	۳۴	۷۴	۱۵	راستہ جودہ پور و اجمیر پر اجمیر سے ۱۶۳ میل شمال مغرب مین	चोंडया
چھمو	۲۶	۴۰	۷۲	۴۲	راستہ پوہکرن و جودہ پور پر جودہ پور سے ۴۶ میل	चम्मू

	نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						شمال مغرب مین +
चंदालया	چندالیہ	۲۶	۳۵	۷۲	۵۳	راستہ پوکرن وجودہ پور جودہ پور سے ۴۳ میل شمال مغرب مین
चंदावल	چنداول	۲۶	۰	۷۳	۳۴	راستہ نصیرآباد ڈلیہ پر نصیرآباد سے ۱ میل جنوب مغرب مین اس گانون مین ۱۲۰ دوکانین ہین اور آبادی بہت ہے +
दायचू	ڈانچو	۲۶	۴۷	۷۲	۲۷	راستہ پوکرن وجودہ پور پر پوکرن سے ۲۸ میل جنوب مشرق مین +
दंतीवाडा	دنتی واڑہ	۲۶	۱۶	۷۳	[illegible]	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۱۲ میل مشرق مین +
दासूरी	داسوری	۲۷	۲۵	۷۲	۵۶	جودہ پور سے ۹ میل شمال مین +
दागारी	دیگاری	۲۶	۱۷	۷۳	۱۵	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۳ میل مشرق مین واقع ہے سڑک اچھی ہے +
देवगढ	دیوگڑہ	۲۶	۲۵	۷۳	۸	راستہ پوکرن وجودہ پور پر جودہ پور سے ۷ میل شمال مین +
दवीकोट	دیبی کوٹ	۲۶	۴۴	۷۱	۱۲	راستہ جیسلمیر وبالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین +
घनतरा	دھنسرو	۲۷	۸	۷۳	۳۵	راستہ ناگور ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۰۲ میل شمال مغرب مین ہے +

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
دنگئی	۲۵	۳۷	۷۳	۲۷	راستہ نصیرآباد و ڈلیہ پر نصیرآباد سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین گرد نواح کی سرزمین ہموار اور بے برگ ہے مگر کہین کہین پہاڑیان ہین راستہ اچھا ہے +	दिंगइ
دولیہ	۲۶	۴	۷۲	۵۳	تین دیہات راستہ بالونزہ و جودھپور پر بالونزہ سے ۱۳ میل شمال مشرق مین اس سببسے کہ اُس گائون مین شیرین پانی کے تین چاہ ہین گرد نواح کے ملک مین مشہور ہے +	दोलह
دودیالی	۲۵	۲۰	۷۳	۰	سوکری ندی کے کنارہ پر جودھپور سے ۵۹ میل جنوب مین +	दूदयाली
دوجانہ	۲۵	۱۷	۷۳	۱۴	راستہ نصیرآباد و ڈلیہ پر نصیرآباد سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب مین +	दुजाना
ایکاہ	۲۶	۵۶	۷۲	۴	راستہ پھلودی و پوکرن پر پھلودی سے ۹ میل شمال مشرق مین بلند پہاڑی سرزمین پر واقع ہے وہان قلعہ سے جنوب مین پست زمین ہے کہ بعد برسات وہان نمکین پانی جمع ہوجاتا ہے مگر دیگر موسمون مین خشک رہتا ہے +	ईकाह

کیفیت	طول البلد شرقی		عرض بلد شمالی		نام	
	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ		
علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۸۷ میل جنوب مشرق مین ✣	۳۶	۷۳	۱۶	۲۵	گھانی راو	घानेराव
راستہ بالمیر جودہ پور پر بالمیر سے ۶۴ میل مشرق مین لونی ندی کے کنارہ راست پر جہان ایک سے اُسکا اتصال ہوا ہے پست سرزمین مین واقع ہے یہان ...	۹	۷۲	۵۲	۲۵	گول	गोल
کنارہ راست وکری ندی پر جودہ پور سے ۶۷ میل جنوب مغرب مین ✣	۲۹	۷۲	۲۵	۲۵	گول	गोल
جودہ پور سے ۷۵ میل شمال مشرق مین ✣	۵۹	۷۳	۳۴	۲۶	گنگرانہ	गंगराना
کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے جنوب مغرب مین ۱۲۰ میل پر واقع ہے ✣	۴۲	۷۱	۱۱	۲۵	گڈھ	गुढा
ریری ندی کے کنارہ چپ پر ۲۵ میل جنوب مشرق جودہ پور سے ✣	۰	۷۳	۵۳	۲۵	ہیات	हियात
جیسلمیر سے ۵۶ میل جنوب مین ✣	۴۹	۷۱	۰	۲۶	ہرسانی	हरसानी
راستہ نصیر آباد وڈلیہ پر نصیر آباد سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین ✣	۳۰	۷۳	۵۰	۲۵	جادن	जादन
سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۷۱ میل جنوب مغرب ✣	۴۰	۷۲	۲۲	۲۵	جالور	जालार

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
جلیارہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۴	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۵ میل مشرق مین اسوگھر کا گانو ہے +	जलयारा
جٹوالہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۴۰ میل مشرق مین +	जटवाला
جھوڑ	۲۶	۳۲	۷۳	۱۳	جودہ پور سے ۱۸ میل شمال مشرق مین +	झूड
جونہ	۲۶	۰	۷۴	۸	راستہ نصیرآباد و ڈلیسہ پر نصیرآباد سے ۴۰ میل جنوب مغرب +	जूना
جورائی	۲۵	۱۴	۷۱	۳۹	راستہ بالمیر و جودہ پور پر بالمیر سے شمال مشرق ۱۲ میل +	जुराई
جھروُ	۲۶	۳۳	۷۴	۱۸	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۲۳ میل شمال مغرب مین +	झरो
جسول	۲۵	۴۷	۷۲	۳۳	راستہ بالمیر و جودہ پور پر جودہ پور سے ۶۰ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ پر ویران قصبہ ہے اسکا موقع گول پہاڑ دو سو فیٹ بلند کے دامن پر ہے اوس سے بر تر ڈھاکر کے بود و باش کے مکانات ہین اس مقام پر لونی ندی جب موسم بارش مین لوایلو صاحب نے عبور کیا	जसोल

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						... ے فیٹ عریض تھی اور بہت تیز بہتی تھی قصبہ جب آباد تھا ... ۳ گھر کی آبادی تھی مگر اب سوائن حصہ کچھ نہین ہے شرک موسم بارش مین غرق رہتی ہے +
कालू	کالو	۲۶	۲۳	۷۴	۷	کنارہ چپ لونی ندی پر جودہ پور سے ۶۲ میل مشرق مین +
कानपुर	کان پور	۲۸	۱۴	۷۶	۱۳	راستہ نصیر آباد وڈلیہ پر نصیر آباد سے ۱۵۹ میل جنوب مغرب مین +
कनूना	کنونہ	۲۵	۵۰	۷۲	۳۰	کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے ۳۵ میل جنوب مغرب مین +
कपरेडा	کپرڑہ	۲۶	۱۷	۷۳	۳۶	راستہ نصیر آباد وجودہ پور پر جودہ پور سے ۲۹ میل مشرق مین +
करबला	کربلا	۲۵	۵۱	۷۳	۲۳	راستہ نیمچ پالی وجودہ پور پر جودہ پور سے ۳۰ میل جنوب مین +
कटोह	کٹوہ	۲۷	۷	۷۴	۱۹	جودہ پور سے ۴۹ میل شمال مشرق مین +
खीरवा	کھیروہ	۲۵	۴۱	۷۳	۴۳	جودہ پور سے ۴۹ میل جنوب مشرق مین +
खेमांदी	کھیماندی	۲۵	۱۵	۷۳	۱۱	راستہ نصیر آباد وڈلیہ پر نصیر آباد سے ۱۵۴ میل جنوب غرب مین واقع ہے اس گاؤن مین

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
					ڈیڑہ سو گھر بنئیں دو کان ہین ملک پہاڑی ہے +	
کھنڈالہ	۲۶	۱۰	۷۳	۲	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر جودہ پور سے ۲۶ میل جنوب مغرب ہین +	खंडाला
کھرنچہ	۲۶	۲۴	۷۳	۴۳	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۸ میل شمال مشرق ہین +	खरेंचा
کچاون	۲۷	۱۰	۷۴	۵۳	اجمیر سے ۵۰ میل شمال مشرق ہین +	कुचावन
کودسو	۲۷	۳۲	۷۳	۲۰	جودہ پور سے ۹۸ میل شمال مشرق +	कूदसू
کولو	۲۶	۳	۷۱	۴۲	جودہ پور سے ۱۹ میل جنوب مغرب ہین +	कूलू
کوری	۲۵	۵۶	۷۲	۳۰	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۱۲ میل شمال مشرق ہین +	कूरी
کورڈ	۲۵	۳۵	۷۳	۱۴	علاقہ گوداور ہین اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مغرب ہین +	कोर्ड
کوٹڑوہ	۲۶	۷	۷۱	۱۱	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۸ میل شمال ہین +	कोटरोह
کلیان پور	۲۶	۴	۷۲	۴۴	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۲۸ میل شمال مشرق +	कल्यानपुर
کنوئی لڑکانی	۲۷	۲۷	۷۴	۳۹	جودہ پور سے ۱۲۴ میل شمال مشرق ہین +	कनोईलाड खानी
کراؤ	۲۶	۳۹	۷۲	۶	جودہ پور سے ۸۳ میل شمال مغرب ہین +	कराऊ

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
करकन्नी	کرکنی	۲۶	۴۵	۷۴	۴۸	اجمیر سے ۲۰ میل جنوب بمغرب مین +
कदोला	کٹولہ	۲۷	۰	۷۳	۱۴	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۴۲ میل شمال مغرب مین +
लांबा	لانبہ	۲۶	۳۳	۷۳	۵۲	کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین +
लीलमा	لیلمہ	۲۵	۴۸	۷۰	۴۴	جودہ پور سے جنوب مغرب ۱۷۸ میل +
लोनरा	لونڑہ	۲۶	۴۴	۷۲	۳۳	جودہ پور سے ۴۶ میل شمال مغرب مین +
लोटोती	لوٹوتی	۲۶	۱۶	۷۳	۵۷	کنارہ چپ لونی ندی پر جودہ پور سے ۵۱ میل مشرق مین +
लोवन	لوون	۲۶	۵۱	۷۲	۱۱	راستہ پوکرن و جودہ پور پر ۵ میل پوکرن سے مشرق مین +
माकलो	ماکلور	۲۵	۳۷	۷۲	۳۲	جودہ پور سے ۱۶۲ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ سے ۱۳ میل جنوب مین +
मंडोला	منڈولہ	۲۵	۲۰	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۱۰۰ میل جنوب مغرب مین +
मानकपुर	مانک پور	۲۶	۴۹	۷۳	۴۰	جودہ پور سے ۴۹ میل شمال مشرق مین +
मारोट	مارو ٹھہ	۲۷	۵	۷۵	۱۰	جودہ پور سے ۱۴۰ میل شمال مشرق مین +

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
बेहदूरा	بیہدورہ	۲۵	۵۰	۷۰	۳۹	جودہ پور سے ۱۱۶ میل جنوب مغرب مین
मोदेरा	مودیرہ	۲۵	۱۸	۷۴	۱۰	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۵۵ میل جنوب مغرب مین پہاڑی سرزمین مین واقع ہے
मोदल	مودل	۲۵	۲۷	۷۳	۲۴	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۳۴ میل جنوب مغرب مین
मोगरा	موگرہ	۲۶	۸	۷۳	۱۰	راستہ نیمچ و جودہ پور پر جودہ پور سے ۱۱ میل جنوب مین
मोंडा	مونڈہ	۲۵	۴۷	۷۳	۵۹	جودہ پور سے ۷۵ میل جنوب مشرق مین
मुंडवा	مونڈوہ	۲۷	۳	۷۳	۵۵	راستہ نصیرآباد و ناگور پر ناگور سے جنوب مشرق ۱۱ میل
मदली	مدلی	۲۵	۴۴	۷۳	۳۰	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۱۱ میل جنوب مغرب مین
मज्जल	مجّل	۲۵	۵۱	۷۲	۴۵	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۴۱ میل جنوب مغرب
मलाहर	ملاہر	۲۷	۱۳	۷۲	۲۶	راستہ بیکانیر و پھلودی پر پھلودی سے ۵ میل شمال مین
मलवा	ملبہ	۲۶	۶	۷۵	۵۰	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۷۳ میل شمال مشرق مین

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
मलीनाथ का थान	ملی ناتھ کا تھان	۲۵	۵۳	۷۲	۹	راستہ بالمیر جودہ پور پر جودہ پور سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ راست پر کہ وہان موسم برشات مین ندی بہت تیز اور چار آٹھ میل عرض سے واقع ہے یہان ملی ناتھ نامے معبود ہنود کا مکان ہے*
मंडालया	منڈالیہ	۲۶	۲۶	۷۳	۴۷	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۴۶ میل شمال مشرق مین*
मंदोर	منڈور	۲۶	۲۱	۷۳	۸	سنہ ۱۴۵۹ء مین جو راجہ جودہ نے جودہ پور آباد کر کے اسکو دار الحکومت مستقل کیا اوس سے پیشتر منڈور دار الریاست تھا جودہ پور سے شمال مین پانچ میل کے فاصلہ پر اسی پہاڑ کے مشرقی دامن پر اس قدیم شہر کے کھنڈرات کہ اب بھی آن مین کچھ آبادی ہے واقع ہین شہر کی فصیل زیادہ مسمار ہو گئی ہے اور اوسکا مصالحہ شہر جدید کی تعمیر کے واسطے چلا گیا مگر اسکی فرحت و مضبوطی ثبوت کے واسطے اب بھی بکثرت موجود ہے جسکے بڑے بڑے تکیے سر ٹکڑے بلا چونہ کے چنے ہوے ہین پہاڑ کی چوٹی کے ملحق دیوان بفاصلہ بنی ہوئی ہین اور اسوجہ سے وقت تعمیر قلعہ

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					تک توپون کا استعمال ایجاد نہین ہوا تھا پربہایک یا بانی معمار نے محل کے واسطے وسط قلعہ مین وسیع ترین موقع تجویز کیا تھا برجین بہت بڑی اور مثل دیگر قدیم عمارتون کے مربع ہین اس احاطہ کے اندر اکثر کھنڈرات ہین عجیب الخلقت تصویر و مورتین کہ ہنود کے متوہم دماغ سے پیدا ہوتی ہین موجود ہین فرش کے کنارہ سے تھوڑی دور چھتہ مین ہوکر صحن کا راستہ ہے کہ جسکے علیحدہ حصہ مین پہاڑ سے ملحق ایک سابق جینیون کے زمانہ کے ستونون کا وسیع مکان ہے یہان اس جنگل کے بہادرون کی مورتین مع جنگی تجمل و سامان کے اور اپنے زمانہ کے کل اوضاع و اطوار سے ایسے گھوڑون پر جنکے نام مثل سوارون کے زندہ دوام ہین موجود ہین اگرچہ بجاے تکلف و تجمل کے یہہ لوگ جنگ آوری کی وجہ سے زیادہ نامور ہوئے ہین مگر ہر ایک راجہ کی مورت مع سردار کے کمال تہوری

نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
भैरव गणेश ब्रह्मा सूर्ज हनुमान राम सीता कृष्ण शिव					و دلیری اسے بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے ہر ایک راجہ بحالہ تلوار تیر کمان و ترکش اور کٹار سے مسلح ہے اول راٹھور راجپوتون کے خطابی دیوتون کی اٹھارہ بڑی بڑی مورتین نظر آتی ہین یہہ مورتین ایک صف مین ہین اور اُنکے چہرے شمال کی طرف ہین اور پشت پر سرخ پتھر کا پہاڑ ہے مغرب مین تین مورتین ہین کہ دو بھیرون اور درمیان مین ایک گنیش ہے یہہ مورتین کشادہ چبوترہ پر ہین مگر دیگر مورتین مکان کے اندر ہین اور مورتین حقیقت مین مکان کے اندر رکھنے کے لایق ہین کہ رنگین چونہ سے تعمیر ہوئی ہین - اور تینون مورتین مذکورہ صدر سندور سے رنگی ہین اور طلائی ورق چڑھے ہوئے ہین انکے علاوہ چونہ کی تعمیر کے برہما و سورج و ہنومان و رام و سیتا و کرشن و شیوجی کی مورتین ہین اور انسے پہلے مورتون کو ٹوڈ صاحب نے بیہودہ یعنی

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
					جینیون کے بنائے ہوئے لکھے ہین زمانہ حال کے مقدم مکانات مین سے اجیت سنگہ کا مکان ہے کہ اسکو ۱۷۲۴ء مین اوسکے بیٹے ابھے سنگہ نے مارا تھا یہہ سنگین عمارت بہت خوبصورت اور آراستہ ہے مگر اب کوئی آدمی اوسمین نہین رہتا ہے ہر سوموار کو جودہ پور کے لوگون کا بغرض پرستش مندرون کے منڈور مین میلہ ہوتا ہے *	
منگارہ	۲۵	۵۲	۷۲	۲۱	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۱۲ میل شمال مشرق مین *	मंगारा
منتورہ	۲۶	۵۶	۷۳	۰	راستہ جیسلمیر ناگور ونصیر آباد پر نصیر آباد سے ۵۷ میل مغرب مین *	मतोरा
ناگور	۲۷	۱۰	۷۲	۵۰	وسیع جنگلی میدان مین چہار دیواری سے محروس ایک قصبہ ہے وہان چار تالاب اور پچاس کنوئے ہین اس نواح مین عمدہ نسل کے گائے اور بیل ہوتے ہین اور قرب وجوار کے ملک مین بہت قیمت پاتے ہین ان	नागोर

	نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						شہر مین مہاراجہ صاحب جودہ پور کا خراج گذار سردار رہتا ہے اور ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ اچھے سال مین وہ راج مین پچہتر ہزار روپیہ صرف آمدنی سائر مین ادا کرتا ہے جودہ پور سے ۷۵ میل شمال مشرق مین ہے +
नाहरन…	ناہرندی	۲۶	۱۲	۷۳	۰	براستہ بالوترہ وجودہ پور پر جودہ پور سے ۱۱ [?] میل جنوب مغرب مین +
नीमाज	نیماج	۲۶	۹	۷۴	۷	جودہ پور سے ۶۲ میل جنوب مشرق مین +
नीमरी	نیمری	۲۸ [?]	۳	۶۸ [?]	۱۴	براستہ نصیر آباد و ناگور پر ناگور سے ۲۳ میل جنوب مشرق +
ननेऊ	ننیوہ	۲۷	۱۴	۷۳	۲۱	جودہ پور سے ۷۵ میل شمال مغرب مین +
नतूना	نتوتہ	۲۶	۴۹	۷۴	۵۱	اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق +
पाली	پالی	۲۵	۴۸	۷۳	۲۴	یہہ مغربی راجپوتانہ کی بڑی تجارت گاہ براستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر نصیر آباد سے ۱۰۸ میل جنوب مغرب مین واقع ہے منڈاوی واقع کچھ وممالک شمالی ومالوہ وبہاول پور وسندہ کے متقاطع راستون پر واقع ہے پالی راج

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
					جودہ پور کے خالصہ مین ہے۔ پچہتر ہزار ۷۵۰۰۰ روپیہ سالانہ محصول سایر کا آتا ہے سابق مین شہر پناہ تھی اور جودہ پور کے فریق مخالف اوسکی ملکیت پر باہم نزاع کیا کرتے تھے آخرکار حسب درخواست باشندگان شہر فصیل مسمار کی گئی باوجودیکہ شہر بہت آباد ہے شکستگی فصیل سے بدنما معلوم ہوتا ہے شہر بہت قدیم ہے اور راجپوتون نے بہ تحت حکومت شیلوجی ۱۱۵۶ء مین لیا تھا ٹوڈ صاحب نے دس ہزار گھر اور پچاس ہزار باشندون کی آبادی لکھی ہے ✣	
پالڑی	۲۵	۹	۷۳	۵	راستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر نصیر آباد سے ۱۶۳ میل جنوب مغرب مین اسمین دوسو گھر اور ۲۰ دوکانون کی آبادی ہے ✣	पालडी
پانچلہ	۲۶	۵۸	۷۳	۲۰	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۳۱ میل شمال مغرب مین ✣	पंचला
پاٹودی	۲۶	۹	۷۲	۲۴	جودہ پور سے ۴۸ میل جنوب مغرب مین ✣	पाटोदी

	نام	عرض بلد شمالی		طول البلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
पीपार	پیپار	۲۶	۲۴	۷۳	۴۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۲۷ میل شمال مشرق مین واقع ہے قصبے کے گرد خام فصیل ہے اور اندر قلعہ ہے تین ہزار [۳۰۰۰] آدمیون کی آبادی ہے اور جنوبی دروازے کے مقابل مین تالاب ہے
फलोदी	پھلودی	۲۷	۸	۷۲	۲۸	راستہ بیکانیر و باڑمیر پر باڑمیر سے ۱۴۰ میل شمال مشرق مین بلند زمین پر واقع ہے گرد فصیل جنوب کی طرف شکستہ ہے قریب تین ہزار [۳۰۰۰] گھر کے ہین ۔
फालसूंद	پھل سونا	۲۶	۲۴	۷۱	۵۷	پست زمین پر واقع ہے ۔
पोहकरन	پوکرن	۲۶	۵۴	۷۲		راستہ پھلودی و جیسلمیر پر ۶۴ میل جیسلمیر سے مشرق مین واقع ہے قریب مین اسی نام کا قدیم قصبہ ویران پڑا ہے مگر اس آباد قصبے مین تین ہزار [۳۰۰۰] گھرون کی آبادی ہے اوسکے گرد صرف پتھرون کی چنائی کی فصیل پندرہ [۱۵] فیٹ بلند ہے ویران قصبے مین سب سے بڑی عمارت ایک مندر ہے اور اوسکے گرد ٹھاکر کے بزرگون کی چھتریان ہین اس سبب سے کہ پوکرن مشرق

نام	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد مشرقی درجه	طول بلد مشرقی دقیقه	کیفیت	
					راجپوتانہ اور سندہ کی تجارت کے راستہ پر واقع ہے سایر کا محصول بہت آتا ہے اور بمقابلہ دیگر علاقہ جات جودہ پور کے پوکرن کے نواح کی زمین سیراب ہے اور ٹھاکر جسکی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے راج کے اول سرداروں مین سے ہے سابق مین اس سے سہ چند آمدنی تھی مگر مہاراجہ صاحب جودہ پور نے اوسکا جزو اعظم چھین لیا ہے ۔	
پچاک	۲۶	۱۰	۷۳	۴۷	راستہ نصیر آباد وجودہ پور پر جودہ پور سے ۳۴ میل مشرق مین ۔	पचाक
پچبھدرہ	۲۵	۵۷	۷۲	۲۱	جودہ پور سے ۱۰۰ میل جنوب مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے ۸ میل شمال مین واقع ہے گرد نواح کا ملک سیراب مگر کم مزروعہ ہے اس قصبہ سے تین میل شمال مین نمک کا سر ہے اوسکے پانی مین اسقدر شوریت ہے کہ جھاڑیوں پر جو سر کی پانی مین ڈالی جاتی ہین موسم گرما مین خود بخود کثرت سے	पचभद्रा

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						نمک جم جاتا ہے یہہ قصبہ اور نمک کا سر مہاراجہ صاحب کے خالصہ مین ہین اور انکی آمدنی اونکے زنانہ کے مصارف مین آتی ہے +
पचरौली	پچپرولی	۲۶	۳۵	۷۴	۱۱	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۲ میل شمال مغرب مین +
पल्ली	پلی	۲۶	۵۷	۷۲	۵۰	جودہ پور سے ۴۹ میل شمال مغرب مین +
पटाक	پٹاؤ	۲۵	۵۷	۷۲	۳۰	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۱۴ میل شمال مشرق مین +
राहन	راہن	۲۶	۴۶	۷۴	۸	راستہ نصیر آباد و ناگور پر نصیر آباد سے ۲۵ میل شمال مغرب مین +
रामा	رامہ	۲۵	۴۱	۷۲	۵۴	جودہ پور سے ۴۶ میل جنوب مغرب مین +
रास	راس	۲۶	۱۷	۷۴	۱۶	کوہ ارابلی کے شمال مغربی ڈھال پر اور راستہ نصیر آباد و ڈلیسہ پر نصیر آباد سے ۴۸ میل مغرب مین واقع ہے چھہ سو گھر کی آبادی ہے +
रेदानोह	ریدانوہ	۲۵	۵۱	۷۱	۳	جودہ پور سے ۱۳۵ میل جنوب مغرب مین +
रियां	ریان	۲۶	۳۲	۷۴	۲۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر اجمیر سے ۴۷ میل

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
					شمال مغرب مین واقع ہے اس قصبہ کے گرد شکستہ خام فصیل ہے اور اوسمین میرٹہ ٹھاکر کی بود و باش کا قلعہ ہے یہہ قلعہ شمال و جنوب مین سچاس گز طویل اور بتیس گز عریض ہے اور دوسو ۲۰۰ فیٹ کی بلندی کے پہاڑ پر شہر سے بلند اور محفوظ موقع پر واقع ہے مغربی گوشہ مین دروازہ ہے اور اوسکے محاذی پختہ کھوکس ہے پہاڑ کے مغربی دامن پر قصبہ ہے اوسمین قریب سات سو گھر کے آبادی ہے پانی بافراط ہے کنوؤن کا عمق صرف بیس ۲۰ فیٹ کے قریب ہے اور چالیس ۴۰ فیٹ عمیق اور شیرین پانی کی ایک بہت بڑی باولی ہے لوللو صاحب کے اندازہ مین اس قصبہ کی آبادی ۵۶۵۰ آدمیون کی ہے ٭	
روہت	۲۵	۵۹	۷۳	۱۴	راستہ پنچپالی و جودہ پور پر جودہ پور سے ۲۴ میل جنوب مین ٭	रोहत
سامبرہ	۲۵	۵۵	۷۴	۱۹	راستہ بالمیر و جودہ پور بالمیر سے ۵۸ میل مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے تین ۳ میل شمال	साम्बरा

	نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول البلد شرقی درجہ	طول البلد شرقی دقیقہ	کیفیت
						مین پست ڈھری زمین پر کہ طغیانی ندی پر مغروق ہوجاتی ہے واقع ہے +
सांचोरी	سانچوری	۲۵	۲۶	۷۳	۲۵	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین واقع ہے ۸۰۵ گھر ہین +
सांडेरा	سانڈیرہ	۲۵	۱۷	۷۳	۱۷	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۴۴ میل جنوب مغرب مین +
सांतू	سانتو	۲۵	۱۳	۷۲	۳۸	سوکری ندی کی شاخ کے کنارہ راست پر جودھ پور سے ۴۹ میل جنوب مغرب مین +
सांथिका	سانتھکہ	۲۷	۲	۷۳	۱۸	جودھ پور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین +
सेवारा	سیوارہ	۲۴	۵۰	۷۲	۳۰	جودھ پور سے ۱۲۷ میل جنوب مغرب مین +
शेऊ	شیو	۲۶	۱۲	۷۱	۱۴	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر بالمیر سے ۳۶ میل شمال مین ایک وسیع تنگ و ویران ضلع کا کہ جینا ٹھاکران خراج گذار جودھ پور پر منقسم ہے دارالحکومت ہے یہان جودھ پور کا حاکم مع چار توپ اور کسقدر فوج کے رہتا ہے و سو گھرون کی آبادی ہے اور راج کا تھانہ ہے شمال مغرب کیطرف ایک عمدہ تالاب ہے +

+

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
شریاری	۲۵	۴۰	۷۳	۵۳	جودہ پور سے ۱۶۲ میل جنوب مشرق مین +	शरयारी
سیندری	۲۵	۳۲	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین +	सींदरी
سینگر	۲۷	۱۰	۷۳	۴۰	راستہ جیسلمر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۰۱ میل شمال و مغرب مین واقع ہے یہان شور پانی کنوؤن سے ملتا ہے اور تالاب گرمی مین خشک ہوجاتا ہے اوس زمانہ مین چار میل سے پانی آتا ہے	सींगर
سویسر	۲۶	۳۱	۷۲	۱۰	جودہ پور سے ۱۱۳ میل مغرب شمال مین +	सोमीसर
سومری	۲۷	۱۲	۷۴	۴	جودہ پور سے ۸۹ میل شمال مشرق مین +	सूमरी
سوندری	۲۶	۹	۷۰	۱۵	جودہ پور سے ۱۸۲ میل جنوب مغرب مین +	सूंदरी
سوراٹہ	۲۵	۲۰	۷۲	۱۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین +	सुराना
سورو	۲۵	۲۰	۷۲	۲۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۸۷ میل جنوب مغرب مین +	सूरो
سنچا	۲۵	۴۲	۷۱	۵۱	لونی ندی کے کنارہ راست سے ۸ میل مغرب مین جودہ پور سے ۹۲ میل جنوب مغرب مین +	संचा
سربری سرورہی	۲۵	۵۴	۷۲	۴۳	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۲۱ میل	सरवरी सरोरी

	نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						شمال مشرق مین +
सतलानु	ستلانو	۲۴	۰	۷۳	۰	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۲۴ میل جنوب مغرب مین +
सियवा	سیاوہ	۲۴	۲۹	۷۳	۴۸	جودہ پور سے ۲۴ میل شمال مشرق +
तमी	تاپی	۲۴	۵۲	۷۱	۲۳	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۱۵۰ میل جنوب مغرب مین +
टापु	ٹاپو	۲۴	۵۳	۷۴	۷۳	جودہ پور سے ۴۰ میل شمال مشرق مین +
तारा	تارہ	۲۴	۸	۷۱	۱۲	راستہ پوکرن وبالمیر پر بالمیر سے ۲۹ میل شمال مشرق
नेवड़ी	نیوڑی	۲۴	۳۳	۷۳	۰	راستہ پوکرن وجودہ پور پر جودہ پور سے ۲۴ میل شمال مغرب +
थार	تھاٹ	۲۴	۳۴	۷۴	۲۲	راستہ نصیرآباد وبیکانیر پر نصیرآباد سے ۱۴ میل شمال مغرب +
धोबा	دھوبہ	۲۴	۴۴	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۱۳ میل شمال مین +
तिलवाड़	تلواڑہ	۲۵	۵۲	۷۲	۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر درمیان بالمیر و جودہ پور کے جودہ پور سے ۵۱ میل جنوب مغرب مین بارش مین لونی ندی کہ یہان پاو میل کا عرض ہے بہت زور سے بہتی ہے ہر سال شروع

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					موسم سرما مین خصوص خرید فروخت حیوانات کے واسطے میلہ ہوتا ہے اور قریب آٹھ ہزار آدمی جمع ہو جاتے ہین بارش مین یہان کا راستہ غرق آب ہو جاتا ہے ÷	
ٹٹواس	۲۷	۱۴	۷۳	۱۹	جودہ پور سے شمال مشرق مین ۱۱۶ میل ÷	रवास
الائی	۲۷	۲۰	۷۳	۴۰	راستہ ناگور وبکانیر پر ناگور سے ۴۱ میل شمال مغرب مین ہے ÷	लाई
اروبہ	۲۶	۳	۷۲	۴۵	راستہ بالوترہ وجودہ پور پہ بالوترہ سے ۳۰ میل شمال مشرق مین ÷	रूवा
بجووہ	۲۵	۲۶	۷۳	۳۶	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۶۳ میل جنوب مشرق مین ÷	विजोवा
والی	۲۵	۱۵	۷۳	۲۱	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین ÷	वाली
وارنیر	۲۴	۵۸	۷۱	۰	جودہ پور سے ۱۶۷ میل جنوب مغرب مین ÷	वारनेर

تاریخ قدیم

مہاراجگان جودہ پور راجپوتون کی راٹھور نسل مین سے ہین جسکا کسیقدر حال
باب اول کی دوسری فصل مین لکھا گیا ہے سمت ۵۲۶ مطابق سنہ ۴۶۹ عیسوی سے
پیشتر کی تاریخ اور کرسی نامہ اس نسل کے صحیح و تحقیق نہین ہے اوس سال مین نین پال نے قنوج नैनपाल
پر قبضہ کیا تھا اوسوقت سے راٹھورون کا لقب کام دھوج ہوا اوسکے خلف कामभुज
پدرت عرف بھرت اور پونج ولد پدرت سے تیرہ ۱۳ خاندان کام دھوج کے لقب سے مشہور ہوئے पुरदत भरत पुंज

۱ دھرم بھومبو جسکی اولاد دہنیسرا کام دہوج کہلاتی ہے + धर्मभम्बो धनेश्वरा
۲ بھانود افغانون سے بمقام کانگڑا لڑا تھا اور ابھے پور آباد کیا تھا اس سبب سے اسکی भानोद कांगड़ा अभयपुर
اولاد ابھے پورہ کام دھوج کہلاتی ہے +

۳ بیر چند جسکی شادی انہل پور پٹن کی ہمیر چوہان کی دختر سے ہوئی تھی اوسکی اولاد वीरचंद अनहलपुरपट्टन
کپولیہ کام دھوج کہلاتی ہے چودہ بیٹے تھے کہ دکن کو چلے گئے اونکی وہین بودوباش हमीरचौहान कपोलया
ہوگئی +

۴ امر بجی جسکی شادی کورہ گڑہ واقع لب دریاے گنگا کے پربار راجہ کی دختر سے ہوئی अमरविजय कोरगढ़
تھی اور ۱۶ سولہ ہزار پرہارون کو مارا اور کورہ پر قبضہ کیا اس سے اوسکی اولاد کورا
کام دھوج کہلاتی ہے +

۵ سوجن بنود جسکی اولاد جرکھیرہ کام دہوج کہلاتی ہین + सुजनबिनोद जिरखेरा
۶ پدم جسنے راجہ تیج من یادو سے اوڑلیہ اور بوجیلانہ فتح کیا + पद्म तेजमन बोजिलाना
۷ اہیر جسنے یادون سے بنگالہ فتح کیا اس سبب سے اہیارہ کام دہوج ہوئے + ऐहर
۸ بردیو کے بڑے بھائی نے اوسکو بنارس مع چوراسی دیہات کے دی تھی مگر اوس نے बरदेव

गारकपुर بارکپور شہر آباد کیا اسوجہ سے اوسکی اولاد پارک کا م دھوج کہلاتی ہے ✤

नुरदभू हिंगलाजचां दल [۹] اوگر پچھو چوہنگلاج چاندل کی پرستش گاہ کو گیا اور وہان اوسکی عبادت مقبول
ہوکر چشمہ مین سے تلوار نکلی جسکے ذریعہ سے اوسنے دکن مین سمندر تک ملک فتح کیا
चंदला اوسکی اولاد چندیلہ کا م دہوج کہلاتی ہے ✤
मुकटमन भानतंदर वीर [۱۰] ملٹ من جسنے شمال مین بجان تنور سے ممالک فتح کئے اوسکی اولاد دبیر کا م دہوج کہلاتی ہے
रुद्रसेन [۱۱] بھرت نے اسٹھہ برس کی عمر مین رودر سین ٹرگوجر سے شمالی پہاڑون کے نیچے
कनकसर भरया کنک سر فتح کیا اوسکی اولاد بھریہ کا م دہوج کہلاتی ہے ✤
अलंकुल खैरोदा [۱۲] النکل نے کھیرودہ شہر آباد کیا اور مسلمانون سے دریاے اٹک پر لڑا اوسکی اولاد
खैरोस्या کھیرودیہ کا م دہوج کہلاتی ہے ✤
चांद तारापुर नहेरा [۱۳] چاندنی شمال مین تاراپور حاصل کیا اور نہیرہ شہر کے چوہان راجہ کی دختر سے شادی
کری اور مع اوسکے بنارس کو چلا گیا ✤
بھومبو یعنی دھرم بھومبو والی قنوج کا اجے چند بیٹا تھا اکیس [۳۱] پشت تک اونکا لقب راو
उदयचंद نृपति रہا اوسکے بعد راجہ ہوگیا اودے چند - نرپتی - کنک سین - سہس سال -
कनकसेन सहससाल میگھ سین - بیر بھادر - دیو سین - بمل سین - دان سین - مکند - بھودو -
मधसेन वीरभद्र राज سین - نرپال - سری پونج - بجے چند - جے چند - ایک بعد دوسرے
देवसेन विमलसेन کے ہوسئے - کہ آخر کار جے چند قنوج کا نایک ہوکر دل پنگلا لقب سے مشہور ہوا
दानसेन मुकंद سنہ [۴]م سے جس زمانہ مین نین پال نے قنوج کو فتح کیا اور اوسکے تیرہ [۱۳] پوتے
भूदू राजसेन مختلف ممالک مین مسکن گزین ہوئے جے چند کے زمانہ یعنی سنہ ۹۳ ۱۱ع تک کہ اسوقت
नपाल श्रीपुंज विजयचंद راٹھورون کی فرمان روائی لب دریاے گنگ ختم ہوئی ان راجگان کے زمانہ مین
जयचंद दलपंगला

کوئی نمایان کار تحریر کے لایق وقوع مین نہ آیا اور اوس سات صدی کی بابت ٹھیک
صرف اکیس ۲۱ راجگان کے نام تحقیق ہوئے ہین حالانکہ جیپا او پرند کو ہوا خطاب
راجگی حاصل کرنے سے پیشتر اکیس ۲۱ راؤ ہوئے ہین +

جے چند کے زمانہ مین قنوج کی آبادی تیس ۳۰ میل کے احاطہ مین تھی اور اوسکو دل پنگلا
یعنی فوج لنگ کا لقب کثرت فوج سے حاصل ہوا تھا کہ کوچ مین جسوقت
اگلی فوج منزل پر پہونچ جاتی تھی پچھلی فوج روانہ نہین ہوسکتی
تھی سورج پرکاش مین فوج کی یہہ تفصیل لکھی ہے اسّی ہزار مسلح آدمی تیس ۳۰ ہزار بکتر دار | सूर्यप्रकाश
گھوڑے تین ۳ لاکھ پایک دو لاکھ کماندار و تبردار اور گروہ کثیر جنگ آورون کا ہاتھیون پر
جب غور و عراق کے بادشاہ نے دریاے اٹک سے عبور کیا اوسکے مقابلے کے واسطے
یہہ فوج آنرو سے دریاے سندھ گئی جے چند سے لڑائی ہوئی اور سندھ ندی کہ نیلاب
مشہور تھی خون سے سرخ آب ہوگئی اور والی قنوج اوسپر غالب آیا +

راٹھورون کے جانی دشمن چوہانون کی تاریخ مین جے چند کو منڈلیک لکھا ہے وہ | मंडलीक
شمال کے بادشاہ پر غالب آیا آٹھ خراج گذار شاہون کو قید کیا سدہ راج والی انہلواڑہ | सिधराज
کو دو دفعہ شکست دی اور جنوب مین نربدا تک عملداری کرلی +

اوسنے اپنی دختر کی شادی کے واسطے حسب رواج قدیم کل ملک کے راجگان کو جمع کرکے
جشن شاہانہ کیا تاکہ وہ اونمین سے کسیکو اپنے ازدواج کے واسطے پسند کرے
مگر چوہانون کا راجہ اور میواڑ کے ممبر اجے چند کی خود سری سے نفرت کرکے شریک نہوئے اوسنے انکے | सम्बत
عوض اونکے نام کی طلائی مورتین بنواکر انکو کمتر مقامات پر بٹھایا یعنی چوہان کی مورت
کو پولیہ یعنی دربان بنایا پرتھی راج چوہان کو کہ اوسکی کل عمر جنگ آوری مین گذری تھی | पोलया

غرض انتقام توہین اور ازدواج دختر راجہ سے حملہ آوری لازم آئی چنانچہ اوس نے
ایسا ہی کیا کہ ہندوستان کے صدہا بہادرون کے مجمع مین سے لڑکی کو لے گیا
بھاگتے مین پانچ روز تک سخت لڑائی ہوئی اگرچہ اوسکو شہرت دوامی حاصل
ہوئی مگر دہلی کے عمدہ ترین بہادرون کو کھو بیٹھا اور اسی طرح جے چند نے سلطنت
قنوج کے کل جنگ آورون کو تصدیق کیا اسی اثنا مین شہاب الدین سلطان غوری نے
موقع غنیمت سمجھکر حملہ کیا کہ دونون راجہ جنمین سے ہر ایک تنہا بادشاہان سابق
کا کامیابی سے مقابلہ کیا تھا مغلوب ہوئے شہاب الدین غوری نے اس باہمی
نا اتفاقی کو غنیمت سمجھکر اول پرتھی راج چوہان سے دہلی کو فتح کیا اور بعد ازان
جے چند والی قنوج پر کہ پہلی لڑائیون سے کمزور ہو گیا تھا حملہ کیا قنوج والون نے
مقابلہ مین بہت کوشش کی مگر کچھہ کارگر نہوئی اور آخرکار راجہ جے چند عند الفرار
گنگا مین غرق ہو کر مر گیا ؛

سنہ ۱۱۹۳ء مین قنوج سے ہنود کی سلطنت اوٹھی لیکن راٹھورون کی حکومت اگرچہ دریای
گنگ کے کنارہ سے جاتی رہی مگر مشیت ایزدی مقتضی اسکی تھی کہ وہی نسل کمتر درجہ
کی سرزمین پر ویسی ہی فرمانروائی کرے اور اوسی خاندان مین اکتیسوین ۳۱ پشت پر
राजराजेश्वर مारुदेश — راج راجیشر راجہ ہان ماروڈیس مین ویسا ہی زبردست حاکم ہو جیسے قنوج مین
جے چند اور نین پال ہوئے تھے ؛

श्योजी सेतराम — قنوج کی شکست سے اٹھارہ برس بعد سنہ ۱۲۱۳ء مین جے چند کے دو پوتے شیوجی اور سیت رام
द्वारिका — صرف دو سو ۲ کس ہمراہی لیکر مغرب کی طرف روانہ ہوئے بعض کہتے ہین کہ دوارکا کی جاترا
کو جاتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ بتلاش معاش گئے تھے ۔ جہان اب

بیکانیر شہر ہے وہان سے بیس میل مغرب مین کولومد تھا وہان کے سولنکی راجہ نے
اونکی بہت مہانداری کی انھون نے بالعوض اسکے اوسکو پھولرہ کے جاریچہ رئیس
لاکھا پھولانہ کے مقابلہ مین بہت مدد دی اس معرکہ مین سیت رام مارا گیا مگر سولنکی
کی فتح ہوگئی اس خدمت کے جلدو مین اونسے شیوجی کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کی
شادی کردی اور بہت جہیز دیا وہانسے شیوجی انہلواڑہ پٹن کو گیا وہان کا رئیس اسکو
بہت خاطرداری سے دوارکا کو لے گیا لاکھا پھرتا ہوا وہان بھی پہنچا اور حسن اتفاق
سے شیوجی کا اوس سے پھر مقابلہ ہوا اول تو شیوجی اپنی خاندان کی عادت وغیرہ سے
زمانہ جنگجو تھا دوسرے پہلی لڑائی مین بھائی مارا گیا تھا اس خواہش انتقام نے
اوسکو اور بھی آمادہ کیا صرف ایک ہی لڑائی مین اگرچہ اوسکا بھتیجا مارا گیا اوس
لاکھا پر فتح پائی اور کل ملک مین جہان پھولانہ کے خوف سے تہلکہ پڑ رہا تھا شہرت
حاصل کری +

اس فتح سے حوصلہ پاکر اوس نے زیارت چھوڑ دی اور لونی ندی کے کنارہ پر
ایک دعوت مین مہوہ کے والی راجپوتون کو مارا اور رتھوڑون نے دلون کے بعد کھیردھر
کے گوہلون پر فتح پائی کہ اوسکا سردار مہیش داس خود شیوجی کی تلوار سے مقتول ہوا
اور کھیر کی سرزمین مین راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا +

اس زمانہ مین شہر پالی اور اوسکے گردنواح کے ملک پر ایک برہمنون کی جماعت کہ پالیوال
کہلاتی ہے قابض تھی انکو میر اور مینہ پہاڑی سارق بہت تنگ کرتے تھے انہون نے
ان سارقون سے محفوظ رکھنے کے واسطے شیوجی کو بلایا اور اوسکو وہان رہنے کو جگہ
زمین دی یہان اوسکی سولنکی رانی سے اسوتھاما نام لڑکا پیدا ہوا رانی نے

कोलूमद
सोलंकी
फूलण
जाड़ेजा
लाखा फुलाना

फुलाना

मेहवा
दावि
खेरधर
गोहिल
महेशदास
खेर
पाली

صلاح دی کہ برہمنون سے چھین کر پالی کا راجہ ہونا چاہیے چنانچہ اوسنے ہولی پر
برہمنون کے سردارون کو مار کر اس ریاست کو اپنے ملک مقبوضہ مین شامل کیا مگر
اس دغابازی کے بعد شیوجی صرف ایک سال زندہ رہا اور رابزادی ملک کا کام
اپنے تین۳ بیٹون استھاما۔ سونتگ۔ اور اجمل پر چھوڑ کر مر گیا جس طرح
شیوجی نے پالی پر قبضہ کیا اوسی طرح استھاما نے ایڈر مین اپنے بھائی
سونتگ کو قابض کیا یہہ مختصر ریاست واقع حد گجرات بھی مثل میہوہ کے داہیون کے
قبضہ مین تھی اونکے ہان کسی رئیس کے مرنے کا ماتم تھا اوسیوقت راٹھورون نے
جا کر قبضہ کر لیا سونتگ کی اولاد ہاتوندیہ راٹھور کہلاتے ہین تیسرے بھائی اجمل نے
سرحد سارستہ تک فوج کشی کر کر اوک منڈلہ کی بیگم سے چور رئیس کو بیدخل کیا
اور خود قابض ہوگیا اوسکی اولاد بھدیل کہلاتی ہے ۞

استھاما آٹھ بیٹے چھوڑ کر مرا دوہر۱۔ چوپسی۲۔ کھمپساو۳۔ بھوپسو۴۔ دھاندل۵۔ جیت مل۶
بندر۷۔ اوہر۸۔ انمین سے چار دوہر دہاندل اوہر اور جیت مل کا حال معلوم ہے ۞
استھاما کے بعد دوہر جانشین ہوا اوسنے قنوج لینے مین کوشش کری مگر کامیاب
نہوا اور پرہارون سے مانڈور لینے کے اقدام مین خود مارا گیا اوسکے سات بیٹے
ہوئے رائے پال۱۔ کیرت پال۲۔ بہہر۳۔ بیتل۴۔ جوگیل۵۔ ڈالو۶۔ بیگر۷۔
رائے پال مسندنشین ہوا اوسنے منڈور کے پرہیار کو مار کر اپنے باپ کا انتقام
لیا اور تھوڑے دنون کو منڈور پر قابض بھی ہوا اوسکی تیرہ اولاد ہوئی کہ اس
ملک مین پھیل گئی رائے پال کی اوسکا بیٹا کنکل اور بعد ازان جھالن وچادو
وٹیڈو اونکے بعد دیگرے راجہ ہو کر قرب وجوار کے رئیسون سے سخت لڑائی کر کے

अस्वथामा
सुनंग
अजमल
इडर
हातोंदया
सारस्वतरा
सोकमंडला
बीकमसी
भदेल
दूहड़
चोपसी
खिमपसाव
भोपस
धांदल
जैतमल
बंदुर
ऊहड़
रायपाल
कीरतपाल
बेहर
बितल
जुगेल
डाल
बेगर
कानकुल
जालन
चाडो
टीडा

ملک فتح کرتے رہے جاودو اور سیڈو نے جیسلمیر کے بھاٹیون سے ایسی عداوت کری
کہ اونکو کھیر کے ملک پر فوجکشی کرنی پڑی راو سیڈو نے سونگرہ سے بین محل کا
ضلع فتح کیا اور دیورہ وبالیچہ سے ملک لیکر اپنا راج بڑھایا اوسکے بعد سلکو
جانشین ہوا اس شخص کی اولاد جو سلکاوت کہلاتی ہین بہوہ اور رار در و مین جو
ہین سلکو کے بعد اوسکا بیٹا بیرم دیو جانشین ہوا اوسنے شمال مین جوہیون پر حملہ کیا اور
لڑائی مین مارا گیا بیرموت اور دوسرے بیٹے بیجو سے بیجاوت اوسکی اولاد سے
ستیر و سیوانہ اور داچو مین بہت ہین بیرم دیو کے بعد اوسکا بیٹا چوندا ہوا کہ
راٹھورون کی تاریخ مین بہت مشہور ہے اسیوقت تک اُنھون نے جہان امید فتح
ہوئی حملہ آوری اور کار نمایان کرکے شہرت حاصل کری تھی مگر گیارہوین پشت
مین چوندا نے کل راٹھورون کو فراہم کرکے منڈور پر حملہ کیا اور پریہار رئیس کو
مار کر مارودیس کی ریاست پر قنوج کا جھنڈا نصب کیا؛

مگر راجپوتون کی تقدیر ایسی متغیر رہی ہے کہ اس فتح سے تھوڑے دنون چوندا
اپنے بزرگون کے مقبوضہ ملک سے مخرج ہوکر کالو کی چارن کے گھر پناہ پذیر
ہوا تھا مگر منڈور فتح کرتے ہی وہ ناگور کی شاہی فوج قلعہ پر حملہ آور ہوا اور
وہان بھی فتح کری وہان سے جنوب کو عزیمت کری اور ضلع گودوار کی دارالحکومت
نادول مین فوج متعین کری پریہار رئیس کی دختر سے شادی کی کہ اوسکو بھی
اسنے نواسہ کے مسندنشین ہونے سے اطمینان ہوگیا چوندا کے چودہ بیٹے ہوئے
اور اوسکے روبرو جوان ہوگئے اونکے نام رنمل - ستو - رندھیر - ارنکوول
پونجہ - بھیم - کانھہ - اجو - رامدیو - بیجو - سیہس مل - باگھہ - لونبو - شیوراج

सोनिगरा
बीनमहल
देवरा
बालीचा
सिलाफो
सिलकावत
बारदरा
बीरमदेव
जोहया
बीरमोत
बीजो
बीजावत
सेतवा
सेवानो
दायचो
चौंदा
कालू
नादोल
रनमल
सत्
रनधीर
इरिंकोबाल
पुंज
रामदेव
भीम
कान
अजा
रामदेव
बीजो

ہین انمین سے رنمل ستو۔ ارنکوٹوال۔ کانہ کی اولاد ابتک ہے چونڈا کی دختر ہنس هंस
میواڑ کے لاکھا رانا سے منسوب ہوئی تھی اوس سے مشہور کھمبو رانا پیدا ہوا چونڈا
ایک لڑائی مین بمقام ناگور مع ہزار راجپوتون کے مارا گیا اوسنے سنہ ۱۳۸۲ء
مین مسندنشین ہوکر سنہ ۱۴۰۸ء تک کہ مارا گیا حکومت کری اور بجاے اوسکے رنمل
راجہ ہوا٭

چونڈا کے انتقال پر ناگور راٹھورون کے ہاتھ سے جاتی رہی میواڑ کے لاکھا رانا
نے کہ اوسکا رنمل سالہ تھا اوسکو قبضہ درکو مع چالیس دیہات کے دیا اور اوسکو हरलू
اپنے اول سردارون مین شمار کر رکھا مگر لاکھا رانا کے انتقال پر اوسنے معاملات
مارواڑ مین ایسی مداخلت کری کہ خود بھی مرا اور ملک پر بھی زوال آیا٭

تاریخ اودے پور مین لکھا گیا ہے کہ لاکھا رانا کے بڑے بیٹے چونڈا نے دعوی
مسندنشینی چھوڑ کر اپنے سب سے چھوٹے بھائی موکلجی کو جو راو رنمل کی ہمشیرہ
سے پیدا ہوا تھا راو کرنا چاہا اور باپ کے انتقال پر اوسکا محافظ و منتظم ہوگیا مگر
راو رنمل نے اوسکے انتظام مین مداخلت کر کر خلل اندازی کری اور اوس کے
ہمراہی راٹھور میواڑ کی زرخیز سرزمین پر مور و ملخ کی طرح جمع ہوگئے غالبًا
رنمل کا ارادہ یہہ تھا کہ اوس ملک کو راٹھورون کے قبضہ مین لاوے بطور
پیش بندی کے چونڈا کے بھائی کو ہلاک کیا اور صغیر سن رانا کی ہلاکت کا
بھی اقدام کیا اوسوقت چونڈا نے یکایک حملہ کرکر راو رنمل کو مار ڈالا اور
راٹھورون کو نکال دیا٭

راو رنمل کے چوبیس ۲۴ بیٹے تھے اونکی اولاد راج مارواڑ کے بھائی بیٹے ہین

اور علیحدہ شاخون مین منقسم ہین +

نمبر	نام پسران رنمل	نام شاخ	نام ریاست یا جاگیر	
۱	جودہا	جودہا		जोधा
۲	کاندل	کاندلوت	بیکانیر کا ملک فتح کیا	कांदल
۳	چانپہ	چانپاوت	اہوہ کالوہ پالڑی ہرسولہ روہٹ جاولہ سالطانہ سنگاری	चांपा अहवा-कारोह पालड़ी-हरसेला रोहत-जावला सलताना-सिंग
۴	اکھے راج جنکے سات اخلاف مین سے اول کومپو تھا	کومپاوت	اسوپ کنتالیو چنڈاول سرپاری کھارلو ہرسور بلو بجوریہ سورپورہ دیوریہ	कुम्भू असोप-कनाने चंदावन-सिरस खारलो-हरसे बगरू-बनोरया सुरसुरा-देवरा
۵	ماندلہ	ماندلوت	سروندہ	मांदला सरूंडा
۶	پتہ	پتاوت	کرنجری بردہ دلیں لوکھ	पट्टा करनसरी-बांद रसुनावत
۷	لاکھا	لاکھاوت		लाखा
۸	بالا	بالاوت	دہوناره	बाला धुनारा
۹	جیت مل	جیت ملوت	پلسنی	जैतमल पलसनी
۱۰	کرنو	کرنوت	لوناواس	करनो लूनावास
۱۱	روپا	روپاوت	چوٹیلہ	रूपा चोटीला
۱۲	ناتھو	ناتھاوت	بیکانیر	नाथू बीकानेर

۱۳	ڈونگرہ	ڈونگروت		डूंगरा
۱۴	سانادہ	ساندادت		सांदा
۱۵	ماندو	ماندلوت		मांदो
۱۶	بیرو	بیروت		वीरू
۱۷	جگمل	جگملوت		जागमल
۱۸	ہمیو	ہمپاوت		हमह्र
۱۹	سکتو	سکتاوت	انکی جاگیرین ٹہیکرجاگیرداران	सकतू
۲۰	کیرم چند	——	کے تحت مین ہاین	कीरम चंद
۲۱	اریول	اریولوت		अरीवल
۲۲	کیتسی	کیتسیوت		केतसी
۲۳	ستروسال	ستروسالوت		शत्रुसाल
۲۴	تیج مل	تیج ملوت		तेजमल

چونڈا نے راٹھوروں کو نکالا تب جودہا مرنے سے بچکر بھاگا مگر ایسا خوف و مصیبت زدہ تھا کہ اُسکو منڈور بھی چھوڑنا پڑا ایک دفعہ راٹھور بالکل تباہ ہوگئے تھے مگر جودہا بڑی ہمت اور لیاقت کا آدمی تھا اپنی تدبیرات کو مخفی رکھکر اوس نے آدمی جمع کئے اور منڈور مین دو پسران چونڈا پر حملہ کر کر ایک کو وہان ہی مارڈالا اور دوسرے کو عندالفرار سرحد گودوار پر مارا تب براہ دانشمندی تھوڑا ملک دینے کو باقیماندہ رکھنے کا ذریعہ سمجھکر صلح کی درخواست کری اور جس مقام پر چونڈا کا چھوٹا بیٹا مارا گیا وہان سرحد قایم کر کر ملک گوددار بطور خونبہا دیکر رفع

شروع کیا + جیسا کہ سمت ۱۴۸۵ مین جب راو رنمل بمقام دنلو کٹا جودہا پیدا ہوا سنہ ۱۵۱۰ء مین اوسنے سوجبت حاصل کیا اور جیٹھ سمت ۱۵۱۵ مطابق ۹ مئی ۱۴۵۹ء مین شہر جودہ پورکی آبادی شروع کری اور منڈور سے وہان کو دارالحکومت منتقل کیا اس نقل دارالحکومت کا سبب یہہ تہا کہ کوہ بکر چیریہ مین جسے بعد ازان جودہا گر کہنے لگے ایک جوگی رہتا تہا اوسنے اس موقع پر شہر آباد کرنیکی ہدایت کری تہی اوسکی ہدایت اور موقع مناسب کی وجہ سے منڈور کو جو بہت کشت و خون سے حاصل کیا تہا چہوڑکر یہان کی بود و باش اختیار کری +

जकरचीर

جودہا نے بیفائدہ لڑائیون مین وقت ضایع نکرکر انتظام و ترقی ملک مین کوشش کری اور قدیم مالکان ملک کو اونکی جائداد پر قابض کیا راٹہورون کی اس کثرت سے اولاد ہوئی کہ ممالک مفتوحہ اونکی بود و باش کے واسطے مکتفی نرہی یعنی جودہا کے ۱۴ چودہ اور رنمل کے ۲۴ چوبیس اور جودہا کے ۱۴ چودہ پسران نے ملک کی عمدہ حصص کو باہم تقسیم کرلیا اور راٹہورون کی بود و باش کے واسطے دیگر ملک کی ضرورت ہوئی

تفصیل ۱۴ چودہ پسران جودہا

نمبر	نام خلف جودہا	نام شاخ	مقام ریاست	کیفیت	
۱	سانتل	•	ساتلمیر	پوہکرن سے ۳ تین کوس	सान्तल
۲	سوجا عرف سورج	•	•	بجاے جودہا مسندنشین ہوا	सूजा-सूर्ज
۳	گوموہ	•	•	لاولد	गोमोह
۴	دودوہ	میڑتیہ	میڑتہ	دودوہ [illegible] اوسکے پسر بیرم کے پسران	दूदोह बीरम

जैमल — جیمل اور جگمل سے جیماوت
जगमल — اور جگملوت دو شاخین ہوئی ہین ٭

वीरसिंघ नौलाइ	۵	بیرسنگه	بیرسنگوت	نولائی
बीकू	۶	بیکو	بیکاوت	بیکانیر
भारमल बाई भिलाग	۷	بہارمل	بہارملوت	بائی بھلاره
शिवराज धुनारा	۸	شیوراج	شیوراجوت	دہونارہ لب لونی
करमसी क्वोनसर	۹	کرمسی	کرمسوت	کیون سر
रायमल	۱۰	رایمل	رایملوت	•
सामतसी दावेरह	۱۱	سامتسی	سامتسیوت	دادروه
बीदा बीदावनी	۱۲	بیدا	بیداوت	بیداونی ضلع ناگور
बनहर	۱۳	بنہر	•	•
नीम्बू	۱۴	نیمبو	•	

بڑے بیٹے سانتل نے که بوندی کی رانی سے پیدا ہوا تھا بھاٹیون کے ملک مین نصب بسنا شمال مغرب بود و باش کر کر قریب پانچ میل پوکرن سے سانتلمیر آباد کیا اوسکا صحرا کے خان سے مقابلہ ہوا که فریقین مارے گئے اوسکو کسمو مین داغ دیا گیا اور اوسکے ساتھ سات رانیان ستی ہوئین ٭ (कसमोह)

چوده بیٹے دودوه نے میڑته مین قیام کیا اوسکی اولاد میڑتیه ہمیشه مارودیس کی اول جنگ آور سمجھی گئی ہین اوسکی دختر میران بائی رانا کمبھو کی رانی تھی ٭

چھٹا بیٹا بیکو اوسی طرف گیا جس طرف اوسکا چچا کندل گیا تھا اور وہان اوسنے | बीका
شامل ہوکر جاٹون سے ملک لیا اور اپنے نام سے بیکانیر شہر آباد کیا +
شہر جدید آباد کرنیکے بعد جودہا تیس ۳۰ برس زندہ رہا اوسکے روبرو اوسکے بیٹے اور
پوتے مارواڑ میں جابجا فتح کرکے آباد ہوگئے سمت ۱۵۴۵ مطابق سنہ ۱۴۸۹ع مین
بعمر اکسٹھہ ۶۱ سال انتقال کیا اوسکو منڈور مین داغ دیکر بشمول دیگر بزرگون کے چھتری
تعمیر کرائی گئی +
اسوقت قنوج سے نقل وطن کئے تین سو ۳۰۰ برس کا عرصہ گذرا تھا شیوجی کی اولاد کے
راٹھور باوجود متواتر کشت وخون کے پانچ لاکھہ آدمی ہوکر اسی ہزار مربع ملک
مین پھیل گئے تھے +
جودہا کی گدی پر سوجا عرف سورجمل بیٹھا اور سینتالیس ۴۷ برس تک حکومت کرتا رہا
اوسنے کسیقدر ملک بھی زیادہ کیا +
اگرچہ لودھی شاہان دہلی کے خاندان مین باہم نفاق ہونیکے سبب سے اونمین سے کوئی
ویران ملک مارواڑ پر حملہ آور نہوا اور قبل اسکے کہ اخلاف جودہا کو بادشاہی فوج سے
مقابلہ کی ضرورت ہوئی شیر شاہی خاندان اور پیدا ہوگیا مگر سمت ۱۵۷۳ مطابق سنہ ۱۵۱۶ع
مین غارت گر پٹھانون کے ایک گروہ نے بمقام پیپار تیج کے میلہ پر حملہ کیا اور راٹھور
کی ایکسو چالیس ۱۴۰ باکرہ عورتون کو لیگئے سوجا نے بفور استماع اس خبر کے مع سردار
موجودہ وقت اونکا تعاقب کرکے عورتون کو چھوڑایا اور بہت کشت وخون کرکے خود بھی
ہلاک ہوگیا +
سوجا کے پانچ بیٹے ہوئے بہاگو کہ جوانی مین مرگیا اوسکا بیٹا گنگا مسند نشین ہوا | सांगा

ऊदा
नीमाज
जैतारन
गूंदोचि
बिराथला
रायपुर
सागा
वरसिंह
प्रयाग
वीरमदेव
नरू
मारूपुत्र
नारावत
पंचपहाड

اوداجسکے گیارہ بیٹون کی اولاد اوداوت کہلاتے ہین اور علاوہ چند مقامات واقع
میواڑکے نیماج جیتارن گوندوچی برآیتہ رائے پور وغیرہ کے جاگیرون پر قابض
ہین - ساگا جس سے ساگاوت ہوئے ہین اور بروہ مین رہتے ہین پریاگ جسکی
اولاد پریاگوت ہین بیرمدیو جسکا بیٹا نرو مارو پوتر کہلاتا ہے اور اُسکی مورت
کو بمقام سوجت پوجتے ہین اوسکی اولاد نراوت جودہا کہلاتے ہین اور اونکی
ایک شاخ پنچ پہاڑ واقع ہاڑوتی مین مقیم تھی*

سنہ ۱۵۱۶ع مین سوجا کے انتقال پر اوسکا پوتا گنگا مسندنشین ہوا اور اُسکا چچا ساگا
بدعوی مسندنشینی دولت خان لودھی کو جسنے ناگور سے راٹھورون کو خارج کیا
تھا اپنی مدد کیواسطے بلایا اسطرح جودہا کی اولاد باہم کُشت وخون کرنے لگے مگر
گنگا نے اپنے دعوی کی صداقت اور اپنے بھائیون کی دیانت پر اعتبار کرکے پٹھانون
کے پیغام تقسیم ملک کو نامنظور کرکر لڑائی کری کہ اوسکا چچا ساگا مارا گیا اور دولتخان
ذلت سے شکست کھاکر بھاگا گنگا کی مسندنشینی سے بارہ برس بعد جودہا کی اولاد کو
ترکستان کے مغلون کے مقابلہ کیواسطے فرمانروایان میواڑ سے اتفاق کرنا پڑا سانگا
رانا نے راجگان ہند مین اپنے بزرگون کا طریقہ اختیار کرکر لڑائی شروع کری تھی
اور مہاراجہ مارواڑ نے اوسکی تخت حکومت مین اپنی فوج بھیجنے مین کسرشان نہ سمجھکر
ایسی شجاعت دکھلائی کہ بیانہ کے میدان مین اگر دغابازی مخل نہوئی ہوتی تو ضرور
ہے کہ راٹھورون کی تلوار بابر کو شکست دیکر ہندوستان کو مسلمانون کا مغلوب
ہونے سے بچالیتی گنگا کا پوتا رائے مل مع کھارتو و رتنا میرتیہ و دیگر سردارون
چوغتا کی تلوارون سے اس میدان مین کام آئے*

रायमल
खारतो
रतना

سنہ ۱۵۳۲ء مین اس لڑائی سے چار برس بعد گنگا مر گیا اور بجاے اوسکے مالدیو مسندنشین ہوا اوسنے جنگ آوری اور انتظام ملک مین بابت ناموری حاصل کی شاہنشاہ بابر کو عمدہ ممالک لب دریاے گنگا مین مصروفیت کامل ہونے سے مارواڑ کی ویران سرزمین پر کچھہ توجہ نہوئی مالدیو کے اضلاع و قلعات واقع سرحد کو کہ اُس وقت تک ملازمان شاہی کے قبضہ مین تھی فتح کر کر ڈہونڈہار کی طرف اپنی فوج متعین کردی سانگا رانا کے انتقال پر میواڑ کی گدی پر نابالغ رئیس رہگیا اسطرف سے مطمئن تہے اور اسطرف سے شاہان گجرات نے اوسپر حملہ کیا اس سے مالدیو کو اپنی بیہودہ نہایت طاقت و اختیار کے استعمال کرنیکی فرصت ملگئی کہ اسطرح اوسنے دوست و دشمن کو بلا امتیاز مغلوب کیا اور واقع مین بقول صاحب تاریخ فرشتہ کے ہندوستان کا نہایت زبردست حاکم ہوگیا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی سال مین اوسنے اپنے قدیم ممالک ناگور و اجمیر قبضہ کیا سنہ ۱۵۹۶ء مین جالور و سوانہ و بہادراجون سیندہلون سے فتح کیے اور دو برس بعد بیکانیر سے اخلاف بیکا کو بیدخل کیا اور سیوہ وغیرہ ممالک واقع لب لونی کو جنہون نے خودسری اختیار کری تھی پست و مغلوب کیا بہاٹیون سے لڑکر بیکم پور فتح کیا اور وہان اپنے خاندان کی ایک شاخ کو کہ ابتک مالدوت کے نام سے موسوم ہین اور جیسلمیر کے علاقہ مین خوفناک غارتگری مین مقیم کیا بلکہ میواڑ و ڈہونڈہار مین بہی اپنے خاندان کے لوگون کی بود و باش کردی اور چاٹسو مین کہ جیپور سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے قلعہ تعمیر کرایا اور دیورہ راجپوتون سے کہ اوسکی والدہ اونکے خاندان کی تہی سروہی فتح کر کر واپس دی جس حالت مین یہہ فتوحات حاصل ہوئین مالدیو نے اونکے انتظام و استحکام مین بہی کوشش کری اور قلعات تعمیر کرائے

नागोर
अजमेर

जालोर
सिवाना
भादराजून
सिंधलोन

सारस

علاوہ قلعہ و محل کے شہر جودھپور کے گرد شہر پناہ طیار کرائی اور میڑتہ کی چار دیواری
اور قلعہ بین کہ اوسکا نام مالکوٹ رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ کیا ساتلمیر
کو مسمار کیا اور اوسکے مصالحہ سے پوہکرن کہ بھاٹیون سے لیا تھا تعمیر کرایا اور
ساتلمیر کی کل آبادی کو وہان منتقل کیا اور بمقامات بہادر اجون و کوہ جھلو و دوسوانہ
و گوندوچی و ریاہ و پیپار و دہونارہ قلعات تعمیر کرائے سوانہ کے قلعہ کو کنڈل کوٹ
نامزد کیا اور قلعہ پھلودی مین کہ ہمیر نیراوت نے بنوایا تھا بہت اضافہ کیا اور
گڑھ بیٹلی یعنی اجمیر کے قلعہ مین کوٹ برج بنواکر بذریعہ چکر کے قلعہ مین پانی پہنچانے
سے اپنی ذہنی ہنری ثابت کری ان کامون کی قابلیت اوسکو سانبھر کی پیداوار
سے حاصل ہوئی تھی اوس زمانہ مین اضلاع و مقامات مفصلہ ذیل جودھپور کے
علاقہ مین تھے *

भीमलोर
रियाह
पीपार
धुनारा
कुंडलकोट
हमीर
नीराधत
गढ़बाटली
कोटबुर्ज

سوجت سانبھر میڑتہ کھاٹو بیدنور لاڈنو رایپور بہادر اجون ناگور
سوانہ نوہاگر جنگل گڑھ بیکانیر بین محل پوہکرن بادمیر کسولی ریواسہ جھاور
جالور بادولی ملار دیورہ فتح پور امرسر کھاور بنیاپور ٹونک ٹوڈہ نادول
پھلودی سانچور ڈیڈوانہ چاٹسو لوائن ملارنہ اجمیر جہازپور پرمارکا -
اودےپور واقع شیخاواٹی - انمین سے جالور اجمیر ٹونک ٹوڈہ و بدنور
کی ہر ایک محال سے تین سو ساٹھ ۳۶۰ گانون متعلق ہین اور ایسا کوئی نہین جسمین
اسّی گانون سے کم ہون مگر چاٹسو و لوان ٹونک و ٹوڈہ واقع ڈھونڈار
اور جہازپور واقع میواڑ مین صرف چند روزہ عملداری رہی مارواڑ کی جاگیرین
وسعت ملک اور کثرت اولاد کے ساتھ روز بروز زیادہ ہوتی گئین تا بجد یکہ کل

रवाता-वेदनोर
लाडनू-जेफलगढ़
बीनमहल
बारमेर
कसोला
रेवासा
जजावर
मलार
खावर
बनयापुर
नादोल
परमारका

ملک جاگیرون مین منقسم ہوگیا مالدیو نے اس تقسیم کو روکنا ضرور سمجھکر جاگیرداران
کے درجے مقرر کئے اور اضافہ زمل موجودہ کی اولاد کے واسطے محدود جاگیرین
براے دوام علیحدہ کردین کہ اسوقت سے ابتک اُنپر کچھہ اضافہ نہین ہوا ہے۔
دس برس تک مالدیو اپنی تجویزون کا اجرا کرتا رہا اس عرصہ مین بابرشاہ کا انتقال
ہوا اور ہمایون کو شیرشاہ نے نکالدیا مالدیو نے اوسکی کچھہ خاطرداری نکری بلکہ
اپنے ملک سے نکالدیا مگر اوسکو اس بےمروتی سے کچھہ فائدہ نہوا شیرشاہ نے یا تو سمجھا
کہ مالدیو کو ہمایون کی پناہ دہی کی طاقت نتھی یا ایسے زبردست رئیس کی موجودگی
مین اپنی قوت کو غیر مطمئن سمجھا اسی ہزار فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا مالدیو نے
اوسکو بڑھنے دیا اور مقابلہ کے واسطے پچاس ہزار فوج تیار کری اور ایسی ہوشیاری
اور دانشوری سے آمادہ جنگ ہوا کہ شیرشاہ کو جو فن سپہگری مین نہایت مشاق
تھا ہر قدم پر اپنے لشکر کو محفوظ کرنا پڑا ابتدا مین اوسنے فتح کرنا بہت سہل سمجھا
تھا مگر جب ایسے موقع پر پھنس گیا کہ راجپوتون کی بہادری کو دیکھتے ہوے مقابلہ
کرنے مین خطرہ تھا اور بھاگنا غیر ممکن تھا اپنی ناعاقبت اندیشی پر بہت پشیمان ہوا ایک
مہینے تک دونون فوجین ایک دوسرے کی محاذی مقیم رہین اور فوج شاہی کی
حالت روز بروز خراب ہوتی گئی کہ آخرکار رہنے اور نکلنے سے مایوس ہوگیا اوسوقت
اوسنے مالدیو کے دلمین اوسکے سردارون کیطرف سے بےاعتباری پیدا کرنے کے واسطے
اونکے نام ایک خط بمضمون مشتبہ سازش لکھواکر لشکر مین ڈلوادیا اور جاگیرون کی غلطی
سے شیرشاہ کی اس تدبیر کو اور بھی فروغ ہوگیا کیونکہ جب حملہ کرنیکا وقت معینہ قریب
آیا راجہ نے ممانعت کردی اسکا سبب مشہور ہوگیا تب چند سردارون نے اس

اشتباہ کی بے اصلی ثابت کرنیکے واسطے اپنی وفاداری کا وہ ثبوت پیش کیا جو اس قوم سے راجپوت کرتے رہے ہین بارہ[12] ہزار آدمیون سے اُنھون نے حملہ کرکر فوج شاہی کو تباہ کردیا اور خود شاہنشاہ کی ڈیرہ تک مصیبت پیدا کی مگر بادشاہی فوج تعداد مین زیادہ تھی آخر کار غالب آئی راجپوت لوگ مارے گئے تب مالدیو کو شیرشاہ کی دہوکہ دہی اور اپنے سردارون کی خیرخواہی کا حال تحقیق ہوا مگر وقت ہاتھ سے جا رہا تھا اب کیا ہو سکتا شیوجی کی کل اولاد سے کہ اپنے ملک کی حفاظت کیواسطے جمع ہوئی تھی شکست فاش کھائی تاہم شیرشاہ نے اونکی بہادری کو تسلیم کیا اور خطرہ سے امین ہوکر کہا کہ بڑی خیر ہوئی ورنہ ایک مشت باجرہ کے واسطے کل ہندوستان کی سلطنت کھو بیٹھا تھا - سلطنت شیرشاہی کے ختم ہونیکے بعد تک مالدیو زندہ رہا اور اوسکی موجودگی مین ہمایون مظفر و منصور کے سر پر پھر ہندوستان کا تاج شاہی رکھا گیا اگر ہمایون کچھ عرصہ تک زندہ رہتا تو راٹھورون کے حق مین بہتر ہوتا کہ اوسکی نرمی اور کاہلی اونکو انتقام سے بچانے مین کارآمد ہوتی مگر وہ تخت نشین ہونے سے تھوڑے دنون بعد مرگیا اور اکبر نے کہ اسوقت پندرہ[15] برس کا بھی نہوا تھا یا تو اپنی والدہ کی ہدایت سے کہ اوسنے امرکوٹ کی تکلیفون کو یاد کرکر آمادہ انتقام کیا ہوگا یا صرف راجپوتون کا زور کم کرنیکی غرض سے سنہ ۱۵۶۱ع مین مارواڑ پر فوج کشی کی اور میرٹہ عرف مالکوٹ کا محاصرہ کرکر اور بعد سخت مقابلہ کے فتح کرلیا اور اسی طرح ناگور کو اپنے تحت و تصرف مین لایا اور یہ دو اضلاع رائےسنگہ والی بیکانیر کو کہ اسوقت جودہپور سے علحدہ ہوگیا تھا دیدئے ؂

سنہ ۱۵۶۹ع مین مالدیو کو اطاعت کرنی لازم آئی مصلحت وقت سمجھکر اپنے دوسرے

بیٹے چندرسین کو مع تحایف بمقام اجمیر کہ اوسوقت داخل سلطنت ہو گئی تھی اکبر کے پاس بھیجا مگر اوسکے خود نہ حاضر ہونے سے اکبر ایسا ناراض ہوا کہ اوسنے رائے سنگہ کو بیکانیر میں قابض ہونے کی کفالت دی اور ہمدران حال فرمان عطائے جودہ پور خاص واسطے نسل کا اوسکے نام جاری کیا مگر چندرسین مین بھی راٹھوروں کا غرور و سرکشی موجود تھی وہ بمقابلہ اکبر اور اپنے بڑے بھائی اودے سنگہ کے جسنے کچھ عرصہ بعد زیادہ ذلت سے بادشاہ کی عنایت حاصل کری اپنے ملک کی خود اختیاری وآزادی محفوظ رکھنے کے واسطے مستعد ہوا مالدیو کو بوڑھاپے مین اپنی دار الحکومت کے محاصرہ کا مقابلہ کرنا پڑا اور اگرچہ محاربہ مین کوتاہی نکری مگر آخر کار اپنے بڑے بیٹے اودے سنگہ کو بھیجکر اطاعت کرنی پڑی اودے سنگہ مع فوج کے وہان حاضر رہا اور ایک ہزاری منصب کے امیرون مین داخل ہوکر بہ لقب موٹا راجہ ملقب ہوا چندرسین مع گروہ کثیر متوسلان مارواڑ کے دعوی خود اختیاری کرتا رہا جب جودہ پور سے نکالا گیا سوانہ مین کہ راج کے مغربی حد پر واقع ہے چلا گیا اور دم زیست تک وہان ہی رہا سترہ برس تک اوسنے گدی کا دعوی کیا اور اودے سنگہ کے مقابلہ مین باوجودیکہ اوسکی مددپر بادشاہ تھا راٹھورون سے اطاعت کراتا رہا آخر کار اسی مخمصہ مین تین لڑکے اوگرسین آسکرن اور رائے سنگہ چھوڑکر مرگیا انمین سے رائے سنگہ سروہی کے راو سرتان سے لڑکر قصبہ دتانی کے قریب مع چوبیس سردارون کے مارا گیا ✦

उग्रसैन
आसकरन
सुलतान
रतानी

مالدیو نے اگرچہ بادشاہ کی اطاعت کرلی مگر اپنے مذہبی مخالفون کو بیٹی دینے کی ذلت سے بچ رہا اور اودے سنگہ کو وہ خطاب جسنے مارو دیس کی خود اختیاری پر

مہر لگادی ملنے سے تھوڑے دنون بعد مر گیا - اگر اوسکی عمر نے وفا کی ہوتی اور کسیقدر طاقت بھی رکھتا تو غالب ہے کہ باتفاق رانا پرتاب والی میواڑ کے جسنے وقت اختتام غلبہ مالدیو سے زور آزمائی شروع کری تھی مغلون کے روز افزون طاقت کے مقابلہ مین اپنی خود اختیاری کو محفوظ رکھتا +

مالدیو سنہ ۱۵۶۲ء مین مرا اور اوسکے بارہ بیٹے مفصلہ ذیل تھے +

۱ رام سنگھ جسنے جلاوطن ہوکر رانا میواڑ کے پاس پناہ لی اور اوسکے سات بیٹون مین سے پانچوین کیشوداس نے چولی مہیشر مین بود و باش اختیار کری + केशवदास चूल महेश्वर

۲ رائے مل جو بیانہ کی لڑائی مین مارا گیا +

۳ اودے سنگھ معروف موٹا راجہ +

۴ چندرسین جو جھالی رانی سے پیدا ہوا تھا اوسکے تین بیٹون مین سے اوگرسین بھنائی مین سکن گزین ہوا + भिनाय

۵ آسکرن جسکی اولاد جونیہ مین ہے + जूनया

۶ گوپال داس جو ایڈر مین مارا گیا + ईडर

۷ پرتھی راج جسکی اولاد جالور مین ہے +

۸ رتن سی جسکی اولاد بہادراجون مین ہے +

۹ بھی راج جسکی اولاد اہاری مین ہے + भयराज

۱۰ و ۱۱ و ۱۲ بکرماجیت بھان نامعلوم الاسم جنکا کچھ حال معلوم نہین ہے +

اودے سنگھ کی مسندنشینی کی بابت مورخون مین باہم اختلاف ہے بعض سمت ۱۶۲۵ مطابق سنہ ۱۵۶۹ء سے جب مالدیو کا انتقال ہوا شمار کرتے ہین اور بعض اوس وقت سے

سمجھتے ہین جب اوسکا بڑا بھائی چندرسین سیوانہ کے ہنگامہ مین مارا گیا +
اودے سنگہ نام کو بھی وصف ہے کہ خلاف معنی لفظ یعنی طلوع کے اس نام کے رئیسون کے عہد مین میواڑ اور مارواڑ اور مارواڑ کی عظمت و خود اختیاری کا ستارہ غروب ہوا ہے جس زمانہ مین اودے سنگہ عرف موٹا راجہ نے دربار شاہی مین رسوخ پیدا کرکے ملک مارواڑ کو ولت دی اسی زمانہ مین رانا پرتاب والی میواڑ نے اپنے راج کی خود اختیاری حاصل کرنیمین جو اوسکا باپ اودے سنگہ کھو بیٹھا تھا کمال کوشش و جانفشانی کری کہ اس سببسے وہ باوصف ناکامیابی بھی اپنے ہموطنونکے نزدیک بمنزلہ فرشتہ کے قابل پرستش سمجھا جاتا ہے جب اکبر شاہ کی جودہ بائی کے ساتھ شادی ہوکر جودہ پور کے خاندان شاہی سے رشتہ داری ہوگئی تب بادشاہ نے بجز اجمیر کے صرف ممالک منضبطہ کو ہی واگذاشت نکیا بلکہ مالوہ کے اکثر مالا مال اضلاع عطا کرکے اوسنے مارواڑ کی آمدنی دوچند ہوگئی اپنے بہنوئی بادشاہ کی دستگیری سے اودے سنگہ نے اپنے بھائی بیٹون کی طاقت کو کم کیا بڑے بڑے سرداروں کے باز و جھاڑ دیے اور اکثر قدیم جاگیرداروں کی جاگیرین ضبط کین کہ اسطرح ضبطی و بند و بست جدید سے چودہ سو گانون خالصہ مین شامل ہوئے دودوہ کی اولاد کو کہ میڑتیہ کہلاتی ہے عنقریب بالکل بیدخل کردیا +
اوداوتون سے جیتارن لیا اور چانپا و کونپا کی اولاد سے چھوٹے چھوٹے تعلقات چھین لئے +
مگر اس عنایت کے عوض اودے سنگہ نے بھی بادشاہ کی نوکری مین اپنے راجپوتون سے بڑے نمایان کام کرائے اس جنگل کے بادشاہ کی کہ اکبر اکثر اسی لقب سے اوسکو

بولتا تھا اولاد بکثرت تھی چوبیس ۲۴ اصل لڑکے لڑکیان کہ اونکے نام سے نئی شاخین
اور نئی جاگیرین پیدا ہوئین اونمین سے مشہور ترین راجگڈھ اور رتیاگن ہین اور
رतलाम حدود مارواڑ سے باہر ہوئین اونمین سے کشن گڑھ اور رتلام واقع مالوہ ہین۔
اخیر زمانہ مین اودے سنگہ ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ کوئی گھوڑا اوسکو نہین لیجا سکتا تھا۔
مالدیو کی وفات سے تینتیس ۳۳ برس بعد اور اپنی مسند نشینی سے تیرہ ۱۳ برس بعد
اودے سنگہ نے وفات پائی اوسکی وفات کی کیفیت بھی لکھنے کے لائق ہے کہ
باوجودیکہ راجگان مارواڑ بیس ۲۰ برس کی عمر تک عورت سے محض ناواقف رہتے
تھے اور خود اوسکی ستائیس ۲۷ رانیان تھین جب وہ دربار سے اپنے وطن کو واپس
आयपन्थी آیا ایک برہمن کی دختر اوسکے منظور نظر ہوئی یہہ برہمن آیا پنتھی یعنی آیا دیبی کا کہ
आयभिलार बائی بھلارہ مین ہے پوجاری تھا اس قوم کے برہمن بخلاف اپنی دیگر ہمقومون کے
گوشت و شراب کھاتے پیتے ہین برہمن نے جب دیکھا کہ اور کسی طرح عزت نہین بچتی
ہے اپنی دختر کو قتل کر کے اور اوسکے گوشت اور خون مین اپنے گوشت کے پارچے
بھی مخلوط کر کر آیا ماتا کو ہوم کر دیا اور اوسکے دو جگر سوز کے ساتھ راجا کو بددعا
دی کہ تین ۳ پہر یا تین ۳ روز یا تین ۳ سال کے اندر اس ظلم کا عوض ملے اور یہہ کہکر کہ
दाबीबावड़ी مین آئندہ کو والی باوڑی مین رہا کرونگا خود بھی ہوم کنڈ مین گر کر مر گیا راجہ کو
یہہ حال معلوم ہوا تو اوسکی طبیعت پر گنہگاری ایسی غالب ہوئی کہ برہمن کی صورت
ہر دم پیش نظر رہنے لگی اور اس عارضہ مین مدت معینہ کے اندر طعمہ موت ہوا +
ہنود کے توہمات سے اکثر اسلوبی اخلاق کا بھی مطلب خوب حاصل ہوتا ہے
بھلارہ کے آیا پنتھی برہمن کی روح زمانہ مابعد مین بھی رئیسون کو بدچلنی سے باز رکھنے

کیواسطے اوس حالت مین کہ جب اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی بہت کار آمد ہوئی ہے
اودے سنگہ کا پوتا جسونت سنگہ والی باوڑی پر اہلکار کی دختر پر عاشق ہوا برہمن
کی روح کہ بلفظ پریت و برہم راکشس مشہور ہے جسونت سنگہ پر چڑہ گئے وہ مجنون
ہوگیا جب سیانون یعنی معالجون نے اوسکو اوتارنا چاہا تو اوسنے شرط پیش کی کہ
خود راجہ یا اوسکے ہمرتبہ کسی شخص کو ہلاک کیے بغیر نہ جاونگا لاچار ناہر خان کومپاوت
نے منظور کیا معالجون نے روح کو پانی کے لوٹے مین اوتارا جسونت سنگہ کو ہوش
ہوگیا اور ناہر خان نے اوس خیرخواہی اور وفاداری سے جس سے اوسکا نام ابتک
مشہور ہے پانی کو نوش کیا اور قبل مرنے کے اپنی اولاد کو ہدایت کری کہ آئندہ کو
کوئی پردہان یعنی موروثی وزیر نہو چنانچہ اسوقت سے بجاے اسوپ کے کومپاوتون
کے امہوہ کے چانپاوت پردہان ہوا کرتے ہین +
اودے سنگہ کی اولاد جو ایک صدی مین کل ملک مین پھیل گئی جب تفصیل ذیل ہے
سورج سنگہ جو مسند نشین ہوا اوسکے برادر بھگوانداس جنکے پسران بلو و گوپال داس نے
گوبندگڑہ کی ریاست بنائی نرہرداس اور سکت سنگہ اور بھوپت تینون کی کوئی
نامور اولاد نہوئی دلپت کے اخلاف مین سے اول مہیش داس کے بیٹے رتنا نے رتلام
مین ریاست قایم کری دوم جسونت سوم پرتاب سنگہ چہارم کنہی رام ہوئے جسونت
کے چار بیٹے ہوئے اول ہر سنگہ دوم امرا سوم کنہی رام چہارم بہیراج انکی اولاد
بلالی اور کہرود مین قابض ہے کشن نے سنہ ۱۶۱۳ء مین کشنگڑہ کی ریاست قایم کری
اوسکے تین بیٹے ہوئے اول سہس مل دوم جگمل سوم بہار مل کا مری سنگہ
ہوا اور ہری سنگہ کا روپ سنگہ جس نے روپ نگر آباد کیا + جسونت جسکے بیٹے

प्रेत
ब्रह्मराक्ष
स्यानों
कुम्पावत
प्रधान
आसोप
चांपावत
सूरसिंध
भरवयराज
भगवानदास
बलू-गोपाल
नरहरदास
शक्तसिंध
भूपति-रतन
महेशदास-रत
जसवंत-परत
कन्हीराम-जै
हरसिंध-अम
पेमराज-बिल
खरवा-किश
सहसमल
जगमल
भारमल
हरीसिंघ
रूपसिंघ

मान
मानरूपा
केशव
पिसांगन
रामदास
पूरणमल
माधोदास
मोहनदास
कीरत सिंघ

مان نے مان پورہ مین سکونت کری اور اوسکی اولاد مان روپا جودہ کہلاتی ہے
کیشو کی اولاد پیسانگن مین ہے رام داس اور پورن مل مادہو داس موہن داس
کیرت سنگہ نا معلوم الاسم ان چھہ لڑکون کی اولاد کا حال معلوم نہین ہے انکے علاوہ
سترہ لڑکیان تھین جنکا نام نہین لکھا گیا ہے سمت ۱۶۵۱ مطابق ۱۵۹۵ء مین سور سنگہ
راجہ ہوا وہ سمت ۱۶۵۸ سے بادشاہی فوج کے ساتھہ لاہور مین نوکری پر تھا وہان اوسکے والد
کے انتقال کی خبر پہنچی اوسنے اکثر عمدہ مہمات کا سرانجام کیا تھا اور اپنے باپ کی حیات
مین سوائی کا خطاب حاصل کر لیا تھا سروہی کے راجہ نے اپنے پہاڑی ملک کے
مشکلات کا بھروسہ کر کر بادشاہ سے سرکشی کری تھی اکبر نے اوسکی سرکوبی کی
خدمت سور سنگہ کو سپرد کری اوسکی پہلے سے عداوت تھی اسواسطے اوسنے

सुरतान सिंघ
देवरा

سرتان سنگہ سے بخوبی انتقام لیا اور سروہی کو غارت کیا یہانتک کہ خود راو اور
رانیون کے سونیکے واسطے چارپائی باقی نرہی کہ زمین پر سونے لگے اسطرح دیورہ
جو آفتاب پر تیزی شعاع سے ناراض ہوکر تیر اندازی کرتا تھا محتاج و مغلوب ہوا اور
بادشاہی فرمان کو تسلیم کرکے مع فوج کے بہ تحت سور سنگہ شاہ گجرات کے مقابلہ مین نوکری

बीड़ा
धंधोका

کرنے لگا راجہ سور سنگہ نے مظفر شاہ صوبہ گجرات کی فتح کا بیڑہ اوٹھایا تھا چنانچہ
طرفین کی فوجون نے بمقام دہندوکہ برسر مقابلہ ہوکر سخت خونریزی کری اگرچہ
راٹھور بہت مارے گئے مگر آخر کار مظفر شاہ کو شکست ہوئی راجہ نے سترہ شہرون
کی لوٹ کا مال بادشاہ کے پاس بھیجا اور ایک کروڑ روپیہ خود لیکر جودہ پور
مین ایزادی شہر و تعمیر قلعہ مین صرف کیا اکبر نے اس حسن خدمت کے جلدو مین
اوسکا منصب بڑہایا اور کچھہ ملک اور خلعت اور تلوار عطا کی گجرات کی لوٹ مین

سے راجہ سورسنگہ نے لاکھہ لاکھہ روپیہ چھہ ۶ بھاٹون کو دیا گجرات فتح ہونیکے بعد سورسنگہ
کو دکھن کی مہم کا حکم ہوا وہ تیرہ ہزار سوار دس بڑی توپین پچیس ۲۵ ہاتھی لیکر گیا اور
تین ۳ بڑی لڑائیان لڑا ریوا ندی عرف نربدا پر اوسنے امرا نامی جو بالون کے قبیلہ شاخ
کے راجہ پر کہ اوسکے پاس بھی پانچہزار سوار تھے حملہ کیا اور اوسکو بالکل فتح کیا اس
خدمت کے عوض مین اکبر نے اوسکو نوبت خانہ اور دہار کا ملک عطا کیا اکبر کے انتقال
اور جہانگیر کی تخت نشینی پر سورسنگہ مع اپنے بیٹے اور وارث گج سنگہ کے دربار بادشاہی
مین حاضر ہوا اوسیوقت بادشاہ نے بعوض بہادری جالور کے اپنے ہاتھہ سے
تلوار عطا کی کہ شاہ گجرات نے جالور کو فتح کرکر اپنے ملک مین شامل کرلیا تھا اسکا
حال شاعر نے اسطرح لکھا ہے کہ گج سنگہ کو بہاری پٹھان پر فوج کشی کا حکم ہوا جسوقت
اوسکے کوچ کا نقارہ بجا اربدہ یعنی کوہ آبو تھرایا اور جس کام مین علاوالدین سالہا
سال تک مصروف رہا تھا گج سنگہ نے تین ۳ مہینے مین انجام دیا دست بقبضہ [illegible]
ہوکر جالندرہ یعنی جالور پر چڑہ گیا اور اگرچہ اکثر مست ہور راٹھور بھی مارے گئے
اوسنے سات ہزار پٹھانون کو تہ تیغ کیا اور اونکا مال مغروقہ بادشاہ کے پاس بھیجا ٭
سلطنت گجرات کی تباہی کے بعد راجہ سورسنگہ اپنی دارالحکومت مین رہا اور اوسکا بیٹا
گج سنگہ احکام شاہی کی تعمیل کرتا رہا اور جالور فتح ہونیکے بعد اوسکو سنہ ۱۶۱۳ء مین
رانا امرا والی میواڑ پر فوج کشی کرنیکا حکم ہوا مگر کچھہ مقابلہ نہوا کرن نے بادشاہ کی
نوکری قبول کری اور گج سنگہ تاراگڑہ یعنی اجمیر کو واپس آیا بادشاہ نے گج سنگہ اور
سورسنگہ دونون کا منصب بڑہایا ٭
مگر ان مہمات کی نسبت یہہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ صرف راٹھور رئیسون نے

कोटा
इटावा

بلا شرکت غیرے انجام دئیے ہین کیونکہ میواڑ کی مہم مین شہزادہ خورم ولیعہد سلطنت کے ساتھہ مین راجہ گج سنگہ منجملہ چند سردارون کے تھا اور جہانگیر نے اپنے روزنامچہ مین جس مقام پر والی میواڑ سے تعہد ہوا ہے باوجودیکہ والیان کوٹہ و دنیہ کا حال لکھا ہے راٹھورون کا ذکر بھی نہین کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ راجہ گج سنگہ صرف خدمات متعلقہ فوج انجام دیتا تھا اور مارواڑ کے مورخون نے ان فتوحات کو براہ مبالغہ وحق نمکخواری بالکل اوسی سے منسوب کیا ہے سمت ۱۶۷۷ مطابق سنہ ۱۶۲۰ع مین سورسنگہ دکھن مین مرا اوسکے سبب سے راٹھورون کی بہت ناموری ہوئی ہے بادشاہ اوسکی بڑی قدر کرتا تھا اور بقول پٹھانون کے دکھنی اوسکی مہربانی سے خائف تھے نمعلوم مدت تک اوس ملک مین کشت وخون کرنے سے یا تمام عمر جلا وطن رہنے سے تنگ اگر سورسنگہ نے ایک مینار تعمیر کراکر قسم لکھدی ہے کہ میرے خاندان مین سے کوئی دریاے نربدا کا عبور نکرے طفولیت سے اپنے باپ کے ساتھہ نوکری پر رہا باپ مراجب لاہور مین تھا اور اخیر مین زادبوم سے فاصلہ دور و دراز پر جان بحق ہوا اگرچہ بادشاہ نے اوسکی خدمتون کی شکر گذاری مین کوتاہی نکرے کہ اوسکو ۱۶ سولہ شاہی اضلاع کی اسناد عطائی اور سوائی کا خطاب حاصل تھا ان ۱۶ سولہ مین سے ۹ نو اضلاع خاص مارواڑ مین جنکو ۹ نوکوٹی مارواڑ کہتے ہین داخل تھے اور پانچ گجرات مین ایک مالوہ مین اور ایک دکھن مین تھے اور اس ملک کے عوض مین مارواڑ کے تیرہ ہزار سوار بادشاہ کی نوکری کرتے تھے تاہم اپنے ملک سے براے دوام خارج رہنے کے واسطے یہ اجر کافی نتھا اور سورسنگہ اور اوسکے سردار اپنے ویران وطن کے راٹھری اور منڈور کی ہتھیلیون کو عنایات شاہی اور سلطنت کی نعمتون

سے بہتر سمجھتے تھے +
سور سنگھ نے جودھپور کو بہت رونق دی اور اسکے وقت کی بہی اچھی تعمیرات ہین انمین
سے تالاب سورساگر نہایت مفید و کار آمد ہے کہ قرب وجوار کے باغون کی آبپاشی
اوسی سے ہوتی ہے سورسنگھ کی اولاد مین چھہ پسر اور سات دختر تھین بیٹون کے
نام یہ ہین گج سنگھ سبل سنگھ پرم دیو بجے سنگھ پرتاب سنگھ جسونت سنگھ راجہ
گج سنگھ لاہور مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۶۱۹ء مین برہانپور مین بمقام لشکر شاہی اوسکو
مسند نشینی کا ٹیکہ ہوا اور اس ٹیکہ کو داراب خان خلف خانخانان لیکر گیا کہ اوسنے
بطور عنایت شاہی کے راجہ گج سنگھ کی کمر سے تلوار باندھی علاوہ ملک موروثی
یعنی نوکوٹی مارواڑ کے اوسکے پٹہ مین پانچ اضلاع گجرات کے اور جھلاوار واقع ڈھونڈاڑ
اور مسعودہ واقع اجمیر جسکو وہ بوجہ قربت ملک کے سب سے بہتر سمجھا تھا داخل تھی
علاوہ اسکے وہ دکھن کا صوبہ ہوا اور بطور ثبوت کامل افضال و اکرام شاہی کے لشکر
شاہی مین راٹھورون کے گھوڑے داغ علامت شاہی سے مستثنی رہے اوسکا
بڑا بیٹا امرا ابتدا سے اوسکے ساتھ رہا اور بہت جوانمردی سے کل لڑائیون مین
کام دیتا رہا کرکی گڑہ گولکنڈہ کلینہ پرنالہ گجنگڑہ آسیر ستارہ کے محاربون
اور محاصرون مین راٹھورون نے بہت بہادری اور جوانمردی ظاہر کری اسی
سبب اوسکے سرگروہ کا لقب دتھمبن ہوا راجپوتون کے بادشاہون سے رشتہ داری
ہو گئی تھی اس قوم کے رئیسون کے سلاطین کی تخت نشینی مین غرض خاص تھی جہانگیر کا
بڑا بیٹا اور ولیعہد پرویز جودھپور کا بھانجہ تھا اور دوسرا بیٹا خورم امیر کا بھانجہ
تھا اس سبب سے انمین باہم عداوت تھی کہ ہر ایک تخت نشینی کا خواہان تھا اور

بادشاہون نے رؤسا قدیم سے رشتہ داری کر نہین جو فائدہ سمجھا تھا باعث کثیر الازدواجی اس نفاق سے مبدل بہ ضرر ہو گیا خورم سمجھا تھا کہ صرف ایک اتفاقیہ امر پیشتر پیدا ہونیکے مین اپنے بھائی سے ہر طرح فایق ہون اور واقع مین وہ ہر طرح سے بہتر اور دلاور تھا اور ابتداء سے اوسکو بھیم والی میواڑ اور مہابت خان کی مدد تھی اسوجہ سے اوسنے چاہا کہ پرویز کو مار کر مستحق تخت نشینی ہو جاوے جس زمانہ مین دکھن کی مہم پر گیا اوسنے اپنے اس ارادہ سے راجہ گج سنگہ والی میواڑ کو آگاہ کر کے استدعاء اعانت کری مگر بلحاظ عنایات بادشاہ اور رشتہ داری پرویز کے اوسنے کچھ التفات نکیا پھر اوسنے گوبند داس بھائی گج سنگہ کے مشیر کی معرفت اجراء کار چاہا مگر اوس سے بھی مطلب برآری نہوئی تب ناراض ہو کر اوسنے کشن سنگہ سے گوبند داس کو مروا ڈالا اور راجہ گج سنگہ ناراض ہو کر اپنے وطن کو چلا گیا تھوڑے دنون بعد اوسنے پرویز کو قتل کیا اور اب تخت نشینی کے واسطے صرف بادشاہ کا مارنا باقی رہ گیا جب خورم نے اسکا بھی سامان کر لیا بادشاہ نے راجپوتون سے درخواست دستگیری کری اسپر مارواڑ آمیر کوٹہ اور بوندی کے رئیس اپنی اپنی فوج لیکر اوسکی حمایت کیواسطے روانہ ہوئے جب بنارس کے قریب طرفین کی فوج بر سر مقابلہ آئے بادشاہ نے یا تو اسوجہ سے کہ آمیر کا راجہ زیادہ فوج لایا تھا یا بلحاظ رشتہ داری اوسکے اور پرویز کے مرزا راجہ جے سنگہ والی آمیر کو فوج کا ہراول مقرر کیا راٹھور جو اس خدمت کو ہمیشہ اپنا حق سمجھتے تھے ناراض ہو کر فوج سے علیحدہ ہو گئی اور چاہا کہ صرف تماشہ دیکھتے رہین اس موقع پر غالب ہے کہ خورم ہندوستان

کا بادشاہ ہو جاتا مگر رانا بھیم نے راجہ گج سنگہ کو طعنہ آمیز پیام بھیجا کہ یا تو ہمارے
شامل ہو ورنہ برسر مقابلہ آؤ اس بات سے افروختہ ہو کر راٹھور بادشاہ کی کمک کو بھی
بھول گئے اور بالاتفاق ہاڈون کے ایسے کٹ کٹ کر لڑے کہ بھیم مارا گیا خرم
بھاگ گیا اور مفسدہ فرو ہوا سمت ۱۶۹۴ مطابق سنہ ۱۶۳۸ء مین گجرات کی مہم مین گج سنگ
مارا گیا نہ معلوم اس مہم پر وہ بادشاہ کے حکم سے گیا تھا یا اپنے ملک کے جنوبی حصہ
کے باغیون کی سزا دہی کو اوسکے امر سنگہ اور جسونت سنگہ دو بہادر لڑکے ہوئے تیسرا
اچل سنگہ اور تھا کہ ایام طفولیت مین مر گیا +

جودہ پور مین بڑی اولاد حق مسند نشینی سے اکثر محروم ہوتی رہتی ہے کبھی صرف
باپ کی نامہربانی سے کبھی لڑکے کی قابلیت سرداری پچاس ہزار راٹھورون کے
رکھنے کے سبب سے کبھی اوسکی سرکشی اور بدمزاجی سے چنانچہ امر سنگہ بھی از حد بدمزاج تھا
اور بہادر ایسا تھا کہ جن لڑائیون مین باپ کے ساتھ گیا سب سے آگے ہو کر لڑتا تھا اور
اسکے ساتھی بھی اس سے بہت محبت رکھتے تھے اور امن کے زمانہ مین بھی انواع
ظلم و زیادتی کرتے رہتے تھے کہ آخر کار گج سنگ نے اوسکو محروم الارث کر کر نکالدیا +
سمت ۱۶۹۱ مطابق سنہ ۱۶۳۴ء مین موجودگی کل سرداران مارواڑ کے امر کی جلاوطنی
کا حکم سنایا گیا اور دیس بٹوہ کی رسمیات ادا ہوئین سیاہ پوشاک کا خلعت देशवटोह
سیاہ ڈھال اور سیاہ تلوار دی گئی اور سیاہ گھوڑے پر سوار کر کر نکالدیا گیا
کہ مارواڑ سے باہر جاوے اور اس ملک سے کچھ تعلق نہ رکھے ۔

مگر امر سنگہ تنہا نگیا بر شاخ مین سے صدہا آدمی جنکو اوس سے ابتدا سے محبت تھی
اوسکے پیرو ہوئے وہ بادشاہی دربار مین گیا اور اگرچہ بادشاہ کی منظوری سے

ریاست سے مخرج ہوا تھا مگر لڑکر ہو گیا تھوڑے دنون مین اوسکو راو کا خطاب
سہ ہزاری منصب اور ناگور کا ملک بطور علیحدہ ریاست کے سلطنت سے
ملا مگر جیس نند ہراجی نے اوسکو موروثی ملک سے نکلوایا تھا اوسی نے اوسکی
حیات کو بہ تاسف خاتمہ پر پہنچایا ۔

ایک دفعہ امر سنگہ پندرہ روز تک شکار مین مصروف رہا شاہجہان بادشاہ نے
بعلت غیر حاضری جرمانہ تجویز کیا اوسنے لاپروائی اور گستاخی سے جواب دیا کہ
میرے پاس بجز تلوار کے اور کچھ جرمانہ دینے کو نہین ہے بادشاہ نے ناراض
ہوکر بخشی صلابت خان کو ایصال جرمانہ کے واسطے اوسکے ڈیرہ پر متعین کیا
اوسنے ہر چند سمجھایا مگر امر سنگہ نے نہ مانا اور اوسکو اپنے ڈیرہ سے نکالدیا
بادشاہ نے افروختہ ہوکر اوسکو طلب کیا وہ بہ تعمیل حکم حاضر ہوا دیکھا کہ صلابت خان
شکایت کر رہا ہے وہ پنجہزاری و ہفت ہزاری منصبدارون کے درمیان
مین ہوکر اسطرح گذرا کہ گویا بادشاہ سے کچھ عرض کرنیکو جاتا ہے اور بغل مین
سے ملیٹی قبض نکالکر صلابت خان کو قتل کیا اور تلوار نکالکر بادشاہ پر وار کیا
کہ وہ تو تخت سے اوٹھکر اندر کو بھاگ گیا اور تلوار ستون پر لگکر پارہ
پارہ ہوگئی بعد ازان امر سنگہ حاضرین دربار کو بلا امتیاز مارنے لگا چنانچہ پانچ
अमरसिंहगौड بڑے بڑے مغل سردار مارے گئے آخر کار اوسکے سالے ارجن گوڑ نے بحیلہ خوشامد
وفہمایش قریب جاکر اوسکو ہلاک کیا ۔

बलू بلّو چانپاوت اور بھاو کومپاوت اوسکے ہمراہیون نے انتقام کے واسطے زعفرانی
भाऊ پوشاک پہنکر لعل قلعہ مین کشت و خون کیا کہ مع ہمراہیون کے مارے گئے قلعہ

اگرہ کے ستون اونکی بہادری کی ابتک شہادت دیتے ہین امر سنگہ کی رانی
کہ بوندی کی بیٹی تھی بذات خود قلعہ مین اگر اوسکی لاش کو لے گئی اور اوسکے ساتھ ستی
ہوئی بخارا دروازہ جسمین ہوکر یہہ لوگ آئے تھے اوسوقت سے امر سنگہ دروازہ
کہلانے لگا اور اوسوقت سے تیغہ ہوکر صدہا سال تک بند رہا کہ آخر کار سنہ ۱۸۰۹ء
مین کپتان جارج سیٹل صاحب انجنیر نے کھولا جسوقت صاحب موصوف دیوار
شکست کراتے تھے ہندوستانیون نے آگاہ کیا کہ اسکا محافظ ایک سانپ ہتا
ہے آپ نہ توڑواوین صاحب نے اس بات کو صرف وہم وخیال کرکر کچھہ توجہ نکری
مگر جب مسماری دیوار کا کام قریب الاختتام تھا واقع مین ایک سانپ نکلا اور
صاحب کے پیر وانہین ہوکر گذرا مگر حسن اتفاق سے صاحب موصوف بچ گئے
بادصف اس مقابلہ آرائی اور خونریزی کے شاہجہان نے رائے سنگہ خلف
امر سنگہ کو ناگور کی ریاست پر بحال کیا کہ اوسکے بیٹے اور پوتے ہاتھی سنگہ اور انوپ سنگہ
برابر قابض رہے مگر چوتھی پشت مین اندر سنگہ سے والی مارواڑ نے ضبط کرلیا +
جسونت سنگہ جو امر سنگہ کے اخراج پر مسندنشین ہوا اودے پور کا بھانجہ تھا اوسکے
زمانہ مین علم نے بہت ترقی پائی اور چند کتابین تصنیف ہوئین شاہجہان اپنی
حرم سرا کا پابند ہوگیا تھا اور صوبہ جات سلطنت کی حکومت پر بیٹون کو متعین
کردیا تھا گونڈوانہ کی مہم مین جسونت سنگہ کی اول نوکری نکلی کہ وہ بہ تحت اورنگزیب
بائیس ۲۲ رجواڑون کی فوج کا افسر ہوکر گیا اس مہم اور دیگر مہمات مین جسونت سنگہ
سے بڑی خدمتین انجام دین مگر سنہ ۱۶۵۷ء تک جب شاہجہان بیمار ہوا اور انتظام
سلطنت بڑے بیٹے داراشکوہ کو سپرد کیا صرف بطور نائب کے کام کرتا رہا

ज्योर्ज स्टील इन्जि...

गोंडवाना

دارالشکوہ نے جسونت سنگہ کا منصب پنجہزاری کرکرا وسکو مالوہ کا صوبہ مقرر کردیا۔ جب شاہجہان کے بیٹون مین نزاع ہوا راجپوتون نے کمال وفاداری ثابت کری شجاع جو بنگالہ سے روانہ ہوا تھا اوسکے مقابلہ کے واسطے راجہ جیسنگہ متعین ہوا اورنگ زیب کی حرکات کے انسداد کے واسطے کہ اوسکا ارادہ مدت تک مذہبی فریب کے پردہ مین مخفی رہا تھا جسونت سنگہ کو حکم ہوا اسطرح وہ کل راجپوتانہ کے افواج تائیدی اور شاہی لشکر کا سپہ سالار ہوکر دکھن کو جہان اورنگ زیب تھا آگرہ سے روانہ ہوا اور عبور دریاے نربدا کرکر اوجین کے قریب کوچ ہوا وہان اوسکو اورنگ زیب کی آمد کی خبر پہنچی اور جس مقام پر مابعد فتح آباد شہر آباد ہوا ہے جسونت سنگہ نے اوسکا انتظار کیا اول لڑائی مین اگر جسونت سنگہ بلا تدبیری نکرتا تو یقین ہے اورنگ زیب کو شکست ہو جاتی مگر اوسنے دانستہ اس غرض سے کہ اوسکو اور مراد بخش دونون بھائیون کو ایکدفعہ مین مار ونگا اورنگ زیب کو فرصت دی مگر اسی عرصہ مین اورنگ زیب نے اوسکی فوج کے بعض گروہون کو ملا لیا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی مغل سوار سب چھوڑکر علیحدہ ہوگئے اور صرف تیس ہزار راجپوت کہ جسونت سنگہ کی راے مین مقابلہ کے واسطے وہ بھی کافی تھے رہ گئے جسونت سنگہ محبوب نامے گھوڑے پر بھالہ لیکر سوار ہوا اور اورنگ زیب و مراد دونون پر یکبارگی حملہ آور ہوا دسہزار مسلمان تہ تیغ ہوئے اور علاوہ کھیلوت دہاڑا و گوڑون کے سترہ سو راٹھور مارے گئے جسونت سنگہ اور محبوب غرق خون ہوے اور اورنگ زیب و مراد کی قضا نہ تھی اس سے بچ گئے رات ہوگئی اور دونون فوجین میدان جنگ

धीखोत
हाडा
गौडों

بہ موجو درہین راجپوتون کی وفاداری کا یہہ حال تھا کہ ابتدا سے اخیر تک
شاہجہان کی خیرخواہی مین جان دیتے تھے اور مسلمان بخلاف اوسکے پھر لشکر شاہی
مین شامل ہونیکو مستعد تھے سترہ ہزار راجپوت جنمین زیادہ تر کوٹہ و بوندی
کے ہاڑا تھے اس لڑائی مین قتل ہوئے سب سے زیادہ بہادری رتنا رئیس رتلام
نبیرہ راجہ اودے سنگہ والی مارواڑ کی ہوئی اس لڑائی سے متعلق یہہ بات بھی
لکھنے کے قابل ہے کہ جب جسونت سنگہ مجبور مفرور ہو کر گیا اسکی رانی نے بوجہ
فرار شہر کا دروازہ بند کرا دیا کہ اندر نہ آنے پاوے یہان سے فتح پاکر اورنگزیب
آیندہ کو روانہ ہوا بمقام جاجئو کہ آگرہ سے تئیس ۲۳ میل جنوب مین ہے راجپوتون जाजौ
نے پھر مقابلہ کیا مگر بجز ثبوت وفاداری کے اور کچھہ نہ کر سکے آخرکار راجپوت
بھاگ گئے دارا نکالا گیا اور شاہجہان تخت سے بیدخل کیا گیا اورنگزیب
نے تخت نشین ہوتے ہی رئیس آمیر کی معرفت جسونت سنگہ کو پیغام معافی
بھیجا اور شجاع کے مقابلے کے واسطے فوج طیار ہوتی تھی اوسمین شامل ہونیکے
واسطے طلب کیا جسونت سنگہ نے بارادہ انتقام فوراً منظور کر کے شجاع کو اپنی
تجویز سے مطلع کیا بمقام کجوہ کہ الٰہ آباد سے تیس میل شمال مین ہے دونو कजवा
فوجون کا مقابلہ ہوا راٹھور سوارون نے فوج ماتحت شہزادہ محمد پر پیچھے سے
حملہ کیا اور بہت قتل و خونریزی کر کے لشکر شاہی کو لوٹ لیا اور مال معزوته کو
اونٹون پر بار کر کے بجمعیت فوج روانہ مارواڑ کر کے خود آگرہ کو روانہ ہوا اور
بھائیون کی فوج کو لڑتا چھوڑا +
آگرہ پہنچتے ہی اوسکا خوف اور فوج اورنگزیب کی شکست کی شہرت ایسی

غالب ہوگئی کہ اگر شاہجہان کو رہا کرانا چاہتا تو قلعہ کی فوج تعمیل حکم کے واسطے بالکل طیار تھی اگر ایسا کرتا تو غالباً اورنگ زیب تباہ ہوجاتا مگر اوسکو اول تو یہہ خوف تھا کہ بصورت فتح پانے اورنگ زیب کے میری فوج کو قرب و جوار دار الحکومت مین رہنے سے سر اسر خطرہ ہے دوسری کل امید دارا شکوہ کی واپسی پر تھی اور اوسکو موقع جنگ و جدل پر طلب کیا تھا مگر جس حالت مین جسونت سنگہ بامید واپسی دارا شکوہ اورنگ زیب کی فوج کے تعاقب مین پھرتا تھا دارا شکوہ ملک مارواڑ کی جنوبی سرحد پر سرگردان پھر کر سلطنت کو ہمیشہ کے واسطے کھو بیٹھا جسونت سنگہ اپنے ملک کو گیا اور رانی سفرو تہ کو بحفاظت تمام جودہا کے قلعہ مین رکھدیا دارا شکوہ آہستہ چلکر اوس سے بمقام میرٹہ شامل ہوا مگر وقت مناسب گذر چکا تھا मेडता
اورنگ زیب شجاع کو شکست دیکر مع اکثر راجپوتون کے اسطرف بعجلت تمام روانہ ہوا چونکہ وہ ہمیشہ فریب و چالاکی کو مقابلہ آرائی سے بہتر سمجھتا تھا اوسنے جسونت سنگہ کو لکھا کہ اگر دارا شکوہ سے علیحدہ ہوکر کسی طرف سے نہ لڑے تو علاوہ معافی قصور کے صوبہ دار گجرات مقرر کیا جاویگا جسونت سنگہ نے قبول کرکے واسطے مقابلہ سیواجی کے کہ خود اختیاری ملک مہاراشٹرہ کے واسطے کوشش महाराष्ट्र
کرتا تھا بہ تحت شہزادہ معظم افسر فوج راجپوتان ہوکر جانا منظور کیا جسونت سنگہ کے اسطریقہ سے ثابت ہوا کہ اوسنے دارا شکوہ کا ساتھ اس سبب چھوڑا کہ باوجودیکہ اوسمین علاوہ استحقاق تخت نشینی کے چند عمدہ اوصاف تھے مگر جو خوبیان کہ دغا باز اورنگ زیب کے مقابلہ کے واسطے ضرور تھین اوسمین نہ تھین تا دکھن مین پہنچتے ہی جسونت سنگہ نے سیواجی سے خط و کتابت شروع کی اور بادشاہ

سکے نائب شائستہ خان کے مارنیکی تدبیر کری اورنگ زیب کو اس سازش کی
تحقیق خبر پہنچ گئی مگر اوس نے بہت ضبط کیا بلکہ اوسکے سپہ سالار ہو جانے پر پیار کیا اور
کا خط لکھا مگر بہت جلد راجہ جے سنگہ والی آمیر کو بجاے اوسکے متعین کیا اوسنے
پہنچتے ہی سیواجی کو گرفتار کیا اور لڑائی ختم ہو گئی مگر یہہ فتح جلد مبدل بذلت
ہو گئی کیونکہ جے سنگہ نے جب دیکھا کہ ظالم بادشاہ سیواجی کی ہلاکت کا ارادہ رکھتا
ہے اور وہ اُسکو اپنی کفالت سے لایا تھا تب اوسکو مفرور کرا دیا اب جسونت سنگہ
پھر نائب سلطنت ہو گیا پھر اوسنے شہزادہ معظم کو ایسی تدبیرون پر آمادہ کیا کہ
بادشاہ کو بجاے اوسکے دلیر خان کا سپہ سالار مقرر کرنا لازم آیا اُنھون نے ایسا
بندوبست کیا کہ جس شب کو وہ اورنگ آباد پہنچا اوسیکو مارا جاتا مگر خبر پاکر
فوراً بھاگا اور شہزادہ اور جسونت سنگہ نے دریاے نربدا تک اوسکا تعاقب کیا اور
اورنگ زیب نے جسونت سنگہ کا وہان رہنا پرخطر سمجھکر اُسکے صوبہ گجرات پر
مقرر ہونیکا فرمان بھیجا وہ بہ تعمیل حکم احمد آباد پہنچا مگر جب دریافت ہوا کہ یہہ
بادشاہ کا صرف فریب ہے تو اپنے ملک کو روانہ ہو کر سمت ۱۷۲۴ مطابق سنہ ۱۶[illegible]ع
مین داخل ہوا اس اثنا مین اورنگ زیب نے جسونت سنگہ کے پست کرنیکی اکثر
تدبیر کری مگر وہ اپنے وفادار سردارون کی مدد سے بچ رہا آخر کار اورنگ زیب
نے دیکھا کہ جسونت سنگہ کی سخت عداوت سے بچنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اوسکو
ایسے ملک مین متعین کیا جاوے جہان وہ کچھہ شرارت نکر سکے اوسی زمانہ مین
کابل مین فساد ہو رہا تھا اورنگ زیب نے اوسکے اور اوسکے خاندان کی ترقی
کا اقرار کرکے سرکش راجپوتون کو سرکش پٹھانون کی سرکوبی کیواسطے متعین کیا اور

بڑے بیٹے پرتھی سنگ کو انتظام ریاست پر چھوڑ کر اور اپنے قبایل اور مارواڑ کے پسند یدہ راجپوتون کو لیکر جسونت سنگہ کابل کو روانہ ہوا اور وہان سے واپس نہ آیا۔

جسونت سنگہ کے وارث کو اورنگ زیب نے حضور مین طلب کر لیا تھا ایک روز دست بستہ کھڑا تھا بادشاہ نے دونون ہاتھہ پکڑ کر کہا کہ راٹھور ہمنے سنا ہے کہ تو بھی مثل جسونت سنگہ کے طاقت رکھتا ہے اب کیا کرسکتا ہے اوسنے جواب دیا کہ حضور جسپر اپنا شفقت کا ہاتھہ رکھتے ہین اوسکی کل امیدین حاصل ہوجاتی ہین حضور نے میرے دونون ہاتھہ پکڑے ہین اب مین کل عالم کو فتح کرسکتا ہون اورنگ زیب سنتے ہی پکار اٹھا یہہ بھی ویسا ہی کھوٹا ہے۔ کہ جسونت سنگہ کا یہہ نام رکھہ چھوڑا تھا مگر ضبط کر کر عطا رخلعت کا حکم دیا وہ خلعت پہنکر اور آداب بجالاکر اپنے ڈیرہ کو گیا کہ پھر نہ آیا یعنی فی الفور بہت اذیت سے جان بحق ہوا کہتے ہین کہ یہہ خلعت زہر آلودہ تھا۔

مثل جسونت سنگہ کے پرتھی سنگہ بھی بہت زبردست اور حکومت مارواڑ کے واسطے ہر طرح لایق تھا جسونت سنگہ نے جب دیکھا کہ دشمن نے میری ذات خاص سے انتقام لینے پر قناعت نکر کے بیٹے کو بھی مار ہی تب نہایت غم آگین ہوا اوس سے تھوڑے دنون بعد آب وہواے کابل کی سختی سے اوسکے چھوٹے بیٹے جگت سنگہ اور دلتھمن سنگہ بھی مر گئے اور ان سخت صدمون کا متحمل نہو کر بعد حکومت بیالیس برس کے سمت ۱۷۳۷ مطابق ۱۶۸۱ سنہ ء مین جسونت سنگہ لاوارث مر گیا ایک سال کے اندر اورنگ زیب کے دونون کانٹے نکل گئے یعنی جسونت سنگہ

سے تھوڑے دنون بعد سیواجی مرہٹہ کا بھی انتقال ہوا خصوص جسونت سنگہ کا اوسکو
ایسا خوف تھا کہ جب تک وہ زندہ رہا ہمیشہ اورنگ زیب افسوس کرتا تھا ٭
جسونت سنگہ نہایت لئیق و زبردست و صاحب ہمت راجہ تھا اور اگر ایسے
ہی چند دشمن اورنگ زیب کے اور ہوتے تو غالب ہے کہ اونکے اتفاق سے وہ سلطنت
مغلیہ کو لوٹ دیتا اگرچہ راٹھور لوگ دغا باز اورنگ زیب سے صاف دل لڑائی
کو بہتر سمجھتے تھے مگر وہ کل قوم سے متنفر تھا اور اونکی لڑائیون مین اسی غرض سے
شریک ہوتا تھا کہ آپسمین لڑکر تباہ ہوجاوین اور سلطنت کے عہدون کو ہر مقام
پر اوسنے اسی مطلب سے منظور کیا کہ بادشاہ کو نقصان پہنچاوے اگرچہ کسی عادل
بادشاہ کے عہد مین اوسکا یہہ طریقہ داخل نمک حرامی ہوتا مگر جب خیال کیا جاتا ہے
کہ اورنگ زیب نہایت دغاباز و ظالم اور ہنود کا سخت دشمن تھا اور اوسنے
جسونت سنگہ کو منظر حسن کارگذاری مقرر نہ کیا تھا بلکہ علانیہ عداوت و مقابلہ
آرائی سے باز رکھنے کے واسطے تو یہہ طریقہ اوسکا کچھہ معیوب نہ تھا جن اشخاص کے
کی امداد سے جسونت سنگہ اورنگ زیب کی دغا و فریب سے بچکر اوسکا ہر طرح
مقابلہ کرتا رہا اونمین مقدم تر کومپاوتون کا سردار مکند داس عرف ناہرخان
تھا اسی ناہرخان نے والی باوڑی کے جھتے بچاکر راجہ کو خوف و گمراہی سے دावीबावड़ी
نجات دی تھی اور اورنگ زیب نے اوسکی گستاخی سے ناراض ہوکر اوسکو
شیر کے پاس بھیجا اور اوسنے شیر کو ڈرا دیا تب ناہرخان نام پایا تھا اسی طرح کئی
شہزادہ سے ایسے ہی بیباکانہ کلام کئے تھے اوس زمانہ مین راجپوت لوگ
بطور فن سپہ گری درخت کے نیچے گھوڑا دوڑاکر اوسکی شاخ سے لپٹ جاتے تھے

چنانچہ نبیرہ علاقہ میواڑ کا سردار اسی کرتب مین مجروح ہوا تھا اور مکند کو بھی آئین
بہت مشق تھی شہزادہ نے اوس سے فرمایش کی کہ ہمکو یہہ فن دکھاؤ اوسنے جواب دیا
مین بندر نہین ہون میرا تماشہ دیکھا چاہتے ہو تو لڑائی مین چلو وہان تلوار کا تماشہ
सुरतानदेवरा دکھاؤنگا اسی پر اوسکی نوکری سُرتان دیورہ والی سروہی کے مقابلہ مین
بولی گئی تھی چنانچہ ایک شب یکایک حملہ کر کر سُرتان کو قید کر لیا اور اوسکے ہمرہیون
کو ہوشیار کر کر اوسکو لیچلا جب انھون نے چھوڑنا چاہا تب اُسنے کہدیا کہ اگر تم
میرے متعاقب ہوگے مین اوسکو مار ڈالونگا جسونت سنگہ سُرتان کو بادشاہ کے
دربار مین لے گیا اور حسب قاعدہ مستمرہ آداب بجالانیکے واسطے کہا اوسنے
جواب دیا ہمنے کبھی کسیکو سلام نہین کیا ہے اور نہ کبھی کرونگا مہتمان دربار نے
اسی غرض سے کہ سر جھکاوے اوسکو دریچہ مین سے نکالا اوسنے اول قدم
اندر رکھا اور اخیر مین سر نکالا کہ سر جھکانیکی ضرورت نہوئی بادشاہ نے اوس سے
अचलगढ پوچھا تو کیا چاہتا ہے درخواست کر اوسنے کہا آپ مجکو اچل گڑھ کی برابر کیا
دیسکتے ہین یہی کافی ہے مجھے جانے دین ٭

جسونت سنگہ کا کابل مین انتقال ہوا تب اوسکی رانی والدہ اجیت سنگہ نے ستی
ऊदा ہونا چاہا مگر سات مہینے کی حاملہ تھی اس سبب سے اودا کومپاوت نے بہ زبردستی
اوسکو باز رکھا ایک اور رانی اور سات باندیان نعش کے ساتھ سوختہ ہوئین اور
चंद्रावती جب اوسکے انتقال کی خبر جودہپور مین پہنچی چندراوتی رانی بمقام منڈور
پگڑی کے ساتھ ستی ہوئی مدت معینہ گذر کر اجیت سنگہ پیدا ہوا اور سامان
سفر درست کر کر راٹھورون کی فوج مع بچہ رئیس اور متعلقین رئیس متوفی کے

اسنے ملک کو روانہ ہوئی مگر جب دہلی مین پہنچے معلوم ہوا کہ اورنگ زیب کو
جسونت سنگہ کے مرنے پر بھی صبر نہ آیا اوسنے حکم دیا کہ بچہ رئیس کو میرے سپرد
کردو اور اس غرض سے اوسکے سردارون کو ملک مارواڑ تقسیم کرینگا اور اسا
کیا مگر انھون نے صاف انکار کیا اور افروختہ ہوکر عام خاص سے چلے آئے
فوج شاہی نے اونکی فرودگاہ کو گھیر لیا اوسوقت اجیت سنگہ کو شیر جی کے
ٹوکرے مین رکھکر روانہ کردیا اور رنچھوڑ و گوبند جودہ اور چندر بھان دوارات
اور خلف راگھو اور بھارمل اودا وت اور رگھناتھہ سوجاوت گھوڑون پر
سوار ہوکر مستعد جنگ و خونریزی ہوئے اور بھالہ ہاتھہ مین لیکر فوج شاہی
پر حملہ کیا خون کی ندی جاری ہوئی رتنا اور دلوہ داراوت اور بھاٹی وار
خلف سرتان اور اودا وت اور سندوہ بھاٹ میدان جنگ مین مارے گئے
جسوقت فوج شاہی قریب آئی رئیس مرحوم کی اور اپنی عورتون کو بارود سے
اوڑا دیا اور کل راٹھورون نے دست بقبضہ ہوکر میدان دہلی مین داد شجاعت
دی کہ ساتوین تاریخ ساون سمت ۱۷۳۶ کے کل مارواڑ مین معرکہ کا دن مشہور ہے
شیر جی کا ٹوکرہ جسمین اجیت سنگہ تھا ایک مسلمان کو سپرد کردیا وہ ایمانداری سے
اسکو مقام معینہ پر لے گیا اور درگا داس مع بقیہ فوج اوسکے شامل ہوا اوس
مسلمان کا مارواڑ مین بڑا رتبہ ہوا دربار مین اوسکو بجز کاکا کے اور کچھہ نہین
کہہ سکتا تھا اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین جاگیر ابتک ہے درگا داس کوہ آبو
کے کسی مخفی مقام پر لیجا کر اجیت سنگہ کی پرورش کرتا رہا اور راجپوت
لوگ خبر پاکر اوسکے گرد جمع ہوتے گئے دشمنون نے باتفاق اینا و عیشی

रणछोड
गोविंद
चंद्रभान
दारावत
राघो
भारमल
कुंभावत
सुजावत
रतना
रलवा

پہہار قدیم فرمانروا سے مارواڑ کے ملک پر حملہ کیا اور تھوڑے عرصہ کے واسطے فصیل منڈور پر پرہہارون کا جھنڈا نصب کر دیا ہار ان حال رتنا خلاف امر سنگہ نے جودہ پور پر قبضہ کرنا چاہا مگر راٹھورون نے کہ جسونت سنگہ کے نام اور اوسکے بیٹے اجیت سنگہ کے وفادار رفیق تھے ایندرون کو منڈور سے نکالدیا اور رتنا کو بھرتا گور مین پہنچادیا اوسوقت اورنگزیب خود فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا جودہ پور کو گھیر کر لوٹ لیا اور یہی حال میڑتہ و ڈیڈوانہ اور روہت کا کیا مندر مسمار کئے اور بجاے اونکے مسجدین تعمیر ہوئین اور بجبر جبر مسلمان ہوجانے کے اور کسی طرح کسی راجپوت نے اوسکے ہاتھ سے نجات نپائی اس عامانہ ظلم و تشدد نے کل ملک کو اورنگزیب بلکہ اوسکے خاندان سے باغی اور برگشتہ اور آخر کار سلطنت کو تباہ و برباد کردیا اسی زمانہ مین بادشاہ نے ہنود پر محصول جزیہ جاری کیا تھا اور انہین ایام مین راٹھور اور سسودیون نے اوسکے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا تھا اور رانا راج سنگہ نے خط مندرجہ فصل گذشتہ لکھا تھا +

डीडवान
रोहित

تہور خان کو مع ستر ہزار فوج کے حکم ہوا کہ راجپوتون کو تباہ کرین اور خود اورنگزیب بھی اونکے پیچھے اجمیر کو روانہ ہوا میڑتیہ راجپوت جمع ہوئے اور اوسکے مقابلہ کے واسطے لشکر کو روانہ ہوئے بارہ کے مندر کے آگے لڑائی ہوئی تاریخ ۱۱ بھادون سمت ۱۷۳۶ کو اس میدان مین کل میڑتیہ مارے گئے +

تیر آگے بڑہا باستہ گان ہوز دہر پہاڑون کو بھاگے روپا اور کومبو دو بھائیون نے मोरधर
اوسکے مقابلہ کیواسطے گوڑہ پر قیام کیا مگر مع پچیس بھائیون کے مارے گئے اور نگ रूपा कुम्भ
اجے دورگ یعنی اجمیر مین پانچ روز ٹھہر کر چیتوڑ کو روانہ ہوا چیتوڑ فتح کرکے رانا मुड़ा अजयपुरा
نے اجیت سنگہ کو پناہ دی تھی اور سیسودیون کے لشکر مین راٹھور ہراول تھے चीतोड
مسلمانون کا غلبہ دیکھکر انھون نے اپنے بچہ رئیس کو زیادہ تر محفوظ کیا جب
بادشاہ بمقام دیباری پہنچا کومبوا اور راوگرسین اور اودو راٹھور وہان سے مقابلہ देबारी उगरसैन
جب اورنگ زیب نے اودے پور پر حملہ کیا شہزادہ اعظم چیتوڑ مین رہا जदू
بادشاہ کے پاس خبر پہنچی کہ درگا داس نے جالور پر حملہ کیا ہے وہانسے چھوڑ کر
اجمیر پہنچا اور مقرہ خان کو بہاری کمک پر جالور کو بھیجا مگر درگا داس بہادر बिरी
لیکر جودہ پور کو گیا اور وہان بھی مطالبہ کیا کیونکہ تر کوٹہ مین بادشاہ کیطرف سے नकोदा
اندر سنگہ کا بیٹا حکمران تھا *
اورنگ زیب چاہتا تھا کہ کل ملک مین ایک مذہب ہو جاوے اس نظر
سے تباہی و بربادی پھیلائی کہ ملک ویران ہوگیا اور ہر ایک اوسکے خوف
سے لرزان تھا شہزادہ اکبر کو تہور خان کی مدد پر بھیجا اینہون کو جودہ پور پر
قابض کیا مگر چاپاوتون نے بمقام کیت پور مقابلہ کرکے اونکو قتل کیا پھر انکا केतपुर
لقب راو مردھر داس کا جاتا رہا اور تاریخ ۳ اجیٹھ سمت ۱۷۳۶ کو بادشاہ کی تدبیر मुरधरवार
سے ہاڑون کو ریاست دینے مین ناکار گر ہوئی *
راٹھورون کو اراولی مین پناہ ملی اور وہان سے نکل نکل کر حملہ کرنے لگے بادشاہ
کو چین نہ لینے دیا ایک گروہ نے جالور پر حملہ کیا دوسرے نے سوانہ جا گھیرا सिवाना

روز بروز راٹھوروں کی فتح ہوتی گئی اور اورنگ زیب کمزور ہوتا گیا۔ اوسنے میواڑ سے لڑائی چھوڑکر کل فوج مارواڑ مین متعین کری مگر رانا سے لڑائی کا سبب یہی تھا کہ اوسنے اجیت سنگھ کو پناہ دی تھی اوسنے اپنی فوج بہ تحت اپنے بیٹے بھیم کے راٹھوروں کی مدد کیواسطے بھیجی کہ بمقام گودواڑ اندربھان و درگا داس کے شامل ہوئی شہزادہ اکبر اور تہور خان اوسکے مقابلہ کے واسطے بڑھے اور نادول کے مقام تاریخ ۱۴ اسوج سمت ۳۷ کو لڑائی ہوئی بھیم خلف رانا میواڑ اور اندربھان اور رجیت اور داوت بڑی جوانمردی سے مارے گئے اور درگاداس نے بڑے نمایان کام کیے +

गोघाड

नाडोल

जैत

راجپوتون کی بہادری اور وفاداری اور بادشاہ کی بیجا سختی اور زمانہ دحرص حصول سلطنت سے اکبر کے دلمین آیا کہ ان لوگون سے اتفاق کرلینا چاہیئے اول اوسنے اپنا راز تہور خان پر ظاہر کیا جب دونون کی راے متفق ہوئی درگا داس کے پاس پیغام بھیجا اول راجپوتون کو شبہ ہوا مگر سب جمع ہوکر شہزادہ سے ملنے گئے اور طرفین کا منشا وارادہ ظاہر ہوکر عہدنامہ منضبط ہوگیا شہزادہ اکبر کے سر پر چتر شاہی پھرنے لگا اوسکا سکہ جاری ہوا۔ وزن اور پیمانہ بھی اوسکے نام کے چلے +

اورنگ زیب کو اجمیر مین خبر پہنچی کہ درگا داس اور اکبر مل گئے نہایت رنجیدہ ہوا ڈاڑھی نوچنے لگا ادہر ہر ایک راٹھور اکبر کے لشکر مین جمع ہونے لگا اور اورنگ زیب کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی مگر اوسنے ہمت ہاتھ سے نہ دی اور اپنے دشمنون کو بخوبی جانتا تھا کہ ایک چال سے اونکی کل فوج شکست

کہا جاویگی   راجپوتون کی فوج لیکر اکبر اجمیر کو روانہ ہوا مگر جس حالتین اورنگ زیب
ہرطرح سامان مقابلہ مین مصروف تھا شہزادہ عیاشی مین غرق ہوگیا اور کل کام
تہور خان پر چھوڑ دیا اورنگ زیب نے تہور خان کو پیغام بھیجا کہ اگر اکبر کو گرفتار
کرادے تو بہت انعام پاویگا اس طمع مین اگر وہ اورنگ زیب کے پاس چلا گیا
اور وہان سے راٹھورون کو خط لکھا کہ بیٹے تمکو اکبر سے ملایا تھا اب باپ بیٹے
دونون مل گئے ہین آیندہ کو میری کفالت نہین ہے تمکو مناسب ہے کہ اپنے
ملک کو چلے جاو اس خط کو روانہ کرکر وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا کہ
اس خیرخواہی کا انعام لے مگر بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایسی لکڑی ماری کہ وہ
جہنم واصل ہوا درویش قاصد راٹھورون کے پاس خط لیکر پہنچا علاوہ مضمون
خط کے اوسنے زبانی بیان کیا کہ تہور خان مارا گیا اس خبر کے پہنچتے ہی راٹھور
سوار ہوکر اکبر کے ڈیرہ سے چلدیئے ایک دم کا پس و پیش نہین کیا اور نہ مطلق
تحقیقات کری کہ واقع مین یہہ امر صحیح ہے یا غلط ہے اوسی شب اکبر سے بیس
میل کے فاصلہ پر پہنچے دوسرے روز اونکو صحیح حال معلوم ہوا کہ اکبر جب اوسکو
اوسکے رفیقون کی غانخلگی اور تہور خان کی ہلاکت کی خبر پہنچی ایک ہزار آدمی جمع
نکرسکا اونہین آدمیون سے اونکے پیچھے گیا اور مع قبایل کے اونکے پاس پناہ
لی راجپوتون نے مشورہ کیا اور اکبر کی پناہ دہی قرار پاکر چانپاوتون کے
سردار کا بھائی جیتا اکبر کے قبایلون کا محافظ مقرر ہوا اور درگاداس اِس نेता
کل معاملہ کا مہتمم تھا اوسیکی بہادری اور دانشوری سے شہزادہ بچا اور اسی
سے بڑی مہمات کا سرانجام ہوا +

اورنگ زیب نے اپنے دونون دشمنون یعنی سیواجی اور درگا داس کی تصویرین کھچوائی تھین سیواجی کی تو پلنگ پر بیٹھے ہوئے کی تھی اور درگا داس کی اس شکل سے کہ گھوڑے پر چڑھا ہوا بھالے کی نوک سے جوکی باٹیان سیکتا ہے۔ اورنگ زیب نے اول دیکھکر کہا کہ اسکو یعنی سیواجی کو تو مغلوب کرلونگا مگر یہہ کتا یعنی درگا داس مجکو دکھہ دینے کے واسطے پیدا ہوا ہے +

درگا داس مع اپنی فوج اور شہزادہ اکبر کے ریاست کی مغربی سرحد کی طرف اس غرض سے روانہ ہوا کہ بادشاہ لونی کے کنارے پر اوسکے تعاقب مین جاوے مگر اورنگ زیب نے اوسمین بھی فریب کرنا چاہا +

درگا داس کو بطور رشوت کے آٹھہ ہزار اشرفیان بھیجین اوسنے اکبر کو کہ نہایت محتاج تھا دیدین اکبر نے نہایت محظوظ و مشکور ہوکر اوسمین سے کسیقدر ملازمان درگا داس کو تقسیم کردین اورنگ زیب بہت خفیف ہوا اور اپنے بیٹے کے تعاقب مین فوج متعین کری اکبر کو اوس سے معافی کی مطلق امید نہ تھی اسواسطے حتی الامکان دور بھاگنا چاہتا درگا داس اوسکی حفاظت کا کفیل ہوا اور اجیت سنگہ کی حفاظت پر اپنے بڑے بھائی سونگ کو چھوڑ کر مع ہزار سنگ
سنتوکا آدمیون کے جنوب کو روانہ ہوا ان ہزار آدمیون مین سب سے زیادہ جانباز وست تھے اور علاوہ جودہ و میڑتہ وغیرہ راٹھورون کے جادون چوہان بھاٹی دیورہ سونگرہ باگیلہ قومون کے راجپوت تھے +

بادشاہ نے اونکا تعاقب کیا اوسکی فوج نے راٹھورون کو جا گھیرا مگر درگا داس اوسمین سے بچکر بھاگ گیا اورنگ زیب اونکے پیچھے جالور تک گیا وہان

معلوم ہوا کہ دہوکہ ہوا ہے درگاداس مع شہزادہ کے گجرات کو بجانب راست
اور جنوب کو بجانب جنوب چھوڑ کر دریاے نربدا کو نکل گیا اور نگ زیب ایسا چپن
غضبناک ہوا کہ اوسنے قرآن خان کا سر پر کھینچکر مارا اوسنے اعظم شاہ کو حکم
دیا کہ اودے پور سے لڑائی موقوف کرے اور سب کاموں کو چھوڑ کر راٹھوڑون
کی بیخ کنی کیے اور اپنے بھائی کو گرفتار کرے اوسکی روانگی سے دس روز
بعد جودہپور واجمیر میں فوج چھوڑ کر خود بادشاہ بھی روانہ ہوا۔
کھیچی شیو سنگھ اور مکندسے زیادہ وفادار کون ہوسکتا تھا کہ انہون نے جس کھیچی
زمانہ مین کوہ آبو مین اجیت سنگھ کی پرورش کرتے تھے اوسکو کبھی نچھوڑا اور
درگاداس نے بجز اونکے اور وفادار سونگرہ کے کسی پر اپنے قرار کا اظہار نہ
کیا۔ لوکوٹ مارواڑ کے سرداروں کو معلوم تھا کہ وہ پوشیدہ ہے مگر
یہہ کوئی نہین جانتا تھا کہ کہاں ہے کوئی جسلمیر مین جانتا تھا کوئی بیگم پور مین
کوئی سروہی مین بادشاہ نے عنایت خان کے ساتھہ جودہپور مین دس ہزار آدمی
چھوڑے تھے مگر درگاداس کا بھائی سونگ بالکل بیخطر تھا کھیم کرن کرنوت کھیمکरन करनोत
سنبھل جودہا بیجل مہیچہ جیت مل سوچوت کیسری کرنوت اور شیودان سभक
وبھیم جودہا اور چند دیگر شاخون کے راجپوتون نے جب سنا کہ بادشاہ اجمیر سے जोधा बीजमल
چار کوس پہنچ گیا جودہپور مین عنایت خان پر حملہ کیا مگر اوسکی حمایت پر بیس ہزار महेचा जेतमल
مغل آئے اور تاریخ ۹ اساڑھ سمت ۱۷۳۷ کو جودہپور مین سخت محاربہ ہوا کہ جس مین सुचोत
کشور جادون اور اکثر راجپوت سردار اور دشمن کیطرف سے صدہا آدمی مارے گئے किशोर
سونگ نے مسلح ہوکر ہرطرف خونریزی شروع کی بادشاہ کی عجب کیفیت ہوئی نہ راہ जादौ

رفتن بدر دسے مانند سانپ چھچوندر کا نقشہ ہو گیا کہ اگر چھوڑے اندھا
ہو جاوے اور نگلے تو مرجاوے ہر ناتھہ سنگہ اور کانہہ سنگہ سوجبت کو روانہ
ہوئے اور مسلمانون کے سوشیون کو گھیر لیگئے سخت لڑائی ہوئی اوسمین مسلمانون
کا سرگروہ مارا گیا یہہ سوجبت کا ساکا سمت ۱۷۶۷ کے اخیر اور سمت ۱۷۶۸ کے شروع مین
واقع ہوا کہ اوس زمانہ مین گشت و خون اور وہارنے متفق ہو کر زمین کو اونسون
سے صاف کیا ؎

سوننگ کا خوف بہت غالب تھا کہ دہلی و آگرہ لرزان تھے بادشاہ نے اسکو
صلح کا پیغام بھیجا اور یہانتک منظور کیا کہ اجیت سنگہ کو ساٹھہ ہزاری منصب
اور اوسکے بھائیون کو جو کچھہ وہ چاہے دونگا اجمیر واگذاشت ہو جاویگی اور
سوننگ وہانکا حاکم مقرر ہوگا اور بطور تصدیق خدا تعالے کے اس عہدنامہ
پر پنجہ کا نقش چسپان کیا دیوان اسدخان کی معرفت یہہ عہدنامہ ہوا اور آریسیکی
نے اوسپر عمل ہونیکی حلفاً کفالت دی انضباط عہدنامہ کے بعد بادشاہ جسکو اکبر کا
ہمیشہ خیال رہتا تھا دکھن کو راہی ہوا اسدخان اجمیر مین رہا اور سوننگ
میڑتہ مین ٹھہرا ۶ اسوج سمت ۱۷۶۸ کو سوننگ مرگیا اسدخان نے بادشاہ کے
پاس خبر بھیجی خوف جاتا رہا بادشاہ نے عہدنامہ پرسے پنجہ اوتار لیا اور خوشی سے
دکھن کو چلا گیا سوننگ کے مرنے سے کل ملک مین غم ہوا مکند سنگہ میڑتہ خلف
کلیان سنگہ منصب چھوڑکر اپنے ملک مین شامل ہو گیا میڑتہ کے قریب ۲
کاتک سمت ۱۷۶۸ اسدخان کی فوج سے لڑائی ہوئی اوسمین اجیت خلف بیلدا س کے
سرگروہ تھا مارا گیا مسلمانون کو خوشی ہوئی اور راجپوت مغموم ہوئے ؎

सूजात

बीतलदास

اسدخان کے پاس شہزادہ اعظم کو چھوڑا اور عنایت خان جو دولت تین رہا اور
کل ملک مین اونکی فوج پھیل گئی شمبھو کو مساوک مع اودے سنگھ تخبتی و تیج سی
خلاف اصغر درگا داس اور فتح سنگھ و رام سنگھ مع اکثر جنگجو راٹھوروں کے
شہزادہ اکبر کو دکھن مین امن سے بٹھاکر واپس آئے اور سرحد میواڑ تک کل ملک
مین پھیل گئے پورمنڈل کو قتل کیا اور قاسم خان حاکم کو مار ڈالا + पुरमंडल
اس ہنوا ترکشت و خون سے اگرچہ بادشاہ ہمیشہ خائف رہا اور اوسکے ہزاروں
آدمی مارے گئے مگر راٹھوروں مین بھی آدمیوں کی کمی ہوگئی اور راٹھور پھر اراولی کو
بھاگ گئے اور وہان سے اپنے دشمنوں پر حملہ کرتے رہے ایک دفعہ انھوں نے
جیتارن کی فوج پر حملہ کرکے بھگا دیا کہ سمت ۱۷۳۹ کے ساتھ مسلمان لوگ وہان سے जैतारन
بھاگ گئے بیجا مساوت نے سوجت چھین لیا اور جو دہولا نے بہ تحت اوتم سنگھ बीलू
شمال مین دشمنوں کو مصروف جنگ رکھا اور بہ تحت اودے بھان مرزا نور علی پر
بمقام چراے حملہ کیا تین گھنٹہ لڑائی ہوئی مسلمانوں کی لاشوں کے انبار ہوگئے चिराप
اور وے نقارہ چھوڑ کر بھاگ گئے بعد معرکہ جیتارن کے کرن اودے سنگھ چانپاوت
اور مکند سنگھ میرتہ افسر تھے گجرات کی طرف کو روانہ ہوئے اور کھیرالو تک پہنچ گئے खेरालू
تھے کہ بمقام رنپور گجرات کے حاکم سید محمد نے تعاقب کر کر جا گھیرا رات بھر रनपुर
کھڑے رہے اور صبح کو لڑائی ہوئی کہ [illegible] آدمی مارے گئے کرن اور کھیری اور
گوکلداس بھاٹی معہ کل اہلکاروں کے بلکہ خود رام سنگھ بھی اوسی میدان مین مارے گئے
مسلمان فتح مند رہے بھادون سمت ۱۷۳۹ مین پالی پر حملہ ہوا یہان نور علی پرتاپ سی माली
آئی پالنو مسلمانوں کے مقابلہ مین تین سو راٹھور کھڑے ہوئے سخت لڑائی ہوئی

उदया اور اونکا افسر افضل خان مارا گیا بھان پر بالانے مسلمانون کو ہٹایا اور ویانے بمقام
शीदी سوجت شیدی پر حملہ کیا چیتارن پھر سجایا گیا جیسا کھ مین محکم سنگھ میڑتہ نے میڑتہ کی
بادشاہی فوج پر حملہ کر کر سید علی کو مار ڈالا اور فوج کو نکالدیا ✤

سمت ۱۷۶۹ مین متواتر جنگ و جدل و کشت و خون ہوتا رہا اور بیس تیس ہزار آدمی
طرفین سے مرتے رہے مگر مشکل یہہ تھی راجپوتون مین ہر ایک آدمی گھر کا مربا تھا اور مسلمانون میں
سے جسقدر مرتے تھے اونکے عوض نئے ہو جاتے تھے اس سال مین جیسلمیر کے بھاٹیون نے اگر راٹھورون
کی خوب مدد کری اور بہادرانہ جانین تصدق کین سمت ۱۷۶۴ مین اعظم اور اسد خان
دکھن مین جاکر بادشاہ سے شامل ہوئے اور عنایت خان حاکم اجمیر رہا اوسکا حکم
تھا کہ بارش شروع ہو جانے پر بھی مارواڑ مین لڑائی بند نکرے چھر واڑ مین راٹھورون
کو مع قبائل کے اچھی پناہ ملی عنایت خان کی گیارہ ہزار عدد فوج نے اس مقام
پر جود اور چانپاوتون کی جمعیت پر کہ پالی و سوجت و گوڈوار مین سرکشی کررہے
تھے حملہ کیا اور منڈیچہ بھاٹی نے منڈور کے قدیم قلعہ سے خواجہ صالح کی فوج کو
बागरी نکالدیا جیسا کھ مین بمقام باگری محاربہ ہوا اوسمین رام سنگھ اور ساونت سنگھ بھاٹی
करमसोत سردار ایک ہزار سپاہ کو مار کر مع اپنے دو سو آدمیون کے مارے گئے کرمسوتون
उसतदान اور کمپاوتون نے بتحت انوپ سنگھ لونی ندی کے کنارہ پر شورش کر کر اوسترو
गंगानी اور گنگانی کی جمعیت کو قتل کیا محکم سنگھ مع کل میڑتیون کے اپنے وطن کی ازین
پر آیا اور محمد علی کی کل فوج اوسیر جھوکی اوسمین باہم ملاقات ٹھہری اوسمین مسلمانون
نے میڑتیون کے سردار کو مار ڈالا بادشاہ کے پاس اوسکے مرنیکی خبر پہنچی تب بہت
خوش ہوا ✤

شروع سمت ۱۷۱۲ کے ساتھہ جنگ وجدل مین کچھہ کمی ہوئی سوجان سنگہ راٹھور ون
کو جنوب مین لیگیا اور لاکھا چانپاوت اور کیسر کو نپاوت بھائی اور چوہان کی
مدد سے قلعہ جودہ پور پر چھیڑ چھاڑ کرتے رہے سجان مرگیا تب سنگرام سنگہ
کے پاس خبر بھیجی گئی وہ بادشاہ کا منصب دار وجاگیر دار تھا اوسکو بھائیون
مین شامل ہونے کے واسطے طلب کیا تھا چنانچہ وہ آگیا اور سب اوسکے ساتھہ
ہوئے سیوا بچہ جسکا دار الحکومت سوانہ ہے حملہ کیا اور بالوتڑہ اور بھاڑہ سवायचा
لٹ گئی غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر ماروکا ہر ایک دروازہ بند ہوگیا
مسلمان قلعون پر قابض تھے مگر میدان مین اجیت سنگہ کی دوہائی پھرتی تھی
اوودے بجان جودہون کو لیکر بہادرا جون مین پہنچا اُسنے دشمن پر حملہ کیا اور बहादरान्
قلعہ وخزانہ چھین لیا +
پردل خان سیوانہ مین تھا اور ناہر خان میواتی کنارہ مین اوسپر حملہ کرنیکے واسطے
موکل سر مین چانپاوت جمع ہوئے وہان خبر پہنچی کہ نور علی اسانی قوم کی دو لڑکیون
کو پکڑ لیگیا ہے اونکو زیادہ تر جوش انتقام ہوا رتنا راٹھورون کو لیکر پہنچا اور
لڑکر پردل خان کو مع چھہ سو آدمیون کے تہ تیغ کیا اور راٹھورون کے ایکسو
آدمی مارے گئے مرزا اس شکست کا حال سنکر مع لڑکیون کے ڈوڈہ کو بھاگا اور
کچیال مین پہنچکر مقام کردیا سبل سنگہ خلف بھائی اسکرن نے بغور استماع اس حال
کے افیون کھاکر کوچ کیا اور اگرچہ مرزا کے ہر طرف ستون تھے مگر سبل سنگہ نے کुन्चाल
پیش قبض سے اوسکو ہلاک کیا اور خود بھی مارا گیا شاہ راہ بند ہوگئی اور مسلمانون
کے تھانہ جات پر بڑی تنگی آئی +

سمت ۱۷۳۶ شروع مین بادشاہ کی فوج مقیم سانبھر کو لاکھاوت اور آساوتون نے قتل کیا اور گودوارے کے سرداروں نے اجمیر کے دروازون تک حملہ کیا میرٹہ مین لڑائی ہوئی اسمین راٹھورون کی شکست ہوئی مگر اُسکے بدلے مین سنگرام سنگہ نے نواح جود پور مین آگ لگادی اور وہان سے دہونارہ مین آنا وہان سب شاخون کے راجپوت جمع ہوئے وہان سے کوچ کر کر جالور کو گھیر لیا وہان سے دہونارہ کو گیا پھر سب شاخین جمع ہو

धुनारा

سمت ۱۷۴۴ مین چانپاوت کو سپاوت اوداوت میرٹہ جودہ کرسوت وغیرہ کل راٹھورون کی شاخون نے کمال شوق و اضطراب سے مکند سنگہ کھیچی سے اپنے آقا کے دیکھنے کی درخواست کری اول تو اوسنے انکار کیا کہ جس شخص نے مجکو سپرد کیا ہے ابتک دکھن مین ہے مگر اوسکے دیکھنے کو درجن سال ہاڑا بھی کوٹہ سے آکر اونکے شامل ہوا تھا مجبور مکند سنگہ کو دکھانا پڑا سب لوگ متفق ہوکر کوہ آبو پر گئے اور چیت سدی ۱۵ سمت ۱۷۴۴ کو انھون نے اجیت سنگہ کو دیکھا اور ہاڑا نے سلام کیا اور بعد ازان اودے سنگہ و سنگرام سنگہ بجے پال تیج سنگہ مکند سنگہ و ناہر سنگہ خلف ہری سنگہ چانپاوتان و راج سنگہ جگت سنگہ جیت سنگہ سمنت سنگہ اوداوتان و رام سنگہ و فتح سنگہ و کیسری سنگہ کو مپاوتان وغیرہ کل ٹھاکران مارواڑ نے عنایت خان نے بعد اظہار اس حال کے اورنگزیب کو لکھا کہ جبتک ان لوگون کا کوئی سرگروہ نہ تھا وے ہر طرح سے مجکو تنگ کرتے تھے اور اب ایک حاکم کے تحت مین ہوکر خدا جانے کیا حال کرینگے کمک بہت جلد بھیجین ؛

اول راجہ کو اہوہ مین لیگئے وہانکے سردار نے موتیون کی بدہو یعنی پوچھا و رکہری گھوڑے نذر کئے اور ٹیکہ دوڑ تیار کیا وہان سے یہہ راستہ رائے پور و بلارہ و

महवा
बधौ
टीकाटोड
रायपुर
बिलारा

پروشدہ سرداروں سے نذر لیتے ہوئے آسوپ مین پہنچے کہ وہان کو سنا وتون نے | नगौदा
سردار لے مہانداری کی آسوپ سے بہائیون کے لویرہ کی جاگیر مین گیا بعدازان | लोवेरा
میڑتیون سے مقام سکن ریاد اور کرسوتون سے کیونسر وکالو سکن پاچورا و | रियाह
دانمدل مین اور آخرکار پوکرن مین گیا اور ہر ایک سردار نے اطاعت و تواضع | कवांसर
کری بتاریخ ۱ بہادون سمت ۱۷۸ درگا داس دکھن سے اگر شامل ہوا ۔ | कालू
| पाभूरा
| धांदल
عنایت خان غلبہ خوف سے مرگیا بادشاہ کو بہت رنج ہوا تاہم اوسنے محمد شاہ
نامے جسونت سنگہ کا فرضی بیٹا دعویدار مسند کھڑا کر دیا اور بعدازان حال اجیت سنگہ
کو پیغام بھیجا کہ اگر اطاعت کرے تو پنجہزاری منصب پر مقرر کیا جاویگا مگر محمد شاہ
بہی جودہ پور کو جاتا ہوا اثناء راستہ مر گیا بجاے عنایت خان شجاعت خان حاکم
مارواڑ مقرر ہوا اور راٹہورا ور ہاڑون نے متفق ہوکر اول مارواڑ کو دشمنون
سے صاف کیا اور پہر غیر ملک مین اوپر حملہ کرنا شروع کیا مال پورہ اور پورمنڈل | मानपुरा
کے قلعون کی فوج کو قتل کیا وہان ہاڑہ توپ کے گولہ سے مارا گیا اور اونکی متفق | पुरमंडल
فوج آٹہہ ہزار اشرفی مصادرہ لیکر واپس گئی ۔
سمت ۱۷۶۳ مین شجاعت خان نے مارواڑ کے ٹہیکہ کی درخواست کری اور بشرط حفاظت
تجارت بیرونی چہارم محصول راہداری راٹہورون کو دینے کا اقرار کیا عنایت خان
کا بیٹا جودہ پور سے دہلی کو روانہ ہوا ہر ناتہہ جودہا نے بمقام رینوال پہنچکر اوسکی | रेनवाल
عورتون کو گرفتار کیا اور مال و متاع چہین لیا وہ بامید پناہ کچہواہیون کیطرف
بہاگا اور شجاع بیگ اجمیر سے اوسکی مدد کو روانہ ہوا تہا اوسکا حال اوس سے
بدتر ہوا یعنی مکند داس چانپاوت نے اوسکو شکست دیکر لوٹ لیا سمت ۱۷۶۴ مین شجاعخان

اجمیر کا حاکم تھا اوسپر گھاٹہ مین درگاداس نے حملہ کیا کہ وہ اجمیر کو بھاگ گیا بادشاہ نے یہہ خبر سنکر اوسکو لکھا کہ اگر درگاداس کو فتح کرلیگا تو سلطنت کے کل خانون کا سردار کیا جاویگا اور اگر فتح نکر سکے تو اپنی مالا بھیجدے کہ سنجاعتخان کو جو دہ پور سے بجاے اوسکے مقرر کیا جاویگا سیفی خان نے بہ تعمیل اس حکم کے اجیت سنگہ کو فریب دینے مین کوشش کری یعنی اوسکو خط لکھا کہ تمھارے آبائی ممالک کی واگذاشت کی بابت سند شاہی حاصل ہوئی تھی تمکو چاہیے کہ خود آکر لیجاؤ اجیت سنگہ بیس ہزار راٹھور ساتھہ لیکر اجمیر کو روانہ ہوا مگر پیشتر مکند چانپاوت کو روانہ کیا کہ تحقیق کرے کہ اسمین کچھہ دغا تو نہین ہے جسوقت گھاٹہ پہنچے دریافت ہوا کہ واقع مین دغا ہے مگر اجیت سنگہ نے کہا کہ اب اتنے قریب آگئے ہین ایک دفعہ اجی دورگ یعنی اجمیر کو دیکھہ لین اور خان سے بھی ملاقات کرلین چنانچہ وہان پہنچے اور ارادہ کیا کہ شہر مین آگ لگادین مگر سیفخان نے خوف زدہ ہوکر بہت تعظیم و تواضع کری اور اپنے اور شہر کے بچنے کی غرض سے گھوڑے اور جواہرات نذر کئے +

سنمت ۱۷۶۸ مین میواڑ مین پھر فساد شروع ہوا کنور امرا نے اپنے باپ رانا جیسنگہ سے بغاوت کری اور کل سرداروں کو اپنے شامل کرلیا رانا بھاگ کر گودوار (गोडवार) مین آیا اور گھانی راو (घानेराव) مین فوج فراہم کری امرا نے اوسپر حملہ کرنیکی تیاری کری رانا راٹھورون سے مدد کا خواستگار ہوا کل میڑتیہ اوسکے شامل ہوئے اور اجیت سنگہ نے درگا داس و بھگوانداس ورتن چودہا کو مع آٹھہ ہزار راٹھورون کے اوسکی کمک پر بھیجا +

مگر جوندا وت وسکتاوت وچبالا وچہانون نے بجاے اسکے کہ اپنے ملک
مین غیر قوم کو مداخلت کرنے دین باپ بیٹے کے درمیان صلح کرادی تاہم رہا
راٹھوڑونکا بہت مشکور ہوا +
شہزادہ اکبر کی دختر درگاداس کے پاس رہگئی تھی اور جون جون اجیت سنگہ
جوان ہوتا جاتا تھا اورنگ زیب کو فکر بڑہتا تھا اسواسطے سمت ۱۷۴۹ مین اوسکی
واپسی کی بابت نراینداس کولبی کی معرفت خط وکتابت ہوتی رہی اور اسی اثنا وालम्वा
مین سیفخان نے لڑائی موقوف کردی سمت ۵۰ مین جو وہ پورجالور اور سیوانہ
کے مسلمان حاکمون نے اپنی فوجین متفق کرکے اجیت سنگہ پر حملہ کیا کہ وہ پہیر
بچہاڑون مین بہاگ گیا بہاو ماگہ اکہو با لانے اونکا مقابلہ کیا مگر شکست کہائی
اسی اثنا مین ایک سانڈ ذبح کرنے پر لڑائی ہوگئی کہ مکند داس چانپاوت نے मरवु
بمقام موکلسر حاکم چانک اور اوسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا + मोकलसर
سمت ۵۱ مین مسلمان ایسے ضعیف ہوگئے کہ اکثر اضلاع چوتہہ دینے لگے اور اکثر चांक
خراج ادا کرنے لگے اور اکثر مسلمان وجہ معیشت پیدا کرنیکی غرض سے راٹھوڑون
کے نوکر ہوگئے قاسم خان اور لشکر خان نے اجیت سنگہ پر کوچ کیا وہ بجے پور विजयपुर
مین بر سر مقابلہ ہوا اوسکی فوج مین درگا داس کا بیٹا افسر تہا خان کو شکست
ہوئی اجیت سنگہ کے بڑے ہونے سے راٹھوڑون کی امید پوری ہوئی
تہی اور اورنگ زیب اپنی پوتی کے بڑے ہونے سے نہایت رنجیدہ
ہوتا تہا اوسنے جودہ پور کے حاکم شجاع کو لکہا کہ جسطرح ممکن ہو عزت کو
بچاوے چنانچہ وہ متواتر درخواست بہیجتا رہا آخرکار اجیت سنگہ کی اتالیق نے

देवला | برادر رانا میواڑ کی دختر سے بیاہ جیٹھہ اور دوم بیاہ اساڑھ رئیس دیولہ کی دختر سے شادی ہوئی ❊

سمت ۱۷۵۵ مین پھر درگاداس کی معرفت پیغام ہوا اور اکبر کی دختر اپنے باپ دادا کے پاس پہنچی درگا داس کیواسطے پنجہزاری منصب تجویز ہوا اوسنے انکار کیا اور چاہا کہ جالور و سیوانچی و سانچور وغیرہ مارواڑ مین شامل کیے جاوین جس عزت و حرمت سے اکبر کی دختر کو رکھا گیا تھا اوسکی اورنگ زیب نے بھی تعریف کری پوس سمت ۱۷۵۸ مین اجیت سنگھ نے اپنا اجدادی ملک حاصل کیا اور

जालोर
सेवांजी
सांचोर
थराद

شہر کے پانچون دروازون پر ایک ایک بھینسہ مارا شہزادہ اعظم صوبہ گجرات مارواڑ اسکے ساتھ تھا اور شجاعت مرگیا تھا سمت ۱۷۵۹ مین اعظم شاہ نے جودہ پور چھین لیا اور اجیت سنگھ جالور مین رہنے لگا اوسکے بعض سردار دشمن کی نوکری کرنے لگے بعض رانا کے پاس چلے گئے اور مسلمان ہر طرح غالب ہو گئے اسی اثنا مین بماہ ماگھہ سمت ۱۷۵۹ چوہان رانی سے ابھے سنگھ خلف اجیت سنگھ پیدا ہوا ۱۷۶۱ مین بجائے یوسف کے جودہ پور کا حاکم مرشد قلی مقرر ہوا اوسنے پہنچکر اجیت سنگھ کو واگذاشت میرٹھہ کی سند دی اور کسل سنگھ میرٹھہ اور گوبند داس ہاندل مہتمم مقرر ہوئے اسمین مکھم سنگھ اندو نے اپنی حق تلفی سمجھکر درخواست

इंदू

کری کہ اگر مین حاکم مارواڑ مقرر ہو جاؤن تو ہندو مسلمان دونون کو خوش رکھونگا - سمت ۱۷۶۲ مین بجائے مرشد قلی جعفر خان مقرر ہوا مکھم سنگھ کا خط پکڑا گیا وہ نمک حرام ہوکر بادشاہی فوج مین شامل ہو گیا اجیت سنگھ نے بمقام درونارہ مقابلہ

कुंनारा
इंदावत

کیا اینداوت باغی مارا گیا اور فوج شاہی کو شکست ہوئی ❊

سمت ۱۷۶۳ مین ابراہیم خان بادشاہ کا سمدہی کہ صوبہ لاہور تھا بجاے اعظم گجرات
کے حکومت پر مقرر ہوکر مارواڑ مین سے گذرا جیت بدی ۴ کو بادشاہ کی مرنے
کی خوشخبری پہنچی پہنچتے ہی اجیت سنگہ سوار ہوا اور جودہ پور کے دروازہ پر پہنچا مسلمان
اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے بعض بھاگ گئے اور بعض روپوش ہوگئے مرزا
اوترا اور اجیت سنگہ اپنے بزرگون کے محل مین داخل ہوا راٹھورون کے
غضب ہے کہ چھبیس ۲۶ برس سے خون جگر کھا رہے تھے مسلمان مغرور ہوئے
جو دولت انہون نے سالہا سال کے ظلم و تعدی سے جمع کری تھی آخر کار مستحق
مالکون کے ہاتھ پڑی بعض مسلمانون نے سرنا یعنی پناہ لی اونکا سرگروہ بھی शरणा
گوسیاوتون کے پاس پناہ پذیر ہوا مگر ہندون کی فتح اسوقت مکمل ہوئی کہ
جب مسلمان گداگری کرکر سیتا رام اور ہر گوبند سے التجا کرنے لگے مسجدون مین
رام نام کی تسبیح پھرنے لگی اور اکثر نے ہندو ظاہر ہونیکے واسطے ڈاڑھی مونڈوا لی
میرتہ خالی کر دیا گیا اور محکم سنگہ ناگور کو بھاگا سوجت اور پالی بھی جو دہامین
شامل ہوے اور جودہا گڑہ کو گنگا جل اور تلسی دل چھڑک کر پوتر کیا جیت سنگہ तुलसीदल
سوراج تک ہوا شہزادہ عالم دکھن سے اور شہزادہ معظم شمال سے دار السلطنت
کو روانہ ہوئے اونمین باہم بمقام آگرہ سخت محاربہ ہوا شاہ عالم کہ بعد ازان
بلقب بہادر شاہ معروف ہوا غالب آیا اوسکو خبر پہنچی کہ اجیت سنگہ نے مارواڑ
کی فوج شاہی کو لوٹ لیا ہے اور اپنے قدیمی ملک پر قبضہ کر لیا ہے ؂
بعد برسات سمت ۱۷۶۴ کے بادشاہ فوج لیکر اجمیر مین آیا اوسوقت ہمراہ اون خلفا
بھگونداس اور سرداران اودہے پور مانگلیہ اور رتنا سردار اودواوتان کے ओढ़र मांगलिया

مع اپنے ہمراہیون کے قلعہ مین آئے اور اجیت سنگھ سے قسم کھائی کہ ہم آپکے
बाईनिला شامل ہوکر دشمن کا مقابلہ کرینگے بادشاہی فوج بائی بلارہ پر مقیم ہوئی اور اجیت سنگھ
نے لڑائی کا عزم کیا مگر بادشاہ کے مشیرون نے صلاح دی کہ فریب سے کام نکالنا
چاہیے چنانچہ صلح کا پیغام پیش ہوا شاہی قاصد کے ساتھ ناہر خان پیغام لیکر بادشاہ
کے پاس گیا اور وہان سے اجیت سنگھ کے نام شاہی فرمان لایا مگر اوسنے
فرمان لینے سے پیشتر فوج شاہی کا ملاحظہ کرنا چاہا اور یکم تاریخ پھاگن کو جودھپور
वीसलपुर سے بیسل پور کو روانہ ہوا وہان شجاعت خان خلف خانخانان ورجب
भदोरया بھدوریہ ورا و بدھ سنگھ والی بوندی نے بادشاہ کی طرف سے اوس کا
पीपाड़ استقبال کیا اور پیپاڑ کے مقام لڑائی ہوئی اوسی شب بشرائط صلح مقرر ہوئین
आनंदपुर علی الصباح وہ مارواڑ کے کل آدمیون کو لیکر روانہ ہوا آنند پور مین بادشاہ
سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو تیغ بہادر کا خطاب دیا مگر بمقتضائے
مشیت ایزدی محراب خان اور محکم سنگھ کمراہ نے بادشاہ کی طرف سے جاگیر
جودھپور پر قبضہ کرلیا اجیت سنگھ کو یہ حال سنکر نہایت رنج ہوا مگر کیا کرسکتا
تھا مجبور بادشاہ کی اطاعت کرکر اوسکے ساتھ دکن کو جانا اور کام بخش کے
تحت مین نوکری کرنا پڑا یہی حال جے سنگھ والی آمیر کا ہوا کہ اوسکی دارالحکومت
مین فوج شاہی متعین ہوئی اور اوسکے بھائی بجے سنگھ نے راج دیدیا شاہی
فوج نے نربدا کا عبور کیا اور وہان پہنچتے ہی دونون رئیس مخالف ہوگئے
اور اودے پور کو واپس آئے رانا امراسنے اوسکا استقبال کرکے بہت تواضع
ब्रह्मा विष्णु महेश کری اور تینون متفق برہما وبشن ومہیش کے ایک مسند پر بیٹھے اسوقت…

پہر مسلمانون کا زوال اور ہنود کی فتح ہونے لگی دونو راجہ مارواڑ کو روانہ ہوے
اہوہ مین سنگرام سنگہ خلعت اودے پہان ساپا وت نے مہانداری کی ساون
سمہت ۱۷۶۵ مین اجیت سنگہ کی مارواڑ مین واپس پہنچنے کی خبر آئی محراب خان گہبرایا
ساتوین تاریخ کو جو دہا کے محل مین تیئس ہزار راٹہور جمع ہوے اور دروازہ
کہولکر محراب خان کو نکالدیا اور اجیت سنگہ پہر مارواڑ کی دارالحکومت مین داخل ہوا
جے سنگہ سیوبر ساگر کے کنارہ پر مقیم تہا مگر مصیبت مین تہا کہ ملک سے
بیدخل تہا برسات کے بعد اجل کچہوا ہون کے پناہ دہندہ نے اوسکو آمیر مین
مسند نشین کرنیکا ارادہ کیا جب دونون متفق ہوکر میڑتہ مین پہنچے اور
دہلی اور آگرہ مین تہلکہ مچگیا اجمیر مین پہنچے تو وہان کے حاکم نے خواجہ صاحب
کی درگاہ مین پناہ لی اور صادر مطلوبہ ادا کیا اجیت سنگہ سانبہر پر حملہ آور ہوا
اور سرداران آمیر اپنے آقا کے شامل ہوے سید بارہ ہزار فوج لیکر اجل کے
مقابلہ کے واسطے عازم ہوا کومیا دلون نے لڑائی شروع کری سخت محاربہ ہوا
حسین مع پچھتر ہزار آدمیون کے مارا گیا اور باقیماندہ کچہہ منتشر ہوا اور کچہہ
پناہ پذیر ہوگئے اس شکست کی خبر پہنچتے ہی مسلمان آمیر سے نکل گئے اور
اجیت سنگہ نے سانبہر مین جمعیت چہوڑکر منگلسر مین جے سنگہ کو آمیر مین بٹہادیا
اور بیکانیر پر حملہ کرنیکا قصد کیا اور دیوانی کا خطاب رگہنا تہہ بہنڈاری کو دیکر
کاروبار ریاست اوسکو سپرد کیا کہ وہ سپہگری و اہلکاری دونون کامون
مین مشاق تہا ✤
بہادون سمت ۱۷۶۴ مین شاہ عالم نے کام بخش کو مار ڈالا اور جے سنگہ نے

بادشاہ سے مصالحت کری اجیت سنگہ ناگور پر چڑھ کر گیا مگر اندر سنگہ کے پاس
नाइन् کچھ سامان نہ تھا اوسنے اجیت سنگہ کے قدم پکڑ لئے اجیت سنگہ نے اوسکو لاڈنون دیا
تک جینے ناگور کی حکومت کری تھی اوسکو لاڈنون پر کب صبر آسکتا تھا دہلی جا کر
مستغیث ہوا بادشاہ ناراض ہوا رئیسون نے خبر پاکر مناسب سمجھا کہ آپسمین
कोलया डीडवाना اتفاق کرلین اس غرض سے بمقام کولیہ قریب ڈیڈوانہ ملاقی ہوئے اسی
اثنا مین بادشاہ اجمیر مین داخل ہوا اور بمحبت ناہر خان غلام کے فرمان انکو
بطور دوستانہ بھیجا حکم کی اطاعت کر کر دونون راجہ بہم اساڑہ کو روانہ اجمیر
ہوئے بادشاہ بہت تپاک سے ملا اجیت سنگہ کو تو کوٹے مارواڑ کی اور جیسنگہ
کو آمیر کی سندین عطا کین بادشاہ سے اجازت لیکر پوشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان سے باہم رخصت ہوئی ساتون سمت ۱۷۶۷ مین اجیت سنگہ
جودہ پور مین پہنچا اور گوڑ رانی سے شادی کر کر جو عداوت ارجن سنگہ نے
कुरुक्षेत्र دیوان عالم مین اہر سنگہ کو قتل کر کر پیدا کی تھی رفع کری اور بعد ازان کوروکیتر
भीषम کی زیارت کو جا کر بھیشم کے تالاب مین اشنان کیا سمت ۱۷۶۸ مین اجیت سنگہ
नाहन نے ناہن وغیرہ ہمالیہ کی کوہستانی ریاستون پر متعین ہوکر وہان کے
رئیسون کو مطیع کیا اور وہان سے بعد اشنان گنگاجی کے جودہ پور کو
معاودت کری سمت ۱۷۶۹ مین شاہ عالم کا انتقال ہوا اوسکے بیٹون مین
نفاق ہوا عظیم الشان مارا گیا اور معز الدین کے سر پر چتر شاہی پھرنے لگا
केमसी اجیت سنگہ نے بھنڈاری کھیمسی کو حضور مین بھیجا اور وہ صوبہ گجرات کی سند
لیکر واپس آیا مسنگ سمت ۱۷۶۹ مین وہ گجرات پر قبضہ کرنیکے واسطے تیار تھا کہ

اسی اثنا مین خاندان چغتا مین اور فساد برپا ہوا سیدون نے معز الدین کو
مار ڈالا اور فرخ سیر بادشاہ ہوگیا ذوالفقار خان بھی مارا گیا اور اوسکے ساتھ خلون
کی طاقت جاتی رہی سید سرکش ہو گئے اجیت سنگہ کو حکم ہوا کہ اپنے پسر ابھے سنگہ
کو جو سترہ برس کا ہوگیا تھا دربار مین مع فوج کے بھیجے مگر اجیت سنگہ نے اس حال
سے مطلع ہوکر کہ بعد سنگہ بدمعاش وہان ہے ایسے معتمد گروہ کو بھیجا کہ اوسکو
عین دہلی مین قتل کیا اس گستاخانہ حرکت پر سید فوج لیکر جودہ پور پر آئے اجیت سنگہ
نے دولتمندون کو سیوالنہ مین اور اپنے بیٹے اور قبایل کو راردرہ کے جنگل مین
بھیجدیا جودہ پور کا محاصرہ ہوا ابھی سنگہ کو اول مین طلب کیا اور خود راجہ گارदप
کو بھی دہلی چلنے کے واسطے کہا راجہ نے دونون باتون مین سے ایک بھی منظور
نکی مگر دیوان اور کیسر بھاٹ نے سمجھایا کہ جب دولتخان لودھی نے حملہ کیا
راو گنگا نے کاروبار ریاست اپنے بیٹے مالدیو کو سپرد کر دیا تھا یہ بات سبکو
پسند ہوئی ابھے سنگہ راردرہ سے طلب ہوا اخیر اسارہ سمت ۱۷ مین حسین علی کے
ساتھ دہلی کو روانہ ہوا اور وہان جاکر بادشاہ سے پنجہزاری منصب حاصل کیا
بیٹے کے پیچھے اجیت سنگہ بھی دہلی کو گیا جن لوگون نے اوسکی بچپن مین حفاظت
کر کر جانین تصدق کری تھین اونکے مزارون کو دیکھکر اسکے دلمین جوش آیا
اور اوسنے کل خاندان تیموریہ سے انتقام لینا چاہا علاوہ اسکے اوسکو چار شکایتین
تھین اول نوروز دوم اوسکے خاندان سے جبراً لڑکیون کا لینا کہ فرخ سیر
کے واسطے اوس سے بھی طلب ہوئی تھی سوم گاوکشی چہارم محصول جزیہ
جیسے ۱۷ سمت مین صوبہ گجرات کی سند از سر نو حاصل کی اجیت سنگہ

دہلی سے جودہ پور کو روانہ ہوا اوسکے دیوان کیمسی کی کوشش سے جزیہ موقوف
ہوا کہ والی مارواڑ کا یہہ احسان کل ہنود پر ہوا ہے +

سمت ۱۷۷۲ مین اجیت سنگہ نے اپنے ملک کا دورہ کیا ابہی سنگہ اوسکے ساتھ تھا اول
جالور کو گیا وہان موسم برسات مین رہا بعد ازان میواسہ مین نیمچ پر حملہ کیا اور
دیورہ راجپوتون سے خراج لیا پھلن پور سے فیروز خان اوس سے ملنے کو آیا
تھیراد کی ران نے لاکہہ روپیہ نذر کیا کیمبے کا محاصرہ کر کر کھیمکرن کولی رئیس کو
فتح کیا پاٹن سے سکتا چانپاوت اور رنچھو بھنڈاری جنکو سال گذشتہ مین انتظام کے
واسطے بھیجا تھا ملاقات کے واسطے آئے +

سمت ۱۷۷۳ مین اجیت سنگہ نے ہلود کی جھالا اور نونگ گڑہ کے جام کو فتح کیا اور اُس
سے تین لاکہہ روپیہ اور پچیس ۲۵ گھوڑے خراج مین لئے اور دوارکا کے درشن
کر کر گومتی مین اشنان کیا پھر جودہ پور مین پہنچا اور سنا کہ اندر سنگہ نے
ناگور پھیر لی مگر وہ اجیت سنگہ کے روبرو نہ ٹھہر سکا ۱۷۷۴ مین سید اور انکے
مخالف منازع باہمی مین مصروف تھے حسین علی دکھن مین تھا اور عبد اللہ کا دل
بادشاہ سے بدل گیا تھا اجیت سنگہ کو بلانیکے واسطے کاغذ پر کاغذ آیا آخرکار
وہ ناگور میرٹہ لشکر ماروٹہ اور سانبھر ہوتا ہوا اور ہر مقام پر جمعیت چھوڑتا
ہوا دہلی مین پہنچا ماروٹہ سے اوسنے انتظام ریاست کے واسطے ابھے سنگہ کو
روانہ جودہ پور کیا دہلی مین سیدون نے اوسکا استقبال کیا اور اللہ وردیخان
کی سرائے مین دیرہ کر دیا اور وہان دونون نے جے سنگہ اور مغلون
کے خلاف مشورہ کیا اور اول کام ذوالفقار خان کا مارنا قرار پایا +

मेवासा
नीमच
देवरा
पहलनपुर
थेराद
रान
केम्बे
कोली
पाटन
बीनू
हलवद
नवंगढ

بادشاہ نے اجیت سنگہ کے آنیکا حال سنا اور راجہ بھیم سنگہ ہاڈا والی کوٹہ اور
خاندوران خان کو اوسکے لانیکے واسطے بھیجا چنانچہ اجیت سنگہ دربار مین گیا
علاوہ اپنے راٹھوروں کے وہ راول بشن سنگہ والی جیسلمیر بدہ سنگہ دیراول والا देरावल
فتح سنگہ سردار سیواڑ مان سنگہ راٹھور سیتاموچند راوت گوپال رام پورہ والا सीतामो
اودے سنگہ کھنڈیلہ والہ سکت سنگہ منوہر اپور والہ کشن سنگہ کلچی پور والہ وغیرہ कुलचीपुर
سرداروں کو لے گیا موتی باغ مین ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو ہفت ہزاری
منصب دیا اور اوسکے روزینہ مین کروڑ درم کا اضافہ کیا اور ماہی مراتب اور
ہاتھی گھوڑے تلوار پیش قبض اور سرپیچ الماس اور طرہ اور دو لڑی مالا سے مروارید
عطا کرین حضور سے رخصت ہوکر اجیت سنگہ عبداللہ خان کی ملاقات کو گیا سید نے
استقبال کیا اور دونون اپنے مشورہ مین ثابت قدم ہو گئے مغلون نے
افروختہ ہوکر اجیت سنگہ کے مارنیکا ارادہ کیا ۞
پوس بدی ۲ سمت کو بادشاہ ملنے کے واسطے اجیت سنگہ کے ڈیرہ پر آیا اجیت سنگہ
نے ایک لاکھ روپیہ کا چبوترہ بناکر بادشاہ کو اوسپر بٹھایا اور گھوڑے ہاتھی وغیرہ
بیش قیمتی اشیا پیشکش کین بھاگن مین اجیت سنگہ اور سید بالاتفاق بادشاہ
سے ملنے کے واسطے گئے اور حسین علی کو اپنی تدبیرون سے آگاہ کرکر لکھا کہ دکن
سے جلد آجاوے کہ بتیس روز مین فوج کثیر لیکر داخل ہوا اور شہر شاہجہان آباد
مین ڈیرہ کیا اوسکا بھائی اور اجیت سنگہ بھی شامل ہو گئے دہلی مین ہنگامہ مچگیا
بادشاہ نے خائف ہوکر بہار کہا کہ تجھے مغل علحدہ رہے دوسرے روز اجیت سنگہ
کے ڈیرہ پر لب جمنا مشورہ ہوا اجیت سنگہ سوار ہوکر قلعہ کو گیا اور ہر مقام پر

اپنے آدمیون کا پہرہ مقرر کر دیا خزانہ لوٹ لیا مغلون مین سے کوئی فرخ سیر کی
مدد کو نہ آیا جے سنگہ بھاگ گیا دوسرا بادشاہ مقرر کیا مگر چار مہینے بعد وہ بیمار ہو کر
مر گیا رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا مگر دہلی کے مغلون نے اگرہ مین نیکو شاہ کو
تخت نشین کیا حسین وہان کو فوج لیکر گیا اور اجیت سنگہ و عبد اللہ کو بادشاہ
کے پاس چھوڑا سمت ۱۷۷۶ مین اجیت سنگہ اور سید بھی روانہ ہوئے مگر مغلون
نے نیکو شاہ کو گرفتار کرا دیا وہ سلیم گڑہ مین قید ہو گیا دوسرا بادشاہ بھی مر گیا
اور اجیت سنگہ اور سیدون نے محمد شاہ کو تخت نشین کیا اس انقلاب کے زمانہ
مین بعض ملک شاہ ہو گئے اور بعض پامال ہوئے فرخ سیر کے مرتے ہی جےسنگہ
کا حوصلہ پست ہو گیا سیدون نے اوسکی سزادہی کی تجویز کری آمیر کے ارادہ سے
بادشاہ فتح پور سیکری کی درگاہ مین گیا وہان رکھسون نے اجیت سنگہ سے پناہ
مانگی چنانچہ اجیت سنگہ نے جے سنگہ کو پناہ دی اور اوسکا خوف رفع کرنیکے
واسطے چانپاوت سردار اور اپنے وزیر کو بھیجا کہ تشفی دلاسا دیکر جے سنگہ کو لائے
اجیت سنگہ نے ایک بادشاہ کو تخت نشین کیا اور دوسرے کو تباہی سے
بچایا بادشاہ نے اوسکو احمد آباد عطا کیا اور اوسکے ملک مین جانیکی اجازت دی
کہ جے سنگہ والی آمیر اور بدہ سنگہ ہاڑا والی بوندی کو ساتھ لیکر وہ جودہپور کو
روانہ ہوا اور اثنار راستہ مین منوہر پور کے شیخاوت سردار کی دختر سے شادی
جोधागिर کی اسوج مین وہ جودہپور مین پہنچا جے سنگہ کا ڈیرہ سورساگر پر ہوا اور ہاڑا
सूरजकुमारी کا شہر سے شمال مین بسنت کے موسم مین جے سنگہ نے سورج کماری دختر اجیت سنگہ
سے شادی کری۔ شروع سمت ۱۷۷۷ مین جب تک جے سنگہ اور بدہ سنگہ جودہپور

مین تخت خبر پہنچی کہ مغلون نے سیدون کو مار ڈالا اور اجیت سنگھ کے در پے ہین
اوسنے تلوار کھینچکر قسم کھائی کہ اجمیر پر قبضہ کرونگا جے سنگھ کو رخصت کر دیا بارہ
روز مین اجیت سنگھ میڑتہ مین پہنچا اور بر وزر روشن مسلمانون کو نکالکر اجمیر
پر قبضہ کر لیا مسجد مین بانگ موقوف ہوکر مندر کا گھنٹہ بجنے لگا اور بجائے قرآن
کے پوران کی تلاوت ہونے لگی قاضیون کی جگہ برہمن عدل کرنے لگے اور
جہان گاؤکشی ہوئی تھی ہوم کنڈ بنائے گئے اجیت سنگھ تخت پر بیٹھا چتر شاہی होमकुंड
پھرنے لگا اپنے نام سے وزنہ اور پیمانہ جاری کیا اور سکہ وایران تک خبر پہنچی
کہ اجیت سنگھ نے اپنے مذہب کو فروغ دیکر مارواڑ سے رسم اسلام موقوف
کردی *
سنہ ۱۱۳۴ مین بادشاہ نے اجمیر لینے کا قصد کیا اور مظفر کو حکم دیا کہ وہ برسات
مین مارواڑ کیطرف روانہ ہوا اجیت سنگھ نے آٹھہ سردار اور تیس ہزار راٹھور
ساتھہ دیکر ابھے سنگھ کو مقابلہ پر متعین کیا چانپاوت جانب راست ہوئے اور
کومپاوت جانب چپ کرم سوت و میڑتہ وجودہا وانیدہ و بھاٹی وسونگرہ و
دلورہ و کھنچی و دہوندل وگوگاوت متفق ہوکر روانہ ہوئے آمیر مین راٹھور
کا فوج شاہی سے مقابلہ ہوا مگر مظفر اپنے نام کے خلاف پسپا ہوکر شہر کے اندر
چلا گیا ابھے سنگھ نے اس فتح سے حوصلہ پاکر بادشاہ کو سزا دینا چاہا شاہجہانپور
کو لوٹ لیا نارنول قتل کیا پاٹن اور ریواری سے مصادرہ لیا دیہات مین
آگ لگادی اور الہ وردی سرای تک تاخت و تاراج کیا دہلی و آگرہ خوف
سے لرزان ہوئے بعد فتح کے براستہ سانبھر ولدہانہ واپس آیا ور لدہانہ کی लधाना

نزدیک کی لڑکی سے شادی کری ٭

سمت ۱۷۷۹ مین ابھے سنگہ سانبھر مین رہا وہان اجیت سنگہ اوسکے شامل ہوا بادشاہ نے اپنے چیلہ ناہر خان کو تاکید و تنبیہ کے واسطے متعین کیا مگر ناہر خان مع چار ہزار ہمراہیون کے سانبھر مین کھیت رہا ان ذلتون سے تنگ ہوکر محمد شاہ نے مکہ کو ہجرت کرنی چاہی مگر واسطے انتقام ناہر خان کے فوج تیار کری بائیس صوبون سے فوج تائیدی طلب کری اور جے سنگہ والی آمیر اور حیدر قلی اور ارادت خان بنگش کو اوسکا افسر مقرر کیا ساون مین تارا گڑہ کا محاصرہ ہوا ابھی سنگہ وہان کا مقابلہ امر سنگہ پر چھوڑ کر خود عازم ہوا چار مہینے لڑائی رہی پھر جے سنگہ کی معرفت اجیت سنگہ سے صلح قرار پائی مسلمانون نے قرآن کی قسم کھائی اور اوسنے اجمیر چھوڑ دینا قبول کیا ابھے سنگہ جے سنگہ کے ساتھہ لشکر شاہی مین گیا اور بادشاہ کے حضور مین جانا ٹھہرا جے سنگہ نے اپنی کفالت دی مگر ابھی سنگہ نے دست بقبضہ ہوکر کہا مجکو اسکی کفالت ہے بادشاہ نے ولیعہد مارواڑ کی بہت عزت کری مگر بوجہ سرکشی اوسکے دہلی جانے سے بھی وہی نتائج پیدا ہوئے جو آگرہ مین امر سنگہ کے جانے سے ہوئے تھے اس خیال سے کہ بادشاہ کے دست راست پر اول نشست میرے باپ کی ہے وہ امراء مین ہوکر چلا گیا اور تخت کے زینہ پر بھی چڑہ گیا تھا کہ ایک امیر نے روکا اوسنے تلوار پر ہاتھہ ڈالا اگر بادشاہ خود نہ روکے تو یقین ہے کہ سیلاب خون جاری ہوجاتا ابھے سنگہ اپنے باپ کی خلاف مرضی دہلی کو گیا تھا اس سبب سے اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا ٭

اساڑہ بدی ۱۳ سمت ۱۷۸۱ کو اجیت سنگہ کا انتقال ہوا اوسکے ساتھ چوہانی ونجبانی
دختر پرجنگ والی جیسلمیر اور گرنلی مرگاوتی دیروال کی اور تنور رانی اور چوڑ رانی
اور شیخاوت رانی چھہ رانیان اور باون کنیزکین کل انٹھاون عورتین ستی ہوئین
اجیت سنگہ کی زندگی ۵۱ سال ۳ ماہ ۲۲ یوم کی ہوئی
جسوقت سے اجیت سنگہ اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا مارواڑ پر تباہی آگئی
اوسکے انتقال پر محمد شاہ نے اپنے ہاتھہ سے ابھے سنگہ کو راج تلک کیا تلوار کمر سے
باندھی طرہ سر پر لگایا مرصع پیش قبض دیا اور جوزری نوبت نقارہ وغیرہ کل
مراتب اوسکے باپ کے عطا کئے بلکہ ناگور بھی امرا کے بیٹے سے لیکر اوسکے قبضہ
مین شامل کی اسطرح مورد عنایات شاہی ہوکر وہ اپنے موروثی ملک کو روانہ
ہوا اور جودہ پور پہنچکر اوسنے بھاٹ چارن اور برہمنون کو انعام و جاگیرین دین
مگر یہ خوشی زیادہ عرصہ تک نرہی بزمانہ نااتفاقی بادشاہ و اجیت سنگہ کے قدیم
رئیسان منڈور کی اولاد کو ناگور مل گئی تھی اوسپر فوج کشی کی تیاری ہوئی جس
زمانہ مین بادشاہی فوج نے اجمیر کا محاصرہ کر رکھا تھا ارادت خان بخشی تحصیلدار
جزیہ نے اندرہ کا ہاتھہ پکڑ کر ناگور مین بٹھا دیا تھا تہوار ہولی کے بعد فوج
گئی راو اندرہ نے سند شاہی بتفویض جے سنگہ والی آمیر دکھلائی مگر ابھے سنگہ — इंदरा
نے اوسپر کچھہ لحاظ نکیا اور ناگور کا محاصرہ کر لیا کہ اندرہ اپنا قلعہ چھوڑ کر چلا
ابھے سنگہ نے اپنے بھائی بخت سنگہ کو دیدیا
سمت ۱۷۸۲ مین ابھے سنگہ مارواڑ کی مغربی سرحد کے بھومیا سرداروں کو کہ سندل — भोमया
و دیورہ و بالا و بورہ و بالیچہ و سوداس تھے مغلوب کرنے مین مصروف

सींदल
देवरा
बाला
बारा
बालेचा
सोढा

سمت ۱۷۸۳ مین دہلی سے فرمان طلبی صادر ہوا اوسنے سر سے لگایا اور اپنے بھائی
بیٹون کو جمع کیا اور ملک کا دورہ کرتا اور حسب موقع تعیناتی جمعیت و انتظام
حسن و فتح کرتا ہوا روانہ ہوا پربت سر مین اوسکو عارضہ حجاب لاحق ہوا مگر شفا
پربतसर پائی سمت ۱۷۸۴ مین دہلی پہنچ گیا بادشاہ نے خاندوران خان کو استقبال کیواسطے
بھیجا اور جسوقت حضور مین آیا بادشاہ معانقہ کر کر لگارا او خوش بخت مہاراجہ
راجیشر مدت مین تمہاری ملاقات ہوئی مجکو آج خوشی ہوئی ہے اور دیوان عام
राजेश्वर کو آج رونق ہوئی ہے اور جب وہ اپنے دیرہ بمقام ابھے پورہ گیا بادشاہ
نے عمدہ میوہ جات و عطریات و گلاب بھیجے اور اوسکو کل امراء سلطنت سے اول
رکھا سمت ۱۷۸۴ مین سربلند خان کا فساد ہوا اوسمین راٹھوروں کی شجاعت ظاہر
ہونیکا بہت موقع ملا دکھن مین فساد زیادہ ہوتا گیا شہزادہ جنگلی باغی ہوگیا
اور ساٹھ ہزار فوج لیکر مالوہ و سورت و احمدپور کے صوبہ دارون پر حملہ آور
ہوا اور گردھر بہادر و ابراہیم قلی و رستم علی و مغل شجاعت بادشاہی نائبون
کو مارڈالا یہہ سنکر بادشاہ نے سربلند خان کو انسداد کے واسطے متعین کیا وہ
پچاس ہزار فوج اور اوسکے خرچ کے واسطے کروڑ روپیہ لیکر روانہ ہوا مگر
اوسکی ہراول کے دس ہزار فوج کو اول معرکہ مین شکست ہوتے ہی اوسنے
صلح کر کر تقسیم ملک منظور کر لی ٭

انہین ایام مین ابھے سنگہ نے اپنے وطن کو جانیکی رخصت حاصل کر لی تھی مگر
جسوقت یہہ حال سنا بادشاہ یکبارگی گھبراگیا وزیر قمرالدین خان و اعتمادالدولہ
و خاندوران خان و میر بخشی و شمس الدولہ و امیرالامراء و منصور علی و روشن الدولہ

دلیرہ باز خان و رستم جنگ وافغان خان و خواجہ سعید الدین و میر آتش و سعادتخان
و داروغہ خواص و برہان الملک و عبد الصمد خان و دلیل خان و ظفریہ خان
حاکم لاہور و میر جملہ و خانخانان و ظفر جنگ وار دشخان و مرشد قلی خان و جعفر خان
والہ وردی خان و مظفر خان وغیرہ بہتر امرا حاضر دربار تھے اوسوقت سنایا گیا
کہ سربلند خان نے گجرات فتح کر کرانجی دو ہائی پھروادی کو لیون کو خاکمین ملادیا
اور منڈیلہ و جھالا و چوراسمہ و باگھل و گوہل مغرور ہو گئے بالاؤن کو نیست و
نابود کر دیا بالارنے خرچ دینا منظور کیا اور رجپوتون نے خوف زدہ ہو کر اسکے
پاس خود بخود پناہ لی اور وہ خود احمدآباد مین بادشاہ ہو گیا اور دکھنیون سے
ساز کر لیا بادشاہ نے دیکھا کہ اگر اس بغاوت کی سزا نہ دیجاوے تو ہر ایک
صوبہ دار سرکش ہو جاویگا ذکریہ خان شمال مین سعادت خان مشرق مین اور
نظام الملک دکن مین پیشتر سے بے ایمانی کر چکے تھے اور یہی حال رہا تو
سلطنت منتشر ہو جاویگی ؛

कोलयो मेरेला काला चौरासमा वाधल गोहिल

طلائی طشتری مین بیڑہ رکھکر میر توزک آہستہ آہستہ سب سرداروں کے
روبرو پھرا مگر کسکی مجال تھی کہ اسکو ہاتھ لگاوے سربلند خان کے نام سے
ہر ایک کا دل گھبراتا تھا روح کانپتی تھی ہوش پران تھے مجبور بادشاہ نے
بالکل مایوس ہو کر میر توزک کو اشارہ کیا کہ واپس لے آوے ابھے سنگ نے بادشاہ
کی سراسیمگی دیکھکر عین اوسوقت مین کہ رخصت ہونیوالا تھا بیڑہ اوٹھا کر اپنی
پگڑی مین رکھ لیا اور بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا حضور مضطرب نہون
سربلند کے سر کو بلندی سے اُتار دونگا ؛

جسوقت ابھے سنگھ نے بیڑہ اوٹھایا زبردستون کو رنشک وحسد ہوا کہ بادشاہ نے فی الفور سند عطاے گجرات دیدی اور بکمال خوشی سے کہنے لگا کہ تمہارے بزرگون نے ہمیشہ تخت وسلطنت کی اعانت کری ہے امید ہے کہ اب بھی تم دستگیری کروگے انواع بخشش جسمین سات سو جمع زیور تھے عطا کئے خزانہ کھولا گیا کہ اوسمین سے اوسنے فوج کے واسطے اکتیس ۳۱ لاکھ روپیہ لیا اور توپخانہ سے توپین لین اسطرح اسناد صوبہ داری احمد آباد و اجمیر حاصل کر کر اساڑہ سمت ۱۷۸۶ مین ابھے سنگھ بادشاہ سے رخصت ہوا اجمیر جانے مین اوسکے دو مطلب تھے اول اپنے شہر کو کہ کلید راجستان ہے قبضہ مین لانا دوم جے سنگھ والی امیر سے کہ لشکر کو گیا تھا مشورہ کرنا +

اجمیر مین اپنے سردارون کو متعین کر کر ابھے سنگھ میرٹہ کو گیا اور وہان اپنے بھائی بخت سنگھ کو ناگور دی دونون بھائی جودہ پور کو روانہ ہوئے اور سردارون کو رخصت دی کہ تیار ہو کر مہم کے واسطے جمع ہو جاوین چنانچہ وے بتعمیل حکم جودہ پور مین جمع ہوئے مگر ابھے سنگھ نے بجاے اسکے کہ گجرات کو جاتا اول سروہی پر یدلا لینے کے واسطے چڑہائی کی سبب یہہ کہ وہان کے رئیس نے اپنے پہاڑی مسکن کے غرور سے اوس سے سرکشی کری تھی اور جسوقت سب سردار اپنے گھرون کو گئے تھے وہانکے مینہ اوسکے مویشیون کو لیگئے تھے مگر فوج کشی ہوتے ہی سب مویشی واپس آگئے اس فوج مین کوٹہ بوندی کے ہاڑا گاگرون کی کھیچی شیوپور کے گوڑ آمیر کے کچھواہہ جنگل کے سودا اپنے

ناگاروں सोदा

اپنے سردارون کے تحت مین جمع تھے اور اوسکے خاص بھائی مارواڑ کے

راٹھور جانب راست تھے اور اونکی افسری پر اونکا بھائی بخت سنگہ تھا +
جیت سدی ۱ سمت ۱۷۸۳ کو ابھے سنگہ نے براستہ بادراجون و مال گڑہ و سیوانہ بहादरखान मालगढ़ सिवाना
و جالور کوچ کیا ریواڑہ پر حملہ کیا اس لڑائی مین دشمن کے بہت آدمی مارے گئے जालोर
اور چانپاوتون کا سردار قتل ہوا دیورہ پہاڑون کو چھوڑکر بھاگ گئے रेवाड़ा
وہان جمعیت شعین ہوکر پوسالیو کو کوچ ہوا کوہ آبو خوف سے لرزان ہوا पोसालियो
سروہی مین تہلکہ پڑگیا جب سنا کہ ریواڑہ اور پوسالیو تباہ ہوگئے وہان
کا رئیس بہت مضطرب ہوا چوہانون نے بجاے مقابلہ کے دختر دینا بہتر
سمجھا راو نراین داس نے میارام نامے دیورہ راجپوت سردار کی معرفت اپنے
متقدم ماناسنگہ کی دختر راٹھور راجہ کو دینے کا پیغام بھیجا اور ناجیل و ہاتھی گھوڑا
وغیرہ دیکر شادی کردی دسوین مہینے اس رانی سے رام سنگہ پیدا ہوا +
سربلند خان سے لڑنیکے واسطے دیورہ سردار بھی مع اپنی جمعیت کے فوج
شاہی مین شامل ہوا اور وہان سے کوچ ہوکر فوج براستہ پالن پور و سدہ پور
واقع لب سرسوتی روانہ ہوئے یہان سے سربلند خان کے پاس پیغام بھیجا گیا
کہ شاہی توپین و سامان خزانہ بھیجدے اور آمدنی کا حساب دے اور احمد آباد
اور گجرات کے کل قلعیات سے اپنی فوج اٹھالے اوسنے جواب بھیجا کہ مین
خود بادشاہ ہون اور احمد آباد میرا سر ہے +
کشل سنگہ خلف ہرناتھ سنگہ چانپاوت آہوہ والہ کسنی رام کومپاوت آسوپ والہ
کیسری سنگہ میڑتیہ سردار و سردار اوداوتان و سردار چانودہ اسمر جودہا و खानवा
فتح سنگہ جیتاوت و ابھی مال کرناوت و کرن چانپاوت وغیرہ کل سرداران نے जैतावत

متفق ہوکر مشورہ کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے بخت سنگہ نے چاہا کہ مین ہراول ہوکر اول سربلند خان پر حملہ کرون اور مہراجا یعنی راجہ خیمہ مین رہکر تماشا دیکھے زعفران کا رنگ تیار ہوا کہ اوس سے سب کی پوشاک افشان کر کر امر پور کے چلنے کی تیاری کری +

سربلند خان نے ہر دروازہ پر پانچ پانچ توپین اور دو دو ہزار سپاہ متعین کری توپخانہ کے افسر اہل فرنگ تھے اور خاص اوسکی حفاظت کی جمعیت مین بھی اہل فرنگ بند وقچی تھے تین روز تک طرفین سے توپین چلتی رہین کہ سربلند خان کا بیٹا مارا گیا آخر کار بخت سنگہ نے مع کل راجپوتون کے حملہ کیا اول کشل سنگہ چانپاوت مارا گیا اور اسیطرح صدہا راجپوت سردارون نے اپنی جانین تصدق کرین ابھے سنگہ و بخت سنگہ دونون بھائیون نے چند سرداران ذی رتبہ کو تہ تیغ کیا اور رام سنگہ نے بھی کہ پیشتر اجمیر پر لڑچکا تھا پانچ امرا دو ہزاری و سہ ہزاری کو قتل کیا +

آٹھ گھڑی دن باقی رہے سربلند خان مفرور ہوا مگر اللہ یار افسر ہراول جبتک بخت سنگہ کے ہاتھ سے مارا گیا بیباکانہ لڑتا رہا نواب نے شکست کھائی اور زخمی ہوا اوسکا ہاتھی ہرن کی طرح بھاگ گیا چار ہزار چار سو ترانوے ۴۴۹۳ آدمی مارے گئے اونمین سے ایک سو پالکی نشین تھے آٹھ ہاتھی نشین اور تین سو دیوان عام کے تعظیمی تھے +

ابھے سنگہ کی طرف سے ایک سو بیس سردار پانسو سوار مارے گئے اور سات سو زخمی ہوئے دوسرے روز سربلند خان مع کل مال و اسباب کے از خود گرفتار

ہو گیا اوسکو اگرہ کو لیگئے ہر منزل پر اوسکے ساتھ کے خلل مرتے گئے مگر اوسکو
سب سے زیادہ اپنے بیٹے کے مرنیکا غم تھا ابھے سنگہ گجرات کی سترہ ہزار دیہات اور
مارواڑ کی نو ہزار اور اکہزار دیگر دیہات کی حکومت کرنے لگا اور زمیندار ایڈر ईडर
وبھوج و پارکر و سندہ و سروہی و چالاک راان والی فتح پور و جھبو جھبندن و
جیسلمیر و ناگور و ڈونگرپور و بانسواڑہ و لناواڑہ و ہلودہ ہر روز صبح کے وقت اوسکو سلام
کرتے تھے اسطرح ہمیشہ انکے دسہرہ پر سربلند خان باوجود ہزار سعی کے ساتھ لڑائی
ختم ہوئی +

भुज
नारकर
सिंध
सिरोही
चालुकराज
ललावाडा
हलवद

دارالحکومت اور شاستر و افراج ملک کی حفاظت کے واسطے فوج متعین کر کر
اور گجرات کی لوٹ کا مال لیکر ابھے سنگہ جودہ پور کو معاود ہوا اور چار کروڑ روپیہ
اور چودہ سو توپین علاوہ دیگر سامان جنگ کے جمع کیا زوال سلطنت کے
زمانہ مین رئیس مارواڑ نے اس دولت وسامان سے اپنے قلعجات و فوج کو آراستہ
کیا اور انواع نزاع و فساد مین کہ بہ دست کار آئے اپنے فوائد کو ہاتھ سے نہ دیا
مہم گجرات کے بعد امن زیادہ عرصہ تک نہ رہا اور بخت سنگہ کی ہمت و جوانمردی
سے کہ اوسکی ناگور کی جاگیر اسکی لیاقت اور خواہشون کیواسطے بہت مختصر تھی
ابھے سنگہ کے عیش اور افیون خوری مین خلل واقع ہونے لگا اور بخت سنگہ
بھی آگاہ تھا کہ بہادری کے سبب سے راجپوت لوگ مجھسے رضامند ہین اس وجہ
سے مجھ کو چید ہوتا ہے اور بغیر ہاتھ پھیلانے کے قاعدہ ناگور کے تین سو ساٹھ
دیہات پر قابض رہنا مشکل ہے مگر یہ بھی اوسکو پسند نہ تھا کہ کسی غیر ریاست
کی مدد لیکر اپنے گھر مین فساد پیدا کرے کرن ناتھ بھاٹ کی صلاح سے کہ بعد

فتح سربلند خان کے جودہ پور چھوڑ کر ناگور مین چلا آیا تھا اوسنے اپنے بھائی اور والی آمیر کے درمیان نا اتفاقی پیدا کری ۰؛

رئیس بیکانیر نے کہ مارواڑ کی چھوٹی شاخ مین ہے اپنے برائے نام سرپرست ابھے سنگہ کو کسی سبب سے رنجیدہ کر دیا تھا اور ابھے سنگہ نے ضعیف سلطنت کو موقع سمجھکر اوسکو تنبیہ و چشم نمائی کرنی چاہی اور اس نظر سے بیکانیر کا محاصرہ کر لیا بخت سنگہ نے سوچا کہ بیکانیر کو بچا کر ابھے سنگہ کو زک دیجاوے اور اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہو سکتی تھی کرن نے صلاح دی کہ جے سنگہ کو طیش دیکر افروختہ کرنا چاہیے کہ ہمارے بزرگون نے آمیر کو پست کیا تھا اوسکا عوض ابتک کچھہ نہوا ہے اور جودہ پور پر چڑھ کر گولے ڈالنے کے واسطے اس سے بہتر وقت نہ ملیگا ۰؛

بخت سنگہ نے جے سنگہ کے نام خط لکھا اور ہمراہ ران حال وکیل بیکانیر حاضر باش جیپور کو اپنی تدبیر کرنیکی ہدایت کری ۰؛

آخر زمانہ مین جے سنگہ شراب خواری کا عادی ہو گیا تھا اور اوسحالت مین جو حرکات ظہور مین آتی تھین اونکی وجہ سے حکم دے رکھا تھا کہ نشہ کیوقت راج کا کوئی معاملہ پیش نہوا کرے چنانچہ بخت سنگہ کے خط پر مجمع سرداران قرار پایا کہ یہ راٹھورون کا خانگی نزاع ہے اسمین مداخلت کی ضرورت نہین مگر وکیل نے جے سنگہ کے مشیر پیاسا سے دوستی پیدا کر کر زبانی عرض کرنیکے واسطے خلوت مین رسائی حاصل کری اور عرض کیا کہ بیکانیر پر مصیبت ہے اور رئیس بیکانیر مہاراجہ مارواڑ کو اپنا سرپرست نہین سمجھتا ہے مگر مہاراجہ آمیر کو آپ کی مدد کے بغیر ریاست بگڑ جاویگی غرور اور نشہ نے اوسکی تقریر کی تائید کی اور مہاراجہ جے سنگہ نے اوسیوقت ابھے سنگہ کو

خط لکھا کہ ہم سب ایک خاندان مین ہین اور ایک کا نفع ونقصان دوسرے کا نفع ونقصان ہے مناسب ہے کہ بیکانیر کو معاف کر کر فوج برخاست کرلو جسوقت وہ لفافہ بند کرنے لگا وکیل نے عرض کیا حضور اتنا اور لکھدین کہ ورنہ میرا نام جے سنگھ ہے - یہہ بھی لکھدیا وکیل لیکر گیا اور تیز رو شتر سوار کے ہاتھ فوراً روانہ کردیا تھوڑی دیر بعد سردار بالنس کھوہ کہ جے سنگھ کا مشیر تھا آیا یہہ حال سنکر کہنے لگا کہ غضب کیا اب بھی خط کو واپس منگالو ورنہ کچھوایون کا خاتمہ ہوجاویگا ہرکارہ پر ہرکارہ بھیجا گیا مگر اب وہ خط کیون ہاتھ آنیوالا تھا جسوقت رسوڑہ مین سردار جمع ہوئے دیپ سنگھ نے کہا کہ اس ناعاقبت اندیش تحریر سے ہم سب کو نقصان عظیم پہنچیگا +

بہت جلد جوابی خط آیا جے سنگھ نے کھولکر سردارون کو سنایا لکھا تھا - کہ میرے اور میرے ملازمان کے درمیان مداخلت کرنے یا اصلاح دینے کا آپکو کیا استحقاق ہے اگر آپکا نام جے سنگھ ہے تو میرا نام ابھے سنگھ ہے +

سنکر دیپ سنگھ نے کہا مینے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ انجام بخیر نہین ہے اب بجز اسکے کہ ہم بھائی بیٹون کو جمع کرین کچھہ چارہ نہین ہے شہر سے باہر جھنڈا کھڑا ہوا اور ہر ایک کچھوایہ کو شامل ہونیکا حکم ہوا گھر کے سب جمع ہوچکے تب بوندی کے ہاڑا قرولی کے جادون شاہ پورہ کے سیسودیہ اور کھیچی بلکہ جاٹون سے مدد مانگی گئی جب ایک لاکھہ آدمی فراہم ہوگئے تب کوچ کر کر یہہ فوج سرحد مارواڑ پر موضع گنگوانی مین پہنچے وہان مقام ہوا اور بہ پابندی رسم ابھے سنگھ کے آنیکا انتظار کیا +

ابھے سنگہ نے بھی اس علین وقت فتح کی خلل اندازی سے نہایت رنجیدہ ہوکر
بیکانیر سے فوج برخاست کرے اور مقابلہ کے واسطے جلدی سے روانہ ہوا
اسوقت بخت سنگہ کو بھی نہایت اضطراب ہوا وہ نہین جانتا تھا کہ میری
افترا پردازی اتنا طول کھینچکر ملک پر آفت لاویگی کیونکہ اوسنے صرف یہی چاہا
تھا کہ جے سنگہ کی دھمکی سے بیکانیر بچ جاویگی اور ابھے سنگہ کو خفت ہوگی یہہ
خیال کیا کہ جے پور وجودہ پور مین عداوت ہوکر دونون ریاستین تباہ ہونگی
اب اپنی پہلی تدبیر کے افشاء کا خوف نکرکر اوسنے مارواڑ کی عزت کو محفوظ رکھنا
مقدم سمجھا اور بھائی سے جاکر کہا کہ بیکانیر سے فوج برخاست نکرو مین اکیلا ہی
ہمراہی سرداران ناگور بھگتیہ سے لڑونگا اور خدا کی عنایت سے فتح کرونگا
ابھے سنگہ نے اگرچہ اوسکو اپنے بھائی کا ناپسندیدہ حرکت کے عوض مین سزا پانا
پسند تھا اور اوسکو لڑائی پر بھیجنا بھی منظور کیا مگر عدم التوا محاصرہ بیکانیر
کی تجویز پسند نکری ❊

راٹھورون کے ناگور مین جمع ہونیکے واسطے نقارہ بجا اور بخت سنگہ دہلی دروازہ
کی برآمد مین ایک پیالہ افیون کا اور دوسرا زعفرانی رنگ کا لیکر بیٹھا ہر ایک
راجپوت کو جو وہان ہوکر نکلا اول افیون دی اور اوسکے سینہ پر اپنے دست راست
کے پنجہ کا زعفرانی نقش بنایا اسطرح آٹھ ہزار راجپوتون کو اپنے ساتھ مرنیکے
واسطے آمادہ کرکر اوسنے اونمین سے نہایت صاحب ہمت لوگون کو منتخب کرنا
چاہا اور اس غرض سے باجرہ کے سرسبز کھیت کے کنارہ پر جاکر اوسنے کہا کہ
جو شخص مرنے یا فتح کرنے پر آمادہ نہو ہمارے ساتھ سے چلا جاوے یہہ کہکر

भगतरा

صحبت مین ہو کر گذرا تاکہ بھاگنے والے کسی کو نظر آوین اسطرح پانچہزار سے زیادہ
آدمی رہ گئے اونکو لیکر روانہ ہوا گنگوانی کے قریب پہنچتے ہی بخت سنگہ
نے مع اپنی ہمراہ جمعیت کے یکبارگی آمیر کی فوج مین بھالہ و تلوار سے کشت و خون گمگوانی
شروع کیا اور فوج کے درمیان سے گذرتا چلا گیا تب پیچھے پھر کر دیکھا تو ہمراہیون
مین صرف ساٹھہ آدمی رہ گئے تھے گج سنگہ پورہ کے سردار نے کہا پچھاڑی کو
جنگل مین بخت سنگہ نے جوابدیا کہ اگاڑی کو کیا ہے ہمکو پچھلے راستہ کو دیکھنا بھی
نہین چاہیئے جب پچرنگ جھنڈا آمیر کے صدر کی علامت نظر آئی اوسنے پھر
حملہ کیا خبردار کمومبانی سردار بانس کھوہ والے نے جے سنگہ سے کہا کہ مقابلہ نہین
کرنا چاہیئے بمشکل تمام اسبات کو قبول کر کے وہ کھنڈیلہ کی طرف یعنی شمال کو
روانہ ہوا تاکہ دشمن کو پشت نہ دکھلاوے اور روقت روانگی کے پکارا کہ ستره
لڑائیان لڑی ہین مگر کبھی تلوار سے خائف نہوا اسطرح تمام عمر فتوحات حاصل کر کر
جے سنگہ نے کہ روسا راجپوتانہ مین نہایت دانشور و صاحب علم و زبردست
تھا بمقابلہ قلیل جمعیت کے میدان جنگ سے مفرور ہوکر ذلت اوٹھائی اور
اس قول کو کہ ایک راٹھور دس کچھوایہ کی برابر ہوتا ہے صادق کر دیا ✤
اگر کرن جو منجملہ چند آدمیون کے بخت سنگہ کے ساتھ رہگیا تھا مانع نہوتا تو بخت سنگہ
دشمن پر تیسرا حملہ بھی کرتا اور اوسکے منع کرنے پر جب فوج آمیر کو میدان سے
بھاگتا دیکھ لیا اور اسنے نقصان کا حال معلوم ہوگیا تب باز آیا بخت سنگہ نے
پہنچکر بھائی کو تحسین و آفرین کری اور بخت سنگہ نے پھر مونچھون کو تاؤ دیکر
کہا کہ اب بجلیہ کو قلعہ آمیر سے نکالونگا ✤

جے سنگھ نے اگرچہ اپنی سخت تحریر کی سزا پائی مگر بیکانیر کو بچانیکا مطلب بھی حاصل ہوگیا راناؤ دے پور نے متوسط ہوکر رنج ستر کردیا اور اسوجہ سے کہ طرفین کا مطلب حاصل ہوگیا تھا امین کچھہ مشکل نہوئی ❊

اس لڑائی کے بعد جلد راجپوتانہ کے تینون بڑے رئیسون مین اتفاق ہوا اور رانا مہارانا میواڑ سے دونون کی شادی ہوکر زیادہ تر اتصال ہوا کہ شادی کی خوشیون مین رنج و عداوت کو بالکل بھول گئے ❊

سمت ۱۸۰۱ مین ابھے سنگھ مرگیا اگر کثرت کاہلی سے اوسکی ہمت مین کمی نہین آئی ہوتی تو بہت خونخوار ہوجاتا اوسکی نسبت بات روایتین ہین اونمین سے یہہ بھی ہے کہ جب اجیت سنگھ چوہانی رانی سے شادی کرنیکے واسطے گیا تھا تو راستہ دو شیر دیکھے ایک سوتا ہوا دوسرا جاگتا شگونی نے تعبیر بتلائی کہ چوہانی رانی سے دو لڑکے پیدا ہونگے ایک کاہل اور دوسرا مستعد سپاہی چنانچہ ایسا ہی ہوا مگر جوشگونی یہہ بھی پیش گوئی کردیتا کہ وے اپنے ناخنون کو باپ کے خون سے تر کرینگے تو مارواڑ کی تباہی کہ اجیت سنگھ کے انتقال سے شروع ہوئی ہے نہوتی ❊

ابھے سنگھ کے زمانہ مین نادر شاہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا مگر راجپوتون کے نام پوشیدہ تخت تیمور کو محفوظ رکھنے کے واسطے جو فرمان آئے انپر کچھہ توجہ نہوئی کوئی مشہور سردار اپنی فوج کو کرنال کے میدان مین نہین لے گیا دہلی کو گھیر لیا لوٹ لیا بادشاہ کو تخت سے اُتار دیا مگر کسی نے افسوس نکیا اونکی کاہلی اس درجہ کو پہنچی کہ جب ضعیف الطبع محمد شاہ اورنگ زیب کا وارث ہوا رئیسون نے خود اپنے ہاتھہ سے بنا سلطنت کی تضعیف کری اور راجپوتانہ کی بدنصیبی سے یہان کے

رئیس سلطنت کی شکستگی سے خود بھی کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکے ٭
رام سنگہ ایسی عمر مین مسند نشین ہوا کہ جب جوش جوانی کے ضبط کے واسطے مربی
و بزرگ کی نہایت ضرورت ہوتی ہے اوسمین راٹھورون کا غرور اور چوہانون
کی سختی دونون خاندانون کے دونون اوصاف موجود دیکھے جسوقت اوسکی مسندنشینی
پر کل مارواڑ کے سردار جمع ہوئے نہ معلوم کس سبب سے اوسکا چچا بخت سنگہ
شامل نہوا حالانکہ قربت خاندان اور عظمت درجہ سے اوسکو لازم تھا کہ اس
موقع پر موجود ہوکر اپنے ہاتھ سے تلک کرتا مگر اوسنے اپنے عوض مین دہائی
بھیجی رام سنگہ نے ناراض ہوکر کہا کیا وہ مجکو لنگور سمجھتا ہے کہ ایک بڑھیا کو ٹیکہ
کرنیکے واسطے بھیجا ہے اور ہمدران حال جالور خالی کرنیکا پیغام بھیجا اور اسیدم
سزاے گستاخی کے واسطے تیاری لشکر کا حکم دیا سرداران راج سے اعتبار اوٹھگیا
اوسنے اومیہ نامے نقارچی کو اپنا مشیر و معتمد کیا چانپاوتون کا آزمودہ کار ऊमया
سردار اس مجنونانہ حرکت کا حال سنکر محل مین آیا کہ صلاح دے مگر رامسنگہ
نے اوس سے تمسخر شروع کیا اور آخیر مین کہا کہ مین تمھارا معیب چہرہ نہین دیکھنا
چاہتا ہون چانپاوت نے نہایت متنفر ہوکر اپنی ڈہال قالین پر لوٹکر رکھدی
اور کہا تمنے راٹھور رنجیدہ کیا ہے وہ مارواڑ کو اس ڈہال کی طرح لوٹ سکتا ہے
یہہ کہکر چلا گیا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر مونڈیا واڑ کو روانہ ہوا وہان پاٹ بردائی मुंडयावाड
یعنی مقدم بھاٹ رہتا تھا اور اوسکی ایسی قدر تھی کہ اول سردار کی برابر لاکھ روپیہ पाटबरदाई
کی جاگیر رکھتا تھا بخت سنگہ مارواڑ کے اول سردار کی روانگی سے مطلع ہوکر اوسکو لانیکے واسطے
آدھی رات کو روانہ ہوا پہنچا تو وہ اوسوقت سوتا تھا بخت سنگہ نے اوسکو جگانے

سے منع کر دیا اور پلنگ کے پاس خاموش مجبار رہا جب اوسکی آنکھ کھلی اور
حقہ مانگا دیکھا کر راجہ بھتیجا سے غصہ رفع ہو گیا تھا اور اوسکی موجودگی سے مناسب
کر لیا کہنے لگا کہ میرا سر موجود ہے اور آپکا ہے بخت سنگہ نے اوسکے متعلقون کواہپد
سے ناگور مین بلانیکے واسطے کہا بھیات نے کہا جودہ پور سے رخصت ہون بخت سنگہ
نے کہا جودہ پور و ناگور مین کیا فرق ہے جب تک مجکو باجرہ کی روٹی ملیگی تمکو
بانٹ کر کھاؤنگا رام سنگہ نے اپنے چچا کو فوج جمع کرنیکی زیادہ فرصت نہ دی اول
खेडली लूनावास کھیڑلی پر مقابلہ ہوا ابتدا اگرچہ لڑائیان ہوئین اخیر لڑائی لونا واس واقع میدان
میڑتہ پر ہوئی طرفین کا بہت نقصان ہوا رام سنگہ کو شکست ہوئی اور وہ
बागरी जैतावत بھاگ گیا بخت سنگہ نے جودہ پور پر قبضہ کیا باگری کے جیتاوت سردار نے جسکی اولاد
वाडकिवाड ابتک مارواڑ کی باڑ کیواڑ کہلاتی ہے راج تلک و تلوار بندہن کیا دار الریاست
کو قبضہ مین لاکر اور زیادہ تر راٹھورون کو اپنی طرف کر کر بخت سنگہ کو رام سنگہ
کے از سر نو ملک حاصل کرنیکا خوف نہ رہا کہ سرداران راج تو اوسکے شامل تھے
जम्बू اور اہلکارون کو بھی ملا لیا مگر جگو پروہت رام سنگہ کا ایسا وفادار رہا کہ اوسکے
شامل نہوا اور جواب صاف دیدیا اس سے بخت سنگہ بھی بہت خوش ہوا
رام سنگہ کے وکیل نے سیندھیہ سے مدد لی مگر بخت سنگہ کا کل ملک حامی
تھا کہ دکھنیون کے مقابلہ کے واسطے تیار ہوا مادہو جی سیندھیہ کا مطلب بجائے
لڑائی لوٹ سے تھا جب دیکھا کہ یہان قابو نہ چلیگا تو علیحدہ ہو گیا پس جو کام تلوار
سے نہوسکا زہر سے لینا چاہا بخت سنگہ ملک مارواڑ کے دروازہ یعنی اجمیر
کے گھاٹہ پر مقیم رہا یہان اوس سے ملنے کو مادہو سنگہ والی آمیر کی رانی

راٹھور جی آئی اوسکی عزت رام سنگہ کے دشمن کی ہلاکت کا کام انجام کو پہنچا
یعنی سمت ۱۸۰۹ مین نزاع مسند نشینی ونفاق خانگی اپنے خلف بجے سنگہ پر چھوڑ کر
بخت سنگہ مر گیا +

اپنے تین برس کے عہد مین بخت سنگہ نے قلعجات مارواڑ کی مرمت اور آراستگی
کری اور شہر کی فصیل کو مضبوط کیا اور احمد آباد کے مال مغرورتہ سے جودہ پور کے
محل مین اضافہ کیا متعصب مسلمانون کے ظلم کا بدلا لیا علاقہ ناگور مین اوس نے
مسجد اور مقبرون کو شکست کر کر اونکے مصالحہ سے قدیم مکانات کی مرمت کری
اور کل قلمرو مین بانگ کا دینا موقوف کر دیا کہ آج تک مارواڑ مین ممنوع ہے
اگر وہ چند سال اور حکمران رہتا تو اوس انقلاب مین جب سے سلطنت تاندان
تاتار یہ سے لب دریاے کشنا کے سپاہیون کو منتقل ہوئی غالب ہے کہ किशना
راجپوت اپنے قدیم حقوق فرمانروائی حاصل کر لیتے ہر ریاست کو یہی منظور تھا
کہ اپنی عافیت کسی مخالف حکومت کو اٹھا دینے مین متفق ہون مگر ملکی اور دنیوی
گناہون نے ظلم جسمانی و مذہبی سے نجات پانیکا موقع حاصل نہونے دیا کسی شاعر
نے اونکے گناہون کے بیان مین اس مضمون کا شعر کہا ہے کہ روسار جودہ پور
و آمیر تخت نشینون کو بیدخل کر سکتے ہین مگر کورم یعنی کچھواہہ نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا
اور کام دہوج یعنی راٹھور نے باپ کو مارا +

الغرض بجے سنگہ بیسوین سال مین بجاے بخت سنگہ مسند نشین ہوا نہ فقط شاہنشاہ
نے بلکہ کل روسار گرد نواح نے اوسکو منظور کیا اور بمقام مار وٹھ واقع سرحد
انتار راستہ طیرتہ جہان اوسنے ایام ماتم ختم کئے راج تلک ہوا وہان زیسار

بیکانیر کشنگڑہ ورپرتاپ گڈھ نے اگرا وسکو مبارکباد دی بعدازان وہ دارالحکومت کو گیا اور وہان پہنچکر بخشش و خیرات سے ماتم و مسند نشینی کی باقیماندہ رسمین ادا کین ٭ چچا کے مرنے سے رام سنگہ کو واسطے حصول اپنے حق کے کوشش کرنیکا موقع ملا کہ اوسنے باتفاق مہاراجہ آمیر مرہٹون سے عہدنامہ کیا کوٹہ اور جے پور کے راستہ سے مرہٹے آئے اور رام سنگہ مع اپنے ہمراہی اور آمیر کی جمعیت کے اونکے شامل ہوا کل فوج بجے سنگہ کو بیدخل کرنیکے واسطے عازم ہوئے ٭ بجے سنگہ بھی مقابلہ کے واسطے تیار تھا فوراً اپنے بہادر ہموطنون کو میڑتہ کے میدان مین لایا کہ پردیسیون کی مداخلت روکنے کے جوش مین فیصلہ حکمرانی مارواڑ کے واسطے مرہٹون کے انتظار مین مستعد و موجود رہے ٭ فوج متفق نے پشکر مین قیام کرکے بجے سنگہ کو خط بھیجا کہ مارواڑ کی گدی سے علیحدہ ہوجاوے راٹھور اگرچہ تعداد مین اونسے کم تھے مگر مطلق خائف نہوئے کیونکہ کچھوا ہون کو تو وے ہیچ سمجھتے ہین اور مرہٹون کا بھی چندان خوف نہ تھا لڑائی شروع ہوئی اور طرفین سے بہت کشت و خون ہوا اسی اثنا مین دو وارداتین وقوع مین آئین اول یہہ کہ سلح پوش جسوقت حملہ کرکر واپس آئے تھے دشمن سمجھکر اونپر توپ کا چھرہ مارا کہ عین اوسوقت مین جب مرہٹے گھبرانے لگے تھے اور میدان چھوڑ بھاگنے کو مستعد تھا یکبارگی اونکی فتح ہوگئی ٭

دوسرے یہہ کہ کشن گڑہ کے راجہ نے اپنے بھائی سانونت سنگہ والی روپ نگر کو بیدخل کردیا تھا وہ تو بندرابن چلا گیا تھا مگر اوسکا بیٹا بہ امید حصول ریاست رام سنگہ کے ساتھہ چلا گیا تھا اور مرہٹون کے ساتھہ فوج مین آیا تھا جب مرہٹون

کواہی فتح مین شت بتھا آپا صاحب افسر فوج مرہٹہ نے اوس سے کہا کہ تیری تدبیر
رام سنگہ کی قسمت سے متفق ہے ہمنے بہت کوشش کری مگر تمہاری تقدیر نے
یاری ندی اب کہو کیا کرین اوسنے کہا اگر اجازت ہو تو مین بھی فریب کرون ❊
اسطرح اجازت حاصل کرکر اوسنے ایک اپنا سوار بھیجا اوسنے دشمن کی فوج مین
جاکر مینوت سردار سے اسطرح کہ گویا اونکی طرف سے کہا کہ تم کیا کرتے ہو بجے سنگہ मैनोत
توپ کے گولہ سے مرا ہوا دوسری طرف میدان مین پڑا ہے یہ سنتے ہی مینوت मैनोत
بھاگے اور اونکے ساتھ جوشنا گیا بھاگتا گیا کسینے اتنا تامل نکیا کہ اس خبر کے
صدق وبطلان کو تحقیق کرے الغرض کل راٹھور غمزدہ ہوکر میدان جنگ سے
چلے گئے اور بجے سنگہ تنہا رہگیا کہ بہزار خرابی گاڑی پر سوار ہو کر گیا ❊
اس لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ایک ایک کرکے قلعجات لے لئے رام سنگہ کو فتح
نصیب ہوئی اور مرہٹے ملک مین پھیلنے لگے مگر اسی اثنا مین بجے سنگہ نے دو
سپاہیون سے دغا کرا کے جے آپا کو مروا ڈالا اسوقت مرہٹے صرف بطور مددگار
سمجھے مگر اوسکے مرنیکے بعد خود دشمن ہو گئے لیکن انجام مین صلح ہو گئی مرہٹون
نے رام سنگہ سے علحدگی اختیار کری اور اجمیر لیکر ملک مارواڑ پر خراج مقرر
کردیا رام سنگہ اپنی عمر مین بائیس ۲۲ لڑائیان لڑا تھا اور ہر ایک مین عزت کیواسطے
جان کو ہتھیلی پر رکھے پھرتا تھا اخیر دنون مین اوسکے مزاج مین بھی بہت حلم
آگیا تھا اور پہلی خطائین سہو ہو گئین تھین مگر کیا فائدہ کہ وقت ہاتھ سے جا تا رہا
آخر کار بحالت جلا وطنی مین وہ سمت ۱۸۲۹ مین بمقام جے پور مر گیا اوسکی جوانمردی
کی یہی تعریف کافی ہے کہ بجے سنگہ لاکھون کا حاکم تھا مگر اوسکو بھی فتح نصیب

نہوئی اور رام سنگہ تھوڑے آدمیون سے جہان گیا فتح کی +

مگر رام سنگہ کے مرنے پر مارواڑ کی آفتون کا خاتمہ نہوا مرہٹون کا راجپوتانہ مین قدم جم گیا اُنہون نے بغرض لوٹ و فوائد کے راجپوتونمین انواع نزاع پیدا کئے بجے سنگہ جیسا جوان و ناتجربہ کار تھا ویسا ہی تہیدست تھا اوّل تو لڑائیون مین بہت خرچ ہوا اور بعد ازان صلح و مصالحت مین خزانہ خالی ہوگیا خالصہ کی زمین غیر مزروعہ رہی زمیندارہ ملک چھوڑ کر چلا گیا بدعملی اور سردارون کی زیادتی سے تجارت موقوف ہوگئی +

مارواڑ کے سردار دیگر ریاستون کے سردارون کی نسبت بہت زبردست ہین اول سبب تو یہہ ہے کہ رئیس کے ساتھہ ہی اُنہون نے بھی اس جنگل مین بود و باش اختیار کری دوسرے اجیت سنگہ کی نابالغی مین اوسکی طرف سے جنگ و جدل ہوئی اوسمین اونکی طاقت بہت بڑہ گئی تیسرا سبب جسنے اس پُرمصیبت زمانہ مین آفات کا اضافہ کیا قانون تبنیت بھی پیدا ہوا اس پوکرن مین کہ چانپاوتون کی دوم درجہ کی مگر سب سے زبردست جاگیر ہے اجیت سنگہ کا بیٹا دیبی سنگہ متبنی ہوا تھا متبنی لینے کا اختیار سردار متوفی کی بیوہ اور خاندان کے بڑے بوڑہون کو ہوتا ہے مگر دیبی سنگہ کے متبنی لینے مین معلوم نہین کہ سردار متوفی نے اپنے آقا کی اولاد کو جاگیر ملنے کی نیت سے وصیت کری تھی یا قریب تر خاندان مین کوئی اس لائق متصور نہوا تھا اگرچہ متبنی ہونیوالے کا ربط و تعلق اپنے اصلی خاندان سے قطع ہوجاتا ہے مگر اس موقع پر جس حالت مین اوسکے حقیقی بھائی حکمرانی راج کے واسطے آپسمین نزاع کرتے تھے اوسکے دعوی ریاست کا

سوہو جانا محال تھا مگر راجپوتوں کا قاعدہ یہی ہے کہ جو اسطرح متبنٰی ہو اوسکی اولاد جاگیر دار سے دور ہو کر باقتضائے محروم الارث ہو جاتی ہے اور بخلاف اسکے جو کوئی بعید خاندان سے رئیس کا متبنٰی ہو جاوے اوسکی اولاد مستحق سمجھی جاتی ہے چنانچہ سند مارواڑ کا وارث ہونے پر ایڈر والے قریب ترین باستحقاق سمجھے جاتے ہین ❊

چانپاوتون نے چاہا کہ اپنے آقا اور ملک پر اپنا تسلط رکھین دلیپ سنگہ نے آہوہ کے اور دیگر سرداران اپنی شاخ سے اتفاق کیا اور اپنے ہی لوگون کی جمعیت کو رئیس کا محافظ مقرر کر کر دو فریق کئے کہ ایک راجہ کے پاس قلعہ مین رہتا اور دوسرا شہر مین رہتا جب کبھی راجہ اپنے ملک کی خرابی پہاڑیون کی زیادتی اور سردارون کی لوٹ کھسوٹ کی شکایت کرتا دیپ سنگہ پوکرن والہ کہتا تھا کہ آپ مارواڑ کا کیون فکر کرتے ہین اوسکا انتظام میری تلوار کے قبضہ مین ہے راجہ کو اس سے بہت رنج و افسوس ہوتا تھا اور وہ جگو نامے اپنے دہابھائی سے مشورہ کرتا تھا یہ شخص بہت عقیل و تجربہ کار تھا اوسنے نیک صلاحین دیکر راجہ کو بھی بہت ہوشیار کر دیا چانپاوتون کا اشتباہ رفع کر کر اوسنے سندہ کے لوگون کی ایک جمعیت واسطے حفاظت شہر اور رسد رسائی کے نوکر رکھی کہ راج مین اول تنخواہ دار فوج یہی ہوئی ہے یہ لوگ پیادہ تھے اور کچھ انگریزی تواعد بھی جانتے تھے کہ مرہٹون کے مقابلہ کے بعد قواعد دان فوج فایق سمجھی جانے لگی ایسے ہی موجبات سے میواڑ و جے پور مین ملازم فوج رکھنے کا دستور جاری ہوا اور جاگیر دارون کا زور کم ہوتا گیا ان لوگون مین زیادہ تر پوربیہ اور راجپوت

जग्गू

اور سندھی اور عرب اور روہیلہ ہوتے ہین خاص رئیس کے محکوم ہین
اور انکا مال کی معرفت انکو احکام ملا کرتے ہین اسطرح وے رئیس اور بھائی
بیٹیون کے درمیان باعث نفاق اور منبع حسد و خصومت ہوئی اور اگرچہ
اس قسم کی شرح کل ریاستون مین ہوگئی مگر بجز کوٹہ کے کہ وہان چند قواعد والی
پلٹنین اور رسالونمین ضبطی جاگیرات سے ہوگئین کسی ریاست مین زیادہ زور
نہ پکڑنے پائے اسطرح دھابھائی نے سات سو آدمیون کی جمعیت کرکے انکو
قلعہ کے دروازہ پر متعین کیا اور راجہ نے بصلاح دھابھائی اور دیوان فتحچند
کے انتظام بناسائی تدبیر کی ریاست مین روپیہ کی ایسی قلت تھی کہ دھابھائی
نے اپنی والدہ یعنی راجہ کی دھاے سے خودکشی کا خوف دیکر پچاس ہزار
روپیہ لیا اور گھوڑون کی بیہ قلت تھی کہ سردارون کو گاڑیون مین بٹھا کر
ناگور مین بھیجا یا وہان بجایہ سرکوب پہاڑی لوگون کے اوسنے فوج کو آراستہ کیا
اور قلعہ کی فصیل سے توپین اتار کر توپخانہ بنایا اور اس فوج کے ذریعہ سے
सीलवगरी پہاڑی سرکش لوگون کو سزا دی اور وقت والپسی سیبل بکریا کے قلعہ پر حملہ
کیا اس سے سب جاگیردارون کو خوف ہوا اور مارواڑ کے کل بھائی بیٹے
बिसलपुर جودھپور سے بیس میل مشرق مین بمقام برسل پور مقابلہ کے واسطے جمع ہوئے
گوردھن کھیچی نامے پردیسی راجپوت پر بخت سنگھ کا بوجہ بہادری اور وفاداری
کے سبب سے زیادہ اعتبار تھا اور مرتے وقت وہ بجے سنگھ کو اوسپر ویسا ہی
اعتبار کرنیکی وصیت کر گیا اسکے ذریعہ سے راجہ نے اپنے بھائی بیٹون کو مفسدہ
سے باز رکھنے مین کوشش کی اوسنے اول راجہ کو فہمائش کی کہ اپنی عزت کا

اعتبار کر کے اونکے پاس تنہا جاوے اور بنظر حفظ مراتب اونکے پاس اول خود
جاکے کہا کہ تمھارا آقا خود تمھارے پاس آتا ہے اوسکا استقبال کرو مگر کسی نے
توجہ نکری انجام کار گورذن راجہ کو سردار اہوہ کے ڈیرہ پر لیگیا اور وہان
سب جمع ہوگئے راجہ نے پوچھا کہ تم سب کیون ناراض ہو انھون نے شکایتین بیان
کین راجہ نے اوسکا رفع کرنا منظور کیا اور بشرائط ذیل صلح ہوگئی +

اول دہا بھائی کا زور کم کرنا دوم ٹیپہ بھی ٹھاکرون کو دیجاوے سوم دہا
قلعہ سے شہر مین آجاوے +

ان شرطون مین سراسر نزاع کی صورت تھی کیونکہ اول شرط مین فتح جدید کی
موقوفی مضر تھی اور اوسکے ہی سبب سے پہلے عملدرآمد ہوا ونہ دوسرے مین راجہ
کا اختیار جاتا رہا کہ وہ کسی کی جاگیر ضبط نہین کر سکتا اور نہ کسی کو دے سکتا مگر
دلو عنا و کرنا منظور کرنا پڑا اسطرح براے نام رضامندی ہوکر بعض سردار اپنی
جاگیرون کو چلے گئے چند اوت جودہ پور کو گئے اس غرض سے کہ راج مین
پہلا سا رسوخ حاصل کرین +

راجہ بجے سنگہ کے گرو آتما رام کے انتقال تک یہی حال رہا حالت بیماری مین
راجہ نے اوسکی دعا حاصل کرنیکے واسطے بہت خدمت کی چنانچہ گرو نے دعا
دی کہ میری وفات کے ساتھ تمھاری سب تکلیف رفع ہوجاویگی راجہ نے
اوسکے انتقال پر بہت غم کیا اور بطور تعظیم کے اوسکا کریا کرم قلعہ مین کرنیکا حکم دیا
اور رانیان بھی اوسکی اخیر پرستش کرنیکے واسطے مع ہمراہیون کے آتین اور
اور سردار لوگ رسمات تجہیز و تکفین مین شریک ہونیکے واسطے چڑھے جب وے

پہاڑ مین قلعہ کے کٹے ہوئے زینون پر پہنچے دیوی سنگہ یکایک پکارا آج کا دن منحوس
ہے مگر کسی خوشامدی نے یہہ کہکر کہ تم مارواڑ کے ستون ہو تمکو کون دیکھہ سکتا ہے
رفع شک کر کر آہستہ آہستہ کل مقامات سے گذر گئے جب نقار دروازہ پر
پہنچے دروازہ بند پایا سردار آہوہ پکارا کہ دغا ہے اور کہکر برہنہ تلوار لیکر لڑنے لگا
طرفین سے بہت آدمی مارے گئے باقیماندہ قید ہوگئے مگر قید مین بھی جب
دیابہائی نے کہا کہ تمکو مرنا پڑیگا انہون نے درخواست کری کہ ہمکو تلوار
سے مارنا سپاہیون کی ناپاک گولیون سے نہ مارنا معلوم نہین کہ انکی یہہ
خواہش حاصل ہوئی یا نہین مگر چانپاوتون کے تین سردار جیت سنگہ والی آہوہ
دیوی سنگہ والی پوکرن اور سرسول والا اور چیتر سنگہ سردار کومپاوتان وغیرہ
چاندرین والہ اور نیماج کا کنور اور راس کا سردار کہ اوسوقت اوداوتون چांदरैन नीमाज रास
مین اول تہا مارے گئے ہلاکت کے وقت دیوی سنگہ کی البتہ یہہ عزت ہوئی کہ
راجہ کے خاندان مین ہونیکے لحاظ سے اوسکی خونریزی نکری مگر افیون کا پیالہ دیکر
مارا مگر اوسنے مٹی کے پیالہ مین پینے سے انکار کر کر اپنا طلائی پیالہ طلب کیا جب وہ
نملا تو دیوار سے سر مار کر مر گیا اسوقت کسی تنگ ظرف شخص نے اوس سے پوچھا
کہ آپکی وہ تلوار کہان ہے جسکے قبضہ مین مارواڑ ہے اوسنے جواب دیا پوکرن
مین سپلا کی کمر سے بندھی ہے چنانچہ اوسکے اس قول کی اچھی طرح تصدیق ہوئی
کہ اوسکا بیٹا سبل سنگہ بفور استماع خبر ہلاکت باپ کے اپنی فوج لیکر انتقام کے
واسطے چلا اول اوسنے تجارتگاہ پالی کو جلایا اور لوٹ لیا اور بعد ازان بلوارہ बलवाड़ा
واقع لب لونی پر حملہ کیا کہ اوسمین وہ خود مارا گیا*

کچھہ عرصہ کے واسطے فساد کا انسداد ہو گیا تجارت جاری ہوئی ملک مین امن
رہا بجے سنگہ نے سردارون کو مہمات مین مصروف کرکے اپنا وفادار کیا اول کوہستانی बाहमाम
اور صحرائی لوگون پر حملہ آور ہوا کہ اس سبب سے حاکم سندہ سے لڑائی ہوئی اور
امرکوٹ حاصل ہوا شمال غرب مین جیسلمیر کا ملک کم کیا اور سب سے زیادہ ملک अमरकोट
گوڈواڑ کہ آمدنی مین کل مارواڑ کی برابر ہے حاصل کیا راٹھورون کے آنے मारवाड़
سے بیشتر یہ ملک مانڈور کے رئیسون کے قبضہ مین تھا بعد ازان قریب پانچ मांडोर
صدی تک سیسودیون کے قبضہ مین رہا جب میواڑ مین نزاع رہا تب رانا सीसोदवों
نے بنظر امنیت راجہ بجے سنگہ کو سپرد کر دیا تھا اور اسوقت سے ابتک شامل
مارواڑ چلا آتا ہے +

کچھہ عرصہ تک مارواڑ مین امن رہا پھر جب مرہٹون کا زور ہوا راجپوتون کو باہم
اتفاق کرنا پڑا اوس زمانہ مین آمیر مین پرتاب سنگہ صاحب ہمت اور دلاور تھا
اوسنے سمت ۱۸۴۴ مین مشترک دشمنون کے مقابلہ مین فوج بھیجی اور بذات خود افسر
فوج ہوکر جانیکا بجے سنگہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اس سے تونگہ کی لڑائی وقوع तोंगा
مین آئی اور راٹھورون نے کمال جوانمردی سے فتح حاصل کری قواعد دانی کا
خوف نکرکر اونھون نے ڈیبائنی صاحب کی پلٹنون پر حملہ کیا اور گولہ اندازون
کو عین توپون کے سر پر بھالون سے مقتول کرکر سیندھیکو نہ فقط اسی میدان
جنگ سے بلکہ کچھہ عرصہ کے واسطے کل مہمات سے مفرور کر دیا اس فتح سے
بجے سنگہ نے اجمیر کا قلعہ لے لیا اور عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کر دیا سیندھیہ
کی ہوشیاری اور ڈیبائنی صاحب کی لیاقت سے اس نقصان کا معاوضہ

حاصل کرلیا اور چوتھی سال مرہٹون نے اس خجالت کے رفع کرنیکے واسطے اس کثیر التعداد فوج سے چڑہائی کی کہ ہندوستانی لڑائیون مین بہت کم جمع ہوئی ہے سمت ۱۸۴۷ مین پاٹن اور میرتہ کی خونخوار لڑائیان وقوع مین آئین اونمین بمقابلہ فنون یورپ کے راجپوتون کی ہمت کمال دلیری سے مگر عبث ظہور مین آئی انجام یہہ ہوا کہ ساٹھہ لاکھہ روپیہ مصادرہ فوج خرچ لیا گیا جسقدر نقد نہ وصول ہوسکا اوسکے عوض مین مال واسباب اور اول مین آدمی لئے گئے +

पाटन
मेड़ता

اجمیر کہ تونگہ کے چند روز فتح کے بعد لی تھی پھر واپس دی گئی اور مارواڑ سے براے دوام علیحدہ ہوئی بلا مقابلہ خالی کرنے مین ہتک عزت تھی اور مقابلہ کرنے مین اپنے آقا کی نافرمانی اسواسطے دونون طرح کی ذلت سے بچنے کے واسطے دمراج وہان کے قلعہ دار نے برادہ الماس کا زہر کھایا اور مرگیا اس وفادار ملازم نے کہا مہاراجہ صاحب سے کہدو کہ صرف اسی طرح مین آپکے حکم کی تعمیل کرسکتا ہون صرف میری لاش کے اوپر ہوکر دکھنی اجمیر کے اندر آسکتے ہین +

दमराज

اب مارواڑ مین فساد ہونیکی ایک اور صورت پیدا ہوئی مہاراجہ اجیت سنگہ کے چودہ پسران مین سے پانچ حسب تفصیل ذیل تھے +

ابھے سنگہ جسکا رام سنگہ ہوا	بخت سنگہ جسکا بجے سنگہ ہوا	انند سنگہ جو ایڈر مین متبنی ہوا
راسو جو جابوہ واقع مالوہ مین متبنی ہوا	دیبی سنگہ جو پوہکرن مین متبنی ہوا	

इडर
झाबना

بجے سنگہ کی اولاد

فتح سنگہ طفولیت مین چیچک سے مرا	ظالم سنگہ میواڑ کی رانی سے بجے سنگہ کا جانشین	

ساونت سنگہ جسکا سور سنگہ شیر سنگہ جسکا بیٹا مان سنگہ متبنی ہوا

بھوم سنگہ جسکا بھیم سنگہ اوسکا بیٹا دھونکل سنگہ دعویدار ہوا گمان سنگہ جسکا مان سنگہ ہوا

سردار سنگہ جسکو بھیم سنگہ نے مارا +

اپنی عمر کے اخیر حصہ مین راجہ بجے سنگہ نے اوسوال قوم کی حسین عورت پر عاشق ہوکر اُسکو اپنا پاسبان یعنی حرم کرلیا تھا اور اوسکے عشق مین ایسا محو ہوگیا کہ جب لڑکا جو اوس سے پیدا ہوا تھا مرگیا اوسکی تشفی کے واسطے اپنے نبیرہ مان سنگہ کو اوسکی گودی بٹھاکر متبنی کردیا اور اس تبنیت کو جایز کرنیکے واسطے سرداران ریاست کو طلب کیا کہ اوسکو نذر دیکر ولیعہد ریاست قبول کرین مگر سرکش سرداروں نے کنیزک کے لڑکے کو اپنا آقا کرنے سے انکار کیا مجبور راجہ نے اوسکو خود متبنی کرکر سرداروں کی فرضی منظوری سے اپنا اطمینان کرلیا ایک دفعہ مان سنگہ کو ناگور مین بھیجا گیا مگر پاسبان نے اس خیال سے کہ شاید وہ وہان رہکر گمراہ ہوجاوے اور میرے اختیار سے جاتا رہے واپس طلب کرلیا اور اپنے آدمیون کے ضبط مین رکھا + بجے سنگہ کی بدچلنی اور پاسبان کی گستاخی اور شرارت سے نئے نئے نفاق پیدا ہوئے اور رٹھاکر لوگ اوسکو خارج کرنیکے واسطے مالکاسنی مین جمع ہوئے +

اس خیال سے کہ پہلی تدبیرین سرداروں کو رضامند کرنے مین کارگر ہوئی تھین وہ اونکے لشکر مین گیا مگر جب وہ صلح و مصالحت کرتا تھا سرداران تعق نے سردار راس کو جو اپنی پارٹی سے قلعہ کی نوکری پر تھا بھیم سنگہ کو اُتار لانیکے واسطے لکھا اوسنے پاسبان سے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو لشکر مین بلایا ہے

اور تمھارے ساتھ کے واسطے جمعیت تیار ہے اسطرح اوسکو اوسکے ہمراہیون سے
علیحدہ کیا اور جسوقت وہ میانہ مین سوار ہوئے کسی نامعلوم شخص نے اوسکو
ہلاک کرڈالا اوسکا مال و اسباب فوراً ضبط ہوا اور سردار راس بھیم سنگہ
کو لیکر روانہ ہوا کہ اوسکا ڈیرہ شہر کے ناگوری حد پر نصب ہوا تھا اگر وہ اپنے
ڈیرہ پر قیام نکر کے سرداران متفق کے پاس چلا جاتا تو اوسیوقت بجے سنگہ خارج
اور وہ مسندنشین ہوجاتا مگر اوسکے اوٹھ جانیکی خبر جسوقت سردارون کے
پاس پہنچی اوسیوقت راجہ کو بھی پہنچگئی کہ وہ وہان سے فوراً روانہ ہوا اور
सूजत सिवाना بھیم سنگہ کو سوجت اور سیوانہ کی جاگیر دیکر رضامند کرلیا اور فوراً سیوانہ
کے قلعہ پر بھیجدیا اور اپنے بڑے بیٹے ظالم سنگہ کی حق تلفی کری تھی اوسکے
غصہ کو گوداردیکر رفع کیا اور اوسکو خفیہ ہدایت کردی کہ اپنے بھائی بھیم سنگہ
پر حملہ کرے کہ وہ مغلوب و مفرور ہوکر اول پوکرن مین گیا اور وہان سے
جیسلمیر کو چلا گیا *

اس نزاع کی حالت مین کہ ملک اطراف سے کٹ گیا تھا سردار بر سر فساد تھے
بیٹے اور پوتے باہم لڑتے تھے اور جس محبوبہ پر حظ نفس موقوف تھا مرگئی
تھی اکتیس [۳۱] برس راج کر کر اسارہ سمت [۱۸۰۰] مین راجہ بجے سنگہ کا انتقال ہوا *
بجے سنگہ کے انتقال کی خبر اوسکے پوتے بھیم سنگہ کو بمقام جیسلمیر فی الفور
پہنچائی گئی اور وہ بائیس [۲۲] گھنٹہ مین جودہپور مین داخل ہوا اور براہ
راست قلعہ مین جاکر گدی پر بیٹھ گیا ہمدران حال اوسکا رقیب ظالم سنگہ کہ وارث
باستحقاق تھا مسندنشینی کے واسطے مبارک وقت کا منتظر رہا کہ اوسکو کبھی

میسر نہ آیا جسوقت ظالم سنگہ کی مفروری کا نقارہ بجا شہر مین بھیم سنگہ کے مسندی
کی خبر مشہور ہوئی بلارہ تک اوسکا تعاقب ہوا وہان اوسپر حملہ ہوا شکست کہا کر
اودیپور کو بھاگا وہان راناصاحب نے اوسکی بیش قرار جاگیر مقرر کر دی
اور اوسنے اپنی بقیہ عمر تحصیل علم مین صرف کی ایک دفعہ اپنے ہاتھ سے فصد
کھولی کہ بجاے رگ کے پٹھہ کٹ گیا اور خون نکلنے سے بند نہوا کہ اسی سے وہ مر گیا
اوسکے روحانی اور جسمانی اوصاف بہت عمدہ تھے بہادر سپاہی اور لئیق شاعر تھا

خوش نصیب بھیم سنگہ نے چاہا کہ بلا شرکت غیرے حکمران ہو اوسکا باپ اور تین
چچا تو پہلے ہی مر گئے تھے صرف شیر سنگہ اور سردار سنگہ رہ گئے چنانچہ سردار سنگہ کو
مار ڈالا اور شیر سنگہ کی آنکھین نکال کر اندہا کر دیا کہ اوسنے تھوڑے دنون بعد
سر کہوڑ کر زندگی سے نجات پائی سور سنگہ کہ بجے سنگہ کی اولاد مین سب سے زیادہ
محبوب العوام تھا باقی رہ گیا اوسکے عمدہ اوصاف اوسکے حق مین زہر قاتل
ہوئے کہ مثل اوروں کے وہ بھی مرگیا۔

اب بھیم سنگہ کو کل خاندان مین سے صرف مانسنگہ کا خلش رہا وہ بھیم سنگہ کی
رسائی سے باہر جالور مین رہتا تھا اگر وہان بھی اوسکی تلوار کچہ کام کر لی تو پھر
خاندان مین اوسکے سوا کوئی اور نہ رہتا اسصورت مین وارث ریاست
کوئی اندر سے آتا اور بجے سنگہ کے بد نام پسر دہونکل سنگہ کا دعوی کہ وہ اپنے
والد کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا مارواڑ کی گدی کے واسطے راٹہوڑون مین
باعث جنگ وجدال نہوتا۔
اسطرح کل دعویداران مسند کا خاتمہ کر کے بھیم سنگہ نے مانسنگہ کی گرفتاری مین

کوشش کی مگر جالور کے قلعہ کا محاصرہ غیر ممکن تھا اسواسطے صرف معمولی
اور مان سنگہ مع ہمراہیون کے گاہ گاہ نکلکر اپنے گذارہ کے واسطے غارتگری
کیا کرتا تھا ایکدفعہ پالی پر حملہ کیا تب وہ مرنے سے بمشکل بچا واپسی کے وقت
آہور اونپر حملہ ہوا مان سنگہ کا گھوڑا چھین لیا گیا اگر آہور کا سردار اپنے پیچھے گھوڑے
پر سوار کر کر نہ لے آوے تو غالب تھا کہ وہ گرفتار ہو جاتا اگر بھیم سنگہ کے سردار
سرکش نہوتے تو یقین ہے کہ مانسنگہ کی جان نہ بچتی متنازعہ مسند نشینی کے ساتھ
ہمیشہ ناپسندیدہ فریق پیدا ہو جاتے ہین بھیم سنگہ بھی مثل رام سنگہ کے نہایت
تند مزاج تھا جو سردار لوگ محاصرہ جالور پر مامور تھے اونکو بجاے گھوڑون
घानीराव کے سواری کے واسطے بیل دئے کہ وے ناراض ہو کر گھانی راو علاقہ گودوار
مین چلے گئے مگر پھر فریقین سے متنفر ہو کر ملک سے بالکل نکل گئے اور قرب
جوار کی ریاستون مین پناہ لی اکثر جاگیرین ضبط ہوئین نیماج کہ اودا اوتون
کا مقدم مسکن ہے ایک برس لڑ کر شکست ہوا اور اوسکی دیوار مسمار کر ڈالین
پھر جالور پر حملہ ہوا جب اوسکے ہمراہی کم ہو گئے اور نیچے کا شہر قبضہ سے جاتا رہا
مانسنگہ کو کچھ امید نہ رہی بتاریخ ۳ مارگ سمت ۱۸۶۰ گیارہ برس کی جفاکشی کے
بعد کہ جب اوسکے رفیق جلاوطن ہو گئے اور صدہا فاقہ کشی یا تلوار سے مر گئے
راجہ بھیم سنگہ کے انتقال کی خبر پہنچی فوج کے سپہ سالار نے پیغام بھیجا کہ آپ آوین
آپ ہمارے آقا ہین اور ہم آپکی اطاعت کرینگے یہہ خبر ایسی یکایک آئی کہ اگرچہ
इंद्रराज اوسکے ساتھ اندر راج وزیر کا خط بھی تھا مگر مان سنگہ کو یقین نہ آیا لیکن جب دیوناتھ
देवनाथ گرو لشکر مین جا کر اولٹا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ لشکر کے کل آدمیون نے

موچھین مونڈالی ہین تب باور کیا اور مانسنگہ جاکر فرمانروائے مارواڑ ہوا بتاریخ ۵ منگسر سمت ۱۸۶۰ کو مانسنگہ مسندنشین ہوا تھا اور تھوڑے دنون بعد سوائی سنگہ پوکرن کہ جاننا والون مین نہایت زبردست ہے اوس سے رنجیدہ ہوکر بیسر پرخاش ہوا اگر انتقام مین کچھہ خوبی سمجھی جاتی تو سوائی سنگہ عمدہ بین اشخاص مین سے ہوتا دیوی سنگہ کی تلوار کہ سبل سنگہ سے اوسکے پوتے سوائی سنگہ کے ہاتھہ مین آئی سچ کا ہتیار نہ تھا اوسنے مسندنشینی کے وقت سے مرتے دم تک مان سنگہ کو ترسان ولرزان رکھا سوائی سنگہ اپنے فریق کے لوگون کو لیکر چمپاسنی نامے مقام پرکہ جودہپور سے قریب پانچ میل ہے لگیا وہان مشورہ قرار پایا اوسنے سردارون سے کہا کہ بھیم سنگہ کی رانی حاملہ ہے اور سب سے منظور کرالیا کہ اگر اوسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ مارواڑ کی گدی پر بٹھایا جاوے وے سب متفق ہوکر جودہپور مین آئے اور رانی کو شہر مین اپنی حفاظت مین رکھا پھر ایک جلسہ ہوا اوسمین راجہ بھی شریک تھا اوسنے بھی منظور کیا کہ اگر لڑکا ہو تو بطور وارث مارواڑ کے ناگور وسیوانہ کا مالک ہوگا اور اگر لڑکی ہو تو مہاراجہ آمیر کے ساتھہ منسوب ہوگی مدت معہود گذر کر بچہ پیدا ہوا مگر اوسکی جان کا خطرہ تھا رانی نے اوسکی ولادت اور نوعیت کو مخفی رکھا بلکہ ٹوکرہ مین رکھکر کسی معتمد کے ہاتھہ شہر سے باہر نکالدیا کہ رفتہ رفتہ سوائی سنگہ پاس پہنچا اوسنے دھونکل سنگہ نام رکھا اور دو برس تک مخفی رکھا کہتے ہین کہ اگر مان سنگہ ایام گذشتہ کے حالات بھول جاتا تو شاید آیندہ بھی مخفی رہتا مگر اوسنے طریقہ عفو تقصیرات سے انحراف کرکے جنھون نے اوسکے ساتھہ جالور مین وفاداری

चम्पासनी

کری تھی صرف اونکاہی عزت واعتبار کیا اور جواپنے آقا کے حکم سے اوسکے مخالف رہے تھے اوننے متنفر رہا اوس زمانہ کے رفیقون مین صرف چند سردار نورا تھوڑ تھے اور باقی کل غیر قوم بھاٹی راجپوت بائیشنو سوامی ماتحت مہنت کھیم داس تھے ٭

دو برس گذرے تب سوائی سنگہ نے اپنے فریق کے سردارون کو اطلاع دی انھون نے راجہ مان سنگہ سے ایفاء اقرار یعنی عطاے سنار ناگور وسیوانہ کے واسطے کہا اوسنے اقرار کیا کہ اگر یہہ بچہ واقع مین میرے متقدم سے پیدا ہوا ہے تو مین ضرور ایفاء وعدہ کرون گا رانی کی جبلی محبت پر بھی خوف ریاست غالب آیا اور رانی نے کہ جو دہ پور مین تھی بچہ سے اپنا لادعوی لکھدیا اوسکے جواب نے سردارون کو خاموش اور چند روز کے واسطے اس معاملہ کو ملتوی کردیا خصوص اسوجہ سے کہ اوسکی ہمخوابی راجہ مرحوم کے ساتھہ تحقیق نہوئی ٭

اگرچہ اوسوقت سوائی سنگہ معقول ہوگیا مگر بجاے علانیہ مقابلہ آرائی کے ایسی خفیہ تدبیر کری کہ جسکے انجام مین خود تباہی مین آیا اور اپنے ملک کی آزادی کو غیر لوگون کو منتقل کردیا اول اوسنے دہونکل سنگہ طفل کو پوہکران سے زیادہ محفوظ مامن کھیتڑی مین بھمراہی چیتر سنگہ بھاٹی راجہ ابھے سنگہ کے پاس بھیجدیا اور بعد ازان ایک ایسا فتور پیدا ہوا کہ اوس سے اوسکی دور اندیشی فراست بخوبی ظاہر ہوئی ٭

بھیم سنگہ راجہ متوفی کی شادی رانا میواڑ کی دختر سے قرار پائی تھی مگر قبل اداے رسمیات ابتدائی کے وہ مرگیا سوائی سنگہ نے عاشق مزاج جگت سنگہ راجہ آمیر کو دختر مذکور سے شادی کرنے پر آمادہ کیا کہ اوسنے رسمیات نسبت

بھراہی جمعیت چار ہزار کس اودیپور کو بھیجے پھر سوائی سنگھ نے مان سنگھ کو آگاہ کیا کہ
دختر مذکور کی نسبت راجہ مارواڑ سے ہوئی تھی بھیم سنگھ کی خاص ذات سے نہ تھی
اب اگر اوسکو راجہ آمیر لے لیگا تو مارواڑ کی ذلت ہوگی اسپر مانسنگھ نے افروختہ ہوکر
تین ہزار سوار بھراہی جمعیت ہیراسنگھ رسمیات نسبت کو روکنے کے واسطے سرحد
میواڑ پر بھیجے اسپر جگت سنگھ نے آمادہ جنگ ہوکر فوج جمع کرنی شروع کری اور
بھرتی جاری کردی +

جب سب طرح فساد کی تیاری ہوگئی سوائی سنگھ پردہ رفع کرکے علانیہ منصرف ہوا
کھیتری میں جاکر وہان سے دھونکل سنگھ کو جے پور لیگیا اور جگت سنگھ کے ساتھ کھانا
کھلاکر اوسکی اصلیت قایم کردی اور راجہ بھیم سنگھ متوفی کی ایک رانی کی گود مین
بٹھاکر اوسکے دعوی مسند مارواڑ کو استحکام دیا جب وہ اسطرح مہاراجہ آمیر کا
بھانجہ ہوگیا تو مارواڑ کے سردار بھی جنھون نے اوسکے حق کو مانسنگھ کے حق سے
بہتر سمجھا آکر اوسکے گرد جمع ہوگئے تابحدیکہ راجہ بیکانیر بھی کہ اس خاندان سے
علیحدہ وخود اختیار شاخ مین مقدم ہے اوسکا شریک ہوا اور مانسنگھ بے مدد
رہ گیا تاہم وہ اپنے موروثی دلیری سے بمقابلہ دشمنون کے کہ سب ملکر ایک
لاکھ سے زیادہ ہوگئے تھے سرحد کیطرف روانہ ہوا اس ہنگامہ مین کہ ظاہرا کشن کنور
دختر والی میواڑ کے ازدواج کے واسطے ہوا تھا ہندوستان کے دور دور کے
ممالک سے مدد آئی تابحدیکہ مرہٹے بھی جو بطمع تنخواہ ولوٹ ایسے موقع کے
ہمیشہ منتظر رہتے تھے جوق جوق آنے لگے جے پور کی دولت واسطے تقویت فوج
حملہ آور کے ذریعہ کافی تھا کہ ہر طرف سے اونکی کمک آنے لگی راجہ مانسنگھ

کو صرف ہلکر سے امداد دستگیری تھی کیونکہ جب لارڈلیک صاحب کے تعاقب
سے وہ اٹک کو سفر و رہوا تب مانسنگہ نے اوسکے عیال واطفال کو پناہ دی تھی مگر
سوائی سنگہ نے اُسکو بھی گمراہ کردیا یعنی جب وہ مانسنگہ سے صرف اٹھارہ میل کے
فاصلہ پر رہگیا اور دوسرے روز ملنے کا اقرار کیا تھا دس لاکھ روپیہ کی ہنڈوی
باقرار اداے بمقام کوٹہ عند الوالپسی دیکر علیحدہ کردیا اور جگت سنگہ اور دہونکل
गींगोली اپنے مخالف پر کہ بمقام گینگولی مقیم تھا حملہ آور ہوئے جب فوجین برسر مقابلہ
ہوئین مارواڑ کے سردار جو مانسنگہ کے ساتھہ تھی تیار ہوکر سلام کرنیکے واسطے آئے
مانسنگہ نے خیال کیا کہ لڑائی پر جانیکے واسطے آئے ہین مگر یہہ معلوم ہوا کہ وے
جسنے سلام کرنیکو آئے تھے فوراً دشمن کی فوج مین شامل ہوگئے یہانتک
بغاوت ہوئی کہ میرتہ بھی جو ہمیشہ سے وفاداری مین مشہور ہین مع جانباوت
कुचावन म्हेाव वجیتاوتون کے دہونکل سے جاملے صرف چار سردار کچاون اہور جالور
जालोर नीमाज نیماج کے مانسنگہ کے ساتھہ رہے کہ صرف انہین کی جمعیت اور بوندی کی کمک سے
وہ لڑائی پر گیا اس مصیبت زدہ حالت مین اوسنے خودکشی کا ارادہ کیا مگر
شیو ناتھہ سنگہ کچاون والے نے اپنے ہاتھی سے اوترکر صلاح دی کہ گھوڑے
پر سوار ہوکر بھاگ جاؤ مین پیچھے سے لڑتا رہونگا راجہ نے کہا کہ اپنے خاندان
مین سے اول مین ہی کچھوایون کو پشت دکھاکر راٹھور قوم کو ذلت دونگا مقام
परबतसर جہان لڑائی ہوئی یعنی گھاٹہ پربت سر سے ایک میل بڑہ کر بھاگنے کے واسطے
اچھا موقع تھا بوندی کی پلٹنین اور فوج ملازم مانسنگہ محکوم ہندل خان بہادری
سے لڑتے رہے اور اونیارہ کے راو کو جو متعاقب ہوا تھا روکا راجہ مان سنگہ

اس سے میڑتہ مین پہنچ گیا اور وہان سے براستہ پیپاڑ دارالحکومت کو روانہ | पीपार
ہوا یہان اوسکے ساتھ صرف چار سردار اور تھوڑے سے آدمی پہنچے لشکر غارت
ہوگیا بالارا و انگلیہ نے اٹھارہ توپین چھین لین اور سب توپین خیمہ و ہاتھی و
اسباب میر خان نے لوٹ لئے اور پیپاڑ سر وغیرہ دیہات گرد نواح غارت
ہوئے +

یہانتک تو سوائی سنگہ اور دہونکل سنگہ کی تدبیرین کارگر ہوتی گئین مگر جب فوج
متفق میڑتہ مین پہنچی رئیس جے پور نے سوائی سنگہ سے کہا کہ تمہاری فتح ہوگئی تم
اپنا کام کرو اور ہمین اودے پور جاکر شادی کرون وہ اس حالت انتقام کشی
مین بھی اگرچہ مانسنگہ کا بدخواہ تھا مگر مارواڑ کی بدنامی کا خواہان نہ تھا اور اگرچہ
اوسنے یہہ تدبیر اپنا مطلب نکالنے کے واسطے کری تھی مگر یہہ اوسکو ہرگز منظور
نہ تھا کہ جے پور کا رسوخ زیادہ ہو سوائی سنگہ نے خیال کیا تھا کہ مانسنگہ جودہ پور
نہ جاویگا جالور مین ٹھہریگا اور مین اور دہونکل سنگہ جودہ پور پر قابض ہوجاوینگے
اسواسطے فوج متفق کی آئندہ جانیکی ضرورت نہ سمجھکر اوسنے میڑتہ مین تین روز
مقام کردیا اوسکا خیال صحیح تھا راجہ برسلپور تک تو سیدہا جالور کے راستہ پر | बिरसलपुर
گیا مگر وہان سے بصلاح سنگی گیان مل ارادہ بدل گیا سنگی نے کہا جودہ پور
نو کوس بجانب راست ہے اور جالور سولہ کوس مقابل مین پہنچا دونون
جگہہ کا یکسان ہے لیکن اگر دارالحکومت مین ہی نہ رہسکوگے تو دوسری جگہہ
ٹھہرنیکی کیا امید ہوسکتی ہے اور جبتک تم اپنی گدی پر بیٹھکر مقابلہ کرتے رہوگے
شکست نہین کہا سکتی ہے راجہ مانسنگہ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور جودہ پور

پہنچکر مقابلہ کی تیاری کری اس تبدل ارادہ اور فوج حملہ آور کا مقام ہوجانے سے متفرق لوگون کو جودہ پور مین پہنچنے کی فرصت مل گئی اور سوائی سنگہ کی تدبیر فسخ ہوئی *

ہندل خان کی فوج کے تین ہزار آدمی اور فوج بشن سوامی محکوم مکیم داس اور ایکہزار پردیسی راجپوت چوہان بھاٹی ور ایندو نسل ست راجہ مانسنگہ نے پانچہزار معتمد فوج جمع کری اور اوسکاہی اعتبار رکھا اور اس فوج کو اتنا کافی سمجھا کہ اوسی مین سے جالور اور امرکوٹ کے قلعون مین جمعیت متعین کرے اور مقابلہ کی ہرطرح تیاری کرکر حملہ آورون کے انتظار مین بیٹھا مگر اپنی قوم کے لوگون سے اوسکو اتنی بے اعتباری ہوگئی تھی کہ جن چار سردارون نے عین مصیبت کے وقت مین اوسکا ساتھہ دیا اونکو بھی قلعہ کے اندر نہ آنے دیا اور کہدیا کہ اگر چاہین شہر کی حفاظت کرین تو رہین کہ وے رنجیدہ ہوکر دشمنون مین شامل ہوگئے *

फलोदी شہر لٹ گیا اور بجز پھلودی کے کہ تین مہینے کے مقابلہ کے بعد بعوض امداد راجہ بیکانیر کو دی گئی تھی کل مارواڑ مین دہونکل سنگہ کی دہائی پھر گئی اور اوسکے راجہ ہونے مین صرف جودہ پور فتح ہونا باقی رہگیا کہ اوسوقت ایک معاملہ ایسا وقوع مین آیا کہ اوس سے راٹھورون کی حب الوطنی نے جوش کھاکر راجہ مانسنگہ کو خوف خطر سے سبکدوش کیا اور اوسکے دشمنون کو اوسی دام تباہی مین پھنسا دیا جو خود اوسکے واسطے انہون نے پھیلایا تھا *

پانچ مہینے تک لڑائی رہی مگر قلعہ والون کی ہمت مین کچھہ فرق نہ آیا اور

شمال و مشرق کی فصیل شکست ہوگئی مگر اوسکی شکستگی سے حملہ آورون کا مطلب
حاصل نہوا کیونکہ اوسطرف پہاڑ کہڑا اسی فیٹ بلند ہے اور اس بلندی پر
چڑھنے کے بغیر قلعہ کے اندر داخل ہونا غیر ممکن تھا واقعی شبل کے گولے
بغیر جودہ پور کا قلعہ فتح ہونیکے قابل نہ تھا جے پور کی فوج اور دہونکل سنگھ
کے مددگار روپیہ کی قلت سے نالان ہوئے چارہ کی قلت سے سوار جنوبی
اضلاع مین چلے گئے اور امیر خان نے کل سے علیحدگی کو غنیمت سمجھکر خالصہ
کے ملک اور پالی و پیپار و بھلارہ قصبون سے مصادرہ وصول کیا جو पाली
سردار دہونکل سنگھ کے شریک تھے اونکی جاگیرون مین بھی یہی حال ہوا کہ पीपार भिलारा
وے نالان و شاکی ہوئے +

مدت کی لڑائی سے آمیر کا خزانہ خالی ہوگیا تب مصارف فوج کیواسطے سوائی سنگھ
سے تقاضا ہوا اپنے ہمدمون کا خزانہ صرف کرکر اوسنے اون چار سردارون
سے جو مانسنگھ سے علیحدہ ہوکر آئے تھے روپیہ قرض مانگا +

وے دہونکل سنگھ سے علیحدہ ہوکر سیدھے امیر خان کے پاس چلے گئے تھوڑی سی
کوشش سے وہ دہونکل سنگھ کی طرفداری چھوڑکر راجہ مانسنگھ کے شامل ہوگیا
اور واسطے حصول اس مطلب کے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہ تھی کہ دشمن کے
ملک مین فساد پیدا کردین یعنی جے پور کو کہ بلا حفاظت رہ گیا تھا حملہ کرکر لوٹنا
اس پرخطر وقت مین جے پور کے رئیس نے حسب صلاح سرداران مارواڑ
اپنے سپہ سالار بخشی شیولال کو حکم دیا کہ امیر خان کو اوسکی ناجائز حرکات
کے عوض تاکید و تنبیہ کرے شیولال نے اونکے مشورہ کو پسند کیا اور حملہ کر

اونکو لونی ندی سے پار اُتار دیا اور پھر بمقام گوبند گڑھ شبخون مارا بھاگی
واقع سرحد جے پور تک اوسکا تعاقب کیا شیولال نے اپنی فتح پر نازان
ہوکر اور اسباب سے بالکل بیخبر رہکر کہ جسطرف ہٹایا ہے اوسیطرف دشمن
خود جانا چاہتے تھے سمجھہ لیا کہ اوسکو مارواڑ سے نکالکر تعمیل حکم کر دی ہے
فوج کا مقام کرکر خود شادیانہ مین شریک ہونیکے واسطے جے پور کو گیا امیرخان
مع اپنے رفقاء کے پیپلو قریب ٹونک مین پہنچ گیا تھا جب اوسنے حال سُنا
پیپلو فوراً محمد شاہ خان اور راجہ بہادر کی فوج کو کہ محاصرہ ایشرده مین مصروف تھی
ایشرده مدد پر طلب کیا اور اپنے دشمن کی غیر حاضری کو غنیمت سمجھکر حیدرآبادی سالہ
کو کہ غارتگری مین مشہور تھا اپنی طرف کر لیا یہہ مطلب حاصل کرکر اوسنے
جے پور پر حملہ کیا وہان سے باوصف قلت فوج وغیرہ حاضری سپہ سالار کے
بہادری سے مقابلہ ہوا ؂

اور ہیراسنگہ کی پلٹنین عنقریب بالکل قتل ہوئین آخر کار جے پور والون کو
شکست فاش ہوئی اور انکی توپین اور سامان لشکر دشمن کے ہاتھہ آیا مارواڑی
سرداروں کی مدد سے امیرخان شہر جے پور تک چلا گیا اوسکی سپہ سالاری
راجہ مانسنگہ کی نجات کی باعث ہوئی کہ فوج کا اتفاق فسخ ہوگیا اور اُسکے
بانی سوائی سنگہ کی نحوست پیدا ہوگئی راجگان بیکانیر و شاہ پورہ اس اتفاق
سے پہلے ہی علحدہ ہو گئے تھے اور مہاراجہ کچھواہہ نے جو بامید فتح و شادی
بانی فساد ہوا تھا نہایت غم و افسوس سے خبر پائی کہ فوج کل تباہ ہو گئی اور
امیرخان مع مختصر گروہ راٹھوروں کے جے پور کو گھیرے ہوئے پڑا ہے ؂

تھوڑے دنون تک دیوان رائے چند نے بسازش سوائی سنگہ اپنے آقا تک خبر نہ پہنچنے دی مگر انجام مین جب وہ بذریعہ چٹھی باجی کے مطلع ہوا تب نہایت غضبناک ومغموم ومضمحل ہوا فوج برخاست کرلی اور اپنے سردارون کی حمایت مین مال غروتہ جودہ پور مین چالیس توپین تھین روانہ کیا اور اپنے جے پور تحبیرو عافیت پہنچانیکے عوض مرہٹون کو بارہ لاکھ روپیہ دیا بلکہ علاوہ اوسکے نولاکھ روپیہ کی ہنڈوی قاطع فرار ہونیکے عوض مین امیرخان کو دی مگر اوسکے ذلت کا یہین خاتمہ ہوا جن سردارون کی دانائی اور بہادری نے طوفان بلا کو مان سنگہ کے سر سے ہٹا دیا تھا انھون نے ہی ارادہ کیا کہ مال غروتہ کو مارواڑسے جے پور نہ پہنچنے دین اس غرض سے راستہ فرار پر میرتہ سے بیس میل مشرق مین اپنی کل برادری کو جمع کیا اور اندراج سنگی کو اپنا افسر بنایا یہہ شخص دو پشت سے راج کا دیوان تھا مگر مان سنگہ کی بدگمانی سے مثل چار سردارون کے علحدہ ہوکر دہونکل سنگہ کے شامل ہوگیا تھا اب انھون نے ارادہ کیا کہ دشمن کے خون سے اپنی چند روزہ خلاف ورزی کا داغ دہو ڈالین اور مال غروتہ کو چھوڑ کر اپنے وفاداری کی شہادت پہنچا وین چنانچہ سرحد پر لڑائی تھوڑی دیر رہی مگر بہت خونریزی سے کچھوا یہ راٹھورون کا مقابلہ نکر سکے شکست کھاکر بھاگے اور لٹیرون کی لوٹ مع چالیس توپون کے بحفاظت تمام گجاون کے قلعہ مین رکھوالی گئی اس فتح سے حوصلہ پاکر سردارون نے راجہ شنکر و کو کہ وہ بھی راٹھور ہے مگر لڑائی مین علحدہ رہا تھا درخواست کری کہ امیرخان کی حمایت جاری رہنے کے واسطے دو لاکھ روپیہ دے اور امیرخان اقرار

واثق کر کر جودہ پور کو گیا چارون سردار اوسکو لیکر بہت فخر سے اول گئے کہ راجہ اونسے بہت اچھی طرح ملا اونکے قصور معاف ہو گئے اور اندراج فوج کا بخشی مقرر رہا +

راجہ مانسنگہ نے امیر خان کو بڑی عزت و تعظیم سے رکھا اوسکے رہنے کے واسطے قلعہ مین علیحدہ محل بنادیا عمدہ تحایف پیش کش کرے اور بشرط رفع ہوجائے فساد کے بڑا انعام دینے کا اقرار کیا اوسنے سوائی سنگہ کے فریق کی بیخ کنی کرنیکا اقرار کیا اور بطور طمانیت کے راجہ سے پگڑی بدلی اور واسطے مصارف ضروری کے تین لاکھ روپیہ لیا +

جب سے جودہ پور سے محاصرہ برخاست ہوا سوائی سنگہ دہونکل سنگہ کو ناگور مین لے گیا تھا وہان تدبیرین کر رہا تھا کہ موثڈیاوارے سے جو دس میل ہے मुंडयावा
امیر خان کا پیغام آیا کہ اگر اجازت ہو تو پیر تارکین کی زیارت کر جاؤن اسطرح پीरतारकी
اجازت لیکر وہ تھوڑے سے سوارون سے وہان گیا اور بعد زیارت درگاہ کے سوائی سنگہ سے ملنے کو گیا وقت رخصت بالاختصار راجہ مانسنگہ کی ناشکری کا حال بیان کیا اور کہا کہ میری فوج اوسکے ساتھہ نہوتی تو بہتر ہوتا سوائی سنگہ ان باتون سے خوش ہو گیا اور دہونکل سنگہ کو جودہ پور کی گدی پر بٹھانیکے عوض مین بیس لاکھ روپیہ دینا قبول کیا امیر خان نے منظور کیا اور قرآن کی قسم کھاکر اپنے اقرار کی پختگی کری بلکہ سوائی سنگہ سے پگڑی بدلی بعد ازان دہونکل سنگہ سے ملا وہان بھی پختہ اقرار کیا اور رخصت ہوکر اپنے لشکر کو آیا اور دوسرے روز سوائی سنگہ اور اوسکے سردارون کو بہ تقریب دعوت اپنے

لشکر مین بلوایا ٭
تاریخ ۱۹ جیت سمت ۱۸۶۳ کو سوائی سنگہ مع مقدم رفقا اور پانسو ہمراہیون کے
خان کے لشکر مین گیا اوسنی دغا سے خونریزی کا کامل بندوبست کر رکھا تھا
وسط لشکر مین وسیع خیمہ ملاقات کے واسطے ایستادہ کیا اور اسکے ہر طرف
گراپ بھری ہوئی توپین لگائین مہمانون کا بہت تعظیم تواضع سے استقبال کیا
ناچ شروع ہوا اور شادیانہ کے سواے ظاہر کچھ نظر نہ آیا تھوڑی دیر بعد
امیر خان کچھ حیلہ کر کے نکل گیا ناچ جاری رہا جسوقت قوالون نے لفظ دغا
زبان سے نکالا صاف دل راجپوتون پر یکایک ڈیرہ گرا کر خونخوار پٹھان کی دغا
سے ہلاک ہوئے اسطرح بیالیس سردار عین مہمانی کی حالت مین قتل ہوئے
کہ اونمین سے بڑے سردارون کے سر راجہ مانسنگہ کے پاس بھیجے گئے اونکے
ہمراہیون کو یکایک حملہ کر کے سپاہیون نے مار لیا قلعہ ناگور کو امیر خان نے
لوٹ لیا دہونکل سنگہ سفر ورہا اور کل مال و اسباب فقط سوائی سنگہ
کا جمع کیا ہوا بلکہ بخت سنگہ کے وقت کا بھی مع تین سو توپوان کے لونگر ساتھ
و دیگر قلعات مفتوحہ امیر خان کو بھیجا گیا اسطرح اپنے قول کا ایفا کر کے امیر خان
جودہپور کو گیا اور دس لاکھ روپیا اور دو گانون موضع مونڈیاوار و کو
چیلہ واس چالیس ہزار روپیہ سالانہ جمع کے اور سو روپیہ یومیہ خرچ دسترخوان
بطور اجراس مشہور بے ایمانی کے وصول کیا ٭
سوائی سنگہ اور اوسکے زبردست ہمراہیون کی ہلاکت سے راجہ مانسنگہ کے
دشمنون کا خاتمہ ہوا لیکن اگرچہ وہ اس تعجب انگیز صورت سے دشمنون کی

मुंडयावार
को चेलावास

بلا خیر تدبیرون سے بچ گیا مگر جس طریقہ سے اوسکو یہہ مطلب حاصل ہوا اوسنے
راجہ اور اوسکے ملک پر انواع مصیبتین نازل کرین دہونکل سنگہ کے رفیقون کے
قتل کے بعد جو لوگ اوسکے شامل رہے تھے اونپر آفت آئی بجے پور کے ملک
کو امیر خان نے ویران کردیا اور بیکانیر پر فوج کشی کری بارہ ہزار راجہ مانسنگہ
کے بھائی بیٹون کی فوج محکوم اندراج اور امیر خان اور مندل خان کی فوج
کا دستہ مع پینتیس ۳۵ توپونکے بیکانیر پر روانہ ہوا بیکانیر کے راجہ نے اس سے
बापरी کسیقدر کم فوج آراستہ کری اور اپنے سرپرست سے بمقام باپری لڑا اور تھوڑے
مقابلہ کے بعد جسمین بیکانیر کے دوسو آدمی مرے راجہ اپنی دارالحکومت کو
गजनेर بھاگا فتحمندون نے تعاقب کر کر گجنیر پر ڈیرہ کیا دو لاکھ روپیہ مصارف
فوج نقد اور قصبہ پھلودی کہ سوائی سنگہ کے شامل ہونے پر بیکانیر کو ملی تھی لیکر
صلح ہو گئی *

اب امیر خان مارواڑ مین حاکم ہوگیا اوسنے غفور خان کو مع جمعیت کے
ناگور مین متعین کردیا اور میڑتہ کی زمین اپنے ہمراہیون کو تقسیم کردی اور
ोहा نوحہ کے قلعہ مین اپنی فوج متعین کی کہ اس سے نوحہ اور سانبھر کے نمکین تالاب
اوسکے قبضہ مین آگئے اُس زمانہ مین اندراج اور دیوناتھ گشائین راجہ مانسنگہ
کے صلاح کار تھے ملک پر جو مصیبت آئی انھین کی صلاح سے منسوب ہوتی
تھی اسواسطے سردارون نے امیر خان سے اونکے مارنیکی درخواست
کری اوسنے ساٹھہ لاکھہ روپیہ کے عوض اونکا مارنا قبول کرلیا ایک گروہ
سازش کر کر آمادہ ہوا اوسکے چند پٹھانون نے اندراج سے تنخواہ کی بابت

جھنگا ٹوڈا کر کر وزیر اور گرو دونون کو قتل کیا +

دیوا ہتھ کے مرنے سے راجہ کی عقل مین فتور آگیا ایک مکان مین بند ہو گیا آدمیون کی آمدرفت موقوف کردی کاروبار سب بند کردیا اور آخر کار اپنے بیٹے چتر سنگہ کو مسند نشین کر کر خود تارک الدنیا ہو گیا مگر چتر سنگہ بدچلین ہو کہ جلد مارا گیا +

بیٹے کے بے محل موت سے مانسنگہ کا دل اور بھی گھبرا گیا اور اوسکو اپنی رانی تک سے دغا کا خوف رہنے لگا بجز اوسکے جو خاص معتمد ملازم لاتا تھا اوسنے سب کھانا چھوڑ دیا نہانا موقوف کیا بال بڑہا لئے اور آخر کار ارادتا یا واقعی مجنون ہو گیا کسی سے گفتگو نہین کرتا تھا وزیرون کی گفتگو دیوانون کی طرح سنا کرتا تھا کا مدار لوگ مجبور کام چلاتے تھے بعض کہتے ہین کہ اوسکے دیوانہ ہونے سے یہہ غرض تھی کہ کوئی اوسکے مارنے کا اقدام نکرے اور بعض کا یہہ خیال تھا کہ اندراج کے مروادینے سے کہ اوسمین گرو کا مرنا بھی داخل تھا اوسکو خفقان مالیخولیا ہو گیا تھا الغرض وہ ظالم پٹھان کی رفاقت کے سبب سے اوسکی دغا و بے ایمانی مین شریک و معاون متصور ہوا کیونکہ اوسکی تدبیر کا طریقہ اوسکا بہت مددگار ہوا تھا اور جب تک اتفاق زمانہ نے سرکار انگریزی کے تسلط کو ملک مارواڑ مین پہنچایا راجہ اوسی بیخودی کی حالت مین رہا اور سردارون کا مجمع بافسری سالم سنگہ خلاف سوائی سنگہ کام کرتا رہا +

تاریخ زمانہ حال

سمت ۱۸۷۳ مطابق سنہ ۱۸۱۷ مین سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کے رئیسون کو

غارتگرون سے علحدگی اختیار کرنے اور کل ہندوستان مین امن وعافیت قایم کرنیکے واسطے ہدایت کی تب راجہ مانسنگہ کے جوان بیٹے یا اوسکے سردارون نے اپنا وکیل دہلی کو بھیجا مگر عہدنامہ منضبط ہونے سے پیشتر وہ لڑکا مر گیا اُس وقت پوہکرن والونکے فریق نے راجہ مانسنگہ کے ازسرنو حکمران ہو جانیکے خوف سے رئیس ایدر سے اپنے لڑکے کو مسند مارواڑ پر متبنی کرنیکے واسطے درخواست کری اگرچہ حکومت مارواڑ کی طمع کم نتھی مگر راجہ کے صرف ایک لڑکا تھا اوس نے کہا کہ اگر کل سرداران مارواڑ متفق ہون تو متبنی کرسکتا ہون ورنہ نہین چونکہ اتفاق غیر ممکن تھا فریق مذکور کو بجز اسکے کہ راجہ مانسنگہ پھر حکمران ہو کچھہ چارہ نہوا ہر چند اُنہون نے اوسکو مارواڑ کی جدید حالت یعنی سرکار انگریز کے تحت حفاظت مین آنے سے کہ اوسی کی منظوری کے منتظر تھے آگاہ کیا اور یہہ بھی کہ کل خاندان مین سے صرف وہی باقی رہ گیا تھا اسوجہ سے اوسکو کاروبار ریاست پھر اپنے اختیار مین لینی چاہین مگر اوسنے مطلق التفات نکیا صرف لاپروائی سے سنتا رہا اور اگرچہ اپنی ریاست کے انقلاب جدید مین اوسکو قیود سے رہا ہونیکی صورت نظر آئی مگر مدت کے سخت تجربہ سے اوسکا دل ایسا خبردار ہو گیا تھا کہ اوسنے مطلق دہوکھا نہ کھایا جب آخرکار اوسنے اس انقلاب کی مفصل کیفیت کو جسمین اوس فریق کے لوگون نے بھی اوسکا تجرد مشغلہ سے باہر آنا چاہا بخوبی سمجھہ لیا تب بھی بجاے اسکے کہ کسی طرح کی خوشی ظاہر کرتا عہدنامہ کے اوس قلم کو جسمین اوسکے بھائی بلیٹون کا گروہ بہ تحت حکومت سرکار محافظ رہنا قرار پایا تھا نامنظور کیا کیونکہ اوسمین اوسنے براہ دوراندیشی سمجھہ لیا

تھا کہ سرکار کو موقع دست اندازی حاصل ہوگا اور دست اندازی سے فساد
پیدا ہونگے ٭

دسمبر ۱۸۱۸ء مین بیاس کشن رام برہمن نے بمقام دہلی عہدنامہ مندرجہ فقرہ نمبر
باب اول منضبط کیا اور دسمبر ۱۸۱۸ء مین مسٹر ولڈر صاحب سوپرنٹنڈنٹ اجمیر विल्डर
وہان کے حال کی مفصل کیفیت لکھنے کے واسطے متعین ہوئے باوصف بدنظمی
مطلق ریاست کے کہ انواع موجبات مذکورہ بالا سے ظہور مین آئی تھی دربار
کے جلال اور قاعدہ مین کسی طرح فرق نہ آیا اگرچہ راجہ سے سب خائف اور متنفر
تھے مگر گدی کی تعظیم وآداب مین سب بالاتفاق اپنی عزت سمجھتے تھے دیوان
اکھے چند اور سالم سنگھ پوکرن والہ جلسہ وزرا کے سرگروہ اور مجمع سرداران
ملقب بھانجگڑ کے قائم مقام تھے کل قلعون کی افسری اور معزز عہدون پر انہی
جلسے کے مقرر کیے ہوئے لوگ مامور تھے مگر کسیقدر مخالفت بھی چلی آتی تھی
فتح راج برادر دیوان مقتول منتظم شہر تھا صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگھ سے انتظام
ریاست مین سرکار انگریزی کی طرف سے مدد دینے کے واسطے کہا اور ایک
خانگی ملاقات مین جو صاحب کے پہنچنے سے تین روز بعد ہوئی یہہ بھی کہا کہ آپ
کے اختیار مین فوج متعین کیجاویگی اس تجویز سے جو فائدہ راجہ نے حاصل
کیا اوس سے اوسکی دانشوری ظاہر ہے اوسنے سمجھا کہ فریق مخالف کو تباہ
کرنیکا ذریعہ تو موجود ہے مگر لازم یہہ ہے کہ اوسکا صرف خوف بنا رہے یعنی
سبکو معلوم رہے کہ سزادہی کے واسطے فوج ہے مگر فوج برسر مقابلہ نہ آوے
تاکہ اس خوف کے فوائد حاصل ہوتے رہین اور اوسکی مداخلت سے بےخبر رہ

پیدا نہونے پاوین اسواسطے جسحالت مین اوسنے شکر گذاری سے بطور معقول فوج
لینے سے اسطرح انکار کیا کہ مین اپنے ہی فوج سے انتظام ملک کرلونگا ہمدران حال
سردارون پر بخوبی ثابت کر دیا کہ کسی طرح سرکشی کرینگے تو سرکوبی کے واسطے فوج
انگریزی تیار ہے کہ اسطرح سیاست کا مطلب حاصل ہوگیا اور جو مداخلت و
دست اندازی زبردست سرکار کے ساتھ تعہد کرنیمین ہوتی ہے نہونے پائے
چونکہ ہندوستانی ریاستون مین حسن پیچی مشورہ اور بعجلت فیصلہ بالکل نہین ہوتی
ہے کیونکہ یہانکی رعایا ہر ایک کام سے جسمین جلدی کیجاوے وہم کرنے لگتی
ہے راجہ مانسنگہ بھی اپنی طفولیت سے اسی طریقہ کا پابند تھا اوسکی یہہ خواہش
ہوئی کہ انتظام ریاست کے کمتر عہدون پر ہر دو فریق کے لوگون کو مقرر کرکے
گذشتہ رنج و نفاق کو سہو کردے اور خوش مزاجی اور رضاجو تدبیرون سے نہایت
وہمی لوگون کا اطمینان کردے چند روز قیام کرکر صاحب ایجنٹ اجمیر رخصت
ہوئے مگر پھر بھی راجہ سے کہہ گئے کہ سرکار انگریزی کی مداخلت و امداد کے بغیر
انتظام ریاست کی آراستگی غیر ممکن ہے ہرچند راجہ نے اوسوقت بھی یہی جواب
دیا کہ مین بطور خود اپنی تدبیرون سے انتظام کرلونگا یہہ سب تدبیرین رضاجوئی
پر مبنی تھین ؛

فروری سنہ ۱۸۱۹ مین کرنل ٹوڈ صاحب علاوہ اودیپور و کوٹہ و بوندی کے
مارواڑ کے بھی ایجنٹ مقرر ہوئے مگر کچھ عرصہ تک بعض موجبات سے نہ جاسکے
نومبر مین گئے تو دیکھا کہ حال بدستور ویسا ہی تھا اوسی فریق نے راجہ اور
کل اہلکاران راج کو اپنے قابو مین لے رکھا تھا راجہ صاحب اونکی تدبیرات

کی منظوری کے سواے اور کچھہ کام نہین کرتے تھے بنا ھی اور چھاونون کی
فوج نہایت مصیبت زدہ حالت مین اور تنخواہ کے واسطے نالان تھے تین برس
سے اونکا حساب نہوا تھا بازار مین گدا گری کرتے تھے اور جنگل سے سر و نیز
گھانس چارہ لاکر اوسکی قیمت سے شکم سیری کرتے تھے جب صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کی آمد ہوئی اونکا حساب کیا گیا اور انھون نے منظور کر لیا کہ اگر ہمکو ایک ثلث
ملجاوے تو کل کی فارغخطی دیدینگے مگر یہہ بھی صرف اقرار تھا جب قریب
تین ہفتہ بعد صاحب چلے گئے وہ بھی نملا انصاف کا نام معدوم ہوگیا اور
بلحاظ مذہب منتظمان با اختیار لوگ علانیہ کہنے لگے کہ آدمی کے قاتل کو کوئی
نہین پوچھتا ہے اور حیوانون کو کوئی مضروب یا مجروح کرے اوسپر مصیبت
آجاتی ہے اور کتون کو کھانا کھلایا جاتا ہے الغرض شر کا فریق کا مقصود
اعظم یہہ تھا کہ کسی قسم کی مداخلت جو رئیس کو اونکے ضبط و قیاس سے باہر
نہونے پاوے تین ہفتہ کے قیام مین صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگہ سے
چند مرتبہ ملاقات کری اوسکو اپنے اور اپنے بزرگون کے حالات اور اونکے
موجبات سے بخوبی آگاہی تھی کہ عند الملاقات وہی بیان کرتا تھا وقت رخصت
صاحب ایجنٹ نے کہا جن خطرات سے آپ نکلے ہین اور جس طرح اوسپر غالب
آئے ہین مجکو سب معلوم ہین آپکی ہمت اور استقلال سے بیرونی دشمن
تو جاتے رہے سرکار انگریزی آپکی دوست ہے اوسی جوانمردی سے اپنے سپر
اعتبار کرو تھوڑے عرصہ مین جو آپ چاہو گے ہو جاویگا +
راجہ مانسنگہ نے ان کلمات کو بہت شوق سے سنا اوسکے بشرہ سے دل کا حال

بھی ظاہر نہیں ہوتا تھا مگر اس موقع پر اوسنے بہت خوشی سے کہا جو کام متضمن دوستی و واجب ہین بارہ مہینے مین سب درست ہو جاوینگے صاحب نے جواب دیا اگر آپ دل سے ارادہ کرین تو چھ مہینے مین ممکن ہے ٭

مگر معاملات جنکا اوسکو انتظام کرنا تھا نہ خفیف تھے نہ تعداد مین کم تھے کیونکہ ہر سر رشتہ انتظام کی ترمیم ضرور تھی ٭

۱ انتظام راج کا مستعد عملہ مقرر کرنا ٭

۲ انتظام جمع و خرچ کرنا جسمین اول ترقی ملک خالصہ دوم ضبطی جاگیرات کہ بعض کے خلاف انصاف ہونے سے ناراضگی ہو رہی تھی ٭

۳ بندوبست و اصلاح فوج پردیسی کہ صرف اسکا ہی راجہ کو اعتبار تھا ٭

۴ واسطے انسداد غارتگری کے کہ جنوب مین مینے اور شمال مین لاڑخانی اور جنگل مغربی مین صحرائی اور کھوسے شبانہ روز ملک کو تباہ کرتے تھے مستعد پولیس کا مقرر کرنا اور شرح محاصل راہداری تجارت کی اصلاح کہ جو سختی سے باعث امتناع تجارت ہوگئی تھی اور رہدران حال اوسکی حفاظت کا انتظام کرنا ٭

صاحب ایجنٹ کے جانے سے اہلکاران شریک فریق بہت خوش ہوکر بدستور بدنظمی کرنے لگے یا تو بغرض تحصیل روپیہ کے یا بعداوت سابقہ دیوان اور اوسکے ہمراہیون نے سختی شروع کی جاگیر گھانی راو واقعہ گوڈوار کو قرق کرکر ایک سال کی آمدنی سے زیادہ روپیہ وصول کیا ضلع گوڈوار کے کل چھوٹے سرداروں کا ایسا ہی حال ہوا اونکی جاگیرین دیوان کے بھائی کے تحت انتظام مین آگئین اسیطرح چنداول قرق ہوئی اور مصادرہ گران ادا کرکر واگذاشت

मीने

संदावल

ہوئی انجام کار دیوان نے اہوہ پہ بھی دست اندازی کی وہانکے سردارنے جواب دیا میری جاگیر آج کی نہین ہے اور نہ آسانی سے ہاتھ آویگی کل سرداروں مین رنج بے اعتباری اور سرکشی پھیل گئی اور انکو صاف نظر آیا کہ ایک ذلیل فریق صرف خیالی افواہ کہ ایک نادیدہ مگر بہت زبردست قوت اونکے بدافعالی کی معاون ہے مشہور کر کر ہماری عزت و جائداد مین خلل ڈالتا ہے راجہ نے پھر گوشہ نشینی اختیار کری اور اکھے چند و فتح راج کے درمیان کہ سرداروں کا زبردست گروہ اور رانی فتح راج کی معاون تھی صلح کرنیکے سوائے کاروبار ریاست پر بالکل متوجہ نہ تھا مگر اکھے چند نے کہ اپنے متوسلوں کے ذریعہ سے کل ملک و قلعجات بلکہ قلعہ جودہ پور پہ بھی حکمران تھا اس پیغام صلح کو نامنظور کیا اور اپنی جان کے خوف سے کہ جیسے اپنے دشمنوں کو رئیس تک پہنچنے نہ دینے کے واسطے شہر چھوڑ کر قلعہ مین بود و باش اختیار کر لی +

چھہ مہینے تک اکھے چند مختار مطلق رہا اوسکے حکم کی تعمیل ہوتی تھی اور سب جگہ وہی نظر آتا تھا راجہ مانسنگہ بالکل اوسکے قبضہ مین تھا جو وہ کہتا تھا وہ کرتا تھا مگر جس حالت مین وہ باوجود سخت ناراضگی سرداران و باشندگان شہر کی حشمت و جلال سے حکمرانی کرتا تھا یکا یک مشہور ہوا کہ اوسکا زوال آگیا اور راجہ کی دیوانگی کی نسبت ثابت ہوا کہ اوسنے اپنے سخت غضب کو مخفی رکھنے کے واسطے بنا رکھی تھی مگر صرف انتقام جا ہا اسنے راجہ کی اسیری نہین ہوسکی تھی اوسنے سب کو قید کیا اور انواع اذیت اور امید جان بخشی سے راج و رعایا کے مال تغلب شدہ کی مقدار دریافت کی دیوان اور اسکے متوسلون نے

नगाजी मूलजीदास

چالیس لاکھ روپیہ کی فہرست مرتب کر دی جب حساب طے ہو گیا اونکی بذلت و خرابی مارے جانیکا حکم ہوا نگجی قلعہ دار کو جو کنور منتظم مرحوم کی گمراہی کا باعث ہوا تھا اور موتجی واندل کو زہر کے پیالے دئے گئے اور اونکی نعشین فتحپول دروازہ پر ڈالی گئین جیوراج برادر واندل وبہاری داس کھیجی وخیاط کے سر مونڈ کرا ونکی لاشونکو نیچے کے جھرونکون مین ڈالدیا گیا بلکہ بیاس شیولال اور سر بکشن جو تشی اقوام برہمن بھی سزایابی سے محفوظ نہ رہے ✤

کنور چتر سنگھ کے انتقال پر لکھجی اور مول جی کام سے علحدہ ہو گئے مگر اوسکی حیات مین انھون نے اوسکی حمایت اور اپنی چالاکی سے خزانہ وافر جمع کر کر محلات تعمیر کرالئے تھے جب راجہ مان از سر نو حکمران ہوا اوسنے سب کی رضا جوئی کری اونکو بھی طلب کر کر پھر اونکے عہدون پر قلعہ مین مقرر کیا اور وے اپنی پہلی دغا بازی کو بھول گئے اب راجہ نے اونکا کل جمع کیا ہوا خزانہ وزیور وجواہرات اوسنے لیا اور جس قلعہ کی حفاظت کیواسطے وے ملازم تھے اوسکے کنگورون سے نیچے ڈالدیا ان لوگون کی گرفتاری کی تجویز اس عمدگی سے کی گئی تھی کہ اونکے متوسل بھی جو دور دور کے ممالک مین متعین تھے اوسی ایک وقت مین گرفتار ہوئے ان ماتحت ملازمان گرفتار شدہ مین سے اکثر اپنی دولت کا اظہار کر کر رہا ہو گئے اسطرح راجہ نے زر کثیر فراہم کیا کہتے ہین کہ ایک کروڑ روپیہ وصول ہوا مگر اس سے نصف کا حاصل ہونا تو تحقیق ہے اور اسی ترغیب سے اوسنے وہ وحشیانہ انتقام لیا جسکو وہ سزائے واجب اشخاص سمجھتا تھا اگر وہ صرف اسکے چند اور چند

بیوفا خانگی ملازمان کو سزاے موت دینے اور دو تین سرکش سردارون کی جاگیر
ضبط کرنے پر قناعت کرتا تو دیگر سردار اور ملازم اوسکے مطیع و ثنا خوان رہتے
مگر اس اول کامیابی نے اوسکے شعلہ انتقام کو ایسا مشتعل کیا کہ اوسنے
بڑے ذی رتبہ اور بیقصور لوگونکو تنگ کرنا شروع کیا اکثر سردار جنکا بار نا تجویز
ہوا صرف چند روز پیشتر باضافہ دیہات جاگیر ممتاز و مورد عنایت ہوئے تھے اور
اکثر صرف اتفاقیہ طور سے لکھے چند کے ساتھ مبتلا ے مصیبت ہونے سے بچ رہے
سالم سنگہ والی پوکرن اور اوسکا ہمنشین سرتان سنگہ والی نیاج اور اناڑ سنگہ
والی امبور اور چند اونکے کم درجہ بھائی جو بطور مشیر خاص رئیس کے ہر روز دربار سهار
مین جایا کرتے تھے اور دیوان کے مجمع انتظام مین شریک تھے اوسکے قید
ہونے پر نہایت متحیر ہوئے بنظر رضامندی اونکے راجہ نے چند شخصون کو
تحقیقکر اوسنے کہلایا کہ دیوان کے قید ہونے سے کہ بوجہ بے ایمانی اور بدچلنی
وہ اسکا مستحق تھا میرا سب مطلب حاصل ہو گیا اسطرح بغرض حصول تباہی
سردار پوکرن کے اوسکو دیگر سردارون کی بربادی مین پس و پیش ہوا اناڑ سنگہ
کے معتمد ملازم کو کہ اوسکے پاس حاضر باش رہتا تھا رئیس نے اپنی زبان سے
کہا کہ اورون کے ساتھ آوے مگر اونکی بے اعتباری نے اونکو بچا لیا اوسی
شب کو آٹھ ہزار ملازم فوج نے مع توپون کے جاکر سرتان سنگہ کے مسکن پر
حملہ کیا اپنے ہم قوم ایک سو اسّی آدمیون سے وہ برسر مقابلہ ہوا اور دوروز کی
لڑائی مین نہ ٹھہر سکا مع اپنے بھائی اور اسّی آدمیون کے دست بقبضہ ہو کر
دشمن پر گرا اور باقیماندہ لوگ بھاگ کر ریاست اور صغیر سن رئیس کی حفاظت

میں مصروف ہوئے اس بہادرانہ لڑائی نے جسمیں اکثر شہر کے آدمی بھی مارے گئے
تو بکرن دالہ پر حملہ ہونے سے باز رکھا کہ وہ کچھ عرصہ تک منتظر رہکر آخرکار بھاگ
گیا اور جنگل میں پناہ پذیر ہوا اگر اوسپر حملہ ہوتا تو یقین ہے کہ اوس تلوار سے
جسکے قبضہ میں ماروار تھی اور جسمیں چار پشت یعنی دیو سنگہ و سبلا و سوائی
وجود سالم سنگہ کا غضب بھرا ہوا تھا دست بردار ہوتا اور اوسکے مرنے سے
اجیت سنگہ کی اولاد کی یہہ شاخ بالکل قطع ہوجاتی ❊

مان سنگہ کے رویہ کی شرح ایک جملہ سے بہتر اور کیا ہوسکتی ہے کہ ان واقعات
کے بعد اوسنے فتح راج کو حضور میں طلب کر کر کہا تم سمجھ گئے کہ میں نے تمکو عہدہ
جلد تر کن سببوں سے نہیں دیا تھا بعد ازاں یہہ شخص کہ اندراج کا بھائی
تھا دیوانی کے عہدہ پر مقرر ہوا اور جاگیروں کی ضبطی سے جو فساد ہوئے
اونسے فوج کا اطمینان ہوگیا اور اس دباغت سے کہ جس قدر وہ چاہینگے
سرکار انگریزی سے لیجاوینگی سرداران ریاست کہ ظالم کو گدی سے اوتار کر پھینک دینگے
خائف ہوئے اور اوسکے فریبندہ وہم سے کہ علانیہ مقابلہ آرائی سے زیادہ
خطرناک ہوتا ہے بچنے لگے ❊

نیماج نے عند المحاصرہ دلیری سے مقابلہ کیا مگر آخرکار رستان کے بیٹے نے
بکفالت افسر فوج راج راجہ کا خاص رقعہ باقرار عفو تقصیر و واگذاشت جاگیر
حاصل کرکے صلح حاصل کرلی مگر راجہ نے بدعہدی کر کر بدنامی کا داغ لگایا
کیونکہ لڑکے کو رات کے لشکر میں پہنچے دیر نہوئی تھی کہ ایک اہلکار نے اوسکی
گرفتاری اور حضور میں پہنچنے کا حکمنامہ پیش کیا مگر اسمیں جس قدر راجہ

کی ذلت ہوئی افسر فوج نے نیکنامی حاصل کرنی کہ اوس حکم کی تعمیل سے مطلق انکار کیا اور کہا کہ وہ میرے بچن کے اعتبار پہ آیا ہے اگر راجہ اپنے بچن سے پھرتا ہے تو مین نہین پھرونگا اور اوسکو جاے امن مین پہنچا دونگا چنانچہ اوسنے اوسکو ارابلی مین پہنچا دیا کہ میواڑ مین پناہ پذیر ہوا *

ایسی ہی دغابازی اور ظالمانہ حرکات نے کل سردارون کو بدنیت کردیا بسبب تفرقہ باہمی وے ملازم فوج کا کہ تعداد مین دس ہزار تھے مقابلہ نکر سکے اور بخوف حملہ آوری افواج انگریزی کے متفق نہو سکے چند مہینے مین مارواڑ کے کل سردار راجہ کے ظلم وتعدی سے وطن چھوڑ کر قرب وجوار کی ریاستون مین چلے گئے راجہ کو یہہ قابلیت صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے حاصل ہوئی تھی بغیر اوسکے اگر کرتا تو راج پر تباہی آجاتی جو کچھہ راجہ مانسنگہ نے سرکار انگریزی سے اتحاد کرکر انجام دیا مارواڑ کے بہادر ترین راجگان سلف مین سے کوئی نہین کرسکا *

بہادر سردار کوٹہ و میواڑ و بیکانیر وجے پور کی ریاستون مین جاکر پناہ پذیر ہوئے تا بحدیکہ انار سنگہ بھی جسکی وفاداری کا بدل کسی قدردانی واحسانمندی سے ممکن نہ تھا جلا وطن ہوکر مستلاشی پناہ ہوا جب بھیم سنگہ نے جالور پر حملہ کیا وہی مانسنگہ کا مقدم محافظ تھا اپنی عورت کا زیور اور ناک کی نتھہ تک فروخت کرکر اوسکے خورونوش وحفاظت کا سامان بہم پہنچایا اور جب بنظلم پامالی تنہا وپیادہ رہ گیا اور قریب تھا کہ قید ہوجاوے تب بھی انار سنگہ آپ پیچھے گھوڑے پر چڑہا کر لیگیا تھا اور جب کل سردار چھوڑ کر دہونکل سنگہ کے

اور صرف چار اوسکے ساتھ رہے انمین بھی انار سنگھ تھا اور جنھون نے مارواڑ
کے جھنڈے اور مال و اسباب کو جے پور لیجاتے ہوئے کچھوا ہون سے چھوڑایا
اونمین بھی انار سنگھ تھا اور آخرکار راجہ کی رہائی اور از سر نو حکمرانی کرانیکا باعث
بھی انار سنگھ تھا ایسے شخص کے ساتھ جس آقا نے ناحق شناسی کی اوسکے
غضب کو اگر جنون کہا جاوے تو زیبا ہے سنہ ۱۸۳۱ مین بڑے سردارون نے
جو جلا وطن ہوگئے تھے حکام انگریزی کی وساطت حاصل کرنے مین کوشش
کری مگر دوسرے سال تک کچھ صورت رضامندی نہوئی سنہ ۱۸۳۲ مین اونھون
نے صاحب پولیٹکل مغربی راجپوتانہ کو خط مندرجہ ذیل لکھا اور صاحب نے
بلا تامل انکو جواب دیا کہ اگر میعاد واجب مین اونکی حقرسی کی تدبیر نہو تو انہین
اختیار ہے جسطرح کرسکین اپنا حق حاصل کرین ؛

مضمون خط سرداران جلا وطن ملک مارواڑ بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ مغربی

بعد سلام شوق ہمنے آپکی خدمت مین اپنے معتمد کو بھیجا ہے کہ ہمارا حال
مفصل عرض کرے سرکار کمپنی بہادر مالک ہندوستان ہے اور آپکو ہمارا
سب حال معلوم ہے اور کوئی امر جو ہمسے یا ہمارے ملک سے متعلق ہے
آپ سے مخفی نہین ہے تاہم ہماری حقیقت خاص کا آپکو ظاہر ہونا ضرور
ہے سرمہاراجہ صاحب اور ہم ایک خاندان سے ہین اور سب راٹھور ہین
وے ہمارے آقا ہین اور ہم اونکے نوکر ہین مگر اب انپر غصہ غالب ہوا ہے
اور ہم ملک سے بیدخل ہوگئے ہین ہماری موروثی جائداد اور مسکن اکثر

تبدیل ہوگئے ہین اور جو ابتک علحدہ ہین اونکا بھی حال ہونیوالا ہے بعض
باوجود اقرار واثق تشفی وطمانیت کے گرفتار ہوکر مارے گئے اور بعض قید
ہین متصدی واہلکار اور دیسی پردیسی سب گرفتار ہوئے ہین اور نہایت
بیرحم وظالمانہ حرکات جو کبھی نہین سنی گئین اور نہ ہم لکھہ سکتے ہین اونکے
ساتھہ عمل مین آئے ہین اونکے مزاج کا ایسا حال ہوا ہے کہ جودھپور کے پہلے
رئیسون مین سے کبھی کسیکا نہوا اونکے بزرگ پشتون سے حکومت کرتے
رہے ہین اور ہمارے بزرگ اونکے وزیر و صلاح کار تھے جو کچھہ کیا جاتا تھا
سردارون کے مجموعی عقل کا نتیجہ تھا اونکے بزرگون کے روبرو ہمارے
بزرگون نے مارا ہے اور مارے گئے ہین اور بادشاہ کی نوکری کر کر اونہون
نے جودھپور کا راج ایسا بنا دیا ہے جہان کہین بادشاہ کا کچھہ کام پڑا ہمارے
بزرگ موجود تھے اور اپنی جانین دیکر ملک کو بچایا بعض اوقات ہمارے
آقا نابالغ رہے ہین اون ایام مین بھی ہمارے بزرگون کی دانشوری اور
خدمتون سے زمین ہمارے قدمون کے نیچے رہی خود اونکے یعنی راجہ مان سنگہ
کے روبرو ہمنے خدمتین انجام دی ہین اوس پرخطر وقت مین جب جے پور
کی فوج نے جودھپور کو گھیر لیا ہمنے اوسپر حملہ کیا ہماری جان و مال کا خطرہ
تھا مگر خدا نے کامیاب کیا اور خدا گواہ ہے اب کم درجہ لوگ ہمارے رئیس
کی پیشی مین ہین اس سبب سے یہہ حال ہوا ہے ہماری خدمتون کو قبول
کرے تب وہ ہمارا مالک ہے اور جو نکرے تو ہم اونکے بھائی اور رشتہ دار
اور زمین کے دعویدار ہین وہ ہمکو بیدخل کیا چاہتا ہے مگر ہم کیونکر بیدخل

ہوجاوین انگریز کل ہندوستان کے مالک ہین سردار فلان نے اپنا وکیل اجمیر کو بھیجا تھا اوسکو حکم ہوا کہ دہلی جاوے بموجب حکم فلان ٹھاکر دہلی گیا مگر وہان کسی نے کچھہ راستہ نہ بتایا اگر صاحبان انگریز ہماری سماعت نکرینگے تو کون کریگا انگریز کیکی زمین چھین لینے کی اجازت نہین دیتے ہین ہماری زادبوم مارواڑ ہے اوسمین سے ہم روٹی کھا وینگے ایک لاکھہ راٹھور ہین کہان جاسکتے ہین صرف صاحبان انگریز کا لحاظ کر کر ہم اس عرصہ تک صبر کیے بیٹھے رہے ہین اور اگر اپنے ارادہ سے آپکی سرکار کو مطلع نکرین تو آیندہ کو آپ ہمکو قصوروار سمجھینگے اسواسطے ہم آپکو اطلاع دیکر خود بری ہوتے ہین جو کچھہ مارواڑ سے لائے تھے سب کھاگئے اور جو قرض ملا وہ بھی کھاگئے اب جو محتاجگی سے فاقہ کشی کی نوبت پہنچیگی تو جو کچھہ ہمسے ہوسکیگا کرینگے +

صاحبان انگریز ہمارے مالک اور آقا ہین سری بالسنگہ نے ہماری جائداد ضبط کرلی ہے آپ کی سرکار کی مداخلت سے اسکا تصفیہ ہوسکتا ہے مگر اوسکی کفالت اور وساطت کے بغیر ہمکو بالکل اعتبار نہین ہے ہماری اس عرضی کا جواب بھیجین ہم اوسکا صبر سے انتظار کرتے ہین لیکن اگر جواب نہ آویگا تو باوجود اس اطلاع دہی کے ہمارا کچھہ قصور نہوگا گرسنگی مجبور آدمی سے کچھہ تدبیر کراویگی اس مدت دراز تک ہم صرف آپکی سرکار کے لحاظ سے خاموش رہے ہین ہماری سرکار استغاثہ سننے مین بہری ہوگئی ہے مگر کبتک ہم منتظر رہینگے آپ ہماری امید پر توجہ کرین مثنی ساتون سدی ۳ سمت ۱۸۶۷ مطابق ۲۱ اگست ۱۸۱۰ع

بعد وصول اس خط کے گورنمنٹ سے مسٹر وبلڈر صاحب پولٹکل ایجنٹ

تصفیہ نالش ٹھاکران کے واسطے بھیجے گئے اونکے اور مہاراجہ صاحب کے
درمیان درباب ٹھاکران جو تعہد ہوا لکھا جاتا ہے ٭

عہدنامہ سرکار جودھپور درباره ٹھاکران جلاوطن

ٹھاکران پوکرن و چنداول عفو تقصیرات کے واسطے سعی کرتا ہین چاہتے
ہین مگر آہوہ و آسوپ و نیماج و راس کے سرداروں کو اگرچہ اونمین سے
کوئی قابل رحم نہین ہے براد خوشنودی سرکار انگریزی جسقدر ریاست
اونکی مہاراجہ بخت سنگہ کے وقت مین تھی عرصہ چھہ مہینے کے اندر واپس دیجاویگی
مگر مہاراجہ صاحب کے اطمینان کیواسطے گورنر جنرل صاحب کی طرف سے
ایک خریطہ اس مضمون کا دیا جاوے کہ اگر ٹھاکران مذکور اطاعت و نوکری
مین کوتاہی کرین یا کسی جرم کے مجرم ہون یا اپنا طریقہ حسب خواہش دربار
نہ رکھین تو مہاراجہ صاحب کو اختیار ہے جیسا مناسب سمجھین عمل کرین
سرکار انگریزی کی وساطت سے بالفعل اسیقدر منظور ہوا ہے اگر سردار
راج کی نوکری و اطاعت اچھی طرح کرینگے تو اونکو زیادہ تر راج ملیگا اور
سرداران کم درجہ بشرطیکہ سرکار انگریزی اونکی طرف سے مداخلت نکرے
اونکا طریقہ حسب اطمینان مہاراجہ صاحب و دیوان فتح راج ہو جانے پر
از سر نو مورد عنایت ہونگے مورخہ چھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۸۹۱ ٭

جواب صاحب پولٹیکل ایجنٹ

حسب خواہش سرکار انگریزی جسکے حکم سے مین اس کام کیواسطے یہان آیا ہون
مہاراجہ مانسنگہ صاحب نے منظور کیا ہے کہ جو ٹھاکر جرائم سابق کی پاداش مین جلاوطن

पोकरन
चंदावल
आहवा
आसोप
नीमाज
रास

کئے گئے ہین اونکی قدیم جاگیرون پر از سر نو دخل دلایا جاویگا اگر آیندہ کو کوئی ٹھاکر کسی جرم کا مجرم ہو یا خلاف مرضی مہاراجہ صاحب عمل کرے تو عہدنامہ مین یہہ اقرار ہے کہ مہاراجہ صاحب کو اختیار ہوگا سرکار انگریزی اونکی طرف سے پھر مداخلت نکریگی اور مہاراجہ صاحب کی زیادہ تر دلجمعی کے واسطے اسی مضمون کا ایک خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب کیطرف سے دیا جاویگا مورخہ ۲م فروری سنہ ۱۸۴۳ع (دستخط الف ویلڈر صاحب پولٹیکل ایجنٹ)

اوس زمانہ مین مارواڑ مین ٹھاکران مفصلہ ذیل تھے

آٹھہ سرداران درجہ اول

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت	
۱	کیسری سنگہ	چانپاوت	اہوہ	ایک لکھہ	یہہ سردار مارواڑکا اول سردار ہے نصف جاگیر عطے سے اور نصف بھائیون کی چھین کر حاصل کری ہے	पहवा
۲	بختاور سنگہ	کومپاوت	آسوپ	صہ ہزار		आसोप
۳	سالم سنگہ	چانپاوت	پوکرن	ایک لاکھہ	مارواڑ مین سب سے زبردست تھے	पोहकरण

	نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت
नीमाज	۴	سلطان سنگھ	اوداوت	نماج	ص ہزار	
रियाह	۵	—	میڑتیہ	ریاہ	ملعہ ہزار	کل راٹھوڑوں میں میڑتیہ سب سے بہادر ہیں ؛
घानेराव	۶	اجیت سنگھ	میڑتیہ	گھانےراؤ	ص ہزار	یہہ سردار میواڑ کے سولہ سرداروں میں تھا ؛
केमसर	۷	—	کرمسوت	کیمسر	للعہ ہزار	
खेजडला	۸	—	بھاٹی	کھیجڑلہ	ملعہ ہزار	اول درجہ کے سرداروں میں صرف یہی غیر قوم ہے ؛

سرداران درجہ دوم

	نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی
कुचामन	۱	شیوناتھ سنگھ	اوداوت	کچامن	ص ہزار
खारीकाटेव	۲	سرتان سنگھ	جودہ	کھاری کادیو	ملعہ ہزار
चंदावल	۳	پرتھی سنگھ	اوداوت	چنداول	ملعہ ہزار
खाडा	۴	تیج سنگھ	اوداوت	کھاڈہ	ملعہ ہزار
अहोर	۵	انار سنگھ	بھاٹی	اہور	لہ ہزار
बागोरी	۶	جیت سنگھ	کومپاوت	باگوری	للعہ ہزار
गजसिंघपुरा	۷	پدم سنگھ	ایضاً	گج سنگھ پورہ	ملعہ ہزار
मीठडी	۸	—	میڑتہ	میٹھڑی	للعہ ہزار

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	Margin
۹	کرن سنگہ	اوداوت	ماروٹھہ	[illegible] ہزار	मारोट
۱۰	ظالم سنگہ	کومپاوت	روت	[illegible] ہزار	रोत
۱۱	سوائی سنگہ	جودہا	چھاپر	[illegible] ہزار	छापर
۱۲	—	—	بودسو	[illegible] ہزار	बूदसू
۱۳	شیوداں سنگہ	چانپاوت	کاوڑکلان	[illegible] ہزار	कावटा
۱۴	ظالم سنگہ	ایضاً	ہرسولہ	[illegible] ہزار	हरसोला
۱۵	سانول سنگہ	ایضاً	دیگود	[illegible] ہزار	दीगोद
۱۶	حکم سنگہ	ایضاً	کاوڑہ خورد	[illegible] ہزار	कावटा

یہہ سردار صرف جاگیردار ہین کہ فی پانسو روپیہ آمدنی پر ایک سوار کے حساب سے نوکری کرتے ہین انکے سواے دیگر سردار ہین کہ جاگیردار نہین ہین مگر بحسب ضرورت راج کی اطاعت و نوکری کرتے ہین انمین مقدم تر سرداران بارمیر و کوٹورہ و جسول و جسوند و برگونگ و بانکریہ و کالندری و بروندہ ہین کہ بشرطیکہ رئیس اونکو خوش رکھے اور اطاعت کراسکے فوج کثیر بہیج سکتے ہین ۰

बाड़मेर
कोटोरा
जेसोल
फलसोंद
बरगोंग
बांकरया
कालिंद्री
बरोंदा

سنہ ۱۸۴۲ مین سرکار انگریزی نے مہاراجہ مانسنگہ اور سردارون کے درمیان صلح کرائی وہ زیادہ عرصہ تک نرہی سنہ ۱۸۴۷ مین سردارون نے از سرنو ناراض ہوکر اور بحمایت دہونکل سنگہ فوج جمع کرکے پورکیطرف سے جودہپور پر حملہ کیا اسپر راجہ مانسنگہ نے سرکار انگریزی کو لکہا کہ یہہ مفسدہ بغاوت اندرونی

سے نہین ہوا ہے بلکہ ریاست غیر یعنی جے پور سے فوج کشی ہے اس صورت مین مقابلہ کے واسطے فوج انگریزی سے مدد ملنے کا مستحق ہون اسپر سرکار انگریزی سے صاف جواب ملا کہ اگر مفسدہ ایسا ہے کہ کل سرداران و رعایا کی خواہش رئیس کو بیدخل کرنے مین متفق ہے تو کوئی وجہ معقول نہین ہے کہ سرکار انگریزی ایسے رئیس کو کہ جو اپنی رعایا کی اعانت و اطاعت سے بوجہ ظلم و جبر مطلق محروم ہے ریاست جودہ پور مین بزبردستی قایم رکھے البتہ محفوظ ریاستون کے رئیس کو براہ واجب سرکار انگریزی سے خواستگار مدد ہونیکا استحقاق ہے مگر ایسی صورت مین نہین ہے کہ جب خود رئیس کے ظلم و نالایقی و بدنظمی سے سرکشی عوام و مفسدہ عظیم پیدا ہوا ہو رئیسون کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کو ضبط و اطاعت مین رکھین اور اگر وے خود ہی اونکو باغی کر دین تو واجب آتا ہے کہ اونکے نتایج کے متحمل ہون *

جسحالت مین گورنمنٹ نے رئیس جودہ پور کو یہ بزرگانہ و مفید نصیحت کری تھی اوسی زمان حال رئیس جے پور کو بھی تاکید کری اور دہونکل سنگہ سے علحدہ ہونیکا حکم دیا کہ وہ چھوڑکر جھجر کو چلا گیا اور سردارون کو رئیس جودہ پور سے رضامند کرایا * झजर

سنہ ۱۸۴۲ مین میرواڑہ کے پرگنات چانگ و کوٹ و کرانہ کے اکیس ۲۱ گانون چांग कोट किराना
علاقہ راج جودہ پور بنظر مطیع کرنے مینہ اور میرون کے بموجب عہدنامہ مورخہ در مارچ سنہ ۱۸۲۴ مندرجہ باب دوم آٹھہ برس کے واسطے تحت انتظام انگریزی مین لیے گئے اونکی میعاد منقضی ہونے پر بتاریخ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ عہدنامہ ۱۶ مندرجہ باب دوم منضبط ہوا دیہات مذکورہ نو برس کے واسطے اور ریاست

دیہات دیگر انتظام انگریزی مین مفوض ہوئے کہ یہہ میعاد بھی منقضی ہونے پر سنہ ۱۹۲۳ مین
سات دیہات مندرجہ عہدنامہ مہاراجہ صاحب نے واپس لیے لئے مگر باقیماندہ دیہات نامرضی
سرکار انگریزی بدستور انتظام انگریزی مین رہے کہ ابتک اوسیطرح ہین ✤
اسیطرح ملانی کا جنگلی ضلع اگرچہ راج جودہ پور کے اندر واقع ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مارواڑ کے تحت انتظام مین رہتا ہے وہانکے جاگیردار بجز اداے سالانہ زرخراج
کے تو عدیگر مہاراجہ صاحب کے محکوم نہین ہین اور یہہ خراج بھی صاحب پولیٹکل ایجنٹ
وصول کرکر راج مین داخل کرتے ہین ✤

بموجب اٹھوین قلم عہدنامہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ کے راج جودہ پور کے ذمہ عندالطلب پندرہ
سواران کے فوج کا مہیا کرنا قرار پایا تھا اوسکے بموجب سنہ ۱۸۳۲ مین بغرض تنبیہ اور مقیم
نگرپارکر سے لڑنیکے واسطے فوج طلب ہوئی تو جو فوج راج سے آئی محض ناکارہ ثابت
नगरपारकर
ہوئی اسواسطے سنہ ۱۸۳۵ مین بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بجاے بہم رسانی فوج کے
مبلغ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف جودہ پور لیجن کے واسطے
लीजन
اداکرنا قرار پایا سنہ ۱۸۵۷ کے غدر مین فوج جودہ پور لیجن باغی ہوگئی بجاے اوسکے
ایرن پورہ مین ہندوستانی فوج بھرتی ہوئی ✤

عہدنامہ فیمابین مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر راجہ جودہ پور و سرکار انگریزی
مرتبہ لفٹنٹ ہنری ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانا
ट्रिविलयन
ازانجاکہ مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر والی جودہ پور نے متی پوہ سدی پورنماشی سمت ۱۸۹۲
سے بعوض کنٹنجنٹ پندرہ سو سواروں کے کہ بموجب اٹھوین قلم عہدنامہ سرکار
انگریزی مرتبہ مقام دہلی تاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ کے عندالطلب بہم پہنچانا اونکے ذمہ

ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نقد دینا قبول کیا ہے یہہ کاغذ
بطور عہدنامہ مرتب ہوکر سرکار انگریزی کی طرف سے آٹھوین شرط
عہدنامہ مذکور کی عبارت ذیل کو منسوخ کرتا ہے عند الطلب سرکار انگریزی
راج جودہ پور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کے واسطے
بھیجے جایا کرینگے اور بجاے اوسکے یہہ عبارت داخل کرنا ہے کہ راج جودہ پور
سے ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کے خزانہ اجمیر مین داخل
ہوتا رہیگا اول ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ کا داخلہ ماہ پوہ سمت ۱۹۰۳ ہوگا اور
بعدازان اوسی تاریخ کو ہر سال ہوتا رہیگا متی پوہ بدی ۲ سمت ۱۹۰۲ مطابق دسمبر ۱۸۳۵
مقام جودہ پور + (دستخط ایچ ڈبلیو ٹر ولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل)
پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے با اجلاس کونسل منظور ہوا +
۱۸ فروری سنہ ۱۸۴۷ء امرکوٹ کا علاقہ سنہ ۱۸۱۳ء سے جودہ پور کے علاقہ مین چلا آتا تھا سنہ ۱۸۱۳ء مین سندہ
کے امیران تال پور نے چھین لیا سندہ فتح ہونیکے بعد سرکار انگریزی نے | नालपुर
مہاراجہ صاحب جودہ پور کو واپس دینے کا اقرار کیا مگر چونکہ امرکوٹ کا قلعہ
پسندیدہ مقام واقع سرحد ہے اور جودہ پور سے اوس علاقہ کا خاطر خواہ
انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ اوسکو بقبضہ سرکار انگریزی
رکھکر بالعوض اوسکے خراج مین منہائی کر کر معاوضہ نقد دیا جاوے اسوجہ سے
بموجب دستاویز مندرجہ ذیل کے منجملہ ایک لاکھہ آٹھہ ہزار روپیہ زر خراج
سالانہ مبلغ دس ہزار روپیہ آمدنی علاقہ امرکوٹ منہا ہوکر سنہ ۱۸۴۷ء سے صرف اٹھانوے
ہزار روپیہ سالانہ خراج بذمہ راج جودہ پور رہا +

خط وکیل جودھپور بخدمت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر جودھپور مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۴۳ء

آپ کے خط مورخہ ۱۶ مارچ گذشتہ کا مضمون مینے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین لکھا تھا کہ بجاے علاقہ امرکوٹ کے فوج خرچ تعدادی ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ مین سے دس ہزار روپیہ سالانہ منہا ہوا کریگا اوسکے جواب مین مہاراجہ صاحب نے لکھا ہے کہ امرکوٹ میرا ہے اور امرکوٹ پر میرا دعوی جیسا کہ صاحب بہادر نے جانا ہے صحیح ہے جبتک سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہے مین سمجھونگا کہ گویا میرے قبضہ مین ہے مگر جب سرکار انگریزی کسیکو دینا چاہے تب مجکو ہی عطا کیا جاوے کسی اور کو نہ دیا جاوے کیونکہ امرکوٹ میرا تھا اسواسطے مجکو ملنا چاہیئے راجستان مین ہم لوگ استحقاق زمین کی بہت قدر کرتے ہین اور جس روز امرکوٹ مجکو دیا جاویگا بہت خوشی کا دن ہوگا ہمارا ان حال یہہ دس ہزار روپیہ سالانہ ایک لاکھہ آٹھہ ہزار روپیہ خراج واجب الطلب سرکار انگریزی سے منہا ہونا چاہیئے کیونکہ منہائی بعوض زمین کے ہوتی ہے اور خراج بھی زمین کی بابت لیا جاتا ہے اسواسطے خراج سے منہا ہونا چاہیئے ✣

मिथ्ई

صحیح ترجمہ دستخط ایچ ای گرتھرڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل ۱۷ جون سنہ ۱۸۴۳ء کو منظور وقبول کیا ✣

سنہ ۱۸۴۳ء مین سرکار انگریزی نے تاکید وتنبیہ کر اکر انسداد فساد کیا تھا اوس سے ملک مارواڑ کی مصیبت کا صرف التواء ہوا ایشیا اور یوروپ کے بڑے بڑے بادشاہون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ جنہون نے طفولیت اور جوانی کو خواہشات

نفس کی سیری اور عیاشی اور ظلم و دغابازی مین بسر کیا اونکی عمر کا تیسرا حصہ
یعنی پیری مذہبی لوگون کی اطاعت مین صرف ہوا ہے چنانچہ یہی حال مانسنگہ
کا ہوا کہ وہ جوگیون کا مطیع ہوا مگر جوگیون کے رسوخ نے اونکے ظلم و سنگدلی
مین بالکل تخفیف نکری بلکہ اونکے سبب سے تشدد و بے انتظامی کی بہت
کثرت ہوئی کہ سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی پڑی سنہ ۳۹ء کے موسم
بارش مین کرنل صدرلینڈ صاحب مع فوج کے جودہ پور بھیجے گئے
کہ امن و عافیت اور حتی الامکان خوش انتظامی پیدا کرین پانچ مہینے
تک وہان رہے مانسنگہ نے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل سردارون کے
قدیمی حقوق پر لحاظ رکھنے کا اقرار کیا اور یہہ بھی قبول کیا کہ نظم و نسق
ریاست مین پیری اور امرا و وزرا ریاست کی امداد کے واسطے انگریزی
ایجنٹ جودہ پور مین متعین رہا کرے مہاراجہ صاحب کے دو گمراہ کرنیوالون
کو خارج کیا گیا سترا لیما مقبولہ جاگیرداران پر جاگیرین واگذاشت کرائی گئین
فوج کی تنخواہ واجب الطلب دلائی گئی جس لیے سرکاری وصول کیا گیا اور
اوسکے آیندہ کو بروقت وصول ہونیکا بندوبست مناسب ہوا جو سردار
باغی ہوگئے تھے اونکے قصور معاف کر لیے گئے اور جن لوگون نے ناگور
مین فساد کی تجویز کی تھی اونکو سرکار انگریزی نے معاف کیا +

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ مانسنگہ صاحب

درمیان جناب سرکار انگریزی اور راج جودہ پور کے مدت سے دوستی
تھی عہدنامہ سنہ ۱۸ء سے یہہ رابطہ مستحکم تر بنا پر قایم ہوا ہے اسیطرح تا حال

ملک دونون سرکار دن مین جانبین سے یگانگت رہی ہے اور ایسی ہی آیندہ کو رہیگی اسواسطے معرفت کرنل جان سدرلینڈ صاحب کے درمیان جناب سرکار انگریزی اور مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر کے شرائط ذیل قرار پائی ہین ❊ اب صلاح باہمی انتظام ملک کے واسطے مہاراجہ صاحب اور کرنیل سدرلینڈ صاحب اور سرداران و اہلکاران و خواص و پاسبان راج فراہم ہونگے اور قواعد انتظام مقرر کرینگے اونکے بموجب حال و آیندہ کارروائی مین عملدرآمد رہیگا وہی بپابندی رواج قدیم سرداران و اہلکاران ریاست کے حقوق کی حدبندی و تقرر کرینگے ❊

صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اہلکاران راج جودہ پور بموجب اونہین قواعدون اور مہاراجہ صاحب کی صلاح کے سرانجام امور ریاست کرینگے اور رواج قدیم کو ہر طرح ملحوظ رکھینگے ❊

کرنل صاحب نے کہا ہے کہ سرکار انگریزی کی فوج جودہ پور کے قلعہ مین رہیگی اور مہاراجہ صاحب نے بھی یہہ امر منظور کر لیا ہے رجہتان کی دیگر ریاستون مین جہان پولٹیکل ایجنٹ صاحب رہتے ہین شہر سے باہر قیام ہوتا ہے اور یہان کے قلعہ مین گنجائش نہونیکی وجہ سے مشکل ہے مگر تاہم بنظر خوشنودی سرکار فوج کا قیام منظور کیا گیا ہے کہ مناسب مقام تجویز ہو کر رکھی جاوے دربار کو سرکار سے کسیطرح کا خوف نہین ہے سری جی کا سندرا اور سروپ اور جوگیسر جو خواہ دیسی ہون یا پردیسی مگر اونکے ہم مذہب اور ہم صحبت ہون اور امراء اور گیکا اور متصدی اور

श्रीजी
स्वरूप
जोगेश्वर
बीका

خواتین و پاسبان وغیرہ کا جو درجہ و عزت حال مین ہے اوسمین کمی نہوگی سرمو
کا سند رناتھون کا سند ہے معروف یعنی لچھمن ناتھ اور بیران ناتھ اور اونکے
رشتہ دار جوگیشر یعنی ناتھ اعرا یعنی ریاست کے ٹھاکر کیکا یعنی مہاراجہ صاحب
کی کنیزک زاد اولاد ٭
کارباری اپنے اپنے عہدہ کا کام بموجب قاعدہ مقررہ کے انجام دینگے
اگر کسی کا انصرام کار مین قصور ثابت ہوگا تو بصلاح مہاراجہ صاحب کے
بجاے اوسکے دوسرا لایق شخص مقرر ہوگا ٭
جن لوگون کے حقوق ضبط ہوگئے ہین بموجب اصول معدلت اونکو واگذاشت
کئے جاوینگے اور جو کارکن ہین دربار کی نوکری اچھی طرح کرینگے ٭
سرکار انگریزی کی عین خواہش ہے کہ ملک مارواڑ کی حقوق ملکیت اور فواید
بدستور جاری ہین اور مہاراجہ صاحب کی عزت و نیکنامی محفوظ رہے اسواسطے
اونمین سرکار کی طرف سے کسیطرح کمی نہوگی اور نہ کسی دوسری کی طرف سے
کمی ہونے دیگی سرکار اسکی کفیل ہوتی ہے ٭
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور اہلکاران راج مارواڑ مشورہ کرکر حسب صلاح
مہاراجہ صاحب وجہ پابندی قواعد مقررہ بندوبست کرینگے کہ سرکار انگریزی
کا خراج اور سواد خرچ واجب الطلب ادا کیا جاوے اور آیندہ کو بروقت ادا
ہوتا رہے دعوی معاوضہ نقصان جب پر ثابت کیا جاوے اوس سے دلایا جاویگا
اور مارواڑ کے نقصان کا دعوی جو دیگر ریاستون پر ہے ثبوت کامل پہونچنے پر
اونسے دلایا جاویگا ٭

مہاراجہ صاحب نے سرداروں کو جاگیر کے پٹہ جات جو پاس عطا کئے ہیں اور عوض ہیں اونسے اطاعت کرنیکا اقبال کرایا ہے اور جرائم گذشتہ معاف کئے ہیں اسیطرح سرکار انگریزی بھی جنپر پیشتر اعتراض کیا ہے اونکو معاف کریگی مثلاً اسروپ وجگیشر و امراء و اہلکار وغیرہ +

صاحب پولٹیکل ایجنٹ انگریزی دارالحکومت میں مقرر ہوئے ہیں اسواسطے کسی پر ظلم وتشدد ہونے پاویگا اور مذہبی لوگوں کے چھہ فرقوں یعنی کھٹ درشن میں کچھہ مزاحمت ہوگی اور جو جانور مارواڑ میں متبرک سمجھے جاتے ہیں مارے نجاوینگے + षटदर्शन

اگر مہاراجہ صاحب کے راج کے کل امور کا بند وبست چھہ مہینے یا ایک برس یا اٹھارہ مہینے کے عرصہ میں ہوجاویگا تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور انگریزی فوج برخاست ہوجاویگی اور اگر یہہ تعمیل اس سے بھی پیشتر ہوجاوے تو چونکہ اوس سے اعتبار زیادہ ہوگا سرکار انگریزی کو زیادہ تر خوشی ہوگی حسب مضمون بالا یہہ عہدنامہ بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۸۳۹ سنہ بمقام جودہ پور منضبط ہوا الفنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب جناب نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی منظوری یا ترمیم کے واسطے ارسال کرینگے اور حسب مضمون عہدنامہ جناب ممدوح کیطرف سے خریطہ مہاراجہ صاحب کے نام حاصل کیا جاویگا +

عہدنامہ بالا کو کرنل جان سدرلینڈ صاحب نے اختیارات عطیہ جناب نواب جارج آکلینڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مرتب کیا + ज्योर्ज आकलेंड

(دستخط ومہر سرشتہ فوج وال) (دستخط ومہر سرشتہ ردہ مل وکیل)

تشریح کرنل سدرلینڈ صاحب

اصل سند کی قلم چہارم مین جو صرف یہہ لکھا ہے کہ ایک فوج قلعہ مین رکھی جاویگی
اور مہاراجہ صاحب نے لفظ مقام مناسب لکھا ہے اوس سے یہہ مراد ہے کہ
فوج سرکاری محل یا زنانہ یا مندر مین نہ رکھی جاویگی قلم پنجم ان لوگون کے
حقوق اراضی و دیگر حقوق کا تقرر وحد بندی بموجب قلم اول ہوگی قلم ۲ و ۶
چاہا تہا کہ ناتہو نگر دست اندازی امور ریاست سے بیدخل کرنیکا ذکر کیا جاوے
مگر مہاراجہ مان سنگہ صاحب نے نہ مانا لیکن اصل مین وے انہین شرایط کے
بموجب بے اختیار ہو گئے ہین کہ راج کے اہلکار اور کار بار دیوان مین داخل نہین ہین
قلم نہم یہہ بھی چاہا تہا کہ فوج خرچ یعنی مصارف فوج کشی حال کا بھی کہ بذمہ راج
جودہ پور ہے ذکر کیا جاوے مگر مہاراجہ مان سنگہ صاحب نے کہا کہ اگرچہ فوج خرچ
ضرور ادا ہونا چاہیے مگر ایسی شرایط مین کہ مطالبہ دوامی اور راج کے بابت
آیندہ سے متعلق ہین اوس کا داخل کرنا ضرور نہین ہے +

قلم یازدہم متبرک جانورون مین دواب شاخدار و مور و کبوتر منظور ہین

قلم سیزدہم جو کچہہ درباب قرار داد عہدنامہ معرفت لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ
صاحب بہ اختیارات عطیہ نواب گورنر جنرل صاحب لکھا ہے اصل مین
کاغذ کی پیشانی پر لکھا تہا مگر مہاراجہ صاحب نے اخیر مین بدلدیا ہے +

بعد انضباط اس عہدنامہ کے پانچ مہینے انگریزی فوج جودہ پور مین رہی جب
کچہہ شکل انتظام ظہور مین آگئی برخاست ہوئی چونکہ یہہ عہدنامہ مہاراجہ مان سنگہ
صاحب کی ذات خاص سے تہا اسواسطے بتاریخ ۵ دسمبر ۱۸۴۳ء جب مہاراجہ صاحب

کا انتقال ہوا عہدنامہ بھی کالعدم ہوگیا +
مہاراجہ مانسنگھ کے کوئی خلف صلبی نہ تھا اور نہ اُنھون نے متبنی لیا تھا انکے
انتقال پر دہونکل سنگہ نے پھر دعوی کیا مگر منظور نہوا ایڈر و احمد نگر کے رئیس
خاندان مین رئیس جودہ پور سے قریب ترین ہین اسواسطے بیوہ رانیون
اور سردارون و اہلکارون کو اجازت ہوئی کہ اون ریاستون مین سے
کسیکو متبنی کرین چنانچہ سب نے بالاتفاق تخت سنگہ رئیس احمد نگر کو کہ سابقاً
ایڈر کی طرف سے وکالت بھی کرچکا تھا مع کنور جسونت سنگہ کے طلب کیا +
جب مہاراجہ تخت سنگہ صاحب جودہ پور کو آئے تب اسوجہ سے کہ پرتھی سنگہ
رئیس سابق احمد نگر نے جسونت سنگہ کو متبنی لیا تھا اور خود تخت سنگہ بطور
مدار المہام کام کرتے تھے بدعوی استحقاق ریاست کنور جسونت سنگہ صاحب
کو احمد نگر مین رکھنا چاہا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ تخت سنگہ دو برس تک
احمد نگر مین فرمان روا رہے تھے اور سرکار بھی اونہین کو رئیس سمجھتی تھی
پس بموجب رواج ملک راجپوتانہ و گجرات اور دھرم شاستر کے جسوقت سے
اُنھون نے جودہ پور کی ریاست منظور کرلی اونکے خاندان سے احمد نگر
کی وراثت کا حق جاتا رہا اسواسطے سنہ ۱۸۴۸ مین حکم ہوا کہ احمد نگر ایڈر مین
شامل کیا جاوے کہ سنہ ۱۸۴۴ مین اوسی ریاست سے علیحدہ ہوا تھا اور
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنے متعلقون کو احمد نگر سے جودہ پور لیجاوین اور
آیندہ کو اوس ریاست کے کام مین مداخلت نکرین سنہ ۱۸۴۳ مین مہاراجہ
تخت سنگہ صاحب مارواڑ مین مسند نشین ہوئے وے مہاراجہ اجیت سنگھ

سے تیسری پشت مین ایتی اونکے پروتے تھے مگر اونکی خوش انتظامی کی جو امید
تھی مبدل بہ مایوسی ہوئی اونکے مسند نشین ہوتے ہی ملک مین غدر
ہوگیا اگرچہ مہاراجہ مانسنگہ کے زمانہ کا سا فساد نہوا مگر عنقریب کل سردار
باغی و سرکش ہوگئے مہاراجہ صاحب کو شراب خواری کی عادت بکثرت ہوئی
شبانہ روز محلون مین رہنے لگے حضور مین کسیکا گذر نہوتا تھا اس سبب
سے راج کا کام کل اہلکارون پر منحصر تھا اور اونکی یہہ کیفیت تھی کہ مہاراجہ
صاحب کی خیرخواہی اور اپنی منفعت کے سوائے کسی کام سے غرض
نہین رکھتے تھے *

سنہ ۱۸۵۷ کے غدر مین فوج معروف جودہ پور لیجن باغی ہوگئی اور دیگر ممالک
کے باغی اور چند مارواڑ کے سرکش ٹھاکر اوسکے شامل ہوئے میجر میشن مेशन
صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کی فوج لیکر اونسے برسر مقابلہ ہوئے مگر
عہدہ برا نہوسکے باغیون نے صاحب موصوف کو قتل کیا اور اونکا سر
اہوہ کے قلعہ پر لٹکایا ٹھاکران گولر و آسوپ و آلنیا واس و باجاواس गूलर आसोप अलनयावास बाजावास
علانیہ شریک باغیان ہوکر غارت گری کرنے لگے ان ٹھاکرون کی تنبیہ کی
سنہ ۱۸۵۷ سے بمنظوری سر ریچرڈ شکسپیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ شروع ہوئی सररेचार्ड शेकसपियर
تھی سنہ ۱۸۵۷ کے غدر مین ہرچار نے بلکہ گولر والے نے بجمعیت فوج باغی
کے شامل ہوکر مارواڑ کو تاخت و تاراج کیا بہت سرکشی کی اور انجام
مین عند التعاقب فوج راج بیکانیر مین جاکر پناہ گزین ہوئی حسب الحکم
کرنل ایڈن صاحب کپتان اسمی صاحب نے مہاراجہ صاحب کو इडन इसमी

فہمایش کی کہ ان لوگون کا قصور معاف کرکرا ونکو مارواڑ مین آباد کرنا چاہیئے مہاراجہ صاحب نے اونسے صلح کرنا اور جاگیر دینا قبول کیا مگر اونکی قدیم جاگیر دینے پر راضی نہوئے چونکہ صاحب ایجنٹ کی راے مین بغاوت و سرکشی سے یہ ٹھاکر اپنی قدیم جاگیر کا استحقاق کہو چکے تھے صاحب نے مہاراجہ صاحب کی اس تجویز مین اعتراض نکیا اور ٹھاکرون نے بلا واگذاشت قدیم جاگیرون کے صلح منظور نکی اسوجہ سے بدستور باغی رہے مگر مہاراجہ صاحب کمال استقلال سے سرکار انگریزی کے وفادار رہے اور تابمقدور اپنے حکام کی امداد و اعانت کری چنانچہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب بلاشبہ سرکار انگریزی کے صادق خیرخواہ ونہایت خوش اخلاق اور بذاتہٖ محبوب العوام ہین بجلدوے خیرخواہی اونکو خطاب وتمغا سے ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا +

جب مہاراجہ صاحب مسند نشین ہوئے زیادہ تر ٹھاکران وکامداران و متوسلان مہاراجہ مان سنگہ کے قبضہ مین تہا راج کی آمدنی مین ہر طرح سے کمی تھی اور وہ آمدنی ایسی عظیم الشان ریاست کے مصارف و فوج کے واسطے کافی نہ تھی اوس زمانہ مین راج مین ایک بہی ہاتھی نہ تہا ور نہ توشہ خانہ مین کوئی زیور تہا سواے اسکے قرضہ کثیر تہا اور اوسکے ادا ہونیکی کوئی صورت نہ تھی +

اگرچہ مہاراجہ صاحب کے متوسل بہی احمد نگر سے اونکے ساتھ آئے تھے مگر اونکا کوئی اعتبار اور عزت نہین کرتا تہا مجبور ا ونکو راج کے قدیم اہلکارون

کی معرفت انتظام کرانا پڑا امور روالی عہدون پر مدت سے دولتمند آدمی
مقرر تھے ان سب لوگون کا سازو تعلق ٹھاکرون سے تھا اکثر اونکے بوہرہ
تھے اور اکثر زیادہ تر بددیانتی سے مہاراجہ صاحب کا روپیہ خرچ کرکر اور
ملک کی آسودگی مین خلل انداز ہوکر اپنا رسوخ زیادہ کرتے تھے ✤

اس خلجان مین پھنسکر مہاراجہ صاحب نے کاہلی مین اپنا آرام سمجھا اخیر مین یہہ
کاہلی جس سے صرف اونکاہی نقصان تھا سالہاسال کی ہوگئی اور چستی کرنا
اور لوگون کے پنجہ سے رہا ہونا امر محال ہوگیا زنانہ ڈیوڑھی اور متوسلون کا گروہ
کثیر اونکے انصاف وتجویز مین خلل انداز ہوتا تھا شراب خواری کی بدعادت سے
کام کے لائق نہین رہے عقل مین فتور آگیا اور مردہ بدست زندہ خوبیر
اہلکارون کے اختیار مین ہوگئے غیر لوگون سے گفتگو کرنے مین ہوشیار
معلوم ہوتے تھے اور اگرچہ اکثر امور مین ضعیف الطبع تھے بعض مین بدرجہ
نہایت مستقل مزاج تھے ✤

دیہات خالصہ کی قلت اور وسعت ملک اور رقبہ کثیر اور تعداد متوسلان پر
غور کیا جاوے تو مہاراجہ تخت سنگہ کا طامع وحریص ہونا عجب نہ تھا اپنے
خاص عملہ مین اونکو کفایت شعاری کی بہت ضرورت تھی رئیس الوجسکا ملک
مارواڑ کا آٹھوان حصہ ہے مصارف ذاتی مین درجہا زیادہ خرچ کرتا تھا
مہاراجہ تخت سنگہ کا سرکار انگریزی پر مطلق اعتبار تھا اور وے سرکار کے
وفادار رفیق تھے مگر اونکی عادات اور ملک کی وسعت اور اہلکار ایسے
تھے کہ اونکو اپنے ارادون کی بجا آوری محال تھی مہاراجہ صاحب کو یقین

ہوگیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح صرف ہمارے فائدہ کے واسطے ہے
اور اونکے وقت مین اہلکارون کا اقتدار جو اونکے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کے درمیان باعث مغائرت تھا کم ہوگیا تھا +

اگرچہ سابق مین ایسا سمجھا گیا تھا کہ ٹھاکرون پر بڑی زیادتی ہوتی ہے مگر
تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اونکی شکایتین جھوٹی تھین بلکہ وے ایسے
جرایم کے مرتکب ہوتے تھے کہ اگر انگریزی علاقہ مین ہوتے تو مستوجب
سزاے سخت متصور ہوتے بجاے اسکے کہ مہاراجہ صاحب کو انتظام مین
مدد دیتے ہون ارتکاب جرایم مین چشم پوشی کرتے ہین انسداد جرایم و
سزادہی مجرمان کو اپنی رنجش کا باعث سمجھتے ہین بلکہ چھوٹے ٹھاکر علانیہ
غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین جس حالت مین کہ مہاراجہ صاحب
ذمہ دار انتظام امن و عافیت مارواڑ سمجھے جاتے ہین کم سے کم ایک
ثلث ملک ٹھاکرون کے قبضہ مین ہے جو تدبیرات انتظام مین مخل بلکہ
مخالف ہین بجز سیواڑ کے مارواڑ کی برابر زبردست سردار کسی ریاست
مین نہین ہین سجے پور مین بجز کھیتری وغیرہ خود اختیار رئیسون کے دو
تین ٹھاکر ہین جو جودہ پور کے دس بارہ جاگیرداروں کی برابر متصور ہوسکین
اور دوم و سوم درجہ کے ماتحت ٹھاکر بہت کثرت سے ہین +
البتہ مہاراجہ صاحب نے جاگیرین ضبط کرنے مین بہت کوشش کی مگر اس
ضبطی سے اونکو ایسا فائدہ نہوا جیسا بشرط اختیار اور ذریعہ ہونے کے
ٹھاکرون کو ارتکاب جرم پر انصاف سے سزا دینے مین ہوتا +

ایسے انتظام کیواسطے مہاراجہ صاحب کو اہلکاران جدید مقرر کرنیکا فکر ہوا تھا
اور جب موقع ملا اُنھون نے فوراً کرنل ٹیلر صاحب کو نوکر رکھا اور منظوری
گورنمنٹ جودہ پور مین ملا یا مگر کرنل ٹیلر صاحب اپریل سے اکتوبر تک رہتے
اونکا جانا مارواڑ کے حق مین بہت مضر ہوا مزاج ولیاقت اور ارادہ سے
ہر طرح کرنل صاحب بددیانت اور فریبی اہلکارون کو ضبط مین رکھنے کے
لایق تھے یہہ لوگ اصلاح ریاست و رفع بدنظمی وابتری ریاست کی کُل تدبیرات
مین خلل انداز ہوتے ہین اگر وے کسی مدت تک رہتی تو مارواڑ کا بند وبست
ہوجاتا اور مہاراجہ صاحب و ٹھاکرون کی نااتفاقی جسکو اہلکار بطمع وغرض
خود تازہ رکھتے ہین رفع ہوجاتے اور صلح واتفاق سے فوائد کثیر حاصل
ہوتے ❊

جب مارواڑ مین کوئی معتبر وزبردست اہلکار نملا اور کرنیل ٹیلر صاحب
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد خان کو مقرر کیا اور عہدہ دیوانی
دیکر کل سررشتہ جات واہلکاران مارواڑ پر بااختیار کیا اوسکا بھی مہاراجہ
صاحب کو اعتبار تھا اور اوسنے بھی اپنی کارگذاری سے ثابت کیا کہ یہہ
اعتبار بیجا نہین تھا اکثر صورتون سے اوسنے ابتری موقوف کری اور
انتظام کیا بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۸ع دیوان نواب حاجی محمد خان بمقام پشکر
مارا گیا اس سے کل ریاست مین شور ہوگیا اور انتظام مین خلل واقع ہوا
بوجہ پردیسی ہونیکے اوس سے سب ناراض تھے اس سبب سے وقت
دوپہر اپنے خیمہ مین سوتا ہوا دغا سے مارا گیا مہاراجہ صاحب کو ایسے بیباک

وستعمد دیوان کے مرنیکا نہایت رنج ہوا عرصہ تک کام بند رہا اور مارنت تک
انتظام کی صورت کچھہ نہوئی مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد کے لڑکے کو ایکبر چھہ
سال تھا بعطاے خطاب نوابی دیوان کیا اس سے بجز اظہار رحم مہاراجہ صاحب
واشناسی شوئی پس ماندگان ملوک کے راج کے انتظام کو کچھہ فائدہ نہوا ونکے
متوسلین میں سے صرف ایک مرد الغلی خان لیاقت و تجربہ کار آدمی تھا۔
سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب کے دس صاحبزادگان تھے اور علاوہ
انکے کنیزک زاد اولاد بکثرت تھی [1]مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب۔
[2]کنور نزآور سنگہ صاحب۔ [3]کنور پرتاب سنگہ صاحب۔ [4]کنور کشور سنگہ صاحب۔
[5]کنور رنجیت سنگہ صاحب۔ [6]کنور بہادر سنگہ صاحب۔ [7]کنور بھوپال سنگہ صاحب۔
[8]کنور مادھو سنگہ صاحب۔ [9]کنور محبت سنگہ صاحب۔ [10]کنور محبت سنگہ صاحب دوم
خلف کلان مہاراج کنور جسونت سنگہ صاحب حسب تذکرہ بالا احمد نگر مین
پیدا ہوئے تھے نمبر ۳ و ۴ اوسی ماسے پیدا ہوئے نزور آور سنگہ نمبر ۲
جودہ پور مین دوسری ماسے پیدا ہوئے ابتدا مین ہی اونمین نزاع ہوگیا
تھا اور لوگ انکے متوسل اونکو فروغ دیتے تھے اونکا قول تھا کہ مہاراج کنور
جسونت سنگہ صاحب جو اپنے باپ کے رئیس مارواڑ ہونے سے پیشتر پیدا
ہوا تھا وارث نہین ہے اور کنور زورآور سنگہ صاحب مسند نشینی کا مستحق
ہے یہہ تو پیشتر سے ہی امید نہ تھی کہ جسونت سنگہ صاحب کی مسند نشینی
سے مارواڑ کی بہتری ہو کیونکہ وہ تندمزاج اور بدصحبت تھے اونکے ایسی
شورش و فساد مین پیدا ہونے اور پرورش پانے سے اور دیسی ہی

لشکر پیش نظر ہونے سے اونکا جابر و سخت مزاج اور اوباش ہونا عجب نہ تھا انھون نے اور اونکے چھوٹے بھائیون نے شہر مین مصادرہ وصول کرنیکے واسطے جمعیت تعینات کر رکھی تھی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ وہ مسافرون اور تاجرون کو لوٹتے تھے +

سنہ ۱۸۶۶ء کے موسم سرما مین ٹھاکر گھانے راو کہ شراب خوار تھا مر گیا بلا اجازت راج اور حسب بیان مہاراجہ صاحب خلاف خواہش ٹھاکر متوفی اوسکا چھوٹا بھائی مسند نشین ہوگیا اور جاگیر پر قابض رہنے مین کوشش کی البتہ مہاراجہ صاحب کی خواہش تھی کہ اپنے بیٹون مین سے ایک کو متبنیٰ کر کر مسند نشین کرین مگر یہہ امر بیوہ ٹھاکر متوفی اور اوسکے خاندان کی رضامندی کے بغیر بآسانی واجب نہین ہوسکتا تھا مدت تک نزاع رہا ٹھاکر نے سرکشی کی آخر کار فروری سنہ ۱۸۶۹ء مین فیصلہ ہوا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکر کا بیان بالکل غلط تھا اہالیان خاندان ٹھاکر کو بھی اپنے قول و فعل پر اور مہاراجہ صاحب کی رضاجوئی نکرنی اور صاحب ایجنٹ کی صلاح پر عمل نکرنیکا بہت افسوس رہا مگر آخر کار اوسیطرح فیصلہ ہوا + घानराव

سنہ ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ دربار جودہپور ریاست کے حالات ظاہر کرنے مین بہت متعصب ہے بلکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اوسنے محض ناواقف رکھنے مین کوشش کرتا ہے اور اہلکاران راج کو صاحب موصوف کے پاس جانیکی مطلق ممانعت ہے +

ملک ٹھاکران و رانیان و جاگیرداران و اولاد روسا سابق مین اسقدر تقسیم

ہوتا ہے کہ ایک ثلث کا محصول راج مین مطلق نہین آتا ہے اور آمدنی ریاست
بائیس لاکھ سے زیادہ نہین ہے اسمین شک نہین کہ کامدارون اور درمیانی
لوگون کی بددیانتی سے جسقدر روپیہ وصول ہوتا ہے راج مین جمع نہین
ہوتا ہے اچھے انتظام سے آمدنی مال وسائر وسوائی بقدر چہارم زیادہ
ہوسکتی ہے کامدارون کی بددیانتی اور غفلت سررشتہ مال کی ایک نظیر
کرنل ٹیلر صاحب نے بیان کری تھی کہ ایک ٹھاکر نے سالہاسال سے خالصہ
کے چودہ دیہات کی زمین اپنی جاگیر مین شامل کر لی تھی جاگیر کی پرتال پر
دیہات علیحدہ کر لئے گئے اور اگرچہ دیہات کا نام خالصہ کی فہرست مین درج
تھا مگر زمین نہ نکلی ٹھاکر نے قدیم دیہات کو ویران کر کر اپنی جھوپڑیان آباد
کردین اور زمین اپنے قبضہ مین رکھی اسیطرح بعض دیہات جاگیر مین لکھے
جاتے ہین اور کامدارون کے قبضہ مین ہین اور بعض پر وے بلا حکم
وبلا استحقاق قابض ہین ایک دفعہ کوئی گانو انتظام کیواسطے کسیکو سپرد کیا گیا
پھر اوسیکے قبضہ تصرف مین رہکر سہو ہو جاتا ہے پھر کوئی اوسکا پرسان نہین ہوتا
علاقہ مارواڑ مین کل دیہات ۵۵۰۰ حسب تفصیل ذیل ہین

بقبضہ ٹھاکران	بقبضہ رانیان	خالصہ	चारन बारेठ چارن بارہٹھ و برہمن وغیرہ
۲۵۸۴	۱۸۲	۷۲۵	۵۷۰
دیگر ستوسلان	دیہات سوراجنید مغروق لونی ندی		मुराचंद सेव دیہات متعلقہ سیو بعض مقبوضہ بھومیان بعض خالصہ بعض ویران
۴۰۴	۵۵۰		۴۸۵

دیہات خالصہ پرگنات منفصلہ ذیل مین منقسم ہین جودھ پور۔ جالور۔
ساچور۔ بھین مال۔ ناگور۔ ڈیڈوانہ۔ کولیہ۔ دولت پورہ۔ ماروٹ
پربت سر۔ ناوہ۔ سانبھر۔ کانولہ۔ سوجت۔ پالی۔ میرتہ۔
جیتارن۔ پھلودی۔ پچبھدرہ۔ شیو۔ بالی۔ سوانہ۔ بلارہ۔
اور چبوترہ ہاے سایر مقامات منفصلہ ذیل پر ہین +
جودھ پور۔ جالور۔ ناگور۔ سوجت۔ گوڈوار۔ میرتہ۔ جیتارن۔
پھلودی۔ پالی۔ بھین مال۔ ساچور۔ ڈیڈوانہ۔ دولت پورہ۔ ماروٹ۔
پربت سر +

साचोर
भीनमाल
नागोर
डीडवाना
कोलया
दौलतपुरा
मारोट
परवतसर
नावा
सांभर
कानोला
सुजत
पाली
मेड़ता
जैतारन
फलोदी
पचभद्रा
सेऊ
बाली
सिवाना
बिलाड़ा
गोडवार

راج کی فوج موروثی بخشی کی تحت حکومت نہایت خراب اور شکستہ حال ہے تنخواہ مدتون مین ملتی ہے پوشش وہتیار ازبس خراب ہین کسیقدر ولایتی البتہ آراستہ ہین جاگیردار ٹھاکرون کے سوار بکثرت ہین مگر اوس زمانہ کی نسبت جب راجپوت مسلمان اور مرہٹون کا مقابلہ کرتے تھے اور ممالک غیر مین لڑائی کے واسطے جاتے تھے اس بامن زمانہ مین نوکری کم دلچسپ ہوگئی ہے اب جاگیر کے سوار تعداد معینہ سے کم اور محض خراب آتے ہین اور وہ بھی عدول حکمی کرتے ہین اچھے سوارون کو ٹھاکر لوگ اپنے ساتھ گھر رکھتے ہین راجہ صاحب نے فوج کی آراستگی کیواسطے ایک انگریز افسر مقرر کرنے کی درخواست کری تھی مگر گورنمنٹ سے منظور نہوئی +

سنہ ۱۸۷۶-۷۷ع مین مارواڑ کی فوج حسب تفصیل ذیل تھی +

سواران

بارگیر راج	سواران جاگیر	رسالہ تنخواہ دار	میزان
۴۹۷	۳۷۰۰	۱۰۳۹	۵۲۳۳

توپخانہ توپ گولہ انداز	پیادگان	میزان
بہ ۴۴	۴۰۵۹	۴۰۵۹

تفصیل قلعات علاقہ مارواڑ مع توپون کے کہ توپخانہ کے علاوہ ہین

देवरी	جودہپور	جالور	ناگور	سوانہ	پھلودی	پالی	دیوری	میرٹہ
	ماڈیٹ		مویعہ	صہ	للعہ	سے		صہ
गेराब कावला	سوجت	دولت پورہ		پربت سر	نانوہ	گیراب	واقع شیو	کانولہ
	سے	سے		للعہ			دو	سے

बीदवती نومبر ۱۸۶۷ء مین جودہپور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوتون کے مقدمہ مین
صاحب پولٹکل ایجنٹ نے بموجودگی معتمدان ہر دو ریاستون کے جاکر
अमलपाली بالاتفاق ٹھاکر کچاوون فیصلہ کر دیا کہ فریقین نے رضامند ہو کر عمل پانی سے
صلح کی کفالت کری اور آیندہ کے تنازعات کا استغاثہ کر کر حسب قاعدہ فیصلہ
کرانا منظور کیا اسکے علاوہ چند دیگر خفیف جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب
ایجنٹ کے جانے سے بہت فائدہ ہوا ؛

ضلع جالور کی ویران سرزمین مین مہاراجہ صاحب نے چند سال سے تخت گڑھ آباد
کیا اور گرد نواح کے جاگیردار اس سے بہت ناراض تھے اسمین شک نہین
मालौत کہ علاقہ تخت گڑھ کی زمین اصل مین مالویت نسل کی راجپوتون کی تھی وے
سب مر گئے اور انکی جاگیر راج مین بصیغہ لاوارثی آ گئے گرد نواح مین چند

میل تک ویران جنگل ہے اصل مین اسکا بندوبست بہت خبرداری سے
ہوا تھا اور بالتحقیقات کوئی زمین نہین لی گئی مگر کہین کہین حدود قایم نہ تھے
اور گرد نواح کے لوگون کو ضبطی کا خوف ہوا اس سے فساد عظیم برپا ہوا
دیہہ خالصہ مہارانی رانادت صاحبہ کو دیا گیا اور حفاظت کے واسطے راج
کی فوج متعین ہوئی +

مہاراجہ صاحب کو کئی دفعہ اس بدنظمی سے آگاہ کیا گیا مگر کچھہ حاصل نہ ہوا پس
کل ملک مین فساد ہو گیا اور آمد و رفت بند ہو گئی اگرچہ اندرونی بدنظمی ہونے
سے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو مداخلت کا اختیار نہ تھا مگر اکثر لوگون کی نالشات
پہنچنے سے اونکو دست اندازی کرنا لازم آیا کہ انھون نے بہت محنت و جانفشانی
سے جابجا پھر کر فیصلہ کیا اسپر بھی سانڈے راو کے ٹھاکر نے بغیر اس کے کہ جس सांडेराव
زمین کو وہ اپنی سمجھتا ہے اور جسپر اوسکا سوائے زبردستی اور کچھہ حق نہین
فیصلہ کو قبول نہین کیا اہالیان دربار نے جنکو مہاراجہ صاحب نے بھیجا تھا
جہانتک حقوق راج محفوظ تھے صاحب ایجنٹ کی مدد کی مگر جب سرحدات
جنکا مہاراجہ صاحب کو بہت فکر تھا اور بلا امداد صاحب ایجنٹ اونکا قایم
ہونا محال تھا قایم ہو گئین اہالیان راج کنارہ کش ہوئے اور باقیماندہ حدود
کے فیصلہ مین خلل انداز ہوئے یہہ مقدمے جنمین بارہ دیہات متعلق تھے
اور بیس میل محیط سرحد تھی راج کے ضعف حکومت اور بدچلنی اور ٹھاکران
کی زبردستی اور سرکشی کا ثبوت کافی ہے +

اضلاع سانچور و جالور واقع سرحد پالن پور و سروہی مین بھی ایساہی पहलनपुर

فساد تھا اگرچہ فروری سنہ ۱۸۶۷ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی جانے سے
فساد وچوری موشیان مین کسیقدر کمی ہوگئی مگر دربار کے ضعف و غفلت
اور ٹھاکرون کی سرکشی سے کہ کسیکو خیال مین نہین لاتے تھے انسداد کلی ہونا

محال تھا*

सकरा
जैसलमेर
मलानी

اسیطرح ضلع سکرہ واقع شمال ومغربی سرحد بجانب جیسلمیر و ملانی مین جہان
غارتگر راجپوت رہتے ہین بہت شورش ہوئی مہاراجہ صاحب نے نہ خود
اونکا انتظام کیا اور نہ ٹھاکر پوکرن کو جسکا بہت نقصان ہوتا ہے کرنے دیا
اکثر ٹھاکران اوداوت شاخ کے بشمول ٹھاکران گھانی راو مہاراجہ صاحب سے
باغی وسرکش ہوگئے تھے اس سے عیان ہے کہ علی العموم ٹھاکر لوگ اوسنے
ناراض تھے لیکن اگرچہ آئین سے اسوقت بھی بغاوت وخونریزی کیواسطے
اکثر طیار تھے مگر جب سے گھانی راو والہ کا فیصلہ ہوا سابق کی سرکشی رفع ہوگئی
اور گو اونکا اتفاق ویسا خطرناک وپرشر نرہا مگر وسیع تر وزیادہ مستقل ہوگیا
مئی سنہ ۱۸۶۸ء مین اکثر ٹھاکر جودہ پور مین جمع ہوئے اونمین سرگروہ ٹھاکران
پوکرن وکچاون ورایپور ونیماج تھے اونکا مقصد یہہ تھا کہ مہاراجہ صاحب
سے انتظام کیصورت تبدیل کراوین مگر یہہ امر کہ وے اس ارادہ پر قایم رہینگے
یا نہین اور اونکی تدبیر کارگر ہوگی یا نہین مشتبہ تھا اور اسیطرح اگرچہ مہاراجہ صاحب
نے فیصلہ مقدمات وانتظام کرنیکا اقرار کیا تھا اس اقرار کے ایفا کی اُمید
نہ تھی اور یقین تھا کہ ٹھاکران و مہاراجہ صاحب وصاحبزادگان مہاراجہ صاحب
کے درمیان نااتفاقی پیدا ہوکر کوئی فریق سرکار انگریزی سے امداد کا خواہان

ہو گا کہ پیشتر سے ایسا ہوتا رہا ہے سنہ ۱۸۳۶ء مین جب ٹھاکر لوگ مستدعی
امداد ہوئے تھے مہاراجہ صاحب کے باقیماندہ مدہ حیات مین بہ تحت صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ بجایت ہو کر بندوبست کیا گیا تھا +

اس مرتبہ ٹھاکرون نے حسب صلاح صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بذات
خود حاضر ہو کر مہاراجہ صاحب سے استغاثہ کیا بہت توقف سے وے حضور
مین بلائے گئے مہاراجہ صاحب نے سب حال بخوبی سنا مگر کچھہ جواب ندیا دو
مرتبہ پھر ملے مگر پھر بھی کچھہ فائدہ نہوا اور اگرچہ اہلکاران راج نے مہاراجہ صاحب
کو فہمائش کری تاہم جو سوال کیا گیا اوسکا مخالف جواب ملا +

۳۰ مارچ کو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے کل اہلکاران و ٹھاکران کا دربار کر کر
اونکو مابدولت کی خراب حالت اور مہاراجہ صاحب کے اقرار انتظام سے مطلع کر کر
سب کو صلح کرنے اور خفیف دعوون کے رفع کرنیکی صلاح دی اور یہ بھی کہا
کہ ٹھاکرون کی مدد کے بغیر مہاراجہ صاحب کچھہ نہین کر سکتے ہین اور جہان ٹھاکر
و اہلکار راس کثرت سے ہین او راستقرار ماسبق فائض ہین جو شخص انتظامی ملک
زیادہ تر او نہین سکا اختیار رہتے ہو سکتی ہے اور جو سطرح بالاتفاق بہتری ملک
مین کوشش کرینگے اونکی سرکار انگریزی سے دستگیری و تحسین و آفرین ہوگی
اس تقریر کی زیادہ تر ضرورت یہ تھی کہ ٹھاکر لوگ مخالف تھے اور بدنظمی ریاست
کے واسطے مہاراجہ صاحب کو متہم کرتے تھے اپنی خفیف شکایتون کو پیش کر کر
راج کی حکومت کو متعلق خیال مین نہین لاتے تھے اور جو تدبیر اوسکے رفع
نہین ہوئی اوسمین خلل انداز ہوتی تھی اس صورت مین اضافہ طاقت کے بغیر

دربار سے اس ابتری کا بندوبست امر محال تھا ❊

مہاراجہ صاحب براے نام خود کام کرتے تھے مگر سب کو معلوم تھا کہ وے استقلال سے کام پر متوجہ رہنے کی قابلیت نہیں رکھتے تھے اور اسکا نتیجہ یہہ تھا کہ صرف شکایت اور انسداد خرابیون کی کچھہ تدبیر نہو سکی متواتر اونسے تاکید ہوئی اور ہمیشہ انھون نے تقرر پنچایت و دیگر محکمہ جات و تقسیم کام و عدل و انصاف کرنیکا اقرار کیا مگر امید نہ تھی کہ ایسی سرکش و کثیر الرقبہ ریاست میں کبھی اپنا اقتدار قایم کر سکین ❊

باوجودیکہ کوئی بڑا مفسدہ نہوا مگر تھاکر لوگ اور اہلکاران راج اور رعایا بلکہ خود مہاراجہ صاحب کے اہل قبیلہ سمجھتے تھے کہ مارواڑ کی ایسی تباہی و ابتری ہوتی ہے کہ اوس سے اوبھرنا مشکل ہے اور انجام مین سرکار انگریزی کی مداخلت ہوگی خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین بہت نزاع ہو گیا صاحبزادگان کثیر التعداد جنمین سے پانچ جوان ہو گئے تھے اور باپ کے اختیار سے نکل گئے تھے اپنی اپنی معاش کے واسطے نزاع و تکرار کرتے تھے بدنظمی مطلق اور شورش و فساد سے ظاہر ہوا کہ دیوان کی وفات کے بعد ابتری زیادہ ہوئی اور محکمہ ایجنسی کی کل کارروائی تا بحدیکہ عام روزمرہ کے کاغذات کا جواب ملنا مشکل ہو گیا مہاراجہ صاحب یا اونکے اہلکارون کی طرف سے کوئی حرکت جاہلانہ نہوئی مگر غفلت و تساہل و تعویق کہ اکثر عمداً و قصداً عمل مین آتی ہوئین اس کثرت سے ظہور پذیر ہوئین کہ مقدمات کا فیصلہ غیر ممکن ہو گیا اس بدنظمی ملک و سرکشی تھاکران پر تحقیقات ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء کی مصیبتین

زیادہ ہوکر خرابی وابتری درجہ انتہائی کو پہنچی اور دوسرے سال تک تنازع
کی حقرسی اور فیصلہ کی صورت ظہور مین نہ آئی کل کام بند ہوگیا کپتان
ایبی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو کاروبار روزمرہ مین بھی تحریرون کا جواب
نہ ملتا تھا نہایت ضروری مصارف کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے
ہوتی تھی مگر مہاراجہ صاحب شبانہ روز زنانہ مین رہتے تھے اور عورتون
اور خواجہ سراؤن کے سوا کسیکی رسائی نہ تھی اونہین کا اختیار مطلق
تھا اونہین کے ذریعہ سے عرض ومعروض ہوتی تھی بیرونجات مین ظلم و
تشدد ہوتا تھا جرایم سنگین متواتر وقوع مین آئے تھے انصاف برائے نام
بھی نہوتا تھا رشوت ستانی اور تغلب کی کچھ بازپرس نہ تھی مہاراجہ
صاحب کی عیاشی اور کثرت مروت سے اونکا انسداد ممکن نہ تھا ٹھاکر ایک
مدت سے استغاثہ کیواسطے بامید حقرسی جودہپور مین پڑے تھے پہلے
ہنگامون مین ٹھاکرون مین نفاق رہتا تھا مگر اس مرتبہ سب بالاتفاق مہاراجہ
صاحب کے شاکی ہوئے کہ ہماری جاگیرون کو ضبط کیا چاہتے ہین چھوٹے ٹھاکر
کے شامل ہوگئے چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہوا تھا سب کو یہی خیال تھا کوئی
آفت آنیوالی ہے اوسکے آنے تک ہمارا اتفاق بنا رہے تو بہتر ہے سرکار
انگریزی کیطرف سے اونکو شبہ تھا بڑے ٹھاکر سرکار کی مداخلت کے
خواستگار تھے اس امید سے کہ پنچایت ہوگی تو ہم اوسمین مقرر ہونگے
مگر چھوٹے ٹھاکرون کو یہہ امید نہ تھی اس سے خائف تھے اس غرض
سے ٹھاکرون نے نواب گورنر جنرل صاحب کو عرضی بھیجی مگر قبل پہنچنے

عرضی کے حادثہ واقع ہو گیا ✤

देवरया — دیوریہ کے ٹھاکر کا انتقال ہو گیا تھا ٹھکرانیون نے لڑکا گود لیا مہاراجہ صاحب
नीमाज — نے اس غرض سے کہ جاگیر کو جو بہ تحت ٹھاکر نیماج ہے ضبط کرین چاہا کہ متبنٰی
نہوئے دین فوج تعینات کری فوج کے سپاہیون نے ٹھکرانی سے سختی
اور زیادتی کی نیماج کی فوج نے ٹھکرانیون کی مدد دیکر راج کی فوج کو
نکال دیا راج نے چاہا کہ فوج کثیر بھیجکر اونکو سزا دین مگر مخالفون کی فوج زبردست
ہو گئی اور راج کی فوج تنخواہ چڑھی ہونیکے سبب سے لڑنے پر بالکل آمادہ
نہوئی اس سے مجبور توقف ہو گیا ✤

ٹھاکرون نے راج کی فوج کا یہہ حال دیکھا تو اپنے اور اپنے رشتہ دارون
کے دیہات منضبطہ پر بلکہ دیگر دیہات پر جنکا اونھین کسی خفیف وجہ سے بھی
१ अहवा — دعوی تھا قابض ہوگئے ۱ اہوہ ۲ آسوپ ۳ اہلنیاواس گولر ۴ باجوواس ۵
२ आसोप — کے ٹھاکرون نے اپنی اپنی منضبطہ جاگیرون پر یکبارگی قبضہ کر لیا بدانتظامی
३ अहलनयावास
४ मूलर — راج کی یہہ کیفیت تھی کہ اہوہ کے ٹھاکر نے اپنی جاگیر پر قبضہ کیا اوس
५ बाजूवास — پیشتر چار سو پیادہ اور چار ضرب توپ اہوہ کو بھیجی گئی تھی اگر جاتی تو چار روز
مین پہنچ جاتی مگر دریافت ہوا کہ توپین تو شہر کے دروازہ پر چھوڑ گئے تھے
पाली — اور پیادون نے پالی پہنچکر تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے تعمیل حکم کرنے سے
انکار کیا ✤

اہوہ راج کی غفلت سے جاتا رہا ۱۸۵۸ء مین انگریزی فوج نے
چار پختہ برجون کو اوڑا دیا تھا مگر فصیل خام اور ریتہ کو شکست کرانا اور خندق

کو بھروانا راج کی فوج کے ذمہ رکھا تھا انگریزی فوج کا کوچ ہوتے ہی کام
بند ہوگیا اور باوجود متواتر ہدایت صاحب ایجنٹ کے جارسنگھ نہوا اپنے
ٹھاکر ایک شکست پیج کے راستہ سے بآسانی اندر چلا گیا اور راج کی شکستہ
حال فوج کو فی الفور نکالدیا اور توپین چھین لین اور ایک مہینے مین شکست کر
قلعہ کو ایسا مضبوط کرلیا کہ راج کو اوسکا فتح کرنا غیر ممکن ہوگیا ۰

مگر اس مفسدہ مین ایک بڑی خوبی یہہ تھی کہ سابق مین ٹھاکر لوگ داد خواہی
کے واسطے فساد کرتے تھے تب خالصہ کے ملک کو تاخت و تاراج کرتے تھے
مگر اس مرتبہ صرف اپنی دیہات پر قبضہ کرلیا اور راج کی فوج کے سوا کسی رعایا
سے کسی طرح کا تعرض نکیا یہہ راجپوتون کے نزاع مین ایک ترقی کی صورت
پیدا ہوئی ہے اور وجہ اسکی یہہ بھی تھی کہ جبتک زمیندار وغیرہ غریب
رعایا کو نہ ستایا جاوے سرکار انگریزی کچھہ دست اندازی نکریگی اس
انقلاب کے زمانہ مین جو امن و امان رہا نہایت تعجب انگیز ہے ۰

ٹھاکران مارواڑ کی عرضداشت پر گورنمنٹ سے حکم آیا اوسکی تعمیل کے
واسطے کرنیل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کرنل بروک صاحب | वीदंग बुरुक
پولیٹکل ایجنٹ دسمبر مین جودہ پور گئے بعد بحث و تقریر کے مہاراجہ صاحب
نے بارہ دفعات کا اقرار نامہ لکھا اوسکے ذریعہ سے مختاران منتظم راج مقرر
کرکے مصارف راج کے واسطے اونکے اختیار مین پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ
سپرد کرنا اور انتظام عدالت فوجداری و دیوانی بھی اونکے سپرد رکھنا اور
اپنے مصارف کو حد معینہ کے اندر رکھکر خزانہ راج سے کوئی رقم بلا منظوری

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نہ لینا منظور کیا اور مصارف عملہ مہاراج کنوار بیعہا ونگر مصاحبزادگان مہاراجہ صاحب بہی صاحب ایجنٹ سے گفتگو ہوکر قرار پاگیا اور معاملات مندرجہ ذیل مین یہہ ٹہرا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوگی اوسکو قبول کرینگے ورنہ گورنمنٹ مین اپیل کرینگے ✤

اوّل حکمنامہ دوم ٹھاکران اہوہ و آسوپ وگولر واہانیا واسکے نزاع کا تصفیہ اور یہہ بہی قرار پایا کہ اگر چار برس کے بعد گورنمنٹ کو ضرورت مداخلت ہوتو یہہ اقرارنامہ چار برس تک بحال رہیگا صاحب التعمیل جلسہ منتظمان جو مہاراجہ صاحب نے بایفاے شرائط اس اقرارنامہ کے مقرر کیا اسمین اشخاص مندرجہ ذیل تہے جوشی ہنسراج وزیراعظم مہتا بیجے سنگہ فوجداری عدالت مہتا ہرجیون دفتر مال سنگی تیجراج دیوانی عدالت پنڈت شیونراین علی العموم منتظمان ریاست مین باہم عناد رہتا تہا مگر رشوت ستانی وتغلب مال ریاست مین سب متفق تہے اور مہاراجہ صاحب اور ٹہاکرون کی نااتفاقی سے اونکو فائدہ کثیر تہا اسواسطے بذریعہ کارداران ٹہاکران کے کہ اونمین کے ہم جنس تہے اس فساد وسرکشی کی ہمیشہ اشتعالک ہوتی تہی ✤

مختاران حال مین سے جوشی ہنسراج کل ملازمان ریاست سے نہایت وفادار تہا اور ہر صورت سے اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرتا تہا ٹہاکرون سے اوسکی اور اوسکے کل خاندان کی نااتفاقی تہی اس سے

महता बिजै सिंह

وے ناراض تھے اور اوسکی سختی اور بدمزاجی سے سب لوگ ناراض تھے
وہ لئیق و صاحب جو صالح و نیک چلن اور مستقل مزاج اور کشادہ دل تھا
مگر شاید جو اور کام مین مشاق نہ تھا اس سبب سے کام کے لایق نہ تھا +
بخت سنگہ اور سنگی ہمر تخت راج جوشی کے مخالف فریق مین سے تھے اور خود
منتظم ہوا چاہتے تھے وے لئیق تھے مگر جس جلسے مین جوشی سرگروہ تھا
امید نہ تھی کہ دل ملا دیوین مہتا ہرجیون مہاراجہ صاحب کے ساتھ وقت
مسندنشینی احمد آباد سے آیا تھا وہ بہت ہوشیار تھا اور جس کام پر مقرر
ہوا تھا ہر صورت سے اوسکے لایق تھا پنڈت شیونراین پردیسی تھا اوسکو
انگریزی کا اچھا علم تھا اور وہ معتمد تھا مہتا ہرجیون اور پنڈت شیونراین
جو دو لوگ سازش و فریب وغیرہ سے بری تھے گو خاص لیاقت نہین
رکھتے تھے بہبودی ریاست کے بدل خیرخواہ تھے +

مہاراجہ صاحب نے اقرارنامہ تو لکھا مگر اوسکی تعمیل نکرتی منتظمان کو بجائے
پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ دیا کہ اس سے اونکے کام
مین خرابی پڑگئی زر خراج اور دیگر بقایا خزانہ ایجنسی زر کثیر مطلوبہ کو ٹھیار
و تنخواہ فوج و ملازمان سررشتہ جات مین دیر روپیہ خرج ہوگیا فوج و دیگر
ملازمان کی تنخواہ ادا نہوسکی مدت مین مہاراج کنوار ولیعہد کے مصارف کا
فیصلہ ہوا اونکو اپنے اور زنانہ کے کل مصارف کی بابت بہ استثنا زیورات
کے کہ اونکی جاگیر علحدہ ہے ایک لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ کا پرگنہ سپرد ہوا چند
سال تک وے بہت تنگدست رہے کبھی قرض لیا اور کبھی رعایا کو

गोद्वार

لوٹ کر بسر اوقات کرتے تھے اب لاکھہ روپیہ کی تعداد مقرر ہوکر گودوار کا
پرگنہ دیا گیا اور یہہ قرار پایا کہ اگر آمدنی لاکھہ روپیہ سے کم ہو تو باقیماندہ راج
سے ملے اور خوش انتظامی سے زیادہ ہو تو اضافہ بنصفا النصف تقسیم ہو گودوار
ملنے کے بعد انہون نے وہانکے غارتگر مینون کو بہت سزا دی +

چھوٹے صاحبزادون کی معاش فی کس بیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پائی مگر دوسرے کے
زیادہ خواہان ہونیکی وجہسے مدت تک جاگیر کا تصفیہ نہوا اور نہ مہاراجہ صاحب کو منظور
تھا الا اپنی عمر مین اس سے زیادہ دیہا دین + حکمنامہ یعنی ندرانہ مسندنشینی کا بھی فیصلہ ہو گیا جو

रेख

تجویز صاحب پولیٹکل اجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے کری تھی مہاراجہ صاحب نے منظور
کرلی اول ندرانہ مسندنشینی ریکھہ یعنی تعداد آمدنی جاگیر مندرجہ دفتر
کے تین چہارم کی برابر لیجاوے دوم بیٹون یا پوتون کی مسندنشینی پر
اوس سال مین کوئی اور ریکھہ یا نوکری نلیجاوے سوم بھائی یا کسی
اولاد کی مسندنشینی ہو تو سالانہ ریکھہ آٹھہ فیصدی کی لیجاوے مگر اوس
سال مین نوکری نہ لیجاوے مستثنیات یہہ ہین جن صورتون مین
کل یا جزو پہلے سے معاف ہوچکی ہے اوسی مقدار سے منہائی کیجاوے
اگر کوئی ٹھاکر شرح مندرجہ صدر کو گران سمجھے تو وہ ایک سال کی آمدنی
جاگیر راج مین دیدے اوس سال مین اوس سے ریکھہ یا نوکری نہین لیجاویگی
جب ایک سال مین دو مسندنشینی ہوجاوین تو دونون کی بابت صرف
ایک ہی حکمنامہ یعنی ندرانہ لیا جاویگا دو سال کے اندر دو مسندنشینی ہونگی
تو دونون کی بابت ڈیڑہ حکمنامہ لیا جاویگا دو سال سے زیادہ عرصہ کے

بعد مسند نشینی پر حکمنامہ لیا جاویگا ؛

بار وٹھیہ یعنی باغی ٹھاکران آہوہ و اسوپ و گولر و الہنیا و اس و باجہ واس کا فیصلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے کیا مگر باوجودیکہ ٹھکرون اپیل لکھوایا تھا اپیل دائر نہین کیا ؛ बारोटया भानुवास

اقرار نامہ مین چھوٹے ٹھاکران و راج کے تنازعون کا کچھ تصفیہ نہوا تھا مگر صاحب ایجنٹ نے اس نظر سے کہ اونکے فساد سے انگریزی سرکار کو ضرورت مداخلت ہوگی تصفیہ کرنا چاہا کیونکہ ٹھاکرون نے راج کے دیہات دبا رکھے تھے اور راج کو دیہات کی واپسی اور ٹھاکرون کی سزا دہی کی طاقت نہ تھی ؛

ٹھاکران پوکرن و گیاون و راس و رائے پور و نیماج کا تصفیہ شروع ہوا ہر ایک ٹھاکر کو علحدہ علحدہ شکایت تھی اور مہاراجہ صاحب اونکی شکایت رفع کرنا اپنی منزلت سے کم سمجھتے تھے ٹھاکر لوگ اپنے دعوی کی ضد کرتے تھے اور مدت سے جو دہ پور مین پڑے تھے جو کچھ چاہتے تھے اونکے قبضہ مین موجود تھا وہ اپنے گھرون کو جانیکی اجازت کو غنیمت سمجھتے تھے مگر دربار کو خوف تھا کہ بلا تصفیہ جاوینگے تو ملک پر آفت آویگی اور دربدران حال انصاف مین کچھ پس و پیش تھا جب ٹھاکر ایک منزل چلے گئے تب راضی نامہ کی صورت پیدا ہوئی اس تصفیہ سے کل ملک مین انقلاب ہوا ؛ पा... कुचावन राम रायपुर नीमाज

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کے تصفیہ مین بڑی مشکل واقع ہوئی

लडनू

اس سبب سے لاڈونکے قبضہ کی سعاد و مناسب تحقیق ہوئی و شدار تھی کرنل لڈلو صاحب کے بنا۔ ولبستہ سنہ ۱۸۷۰ء ۱۸۶۹ء جنکے بموجب ۳۱۶ دیہات جمعی لالعہ لکھی بحال رہے سالانہ کے ٹھاکروں کو دیئے گئے تھے خود صاحب موصوف اسوجہ کہ ٹھاکروں نے انکو جاریداجباسے تقسیم نکیا عمل نہیں کیا تھا اسواسطے زمانہ مسند نشینی مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کے قبضہ کے بموجب تصفیہ ہونا قرار پایا اور یہ فریقین سے منظور کیا دیہات تنازعہ کی تعداد ۲۰۰۴ اور ۲۵۰ دیہ تھی انمین سے ۱۳۰ ایسے لوگون کے قبضہ مین تھے جنکا کچھہ حق نہ تھا مگر باقیماندہ مندرجہ فہرست کرنل لڈلو صاحب تھی

مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کی مسند نشینی سے پیشتر ضبط ہوگئی تھی [illegible] دیہہ	جاگیرداروں نے کبھی قبضہ نہ پایا [illegible] دیہہ
بپاداش جرم ضبط ہوئی [illegible] دیہہ	
جاگیر رشتہ داران و پرولیبان ممکن الضبطی [illegible] دیہہ	بسازش اہلکاران لئے گئے [illegible] دیہہ
مہاراجہ صاحب نے واگذاشت کرنا منظور کیا [illegible] دیہہ	میزان [illegible] دیہہ

آخر کار مہاراجہ صاحب نے [illegible] دیہات کا واگذاشت کرنا منظور کیا جنبہ باقیماندہ کی تحقیقات شروع ہوئی اسکے سوائے ٹھاکروں نے

دیہات عطیہ راج کو لینا اور جو وقت مسند نشینی قبضہ مین نہ تھی اونکو چھوڑ دینا منظور کیا اس طرح یہہ معاملہ جس سے کل مارواڑ کو خوف تھا رضامندی فیصل ہو گیا اقرار کے بموجب عدالت فوجداری و دیوانی کا اہتمام ایک اہلکار کو سپرد ہوا مگر بسبب عداوت حکام عدالت و وزرا راج کے اچھی طرح نہوا علاوہ اسکے زنانہ ڈیوڑھی کا اختیار جودہ پور مین اسقدر ہے کہ غربا کی حق رسی غیر ممکن ہے تاہم ایسے کام کا شروع ہونا اچھا تھا - اس بندوبست سے دو تین سال مہاراجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا مگر انتظام ریاست بدستور ویساہی ضعیف رہا اسکا سبب زیادہ تر مہاراجہ صاحب کی مشتبہ مزاجی اور تلون طبعی تھی +

وقت مسند نشینی پر مہاراجہ صاحب بہت چست و ہوشیار و متوجہ کار تھے مگر بعد ازان بہ تدریج عیاش و آرام طلب ہو گئے تھے ملک مین فساد ہونے سے محنت کرنیکی ضرورت پیدا ہوئی تب پھر کسیقدر متوجہ ہوئے عادت شرابخواری کہ بکثرت ہو گئی تھی بالکل چھوڑ دی اور بخلاف دستور جو سابق مین ہمیشہ محل کے اندر رہتے تھے اب باہر رہنے لگے اور چند گھنٹہ روزمرہ کام کرنے لگے اگرچہ سرکار انگریزی کے ہمیشہ سے دلی خیرخواہ اور حکام انگریزی کے مہمان نواز تھے مگر بد صلاحون کے بہکانے سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح سے بے التفاتی کرتے تھے مگر اب اونکو بخوبی ثابت ہو گیا کہ اونکے راج کا استحکام سرکار انگریزی کی امداد پر منحصر ہے اور اونھون نے سرکار کی خلاف ورزی کا ارادہ مطلق چھوڑ دیا

قحط سنہ ۱۸۶۹ء

تحمل قحط کے تو مارواڑی لوگ ہمیشہ سے عادی ہین مگر کبھی چارہ کا ہوتا تھا اور کبھی غلہ کا مگر ایسا کبھی نہوا کہ دونون صورتون سے قحط ہوا ہو - سمت ۱۹۶۹ مطابق سنہ ۱۸۱۳ء مین کہ راجپوتانہ مین نہایت مصیبت کا زمانہ گذرا ہے غلہ نایاب تھا مگر چارہ کی افراط تھی کہ اوس سے مویشی بچگئے تھے مگر سنہ ۱۸۶۹ء مارواڑ کے حق مین اوس سے بھی سخت ہوا کہ غلہ و چارہ دونون معدوم ہوگئے یہہ قحط صرف مارواڑ مین نہ تھا بلکہ ہر چہار طرف کے ملکون مین تھا ایسے آفات کے وقت مین لوگ دیگر ممالک خصوص مالوہ مین چلے جاتے تھے کہ وہان کبھی قحط نہین ہوتا تھا مگر اس سال مین دور دور تک قحط ہوا اور مالوہ مین بھی بجاے غلہ کے افیون کاشت زیادہ ہوجانے سے جو دستگیری پیشتر ہوتی تھی نہ ہوئی +

رعایا مارواڑ دل شکستہ ہوکر اس آفت شدید کے مقابلہ کے واسطے تیار ہوئی اور زمانہ قحط کو پردیس مین بسر کرنیکے واسطے مستعد ہوئی قبل اسکے کہ اثناء راستہ کی گھاس خشک ہوئی وسط اگست مین روانہ ہوگئے گاڑیون مین باقیماندہ غلہ بھرکر اور اوسپر کپڑے پھیلا کر اور اونپر عورت و بچون کو بٹھا کر اور مویشیون کو آگے لیکر گانون کے گانون نے بہت رنج و افسوس مگر ہمت سے کوچ کیا گھر سے تو غمگین چلے تھے مگر جہان کی امید کر کر چلے تھے وہان بھی چارہ کی ویسی ہی قلت اور غلہ کی ویسی ہی گرانی ملی +

یہہ لوگ مختلف اطراف کی راہ لیکے ناگور و دیگر شمالی پرگنات مارواڑ سے نागोर

صرف پانی ملنے کے سبب ریواڑی دہلی و پنجاب کیطرف روانہ ہوئی اس رेवाड़ी देहली
نواح مین بھی ہر جنس کی گرانی تھی اور جہانتک گئے کچھہ افاقہ ملا میڑتہ اور पंजाब
جودہ پور کے مشرقی و شمالی ملک سے اجمیر کو گئے اور وہان بھی قحط تھا ان मेदता
سے کسیقدر مالوہ کو گئے مگر زیادہ تر عبور چمبل کر کر علاقہ جھالاواڑ و کوٹہ
مین ٹھہر گئے یہ البتہ کسیقدر اچھے رہے مگر قلت چارہ سے اونکے مویشی مر گئے
جنوب مشرقی اضلاع سے دو گروہ چلے اونمین سے بڑا دیسوری کے देसूरी
درہ مین ہوکر کوہ ارابلی کے دوسری طرف گیا اونکو میواڑ مین کسیقدر
چارہ ملا مگر وہان بھی نہ رہ سکے تب زیادہ تر رتلام کو گئے اور باقیماندہ
اودے پور مین رہ گئے جو پہلے پہنچے اُنھون نے بہترین چراگاہون پر قبضہ کر لیا
سب سے بہتر وہ رہے جو رتلام کو گئے تھے رتلام کا راجہ مارواڑ کے راٹھورون
کے خاندان مین سے ہے اس سے ٹھاکران مارواڑ کی رعایا کو وہان کے
دیہات مین پناہ ملی جو غریب مالوہ مین پیچھے سے پہنچے اونکا حال نہایت ناگفتہ
ہوا اور سب سے زیادہ مصیبت مین آئے اول اپنا کُل غلہ فروخت کر
اور پھیر خوراک کیواسطے مویشی فروخت کر کر اونھون نے نہایت افلاس و
مصیبت سے واپسی وطن کا ارادہ کیا کہ اسحالت گرسنگی مین صدہا مویشی
مین ہوکر گذرے برگیڈیر جنرل منٹگمری صاحب کمانڈنٹ نیمچ لکھتے ہین کہ اسقدر मंटगमरी
جتنے مویشی لائے تھے اونمین سے بہت تھوڑے واپس لیجاتے ہین یہہ لوگ
اکثر راستون مین مرتے ہین بعض کو گئے کھا جاتے ہین اور بعض نالون
مین ایک دو اینچ نیچے دفن کئے جاتے ہین اس غرض سے کہ بھلکہ متبرک ندیون

ہین پہنچ جاوین +

पहलनपुर राधनपुर

دوسرا بڑا گروہ پہلن پور کے راستے سے گجرات مین گیا اور بعض رادہن پور کو گئے اونکو بھی بڑی مایوسی ہوئی اگست کی بارش سے گجرات پر جو مصیبت نازل ہوئی اوس سے گھاس چارہ گاؤن و مویشی بہکر سمندر مین پہنچے مارواڑیون کیواسطے خشک جنگل رہ گیا ہر منزل پر گرسنگی سے مرکر باقیماندہ مشرق بڑودہ مین پہنچے یہان آب وہوا اور خورش کے بدل سے مجمع کثیر راہی ملک بقا ہوا اور باشندگان ملانی جو رادہن پور کو گئے اونکو بھی نقص آب وہوا وچارہ سے وہی مصیبت پیش آئی +

बड़ोदा

मलानी

علاوہ زراعت پیشہ کے عنقریب ہر پیشہ کے کم درجہ کے لوگ چلے گئے گجرات مین سیلاب سے مکانات مسمار ہوگئے تھے اونکی مرمت مین اون لوگون کو مزدوری مل گئی جو مشرق کیطرف گئے اونکو سرکار انگریزی کی تعمیرات مین مزدوری ملی وہ صرف اس امید سے گئے تھے کہ جہان ارزانی ہو وہان جاوین مگر وہان اونکو ارزانی کے سواے ذریعہ خیرات بھی ملگیا +

جلا وطنون کی تعداد کا اندازہ کرنا مشکل ہے مارواڑ کا شمالی حصہ تو بالکل ویران ہوگیا سراب ملک مین قصبہ جات آباد رہے مگر دیہات بالکل ویران ہین مکانات کی حفاظت کیواسطے ایک ایک دو دو عورت و پیر ضعیف مرد رہگئے + بجز جیتارن و سوجت و گوڈواڑ کے پرگنات کہ دامن کوہ اراولی پر واقع ہین کل مارواڑ کی تین چہارم آبادی کم ہوگئی اسمین سے ایک چہارم غالباً برائے دوام جاتی رہی کہ اکثر جہان گئے وہین رہ گئے اور رسالہا سال کی بدنظمی یا سستی

जैतारन
सूजत
गोदवार

کی وجہ سے واپس نہ آئے جفاکش زراعت پیشہ لوگون کو ہر ریاست مین خاطرداری
سے رکھ لینگے سرمایہ کاشتکاری نہونے سے اونکی واپسی مین خلل واقع ہوا ✤
آدمیون کے سواے مارواڑ مین مویشیون کا بہت نقصان ہوا مارواڑ کا
جزو اعظم چراگاہ کا ملک ہے ناگور کے مویشی تمام ہندوستان مین مشہور
ہین وہان کی عمدہ گھاس کھا کر پرورش پاتے ہین موافقت آب و ہوا
خشک اور عمدہ گھاس سے تیار ہو کر بچھڑون کی جوڑیان اسی روپیہ سے
لیکر ڈہائی سو روپیہ قیمت مین پربت سر و پوہکر و تلواڑہ کے میلون مین فروخت
ہوتے ہین اس ملک کی دولت مویشی ہے خوراک و خدمت سے فربہ ہوتے
ہین تبدیل آب و ہوا پر اگر خبرگیری کامل نہو تو مرجاتے ہین پس اس قحط
کی مصیبتون کا اونکو تحمل کہان تھا اس سے بہت ضایع ہوگئے ✤
مارواڑ کے قریب ۴۵۰۰ آباد دیہات ہین فی دیہہ ادنی درجہ ۵۰۰ خیال کیجئے
تو ۲۲۵۰۰۰۰ مویشی کل ملک مین ہونگے اس حالا وطنی مین صرف دسوان
حصہ باقی رہگیا کم سے کم بیس لاکھ مویشی اور ساڑھے سات لاکھ انسان غیر ملکون
کو گیا باقیماندہ دسوان حصہ مرگیا ہر گانون کے گرد انبار استخوان سے
کثرت وفات عیان تھی جو لوگ گجرات و رادہن پور کو گئے تھے اونکے کل مویشی
مرگئے اور جو لعوض غلہ مفت دے گئے انکو بھی شامل کیا جاوے تو اسمین
کچھہ مبالغہ نہین کہ پہلی سال کی نسبت صرف چہارم رہگئے ✤
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے ابتدا سے بہت اچھی تدبیر کی تھی ایک
ہندوستانی گماشتہ جیسلمیر کو بھیجا کہ سندہ سے مارواڑ کو غلہ لانیکی

परबतसर
पोहकर
तलवाड

لوگون کو تحریک دی یہہ شخص عباس علی تھا کہ سابق مین جودہ پور لیجن مین رسالدار लीजन
تھا اور ایام غدر مین اوسنے اپنی فوج کے ایجوٹنٹ صاحب کی جان بچائی एजुटंट
تھی وہ وسط نومبر مین جیسلمیر پہنچا اور اوسنے ۱۳۴۹ اقطارون مین ۸۵ ہزار
بار شتر غلہ بھیجا مگر جیسلمیر ہوکر مارواڑ مین ایک لاکھ بار شتر غلہ آیا اجمیر کے جلسہ
بھرسائی غلہ نے بھی راجپوتانہ کے غربا کی بہت دستگیری کی دربار مارواڑ
نے پیشتر تو محصول غلہ معاف نہین کیا تھا مگر جلسہ کے بعد معاف کردیا ملک سندہ
مین ہر طرح کا محصول معاف ہوگیا ٭

تخفیف مصائب قحط کیواسطے مارواڑ مین کوئی تعمیر جاری نہوئی نہ غربا ء
شہر و رعایا دیہات خالصہ کی کچھہ دستگیری ہوئی کاشتکارون پر سب سے
زیادہ مصیبت تھی حاکم و تحصیلدارون نے انکو لوٹ لیا اور داروغہ
سایر دلیسوری نے وہان سے گذرنے پر سال تمام کی جمع وصول کرنے پر देसूरी
کفایت نکر کر باوجودیکہ مجبور جاتے تھے مویشیون پر علحدہ محصول لیا ٭

مگر جودہ پور وپالی شہرون کا حال ایسا خراب نہوا باشندگان شہر بکثرت
چلے جانے سے جسقدر پرورش کرنیوالے دولتمند تھے اوسقدر محتاج غریب
نرہے تھے سب سے زیادہ جاریجی رانی نے سخاوت کری اوسنے ہرروزہ जोरजा
سات من پختہ کھانا تقسیم کیا اور رات کیوقت ایک انجانہ غلہ ہر شریف محتاج
کو جو حیاداری سے دن کیوقت نہ مانگ سکتا تھا دیا کرتی تھی جودہ پور
مین بعض محتاج ڈیڑہ آنہ دو آنہ فی گٹھڑہ کے حساب سے پانی بیچکر دفع الوقتی
کرتے تھے اور ناگور دروازہ اور راجنبی کے درمیان چار میل کے قریب

سڑک طیار ہوتی ہے اوسپر قریب پانسو آدمی مزدوری پر لگے رہتے تھے
مگر سپاہیون کی عورت و بچہ کام پر آتے تھے شہر کے فقیر نہین آتے تھے
بالی کے ساہوکارون نے بہت خیرات کری +

مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کچھہ تدبیر نہ کی اسکا زیادہ تر سبب یہہ
ہے کہ راج کو غلہ میسر نہ آیا مارواڑ مین کل ملازمون کو غلہ سرکار سے ملتا ہے
اور دواب و مویشی شامل ہوکر راج مین غلہ کا خرچ بہت ہے بد انتظامی سے
چند سال مین غلہ خرید نہوا اس سے خرچ بکثرت زیادہ ہوگیا خزانہ خالی ہوگیا
آمدنی کچھہ نہوئی مہاراجہ صاحب کو جیب خاص سے دینا منظور نہوا غلہ چھہ سیر کا
بکتا تھا اور گھاس کا نرخ ساڑھے پانچ سیر کا تھا اور ملتی بھی نہ تھی نواب
علی مراد صاحب والی خیرپور واقع سندہ بر ترنے قبل اختتام ذخیرہ راج کو खैरपुर
لکھا تھا کہ اپنے گھوڑون اور مویشیون کو وہان بھیجدین کہ چارہ کی افراط ہے
قحط رفع ہوجانے پر واپس بھیجے جاوینگے اور اپنا ایک سردار بھی راستہ کے
انتظام کے واسطے بھیجا تھا مگر بغفلت و کاہلی سے اوسپر عمل نہوا اور گھر بیٹھے اون
کو مار ڈالا پندرہ سو گھوڑون مین سے صرف دو سو بچے اور مویشی عنقریب کل
مرگئے اسقدر مویشی تھے کہ پانچ چھہ لاکھہ روپیہ خرچ کئے بغیر اونکا ازسرنو جمع کرنا
محال تھا +

مگر رانیون اور ٹھاکرون نے اس سے برعکس عمل کیا رعایا کو نقد و غلہ دیا
اتمال مالگذاری ملتوی رکھا اور اونکو گاؤن مین رکھنے اور اونکے مویشیون
کو بچانیکی ہر ایک تدبیر کی اس سے خالصہ اور جاگیر کے دیہات مین بہت فرق

پیدا ہوا +

سال آیندہ کی کاشت مین انہین دیہات کی پیداوار سے مالک کا گذارہ ہوا اگر ٹھاکرون نے اپنے دیہات کے بقالون کو اپنی دیہات کے سوا دوسرے کو غلہ فروخت کرنیکی ممانعت کردی یہہ امر چند تدبیرات سرکار انگریزی کے خلاف تھا مگر اونکا مقصود حاصل ہوگیا کہ اونکی رعایا محتاجگی سے نہ بھاگی +

قحط مین گھوڑون کے مرنے سے ٹھاکران ملانیکا بہت نقصان ہوا یہہ لوگ عمدہ نسل کے گھوڑے پرورش کرکر بالوترہ کے قریب تلواڑہ کے میلہ مین فروخت کرتے ہین اکثر گھوڑے جیسلمیر اور رادھن پور کو بھیجے گئے تھے مگر اونمین سے زیادہ تر تبدیل غذا سے مرگئے ضلع ملانی کے دیہات پانی کی قلت سے اول ہی ویران ہوگئے تھے غریب لوگ جنکو نقل مکان سے کچھ فایدہ نہ تھا بالمیر و جسول مین ٹھہر گئے اونکے واسطے تعمیرات کا جاری کرنا ضرور ہوا اتفاقاً روپیہ موجود تھا مہاراجہ مانسنگہ صاحب نے ملانی مین تالابون کے واسطے تیس ہزار روپیہ دیا تھا جب کپتان جیکسن صاحب مہتمم ملانی تھے اوسمین سے بیس ہزار روپیہ تعمیر بند کلان قریب بالمیر مین خرچ ہوگیا تھا مگر وہ بند ٹوٹ گیا پھر مرمت نہ ہوئی اور میجر مالکم صاحب نے مبلغ ۵ سنہ ۱۸۵۰ء مین راج کے خزانہ مین امانتاً رکھدیا تھا سنہ ۱۸۵۳-۵۴ء مین سر رچمنڈ شیکسپیر صاحب نے بھوٹیہ مین چاہ تیار کرانیکے واسطے الگ اٹھا لیا تھا معہ مبلغ ۵ ہزار جو خیرات کیواسطے رکھا تھا کسی کام مین نہ آیا اسوقت تعمیرات مفصلہ ذیل مین خرچ ہوا +

اول سوہن تالاب واقع بالمیر اسمین ہزار روپیہ خرچ ہوا نصف جاگیردارون نے

बालोतरा
तिलवाड़ा
बाड़मेर
जैसोल
जैकसन
मालकम
सररिचमंड
शेक्सपियर
भूटया
सोहनवाला

دیا وہ قدیمی تالاب ہے صرف صاف کیا گیا تھا +

دوم کاریلی تالاب بالمیر مین پانی کی بہت قلت تھی اسواسطے مضبوط زمین پر — कारली
یہہ تالاب بنایا گیا ہے مارچ مین آئین ۱۰۶ فیٹ طول ۹۷ فیٹ عرض ۶ فیٹ
عمق پانی تھا اس تالاب مین آٹھہ مہینے کے خرچ کا پانی رہتا ہے +
کاریلی تالاب اور سوہن تالاب کا پانی بالاجماع سالتمام کے خرچ کیواسطے کافی
ہے اسمین مابعہ ۹۰۰ خرچ ہوا اور اسمین سے نصف بالمیر کے جاگیرداروں نے دیا +

سوم چوبہ تالاب اس جدید تالاب مین تین سو روپیہ صرف ہوا + — चौवा

چہارم کیلنو تالاب یہہ جدید تالاب بصرف تین سو روپیہ تھانہ تخت آباد کیواسطے — कौलनू
تعمیر ہوا ہے اس مقام پر پانی بہت کم تھا مویشیوں کو تین روز بعد پانی پلایا
کرتے تھے ۱۴۱ فیٹ طول ۱۳۶ فیٹ عرض ۷ فیٹ عمق ہے +

پنجم نیسار تالاب انتظام خاص مین یہی ایک گاؤن ہے تالاب جدید بصرف — नैनसार
تین سو روپیہ تیار ہوا ہے ۲۲۵ طول ۱۶۵ عرض ۱۵ عمق +

ششم بیڈو تالاب بصرف تین سو روپیہ ۱۸۹ طول ۱۵۶ عرض ۹ عمق + — वेडू

ہفتم ریتیو تالاب بصرف چھہ سو روپیہ ۲۰۰ فیٹ طول ۱۲ فیٹ عرض ۱۵ فیٹ — रेलयू
عمق نصف خرچ بذمہ ٹھاکران پدم سنگہ واچل سنگہ والیان جلیسول رہا +

کھیر تالاب گھولیالیہ تالاب بصرف پانسو روپیہ تیار ہوا چند دیہات کے درمیان — खेरतालाव
ہے سبکو فائدہ ہوگا چاہ واقع گڈہ بصرف ۱۵۰ گڈہ کا بڑا قصبہ ہے — घोलपालया गुढा
اسمین شیرین پانی نہین ہے تالاب سے شیرین ہوگیا ہے +
اسطرح بصرف للعمّالہ بڑا کے جسمین سے ایک ہزار رعایا سے وصول ہوا نوہا

ملانی کو مزدوری ملی اور شہر بالمیر دار الحکومت کو شیرین پانی میسر ہو گیا رام داس ڈپٹی ملانی نے موقع تالاب تجویز کرنے مین بہت محنت کی ٭

اختتام موسم بارش پر سواران جودہ پور متعینہ ملانی کو چارہ کی تکلیف ہوئی ڈیڑہ سو سوار فاقہ کشی کرنے لگے گہاس کاٹنا میسر نہ آیا سوارہ دن گھوڑون کو چھوڑ دیا مگر کھانے کو کچھہ نہ ملا مجبور تھان کو واپس آئے اور صرف بیس گھوڑے زنارہ رہے بجاے سوارون کے شتر سوار بھیجنے کے واسطے راج کو لکھا گیا مگر فساد کی وجہ سے کچھہ سماعت نہوئی ٭

जिंधामयाली राजगवा साकरा

سرحد جیسلمیر پر کہ وہان جنگہہ میالی و راجگوہ و ساکرہ کے بھومیہ سردار رہتے ہین جیسلمیر کے بھاٹیون کی غارتگری کا کچھہ انتظام نہ ہا یہہ بھومیہ جیسلمیر و مارواڑ کو کچھہ نہین دیتے ہین اور نامی غارتگر ہین کپتان اسپی صاحب نے تھانہ جات مقرر کئے تھے اور کوئی بھاٹی علاقہ ملانی مین نہین آنے پاتا تھا تھانہ جات

अमरकोट

برخاست ہوتے ہی انہون نے ملانی اور سندھ کے اضلاع امرکوٹ مین لوٹ شروع کر دی کل ملانی مین فساد ہو گیا اور تجارت غلہ سندہ و جودہ پور کی بالمیر کے راستہ سے موقوف ہو گئی ٭

गढ़ा

راج مارواڑ سے کچھہ مدد نہ ملی تب درمیان گڈرہ واقع سرحد سندہ راستہ امرکوٹ اور جیسول واقع مارواڑ کے جاگیرداران بالمیر کے تھانہ جات مقرر کرائے ہر تھانہ مین چار چار اونٹ آٹھہ آٹھہ آدمی مقرر ہوئے اور ان آٹھون مین

पग्गी सरामली

ایک پگی یعنی سراغی تھانی شتر و دس سوار کی تنخواہ بیس روپیہ تھی اور پگی کو تین روپیہ سواے ملتے تھے کل کی نگرانی کے واسطے وافسر تیس روپیہ

تنخواہ کے مقرر ہوئے تو تھانہ جات بحساب فی تھانہ ۹ کل ۷۵ کے خرچ سے مقرر ہوئے اور یہہ بندوبست یکم مارچ سے پانچ مہینے کے واسطے ہوا جاگیرداروں نے فوراً بھاٹیون کو مطلع کر دیا ایک دو گروہ غارتگرون کا جو اطلاع پہنچنے سے پیشتر آگئے تھے گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے اور غارتگری بالکل موقوف ہو کر امر کوٹ و ملانی مین امن ہو گیا ٭

باوجود قحط کے کل جاگیرداران ملانی نے بجز دو کے فوج بل بہ تعداد ۵ ادا کر دیا یہہ دو لوگ اول جاگیردار نگر میوہ مطالبہ دار ۵ ہم ربائی اور دوسرا جاگیردار سیہانی مالگذار ۵ تھے کہ اونکا ذکی مطالبہ دوسرے سال وصول ہوا ٭ ۱۸۶۸ء مین اونکا مہینا واقع ہونے سے جو لوگ وطن چھوڑ کر گئے تھے اس امید سے کہ اساڑھ مین بارش شروع ہوگی جیٹھ سے واپس آنے لگے مگر وہان خشکی و قحط و معدومی گھاس و پانی کا بدستور وہی حال تھا مجبوراً واپس چلنے لگے اثنا راستہ ہیضہ ہوا کہ اوس سے ہزارون آدمی مرے جا بجا لاشون کے ڈھیر ہو گئے اور مدت تک انبار استخوان پڑے پائے وسط جون مین گرد نواح کے ممالک مین بارش شروع ہوئی اس امید سے کہ مارواڑ مین بھی ہوئی ہوگی پھر ایک دفعہ آئے اور پھر وہی مایوسی حاصل ہوئی کیونکہ ملک بدستور آتشکدہ تھا پھر ادسی مصیبت مین مبتلا ہوئے ہیضہ اور قحط باہم دونو ساتھ رہے اول مرتبہ کی واپسی پر ملانی سے سندہ مین بھی ہیضہ پہنچ گیا تھا دوسری دفعہ جانے پر لوگون نے اپنے دیہات مین نہ آنے دیا مگر لفٹنٹ کرنل ٹروٹر صاحب نے بڑی شفقت و مہربانی کری کہ اونکے مشکور رہین جو اول مرتبہ

گئے تھے جیسلمیر مین داخل ہونے نپاے شہر پناہ سے باہر سدابرت ان سے
کھانا لیتے رہے بعض خیرپور کو جاتے ہوئے راستہ مین مر گئے اور بعض سرگردان
پھرتے رہے حسن اتفاق سے جیسلمیر مین بارش جلد شروع ہو گئی اور بکثرت
ہوئی کہ لوگون کے دل فراخ ہوگئے اور انکی خبرگیری کرنے لگے *

ہر طرف ہزارون جلا وطن آدمی گئے تھے اجمیر اور ایرن پورہ مین اونکی پرورش
بہت ہوئی جودہ پور و پالی مین بھی ساہوکارون نے بہت روپیہ تقسیم کیا
مگر اوس دستگیری سے چند روزہ افاقہ ہوا ان لوگون کی کثرت موت کے
اندازہ کیواسطے ایک یہ نظیر ہے کہ پہلن پور مین گجرات سے تین ہزار آدمی پہنچے
تھے اونمین چالیس آدمی ہر روزہ مرتے تھے کہ تھوڑے عرصہ مین چند آدمی بچے
ہر گروہ غربا مین قصیدی آٹھہ دس آدمی ہر روزہ مرے پہلن پور اور دیسہ
مین بھی پرورش ہوتی تھی مگر غذاے مناسب نہ ملی البتہ ایرن پورہ مین چار سو
بچون کی بہت خبرگیری سے پرورش ہوئی *

جو لوگ گھر پر رہے اون پر سرگردانون سے زیادہ مصیبت پڑی کہ انکو گداگری
یا مزدوری سے کھانا ملتا رہا مگر اونکو کسی ذریعہ سے بھی نہ ملا کہ اسطرح
جنکے پاس روپیہ تھا وے بھی مر گئے مدت تک خاص جودہ پور و پالی مین غلہ
نایاب رہا *

۱۹ جولائی کو خفیف بارش ہوئی بعد ازان شہر مین کثرت سے ہوئی اور
لوگون کو تازگی آئی مگر زراعت کے مویشی سب مر گئے تھے اسواسطے چھوٹے
چھوٹے ہل بنائے آدمیون نے زمین جوتی اور عورتون نے تخم ریزی کی

ملانی مین اونٹ اور بیل ایسے گران ہوگئے کہ بیلون کے ہل کا کرایہ چار روپیہ یومیہ
اور اونٹون کے ہل کا تین روپیہ یومیہ تھا ان مشکلات سے انھون نے معمولی سے
نصف اراضی کاشت کی زراعت اچھی ہوئی اور سب کو امید ہوئی کہ عمدہ فصل
ہوگی مگر اسی اثنا مین ایک اور آفت آئی چھوٹے چھوٹے خاکی رنگ کے کیڑے
کہ ٹیڑیون کے انڈون سے چینوٹی کی برابر نکلتے ہین چند انچ موٹے دلون سے
ابر کی طرح چھاگئے یہہ ٹیڈیان مئی مین جیسلمیر کیطرف سے آئین اور بیس تیس میل
تیس میں بیس میل کے قطعات اراضی پر مسکن گزین ہوئین جسقدر یہہ بڑی ہین زیادہ مضرت رسان
ہوئین اور یہہ کل آئے تب دور تک نقصان پہنچانے لگین جہان پہنچین درخت
گھاس اور زراعت کو برباد کر دیا آفتاب نکلتے ہی نقل مکان کر کے نئی جگہہ جاتی
تھین اور پختہ غلہ کے کھیت مین اترکر اور سبزی مٹاکر زمین کو اپنے ہمرنگ کر دیتی
تھین جب صبح کو اونکا کوچ ہونے پر درخت بالکل بے برگ رہجاتے اخیر اکتوبر تک
انھون نے یہہ نقصان عظیم کیا اوسی زمانہ مین اخبارون سے دریافت ہوا
کہ یوفریٹیز جہاز عدن اور بمبئی کے درمیان تین چار روز تک انھین کیڑون यूफरेटीज
سے محروس رہا تھا مگر اونکے جانے سے پیشتر مارواڑ کی زراعت مین ۷۵
فیصدی کا نقصان ہوا اور یہہ ایک دوسرا قحط ہوگیا اس سے بھی اکثر لوگ
دیس چھوڑکر چلے گئے سنہ ۱۸۶۹ء مین گھاس کی کثرت ہوگئی اوسمین ایک قسم
کی گھاس جسکا تخم بھورٹ ہوتا ہے بکثرت پیدا ہوئے یہہ تخم بطور غلہ کے भुरट
کھایا جاتا ہے اور مقوی اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اوسکی روٹی اچھی مثل
باجرہ کی روٹی کے ہوتی ہے اور اوسکا ذخیرہ سالتمام کے خرچ کے واسطے

رکھا جاتا ہے غریب لوگ ہمیشہ یہی کھاتے ہین مگر اس سال مین ٹھاکرون نے بھی کھایا بلکہ اکثر ٹھاکرون نے باجرہ رعایا کو دیا اور خود بھوریٹ کھایا اس قحط مین ٹھاکرون نے اپنی رعایا کی کمال فیاضی سے دستگیری کی +

جودہ پور مین کسیقدر عمیق کنوؤن کا پانی صرف مین آتا ہے اور کسیقدر گرد نواح کے پہاڑی غارون کا نالہ کے ذریعہ سے شہر کے تالابون مین جمع ہوتا ہے اوسکو خرچ مین لاتے ہین ۱۸۶۸ء مین ان تالابون مین پانی کا ایک قطرہ نہ آیا الغرض پانی کی نہایت قلت ہوئی عورتون کو کھینچنے مین بہت تکلیف ہوتی تھی پانی سے نہانا سب نے چھوڑ دیا خشک ریتہ سے نہانے لگے +

قحط و ملخ خوری و ہیضہ کے علاوہ ایک مصیبت اور نازل ہوئی کہ نوع بشر کے واسطے سب سے زیادہ مہلک تھی بارش ختم ہوتے ہی بخار کی ایسی شدت ہوئی کہ جو غلہ ٹیڈیون سے بچا تھا اوسکو کوئی گھر مین نہ لاسکا جو لوگ آفات سابقہ سے ضعیف تھے اول ہی طعمہ قضا ہوئے خصوص ندیون کے کنارہ پر بخار کا بہت زور تھا کل آبادی مین سے قریب بیس فیصدی بخار سے مرے

صرف ملانی کے ضلع مین حسب تفصیل ذیل نقصان ہوا

نمبر	نام مقامات	تعداد آبادی قبل قحط	نقل وطن	موت ہیضہ	موت بخار	میزان نقصان	آبادی باقیماندہ	
۱	بالمیر	۵۰۳۷	۱۹۰	۱۱۵	۱۱۱	۴۱۶	۴۶۲۱	बालमेर
۳۱	دیہات متعلقہ	۱۳۶۴۳	۱۵۱۲	۲۴۳	۴۸۱	۲۲۳۵	۱۱۴۰۸	
۱	بسال	۲۰۱۴	۱۸۰	۰	۱۱۸	۲۹۸	۱۶۱۴	बिसाल
۱۱	دیہات متعلقہ	۳۷۲۲	۳۴۰	۴۴	۱۷۷	۵۶۱	۳۰۶۱	

सांदरी	۱	سینڈری	۴۷۳۰	۱۱۹۷	۱۱۸	۵۱۹	۱۸۳۴	۲۱۹۶
	۳۶	دیہات متعلقہ	۱۳۸۸۳	۳۰۳۸	۳۰۵	۹۱۰	۴۲۶۳	۹۴۲۰
	۸۱		۴۳۰۱۷	۶۵۸۹	۸۰۵	۲۳۱۶	۹۸۰۷	۲۲۴۱۱

اس صورت مین ۸۱ دیہات مین منجملہ ۴۳۰۱۷ باشندون کی چہارم ضایع ہوکر ۲۲۴۴۰ باقی رہے دیہات بالمیر ولیبالہ واقع اندرون جنگل اور دیہات سینڈری لب دریاے لونی مین بیماری کا فرق رہا جنگل مین چالیسوان حصہ مرا اور سینڈری پر چھٹا حصہ مرا مگر اسپر بھی ملانی مین دیگر اضلاع مارواڑ کی نسبت کم مرے لیکن اگر مرنا ملانی کے حساب سے پھیلایا جاوے تو کم سے کم پندرہ لاکھہ یا سوا گیارہ لاکھہ کی کمی ہوئی اور یونہی چار لاکھہ کی صرف قحط سے +

نقصان مویشی کا اندازہ بحساب ۵۰ فیصدی کیا گیا تھا مگر تحقیقات سے ۸۵ فیصدی ثابت ہوا کہ اسطرح ساڑھے بائیس لاکھہ مین سے قریب اٹھارہ لاکھہ مرکر پونے چار لاکھہ بچے میلہ تلواڑہ کی تعداد مویشیان سے اندازہ ہو سکتا ہے

نام دواب	سنہ ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۶۹ء	نام دواب	سنہ ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۶۹ء
اسپ	۲۲۵۸	۴۰۰	بیل	۷۴۳۶۹	۱۲۰۰۰
شتر	۳۲۲۳۵	۳۰۰۰	گدھے	۱۳۰۰	

سنہ ۱۸۶۸ء مین زیادہ تر دواب بچا اور صرف فروختگی کے تھے سنہ ۱۸۶۹ء مین عمر رسیدہ اور سواری دیتے ہوئے مجبور فروخت ہوگئے پرند و ہرن وغیرہ ولومڑی سب مر گئے مطلق نہ بچا +

قحط کی وجہ سے دو سال مین آمدنی ریاست بقدر دس لاکھ روپیہ سالانہ کم ہوکر سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین صرف ۳ لاکھ ۵۰ ہزار بدین تفصیل ہوئی

مالگذاری بعد منہائی جاگیرات وواگذاشت شدہ	محاصل معینہ	نمک	سایر
معہ لاکھ	دو لکھ ۵ ہزار	مو لکھ ۵ ہزار	۵ لکھ
عدالت و پولیس	رکھیہ یعنی آٹھ فیصدی جاگیرات پر	متفرقات حکمنامہ سود و جرمانہ	
ایک لکھ	دو لکھ ۵۰ ہزار	اسپ خرچ	۵ لکھ

امید نہ تھی کہ یہ کمی چار یا پانچ برس بغیر رفع ہوجاوے واقعی خرچ راج کا بقدر بیس لاکھ روپیہ تخمیناً تھا مگر اوسمین غبن و تغلب ہونے سے عنقریب کل آمدنی خرچ ہوئی ؛

انتظام راج

سنہ ۱۸۶۸ء مین فوج کی تنخواہ تقسیم ہوئی تھی دوسرے سال پھر کثرت چڑہ گئی زر آمدنی فضول خرچی مین صرف ہوتا تھا فوج کی تنخواہ کا فکر صرف اوسوقت ہوتا تھا کہ جب وہ مستعد بغاوت ہوجاتے سنہ ۱۸۶۸ء تک شکل انتظام مین کچھہ فرق نہوا بیرونی حالات سے بدستور وہی بیخبری ولاپروائی رہی ملک سے جو کچھہ بطور واجب مالگذاری یا بطور مصادرہ ممکن تھا وصول کرتے تھے رعایا کی حفاظت اور انصاف پر کسیکو مطلق لحاظ نہ تھا اہلکار لوگ اپنے رسوخ و اختیار کے واسطے باہم لڑتے تھے راج کے نقصان یا رعایا کی تباہی کا کسیکو فکر نہ تھا ؛

اقرار نامہ جنوری سنہ ۱۸۶۹ء کے بعد مہاراجہ صاحب نے اول دیوان جوشی ہالنسراج کو مقرر کیا مگر حسب امداد کا وہ متوقع تھا نہ دی جوشی تند مزاج اور لاپروا آدمی

تھا مہاراجہ صاحب کے ہمنشینون اور زنانہ ڈیوڑھی کے متوسلون سے جنکے
اعمال باعث بدنظمی ریاست تھے اوسکی جلد نااتفاقی ہوگئی اقرار نامہ کی شرطون
مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ دیہات خالصہ کا بند وبست دیوان کرے کسان
متعلق زنانہ اوسمین دست اندازی نکرین اکثر دیہات خوجون کے قبضہ مین
تھے مہاراجہ صاحب نے بہت آزردگی سے اونکو بیدخل کیا وے بہت ناراض
ہوئے اور ملک کی بدنظمی کو دیوان کی نالائقی سے منسوب کیا اوسکو مدد
نہ ملی تو مجبور مستعفی ہوگیا +
جوشی کے بعد مدت تک مہاراجہ صاحب نے کسیکو دیوان مقرر نہ کیا اس عہدہ
کیواسطے نہایت زبردست اور محبوب العوام بیجے سنگہ تھا مگر اوسکا بڑے ٹھاکرون
سے اتفاق تھا اور مہاراجہ صاحب مین یہہ نقص تھا کہ رضامندی سے کسی
امر کو طے نہین کرتے تھے پس اُنھون نے بیجے سنگہ کو جسے اپنی ثبات عقل کی
اوقات مین اچھا سمجھتے تھے اپنے اور جاگیرداران ریاست کے درمیان ثنائی
کرانیکا موقع نہ پانے دیا مہاراجہ صاحب کے بڑے مصاحبون اور زنانہ کے
بڑے متوسلون کی خواہش تھی کہ بیجے سنگہ مقرر ہو اور مہاراجہ صاحب بھی رضا
ہوگئے تھے بلکہ اوسکو طلب کر لیا تھا مگر اسی عرصہ مین دوسرے فریق نے
اپنا اقتدار قایم رکھنے کی غرض سے مردالعلی خان امیدوار کو پیش کیا او
اوسنے اقرار کیا کہ حسب خواہش مہاراجہ صاحب انتظام کرونگا +
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ ایسے وقت مین
جب علاوہ بدنظمی کے قحط سے ملک پر آفت آرہی ہے ایسا مختار چاہیئے

جسکو سب چاہتے ہون اور جسکا اعتبار کرین اور جو ملک کے اختلافات و ناتفاقی کو رفع کرکر مدت کی تکلیف کے بعد چین دے کسی وقت مین بھی پردیسی آدمی ملک کا اچھا بندوبست نہین کرسکتے ہین کیونکہ مارواڑ کی زبان کل ہندوستان سے مختلف ہے پس اسوقت مین بالتخصیص غیر ممکن ہے مگر اس صلاح پر عمل نہوا دیسی اور پردیسی اہلکارون مین اتفاق ہونا غیر ممکن ہے پس اس تدبیر سے مہاراجہ صاحب اور اونکی رعایا کے درمیان زیادہ اتفاق ہوتا مگر اس صلاح پر عمل نہوا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی منظوری حاصل کرکر مردان علیخان کو مقرر کردیا +

کچھہ عرصہ تک یہہ دیوانی برلے نام رہی اور اوسکو کچھہ اختیار نملا مگر بہ تدریج وہ بعض سررشتہ جات پر اختیار حاصل کرتا گیا جسقدر اوسکا اختیار بڑہتا اوسیقدر لوگ اوس سے زیادہ ناراض ہوتے گئے چونکہ سب لوگ اوسکے قصور کے متلاشی تھے وہ بھی اپنے طریقہ مین درست رہا اور اس سبب سے اون لوگون کو کہ ریاست کو لوٹتے تھے کسیقدر ضبط مین رکھا مردان علی خان دیانتدار نتھا اوسکی مراد یہہ تھی کہ مہاراجہ صاحب کا اعتبار حاصل کرے چونکہ اوسکے لئیق ہونے مین کچھہ شک نہین اوسنے اپنا مطلب حاصل کیا اس طرح استقلال پاکر اوسنے آمد وخرچ ریاست مین مداخلت شروع کی اسوقت قدیم اہلکارون سے ناتفاقی ہوگئی ان اہلکارون کے دوست مہاراجہ صاحب کے ہمنشینون اور زنانہ کے متوسلون مین تھے انہون نے اوسکے احکام منسوخ کرادیے اور چند روز مین یہہ حال کردیا کہ اوسکے حکم کی کوئی تعمیل نہین

کرتا اور دوست کے مکان سے باہر لوگ تکبون پہ چندہ کرتے تھے ؛
اسکے انسداد کے واسطے دیوان نے ممالک مغربی و شمالی سے مسلمانوں کا گروہ طلب کیا کہ بجائے اروڑی اہلکارون کے مقرر کرے چنانچہ بکثرت جو وہ پورب مین آئے اور قدیم ملازمون کی جا پہ چھوٹے عہدون پر بھی مقرر ہوگئے دیسی لوگ بلا امتیاز خیرخواہی و بدخواہی و مدت ملازمت برخاست کئے گئے اہل کام جمعیت گیا اور تراش و انقلاب مین شبانہ روزی مصروفیت رہی بے اعتباری و عناد زیادہ ہوا دیوان سے عوام الناس ناراض ہوگئے اس سے مہاراجہ صاحب بھی بخوبی واقف تھے مگر بجائے اسکے کہ اوسکی تخفیف مین کوشش کرتے مخالفون کو باغی سمجھنے لگے جو لوگ روبرو آتے اونکو بدخواہی کا متہم کرتے اور علانیہ کہتے تھے کہ میرا جامہ بھی دشمن ہے دیوان بھی اس رنجش سے واقف تھا اور اپنے ساتھ سپاہیون کی جمعیت رکھتا تھا تاکہ کوئی پاس نہ آسکے الغرض مردان علی خان نے بھی خوش انتظامی سے لیاقت ثابت نہ کی جسطرح وہ اہلکارون کے ساتھ پیش آیا صریح اوسکی نالائقی کی دلیل تھی علاوہ اوسکے مشتبہ مزاج آقا کی وجہ سے بڑی مشکل مین تھا خرچ کے معاملات کو مہاراجہ صاحب کے روبرو عرض کرنے مین خوف کرتا تھا کہ مبادا ناراض ہوجاوین اسواسطے تدبیرات خوش انتظامی التوا مین رہین کیونکہ جسوقت روپیہ کی درخواست کرتا اوسیوقت معتوب ہوتا کُل وقت عیش و تماشہ مین صرف ہوتا تھا جمع کا جو روپیہ آتا تو دیوان اپنی فضول خرچی کے واسطے لے لیتا یا مہاراجہ صاحب اپنے خزانہ مین جمع کر لیتے ریاست کے ضروری

مصارف النوار مین تھے فوج و ملازمان سررشتہ جات و کارخانجات تنخواہ نہ ملنے کے شاکی تھے اور انجام مین متقاضی ہوتے تھے پر دیسی لوگ خوش تھے اور تنخواہ بروقت پاتے تھے ◆

اسوقت تک جس معاملہ مین زنانہ کے فریق کا کچھہ تعلق نہ تھا مہاراجہ صاحب نے دیوان کو مدد دی اوسکے مکان پر مدت تک خود رہتے تھے اوسکو نوابی کا لقب اور بڑا خطاب دیا اسپر لوگ ہنسی کرتے تھے مگر مہاراجہ صاحب کے عنایت کے ثبوت تھے ◆

اقرارنامہ انتظام پر مہاراجہ صاحب نے کچھہ عمل نکیا کہ اسکے واسطے طبیعت کے استقلال کی ضرورت تھی ایک سے زیادہ مختارون کی معرفت کام کرانیکا طریقہ مارواڑ مین بالکل غیر معلوم تھا مہاراجہ صاحب کسیکو اختیار دینا گوارا نہین کرتے تھے اور مختار کو ہر معاملہ مین اجازت لینی پڑتی تھی بندرہ لاکھہ روپیہ مین سے صرف ساڑھے دس لاکھہ خرچ ریاست کے واسطے دیا کہ کمی زر سے کام مین ہرج رہا مہاراجہ صاحب زیادہ تر زنانہ مین رہتے تھے خوجون کی معرفت پیغام آیا جایا کرتے تھے خواجون کے دیہات پر تو دیوان کا قبضہ ہوگیا تھا مگر جیب خاص اور خواصون کے دیہات پر قابض نہوسکا مہاراجہ صاحب کے مصارف خانگی کا حساب ریاست سے علحدہ نہوا اور نہ کوٹھیان جو مہاراجہ صاحب نے جاگیرداروں کو روپیہ قرض دینے کے واسطے مقرر کی تھین موقوف ہوئین مہاراجہ صاحب نے ریاست سے اپنا تعلق علحدہ نکیا اور نہ باوجود تحریر اقرارنامہ کسیکو اختیار دیا ◆

مہاراجہ صاحب اور مہاراج کنوار صاحب کے درمیان نا اتفاقی تھی پرگنہ
کودوارہ بتعین لاکھہ روپیہ دیا گیا تھا اور کمی و بیشی لینی دینی ٹھہری تھی چنانچہ
اوسکی آمدنی مین قحط کے سبب سے کمی ہوئی مہاراج کنوار صاحب نے حساب دیا
اور واسطے ایصال اسّی ہزار روپیہ واجب الطلب کے خود جودہ پور مین آ
کر باوجودیکہ اونکو مصارف ذکی راج دینے پڑے اس روپیہ کے ملنے مین
لیت و لعل ہوتا رہا اخیر مین جب نزاع انتہا درجہ کو پہنچا مہاراجہ صاحب نے
روپیہ ادا کیا چونکہ تا وقت قابض رہنے مہاراج کنور صاحب کے حساب
سالانہ کا تصفیہ ضرور تھا احتمال تھا کہ ہر سال ایسا ہی فساد رہے دیگر مہاراجزادون
مین بڑے کو پچیس ہزار اور چھوٹون کو بیس بیس ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا بجز
زور آور سنگھ صاحب کے کہ دو چند لیتے رہتے تھے اور ون نے یہہ روپیہ
منظور کر لیا ✤
تصفیہ حکمنامہ یعنی خراج مسند نشینی اور منسوخی مطالبہ تغیرات ذکی رعایا
سے سبکو خوشی ہوئی اور طرفین سے اُسپر عمل ہوا ✤
مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے فیصلہ نسبتی ٹھاکران
باروٹھیہ کو بجز ٹھاکران گولر و باجوواس حسب ضابطہ منظور کیا اور گولر و
باجوواس مین بھی جو دیہات راج کو دلائے تجویز ہوئے اونپر قبضہ کیا
ٹھاکران کا قبضہ دیرینہ ہونے سے اونکا بیدخل کرنا مشکل نظر آتا تھا
گولر کے ٹھاکر پر دربار کی بہت مہربانی تھی اقرارنامہ کی روسے مہاراجہ
صاحب نے منظور کیا تھا کہ اگر فیصلہ سے ناراض ہونگے تو فوراً اپیل کرینگے

مگر باوصف انقضاء عرصہ زاید از یک سال اپیل نہ کیا اور نہ بجز تجویز نسبتی
ٹھاکر آسوپ کے کسی اور سے چندان ناراض تھے بلکہ صاف کہدیا کہ
اگر آسوپ کا تصفیہ میری مرضی کے موافق ہوتا تو مجکو دیگر تجویز مین کچھہ اعتراض
نہوتا اسلئے اُنھون نے ٹھاکر آسوپ کو دربار مین طلب کیا صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب و بڑے ٹھاکرون کے درمیان تصفیہ کیا تھا
اوسمین بجز ٹھاکر چیرانی کے کچھہ دست اندازی نہوئی مگر اونھون نے جاگیرداران چिरानी
کی کچھہ رضاجوئی نکی کہ بدستور اپنی جاگیرون پر قابض رہے مگر جودہپور
مین بلائے نگئے مطالبہ ریکھہ جو دو سال سے ندیا تھا دیدیا اور اونکے سوار بھی
عندالطلب نوکری کے واسطے موجود ہوے مگر ٹھاکرون سے راج کے
کامون مین صلاح اور نوکری نہین لیجاتی تھی *

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کی کچھہ تحقیقات نہوئی اس سے جو
دیہات راج مین شامل ہونے چاہیئے تھے بدستور ٹھاکرون کے قبضہ مین
رہے ٹھاکرون نے دیہات خالی کردیے تھے مگر اونسے کچھہ حاصل ہونیکی
امید نہ تھی اس سے راج نے قبضہ نکیا راج کی لاپروائی دیکھکر چھوٹے
ٹھاکرون اور دیگر متوسلین ریاست اور مہاراجہ صاحب کے کنیزک وادون
نے خالی دیہات پر قبضہ کرلیا اور بعض دیہات جنھون نے خالی کئے تھے اونھون
نے بھی پھر لے لئے جب تک قحط کی وجہ سے آمدنی کی امید نہ ہوئی راج
سے صرف ریکھہ کا مطالبہ ہوا اور اوسکے انجام پر مطلق لحاظ نہوا شہر سے
باہر جن گانون سے کچھہ آمدنی کی امید نہ تھی اوسپر اسقدر کم توجہی تھی کہ

پر ایک ٹھاکر دس بارہ سواروں سے خالصہ کے دس بارہ دیہات پر قبضہ
کر لیتا تھا اول تو کوئی مدت تک یہاں نہ ہوتا اور جو ہوا تو روپیہ اوسکو بید خل
نکر سکتا تھا۔

عدالت کے کام مین بدستور خرابی تھی جوشی ہنسراج نے سماعت اپیل پر
ایک متصدی کو مامور کر دیا حکام عدالت کو جو درجہ مین دلوان کی برابر
تھے یہہ بات ناگوار ہوئی اور کنارہ کش ہوئے اور جوشی کے مستعفی ہونے کے
بعد مرزا الغلیخان کے ساتھ بوجہ پردیسی ہونیکے کام نکیا پھر وہی سرشتہ
درباریون کی معرفت دادخواہ ہونیکا جاری ہو گیا۔

تجارت پیشہ لوگ اسکے بہت شاکی تھے کہ جو دہ پور کے ساہوکارون کا قرضہ
جاگیرداروں اور رئیسان کے ذمہ تھا اوسے رکھا اور شادی وغیرہ
کے ضروریات خانگی کیواسطے روپیہ لیتے ہین اور اوسکے عوض گاؤن کی جمع
مقرر کر دیتے ہین سابق مین جب کوئی جاگیردار گاؤن پر قبضہ نہین دیتا تھا
عدالت دیوانی سے دستگیر ہو جاتی تھی اب عدالت بند ہو جانے سے
ساہوکارون کے قرضہ کی کچھ داد و فریاد نرہی اور داد و ستد بند ہو گئی اکثر
ساہوکارون کو قحط مین بضرورت خرید غلہ عورتون کا زیور بیچنا پڑا اور چند کا دیوالہ نکل گیا
ایک دفعہ بازار بالکل بند ہو گیا تھا مگر مہاراجہ صاحب نے لاکھ روپیہ وام
اور ہنڈویات کا وصول کرنا ملتوی رکھا تب کچھ کام جاری ہوا۔

مہاراجہ صاحب کا طریقہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور کل صاحبان انگریز کی
طرف بہت دوستانہ تھا ہمیشہ صاحب کی صلاح پر عمل کرتے تھے اور جو تجویز

انحراف کیا تو اسنے ارادے سے نہیں بلکہ ضعف طبیعت اور اکثر ورون کے اغوا سے مصاحبون کی معرفت صلاح دیجاتی تھی وہ مہاراجہ صاحب تک کم پہنچتی تھی اور پہنچتی تھی تو بشکل دیگر اور صاحب خود صلاح دیتے تھے اوسکو سب مصاحب مجبور منظور کرتے تھے جو رئیس بائیس برس تک خود سر ہو کر رہا تھا اوسکا صلاح پر بدلحاظی کرنا عجب نہ تھا یہہ تو مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ یہہ صلاح اونکی بہتری کے واسطے دیجاتی تھی مگر مارواڑ مین جھوٹ اور فریب اسقدر رائج ہے کہ اوسکے مقابلہ مین صاحب ایجنٹ کی صلاح بہت سادہ اور بدمزہ معلوم ہوتی تھی سرداران ریاست راج کی بے انصافی اور اہلکارون کی بددیانتی وعداوت سے سب کشیدہ خاطر تھے +

سرکار انگریزی و راج جودہ پور کے درمیان بابت ٹھیکہ حصہ جودہ پور نمک سانبھر عہدنامہ ہوا اسمین سرکار نے سوا لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اور یہہ بھی کہ اگر نمک ساڑھے آٹھ لاکھ من سے زیادہ فروخت ہو تو علاوہ اوسکے بیس روپیہ فیصدی اور دیا جاوے یہہ عہدنامہ جودہ پور مین ۲۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو منضبط ہوا +

नोहा गोढा ۱۷ اپریل ۱۸۷۰ء کو بابت نمک نوحہ اور گوڈہ واقع جھیل سانبھر کے دوسرا عہدنامہ ہوا اسمین چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور علاوہ اوسکے نو لاکھ من نمک سے زیادہ کی فروختگی پر چالیس ۴۰ روپیہ فیصدی مالکانہ مقرر ہوا +

یکم فروری ۱۸۷۰ء کو سانبھر پر سرکار کا قبضہ ہوا مگر نوحہ اور گوڈہ پر عرصہ تک قبضہ نہوا مارواڑ مین غلہ بکثرت آنیکے سبب سے بنظر کفایت کرایہ باربرداری نمک

بہت فروخت ہوا سنہ ۱۸۹۹ء مین قحط کی مصیبت جو دو سال تک رہی تھی رفع
ہوگئی مگر محتاجگی خلایق و ویرانی دیہات و کمی زراعت و معدومی مویشیان
سے یہہ حالت ہوگئی کہ سالہا سال کی حسن انتظامی کے بغیر مارواڑ کا پہلی
حالت کو پہنچنا دشوار تھا کاشتکار و تاجر و کاریگر وغیرہ ہر پیشہ کے لوگون نے
دیگر ممالک مین بود و باش اختیار کی اور اونکی واپسی کے واسطے بجاے
اس بدنظمی و ابتری کے کوئی بہتر ذریعہ ترغیب چاہیئے تھا +

مارواڑ کے خشک قطعات مین پانی نہونے سے بڑی مصیبت ہوئی جودہ پور مین
لوگ تشنگی سے مرتے تھے بعض کوؤن مین کیچڑ نکل آئی اور کسی مقام پر پانی
ملتا تھا تو وہان مرد و عورتون کا ہجوم ہوجاتا تالاب و کوؤن پر صبح سے شام
تک پنہاریون کی آمد و رفت جاری رہتی تھی بمشکل تمام لیجاتی تھین اور
گھنٹون تک انتظار مین ٹھہرتین اس سے کمال رنج تھا مہاراجہ صاحب نے
اپنے خاص تالاب جلیسر سے عوام کو پانی لینے کی اجازت دی اس سے ایک جलेसर
مہینے کارروائی ہوئی لیکن خوف تھا کہ اگر بارش دیر سے ہوگی تو غریب مخلوق
لوگون پر آفت آویگی +

شہر جودہ پور کے واسطے جسمین ایک لاکھ آدمیون کی آبادی ہے بہم رسانی
آب نوشیدنی کا بندوبست ضرور تھا اور یہہ بندوبست غیر ممکن نہ تھا مگر
البتہ محنت و خرچ چاہتا تھا پس جو تکلیف ہوئی مہاراجہ صاحب کی کم توجہی سے
تھی اگر مہاراجہ صاحب کچھہ تکلیف خرچ گوارا کرتے تو اونکی دار الحکومت مین یہہ
مصیبت نازل نہوتی +

जीका तालाब

باٸی جی کا تالاب ۔ طول ۷۱۰ فیٹ عرض ۹۷۳ عمق ۴۵ سے ۱۵ تک چہار دیواری شہر کے اندر یہ بہت عمدہ ہے اگر کل دیوارین تیار ہو جاوین تو اوسط درجہ پچیس فیٹ پانی بھرا رہتا ہے اور اس پانی سے بہت حاجت روائی ہو اس تالاب مین شہر سے اور نہر مین پہاڑ واقع مغرب شہر کے نالون سے پانی آتا ہے تالاب اور نہرون مین تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

मीकँवर

باٸی سرہی کنور دختر مہاراجہ بالسنگہ صاحب رئیس سابق نے کہ مہاراجہ سے سنگہ صاحب والی جے پور کی بیوہ تھی اس تالاب کو تعمیر کرایا تھا مگر قبل اسکے کہ تالاب کی فرش بندی ہوا اور دیوارین اختتام کو پہنچین رانی نے ضعف و پیری سے سفاہ مزاج خدمتگارون کو کام سپرد کر دیا عوام کے بیان سے ظاہر ہے کہ اوسنے اس تالاب کی تکمیل کے واسطے روپیہ علیحدہ جمع کر دیا تھا اگر یہہ امر صحیح ہے تو بمرور ایک سال اوسکے انتقال پر یہہ روپیہ غائب ہو گیا یہہ تالاب غیر مکمل تھا اور اگرچہ نہر بھی مرمت طلب تھی تاہم تھوڑی سی بارش سے اوسمین بہت پانی آتا تھا مگر تالاب مین فرش نہونے سے جذب ہو کر شہر سے باہر کی نشیب مین نکلجاتا تھا باٸی جی کی جائداد اراضی و نقدی جسقدر کنیزکون کے ہاتھ سے بچ رہی تھی مہاراجہ صاحب کو ملی تاہم اس تالاب کی تکمیل پر انھون نے مطلق توجہ نکری ساہو کار و اہلکار و دیگر دولتمند آدمی اوسکے واسطے چندہ دینے کو تیار تھے مگر صرف مہاراجہ صاحب کی اجازت کے منتظر تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود بھی کہا اور صاحبون سے بھی

کہلا یا کہ مہاراجہ صاحب دس ہزار روپیہ دیکر کام شروع کرا دین باقیماندہ روپیہ زنانہ ڈیوڑھی اور باشندگان شہر سے وصول ہوجاویگا مگر اُنھون نے ایک کوڑی بھی ندی آخر کار دوسرے سال مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دولتمند باشندگان شہر کی کمیٹی مقرر کرکرا ور خود میر انجمن ہوکر قریب پچاس ہزار روپیہ جمع کیا اور باہتمام مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب تالاب مذکور کی در زبندی اور فرش کا کام جاری ہوا جسوقت تجویز ہوئی تھی جودہ پور مین نہ تھے مگر جب آئے اُنھون نے اس تجویز کو بہت پسند کیا اور از خود اوسکی تعمیر مین امداد و اعانت کرنیکا سبکو بہت خوشی ہوئی اونکی دستگیری سے اور روپیہ حاصل ہونیکی امید ہوگئی اس پچاس ہزار روپیہ مین بارہ ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب سے بھی لیا گیا اور اسیقدر زنانہ ڈیوڑھی سے ملا اور بیوپاریون نے بھی جنکے مکانات شہر مین ہین زر کثیر دیا اہالیان کمیٹی مین سے سب سے زیادہ کوشش لالجی موتی سنگہ و کوتوال شہر و کویراج مورودہن نے کی کہ سنہ ۱۸۸۲ع مین کام سب طرح سے تیار ہوگیا اس تالاب مین اسقدر پانی جمع ہوگا کہ شہر کے کل ضروریات کے واسطے کافی ہوگا اور پانی کی آمد ایسی ہے کہ ایک بارش سے باہر پانی بھرجاویگا اور جودہ پور کی تکلیفات قلت پانی کے لحاظ سے یہہ تالاب نعمت غیر مترقبہ ہے اس کام مین اسوجہ سے کوشش کامل کی گئی کہ اول تو اسی تالاب سے ہی شہر کے واسطے پانی کا ذخیرہ کامل ہوجاویگا دوسری امید تھی کہ لوگون کو ایسے ہی دیگر

تعمیرات کی جرأت ہوگی اور شہر کی تکلیف رفع ہوگی کیونکہ اگرچہ جودہ پور کے پانی کی قلت رفع کرنیکے واسطے سہل ترین اور مقدم تدبیر یہی تھی مگر علاوہ اسکے اور بھی ہین یعنی اگر گرد نواح کی پہاڑی ڈھال کا پانی اور بیرونی تالابوں کا بطرز مناسب جمع کرکر شہر مین لایا جاوے تو فقط آب نوشیدنی کا ہی ذخیرہ کامل نہو جاوے بلکہ یہ شہر جو اب گندگی و بدبو سے خراب رہتا ہے تازہ پانی سے صاف اور خوشگوار رہا کرے ❊

मायलस् کرنل کیٹنگ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل نے مسٹر مایلس صاحب انجینیر راجپوتانہ کو تحقیقات و تجویز بہم رسانی آب نوشیدنی جودہ پور کے واسطے بھیجا تھا چنانچہ اُنھون نے تجویزات کر کر مفصل رپورٹ کی مگر مہاراجہ صاحب کو روپیہ دینا منظور نہوا اس سبب سے چھوڑ دی گئی سالہا سال سے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کو اس ضرورت سے آگاہ کرتے رہے اور تین سال کی مصیبت نے اور بھی ثابت کر دیا تاہم کیا مجال ہے کہ مہاراجہ صاحب کے دل مین اپنی رعایا پر جو خاص قلعہ اور محل کے گرد و پیش رہتے ہیں کچھ بھی رحم پیدا ہو باوصف مہاراجہ صاحب کی لاپروائی کے بنظر تکلیف خلایق اور ضرر صحت یہ معاملہ ایسا ہے کہ اگر اسپر لحاظ رہیگا اور رفتہ رفتہ کوشش ہوگی تو آخیر مین کبھی نہ کبھی ضرور عمل ہوگا ❊

اس زمانہ مین بہ تحت مہاراجہ صاحب انتظام ریاست براے نام صرف اہلکاران یعنی دیوان وجہتا نجے سنگہ و سنگی سمرتھ راج و مہتا ہر جیون اور پنڈت شیو نراین کو مفوض تھا ❊

برائے نام اسواسطے کہا گیا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو کسی دیوان یا متصدی پر اعتبار نہ تھا ابتدا مین جب حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۶۹ء مقرر ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تھا کہ یہہ لوگ انصرام کار ریاست کیواسطے مجملاً و مفرداً با اختیار رہینگے دیوان کو کل کی نگرانی اور نائب صاحبون کو مال و دیوانی و فوجداری وغیرہ سررشتہ جات کے کام مفوض رہینگے مگر مثل دیگر مراتب اقرارنامہ کے اسپر بھی کچھہ عمل نہوا حکم گورنمنٹ پر لحاظ نرہا جو اہلکار انتظام سے تعلق نہین رکھتے تھے کام مین دست اندازی کرتے تھے مہاراجہ صاحب سے ذریعہ مکالمت مستورات اور خواجہ سرا تھے جو روپیہ کار ریاست کیواسطے تھا مصارف ذاتی مین صرف ہوتا تھا اور سپاہ و دیگر ملازمون کو تنخواہ نہین ملتی تھی +

دسمبر ۱۸۶۹ء مین دیوان نے حسب خواہش مہاراجہ صاحب و ہدایت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اکثر پردیسی آدمیون کو موقوف کیا اس سے اگرچہ کسیقدر اوسکی طاقت کم ہوئی مگر اوسنے اپنے آقا کی رضامندی حاصل کرلی اور اپنی بدنامی رفع کی کل حالات درستی حکومت پر خیال کرنے سے تاوقتیکہ انقلاب کامل نہوا اوسکی علیحدگی سود مند نہ تھی بلکہ ان دنون مین تو اوسنے راج کی خیرخواہی کی تھی رئیس کو اکثر نیک صلاح دیتا تھا مگر اوسپر عمل نہوا مہاراجہ صاحب اپنے اہلکارون کو ہمیشہ بدلتے رہتے تھے اُنہ کسی قدر اونکو طمع تھی اور کسیقدر اس تبدل کو اصلاح انتظام ریاست سمجھے تھے چنانچہ اسیطرح مرد الغلیخان کی برخاستگی کیواسطے بھی صاحب

پولٹیکل ایجنٹ سے دریافت کیا جب وہ اصلاح انتظام کی کوئی صلاح
دیتا تھا مہاراجہ صاحب اوسکو بطور کلمات غرض آلودہ پر دلیسی شخص کی
کہ اپنی سیری ہوس اور انگریزون کی خوشنودی حاصل کرنیکے واسطے
کہتا ہے اور ہماری خوشی و فوائد ذاتی پر لحاظ نہین رکھتا خیال کرکر
کچھہ توجہ نہین کرتے تھے ٭

دیگر مشرکا انتظام یعنی مصاحبان راج سے بجز مہتا نجے سنگھ کے
جو اپنے اقتدار ذاتی سے کسیقدر خود اختیار تھا کوئی آزادانہ راے
نہین دیتا تھا سب مہاراجہ صاحب سے خائف تھے اور اونکے
حکم کی خاموشی سے تعمیل کرتے تھے بجاے اسکے کہ اپنے عہدہ کے
کام کو خود کرین اپنے ماتحتون سے کراتے تھے اور خود رئیس کی
خدمت مین بمقام محل و باغ وغیرہ جہان وہ رہتا حاضر باشی کرتے
تھے اسطرح اونکا وقت خوشامد و سخن سازی مین بسر ہوتا تھا ٭

جس حالت مین اجراے کاروبار کی یہہ صورت تھی خود رئیس کے طریقہ
سے حکومت ضعیف تر ہوتی تھی مہاراجہ صاحب ٹھاکرون و دیگر
توابعین کی جاگیرون کو براہ ضد و عداوت ضبط کرتے تھے اسی سبب سے
اکثر ستم رسیدہ ٹھاکرون نے اتفاق کرکر جاگیرین بزبردستی لے لین
اور صاحب ایجنٹ نے ثالث ہوکر باقیماندہ منضبطہ جاگیرین واگذاشت
کرادین چند سال گذشتہ مین ان افراط و تفریط نے رئیس کے اختیار کو
ضعیف کردیا اور اسی سبب سے ٹھاکرون مین اتفاق ہوگیا بالکل

کو دشمن سمجھنے لگے احکام دربار کی متعلق تعمیل نہین کرتے تھے و مہاراجہ
صاحب بجائے اسکے کہ کسی ٹھاکر کو رضامند اور کسیکو مغلوب کرکر
ضبط مین رکھتے ایسے رنج آور اور بیجا استعمال غضب تدبیرین کرتے
تھے اور خود اونکا عملدرآمد نہین کرسکتے اور آپسکی خصومت و مقابلہ آرائی
کی تحریک ہوتی تھی ؛

رئیس کو یہہ تمیز نہ تھی کہ اپنے اختیار و حکومت کو کس موقع پر بزور ازروی
ولطرز واجب استعمال کرنا چاہیے جسحالت مین مقدمات تحقیقات مثل
قتل عمد کھاٹو مین سزا دہی ڈکیتی کا انسداد نہ کیا اور غارتگر سردار و खाटू
باشندون کی سرکوبی نہ کی بڑے ٹھاکرون کو یا تو اونکے باغیون مثل
ساکرہ کو خفیہ مدد دیکر یا دیہات مثل جیرائی و میٹھڑی وغیرہ کو بلا सांकरा
باستحقاق سے چھینکر اپنا دشمن بنایا تنازعات کو قایم رکھا یا اضافہ دیا चिराणी मींवड़ी
مثل مقدمہ باورہ کے بھائی کو بھائی سے اور ماکو بیٹے سے لڑا یا ایک बावरा
فریق کی طرفداری سے دوسرے پر ظلم کیا یہہ نہ سمجھا کہ اختیار و حکومت
کی بیجا استعمالی سے ضعف حکومت ہوتا ہے اور جن لوگون کو دوست
بنانا چاہیے اونکو غرض نالایق یا صرف جوشش حماقت سے ناراض کیا
اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ٹھاکرون نے اپنے مالک کی حکومت کو بالاے
طاق رکھکر وہ اقتدار حاصل کیا جسکا اونکو مطلق استحقاق نہ تھا
اور جن معاملات مین راج سے فیصلہ ہونا چاہیے تھا اونمین دست اندازی
کرکر اپنا اختیار بڑھا یا کسیکی حکومت کے محکوم نہونے سے ہر ایک

ٹھا کرنے بمقتضاء خاصہ طبعی جیسا چاہا اپنی جاگیر مین اور اوس سے باہر عمل کیا اور راج کی نوکری و اداے محصول جسقدر چاہا کیا جو سختیان کہ مہاراجہ صاحب کا جو حال بجانب سرداران تھا وہی بجانب اہلکاران راج اور خود اپنی اہل قبیلہ کے تھا جسحالت مین کسیکو نگرانی کاروبار مفوض نہین کرتے تھے خود بھی اہلکارون کی نگرانی نہین کر سکتے تھے کسی دادخواہ کی اونکے پاس تک رسائی نہ تھی البتہ جو زنانہ یا خدمتگارون کے ذریعہ سے جانا چاہتا وہ پہنچ سکتا تھا پس ہر ایک اہلکار کو لازم آیا کہ زنانہ مین یا خدمتگارون مین کسیکو اپنا حامی بناوے جسنے عورت محبوبہ یا کسی خواجہ سرا سے رسائی پیدا کر لی اوسنے ضرور عہدہ حاصل کیا وقت تقرر نذرانہ دیا پھر وقتاً فوقتاً تحفہ تحائف بھیجتا رہا تاکہ مہربانی بدستور رہے اور جب اوسکے ظلم و زیادتی کی خبر پہنچکر بازپرس ہو دستگیری کیجاوے جو اسطرح عہدہ حاصل کرتا تھا وہ اخفاء جرائم و اتہام و قتل و دیگر ذریعہ استحصال زر کو عمل مین لا سکتا تھا اوسے کچھ حساب دینے کی ضرورت نہ تھی اور نہ کارپردازون کی تعمیل حکم و اطاعت کی حاجت تھی کسی بلیہ کو شنہ مارواڑ مین چلن سے حکومت کی یا اپنے رشتہ دار قرابتی کو وہان بھیجکر خود جودہ پور مین رہتے اور تا وقتیکہ کوئی قوی تر سفارش والا اور زیادہ تر خرچ کرنیوالا آجاے اوسکے مقرر رہا اور اطمینان تمام رہا۔

حاکم سیوانہ نے ایک راجپوت کو گرفتار کیا اوسکی دو گھوڑیان لے لین اور

सिवाना

تہمت باطلہ پر اوسکو چند روز تک سیوانہ مین قید رکھا انجام کار راجپوت کو چھوڑ دیا اور اوسکی گھوڑیان اور روپیہ لے لیے اس اثنا مین صاحب ایجنٹ کا دورہ ہوا تحقیقات سے حاکم پر حسب اقبال اوسکے جرم ثابت ہوا روپیہ واپس کیا مگر گھوڑیان ندین کہ ہمین لینے کام پر بھیجدی تھین مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیگئی تو حاکم نے زر خوراک ایام قبضہ ناجائز کا دعوی کیا اور حکم ہوا کہ بادلے زر خوراک لیجاوی ٭

اہالیان راج کی خودسری کی نظیر بوراہیہ کا مقدمہ اور سبب ضلع پربتسر مین بررو اور بوراہیہ دو ٹھاکرون کے گانون ہین ٹھاکر بررو نے بقالان بوراہیہ کو جو بررو مین گئے تھے گرفتار کر لیا اوسنے مصادرہ لیا اور حسب الطلب ٹھاکر بوراہیہ رہا کیا بوراہیہ والے نے حاکم پربتسر سے استغاثہ کیا حاکم بررو مین گیا وہان دعوت کہائی اور ٹھاکر سے پگڑی بدلی اور بوراہیہ والے سے کہدیا کہ جودہپور جاکر استغاثہ کرے بوراہیہ والہ حسب قاعدہ راجپوتون کے منتظر موقع رہا اور بررو کے بقالون کو گرفتار کر کر انتقام لیا بررو والے نے بوراہیہ کے ایک نگلہ پر شبخون مارا مقابلہ مین نگلہ کا ایک مرد اور ایک عورت ماری گئی اور دو آدمی زخمی ہوئے اسیر خون کا جھگڑہ ہوگیا بوراہیہ والہ داد خواہ ہوا مگر ٹھاکر بررو اور حاکم پربتسر نے جودہپور مین بند وبست کر لیا اوسکی کچھ سماعت نہوئی اس صورت مین اگر راج مارواڑ کی بے اعتباری اور بدعملی ہو تو کیا عجب ہے ٭ بोराहा परवतसर बरडू

पाली
हरताल

پالی مین زرگرون نے بمرور عرصہ سولہ سال زیور بنایا تھا وہ اب وزن مین کم ہوا اوسکی قیمت اوسنے لی گئی اسپر انھون نے ہڑتال کر کر شہر چھوڑ دیا وہان ایک پہلے حاکم کے ظلم سے چھیپی لوگ جنکی صنعت سے یہہ شہر مشہور ہے وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے پالی آبادان شہر اور بڑی تجارتگاہ تھا حاکمون کے ظلم سے چھہ سال کے عرصہ مین صرف دو ثلث رہگیا ؛

जालोर

بھنڈاری بہادر مل کے مقدمہ سے عیان ہے کہ مہاراجہ صاحب حضوری خدمتگارون کا بڑا پاس رکھتے تھے اور بہت ضد و ناواجبیت سے اونکی حمایت کرتے تھے جون سنہ ۱۸۷۰ مین جب یہہ شخص مقرر ہوا تب قایم مقام صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب سے کہا تھا کہ وہ درجہ وچلن رویہ سے اس عہدہ کے لایق نہین ہے اسکے جواب مین لکھا آیا کہ اوسکا بھتیجا مقرر ہوا ہے کہ مثل حاکمی جالور کے مارواڑ مین لڑکے اپنے باپ کی جا پر مقرر ہو جاتے ہین اسکے امتناع مین سخت خریطہ لکھا گیا مگر مہاراجہ صاحب اپنے ارادہ مین مستقل رہے بھنڈاری بہادر مل زنانہ کا متوسل اور کم حیثیت آدمی تھا باوصف ممانعت تاکیدات صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بدستور اپنے عہدہ پر رہا ؛

اوسکی خدمت یہہ تھی کہ جسقدر روپیہ ممکن ہو لا کر خزانہ مین جمع کرے اور بلا اجازت زبانی خاص مہاراجہ صاحب کے ایک خرمہرہ کسیکو نہ دے اس مخفی ہدایت کے بموجب چھٹھیات دلوان کا جو بمہر مہاراجہ صاحب جاری ہوتی تھین روپیہ نہین دیتا تھا بلکہ تاوقتیکہ زبانی حکم نہوتا خود

مہاراجہ صاحب کی چٹھی کا روپیہ جو دیا گیا تھا اسطرح سیکڑون کمبخت
لازم چھیان لیے پھرتے تھے تاوقتیکہ سعی کامل بہم نہ پہنچاتے یا خرابی
سے سازش نکرتے تبتک وہ روپیہ وصول نہوتا ❊

اسیطرح جو تھے ہنسراج کہ محض نالایق تھا مہاراجہ صاحب کا بڑا معتمد تھا
مارواڑ کے جوتشیون کا سرگردہ برہمچاری اور ازبس پابند مذہب تھا اوسکو
نیک کرداری کا بڑا دعوی تھا اور پرہیزگاری کی وجہ سے اوسکا سب
لحاظ کرتے تھے باوصف ضعیفی پہردن تک چھاتی تک پانی مین بالکل
منتر پڑھتا ہوا کھڑا رہتا تھا مندور مین اوسنے پانچ ہزار برہم قوم جوشیون
کو کھانا کھلایا گوشت کا نام لینے سے اوسکا دل لرزہ آتا تھا ناپاک چیزسے
بچنے کے واسطے دامن کمر سے لپیٹ لیتا زمانہ آیندہ کے حالات کہنے
کا دعوی رکھتا تھا مگر زمانہ حال مین حق و راست کہنا گوارا نہین کرتا باوجود
بزرگی وہ بہت چالاک و زبردست و مونہہ زور اور بے ایمان آدمی تھا
بہت غل مچاتا اور رئیس کو دبالیتا اوسکے بھائی بھتیجے اور متوسلین کثرت
سے تھے کہ اونکی معرفت اندر باہر سب جگہہ کی خبرین حاصل کرتا اور
سب پر غالب رہتا ❊

سابق مین وہ دیوان تھا مگر اس خیال سے کہ دیوانی مین کسی روز خرابی
ہوگا عقلمندی سے استعفا دیدیا بعد ازان مہاراجہ صاحب کیطرف
سے ایجنٹ گورنر جنرل کیے یہ مین وکیل ہوگیا ایک مقدمہ تنازعہ اراضی
مین اوسنے بالکل جعلی کاغذ پیش کیا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اسکو

ब्रह्मचारी

मंडोर

موقوف کردیا اور مہاراجہ صاحب کو لکھا کہ اوسکو جودہ پور مین نہ آنے دین
مگر کمال حیرت کا مقام ہے کہ بفور پہنچنے خریطہ مشعر جلاوطنی جوشی ہنسراج
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکے بیٹے آسکرن کو جودہ پور کی قلعہ داری پر کہ
نہایت معزز و معتبر عہدہ ہے مقرر کیا +

جوشی نے اگرچہ وکالت چھوڑدی اور جودہ پور مین بھی نہین آیا مگر مہاراجہ
صاحب کی اوسپر کمال مہربانی رہی اور اپنے بیٹون اور متوسلون کی
معرفت پیغام جاری رکھا اور دربار کے بدترین مشیرون مین داخل
ہوکر ایجنسی کی کارروائی اور محکمہ جات باضابطہ کے تحمل و آمدین جنکین مہاراجہ
صاحب کے اقرارنامہ سنہ ۱۹ء کے بموجب جوشی بہادرمل کو کچھہ منصب
دست اندازی نہین تھا خلل انداز رہا +

ابتری کاروبار دربار صرف مردون کے سبب سے نہ تھی بلکہ زنانہ اور باہر
کی عورتین مع متوسلون کے انتظام ریاست مین بہت دخیل تھین اکثر
انمین سے بہت دولتمند اور ذی جائداد ہوگئین مستورات محبوبہ
مہاراجہ صاحب و نیز جنسے اونکی اولاد ہوگئی مارواڑ مین جاگیرین رکھتے
ہین مگر اختیار و رسوخ صرف اونھین کا نہین تھا جو بوجہ جنس سے
منسوب ہونیکے معاملات راج مین دست اندازی کرنے مین معذور
ہوسکتی تھین ایک عورت ڈیلنی نامے کہ رانی سری کنور کی کنیز تھی اور
سابق مین اوسکے کاروبار کا انتظام کرتی تھی اوسکے انتقال پر بہت
دولتمند ہوگئی روپیہ خرچ کرکرا وسنے دربار مین رسوخ پیدا کیا اس رسوخ

डीलनी

کے ذریعہ سے وہ اپنے متوسلون کو عہدہ پر مقرر کراتے تھے مہاراجہ تخت سنگہ
صاحب اوس سے بہت محبت کرتے تھے اور اوسکی صلاح مانتے تھے اگرچہ
اوسکی دست اندازی پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اعتراض کیا مگر پیش نگیا
اور انہین ایام مین اوسپر غصب مال تعدادی بہتر ہزار روپیہ کی نالش ہوئی
کہ مقدمہ دربار مین بھیجا گیا اگرچہ ایجنسی سے حقرسی مدعی کیواسطے بہت تاکید
ہوئی اور دعوی بھی صحیح معلوم ہوتا تھا مگر کچھ سماعت نہوئی ٭

ایک پٹیالہ کے جوہری نے مہاراجہ صاحب کے خواجہ سرا کو زیور فروخت کیا पटियाला
تھا اوسمین سے چند رقمین زنانہ مین چلی گئین اور چند کو خواجہ فروخت کرکے
مکہ شریف کی زیارت کو چلا گیا وہانسے وہ دیوالیہ ہوکر آیا اور جوہری کو
ایک پیسہ نملا دیوان کی عدالت واقعہ جودہ پور مین اوسکا مقدمہ رجوع ہوا
۲۴ اگست سنہ ۱۸۶۸ع کو مبلغ [illegible] ہزار کی ڈگری ہوئی مگر چونکہ خواجہ سرا متعلق زنانہ
تھا اوسکے پاس خاص اوسکا نو روپیہ میثاق نہ تھا اور حسب شرائط اقرارنامہ
سنہ ۱۸۶۹ع صرف مہاراجہ صاحب کے حکم سے اجراء ڈگری ہوسکتا تھا اسلئے
وہ ڈگری ردی ہوگئی ایجنسی سے تقاضا دست بدست ہونے پر
مہاراجہ صاحب نے مقدمہ کی سماعت از سر نو تحقیقات ہوئی اگر
واقعات مقدمہ وہی تھی سود و خرچہ کم ہوکر زر ڈگری بتعداد ۱۲۰۰۰ رکھا گیا
مارچ مین مہاراجہ صاحب نے مصاحبون کی معرفت صاحب ایجنٹ کے پاس
پیغام بھیجا کہ چودہ ہزار روپیہ محکمہ نجوکلا مین جمع کرادیا جاوے مگر تین مہینے
تک مدعی کو نملے تاکہ خواجہ سرا مدعا علیہ اس عرصہ مین اپنا دعوی پیش کرے

چنانچہ شرط کا ایفا ہوا تب لاچار جوہری یا اوسکے گماشتہ نے سات ہزار روپیہ لیکر راضینامہ دیدیا ✣

مارواڑ مین مثل ٹھاکرون کے متصدیون کا بھی بڑا جوڑ ہے اوسیقدر وہ بھی رئیس کو فریب دیتے ہین ریاست کی کتابون کو کھینچکر طرفین سے اپنا مطلب حاصل کرلیتے ہین مہاراجہ صاحب کو توابعین پر افروختہ کرتے ہین اور توابعین کو خلاف ورزی کیواسطے اغوا کرتے ہین اور طرفین سے مطلب حاصل کرتے ہین چونکہ متوسط ہین لڑائی کا تماشہ بہت غور سے دیکھتے رہتے ہین اور حسب موقع جبتک فائدہ ہو لڑائی جاری رکھتے ہین بعد ازان ثالث ہوکر فیصلہ کرادیتے ہین یہہ لوگ مختلف اقوام اور خاندانون کے ہین اور سب مہاراجہ صاحب کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہین اونکے فوائد علیحدہ ہین مگر اختیار مشترک کیواسطے سب متفق ہوجاتے ہین ضعیف الطبع رئیس اور ابتری ریاست سے اونکو دغابازی اور بے ایمانی کا بڑا موقع حاصل ہوتا ہے اکثر متصدی ٹھاکرون کی پوسرپرستی کرتے ہین اور خفیہ ٹھاکر کی طرف سے خلاف فوائد راج کوشش کرتے ہین اور احکام راج کو منسوخ کراتے ہین اگر متصدی منتظر الیال اپنے قرضہ کے ٹھاکر کی ذلت کرانا چاہتا ہے تو دربار کو افروختہ کرکر اوسکی جاگیر ضبط کراسکتا ہے ✣

مہاراجہ صاحب کی کثرت قبائل راجپوتانہ مین ضرب المثل تھی مخالفت مستورات کی عداوت اور اصلی و کنیزک زاد اطفال کے ناتربیت یافتہ

وبے قید رہنے اور اونکی خودسری اور بیحد اوباشی سے ملک کی
خرابی مین بڑا اضافہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کے ضبط و اختیار سے باہر نکل گئے
اور جس حالتمین زنانہ مین مخالفت و تکرار رہتی تھی اطفال بہادخود سری و
سینہ زوری انواع تشدد و زیادتی کرتے تھے اور کچھہ سزا نہین ہوتی تھی
کہ اس سبب سے خلایق خایف و لرزان تھی اسطرح مہاراجہ صاحب کا
خود اپنے گھر مین کچھہ اختیار و حکم نہ تھا ✽
ایسی بدنصیب ریاست مین کہ رئیس اپنے ملک بلکہ محل مین اطاعت
نہین کرا سکتا تھا کُل اختیار و حکومت کو اپنے ہاتھہ مین رکھتا تھا کسی
دوسرے شخص کا اعتبار نکرتا تھا کرون کا زبردست گروہ فریبی و
دغاباز اہلکارون کا مجمع اور بڑا خودسر قبیلہ کہ کسی کی حکومت کو خیال
مین نہ لاکر جا ہے جیسی زیادتی کرتے اونکے اعمال بد پر چشم پوشی کیجاتی
اور کچھہ بازپرس نہوتی بدنظمی و ابتری کا رستے وارداتون کا بکثرت وقوع
مین آنا عجب نہ تھا چنانچہ بجز حصہ سڑک اجمیر وا ایرن پورہ واقع گودوار
کے جسکا انتظام مہاراج کنور جسونت سنگہ صاحب کرتے تھے دیگر کُل
سڑکین واقع راج خصوص قرب وجوار جودہ پور کی شب و روز مسافرون
کے واسطے پُر خطر تھین ✽
جب وارداتون کی کثرت ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت کی تھی کہ مہاراجہ صاحب سے اونکے علاقہ مین
انگریزی بندوقین و رائفل و انگریزی باروت و ٹوپی بجز صاحبان انگریز

रायफल

کے اور بلا حصول اجازت نامہ تحریری فروخت ہونیکی ممانعت کرا دین اور یہہ بھی کہ اس قسم کی کل اشیاء جو تاجرون کے پاس ہون اور میعاد معینہ کے اندر رجسٹری نہو جاوین ضبط کر لئے جاوین کیونکہ ایسے اسلحہ اکثر باغی و غارتگرون کے پاس ہوتے ہین ÷

مہاراجہ صاحب کو اس باب مین لکھا گیا اور تدبیر بھی بتلائی گئی مگر اونکی طاقت کہان تھی کہ اوسپر عمل کرین کوئی راجپوت ایسا نہین جسکے پاس انگریزی بندوق و تفنگچہ نہو اور اونکا سامان بھی رکھتے ہین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ پالن پور کو بھی لکھا گیا کہ اپنے علاقہ مین ہوکر ان اسلحہ کو مارواڑ مین نہ گذرنے دین ÷

سالہا سال سے دربار سرکاری خراج عین وقت پر ادا کرتا رہا تھا مگر قحط کے زمانہ مین اسمین خلل واقع ہوگیا سنہ ۱۸۶۹ مین یک لکھہ [illegible] ہزار فوج خرچ واجب الطلب جنوری جولائی تک ادا نہوا کہ گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دیگئی اور [illegible] ہزار زر خراج واجب الطلب جولائی نومبر سنہ ۱۸۶۹ مین وصول ہوا جنوری سنہ ۱۸۷۰ مین مع فوج خرچ ذیل کی رقمین اور واجب الطلب ہو کر کل سے یک لکھہ [illegible] ہزار باقی رہا ÷

۱	۲	۳	۴
فوج خرچ واجب الطلب یک لکھہ [illegible]	خزانہ انگریزی بابت معاوضہ دو سال مجوزہ بنجوکلا و خرچ شفاخانجات [illegible] ۱۳ ر ۲ پائی	سررشتہ تعمیرات خرچ سڑک آگرہ و احمد آباد واقع مارواڑ یک لکھہ	خزانہ [illegible] بابت ذکوات بنجوکلا [illegible] ۸ ر ۱۰ پائی

ادائے مطالبہ پر جب مہاراجہ صاحب کی توجہ نہوئی اور بعد التقاضا بعذرات واقرار لاطایل پیش ہوئے صاحب ایجنٹ نے تا وقت ادائے روپیہ کے ملاقات کرنا موقوف کردیا اسپر ۶ مارچ کو فوج خرچ یک لکھ پچیس ہزار کی ہنڈویان واجب الوصول ۱۷ مئی ۱۸۴۱ء دین اور منجملہ لاکھ روپیہ شرک خرچ کے پچہتر ہزار روپیہ کی بسنا دوی دی اور ۳ اپریل کے خریطہ مین بمیعاد تین ماہ کل بقایا ادا کرنیکا اقرار کیا ۞

درباب معاش مہاراج کنوار ولیعہد مہاراجہ صاحب سے ایفاء وعدہ کرانیمین بڑی مشکل ہوئی ایک لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہو کر پرگنہ گودوار اونکو سپرد ہوا تھا اوسکی آمدنی اوسمین سے منہا ہوئی مہاراج کنوار کا روپیہ واجب الطلب ہوگیا اور علاوہ اوسکے فوج کی تنخواہ جسکو مہاراجہ صاحب نے علاوہ فوج مہاراج کنوار کے گودوار مین متعین کیا تھا واجب ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا حکم تھا کہ مہاراجہ صاحب اور مہاراج کنوار کے درمیان نزاع ہو تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ بطور ثالث اوسکو رفع کرین چنانچہ وہ نزاع قریب الوقوع ہوا انسداد اوسکا لازم آیا باہمی رضامندی سے فیصلہ غیر ممکن تھا اسواسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو ہر ایک رقم کی تحقیقات اور تصفیہ کرنا لازم آیا مہاراج کنوار معقول اور صلاح پذیر تھے مگر مہاراجہ صاحب کو اپنے اقرار کا ایفا مطلق منظور نہ تھا جب رقم واجب الطلب قرار پاگئی تب بھی مہینون کی دیر لگائی اور بڑی مشکل سے مہاراج کنوار کو روپیہ وصول ہوا ۞

रबाह़ ایک مقدمہ مین راجپوتون کی بڑی بے ایمانی ثابت ہوئی ڈونگر سنگہ نامے
ٹھاکر ٹو کا راجپوت محکمہ اینجنسی مین اپنے حقوق کے واسطے مستغیث تھا
اور برادری کی پنچایت کی معرفت اوسکی تحقیقات در پیش تھی ۲۶ فروری
کو وہ ایک گاؤن قریب جودہ پور سے مع ملازمان ساہوکار اجمیر کے
اونٹ پر سوار ہوکر آتا تھا تین راجپوت مسلح اور سوار اوسکے پاس آئے
ایک نے اوسکو باتون مین مصروف کیا اور دونے برابر آکر دونالی بندوق
سے مار دیا وہ اونٹ سے گرا دونون آدمیون کو ساہوکار کے سوارنے
شناخت کر لیا مگر وے گھوڑا دوڑاکر بھاگ گئے ہاتھ نہ آئے +

ایک قاتل ٹھاکر گھانڈ کا رہنے والا ہے اور دوسرا اوسی نواح مین ایک گاؤن
کا اونکی گرفتاری کی کچھ تدبیر نہوئی اس سے وے بچ رہے بلکہ اس مقدمہ
کی مہاراجہ صاحب نے بہت توقف سے خبرگیری کی انھون نے
لکھا تھا کہ دیہات مسکن قاتلان پر فوج متعین کی ہے مگر ہمدرا ن حال
ٹھاکر گھانڈ کی جسکے علاقہ مین مجرم پناہ پذیر تھے اور جسکی تحریک سے
بوجہ نزاع سابقہ ارتکاب قتل ہوا اور جس پر مقتول کے وارثون کو
دعوی تھا دربار جودہ پور مین بہت تعظیم وتکریم ہوتی تھی +

تنازعہ اراضی درمیان راج وٹھاکران تخت گڑہ کا فیصلہ سابق مین
ہوا تھا اس تنازعہ سے بڑا کشت وخون ہوا مگر تنازعہ فیما بین تخت گڑہ
नोवी सांडेराव علاقہ راج وموضع نووی علاقہ ٹھاکر سانڈ سے را و غیر منفصلہ رہا تھا
چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اخیر جنوری ۱۸۶۸ سے ۱۰ فروری تک برسر

موقع متنازعہ کا فیصل کیا +
اتفاق حسنہ سے اثنا تحقیقات دریافت ہوا کہ جالور مین ۱۴۹۳ء کے کاغذات
ہین جنسے دیہات علاقہ جالور کی حدود بخوبی دریافت ہو سکتے ہین
وکلاء دربار نے کہا ہمنے کبھی ان کاغذون کا حال نہین سنا ہے لیکن
اگر ہونگے تو پیش کرینگے چنانچہ اسیوقت قانونگو محال منجانب راج و چپراسی
ایجنسی و وکیل ٹھاکر سانڈے راو جالور کو کہ بفاصلہ ۴۶ میل ہے بھیجے
گئے اس حکم سے کہ کل کاغذات کو فی الفور لے آوین اثنا راستہ قانونگو
نے بیماری کا حیلہ کر لیا مگر چپراسی چلا گیا اور حاکم کو حکمنامہ دکھلا کر قانونگو
کے گھر کی تلاشی لی اور کاغذ مطلوبہ برآمد کر کر لایا سر بمہر لاکر موقع پر
کھولے گئے تو اوسمین علاقہ جالور کے دیہات کی حدود لکھی پائین +
جب اس ویران گانون کا موقع اور سرحد چار میل تک جسپر راج عرصہ سے
دعویدار تھا اس دیرینہ و غیر متنازعہ کاغذ مین نکلی تو اہالیان راج کو بہت
حیرت و افسوس ہوا کہ انھون نے ان کاغذات کو براہ فریب پوشیدہ
رکھکر دعوی باطل پیش کیا تھا جو شی ہنسراج وکیل راج نے ایک کاغذ بنام نہاد
فیصلنامہ سرحد فیمابین دیہہ متدعویہ دربار اور دیگر دیہہ کے کہ ۱۸۶۰ء مین
ہوا تھا بطور شہادت پیش کیا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہہ فیصلنامہ
بالکل جعلی و مصنوعی ہے چونکہ ٹھاکر ان سانڈے راو اس زمین پر مدت
سے قابض تھے صاحب ایجنٹ نے حکم دیا کہ اگر دربار مابین عرصہ تین
ماہ اس اراضی کو کسی اور دیہہ کے ثابت نکرے تو وہ زمین سانڈے راو

کو دیجاوے چنانچہ تین مہینے گذر گئے اور راج نے کچھ ثبوت نہین دیا
اسطرح دیرپا تنازعہ کا فیصلہ ہوا کہ اگر کاغذات مذکور برآمد نہوتے
تو فیصل نہوتا ✦

مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر آسوپ کے مقدمہ مین فیصلہ صاحب ایجنٹ
پر عمل کیا اور اوسکے دیہات باجراے حکم سررشتہ واگذاشت کردئے
مگر ٹھاکر نے اس فیصلہ کو قبول نہین کیا اوسنے تین دیہات کو عرصہ تک
اس عذر سے نہ چھوڑا کہ میرے نہین ہین مگر میرے خاندان کے دیگر
راجپوتون کے ہین ✦

نگاہوہ کی نسبت مہاراجہ صاحب نے فیصلہ سنہ ۱۸۶۹ء کو قبول نکیا اور
یہی عذر کرتے رہے کہ اس ٹھاکر کے باپ نے سنہ ۱۸۵۵ء مین فساد کیا
تھا اوسکو دربار معاف نہین کرسکتا ✦

ٹھاکر جیرانی کی جاگیر کہ اوسمین بھی ٹھاکر و مہاراجہ صاحب کے درمیان
صاحب ایجنٹ ثالث تھے دسمبر سنہ ۱۸ء مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کو واگذاشت
کردی اور رٹیہ ٹھاکر کو سپرد کردیا ✦

علاوہ انکے ٹھاکرون کے چند دیگر مقدمات بھی کہ صاحب ایجنٹ نے
اہالیان دربار پر تاکید کرکرا ور فریقین کی شکایتین علاحدہ سنکر بہ تقرر
پنچایت اونکا فیصلہ کردیا اگر راج کا انتظام اچھا ہوتا اور لوگ اوسپر اعتبار
کرتے تو عدالت غیر مین ایسی دست اندازی کی ضرورت نہوتی مگر مارواڑ
مین اوس زمانہ مین ہر ایک شخص صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے دادخواہ تھا

اور اگر اس ذریعہ سے حق رسی نہوتی تو غالبا بڑا ظلم و کشت و خون ہوتا ممکن
یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ مقدمات ایسے تھے جنکا فیصلہ راج کی عدالتون
سے ہو سکتا یا یہہ کہ اونکے حسب ضابطہ بہ ترتیب مثل تحقیقات ہوئی تھی
یہہ صرف وہ مقدمات ہین جنکا فیصلہ راج سے ناممکن تھا یا فیصلہ کا
عملدرآمد نہین ہو سکتا تھا یا جنہین تھا کہ اور کسی طرح فیصلہ ہونا نہین
چاہتے تھے انمین سے بہت کم مقدمات کی مثلین مرتب ہوئی ہین بلکہ
صرف زبانی فہمایش و ہدایت سے برضامندی باہمی فیصلہ کرنے مین
کوشش کی گئی تھی باوصف ان مشکلات اجراء کار کے مہاراجہ صاحب
ملاقات مین صاحب ایجنٹ سے بہت خلق سے پیش آتے تھے بلکہ ایسے
معاملات پیش آئے کہ اگر کوئی کم خیرخواہ اور کم متحمل مزاج رئیس ہوتا تو
حکام انگریزی اور اوسکے درمیان نااتفاقی ہو جاتی اسی سال مین اونکی
طبیعت علیل رہی اور اونسے بہت رنج اور حالات صحت اور صفائی
سے کہی گئی اور اونکو اپنے احکام منسوخ کرنے پڑے اور عیش و آرام
مین خلل واقع ہوا تاہم اونکی خیرخواہی کہ سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ع کے غدر مین افواج
باغی اجمیر سے انگریزون کی حفاظت اور میم صاحبہ ہائے مفرورہ کو جودہپور
مین پناہ دینے سے نمایان ہوئی تھی بدستور غیر متبدل رہی ملاقات
خانگی مین مہاراجہ صاحب نہایت خوش اخلاق و تعظیم و تکریم سے پیش آتے
تھے اور سرکار انگریزی اور حکام کی نسبت اونکی زبان سے کبھی گستاخانہ
کلمہ نہین نکلتا تھا اپنے ملک مین وے خواہ کچھہ کرتے تھے اور اپنے ملکون

کا علاج نکر سکتے تھے یا نیک صلاح کو نمانتے تھے مگر کوئی صاحب انگریز
جیسے اونسے ملنے کا اتفاق ہوا ہرگز یہہ گمان نہین کر سکتا تھا کہ مہاراجہ تخت سنگھ
صاحب ارادتاً کبھی سرکار انگریزی کے بدخواہ ہونگے +

حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب کمشنر سندہ بنظر برآمد
جیسلمیر کراچی پالی نونن افیون براستہ مارواڑ و جیسلمیر کراچی کو مہاراجہ صاحب نے پالی مین
افیون کی ایجنسی جاری کی مگر لونن و کمپنی کا ایجنٹ جسکو صاحب کمشنر نے
خرید افیون کے واسطے متعین کیا تھا عرصہ تک پالی مین نہ آیا دوسرے
دربار میواڑ سے برآمد افیون کی اجازت ہوئی بغیر پالی مین ایجنسی ہونے
سے کچھ فائدہ کی امید نہ تھی کیونکہ اہالیان میواڑ کل افیون کو اودیپور
لیجاتے تھے اور ملک مین سے نکلنے سے پیشتر محصول لیکر وزن کر دیتے
عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و راج مارواڑ درباب نمک نوحہ اور گوڑ دیہ
بخوبی عمل ہوا قاضیون نے جو بعوض نمک کچھ نقدی پاتے تھے اور بموجب
سند عطیہ شاہ دہلی مدت سے متصرف تھے دعوی کیا تھا کہ فیصلہ کے واسطے
مہاراجہ صاحب کو سپرد کیا گیا +

ملانی مین اس سال مین بھی خشکی سے بہت تکلیف ہوئی بالمیر مین بارش
بالکل نہوئی اور نہ گھاس مطلق پیدا ہوئی جہان بارش ہوئی وہان بھی
خریف کا پیداوار صرف دسوان حصہ ہوا اگر غریب لوگ موت اور نقل وطن
سے کم نہو گئے ہوتے اور خشکی کم نہوئی ہوتی تو شدائد قحط زیادہ ہوتین
کوسون تک پانی میسر نہ آتا تھا اور جنگلون مین سفر نہایت خطرناک تھا +

ڈیڑھ سو سوار جو اس علاقہ کے بندوبست کیواسطے بامد جودہپور سے متعین
ناکارآمد تھے ایکا گروہ کا کوئی افسر نہ تھا اور کسیکو تنخواہ نہین ملتی تھی گھوڑے
فاقہ کشی سے ہل نہین سکتے تھے دوسرے کا بھی یہی حال تھا صرف دیہات
سے معاش پیدا کر کے بسر اوقات کرتے تھے ملانی مین فی الواقع کوئی پولیس مलानी
نہ تھی اور اہلکار صرف حکمت عملی سے کام لیتے تھے دربار سے اچھی فوج
تعینات کرنیکے واسطے متواتر تاکید ہوئی اوسکا کچھہ نتیجہ نہ نکلا علاقہ ملانی کہ
بہ تحت صاحب سوپرنٹنڈنٹ انگریزی ہی کل مارواڑ سے خلاف عمدہ
حالت مین ہونا چاہیئے مگر جس حالت مین کچھہ حفاظت نہین ہے اور
انتظام اندرونی مین امداد نہین ہوتی جس انتظام کی کیا امید ہوسکتی تھی
تجویز بندوبست جو سنہ ۱۸۶۹ء مین ہوکر بباعث قحط التوا مین رہے جاری
ہونی چاہیئے تھی جیسلمیر کے غارتگر ملانی کو تباہ کئے ڈالتے ہین مگر بوپاترہ و बोपतर
بکاسر کے ٹھاکرون کی جوانمردی سے جسقدر وارداتون کا احتمال ہوسکتا تھا बिकासर
نہین ہوئین فروری سنہ ۱۸۷۱ء مین صاحب ایجنٹ نے ملانی مین جاکر
بمقام جسول کل جاگیردارون سے ملاقات کی اور اکثر تنازعات کا بروے जसोल
پنچایت فیصلہ کرایا ◦

نومبر سنہ ۸۱ء مین مہاراجہ صاحب نے مردالعلیخان سے مہر سرکاری لے لی
مگر کوئی دیوان مقرر نکیا برائے نام خود کام کرتے رہے اسلیئے کام مین زیادہ تر
ابتری ہوئی درمیان مہاراجہ صاحب اور ٹھاکران کے دیہات کا تنازعہ
تھا اوسکا بروے پنچایت فیصلہ ہوا اس نزاع سے ملک مارواڑ مین مدت

تک فساد رہا اور رئیس اور ٹھاکروں کے درمیان جنگ وجدل
وقوع مین آئی اسواسطے جب نااتفاقی رفع ہونیکے بعد دسمبر مین بردے
پنچایت ٹھاکران ومصاحبان فیصلہ ہونے کے واسطے مہاراجہ صاحب
کی منظوری تحریری حاصل ہوئی سب لوگ بہت خوش ہوئے اس
پنچایت کو صرف یہی اختیار دیا گیا تھا کہ اونہین دیہات متنازعہ کے استحقاق
وملکیت کی تحقیقات کرے جو فہرست دیہات مرتبہ نومبر سنہ ۱۸۴۲ء عہد کپتان
لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین درج ہوئی تھی اور جنمین بعد ازان متواتر
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت ہوتی رہی ہے مگر اتفاق سے
اکثر دیہات متنازعہ جنکی تحقیقات وفیصلہ براہ واجب انہین فیصلجات
کے شامل ہونا چاہیئے تھا اس فہرست سے رہگئے تاہم جسقدر ہوا ملک
کے امن وعافیت کیواسطے مفید ہے ۔

اس پنچایت نے دسمبر سے اپریل تک کام کیا اور منجملہ ۵۹ دیہات
زیر تجویز کے ۳۴ دربار کو ۲۰ مختلف وعیدارون کو دئے اور باقیماندہ
پانچ کا فیصلہ برضامندی مہاراجہ صاحب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی
راے پر موقوف رہا پنچایت کا کام ازبس دقیق ودشوار تھا اور اختلاف
وخودرائی سے عوام کو امید نہ تھی کہ فیصلہ ہوجاوے یہہ فیصلہ اہالیان
پنچایت کی جرأت اور ہمت سے ہوا ہے اور حقیقت مین انھون نے
اپنے ملک کے واسطے بہت اچھا کام کیا ہے ✤
پانچ دیہات باقیماندہ کا فیصلہ مسٹر امیٹی صاحب کثرت کار کے سبب سے

نکرسکے اسواسطے سنہ ١٨٧٣ء مین میجر والٹر صاحب نے بتاریخ ١٠ اپریل वालदार
بعد ملاحظہ کاغذات ومقابلہ شہادت مداخلہ دربار و دعویداران فیصلہ
کر کر چار دیہات دربار کو دلوائے اور باقیماندہ ایک دعویدارون کو علاوہ
٩ دیہات منفصلہ کے ٢٧ دیہات اور تھے جنپر ٹھاکرون نے زبردستی
قبضہ کرلیا تھا اور راہالیان دربار کہتے تھے کہ اونکا کچھہ استحقاق نہین ہے
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کوان دیہات کا فیصلہ بروسے پنچایت کرانا
منظور نہ تھا مگر جب مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب حسب اجازت مہاراجہ
صاحب انتظام ریاست کرنے لگے تو اُنھون نے حسب صلاح صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب پولٹیکل ایجنٹ فیصلہ کرانا قبول کیا اور بعد
ایک دو انتخاب کے پنچایت مقررہ سال گذشتہ نے تحقیقات کرکے تاریخ
١٣ مارچ فیصلہ کیا کہ منجملہ ٢٧ دیہات متنازعہ کے صرف تین پر دعویدارون
کا حق براہ واجب پہنچتا ہے چنانچہ وہ تو اونکو دلوائے گئے اور باقیماندہ
دربار کو دئے گئے ✣

اسطرح دیرپا نزاع جسنے سالہا سال سے مارواڑ مین فساد و بدنظمی کر رکھی
تھی اختتام کو پہنچا جس طریقہ سے اہالیان پنچایت نے اپنے دقیق
کام کو انجام دیا حقیقت مین قابل تحسین و آفرین ہے پنچایت مین بارہ
شخص اور منجملہ اونکے سات ٹھاکر تھے ٹھاکرون کو انکے اہل برادری دبائے
تھے کہ دربار کے خلاف ٹھاکرون کے حق مین مفید تجویز کرین مگر
اُنھون نے بالکل انصاف سے فیصلہ کیا نہ دربار کی رعایت کی اور نہ

नीमाज
अदावट

نہ دعوی داروں کی طرفداری کی ٭
جنوری سنہ ۱۸۷۳ء میں ٹھاکر گلاب سنگھ نیماج والہ کہ راٹھوروں کی
اوداوت شاخ میں سرگروہ سب سے ہے مر گیا وہ لاولد تھا اسواسطے اوسکے
دو بھتیجوں میں نزاع ہوا کل رشتہ دار ایک دعویدار کیطرف ہوئے
اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی طرفداری کی جسکو ٹھاکر انیوں نے نامزد
کیا تھا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بموجودگی وکلاء راج فریقین کے
دعوی کی سماعت کی اور تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکر انیوں کے
عذرات غلط ہیں دوسرا دعویدار البتہ حق رکھتا ہے کہ ٹھاکر مرحوم نے اسکو
متبنی لینے کا ارادہ کیا تھا اور لے سکتا تھا عرصہ تک فریقین نے
صلاح پر عمل کر کر جبر و زبردستی سے پرہیز کیا مگر خوف تھا کہ اگر مہاراجہ
صاحب جلد فیصلہ نکریں تو فریقین میں سے جو زبردست ہو تا خود بخود
بزور قابض جاگیر ہو جاویگا مگر حسنات اتفاق سے بہ اسلوبی فیصلہ ہو گیا
اور ٹھاکر چتر سنگھ دربار سے منظور ہو کر بطور وارث مستحق جاگیر نیماج میں
مسندنشین ہوا ٭
مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب مع چند برادران دسمبر سے اپریل تک
ملک سے غیر حاضر رہے نرسنگ گڑھ واقع وسط ہند و جے پور و شاہ پورہ
میں رہکر انہوں نے ہر سہ جا پر علحدہ شادیاں کیں اور اثناء راستہ ریواں
وغیرہ مقامات پر بھی رہے اونکی غیر حاضری سے گو دربار میں ابتری ہوئی
مگر سفر سے بھی اونکو بہت فائدہ ہوا کہ اکثر صاحب حوصلہ اور لائق مخصوں

नरसिंगगढ़
जैपुर
शाहपुर
रीवां

سے ملاقات و دوستی ہوئی اور ممالک مختلفہ کے دیکھنے سے خوش اشنائی ملک کے فوائد سے آگہی ہوئی ❊

سنہ ۶۲ مین جودہ پور مین ساڑھے بائیس انچ بارش ہوئی اس کثرت سے کبھی بارش نہوئی تھی کیونکہ کرنل مالکم صاحب نے جو سالہا سال تک مارواڑ مین پولٹیکل ایجنٹ رہے ہین لکھا ہے کہ اس ملک کی اوسط بارش صرف چار انچ ہوتی ہے اگست کے مہینے مین ساڑھے انیس انچ ہوئی اور اسمین سے سات انچ صرف ۲۹ تاریخ کو کہ کل تالاب بھر کر بخلاف سالہائے گذشتہ کے باشندون کے واسطے آب نوشیدنی کا ذخیرہ کامل ہوگیا اخبار بارہ واڑ گزٹ سے معلوم ہوا کہ کثرت بارش سے شہر مین تین ہزار مکانات مسمار ہوگئے اور نقصان عظیم ہوا ❊ मालकम

سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ کی بڑی واقعات مین سے اول مہاراج کنوار زور آور سنگھ مہاراجہ صاحب کے خلف دوم کا مفسدہ تھا میجر امپی صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۹ جولائی رپورٹ کی کہ ایسا سنا ہے کہ مہاراج کنوار موصوف نے شہر و قلعہ ناگور واقع شرقی مارواڑ پر بزبردستی قبضہ کرلیا ہے اول تو اونکے ہمراہیون نے ایک دروازہ سے داخل ہونا چاہا مگر وہان سے ہٹا دئے گئے تو دیوارون پر نسینی لگا کر چڑھ گئے اور کوتوالی و قلعہ پر قبضہ کرلیا اوس زمانہ مین میجر امپی صاحب کوہ آبو پر عدالت سشن کا کام کرتے تھے مگر فوراً جودہ پور کو روانہ ہوئے اور رستے مین بالاتفاق مہاراجہ صاحب برسر موقع پہنچے اور ۱۷ اگست کو صاحب ایجنٹ सेशन

گورنر جنرل کی خدمت مین خبر تار برقی بھیجی کہ زورآور سنگہ وغیرہ مفسدان شرالطریق گردہ مہاراجہ صاحب کو منظور کرکے اونکے ڈیرہ پر آگئے ہین اسطرح اول رپورٹ کی تاریخ سے صرف ایک مہینے اور ایک دن کے عرصہ مین وہ فساد جسکو اگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ فی الفور بہ پیچکم خوش تمیزی اور زبردستی سے رفع نکرتے تو ملک مین پھیلکر آفت عظیم برپا کرتا فرو ہوگیا اور گورنمنٹ ہندوستان سے میجر امپی صاحب کو بجلدوے اس حسن کارگذاری کے تحسین وآفرین ہوئی ؂

جس دعوی سے مہاراج کنوار زورآور سنگہ نے فساد کیا وہ اس وجہ پر مبنی تھا کہ مہاراج کنوار جسونت سنگہ احمد نگر مین پیدا ہوکر وہان کے رئیس کے متبنی اور ریاست مین حکمران ہوگئے تھے اسواسطے بجاے باپ کے گدی مارواڑ پر بیٹھنے کا حق میرا ہے ؂

چونکہ مہوگان راجہ پرتھی سنگہ والی احمد نگر کے مہاراج کنوار جسونت سنگہ کو متبنی لینے کا مقدمہ پیشتر سنہ ۱۸۴۸ء مین حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس فیصل ہوچکا تھا اور عرصہ زائد از بیس سال سے مہاراج کنوار جسونت سنگہ خلف اکبر مہاراجہ صاحب مستحق و ولیعہد مسند مارواڑ مقبول ومنظور ہوچکے تھے زورآور سنگہ کی کمال نادانی اور بدصلاحی تھی کہ انھون نے وارث جایز کو بید خل کرنیکا قصد کیا ؂

اطاعت گزیدہ حکم مہاراجہ صاحب ہونیکے بعد زورآور سنگہ اجمیر کو بھیجے گئے کہ وہان رہا کرین وہان سے انہون نے عرضی بھیجی کہ میرے دعوی مسند نشینی

کی تحقیقات ایک کمیٹی مقرر ہوکر کرائی جاوے مگر یہ درخواست فوراً نامنظور ہوئی اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سرکار انگریزی سے مہاراج کنور جسونت سنگھ ولیعہد راج جودھپور منظور ہو چکے ہین ✤

اپنے باپ کے انتقال پر انھون نے پھر مقدمہ پیش کیا مگر اونکو اطلاع دیگئی کہ آپ کے دعوی مسند نشینی راج جودھپور کے کل وجوہات پر بخوبی تمام غور کر کر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل آپ کی درخواست کو قطعی نامنظور کیا ہے ✤

اس خلاف مطلب حکم کے پہنچنے پر غالباً خود غرض لوگون کی بد صلاحی سے زور آور سنگھ نے حکم گورنمنٹ کا اپیل کرنیکے واسطے اپنا وکیل انگلستان کو بھیجنا چاہا مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے حسب ایما صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انکو تحریر کیا کہ آپ اپنے بڑے بھائی اور آقا سے مقابلہ کر کر اپنی تباہی کی شکل پیدا کرتے ہین لازم ہے کہ اس حرکت سے باز آوین زور آور سنگھ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور صاحب ایجنٹ کو امید تھی کہ دونو بھائیون کا نفاق رفع ہوکر اتحاد ہو جاویگا بلکہ آپسمین صلح و صفائی کی تجویز بھی ہوئی مگر عرصہ تک اوسپر عمل نہوا ✤

زور آور سنگھ بدستور ضد کرتے رہے اور اجمیر مین مقیم رہے مگر جب ماہ ۔۔۔ سنہ ۱۸۷۴ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر بضرورت اجلاس منقدمات سشن اجمیر مین تشریف لیگئے تب حسب اطمینان تصفیہ ہوگیا زور آور سنگھ نے اپنے بھائی کو اپنا آقا قبول کر کر پہلے قصورون کی معافی کی درخواست

کری کہ فوراً منظور ہوکر اونکے جودہ پوریمین واپس آنے کی اجازت ہوئی
اور وسے چلے گئے اور جس حالت مین اونکے چھوٹے بھائیون کو پچیس
ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی اونکے واسطے بوجہ خلف دوم مہاراجہ صاحب
مغفور ہونیکے پچیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی ❊

वोयातरा مارواڑ مین دوسرا سنگین وقوعہ یہہ ہوا کہ ضلع بویاترہ واقع جنوب مغرب ملحق
कच्छ سرحد کچھ مین امرکوٹ علاقہ سندہ کے پولیس کے ایک صوبہ دار اور ایک
ट्रवेट نایک قتل ہوئے اور ایک سوار زخمی ہوا بتاریخ ۹ اگست لفٹنٹ کرنل ٹروٹ
थरपारकर صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ تھرپارکر نے اس واردات کی بذریعہ تاربرقی
येट कारनल اطلاع دی لفٹنٹ ییٹ صاحب اسسٹنٹ کرنل کارنل صاحب تحقیقات
وتحریر حال کیواسطے موقع واردات پر بھیجی گئی دریافت ہوا کہ کسی مقدمہ متعلقہ
وقوعی علاقہ ٹروٹ صاحب کے مجرمون کی تلاش کیواسطے اہالیان پولیس
مارواڑ مین آئے تھے اونکو مجرمونکی اطلاع ہوگئی تھی اور صوبہ دار نے جسکو
مقدمہ سپرد تھا چند مجرم گرفتار کرلئے تھے اخیر مین سرغنہ مجرمان کی ایک عورت
कारादल پکڑی گئی زان بعد اوس افسر نے جسکا نام کرہ دل تھا مع اپنے ہمراہیون
کے سات سوار ونکا سراغ لگاکر اور اونکا تعاقب کرکر جنگل مین جہان وے
مقیم تھے جا دبایا اہالیان پولیس کہتے ہین کہ اول مجرمون نے بندوق
چلائی کہ نایک مارا گیا اور صوبہ دار شدید زخمی ہوا
اسپر پولیس والون نے بھی بندوقین چلائین کہ
سارقون مین سے دو مارے گئے اور ایک گرفتار ہوا اچھا ہوا کہ

اس واردات کے مجرم گرفتار ہوگئے اور محکمہ پنچ کلا بار واڑ مین اونکی تحقیقات ہوئی یہہ واردات سرحد بار واڑے سے چارسو قدم اندر کیطرف وقوع مین آئی تھی +

بتاریخ ۱۳ ۔ اکتوبر سنہ ۷۸ء کو میجر اپنی صاحب نے رپورٹ کی کہ مہاراجہ صاحب نے اپنے ملک کی حکومت اپنے خلف اکبر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو سپرد کردی ہے اور لکھا کہ ریاست کی روزافزون بدنظمی اور مہاراجہ صاحب کی ضعف حکومت کا حال متواتر لکھا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے بارہا اظہار طاقت وہمت کر کر بڑی خرابیون کا انسداد کرنا چاہا مگر آخرکار انکو تسلیم کرنا پڑا کہ مختلف موجبات بدنظمی کو کہ سالہاسال کی غفلت سے پیدا ہوئی ہین رفع کرنیکی ہمکو جسمانی اور روحانی قوت نہین ہے اور صاحبزادون کے فساد سے اونکو اپنی حکومت کا ضعف اور بڑے مہاراج کنوار کے چلن اور طاقت کا رعب تحقیق ہوگیا مگر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو بھی بڑی مشکلات درپیش ہین اور اُنکے مقابلہ کی ہمت اور طاقت بھی ہے ٹھاکر اور رعایا زیادہ تر اونکی طرف ہین لیکن اگر مہاراجہ صاحب کی طرف سے نہین تو اہلکارونکی طرف سے ضرور اُنکی کارروائی مین وقت عاید ہوگی مہاراج کنوار نے اوّل ہی مہتا بجے سنگہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اس شخص کے طریقہ اور لیاقت کا حال بیشتر لکھا گیا ہے اگر مہاراج کنوار اونکو معزز کرکر زبردست ٹھاکرون سے مدد حاصل نکرتے تو واقعی کام غیر ممکن ہوجاتا مہاراجہ صاحب کی زنانہ ڈیوڑھی کے زبردست آدمی اونکے مخالف تھے

اور تدبیرات اصلاح انتظام مین جنکی بہت ضرورت تھی خلل انداز ہوتے تھے مگر استقلال طبیعت اور خوبی اخلاق اور اپنے باپ کی ادب و تعظیم سے دفعیہ مشکل کی اونکو قابلیت حاصل ہوئی کہ اس موقع پر ہر ایک کو حاصل نہوتی ٭

اسی زمانہ مین میجر امپی صاحب گوالیار کو تبدیل ہوئے اور میجر والٹر صاحب نے بجاے اونکے پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکر تاریخ ۱۵ جنوری کو کام شروع کیا بتاریخ ۳۱ جنوری اونکے پاس دورہ مین ڈاکٹر ہنڈلی صاحب کی بھیجی ہوئی خبر تاربرقی پہنچی کہ مہاراجہ صاحب بہت بیمار ہین وے فی الفور روانہ ہوکر ۳ فروری کو جودہ پور مین پہنچے اور مہاراجہ صاحب کو کہ باغ قریب بنگلہ ایجنسی مین مقیم تھے جاکر دیکھا اسوقت تک جیسا سنا تھا ویسے بیمار نہ تھے صاحب سے انکے ایسے جلد آنے پر مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوے جسوقت سے مہاراجہ صاحب کی بیماری نے زور پکڑا ڈاکٹر ہنڈلی صاحب وہین رہتے تھے اور معالجہ کرتے تھے ٭ ۱۲ فروری کو آٹھ بجے شب تک کہ اوسوقت حالت نزع مین تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کے پاس رہے بعد ازان ایجنسی کو واپس آئے جسوقت انکے انتقال کی خبر پہنچی حسب درخواست مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب و وزیر راج و معزز ٹھاکرون کے صاحب ممدوح قلعہ کو گئے تاکہ اگر مہاراجہ صاحب مغفور کی رانیون و پردایتون و کنیزکون مین سے کوئی ستی ہونیکا اقدام کرے تو اوسکا فی الفور انسداد

हेन्डली

کرنے مین اونکی موجودگی سے مہاراج کنوار و وزیر و ٹھاکران کو تقویت
اور امداد ہو ۱۳ فروری کو صبح کیوقت اونکی نعش کو تہوار دسہرہ کے زیور اور
دنباری پوشاک سے آراستہ کر کے اور سکھپال مین بیٹھا ہوا رکھکر قلعہ سے
نکالا سکھپال آگے سے کشادہ تھا تاکہ عوام الناس اوس شخص کی جو مدت
تک اونکا فرمانروا تھا اخیر وقت مین شکل دیکھین باوصف اکثر عیبون کے
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنی رعایا مین بہت محبوب العوام تھے اور
جنازہ کو نکالتے ہی یکبارگی جو آہ و نالہ ہوا ایسا صحیح تھا کہ اوسمین شک نہ تھا
سکھپال کو خاندان کے پروہت برہنہ بدن سے آہستہ آہستہ لیگئے
لوگ چھاتی کو پیٹتے تھے اور بال نوچتے تھے سپاہ سلامی کر کے سواری مین
شامل ہوئی دو خاصہ گھوڑے آگے جاتے تھے اور جون جون سواری
پہاڑ سے شہر کی طرف اترتی تھی آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوتا تھا صرف
خاندان رئیس کی نعشین اس راستہ سے گذرنے پاتی ہین اور لوگ جو قلعہ
کے اندر مرتے ہین فصیل کے اوپر سے ڈالدیے جاتے ہین جنازہ کے
پیچھے پیچھے ٹھاکر و وزیر و اہلکار و دیگر ملازم پیادہ پا جاتے تھے ۱۰
گیارہ بجے منڈور مین پہنچے وہان رسمین موجود ہوئین صاحب ایجنٹ کو
پیچھے دریافت ہوا کہ شہر کے لوگون مین سے اکثر کہتے تھے کہ ایسے عظیم الشان
رئیس کی نعش کا جسکی عمر عورتون کی صحبت مین صرف ہوئی تھی بلا معیت
کسی عورت کے تنہا جلنا خاندان راٹھور کے واسطے بڑی ذلت کا باعث تھا
اس موقع پر کسی کا ستی نہونا صریح دلیل اسکی ہے کہ یہ رسم قبیح زائل

सुखपाल

ہوتی جاتی ہے جب مہاراجہ تخت سنگہ صاحب رئیس سابق مرے تھے اونکی
چتا پر ایک رانی چار خواصین ایک کنیز تک جاکر خاکستر ہوئی تھین ٭
تاریخ یکم مارچ کو بوقت طلوع آفتاب مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب کی
مسند نشینی کی رسم ہوئی جسوقت ٹھاکر بگڑی نے بموجب
دستور قدیم معمولی شوکت وتجمل سے راج تلک کیا صاحب پولٹکل ایجنٹ
برآمدہ مین بیٹھکر تماشا دیکھتے تھے اگرچہ اونھون نے اکثر اخبارون مین دیکھا
تھا کہ رئیسون کی مسند نشینی مین کل رسمیات سے پہلے سرکار کی طرف
سے عطا خلعت ہونا چاہیئے مگر اسوجہ سے کہ ایک ہمقوم شخص کا رئیس
کو مسند نشین کرنا بالکل مذہبی رسم ہے اور اگر جواز مسند نشینی مین کسی
طرح کا شک ہوتا تو ہرگز نہوتی صاحب موصوف نے کچھہ اعتراض نہ کیا ۸ مارچ
کو شام کیوقت کرنل بروک صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل نے
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر والی جودہ پور کو خریطہ نواب گورنر جنرل
صاحب واصحاب کونسل اور مسند نشینی کا معمولی خلعت دیکر سرکار
انگریزی کی طرف سے فرمانروائے ملک مارواڑ ہونیکی منظوری ظاہر کی ٭
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم کی قبیلہ پس ماندہ کی تفصیل یہہ ہے

کنیزک زاد	صاحبزادگان	پردایت	لڑکیان	صاحبزادہ	رانیان
۱۰	۱۳	۵	۱۰	۲۷	

کنیزک	کنیزک زاد لڑکیان
۱۷	۹

बिगड़ी

परदायत

اصل لڑکیون مین سے دو مہاراجہ رام سنگہ صاحب والی جے پور سے منسوب ہوئی ہین اور کنیزک زاد لڑکیون مین سے چھ کی شادی ہو گئی تھی * اونکے انتقال پر زنانہ اور اہل قبیلہ کا کل خرچ بہ تعداد دس لاکہہ ... ہزار تھا اور اسمین صرف خلف اکبر کی جاگیر بتعداد دو لاکہہ روپیہ اور تین صاحبزادون کی بہ تعداد ساٹھہ ہزار روپیہ اور بڑے کنیزک زاد صاحبزادہ کی نو ہزار روپیہ کی داخل تھین *

انتقال سے تھوڑے دنون پیشتر مہاراجہ صاحب نے درخواست کی تھی کہ ہمارے اہالیان قبیلہ کی ہر ایک شخص کی معاش واجب خواہ بطور جاگیر یا نقد مقرر ہو جاوے اس کام کے واسطے اور ریاست کی آمدنی وخرچ کے بند وبست کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اوسمین چیف جسٹس ٹھاکر اور پانچ اہلکار مع وزیر کے تھے او حسب خواہش رؤسا سابق وحال صاحب پولیٹکل ایجنٹ اُسکے میر مجلس ہوئے *

ستائیس رانیون مین سے پندرہ کیواسطے تخمیناً تین لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیرین اور کسیقدر پانچ پردایتون کیواسطے پیشتر سے مقرر تھین اور چار صاحبزادون کی بھی معاش مقرر ہو گئی تھی پا اہالیان کمیٹی کو معلوم ہوا کہ باقیماندہ بارہ رانیون وچھہ صاحبزادون اور آٹھہ پردایتون اور دس کنیزک زاد لڑکون کیواسطے معاش کا بند وبست کرنا ضرور ہے اور ایسی حالت مین کہ جب مصارف ریاست آمدنی سے ایک لاکہہ روپیہ زیادہ تھے اور قریب پچیس لاکہہ روپیہ قرضہ واجب الادا تھا *

چونکہ بیوگان رئیس کا خرچ کم ہو نیو الا تھا الیان کمیٹی سے اوّل اونکی آمدنی کم کی اور اونھین کی جاگیرون مین ایک لکھ دلاکھ ہزار کی تخفیف کی اسپر بھی بہت ضرورت باقی رہی پھر انھون سے بردا تیون کی جاگیرون مین کمی کی مہاراجہ صاحب حال کے ایام ولیعہدی کی جاگیر تعدادی ایک لاکھ روپیہ سالانہ بھی راج مین شامل ہوئی کہ اس سے اور تخفیف مذکورہ سے بندوبست بہت سہل ہوگیا ؛

مہاراج کنوار زورآور سنگ کی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ مین پانچہزار کا اضافہ ہوا اور دیگر صاحبزادون کیواسطے جنکی مہاراجہ صاحب مرحوم کے وقت مین کچھہ معاش نہ تھی بیس بیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی آٹھہ پرداتیون مین سے مشہور مکھراج جی کی جاگیر کہ وہ بحیات مہاراجہ صاحب بہت متسلط تھے تعدادی [illegible] مقرر ہوئی اور اورکو نکو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ کی ؛

مَدھراج

کل کنور کی زاد صاحبزادون کو برابر چھہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی مگر بنظر رفع زیرباری آیندہ کمیٹی کو تجویز کرنا ضرور پڑا کہ آیندہ کو اونمین سے کوئی پسر متبنّیٰ نہ لے سکے جسکے اخلاف صلبی پیدا ہون حسب قاعدہ وارث متصور ہون اور جسکی عورت بلا اولاد بیوہ رہجاوے اوسکو اپنے شوہر کی نصف آمدنی حین حیات ملے ؛

مہاراجہ صاحب حال کے زمانہ کے عملہ کے واسطے کمیٹی نے صلے مقرر کئے اونمین سے پٹ رانی کی جاگیر بہ تعداد تیس ہزار ہوئی اور دیگر رانیون

पटरानी

کی جب رسد کم و بیش جاگیر یا نقدی مقرر ہوئی اس کام کی تکمیل کے بعد
اہالیان کمیٹی کو دریافت ہوا کہ سالانہ کمی بجاے ایک لاکھ کے چار لاکھ
کی ہے مہاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ وزیر جمع و خرچ کے کل کاغذات
کمیٹی مین پیش کرے اونکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ زر کثیر قریب چار لاکھ
روپیہ کے ٹھاکرون سے بابت رکھہ یعنی خراج جاگیرات و حکمنامہ یعنی
نذرانہ مسند نشینی و معاوضہ دیگر بابت محکمہ نجو کا اسکے کہ سالہا سال کی بدنظمی
مین مقدمات غارتگری و توعی جاگیرات کی بابت اونکے ذمہ تھا اور راج
نے ادا کیا تھا راج مین واجب الوصول ہے +
چونکہ بہ استثنا چند اشخاص کے کل ٹھاکر مہاراجہ صاحب حال کو بتقریب
مسند نشینی سلام کرنیکے واسطے آئے تھے سب سے کہا گیا کہ ان مشکلات
کے دفعیہ کے واسطے دربار اونسے متوقع امداد ہے بڑے ٹھاکرون نے
بالاتفاق زر مطالبہ اپنے ذمہ کا بذریعہ اقساط واجب ادا کرنا منظور
کیا اور چھوٹون نے اونکی پیروی کی اس ذریعہ سے قرضہ دیگی ریاست
بقدر دو لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرنیکا بندوبست ہوا اور باقیماندہ دو لاکھ
کی کمی کا بذریعہ تخفیف مصارف راج اور ضبطی اون دیہات کے جو اہلکاران
نے بلا استحقاق اپنے قبضہ مین کر رکھی تھی رفع کرنا قرار پایا اسطرح رعایا
کو بہ نقد رمحاصل جبریہ زیر بار کئے بغیر مشکلات آمدنی و خرچ کا دفعیہ ہو گیا
نزاع فیمابین دربار و ٹھاکران ہوہ و اسوپ و گولیرو اہلینا و اسکے
باوجود جس کا اگرچہ بمرور عرصہ پانچ سال تصفیہ ہوا تھا مگر والٹر صاحب

جودھپور مین آئے اوسوقت تک فیصلہ نسبتی ٹھاکران اہوہ وگولر وباجوواس پر عمل نہوا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تجویز کو منظور کر لیا تھا مگر ٹھاکرون نے عذرات پیش کر کر جن دیہات کی واپسی دربار کو تجویز ہوئی تھی نہ چھوڑے ✢

اس زمانہ مین کل ٹھاکر جودھپور مین جمع ہوئے تب حسب درخواست دربار صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے سرکش ٹھاکرون کو فہمایش کی کہ جس زمانہ مین تم بسبب ضعف حکومت کے دربار کی عدول حکمی وعدم تعمیل کرتے تھے وہ ختم ہو گیا ہے اب اگر فیصلہ صاحب ایجنٹ کو منظور کر کر فورًا دربار کی اطاعت نکروگے تو تمپر وہ مصیبت نازل ہو گی کہ بالکل تباہ ہو جاؤگے اور مہاراجہ تخت نشین صاحب سے ساتھہ سرکشی وبغاوت کی ہے اوسکے قصور کا داغ صرف اسی ذریعہ سے رفع ہو سکتا ہے کہ مہاراجہ صاحب حال کی خیر خواہی و اطاعت کرو اور جو عزت ووقار جاتی رہی ہے اوسکو از سر نو حاصل کرو ٹھاکرون نے علی الخصوص اہوہ والے نے اس نصیحت کو ناخوشی سے قبول کیا اور اب مدت مدید کے بعد کل نزاع رفع ہوا ہے ✢

سنہ ۱۸۷۳ء مین ثابت ہوا کہ جیسی خوش انتظامی وحسن لیاقت کی مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب سے امید تھی ویسی ہی ظہور مین آئین وہی ہر روزہ کاروبار ریاست کی خبر گیری بذات خود کرتے ہین اور عند التقریر تذکرہ مقدمات کے معلوم ہوا کہ اونکو ہر ایک معاملہ سے کما حقہ آگہی ہے

انھون نے انتظام ریاست مین بہت اصلاحین کین اور انسداد جرایم اور گرفتاری مجرمان مین بذات خاص کمال کوشش کی + ابتک مارواڑ مین محکمہ جات عدالت مقرر کرنیکے واسطے وقتاً فوقتاً کوشش ہوئی تھی اور انصرام امور کیواسطے چند مرتبہ اہلکار بھی مقرر کئے گئے تھے مگر چونکہ اونکی کارروائی کیواسطے کسی باقاعدہ سررشتہ کی پابندی نہوئی تھی کام جلد بند ہوجاتا تھا اور فیصلہ مقدمات کبھی ایک شخص کرتا کبھی دوسرا کرنے لگتا اور اکثر مقدمات مین مستغیث مدت دراز کے انتظار سے تنگ آکر بہ اختیار خود دیگر صلح دیتے بذریعہ پنچایت برادری اور جو خود سر ہوتے بزور اسلحہ فیصلہ کر لیتے تھے +

اب مہاراجہ صاحب نے دیوانی و فوجداری کی باضابطہ عدالتین مقرر کی ہین اور انکی کارروائی کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ہے مراد دھن نامے ایک شخص کو کہ نہایت لئیق و ہوشیار ہے عدالت دیوانی کا حاکم اول مقرر کیا ہے اور سکے تحت مین حاکمان پرگنات کو اختیارات محدود دے گئے ہین اور اوسکے فیصلون کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ہوتا ہے + मुरारधन

عدالت فوجداری کا کام مدتی سنگھ کو متوض ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ کام سے واقف اور انصرام کار مین بہت جفاکش ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اوس سے بہتر کسیکو سماعت مقدمات اپیل اور نگرانی کل محکہ جات عدالت فوجداری کیواسطے مقرر کرین اور سکے احکام کا مہاراجہ

صاحب کی پیشی مین اپیل ہوا کریگا۔
چونکہ ان محکجات کو مقرر ہوئے بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اونکی کارگذاری
کا حال ابھی معلوم نہین ہے اور مشکلات بھی بہت ہین کیونکہ رشتہ داران
مہاراجہ صاحب و ٹھاکران و اہلکاران ریاست ابتک اپنے تئین حکم
عدالت سے بری سمجھتے رہے ہین مگر اب حکم عام جاری ہوگیا ہے
کہ ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ خواہ اوسمین کوئی دولتمند آدمی متعلق ہو یا معزز
عدالت باضابطہ مین حاکم جایز کی تجویز سے ہوا کرے امید ہے کہ عنقریب
مہاراجہ صاحب واسطے فیصلہ مقدمات خفیف دیوانی کے کہ ایسے بڑے
شہر مین بہت پیدا ہوتے ہین عدالت خفیفہ مقرر کرینگے۔
مصاحب جو سال گذشتہ مین تھے بدستور وہی رہے یعنی مہتا بجے سنگہ دیوان
سمرتھہ راج بخشی افسر فوج ہر جیون سر دفتر حساب فیض اللہ خان مہاراجہ
صاحب کا نہایت معتمد مشیر ہے۔
مدت دراز سے ٹھاکران مارواڑ کبھی کل اور کبھی بعض رئیس سے مخالف
و سرکش رہے ہین اور اہلکاران راج کو اپنا موروثی دشمن سمجھتے رہے ہین
مگر اب ٹھاکر باتفاق مہاراجہ صاحب و اہلکاران راج بہبودی ریاست
کے کام مین ساعی و مصروف ہین۔
مہاراجہ صاحب نے جو معاملات راج مین ٹھاکروں سے مدد اور
مشورت لی یہہ اونکی کمال دانائی ہے کیونکہ اکثر معاملات مین اونکی
صلاح نہایت مفید ہے مقدمات متنازعہ وراثت و مسند نشینی

وستہنی گری ٹھاکران مین اور زیادہ تراس نظر سے کہ بڑے معاملات
ریاست مین ہمسے صلاح لیجاتی ہے وے کل کامون مین بہت توجہ سے
دل لگا وینگے اور بڑے ٹھاکرون کو دیکھکر چھوٹے ٹھاکر بھی آپسمین اتفاق
یگانگت رکھینگے اس تبدل سے ابتک بہت فائدہ ہوا ہے اور آئندہ
کو بہت فائدہ کی امید ہے +

مگر متصدی واہلکاران ریاست کو جو ابتک کل کام پر حاوی رہتے ہین یہ
تبدل پسند و خوشگوار نہین ہے حسن اتفاق سے وزیر حال ٹھاکرون
سے اچھی طرح پیش آتا ہے اور اس سے کام بخوبی چلتا ہے لیکن اگر وزیر
اُنسے مخالف ہوتا تو کام مین بہت ابتری ہوتی +

اس سال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ۹ اکتوبر سے ۱۹ مارچ تک ملک
کا دورہ کیا اول ملانی کو گئے اور ضلع لوباترہ واقعہ جنوب مغرب مارواڑ کا
ملاحظہ کیا وہان تحقیقات مجرمان مرتکب واردات قتل و مجروحی ملازمان پولیس
امرکوٹ مین کچھ عرصہ لگا وہان سے سرحد ملحق مارواڑ و پالن پور پر چلکر
بمقام تھراد صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ پالن پور سے ملاقات کی وہان
سے براستہ جالور ایرن پورہ مین پہنچے اور ایام تہوار کرسمس مین مقیم رہکر
قصبہ دلیسوری واقع دامن کوہ ارابلی و سرحد میواڑ و مارواڑ کو گئے وہان
مہاراجہ صاحب شامل ہوئے اور مینون کی وارداتون کی انسداد کی بالاتفاق
تدبیر کی دلیسوری سے کوہ ارابلی کی برابر برابر چلکر مرمین پہنچے اور وہانسے
داخل اجمیر ہوکر مقدمات سشن پنچوکا راجستان مین قریباً ایکماہ

بسر کیا وہان سے باتفاق صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع اجمیر کی سرحد
اجمیر میرواڑہ و مارواڑ پر رہکر سرحد کا فیصلہ کیا کہ اس کل دورہ مین
۵۰۹ میل کا فاصلہ طے کیا اور ملک کے حالات سے واقفیت حاصل کی ؛
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب نے میو کالج اجمیر کے چندہ مین لاکھہ روپیہ
دیا تھا اور مہاراجہ صاحب حال نے منظور کیا کہ تعمیر مکان کالج کیواسطے
کان مکرانہ سے سفید سنگ مرمر بلا اخذ محصول مالکانہ یا کسی اور قسم کے
دیا جاوے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب نے بارہ طالبعلمون کی
بود و باش کیواسطے مکان بورڈنگ ہوس تعمیر ہونے کے واسطے چھتیس
ہزار روپیہ دیا ہے کار تعمیر شروع ہوگیا ہے یقین ہے جلد تیار ہوجاویگا
مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ جولائی آیندہ مین مہاراجہ صاحب مرحوم
کے دو صاحبزادگان اور ایک نبیرہ کو اور سات اطفال ٹھاکران
و صاحبان راج کو تعلیم کیواسطے اجمیر بھیجین کہ حسب خواہش اونکے گورنمنٹ
کو درخواست کی گئی صاحبزادگان راجپوتانہ کے حق مین اس سے بہتر
اور کچھہ نہین ہے کہ کسیقدر مدت تک اپنے گھرون سے علیحدہ مدرسہ
مین رہین اور دیگر ریاستون کے اپنے ہمرتبہ لڑکون مین خلا ملا رہین
تاکہ اونکو محنت اور سیر و شکار کی عادت ہو ابتک رئیسون کو عام باشندگان
علاقہ انگریزی سے بہت کم تربیت ہوتی ہے اور یہہ بھی تعجب ہے
کہ جسقدر نالایق و کم حوصلہ ہوتے ہین اوس سے زیادہ کیون نہین ہوتے
راٹھورون مین بڑی خوبی یہہ ہے کہ وے طبعًا بہت شریف ہین اور

اچھی طرح تربیت کیجاوے تو اسمین شک نہین کہ سرکار انگریزی کے باعث تقویت ہونگی جو شخص اونکو جانتا ہے اوسکو اسمین ہرگز شبہ نہین ہے کہ وے سرکار انگریزی کے خیرخواہ کامل ہین +

کانپور مین ایک یادگاری کیواسطے گرجا تیار ہوتا تھا سکرٹری کمیٹی تعمیر گرجانے صاحب اپلیکل سے درخواست کی کہ مہاراجہ صاحب سے اس گرجا کیواسطے کان مکرانہ کا پتھر ملنے کی اجازت ہو جب وے مہاراجہ صاحب سے یہہ حال کہا گیا تو انھون نے محصول مالکانہ پتھر کا لینا قبول نکر اپنے صرف سے پتھر کانپور مین پہنچا دینے کا حکم دیا اور لکھا کہ مکرانہ کی کانین آپکی ہین واسطے تعمیر ایسے متبرک مکان کے جو عبرت انگیز زمانہ ۱۸۵۷ء کے بہادرون کی تھوری وجانفشانی کی یادگار مین بمقام کانپور تیار ہوتا ہے آپ نے ہمسے خفیف مدد چاہی ہمکو شایان نہین بلکہ شرم آتی ہے کہ باوصف اس آسودگی اور ثروت کے آپ سے قیمت یا اجرت لین یہہ مہاراجہ صاحب کی فیاضی اور دریادلی کی ایک نظیر ہے +

سنہ ۱۸۶۹ء مین عدالتون کا کام اچھی طرح ہوا مگر اسوجہ سے کہ رئیس مرحوم کے زمانہ مین کوئی عدالت نہ تھی کام بکثرت ہوا بلکہ باقی رہ گیا اسواسطے مہاراجہ صاحب نے تجویز کی کہ جبتک بقیہ کام سے طے ہو مدد کیواسطے چند عارضی کچہریان مقرر کیجاوین قرار دھن حاکم عدالت دیوانی نے بوجہ بہرہ ہوجانے کے ناقابل انصرام کار ہوکر کام سے استعفا دیا یہہ

یہہ شخص بہت دیانت دار اور ہوشیار تھا اس سبب سے اوسکی علیحدگی ریاست کے حق مین بہت مضر ہوئی ہے ؛

ماجی صاحبہ و برادران مہاراجہ صاحب و دیگر اہل قبیلہ مہاراجہ بخت سنگہ صاحب مرحوم پر نالشات ہوتی ہین اونکی سماعت و تحقیقات عام عدالتون مین نامناسب متصور ہو کر علیحدہ عدالت باہتمام جوشی آسکرن مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب مرحوم کی بیوگان مین سے اکثر بہت مقروض ہین اور مقدم سبب اسکا یہہ ہے کہ اونکی جاگیرین بالکل کامدارون کے اختیار مین ہین یہہ لوگ بجاے فوائد اپنے آقا کے اپنے فوائد پر زیادہ توجہ رکھتے ہین ؛

مارچ کے مہینے مین مہتا بچے سنگہ نے ضعیفی کی وجہ سے عہدہ دیوانی کو استعفا دیا اور مہتا ہرجیون مہتمم دفتر حساب بجاے اوسکے مقرر ہوا اس شخص نے مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین دیوانی کا کام چند مرتبہ انجام دیا تھا مگر حسب ضابطہ اس عہدہ پر کبھی مقرر نہوا اور راو پرتاب مل سابق وکیل متعینہ ایجنسی بجاے اوسکے دفتر حساب پر مقرر ہوا چہہ ٹھاکر مقررہ سابق ششماہی کی میعادون سے تین تین حاضر رہکر بطور مشیر و مصاحب راج کا کام کرتے رہے چونکہ وے کل ٹھاکران مارواڑ کی ہر ایک شاخ کیطرف سے بطور قایم مقام ہین اور برادری مین بہت رسوخ رکھتے ہین اونکے اہتمام انتظام ریاست سے مہاراجہ صاحب کو فائدہ عظیم حاصل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے ؛

बोराडिंगहौस صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بزمانہ قیام اجمیر کے میو کالج مین بورڈنگ ہو
طالبان علم علاقہ مارواڑ کا ملاحظہ کیا کام جلد تیار ہوتا تھا مگر دیار سے
ٹھیکہ داران ہمسائی سنگ کان تھا تو علاقہ مارواڑ نے قیمت بہت گران
खा لی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ دیگر ریاستون کے بورڈنگ ہوس مین
اوہی کان کا پتھر ٹھیکہ دارون سے بمقابلہ ٹھیکہ داران مارواڑ بہت
ارزان دیا تھا اس سبب سے پتھر کے پہنچنے مین توقف ہوا +
حسب تحریر صاحب پرنسپل کالج صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے بعد یکم جون
بہت جلد کالج مین تنخواہ جاری ہونیکا حال سنکر مہاراجہ صاحب
کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور انھون نے آٹھہ طلباء مفصلہ ذیل کا
مارواڑ سے بھیجنا تجویز کیا +
مہاراج ظالم سنگہ برادر مہاراجہ صاحب راؤ راجہ بھیرت سنگہ و راؤ راجہ
سول چند اخلاف کنیزک زادہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم سلطان سنگہ
मारोढ ٹھاکر مارو ٹھہ جواہر سنگہ ٹھاکر رایان بختاج سنگہ نبیرہ ٹھاکر کچاون امید سنگہ
रायान خلف ٹھاکر جیت اول ہری سنگہ برادرزادہ ٹھاکر رائے پور اگرچہ طالبعلم
कुचावन اور بھی ہین مگر تا وقتیکہ مارواڑ کا مکان تیار ہو صرف آٹھہ کے ڈیرہ
बंसावल
रायपुर کی گنجایش ہے ابتک اطفال مارواڑ کی تعلیم بہت خفیف ہوتی تھی
یقین ہے اس کالج سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے +
जून کے مہینے مین اس کے ٹھاکر کا بیٹا بعارضہ چیچک مرگیا ٹھاکر نے
रास اس حیلہ سے کہ ڈاکن نے مارا تھا چند عورتون کو گرفتار کیا اور سخت اذیت

سے اونکے جسموں پر پلیون سے داغ دیئے عورتین بیاور علاقہ انگریزی
بھاگ گئین اور پولیس مین استغاثہ کیا وہان ہسپتال مین بھیجی گئین کہ
ایک دوسرے روز مرگئی ٹھاکر کی جودہ پور مین تحقیقات ہوئی اور مہاراجہ
صاحب نے اوسکو جودہ پور کے قلعہ مین دائم الحبس کیا ؛
مدت سے مارواڑ کے ٹھاکر اپنے آپکو اپنی جاگیرون مین مختار مطلق
سمجھتے رہے ہین اور دربار کی حکومت کی کچھ پروا نہین کی ہے اس
مقدمہ مین سزا واجب ہونے سے آیندہ کو ایسی بیرحم حرکات کا وقوع
مین آنا موقوف ہوجاویگا ؛
ٹھاکر کے سالگذشتہ مین لڑکا پیدا ہوا تھا اوسکی مسندنشینی کو مہاراجہ صاحب
نے منظور کرلیا اور جاگیر کا انتظام ٹھاکر کے معتمد ملازم کرتے ہین اور اہلکاران دربار
بنظر حفظ فوائد راج و نابالغ ٹھاکر کی نگرانی کرتے ہین ؛
घानेराव سांडेराव कल्यानपुर اس سال مین ٹھاکران گھانی راؤ وسانڈے راؤ وکلیان پور کا انتقال
ہوا وے تینون جوان تھے اور تینون کے لڑکے ہین کہ جاگیرون مین
مسندنشین ہوئے ٹھاکر گھانے راؤ بہت مقروض تھا مہاراجہ صاحب
मुगारधुन نے کنور مرار دھن سابق حاکم دیوالی کو ٹھاکر حال کی نابالغی کے زمانہ مین
انتظام جاگیر کرنیکے واسطے مقرر کیا ٹھاکر متوفی کے رشتہ دارون نے
اس بندوبست کو منظور کرلیا اسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ ٹھاکر کے سن بلوغ کو
پہنچنے تک جاگیر قرضہ سے صاف ہو کر بحالت رونق وسکبدوشی اوسکو
سپرد کیجاوے گی کوہ اراولی کے قریب واقع ہونے سے بوجہ پانی کی

کثرت اور عمدگی زمین کی گھاٹے راؤ مارواڑ کی کل جاگیرون مین سب سے
دولتمند ہونا چاہیئے +

افیون سے دوم درجہ پر مارواڑ کے راجپوت معمولی نشہ شراب کے مشتاق
ہین ابتک کسی قسم کی شراب پر محصول نہ لگا ہے شہر جودہ پور مین شراب
کی باون بھٹیان ہین اوراسی حساب سے کل مفصلات کے قصبون
مین ہین اور شرابخواری کی کثرت حال مین ہی زیادہ ہوئی ہے کسیطرح
کی نگرانی یا تقاضائی محصول یا ضرورت اجازت نامہ نہونے سے غریبون
کو بھی بنام نہاد شراب زہر قاتل میسر آتا ہے پس اگر کثرت شرابخواری
سے بہت آدمی مرین تو تعجب نہین ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا مدت سے
خیال ہے اور انکا ارادہ ہے کہ ایسا رشتہ جاری کرین جس سے شراب
کی دوکانین کم ہوجاوین اور خریدارون کو کم منتشی شراب ملاکرے اور
ٹھاکر لوگ مہاراجہ صاحب کی مدد پر ہین اور اپنی اپنی جاگیرون مین ایسا
ہی طریقہ جاری کرنا چاہتے ہین +

۲۸ نومبر کو مہاراجہ صاحب واسطے جاترا پریاگ جی و گیاجی کے اور
مہاراجہ صاحب مرحوم کی بھسمی کو گنگا جل مین پہنچانیکے واسطے جودہ پور
سے روانہ ہوئے اور بعد ادائے رسمیات کے کلکتہ کو گئے اور وہانکے
سیر و تماشہ اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی ملاقات سے کہ
انھون نے بہت خاطر و تواضع کی بہت خوش ہوئے وقت واپسی
چند روز جے پور مین قیام کرکر ۱۱ فروری کو داخل جودہ پور ہوئے +

प्रयागजी
गयाजी
भस्मी

مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری مین ریاست کا کام صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے وزیر اور مصاحبون کی مدد سے انجام دیا اور ہر ایک اہلکار سے اونکو بہت مدد ملی سر رشتہ حکومت مارواڑ سے جیسی واقفیت اونکو اس تین مہینے کے عرصہ مین حاصل ہوئی تو عادیگر شاید چند سال مین بھی نہوتی اور چند ضروری اصلاحون کی رہنمائی کرنیکا بھی موقع حاصل ہوا مہاراجہ صاحب نے شکر گذاری سے اونکی صلاح پر عمل کیا اور تدبیرات مرکوزہ کی عملدرآمد مین ایکدم کا بھی توقف نہ کیا ❊

مہاراجہ صاحب اور صاحب ایجنٹ کی ملاقاتین بہت دوستانہ اور اتحادیت سے ہوتے ہین ہر قسم کی ترقی و اصلاح ریاست کرنیکا اونکو بہت شوق ہے اور اونکی عملدرآمد مین صرف روپیہ کی قلت بہت حارج ہے وقت مسند نشینی سے دو برس کے عرصہ مین جو کچھ اونھون نے کیا ہے اوس سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوا ہے ❊

مہاراجہ صاحب کی دو ہمشیرگان کی نسبت رئیس بوندی کے ولیعہد سے ہوئی بوندی کو ٹیکہ بھیجنے کی رسم حسب اطمینان دونون رئیسون کے ادا ہوگئی ❊

पचभद्रा راج جودہ پور مین نمک پچپدرہ کی اوسط درجہ پونے دو لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے زیادہ تر بنجارہ لوگ بیلون پر بھر کر میواڑ

सागर کو لیجاتے ہین اور وہان سے ساگر تک پہنچتا ہے دیسی آدمی نمک پچپدرہ کو خلاصہ خزانہ کہتے ہین اوسکے انتظام کی شکل ایسی ناقص ہے

ایمرشی کی اسقدر گنجائش ہے کہ اگر حاکم مہتمم نہایت معتمد شخص ہو تو
اوسکا ضرور نقصان ہے +

بیوپاری نمک کو بنانیوالون سے بحساب فیصدی بار نرگا و حسب حیثیت
نمک چہ پنجم روپیہ سے ایکاسی روپیہ تک قیمت دیکر خریدتے ہین ہر ایک
بیل پر چار من نمک کہ وزن انگریزی سے پانچ من ہوا لاتا ہے +

دربار ہر چہار رقم قیمت نمک اور پانچ روپیہ فیصدی نرگا و نمک بنانیوالون سے
لیتا ہے اور دس آنہ فی نرگا و بیوپاریون سے لیتا ہے اسطرح بنانیوالون
کو بالفعل من نمک وزن انگریزی پر صرف [illegible] ملتا ہے اور دربار کو
اوسیقدر نمک پر [illegible] حاصل ہوتا ہے اور تاجر ذخیرہ اعظم سے بحساب
چار آنہ سات پائی سے کسیقدر زیادہ فی من خریدتے ہین +

دس آنہ فی نرگا و سرکاری محصول بنجارون سے تیاری نمک کے مقام
بفاصلہ دو کوس کے چھپر پر لیا جاتا اور کوئی بیل اس چھپر پر پہنچنے سے پیشتر گر پڑے تو
اسکے گون کا نمک راج کا ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اس حد سے باہر صحیح و سالم
لیجاوے تو بنجارہ صرف دس آنہ محصول ادا کرتا ہے خواہ وہ من لیجاوے
یا چار من لیس یہہ رسم جاری ہے کہ چھپر تک زبردست بیلون پر بکثرت
لیجاتے ہین اور وہان سے کمزور چھوٹے بیلون پر ڈیڑہ یا دو من فی
گون تقسیم کر دیتے ہین بنجارون کا نایک بیلون کے کھیپ لاد کر نायक
چھپدرہ کے حاکم سے پروانہ حاصل کرتا ہے اور بارہ روپیہ ادا खेप
کرتا ہے اسمین سے نصف راج مین جاتا ہے اور نصف کچہری کے

اہلکارون کو ملتا ہے جب پانسو یا زیادہ بیل ہوتے ہین تب ہی بنجارون
کا افسر نایک کہلاتا ہے جب کم بیل ہوتے ہین حسب مرضی حاکم پانچ
یا چار روپیہ محصول لیا جاتا ہے پھر راج میواڑ کی سرحد کے اندر پہنچنے
ایک روپیہ فی بیل محصول اوس راج مین لیا جاتا ہے ؎

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جو مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری کے
زمانہ مین راج کا کام کیا تو انکو اکثر بہت مفید حالات معلوم ہوئے اور
انھون نے مہاراجہ صاحب کو چند نہایت ضروری اصلاحون کی صلاح
دی اونکو راج کی زیر باری کا حال تحقیق ہوا اور ان معلومات کے ذریعہ
انھون نے رپورٹ بحال مفصل آمدنی و خرچ ریاست تحریر کی ساہوکارون
سے بہ تقرر سود گران قرض لینے سے موسم بارش مین ریاست سخت
مقروض ہو گئی تھی حصہ کثیر آمدنی ریاست کا اوسکے ادا مین مصروف ہوتا
تھا فوج کی تنخواہ چڑہ گئی تھی اور بجز ادائے سود گران کے زیادہ روپیہ
قرض نہین مل سکتا اور وہ بھی بلا حصول کفالت سرکار انگریزی کے
کوئی نہین دیتا تھا اس صورت مین مہاراجہ صاحب نے چاہا کہ واسطے
ادائے کل قرضہ دہی ریاست کے سرکار انگریزی سے قرضہ لیا جاوے
اور دریافت ہوا کہ چوبیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اور کفالت مین
نمک سانبھر کا حصہ جودہ پور جسکی آمدنی کی بابت تین لاکھ روپیہ سالانہ
گورنمنٹ نے وقت حصول انتظام نمک مذکور کے سنہ ۱۸۶۹ء مین ادا کرنا
قبول کیا تھا دینا منظور کیا چنانچہ اگست سنہ ۱۸۷۵ء مین انکو قرضہ مطلوبہ

دیا گیا اور باقساط تین لاکھ روپیہ سالانہ حسب شرح صدر مع سود
فیصدی پانچ روپیہ سالانہ ادا ہونا قرار پایا +

بدریافت اس امر کے کہ لارڈ نارتھ بروک صاحب راجپوتانہ مین سواری لार्ड नॉर्थब्रुक
سے دورہ کیا چاہتے ہین اور قصبہ پالی مین جو کہ جودہ پور سے دہم میل पाली
ہے تشریف لیجاوینگے مہاراجہ صاحب نے فوراً درخواست کی کہ جودہ پور
مین بھی تشریف لاوین کہ نواب صاحب ممدوح نے بخوشی تمام منظور کیا
لارڈ نارتھ بروک مع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب سکرٹری
صیغہ ممالک غیر و دیگر صاحبان ہمراہی دیسوری واقع مارواڑ مین داخل देसूरी
ہوئے وہان بتاریخ ۲۷ نومبر مہاراجہ صاحب کے بھائی اور چند معزز
ٹھاکر ریاست کے شام کیوقت حاضر ہوئے وہان سے نواب صاحب
موصوف پالی مین کہ بفاصلہ پچاس میل ہے تشریف لائے اور دوسرے
روز جودہ پور مین داخل ہوئے +

چونکہ نواب ویسراے صاحب ہندوستان کے مارواڑ مین تشریف لانیکا
یہ اول ہی موقع تھا مہاراجہ صاحب نے کوشش کی کہ سرکار انگریزی
کی خیرخواہی اور عظیم الشان یہان کی عنایات کی شکرگذاری مین کسیطرح
کوتاہی نہو +

واقع مین بڑی تواضع و مہمانداری ہوئی مہاراجہ صاحب نے کل امرا مارواڑ
کو جودہ پور مین طلب کیا کہ اونکے مع رشتہ داران و ہمراہیان عجب زرق برق
کی پوشاک سے اس موقع کے حشمیانہ تجمل مین بہت اضافہ ہوا تھا اون

شکل کے راجپوت آہنی زرہ وبکتر سے کہ اوسکے بزرگون نے کبھی میدان جنگ مین پہنا تھا ملبوس ہوکر اور ہزارہا آدمی مسلح اونٹ وگھوڑون وہاتھیون پرسوار اور راجہ کے ہمراہیان انواع واقسام کی پوشاکین پہنے ہوئے اطراف ملک سے جمع ہوئے اور جودہ پور مین ایسا ہجوم واژدہام ہوا کہ پیشتر کبھی نہوا تھا ✤

۲۹ تاریخ کو رسمیہ ملاقاتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے قلعہ مین دعوت کی شام کیوقت نواب ویسرائے صاحب وہان تشریف لیگئے رزیڈنسی سے کل راستہ پر بکثرت تمام روشنی ہوئی اور سڑک کے مقامات مختلفہ پر آرایشی محرابین اور دروازے جنپر الفاظ مبارکبادی ومظہر خیرخواہی نمایان تھے نصب کئے گئے قلعہ پر سے کہ بہت بلند ہے شہر بخوبی نظر آتا ہے اس موقع پر مکانات کی کہ کثرت روشنی سے منور تھے عجیب کیفیت نظر آتی تھی بعد دعوت کے آتشبازی کا تماشہ ہوا اور اوسکے ساتھ مہمانداری کی تکمیل ہوئی ✤

یکم دسمبر کو نواب ویسرائے صاحب نے جودہ پور سے کوچ کیا اور براہ راست بیاور کو کہ بفاصلہ ۹۱ میل ہے تشریف لیگئے اوراس طرح جناب ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان وہندوستان کے قایم مقام کا دورۂ مارواڑ بخیر وخوبی تمام ختم ہوا اور جن لوگون نے خوش نصیبی سے اس شاہانہ جلسہ کی سیر کی ہے اونکی یاد سے اوسکی عظمت اور رونق کبھی نہ جاویگی ✤

ब्यावर

۴ دسمبر کو مہاراجہ صاحب بہادر والی جودہ پور نے شہزادہ عظیم الشان والا خاندان پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کی اور ۴ دسمبر کو شہزادہ صاحب ممدوح نے مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر رونق افروز ہو کر ملاقات بازدید کی دو نو مرتبہ مہاراجہ صاحب کو شہزادہ صاحب کے حسن اخلاق وخوبی اشفاق سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور جناب ممدوح نے مہاراجہ صاحب کو تمغا وخطاب گرانڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا عطا کیا اس سے نہایت شکر گذار ہوئے ✣ प्रिंस आफ़ वे॰ ग्रांड कमांडर स्टार आफ़ इंडिया

دوسرا امر جس سے مہاراجہ صاحب اور اونکے خاندان کو بہت خوشی ہوئی یہہ تھا کہ جلسۂ کیمپ آف اکسرسائز یعنی قواعد افواج دہلی مین مہاراج کشور سنگہ صاحب برادر مہاراجہ صاحب جناب شہزادہ صاحب کی آنریری ایڈیکیٹ یعنی مصاحب مقرر ہوئی تھی ✣ कैम्प आफ़ इकसरसाइज़

اس سال مین محکمہ جات عدالت کا کام بہ احسن الوجود ہوتا رہا دیوانی کا اول محکمہ صدر دیوانی عدالت کہلاتا ہے اور مولوی ظہور الدین باشندہ اودہ اوسکا حاکم ہے تین سو روپیہ سے زیادہ دعوی کے مقدمات ابتدا اور محکمہ جات تحت کی اپیل کی سماعت وتحقیقات وتجویز کرتا ہے ✣

پنڈت رتن لال حاکم عدالت منصفی ہے اور تین سو روپیہ تک کے مقدمات کی تجویز کرتا ہے ✣

راو راجہ موتی سنگہ خلف کنیزک زاد مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم حاکم عدالت فوجداری ہین اور کل مقدمات فوجداری کو بجز قتل وغیرہ

نہایت سنگین کے فیصل کرتے ہین اور مقدمات سنگین کی مثلین بعد تحقیقات باستدعا صدور حکم مناسب مہاراجہ صاحب کیخدمت مین بھیجتے ہین *

منشی محمد حسین خفیف مقدمات فوجداری کی تحقیقات کرتا ہے اوسکو ٹین مہینے تک کی قید اور خفیف جرمانہ کا اختیار ہے اور اوسکے فیصلون کا راو راجہ موتی سنگہ صاحب کے اجلاس مین اپیل ہوتا ہے *

خاص محکمہ کا افسر بخولی بالمکند ہے وہ کل مقدمات مال اور نیز جنمین اہلکاران راج مثل حاکمان وکوتوال پر استغاثہ ہو فیصلہ کرتا ہے *

اوّل عدالت اپیل کے حاکم خود مہاراجہ صاحب ہین کل محکمہ جات تحت کی اپیل ہوکر حکم ناطق صادر ہوتے ہین اور پنڈت شیونراین اس محکمہ کا افسر ہے ایک محکمہ معروف عدالت مقدمات کا حاکم پنڈت شیونراین

प्रैवेट सेक्रेटरी

پرائوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب ہے اس شخص کا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کل تحریرات وکیل متعینہ ایجنسی سے لیکر مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرے اور زرمعاوضہ مجوزہ پنچوکلا راجستان متعینہ ایجنسی مارواڑ بابت چوری وغارتگری وغیرہ کے رعایاے دربار سے وصول کرنیکا بھی اختیار ہے *

محکمہ مصاحبت مین دیوان ومجمع وزراء کام کیا کرتے ہین اونکے ذمہ یہہ کام ہے کہ مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرنیکے واسطے عرایض لیکر بعد تحقیقات حال مفصل گذارش کرین اور اس محکمہ کو کل دیگر

محکمہ جات راج پر نگرانی رکھنے کا اور جملہ اہلکاران دربار کو انجام دہی خدمت
مین مدد دینے کا اختیار ہے تیرہ ٹھاکر جو ششماہی کی میعادون سے تین
تین شخص حاضر رہتے ہین اس محکمہ مین کام کرتے ہین اور جو مقدمات مہدانا
صاحب کی خدمت مین بھیجے جاتے ہین اونمین اپنی راے لکھتے ہین +
سالگذشتہ مین میو کالج اجمیر مین آٹھ طالبعلم مارواڑ سے بھیجنے تجویز ہوئے
تھے اونمین سے کالج کھلنے پر چھ طالبعلم بھیجے گئے اول ظالم سنگھ مہاراجہ
صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی اور پانچ ٹھاکر و پسران و عزیزان
ٹھاکر مین مارواڑ کا بورڈنگ ہوس تیار ہو جانے پر ہر سال بارہ طالبعلم
داخل ہوا کرینگے +
بدریافت حال بیماری طبیعت مہاراول صاحب جیسلمیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ
بہادر مقام اجمیر سے بتاریخ ۱۴ جنوری مع ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی وہان
تشریف لیگئے اثنا راستہ ملک مارواڑ کا جو تجربہ اونکو حاصل ہوا اُسکا حال
اسطرح لکھا ہے کہ اجمیر سے براستہ پُشکر و میڑتہ و ناگور و پھلودی و پوکرن پشکر میڑتا ناگور فلودی پوہکرن
گئے اگرچہ اس راستہ مین کسیقدر پھیر ہے اور دوسرا راستہ سیدھا صرف
۲۸۷ میل ہے مگر اسطرف کے اضلاع مارواڑ سے واقفیت حاصل کرنیکے
واسطے یہہ راستہ پسند کیا +
اجمیر سے بیالیس میل میڑتہ ہے وہان چار روز مین پہنچے راستہ مین زیادہ تر
ریتہ آتا ہے اول الیناوا س دو ہزار باشندون کی آبادی کا قصبہ آیا کہ آلنیاواس
لاڈپورہ سے ریان تک اوسکا علاقہ ہے یہہ علاقہ میڑتہ خاندان کے لاडपुरा रियां

साबरमती ایک ٹھاکر کا ہے سابرمتی ندی کہ لٹشکر کی جھیل سے نکلتی ہے اور آگے بڑہکر لونی ہو جاتی ہے موسم برسات مین اس ملک مین پھیل جاتی ہے خام جاہات تیار کیئے جاتے ہین اونکی آبپاشی سے گیہون بہت اچھے تیار ہوتے ہین کاشتکارون کی قلت ہے ورنہ جسقدر ہوتی ہے اوس سے زیادہ زراعت ہوا کرے ریان بھی آبادان قصبہ اور میڑتہ خاندان کے دوسرے سردار کا مسکن ہے پانی کی افراط سے یہان بھی گیہون بکثرت پیدا ہوتا ہے ❊

میڑتہ کو راؤ جودہا کے چوتھے خلف دودا نے آباد کیا تھا اور راوسکے بیٹے راؤ مالدیو نے جو ۱۵۳۲ء سے ۱۵۶۹ء تک حکمران رہا ہے اوسمین صرف کیا اور قلعہ تعمیر کر کرا اوسکا نام مالکوٹ رکھا ❊

میڑتہ مین چند مرتبہ سخت و خونخوار لڑائیان واقع ہوئی ہین اور مُردون کی یادگار مین صدہا سنگین مینارین گرد نواح کی زمین پر بنی ہوئی ہین وہان سے دو میل بمقام ڈانگرداس ۱۷۹۰ء مین مرہٹون نے بہ تحت ڈیبائنی صاحب راٹھورون کو شکست فاش دی تھی - ڈانگولائی تالاب کے بند پر فرانسیس کپتان پلٹن پیادگان کے کہ مہاراجہ سیندھیہ کی نوکری مین بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۷۹۰ء مجروح ہو کر بتاریخ ۱۸ ستمبر بعمر ۴۱ سال انتقال کیا قبر ہے سفید سنگ مرمر کے تختہ پر فرینچ زبان مین اوسکے مرنیکا حال لکھا ہوا ہے ❊

شہر کے گرد تالاب بہ کثرت ہونے سے میڑتہ مین پانی افراط سے ملتا ہے ❊ میڑتہ سے ۴۵ میل ناگور ہے راستہ زیادہ تر سخت زمین کا ہے بعض مقامات پر ریتہ بھی آتا ہے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ہونے سے

آبپاشی نہین ہوسکتی اس سبب سے مخلوق کا گذارہ فصل خریف کی پیداوار پر منحصر ہوتا ہے ناگور بڑا قصبہ ہے اور اوسمین ایک بڑا قلعہ ہے آبادی شہر کے اندر اور باہر شہر قدیم زمانہ کی مسجدین بہت ہین مہاراجہ تخت سنگہہ صاحب کے عہد مین حاکمون کے ظلم اور زیادہ ستانی سے اس زمانہ مین آبادی بہت کم ہوگئی ہے +

ناگور کے ساہوکارون کے پاس کلکتہ کی فروخت افیون کی خبرین عمدہ ترکیب سے نہایت جلد آتی ہین کلکتہ سے اجمیر تک بذریعہ تار برقی آتی ہین وہان سے ناگور کو اور ناگور سے بیکانیر کو بذریعہ عکس افگن کے کہ رستہ مین مقامات مناسب پر لگائے گئے ہین پہنچ جاتی ہین ان خبرون کے واسطے ایک شخص پچاس روپیہ ماہوار خرچ کرتا ہے اور ایک ساہوکار نے بیان کیا کہ کل میرے پاس کلکتہ سے ایک گھنٹہ مین خبر آئی تھی +

ضلع ناگور کے دیہات خالصہ مین راج کا لگان اور دیہات جاگیر مین جاگیردارون کا پیداوار سے نصف ہوتا ہے اور دیگر اضلاع مین صرف ایک ثلث یا چہارم لیا جاتا ہے سبب یہہ ہے کہ اس ضلع کی زمین پیداوار باجرہ و موٹھ و جوار کے لئے بہت موافق ہے +

ناگور سے تعلق دیہی ۱۰ میل ہے ایک منزل چلکر بھاری ریگستان آتا ہے اوسمین کہین کہین گھاس و جھاڑی کی سخت زمین واقع ہے متفرق قطعات پر کل ملک مین خریف کی پیداوار ہوتی ہے مگر دیہات تاہم بہت فاصلہ پر ہین اور آبادی قلیل ہے آب نوشیدنی تالابون سے

یا بہت عمیق کنوؤن سے آتا ہے اور علی العموم شور ہے +
सागरीकुवे
اس نواح کے قدیم چاہات ساگری کنوئے کہلاتے ہین اونکی روایت اسطرح ہے کہ ساگر نامے کوئی راجہ تھا اوسکے ۳۰ اب بیٹے تھے اور سب بہت زبردست اور بہادر تھے ہر روزہ نیا کنوان کھودکر اپنے باپ کے واسطے تازہ پانی لاتے تھے اس سبب سے ان چاہات کا نام ساگری ہے +
بعض دیہات مین پانی کی ایسی قلت ہے کہ ہر روزہ اوسکو ناپتے ہین اور ہر ایک شخص کو حصہ معینہ دیتے ہین اکثر لوگ موسم گرما مین گاؤن سے مفرور ہوجاتے ہین اور بارش شروع ہوتے ہی پھر آجاتے ہین +
باوصف ان تکلیفات کے باشندگان ملک خصوص ٹھاکرون کے علاقہ مین خوش اور قانع معلوم ہوتے ہین اور ٹھاکر لوگ اونکے ساتھ بہت مہربانی اور نرمی سے پیش آتے ہین +
اس ریگستان مین مالگذاری سرکار بذریعہ اجناس وصول کرنیکا طریقہ بہت اچھا ہے کیونکہ رعایا نقد ادا نہین کرسکتی ہے خصوص اس زمانہ مین کہ روپیہ کی قدر ہمیشہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے بجاے بندوبست مقررہ مدت دراز کے جسمین زر نقد ادا ہوتا ہے پیداوار جنس کا حصہ لینا زیادہ تر مقتضاے انصاف ہے +
बिशनोइ जम्बा
اس علاقہ کے اکثر دیہات مین بشنوئی لوگون کی آبادی ہے کہ جمبہ نامے دیوتا کی پرستش کرتے ہین اونکی یہہ کیفیت ہے +
लोथ पीपासर
سمت ۱۵۰۸ مطابق ۱۴۵۲ سنہ مین لوتھہ نامے پوار راجپوت موضع پیپاسر پرگنہ

ناگور مین رہتا تھا ایک روز سوموار کے دن بھادون بدی ۸ کو لوتھہ کو
مکان کے دروازہ سے باہر ایک لڑکا پایا کہ اُسنے اپنے پاس رکھکر
پرورش کی یہہ لڑکا گونگا تھا جب بڑا ہوگیا لوتھہ کی گائے بھیڑ اور بکریون
کو چرانیکے واسطے جایا کرتا تھا ایک روز اوسکو گورکھہ ناتھہ فقیر کہ صاحب گोरखनाथ
کرامات تھا جنگل مین ملا اوسنے لڑکے کو اپنا راز ظاہر کیا ۔

سمت ۱۵۴۲ مطابق ۱۴۸۶ء مین مسلمانون نے راو دُودا سے میڑتہ چھین لیا
اور اُسکو بھاگنا پڑا عین الفرار وہ اتفاقاً موضع پیپاسر مین اوترا جسوقت
وہ پہنچا گونگا جمبہ مویشیون کو گالا کے چاہ پر پانی پلا رہا تھا اوسنے دیکھا
کہ جسوقت لڑکا ہاتھہ اوٹھاکر اشارہ کرتا تھا جسقدر مویشیون کی ایک دفعہ
پانی پینے کی گنجائش تھی ازخود آجاتے تھے اور جب وے سیر ہوکر جاتے تھے
اسکے پھر اشارہ کرنے پر دوسرا فریق اوسیقدر مویشیون کا اور آجاتا تھا
دودا کو یہہ دیکھکر بہت تعجب ہوا اور سمجھا کہ یہہ کوالیہ صاحب کرامات ہے
مگر وہان اوس سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھا جسوقت وہ وہان سے
روانہ ہوا یہہ بھی سوار ہوکر اوسکے پیچھے چلا سواری مین اوسنے دیکھا
کہ باوجودیکہ وہ پیش نظر جاتا تھا مگر اوسکے پاس نہ پہنچ سکا اس سے
زیادہ تر تعجب ہوا آخرکار گھوڑے سے اترکر اوسکے پیچھے چلا اور اوسکے
پاس جا پہنچا دودا نے ہاتھہ جوڑکر اوس سے نام پوچھا اسپر اوسنے
جو ۳۴ برس تک گونگا رہا تھا متکلم ہوکر اپنا نام جمبہ بتایا اور دودا
سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے دودا نے میڑتہ کھوئے جانے کا حال بیان کیا

اوس سے دریافت کیا کہ اب کیونکر ہاتھہ آسکتا ہے جمبہ کے ہاتھہ مین
ایک کلھاڑی تھی اوسنے کھیر کے درخت مین سے لکڑی کاٹ کر چوبی
تلوار بنائی اور دو واسے کہا کہ جا اسکے ذریعہ سے میٹرتہ فتح کر لے
جب تک تلوار تیرے گھر مین رہیگی میٹرتہ تیری جاگیر مین رہیگا دو وانے
ویسا ہی کیا اور میٹرتہ فتح کیا ❊

मालवा اوسوقت سے جمبہ نے مویشی چرانا چھوڑ کر سرحد موضع تالوہ علاقہ بیکانیر
مین پیپاسر سے تین کوس ایک ریت کے ٹیلہ پر بود و باش اختیار کی
۱۵۴۰ سنہ مین اس ملک مین بڑا قحط پڑا مسکن جمبہ کے گرد نواح کے
جاٹون نے دیگر ممالک کو نقل وطن کرنا چاہا جمبہ نے کہا کہ اگر یہہ لوگ
میرا مذہب اختیار کرین تو مین انکو کھانا دونگا اور گھر چھوڑنے کی ضرورت
نہ پڑیگی انھون نے اوسکی نصیحت پر عمل کیا اور اوسکے مرید ہوگئے

बीश्नवी اوسنے اونکو انتیس ۲۹ نصیحتین کین کہ اس سبب سے یہہ لوگ بیشنوی
کہلیں اور نو سے مرکب ہے کہلانے لگے ❊
اول دو نصیحتین عورتون کی عصمت اور صفائی پر ہین اور رسم قوم
عالم سے بہت مشابہ ہین ❊
۳ - جس روزسے کوئی بچہ طفل یا دختر غلہ کھانا شروع کرے ہر روز پانی
سے غسل کرے ❊
۴ - ہمیشہ ایک عورت پر قناعت کرے ❊
۵ - آدمی کے پاس جو کچھہ ہو اوسی پر قناعت کرے ❊

۶- سب آدمی آپسمین ہر روزہ پانچ دفعہ سلام کیا کرین +
۷- ہر روز شام کیوقت خدا سے دعا مانگین +
۸- ہر روز کھانا کھانے سے پیشتر آگ پر گھی ڈالا کرین
۹- غسل کیلیے اور پینے کا پانی چھان لیا کرین +
۱۰- سوچ بچار کے بغیر کوئی بات نہ کہین +
۱۱- ہمیشہ سوختگی کو بغور دیکھہ لیا کرین کہ اسمین کوئی کیڑہ یا جاندار شے نہو +
۱۲- کبھی مغلوب الغضب نہون +
۱۳- کبھی چوری نکرین +
۱۴- کبھی کسیکی بدی نکرین +
۱۵- کبھی جھوٹ نہ بولین +
۱۶- ہر مہینے کی ماوش کو برت کیا کرین +
۱۷- ہمیشہ بشنو کا نام ورد زبان رکھین + विष्णु
۱۸- کبھی کسیکی جان تلف نکرین اور نہ حتی الامکان کسیکو کرنے دین +
۱۹- کبھی سبز درخت کو درو نکرین +
۲۰- کھانا مردونہی کھاوین جو اپنی قوم کے آدمی نے پکایا ہو +
۲۱- ہر ایک بھیڑ بکری کے کان پر نشانی کردین تاکہ اوسکی جان بچے از حتی المقدور اوروں سے بھی ایسا کراوین +
۲۲- بیل کو بدھیہ نکرین +
۲۳- افیون نکھاوین +

۴۴ - شراب نہ پئین ؛
۴۵ - حقہ نہ پئین ؛
۴۶ - بھانگ نہ پئین ؛
۴۷ - نیل کو اپنے جسم سے نہ لگنے دین ؛
۴۸ - کبھی کسی سے دشمنی نکرین ؛
۴۹ - اسطرح زندگی بسر کرین کہ مرنیکے واسطے ہمیشہ تیار رہین ؛

جمبہ کے زمانہ مین ناگور مین مسلمان حکمران تھے اونکو پسند نہوا کہ جمبہ اپنا مذہب جدید جاری کرے اسواسطے اُنھون نے چند عقاید اپنے بھی اوسمین شامل کرنیکی ہدایت کی جمبہ نے منظور کیا اور اپنے عقاید مذہبی مین مسلمانی رسمین مندرجہ ذیل شامل کین ؛

۱ - بعد وفات بشنوئی دفن کیے جاوین ؛

۲ - جسطرح بشنوئیون کو بشنو کا نام لینے کی ہدایت تھی اوسیطرح بشنو کے آگے اللہ بسم اللہ کہا کرین ؛

۳ - شادی مین پھیرے نہوا کرین دو چوکیان بچھائی جاوین جانب راست پر دولھا بیٹھے اور جانب چپ پر دولھن بیٹھے جب دونون بیٹھ جاوین اونکے روبرو آگ پر گھی جلایا جاوے دونون کے کپڑون سے گٹھ جوڑ باندھا جاوے دو پلیسہ اور آرد گندم مہدی مین ملا کر اونکے دست راست مین دیا جاوے اور دونون کے ہاتھ ملائے جاوین جب نصف رسمیات ہو چکین دونون کی نشست بدلی جاوے پروہت ہنود کی کتاب پڑھ چکے

गांठ जोड

تب مسلمان کتاب جو جمبہ نے بتلائی ہے پڑھے اسکے بعد پروہت اُن لوگون
کی پشت پر تھپڑ لگا دے اور رسم ختم ہو ٭
۴۔ سر اوپر سے مونڈا یا کرین ٭
۵۔ ڈاڑھی نہ مونڈا وین ٭
جمبہ نے اپنے حیات مین ایک جنگل واقع پرگنہ پھلودی مین بڑا تالاب بنایا
اور اوسکے قریب گانون آباد کر اپنے نام سے اوسے جمبہ موسوم کیا
تالاب کے کنارہ پر ہاتھہ سے قبر کھودی اور اپنے مریدون کو ہدایت کی
کہ جب مرون اوسمین دفن کرنا منگسر بدی ۹ سمت ۹۳ھ مطابق ۱۵۳۷ء مین
اوسی ٹیلہ کے اوپر جہان بیٹھا کرتا تھا جمبہ کا انتقال ہوا اوسکے مریدون
نے لغش کو قبر واقع کنارہ تالاب پر نہ جانے دیا اور جہان وہ مرا تھا اوسکو
دفن کیا موضع تالوہ علاقہ بیکانیر مین اوسکی قبر اور ایک مندر اوسکے نام
کا اب بھی موجود ہین اور جہان وہ رہتا تھا وہ مقام کہلاتا ہے ٭
مقام پر پھاگن بدی ماوس کو میلہ ہوتا ہے وہان بشنوئی جمع ہوتے
ہین اور چیت بدی ۱۰ کو اوسکی خالی قبر پر میلہ ہوتا ہے ٭
ایک بشنوئی متوطن موضع روہتو علاقہ ناگور کے گھر مین جمبہ کے ہاتھہ | रोहता
کی ایک کتی یعنی سیدھی دو دھاری تلوار ہے کہ زمانہ سابق مین بشنوئی بہ امید
حصول بہشت اوس سے آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے ایک
روز جمبہ اتفاقاً موضع روہتہ مین گیا تھا سواری سے اترتے ہوئے
اوسکا قدم پتھر سے لگا کہ اوسمین نشان ہو گیا کل بشنوئی اس تلوار کی

اور اوس پتھر کی جسپر جمبہ کے قدم کی نشانی ہے پرستش کرتے ہین ؛
اکثر بشنوئیون کے دیہات مین ایک سایہ دار چبوترہ ہمشکل مندر جمبہ کے ہوتا ہے
खेजड़ी اور اوسپر قدم کا نشان ہوتا ہے کہ اوس نشان کو اور کھیجڑی اور کنکھار و
खेरखास् کے درختون کو ہر مہینہ کی ماوس کے دن کل بشنوئی پوجتے ہین مندر
साध مین ایک سادہ پوجا کرتا ہے اور اوسکو ہر روز گانون سے کھانا ملتا ہے
وہ شادی نہین کرتا ہے اور جسوقت وہ مرجاتا ہے تو دوسرا سادہ مقرر
ہوجاتا ہے اگر اوسکے جورو بچہ ہون تو بھی وہ چھوڑ دیتا ہے اور بچے اپنی
والدہ کے پاس رہتے ہین اس صورت مین وہ دوبارہ شادی نہین کرسکتی
ہے لیکن اگر بچے نہون تو کرسکتی ہے ؛
زمانہ سابق کی نسبت ملک مین اب بہت امن ہوگیا ہے اسکا ثبوت یہہ ہے
کہ پھلودی کی اخیر منزل مین ایک نگلہ مین جسکی آبادی قریب ساٹھ آدمی
کے تھی جاٹ رہتے تھے وہان ایک عمیق کنوان ہے اوسکو وے کہتے
ہین کہ دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے اس نگلہ کے ایک گوشہ پر برج ہے اوسمین
بندوقون کے مورچے بنے ہوئے تھے کہ اکثر حملون کے آنے پر باشندگان
دیہات وہان پناہ پذیر ہوا کرتے تھے اب باشندگان دیہہ نے
کہا کہ امن و امان کا زمانہ ہے یہہ برج صرف غلہ بھرنیکے کام آتا ہے ؛
قصبہ پھلودی کی آبادی کی روایت برہمنان پوکرن کی زبانی اسطرح
लोरद्रवा सीद्दू का دریافت ہوئی تھی کہ موضع لودورہ علاقہ جیسلمیر مین سیدو نامے
फलवृधि پوکرنہ برہمن پھل بردھکا دیبی کا پوجاری تھا اوسکی گھوڑی نے

بچھیرہ دیا اوسکی عمدگی کی شہرت دربار جیسلمیر مین پہنچی رئیس نے اوس سے
بچھیرہ طلب کیا اوسنے انکار کیا اس جرم مین اوسکو گانون سے نکالدیا
اوسکو بہت رنج ہوا ایک شب اوسکو خواب مین دیبی نے کہا کہ مجھے بہان
گاڑی مین رکھکر لے چل جہان گاڑی اٹک جاوے وہان میرا مقام
کر کر پوجا کیا کر اوسنے ایسا ہی کیا اسطرح سدی ۵ سمت ۱۲۵۹ مطابق سنہ
مین نودور ہورہ سے گاڑی مین دیبی کو لیکر مع چند ہمراہیون کے
روانہ ہوا اسوج بدی ۱۴ کو تھل مین ایک مقام پر پہنچا کہ وہان کھیجڑہ
کے درخت سے گاڑی اٹکی برہمن نے گاڑی مین سے دیبی کو اتار کر
وہین مقیم کردیا اور پوجا کرنے لگا +
چنانچہ اس دیبی کا مندر اب موجود ہے اور اوسکے روبرو کہنہ مگر سبز
کھیجڑہ کا درخت ہے جسنے بمرور عرصہ ۱۴۰ سال دیبی کی گاڑی کو
روکا تھا آبادی قصبہ جال کی پاس نالہ مین سید ونے کنوا کھودا
اور اوسکا نام بھلا بیرہ رکھا اسطرح بھل بردھکہ دیبی کے مندر نام سے फलावेरा
پھلودی قصبہ آباد ہوا پھر اوسکا نام کھیجڑہ درخت کی وجہ سے لٹیال
رکھا گیا کہ خار دار درخت کھیجڑہ کہلاتا ہے اور بلا خار لٹیال کہلاتا ہے खानयाल
مارواڑی لوگ ایک گیت گاتے ہین اوسکا مضمون یہہ ہے کہ سید نے
دیبی سے کہا تھا کہ یہان قیام مت کر کوسون تک پانی نہین ہے
مگر دیبی نے جواب دیا کہ مین یہان خوش ہون خوف مت کر پانی بھی
بکثرت ہوجاویگا چنانچہ دیبی کا قول صادق ہوگیا کہ اب پھلودی کے گرد

بہت تالاب وچاہات ہین ٭

سूजा
हमीरनीरावत

راؤسوجا کے پڑوتے راوہمیر نیراوت نے جو بمقابلہ بھٹیالون کے کہ
پیپار کے تیج کے میلہ سے راجپوتون کی لڑکیون کو لیگئے تھے سمت ۱۵۷۳
مطابق سنہ ۱۵۱۶ع مین مارا گیا تھا پھلودی مین گڑھی تعمیر کی تھی کہ ہمیر کا مکان
اب تک گڑھی مین ہے پھر مالدیو نے جو سمت ۱۵۸۸ مطابق سنہ ۱۵۳۲ع مین مسند نشین
ہوا تھا گڑھی مین اضافہ کیا پھلودی کی آبادی قریب بارہ سو آدمیون
کی ہے یہان کے اکثر مہاجن ہندوستان کے دور دور ممالک مین
تجارت کرتے ہین اور اپنے متعلقون کے پاس وقتاً فوقتاً آتے رہتے
ہین پھلودی سے چار پانچ کوس شمال مین نمک پیدا ہوتا ہے دونا
لونگا پانی کہ ایک قصبہ کے بہت قریب اور دوسرا کسیقدر فاصلہ پر ہے
اوس مقام پر جہان نمک پیدا ہوتا ہے پھیلتا ہے وہان سات آٹھ
فیٹ کے عمق پر پانی نکلتا ہے چاہات خام تیار کرکے کیاریون مین
بھرتے ہین اوسکے بخارات اوڑھکر نمک باقی رہجاتا ہے ہر موسم مین نمک
بنتا ہے مگر موسم گرما مین بہت ہوتا ہے دوسو آدمی مزدوری مین
لگے رہتے ہین سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع کے قحط سے پیشتر زیادہ رہتے تھے ٭

پھلودی مین فی روپیہ چار من آٹھ سیر نمک فروخت ہوتا ہے پانچ روپیہ
کے نمک مین سے تین روپیہ راج مین آتے ہین اور دو روپیہ کارخانہ والون کو
ملتے ہین اس نمک پر محصول نہین لیاجاتا ہے ٭

ایک حساب سے معلوم ہوا کہ بارہ برس مین کل نمک بقدر چار لاکھ

چھہا ستھہ ہزار من تیار ہوا اوس سے دربار کو للوٹ ہوا کار (؟) حاصل ہوا
اس نمک مین سے دو لاکھہ بہتر ہزار من بیکانیر کو گیا اور سینتالیس ہزار من
سندھ کو اور ایک لاکھہ سینتالیس ہزار من مارواڑ مین خرچ ہوا اس سے
ثابت ہے کہ زیادہ تر نمک بیکانیر کو جاتا ہے اور دسوان حصہ سندھ
کو جاتا ہے اور باقیماندہ قریب ایک ثلث کے اضلاع مارواڑ قرب جوار
پھلودی مین صرف ہوتا ہے ✣
پھلودی سے پوکرن ۳۲ میل ہے پھلودی نشیب کی زمین پر واقع
ہے اوس مین سے کنکر راستہ درجہ بدرجہ بلند ہو جاتا ہے کہ انجام سر زمین
ملک کے ہموار ہو گیا ہے اور پھر جب پوکرن دو میل رہتا ہے اتار آتا
ہے کہ اوسی قدر پستی پر جیسے پھلودی ہے پوکرن بھی واقع ہے پیداوار
فصل خریف ہوتا ہے مگر زیادہ تر رقبہ اراضی غیر مزروعہ ہے اور اوسپر
جھاڑی ہے اور کہین کہین کانس ہوتا ہے ✣
راؤ مالدیو نے قلعہ سانلمیر کو کہ پوکرن سے دو میل تھا مسمار کر کرا وسکے سातलमेर
مصالحہ سے پوکرن کا قلعہ تعمیر کرایا تھا سانلمیر کو راو جودھا بانی شہر جودہپور
کے خلف اکبر ساتل نے پست پہاڑی پر تعمیر کرایا تھا اب بجز شکستہ قدیمی جین مندر
کے وہان کچھہ باقی نہین رہا ہے ✣
پوکرن راج جودہ پور کے اول درجہ کے سردار کی جاگیر ہے یہہ سردار
راج کا پردھان ہے کہ کل باقاعدہ سوار یون مین ناتی پر مہاراجہ
صاحب کے پیچھے خواصی مین بیٹھتا ہے کل اسناد عطیات اراضی و

دیہات وغیرہ پر اوسکے دستخط ہوتے ہین اوسکے بزرگ مہاراجہ ابھے سنگھ
भीनमल
کے زمانہ مین جھین مل سے آئی تھی ٭

पोहकरन سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک مندر ہے کہ وہان کل ممالک ہندوستان
अजमल
سے لوگ زیارت کیواسطے آتے ہین اوسکی روایت اسطرح ہے کہ اجمل
نامے ایک پوار راجپوت تھا جب پوارون کی ریاست بگڑی اجمل موضع
काश्मीर देव
کاشمیر پرگنہ شیو واقع مارواڑ مین رہنے لگا وہان سے دوارکا کو گیا تھا
خواب مین سری کرشن نے اوس سے اقرار کیا کہ تیرے گھر آونگا پیشتر وہ لاولد
बीरमदेव
تھا بعد ازان ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بیرم دیو رکھا ایک روز بیرم دیو
کھٹولہ پر سوار ہوتا تھا اوسکے پاس سوتا ہوا دوسرا بچہ نظر آیا اجمل کی عورت
نے بہت متعجب ہوکر خاوند کو اطلاع دی اوسنے کہا کہ سری کرشن سے
آنیکا اقرار کیا تھا سو آئے ہین اونکی بہت خاطر داری کرو اوس لڑکے کا
रामदेव
نام رام دیو رکھا جب وہ جوان ہوا پوہکرن مین ایک جن رہا کرتا تھا
اور آدمیون کو مارتا تھا اور انواع تکلیف و اذیت دیا کرتا تھا رامدیو نے
बालनाथ
اس جن پر حملہ کیا اور مار کر قصبہ پوہکرن سے لیا اور بالناتھ نامے
ایک شخص کہ جسے اوسنے اپنا گرو بنایا تھا وہان متعین کیا بعد ازان اونہون
मलीनाथ अगपाल
نے ملی ناتھ خلف دوم جگپال کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کی شادی کردی
اور قصبہ پوہکرن اوسکو جہیز مین دیدیا ٭

رام دیو نے پوہکرن سے چار کوس رام دیورہ نامے گانون آباد کیا
ऊच्च
اور وہان بودوباش کی ایک مسلمان پیر ساکن موضع اوچ واقع سندھ نے

اثنا ر راستہ اجمیر رامدیو نے سے ملاقات کر کر دوستی کی دونون نے
اپنمین کرامات دکھلائین پیر نے تو مسواک کر کر خشک پیپل کی لکڑی کے
ٹکڑون کو پانچ جگہہ داب دیا کہ فوراً پانچ درخت پیدا ہوگئے ابتک پنچ پیپلی | पंचपीपली
مشہور ہے اور رامدیو نے پیر کے کہنے سے ایک گائے ذبح کر کر
اوسکا گوشت کھایا اور پھر ہڈیان جمع کر کر گائے کو زندہ کر دیا ✤

مسلمان پیر سے دوستی ہو جانیکے سبب سے رامدیو رامسہ پیر کہلانے لگا | रामसा पीर
اور اپنی خواہش سے سماد یعنی زندہ دفن ہو گیا کہ اوسکی اولاد ابتک | समाद
دفن ہوتی ہے اور بعض مسلمانی رسمون کے پابند ہین یعنی سور کا گوشت
نہین کھاتے ہین اور نہ داڑھی منڈاتے ہین رامسہ پیر کی درگاہ کی
سب پرستش کرتے ہین اور رامدیورہ پر بھادون سدی ۱۱ کو ہر سال
میلہ ہوا کرتا ہے ✤

جیسلمیر مین ایک ہفتہ قیام کر کر صاحب پولٹیکل ایجنٹ براستہ دہنوہ | धनव
و دیوی کوٹ و بیجو رائے و دہارنی و بیچ ملانی کو واپس آئے | देवीकोट बीजोराय धारनी बीच
جیسلمیر سے دیوی کوٹ ۲۷ میل ہے اور راستہ پہاڑی زمین پر ہے کہ
گاڑی نہین چل سکتی چھ میل مشرق دیوی کوٹ سے کاشمیر واقع مارواڑ
تک کہ ۲۹ میل ہے ریتہ کی زمین ہے اور پیداوار خریف بکثرت ہوتی
کاشمیر سے تاوا اڑہ لب لونی تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ ہے برابر ریتہ کے | तनवाड़
ٹیلے ۱۵ فیٹ تک کی بلندی کے آتے ہین اس کل راستہ مین پانی
شور اور بد ذائقہ ملتا ہے باوصف نقص زمین کے فصل خریف کی پیداوار

اچھی ہوئی تھی اور رعایا آسودہ تھی ٭

عدالت فوجداری و پولیس و جیلخانہ

جودہ پور مین عدالتین سنہ ۱۹۲۶ و ۱۸۶۹ء مین تھین مگر پولیس کا انتظام نہونے سے
محض ناکارآمد تھین اور قرب وجوار شہر کے سوائے اُنکے احکام کی تعمیل
نہوتی تھی پنڈت شیونراین کہ کُل ریاست مین بہترین اہلکار سے
مہتمم عدالت تھا اور دیانت سے کام کرتا تھا مگر کُل علاقہ مین صرف
چھہ جزو اختیار کو ذاتی ہونے سے ہر ایک حاکم کو فوجداری کے
اختیارات مطلق حاصل تھے اور سوار و پیادون کی جمعیت کامل زیر
حکم ہونے سے جو کچھ چاہتے تھے کرتے تھے پھر جب مہاراجہ صاحب
مرحوم سے بہت تقاضا ہوا اُنھون نے ملک کو چار حصون مین منقسم
کر کر ہر ایک مین فوج مع افسرون کے متعین کی اور مفصلات مین بھی
جمعیت بھیجکر کُل کا ایک افسر مقرر کیا ٭

गूलर
अलनियावास

گولر و النیاواس وغیرہ باغیان مارواڑ نے علاقہ جے پور مین سکونت
کر کر رعایا علاقہ جودہ پور کے مال وغیرہ کو غارت کیا تھا اوسکے معاوضہ کا
[illegible] راج جے پور سے آیا کہ موجودگی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر مدعیون
کو تقسیم ہوا اور اوسکے علاوہ بابت ڈگریات پنچ کلاء راجستان [illegible]
مدعیون کو دلایا گیا ٭

سرحد بیکانیر پر جودہ پور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوتون کے درمیان
مدت سے نااتفاقی تھی اور یہہ نااتفاقی باعث شورش وفساد ہوکر

نمود فریقین ورعایا ہر دو ریاست کے نقصان کی باعث تھی بناہ
ت ۱۸۶۶ء پولیٹکل ایجنٹ نے بر سر موقع جاکر موجودگی معتمدان
ریاست و باتفاق ٹھاکر لچاون سیدھ یاکہ فریقین سے رضامند ہوکر
عملیابی سے کفالت صلح کی اور آیندہ کی شکایتوں کا سرکار مین استغاثہ کرکر
حسب قاعدہ فیصلہ کرانا منظور کیا علاوہ اسکے وہان چند دیگر خفیف
جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے جانے سے بہت
فائدہ ہوا +

مالپہاڑ واقع سرحد مارواڑ و سروہی غارتگر وساکتون کی جائے
اور وہان کی سرحد متنازعہ تھی اس سبب سے ایک ریاست دوسرے
کو ملزم پناہ دہی مفسدان قرار دیتے تھے فروری ۱۸۶۸ء مین کپتان
ہیوم صاحب نے باتفاق لفٹنٹ میور صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ
سروہی فیصلہ کرکر مینارہ ہاے تعمیر کرادیئے پناہ دہی مفسدان مین
اگرچہ فریقین کا قصور تھا مگر مارواڑ کی زیادتی زیادہ تھی اہلکار لوگ
مجرمان مین بالکل سعی نہین کرتے تھے اس سبب سے مہاراجہ صاحب کو
آگاہ کیا گیا مگر کچھ بندوبست نہین ہوا ہر دو صاحبان کی بر سر موقع
تحقیقات کرنے سے غارتگرون کو کسیقدر خوف ہوا اور چند روز
کے واسطے انسداد واردات ہوگیا +

علاقہ راج مین رہزنی کی وارداتین بکثرت ہوتی تھین صرف اوپر
سنہ مات جنمین سکنا ے علاقہ غیر مدعی تھے محکمہ پنچو کلا مین چوبیس

मालपहाड

हम्मी म्यूर

اور جتنی مدعیان سکنا علاقہ مارواڑ تھے انکے علاوہ رہی دو بڑی سڑکون یعنی پالی وجودہ پور
ومیڑتہ واجمیر پر کہ اونکی حفاظت کامل ہونی چاہیئے تھی سارق وغارتگر
بکثرت رہتے تھے مہاراجہ صاحب اس حال سے واقف تھے بلکہ
کاروالون کے پیچھے جودہ پور وپالی سے مجمع غارتگرون کا روانہ ہونا
مشہور ہوجاتا تب بھی کچھ بندوبست نہین کرتے تھے ٭

एरनपुरा
ब्यावर

سڑک ایرن پورہ وبیاور پر مسافرین وتاجرین سے ناواجب وبیقاعدہ
محصول لیاجاتا تھا اس سے بہت تکلیف تھی حسب فہمائش صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ سے چھاونی ایرن پورہ کوجانیوالی اجناس رسد
پر محصول واجب مقرر کیا گیا نصیر آباد کے دوکاندار بھی شاکی تھے کہ سڑک
پر ہمارا مال روک لیاجاتا ہے اور محصول ناواجب لیاجاتا ہے چونکہ اس
سڑک پر اجمیر ونصیر آباد کو بمبئی واحمد آباد کے مال کی بھی آمد رفت ہے
اس بدنظمی محاصل سے مارواڑ کی آمدنی وتجارت دونون کا نقصان تھا
نہ کوئی شرح مقرر تھی اور نہ نگرانی تھی اہلکاران موقع دہہات جو چاہتے
تھے وصول کرتے تھے ٭

سنہ ۶۸ و ۶۹ء مین ضعف حکومت کے باعث سے ایرن پورہ کے قریب
جنوب مشرقی سرحد مارواڑ پر مینون نے فساد کیا اور غارتگری کی وارداتین

पुमावा
गुढाइंदोल

وقوع مین آئین خصوص موضع پوماوا محلوکہ بھومیہ وموضع گوڈہ اندولی
متعلقہ زمانہ مین بہت شورش ہوئی سب سے بدتر گروہ مینونکا وہ ہے
جسنے سنہ ۵۸ و ۵۹ء مین مال پہاڑ پر غدر کیا تھا اور اس زمانہ مین موضع

کرتے ہین قحط مین دونون خراب ہوکر تھانہ جات برخاست ہوگئے راج
کی سستی سے فوج عرصہ تک نہین گئی نہ ٹھاکرون سے تقاضا ہوا
سارق وغارتگرون نے اس سبب سے سر اوٹھالیا اور ہمیشہ سے
زیادہ سرکش ہوگئے اگرچہ اونکا زور ہمیشہ رہتا تھا مگر اس زمانہ مین
راج کی حکومت کو بالکل بالائے طاق رکھا۔ یا غارتگری سرحد پر زیادہ
ہوئی اور مارواڑ و دیگر علاقہ کے راجپوتون نے کی +

سرحدات گودوارہ و سروہی و جیسلمیر و سیکر پر وارداتین بہت ہوئین گودوارہ
مین خشک سالی سے مینون نے بہت سر اوٹھایا کہ آمد و رفت بند ہوگئی
چند ٹھاکر خصوص سیانہ والہ کہ سنہ ۱۹۳۲ مین باغی ہوا تھا اونکے حامی ہوئے سیانا
اور سیانہ کے قریب ایک پہاڑ مین کہ ارابلی مین سے ہے غارتگرون نے
پناہ لی اور وہین لاکر مال مسروقہ کو تقسیم کیا کرتے تھے کابلی سوداگرون
کے قاتل اور جیسلمیر کے مہاجنون کی ڈکیتی و قوعہ نادولی کے مجرم اسی نारोली
پہاڑ مین پناہ پذیر تھے +

مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب نے گودوارہ لیکر سیانہ پر حملہ کیا مینون نے
مقابلہ کیا مہاراج کنوار کی طرف سے کہ بذات خاص موجود تھے چند آدمی
مقتول و مجروح ہوئے اور سولہ مینے مارے گئے اونکے سوا انکے
اکثر مینے مجروح ہوکر گرفتار ہوئے سیانہ کا ٹھاکر بھی پکڑا گیا اوسنے بحکم
لکھدیا کہ غارتگرون کو پناہ نہ دونگا اور پہاڑ سے علحدہ گانون آباد
کرونگا تب اوسکو گانون مین جانیکی اجازت ہوئی +

गुढाइंदोल
गजयाभील

موضع گوڈہ ایندول متعلق زنانہ ڈیوڑھی قریب شہر بالی مین مفسدون کو
بہت پناہ ملتی تھی اس گانون کا سرغنہ کچیا بھیل تھا کہ چند سال تک کھلے طور
مین اوسکا خوف غالب رہا مگر اسوقت تک گرفتار نہوا تھا سیانہ کی فتح
کے بعد گوڈہ ایندول کو گھیرا سیانہ کی سزا پانے کے خوف سے یہان ۲۱
سینہ از خود گرفتار ہوگئے ادنمین سے ساٹھ مجرم سپاہین کو قید کیا باقی اور رہا کیا گیا
اہور کے ٹھاکر کے ملازمون نے کچیہ بھیل کو گرفتار کیا اس سے غارتگری
بالکل موقوف ہوگئی اور اگست ۱۸۶۹ کے بعد بہت عرصہ تک کوئی شکایت
نہوئی سرحد سروہی پر خاندان نتھوسنگہ بھٹیانہ والے نے کہ وہان سے
کسی ٹھاکر کے بیاہا تھا فساد کیا پانچ چار دیہات نے خلاف نتھوسنگہ فوجی
کے شریک ہوکر وارداتین کین یہہ تجویز ہوئی کہ سرحد جیسلمیر و شیخاوالی
کے انتظام کے بعد اس سرحد کی بھی خبر لیجاوے اور دیہات لوہیانہ
و چیکلی و اچمت و پورن کو سزاء کامل دیجاوے ❊

अहोर
लोहयाना
चेकली
उचमत
पुरवन

شروع ۱۸۶۹ مین سرحد جیسلمیر پر بھاٹھی لوگون نے ملانی و دیگر
مشرقی دیہات مین لوٹ کی سڑک سندہ کی حفاظت کے واسطے
تھانہ جات مقرر ہوئے تھے انھون نے اسکا کچھہ انتظام کیا تھا مگر
اونکے برخاست ہوتے ہی پھر وہی فساد ہوگیا راج کے سوارون کے
پاس چھوٹے چھوٹے کمزور ٹٹو تھے اور جیسلمیر کے بھاٹھی ایسے اونٹ
رکھتے ہین کہ پچاس ساٹھہ کوس علی التواتر چلے جاوین ملانی کے جس
متفرق گانون کو کچھہ کمک نہین پہنچ سکتی بھاٹھی اور سکرہ والے پچاس

सिकरा

شتر سوار تک جمع ہو کر لوٹتے تھے جیسلمیر والون پر تاکید ہوئی تو انھون
نے بھاٹیون کا بند و بست کر دیا مگر غارتگران سکرہ پچپدرہ تک پचभद्र
واردات کرتے تھے چنانچہ بند و بست ہو سکا اکثر سکرہ مین ساہوکارون
کے شتر مسروقہ شناخت ہوئے مگر حاکم کی کیا مجال تھی کہ اون
سے لا دے +

سکرہ کی زیادتی کا یہہ حال تھا کہ محکمہ پنچوکلاء مین ایک سال کے اندر
اونکی نسبت گیارہ مقدمات ڈکیتی و غارتگری کے دائر ہوئے اون مین
سے سات مقدمون مین للعہ سالوہ کی ڈگری ہوئی مگر سزا ایک آدمی
کو بھی نہ ہوئی +

سکرہ بہت بڑا بھومیون کا گانون ہے کچھ جمع نہین دیتا ہے
دو فصلہ پیداوار کا رقبہ کثیر ہے پانی زمین کی سطح سے قریب ہے
اوسمین سے ایک بیگہہ بھی مزروعہ نہین ہے بھومیہ بالکل غارتگری سے
گذارہ کرتے ہین اصل مین یہہ گانون پوہکرن کی جاگیر مین تھا مگر اوسکی
کہ جمع کی کوڑی نہین آتی تھی اور زر کثیر بابت معاوضہ مدعیان دینا
پڑتا تھا ٹھاکر پوہکرن نے چھوڑ دیا اوسوقت سے سکرہ خالصہ ہو گیا पोहकरन
کرنل نکسن صاحب نے ٹھاکر سے اس گانون مین سوار متعین کرائے निधासन
تھے کہ اس سے بھومیون کے ٹھاکر سے عداوت قلبی ہو گئی جب مہاراج
صاحب ٹھاکر پوہکرن سے ناراض ہوئے تو سواران پوہکرن سے
سکرہ خالی کرایا گیا اور بھومیہ لوگ دیہات پوہکرن مین غارتگری

کرنے لگے جب سالگذشتہ مین ٹھاکر پوکرن کا راج سے تسفیہ ہوگیا سکرہ کا بھی بند و بست ہوا ٹھاکر نے اپنے بچاو کے واسطے بجومیون کو رضامند کرلیا مگر وسے دیہات خالصہ اور مسافرین کو بدستور لوٹتے رہے تاکیا سواترہ پر راج سے فوج متعین ہوئی مگر شاید راج سے بجومیون کو سزا دینے کا حکم نہین ہے کہ فوج نے کچھہ نکیا دربار مین کوئی شخص بجومیون کا خیر خواہ ہے اسواسطے سکرہ مین صرف تھانہ مقرر کرنیکا حکم ہوا ❊

بوسو
बरसंधा
रसाव
भम्बुत
मनाना

شمال مشرقی سرحد پر دیہات بوسو و بررودہ و کھاچ و بھبوت پٹہ سے بدمعاشان علاقہ بیکانیر وسیکر و مارواڑ کو پناہ دیتے ہین بوسو و مناند کے ٹھاکرون پر مہاراجہ صاحب کی مہربانی تھی اور انھون نے اکثر واردائین بصلاح مصاحبان راج جودہ پور کے اغوا سے کرین اور اسمین غرض یہہ تھی کہ کچاون وغیرہ کے بڑے ٹھاکرون کو نقصان پہنچاوین آخرکار تاکید ہوئی تب راج سے اونکے انسداد کی تدبیر عمل مین آئی حاکم لوگون نے باتفاق ٹھاکر کچاون بھبوت کا محاصرہ کیا اور قلعہ کو بزور شمشیر فتح کیا اور دس غارتگرون کے کل گروہ کو گرفتار کیا بعد ازان بررودہ کے مجرمون اور بوسو اور کھاچ کے مفسدون کی سزا دہی کی تجویز درپیش ہوئی ❊

संगालया

اس نواح مین موضع منگلوہ کی سرحد کا اندرونی نزاع تھا کہ ہمیشہ باشندگان دیہہ مذکور میڑتہ راٹھورون پر حملہ کرتے تھے کرنل

لڈلو صاحب نے گانو خالصہ مین رہنا تجویز کیا تھا مگر متوسلان زنانہ لدھر
کی فہمایش سے مہاراجہ صاحب نے اس گانون کو ٹھاکر منا نہ کو کہ فریق
متنازعہ مین سے تھا دیدیا مگر ٹھاکر نے اراضی متنازعہ پر قبضہ نہ پایا تھا کہ
کورے نے کہ ٹھاکر کھانون کے برادرون مین سے سے ایک فوج کوٹے
بھی تیار کی مگر جب صاحب صاحب ایجنٹ بہادر جانہ آورین سے نازیبا
مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا کہ آپنے فیصلہ لڈلو صاحب کے خلاف کیا
اگر خونریزی ہوگی تو آپکا ذمہ ہے اسپر انھون نے انسداد فساد کیواسطے
اہلکار بھیجا جہان کسیطرح طرفداری ہوتی ہے دربار انصاف نہین کرسکتا
ایک متاحم پر راج کی بے ایمانی اور ٹھاکرون کو آپسمین لڑانیکی غرض سے
فساد ہوا دسمبر ۱۸۶۹ مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کیجرلہ کو نصف فیجرلا
موضع جیرانی کا کہ حسب فیصلہ لڈلو صاحب ٹھاکر بیناج کے ایک ماتحت بیرانی
کا مملوکہ ہے پٹہ کردیا فیصلہ مذکور کے بموجب سالگذشتہ مین جیرانی نौसाल
بیناج والہ کو دیگئی تھی اب نصف کیجرلہ والہ کو دیگئی تو بیناج والہ براہ واجب
ناراض ہوا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ہر دو ٹھاکرون کو تا فیصلا اپنا
اپنا قبضہ برخاست کرنے کی ہدایت کی چنانچہ ٹھاکر بیناج نے تعمیل
حکم کی مگر کیجرلہ والہ نے منصاجان راج کی حمایت سے تعمیل نہ کی اور
بدستور قابض رہا مجبور بیناج والون نے حملہ کیا کہ طرفین کے ساتھ آدمی
مقتول و مجروح ہوئے یہہ حکم ہوا تب گانون خالی کردیا اور فوج
برخاست ہوئی ۔

(Margin, Devanagari:) लडल · कोरे · फेजरला बिरानी नौसाल

مارواڑ مین موجبات فساد موجود رہتے ہین کہ ہر وقت فساد ہونا ممکن ہے لیکن اگر کوئی منصف ہووے تو اونکا انسداد دودفعہ بھی ہوسکتا ہے یعنے بتاکر لوگ علی العموم حتے الامکان فساد نہین کرتے ہین مگر مجبور ضرور بنا ضرورت انتقام سے مرتکب ہوتے ہین اگر انصاف کیا جاوے تو فی الفور تعمیل حکم کرتے ہین حکام انگریزی کے سب مطیع ہین اور جو حکم ہوتا ہے اوسکو فی الفور تسلیم کرتے ہین اکثر مقامات پر حسب خواہش مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ نے گاؤن سے بیدخل ہونے کے واسطے کہا تو فوراً ہوگئے دیرینہ تنازعات مین ایسے حکم کی تعمیل مشکل تھی مگر جسوقت حکم دیا گیا کہ تا فیصلہ گاؤن خالصہ مین رہیگا فریقین نے رضامند ہوکر اپنا اپنا قبضہ برخاست کرلیا ؞

۲۲ جنوری سنہ ۱۸۷۱ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ دورہ کے واسطے گئے تو اثناء راستہ اونکے منشیون کا اسباب غارت ہوگیا باوجودیکہ اوسیوقت وکیل کو بھیجا کہ چودہ پورے جمعیت بھیجکر گرفتاری مجرمان کرادی مگر مال و مجرم کا کچھہ پتانہ لگا آخرکار راج سے معاوضہ دلایا کاغذات دفتر محکمہ پنچ کلاں راجستان سے دریافت ہوا کہ سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین صرف پردیسی لوگون کی غارتگری کی ۹۶ واردا تین علاقہ مارواڑ مین واقع ہوئین پانچ ڈکیتی کی سنگین واردا تون پر راج کو تاکید انسداد کی گئی اور نالشات خفیف کی صدہا عرائض بمراد حق رسی راج مین بھیجی گئین یہہ نالشات صرف اونہین واردا تون کی بابت ہوئین جنکا

وقوعہ دارالحکومت کے قرب وجوار مین ہوا تھا اُنکے سوائے مقامات
دور ودراز مین جو واردات ہوئین اونکی اطلاع اس سبب سے
کہ مظلوم جودہ پور تک آنیکی تکلیف گوارا نہین کرتے اکثر نہ آتے تھے
دوسرا سبب یہہ تھا کہ محکمہ ایجنسی مین استغاثہ کرنیوالے سے حکام مرواڑ
ناراض ہوتے تھے اور بجائے حقرسی کے اوسپر زیادہ تر ظلم ہوتا تھا
اس سے بھی بہت وارداتین مخفی ہوجاتی تھین نیز اکثر مقدمات کی
مثلین بسبب عدم گرفتاری مال ومجرم کے مدت تک دائر رہکر مفقود
ہوجاتی تھین ۱۸۶۸ء مین مہاراجہ صاحب پر انسداد غارتگری کی تاکید
ہوئی تب اُنھون نے تجویز تقرر تھانہ جات کر کر صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کو دکھائی تھی کاغذ پر وہ تجویز واقع مین بہت اچھی تھی مگر اوسپر
کبھی عمل نہوا ؛؛

فروری ۱۸۷۱ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رئیس کو خریطہ یاددہانی
اقرار وبطلب ۵ لاکھ ۱۹ ہزار ۱۴ زر معاوضہ مال مسروقہ ومعز و تہ ذگی راج
مجوزہ پنچ کلا بھیجا اور ٹیکورا اور ادرپیس کے سرائت ٹھاکران کو
حکم عام دیا کہ اپنی ریکیہ کے موافق سوار بھیجکر تھانہ جات مقرر کرن
اور حفاظت مسافران وگرفتاری غارتگران کا بندوبست کرین ٹھاکرون
نے فی الفور جواب دیا کہ ہم دربار کی مدد اور تقرر چوکیات کیواسطے
مستعد ہین مگر دربار سے حکم نہین آیا تھا اور ۶ اپریل کو مہاراجہ
صاحب سے لکھا کہ کل ملک کے بندوبست کیواسطے تدبیر کی تو لازم آیا

کو ٹھاکرون سے مدد لیجاوے مگر انھون نے جواب دیا اور ٹھاکرون
کی امداد کے بغیر راج سے کیا ہوسکتا ہے ✦

जालोर
सांचोर
थरपारकार

مارواڑ کے جنوب مغربی حصہ مین جالور و ساچور ہین کہ سروہی و پالن پور
کی ریاستون سے ملحق ہین اونکا جنوب مغربی گوشہ سندہ کے تھر پارکر
اضلاع سے ملحق ہے مغرب مین ملانی ہے اور شمال و مشرق
مین دیگر محالک مارواڑ واقع ہین دار الریاست سے دور ہے اور اکثر علیحدہ
بھی رہا ہے اونکے موقع اور قدرتی ہیئت سے غارتگرون اور
مفرورون کو بہت پناہ ملتی ہے اونمین چند بلند اور سر درخت پہاڑ
ہین اور اونکے دامنون پر گہرا پن ہے اور دیگر علاقہ جات مارواڑ کی
نسبت پانی بھی افراط سے ہے سرزمین زرخیز ہے اور بشرط حسن انتظام
ذریعہ پیداوار بھی بہت ہین جالور کی جنوبی سرحد مدت سے مسکن

लोहियाना
चेकला
मलवाडा
उन्चमत
पारन
बोयातरा
बाकासर

ٹھاکران غارتگر و گروہ قزاقان مشہور ہے لوہیانہ و چیکلہ و ملواڑہ
و اوچمت و پارن و بویاترہ و باکاسر کے نام سے گرد نواح کے لوگون
کے ہوش پران ہوتے ہین کہ ان دیہات کے لوگ بکثرت واردات
کرتے ہین اور خراج لیتے ہین ✦

مارچ سنہ ۱۸۶۱ع مین بکثرت واردات کی بہت شکایت ہوئی تھی تب صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مع فوج راج و دیوان کے اس علاقہ مین گئے تھے
ٹھاکرون کے زبردست اور عمدہ موقع پر ہونے سے راج کی
فوج کی مجال نہوئی کہ اونکو سزا دے پس اہالیان راج نے صاحب

ایجنٹ کی ہدایت و تاکیدات سے کہ اکثر سرداران مجتمع کو ہوئی تھی دیگر ٹھاکرون کی ضمانت لینے پر قناعت کی ٭

جب علاقہ سروہی مین اکثر لوگ باغی ہو گئے اور دربار جودھپور نے سرداران جالور سے بدعہدی کی اور اُن اضلاع مین اپنی حکومت قایم نرکھ سکے غارتگرون نے باغیان سروہی کی اعانت کا موقع غنیمت سمجھا اور ایک دفعہ غارتگری کے ذائقہ سے بہرہ مند ہو کر علی الاعلان بیباکانہ وارداتین کرنے لگے اور اونکی تہمت باغیون کو لگی ٭

قایم مقام صاحب ایجنٹ کی متواتر تاکیدات پر ماہ جون سنہ ۱۸[illegible]ء مہتا بیجے سنگھ کو مع فوج راج سرحد جالور کے انتظام کیواسطے بھیجا گیا مگر مثل جابجا راج کے اہلکارون کے اوسنے تحصیل زر سے غرض رکھی اور اوسکے جانے سے یہ فائدہ ہوا کہ غارتگرون کو ارتکاب واردات کا اجازت نامہ ہو گیا اور آمدنی جرمانہ سے راج و اہلکاران کا بڑا فائدہ ہوا روز بروز غدر زیادہ ہوتا گیا گورنمنٹ ہندوستان کو توجہ کرنی پڑی میجر کارنل صاحب افسر کारनल
فوج ایرن پورہ و پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی سرحد پر متعین ہوئے یکم فروری کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ کے پاس حکم پہنچا کہ مہاراجہ صاحب کرنل کارنل صاحب کی اعانت کے واسطے مستعد فوج بھیجین مگر اس سے پیشتر صاحب ایجنٹ نے بہت تاکید کی تھی اور مہاراجہ صاحب ۱۹ جنوری کو ۵۷۳ پیادگان اور ۷۹ سوارون کے فوج بافسری رسالہ دار بھیج چکے تھے مگر فوج کو تنخواہ نہ ملی تھی اور نہ

محض ناکار آمد تھی اسواسطے تا وقت پہنچنے کرنل کارنل صاحب کے رسالہ دار سرحد سے علیحدہ رہا +

सोनापाल

وسط فروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ جالور مین گئے اور کرنل کارنل صاحب سے ملکر رسالدار موتاپال کو اونکے پاس بھیجا اور حسب الحکم اونکے عمل کرنیکی ہدایت کی +

مہاراجہ صاحب سے ادائے تنخواہ و آراستگی فوج کی متواتر تاکید ہوئی کرنل کارنل صاحب کی چٹھی جودہ پور مین آ گئے تھے اوس پر صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب سے تاکید کرکر دیگر فوج دوسو پیادہ اور ستر سوار زون کی متعین کرائی اور جودہ پور سے فوراً کوچ کرایا مگر فوج پالی مین پہنچکر ٹھہر گئی اور سڑک پر پھرتے رہے جب کرنل کارنل صاحب کام ختم کر چکے اوسوقت اونکے پاس پہنچے +

دربار مین اسقدر کاہلی تھی کہ علاوہ خطوط وکیل کے صاحب ایجنٹ نے خریطہ متواتر بھیجے اونکے جواب مین صرف ایک خریطہ باطلاع تعیناتی مہتاب سنگھ آیا مہاراجہ صاحب کو تاکید کی گئی کہ کرنل کارنل صاحب کے بندوبست کو قایم رکھین اور فوج متعینہ جالور کی تنخواہ ماہ بماہ تقسیم کرادین مگر متواتر تقاضا اور وقتاً فوقتاً فوج بھیجنے سے بندوبست رکھنا غیر مستقل تدبیر تھی کامل و پایدار انتظام کیواسطے ہر قسم کے لوگون سے بمعدلت پیش آنا سردارون اور اونکے ہمراہیون کو ناجایز اعمال سے باز رکھنا اور صلح اور پیشہ پر آمادہ کرنا اور اسطرح بتدریج کل

تباقہ میں امن کرنا ضرور تھا مگر دربار مارواڑ سے ایسی تدبیروں کی ہرگز امید نہ تھی +

بوياتره و باکسر کی جاگیرین چورون کی بڑی مامن ہین قرب جوار مارواڑ وملانی و سندہ و پچلن پور کے غارتگر وہان پناہ پذیر ہوتے ہین بحکم ایجنسی سے براہ راست و نیز معرفت وکیل اونکی انسداد کی متواتر درخواست ہوتی تھی کثرت واردات کی یہہ ثبوت ہے کہ ایک سال مین غارتگری کی اکیس وارداتین وقوع مین آئین ۱۲ مارچ ۱۸۷۱ء کو اس ضلع کے بندوبست کے واسطے مہاراجہ صاحب کو لکھا گیا جواب کچھہ نہ آیا مگر جمیعۃ سوارونکی چوکی مقرر کی گئی جاگیر دارون کے سوار تھے اونسے انتظام کی کیا امید ہولی بخلاف اس بے انتظامی وابتری و دیگر اضلاع کے ضلع گودوار کی خوش انتظامی و فارغ البالی کا حال بالکل نو عدیگر تھا مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کے اہتمام سے اوس ضلع اور سڑک شاہی واقع ضلع مذکور سے غارتگریون کی بود و باش بالکل موقوف ہو گئی اور کوئی واردات مطلق وقوع مین نہ آئی +

پالی اور جودہ پور کے درمیان غارتگری ڈاک کی ایک واردات ہوئی ہرکارہ کے ساتھہ ایک لڑکا سوار تھا وہ بھاگ گیا اور چار غارتگرون نے ڈاک لوٹ لی مجرم گرفتار ہوئے جب تک کوئی بیش قیمتی چیز نہین ہوتی ڈاک کبھی نہین لٹتی ہے اس سے ثابت ہے کہ غارتگرون کو ڈاک کی قسم مال کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور غالباً ملازمان ہرکارہ ڈاک

बोयातरा बाकसर

کی بھی سازش ہوتی ہے ؛

صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی نے سرحد جالور و سروہی پر بندوبست کیا تو غارتگری مین کمی ہوئی اور انصاف وخوش تدبیری سے ٹھاکر لوگ جنکے علاقہ جات اس خود سر ملک مین واقع ہین شرارت سے باز رہے اور حسب تاکید صاحب ایجنٹ فوج کی تنخواہ بروقت ملتی رہی مگر دیگر اضلاع مارواڑ مین ۱۸۷۳ء تک بدستور وہی بدنظمی

सांकरा رہی شمال مغربی سرحد پھلودی پر غارتگران جیسلمیر و سانکرہ علاقہ مارواڑ کو تاخت وتاراج کرتے تھے پالی وقصبہ جات قرب وجوار بدستور اسی مظلومی کی حالت مین تھے اور اضلاع جنوبی گودوارا و سرحد ملحقہ میواڑ پر مینہ اور باوریہ غارتگر بامداد ٹھاکران جنکے علاقہ مین رہتے ہین مسافر و

मारोठ پیشہ ور لوگون کو نہایت تنگ کرتے تھے ماروٹھ واقع مشرق مین بہت فساد تھا اس نواح کے راجپوت مشہور غارتگر ہین اور راجپوتانہ علاقہ شیخاواٹی وبیکانیر کی اتفاق سے گرد نواح کے ملک مین ڈکیتی و غارتگری کرتے ہین ؛

محکمہ ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کو انتظام پولیس کی متواتر فہمائش ہوئی کل ملک مین جان و مال کے کچھہ حفاظت نہونے سے صرف مال آمدنی مین آٹھوین حصہ کا نقصان تھا سفر و تجارت و آمد و رفت بیرونی پر خطر تھے اور غارتگرون کے شر و فساد پر راج کی کچھہ روک نہ تھی ہوشیار ٹھاکر اپنی جاگیرون کی حفاظت اور بکوشش تمام غارتگرون کا تعاقب

کرتے تھے اس سے خالصہ و جاگیر کے دیہات کا فرق دیکھنے سے فی الفور معلوم ہوجاتا تھا کہ خالصہ کا گانون محتاج و ویران ہے اور جاگیر کا آباد اور زر و نق پر متعدد می حفاظت اور طمع اہلکاران سے دیہات خالصہ تباہ ہوئے جاتے تھے +

مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب کو بضرورت کار خانگی مدت تک گودوار سے غیر حاضر رہنا پڑا اس سے وہان کے بلند و باوریہ اور چھوٹے ٹھاکر جو انکو پناہ دیتے تھے ازسر نو چوری و غارتگری کرنے لگے مگر کچھہ خوف نہ تھا کیونکہ مہاراج کنوار صاحب کے پہنچنے پر کل وارداتون کا یک لخت بند ہوجانا ممکن تھا پالی سے چار میل کے فاصلہ پر بجانب آئرن پورہ بہنگی پارسل قیمتی ۹ ہزار ۹ پائی ۹ لٹ گیا سوار جو ڈاک کے ساتھہ آیا تھا بخیلہ جاری بیٹھہ رہا ہرکارہ اکیلا جاتا تھا تین سوارون نے یہہ واردات کی پالی سے اونکا تعاقب ہوا اور سراغ برآمد کی آخرکار سراغ مفقود ہوگیا ہرکارہ ڈاک و سوار پر اشتباہ ہوا مگر کچھہ ثابت نہوا آخرکار راج سے معاوضہ دلوایا گیا +

پانچ وارداتین قتل کی ہوئین اونمین سے چار خاص جودہ پور مین واقع ہوئین ایک واردات مین ایک معزز ٹھاکر مارا گیا قاتل گرفتار ہوا مہاراجہ صاحب نے اوسکو بتاریخ ۱۳ ستمبر سزاے پھانسی دی ایک اور قاتل گرفتار ہوکر قید ہوا مگر دیگر مجرم مفرور ہو گئے +

موضع تھولہ واقع مارواڑ مشرقی مین مارچ سنہ ۱۸۷۱ع مین ایک اقبال کی

पोला

عورتکا ستی ہوئی اوسکے رشتہ دارون اور حکام موقع کو سزا و قید و جرمانہ ہوئے اور مہاراجہ صاحب نے اس جرم قبیح کے وقوع پر کمال ناخوشی ظاہر کی ❊

ضلع ملانی مین کوئی بڑا فساد نہوا مفسدون کو متواتر سزا ہونے سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوئی اور لوگون کی عادت مین بہت شایستگی آئی یہہ نتیجہ جرایم خلل انداز امنیت خلایق کے عوض بجاے جرمانہ قید کر سزا دینے سے حاصل ہوا خصوص چوری مین کہ یہہ جرم اس ملک مین بکثرت وقوع مین آتا ہے بجز قید کے اور کچھہ سزا نہ دیگئی ❊

اگرچہ اس ضلع مین اندرونی بدنظمی اور وارداتین کم ہوئین مگر پولیس کا انتظام خاطر خواہ نہونے سے غارتگران علاقہ مارواڑ و جیسلمیر کے حملونسے امن و اطمینان نرہا ایک واردات مین کل گانو لوٹ گیا اور چند ڈکیتی کی وارداتین وقوع مین آئین کوئی مجرم گرفتار نہوا مدعیون کی حقرسی محکمہ پنچو کلا دسے کرائی گئی سبب اسکا یہہ کہ سواران مارواڑ جو حفاظت کے واسطے متعین تھے نہایت شکستہ حال تھے اونسے جس حال مین کہ ہر سر موقع حفاظت نہین ہوسکتی تھی پچاس میل چلنے والے غارتگرون کا تعاقب کب ہوسکتا تھا ❊

हाचिंसन

ब्लेर

سنہ ۱۸۹۹ء مین لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ میواڑ اور کپتان بلیر صاحب متعینہ لونک نے اپنے علاقہ کے سرقت پیشہ اقوام باوریہ و موگھیون کی نگرانی کے واسطے قواعد مناسب مقرر کرے تھے

اوسی پر توے پر میجر والٹر صاحب نے مارواڑ مین پہنچتی ہے واسطے ضبط و نگرانی باوریون کے کہ علاقہ مارواڑ خصوص سرحد اجمیر پر اکثر بن شرارت کرتے تھے مجموعہ قواعد جاری کیا اور کل بڑے ٹھاکرون سے اوسکے بموجب عمل کرنے مین راج کی امداد و اعانت کرنیکے واسطے اقرار نامجات تحریر کرائے قواعد مذکور کا مقصود دفعات ذیل مین لکھا جاتا ہے + बाबदर

اول کل باوریون سکنا سے دیہات کے نام حسب تفصیل یعنی کتاب آم نویسی مین درج رہا کرین +

دوم بلا اجازت نامہ کے کوئی باوریہ اپنے گانون سے نجانے پاوے اور جو شخص بلا اجازت نامہ کسی مقام پر گرفتار ہوتا وقتیکہ اوسکی صفائی کی تصدیق دیہہ مسکن سے نہو جاوے قید رہے +

سوم کل باوریون سے ہتیارے لئے جاوین اور اونکے پاس اونٹ اور گھوڑے نہ رہنے پاوین +

چہارم مالکان دیہات مسکن باوریہ اونکو حتی الامکان کاشتکاری مین مصروف رکھین اور دیگر مزارعان کی نسبت اونسے کم لگان لین +

پنجم مالکان دیہات اپنے گانون مین رہنے والے باوریون کے بداعمال کی بابت ذمہ دار وجوابدہ سمجھے جاوین اگر کسی مالک دیہہ پر کہ زیادہ تر ٹھاکر مین ثابت ہوگا کہ وہ باوریون کو ارتکاب واردات پر آمادہ کرتا ہے یا یہہ کہ وہ مال مسروقہ و مغروقہ مین سے حصہ لیتا ہے تو علاوہ واپسی دلائے جانے زر معاوضہ کے مالکان مذکور سے ایک سال کی جمع بطور جرمانہ وصول کیجاویگی

اس قسم کے قواعد راجپوتانہ کی کل ریاستون مین جاری ہو جاوینگے
تاوقتیکہ کل رئیس اسطرح بالاتفاق کوشش نکرینگے ان سرقت پیشہ لوگون
کے دلون مین محنت کی عادت پیدا نہوگی اور نہ اونکے جرایم کا انسداد ہوگا
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب نے ان قواعد کو بہت خوشی سے جاری کیا
اس سے ثابت ہوا کہ انکو اپنے علاقہ کے انتظام کا بہت شوق ہے
اور ایسے ہی قواعد مینا اور بھیلون کی نسبت جاری کرنے کی تجویز درپیش
ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ سب سے
بہتر ترکیب یہہ ہے کہ ان لوگون مین سے سرغنون کو گانؤن مین باستقلال
رکھکر کاشت زراعت مین لگا لیا جاوے اونمین سے اکثر اپنے حقوق
دیہات کے تلف ہو جانیکے شاکی ہین اونکی تحقیقات اور دادرسی کیجاوے
ان تدبیرون سے یقین ہے کہ مثل سکنائے مگرہ علاقہ اجمیر کے جو اسکے
زیادہ ڈاکو و غارتگر تھے یہانکے بدپیشہ لوگ سلامت روی اختیار کرینگے
لفٹنٹ کرنل کارنل صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی و کمینڈنٹ
इर्रेग्यूलर फ़ोर्स آیرن پورہ اررگیولر فورس کی تدبیرات انسداد جرایم و فوجی سرحد مارواڑ
و سروہی بہت کارگر ہوئی ہین جس میعاد کے واسطے مارواڑ کا یہہ حصہ صاحب
موصوف کو مفوض ہوا اکتوبر سنہ ۱۸[illegible] مین ختم ہوا مگر اونکے انتظام سے
مارواڑ سروہی مین وارداتون کا انسداد مطلق ہوگیا غالب ہے کہ
مہاراجہ صاحب اوسکا آیندہ کو جاری رہنا پسند کرین کرنل کارنل صاحب
کو بدمعاشون کے حالات دریافت کرنیکے ایسے ذریعہ حاصل ہین کہ جنکا

پولٹیکل ایجنٹ و دربار ماروارڑ کو نہین ہین پس اگر اونکے انتظام مین تبدیل ہوگا تو باعث افسوس ہے +

سنہ ۱۸۷۹ع مین چند باوریہ ملزمان جرایم مختلفہ گرفتار ہوے اور قواعد مجریہ پر بھی بخوبی عمل ہوا مگر یہہ لوگ ایسے شاطر چور ہین کہ جبتک کل ملک مین بتفرق پھیلے ہوئے ہین جس قدر نگرانی اونپر رہنی چاہیئے نہین رہ سکتی ہے اسواسطے دربار کا ارادہ ہے کہ اونکو جمع کرکر کسی ایک مقام پر آباد کرین اور زمین مقرر کرکر کاشت کے واسطے زمین دین کہ اسطرح اونکی نگرانی اور عملدرآمد قواعد بہ آسانی ہو سکینگے چونکہ باوریہ لوگ کل دیہات مین چوکیدار اور کھوجی ہین شاید سبب اسکا یہہ ہے کہ چور کی گرفتاری کیواسطے چور چاہیئے پس ایک جا آباد ہونے پر بھی ہر ایک گانون مین ایک کا رہنا ضرور ہوگا مگر اوسکی نیک چلنی کی بابت گانون کا نمبردار ذمہ دار سمجھا جاویگا +

مینون نے کہ موذی خلایق ہین عرصہ آٹھہ ماہ سے بہت سنگین و بیرحم وارداتین کرکر شورش کری قصبہ دلوائر علاقہ میرواڑہ اوسی نام کے دیواGर گھاٹہ پر کہ وہان سے میرواڑہ و مارواڑ کا رستہ ہے سرحد پر واقع ہے وہان پولیس کا اسٹیشن ہے اور اونکی مدد کیواسطے پلٹن میرواڑہ کی جمعیت رہتی ہے اور حال مین کثرت وارداتون کے سبب سے صاحب کمشنر اجمیر نے گھاٹہ کے پیچھے ایک چوکی مقرر کی تھی اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ع مین مینون کا ایک گروہ بارہ کے تیجے جمعیت سرکاری کو تاکتا ہوا بالیان پولیس کو نظر آیا بعد ازان اونے

ایک بنجارہ کو بہ زبردستی لوٹ لیا بنجارہ نے پولیس مین استغاثہ کیا انھون نے
غارتگرون کی سراغ برآری کر کر مارواڑ کے ایک گاؤن مین کہ پناہ دہی
مجرمان کیواسطے مشہور تھا تعاقب کر کر جا گھیرا جس حالت مین کہ اہالیان پولیس
हुड कोन्स्टेबिल باشندگان دیہہ سے گفتگو کرتے تھے اونپر بندوقین چلنے لگین ایک ہیڈ
کانسٹبل پولیس ایک نایک پلٹن میرواڑہ اور موضع دیوائر کا مقدم مارے
گئے اور پھر اونکی نعشون کو مینون نے خراب کیا ؛

بفور اطلاع اس واردات کے مہاراجہ صاحب نے گرفتاری مجرمان
مین کمال کوشش کی مگر مجرم اس خیال سے کہ ملازمان سرکار انگریزی
کی خونریزی ہوئی ہے ضرور تلاش وگرفتاری ہوگی اپنے مامن
डीसूरी واقع اراولی کو مفرور ہو گئے مہاراجہ صاحب بمقام دیسوری واقع
سرحد میواڑ و مارواڑ دامن کوہ اراولی پر صاحب ایجنٹ سے ملاقی ہوئے
اور سرکوبی وسزادہی مجرمان کی تدبیرین بتلائین تھوڑے دنون بعد
مہاراجہ صاحب نے دیسوری سے مینون کے گروہ پر حملہ کیا کہ اوسمین
چھ نامی مینہ جو پولیس دیوائر پر حملہ کرنے مین شریک تھے مارے گئے
اس حملہ نے اگرچہ اوسوقت باعث اطمینان ہوا مینون کو انتقام پر آمادہ
کر دیا اس قوم کے لوگ میواڑ و مارواڑ و سروہی تینون ریاستون مین
رہتے ہین جب کسی ایک ریاست مین اونکا تعاقب کیا جاتا ہے دوسری
مین جاکر پناہ پذیر ہوتے ہین ہر مقام پر اونکی دوستی و ملاقات سے
ٹھاکران وغیرہ اونکو کھانا کپڑا اور رہنے کے واسطے مکان دیتے ہین

اور مال مسروقہ و مغرورہ مین سے حصہ لیتے ہین جب سے یہہ حملہ ہوا وارداتین
کثرت سے ہونے لگین تو اعدادان فوج کو اونپر متعین کرنا غیر ممکن تھا
کیونکہ پناہ کے مقدمات ایسے جا بیر ہین کہ وہان سپاہی نہین جا سکتے تھے
پس یہہ تجویز قرار پائی کہ مخبر تعینات کر کر اونکی تلاش کرائی جاوے اور جہان
وے ملین گرفتار کر لیا جاوے یا مار دیا جاوے اور دوسرا طریقہ یہہ
مناسب نظر آیا کہ اونکے پناہ دہندون اور معاونون کو سزا سے کامل دیجاوے
چونکہ اس زمانہ مین انھون نے کل ملک کو اپنا دشمن کر لیا ہے اور ہر ایک
شخص اونکا متلاشی ہے یقین ہے برسات سے پیشتر اونکے زیادہ تر آدمی
گرفتار ہو جاوینگے یا مارےجاوینگے اونمین سے گیارہ کس حال مین بمقام
پالی مارے گئے اور ہر ایک انمین سے نہایت سنگین جرمون کا مجرم تھا
اور جو سزا پائی اوسکا بخوبی مستحق تھا +

مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ ایک دفعہ مفرورون کو سزا دیجاوے اور سنگین
مجرم گرفتار ہو جاوین تب باقیماندہ کو امن دیکر مثل باوریون کے کسی
گانؤن مین آباد کیا جاویگا مہاراجہ صاحب مینون کو اپنی فوج مین بھی بھرتی
کرتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صلاح دی کہ اگر اونکی ایک کامل
پلٹن بھرتی کیجاوے تو بہت اچھا ہو کہ نوکر بھی اچھی بنینگے اور اپنی کل برادری
کی نیک چلنی کے کفیل ہو جاوینگے +

مینون کی زیادتی کی نظیر مین ایک واردات کا حال کہ اندنون وقوع
مین آئی لکھا جاتا ہے ۱۶ فروری سنہ ۶۲ء کو بوقت شب موضع داناپور थानापुर

علاقہ ماروار سے ایک بھینس اور دو بیل دو سا ہوکاروں کے چوری گئے دوسرے روز گانوں کے اونیس آدمی مویشی مسروقہ کی تلاش میں گئے اور اوسی گانوں کے جنگل میں مویشی مل گئے مویشیوں کے سراغ سے
सिरोही دسے مجرمون کی تلاش میں سروہی میں پہنچے چند آدمی تشنہ تھے پانی پینے لگے اس عرصہ میں مینون کے گروہ نے اونپر بندوقیں چلائیں اور پانچ مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے ان لوگون کے نام معلوم ہیں لیکن ناہیے کہ گرفتار ہونگے۔

شروع ۱۸۷۴ء میں مہاراجہ صاحب جے پور نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت تجویز کی تھی کہ سرحدون پر ایک علاقہ کے مجرم دوسرے علاقہ میں ہون وہ حسب درخواست افسران موقع گرفتار کرا دئے جاوین اور جب مہاراجہ صاحب جودھ پور تشریف لائے تھے تب دونون مہاراجگان کے باہم اس باب میں گفتگو ہوئی تھی چنانچہ مہاراجہ صاحب جودھ پور نے اس تجویز کو بہت پسند کر کر حسب ضابطہ منظور کیا اور بعد ازان میواڑ و سروہی و پھلن پور کی ریاستون سے بھی بندوبست ہوگیا اسکے سوا سب مہاراجہ درباروں نے یہہ بھی منظور کر لیا ہے کہ ایک ریاست کے اہالیان پولیس جبکہ سرگرم تعاقب مجرمان ہوئے دوسری ریاست کے علاقہ میں چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین پولیس کو اطلاع دیکر مجرمان گرفتار شدہ کو اونکے سپرد کر دین اور پولیس اونکو لازم ہے کہ رسید دین اور تا وقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی ہو قیدیون کی حفاظت اپنے ذمہ سمجھین

اسیطرح اگر کسی راج کے پولیس کو دوسرے راج کے علاقہ مین مجرمون کے خفیہ یا علانیہ رہنے کی اطلاع ہو اونکو اجازت ہے کہ اوس راج کی حد کے اندر جاکر وہان کی پولیس کو مجرمون کی نشاندہی کرین اور اونکو لازم ہے کہ مجرمون کو گرفتار کر کر رسید دین اور تاوقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی ہو ذمہ داری سے قید رکھین +

گرفتاری مجرمان مین ابتک نفسانیت باہمی نہ منجانب رؤسا بلکہ منجانب اہلکاران سے بہت ہرج رہا ہے ریاست کا ہر ایک اہلکار علاقہ کو اپنی عاملدارہ ریاست تصور کرتا ہے اور اوسکے قانون و قواعد کو قایم دیکھو نز کہ منجملہ حکومت ہندوستان سے سب سے مختلف طور پر مبنی سمجھتا ہے اگر ان قواعد پر جواب منظور ہوئے ہین صداقت و احدیت کے ساتھہ ہر ایک ریاست کے اہلکار عمل کرینگے تو جو حد مغایرت ابتک راجپوتانہ کے رئیسون اور اونکے اہلکاران کے درمیان واقع ہوکر کل مخلوقات کے حق مین باعث ضرر ہوئی ہے شکست ہو جاویگی +

اس سال مین غارتگری کے چہ واردا تین ہوئی ہین اگست ۱۸۷۷ء مین چھہ سوارون نے رتلام کے جوہری کو راستہ جودہپور مین لوٹ لیا کہ حسب بیان اوسکے اوسکا پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ کا مال گیا مہاراجہ صاحب نے بفور استماع حال اونکے تعاقب مین جمعیت تعینات کی کہ دو آدمی گرفتار ہوئے اور باقی مفرور ہو گئے چار شخص جو گرفتاری سے بچ گئے اونکی نسبت کہتے ہین کہ زمرہ باغیان تحت ٹھاکر کھا لوٹے سے تھے کہ اونسے

रवाद

۵۷ء کی بغاوت زور آور سنگہ واقعہ ناگور مین مدد دی تھی اور اوسوقت
سے ابتک مارواڑ مین حملہ کرتا رہا ہے دربار کو اونکی بہت تلاش ہے
اور یقین ہے کہ وے جلد گرفتار ہوکر سزا پاوینگے وے مارواڑ مین نہین
رہتے ہین مگر قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ پذیر ہین اس
سبب سے اونکی گرفتاری مشکل ہے +

دسمبر مین چند مسلح شتر سوار دن کے وقت سکھون کو جو مال تجارت لیکر اس
علاقہ کے جنوب مشرقی حصہ مین جاتے تھے حملہ کر کر لوٹ لیا کہ جسسے بیان
مدعیان اونکے اونیس اونٹ اور مال قیمتی زائد از دو ہزار روپیہ جاتا رہا
اور ایک آدمی مر گیا مدعیون کے پاس کوئی ہتیار اور محافظ نہ تھا اور
چونکہ وے مدت سے مال فروخت کرتے ہوئے پھرتے تھے ان
خونخوار سارقون کو اونکے حال سے بخوبی واقفیت ہوگئی تھی دربار
مارواڑ نے سراغ سارقان علاقہ جیسلمیر مین پہنچنے کے کچھ ثبوت نہ دئے
اس سبب سے محکمہ پنچکلان نے راج جودہ پور پر ڈگری [illegible] کی

اس تفصیل سے قیمت شتران [illegible] خون بہا وارثان مہلوک کو [illegible]
[illegible] [illegible] فی [illegible]

کردی مگر محافظ نہ رکھنے اور رہبر نہ لینے کے سبب سے مال مسروقہ کا دلانا تجویز نہوا
ضلع پھلن پور مین ایک واردات ڈکیتی کی مع مجروحی وقتل کے
وقوع مین آئی وہان کے پولیس نے گرماگرم تعاقب کر کر مجرمونکا
مارواڑ مین پتہ لگایا اور حاکم ساچور کو اطلاع دی اوسنے فوراً سوار سान्चोर

متعاقب کئے کہ ایک گانون واقع ملانی مملوکہ بھاٹیان مین سراغ لگا
اور دو آدمی گرفتار ہوئے انھون نے ارتکاب جرم کا اقبال کیا
اور سزا کے واسطے پالن پور کو بھیجے گئے چونکہ زمینداران ملانی نے
مجرمون کو پناہ دی اور انجام مین چار آدمیون کو مفرور کر دیا وہانکے
افسر جنہنے باوجود اس علم کے کہ مجرم گانون مین ہین اور مرتکب جرم ہوے
ہین اونکے تعاقب سے انکار کیا چھہ مہینے کے واسطے پابجولان بامشقت
قید ہوا اور مقدم دیہہ کو تلاش و گرفتاری مجرمان کے واسطے ایک
مہینے کی مہلت دی گئی کہ بصورت عدم گرفتاری اونکے مستوجب
سزا سخت ہوا +

مارچ سنہ ۱۸۷۴ء مین زر کثیر سکہ میکسیکو کی ڈکیتی قریب احمد آباد کے मेवसका
وقوع مین آئی اس روپیہ کو مع کسیقدر زعفران کے تین اونٹون
پر احمد آباد سے اودیپور کو لیجاتے تھے احمد آباد سے دوسری منزل
پہنچنے کے وقت حملہ ہوا چھہ مسلح راجپوت مارواڑ کے بظاہر [illegible]
گائکواڑ کو اتار دینے کے واسطے بڑودہ مین گئے تھے ہتھیارون کا बड़ोदा
پروانہ پالن پور سے لیگئے تھے بڑودہ مین صاحب رزیڈنٹ سے
دوسرا پروانہ ہونیکی درخواست کی اونکو شبہہ پیدا ہوا اور صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو لکھا انھون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
دیپی سنگ نام ایک ٹھاکر متوطن جودھپور نے بلا اطلاع مہاراجہ
صاحب بھیجی تھی اور ٹھاکر نے کو بیان کیا کہ بڑودہ یا ایڈر مین इडर

سیری دختر کی شادی مقرر کرنیکے واسطے گئے تھے +

موقع واردات پراس دیبی سنگھ کا خط اسمی ٹھاکر بیرم سنگھ افسر سواران مذکور پڑا پایا اس سبب سے اونپر شبہ قوی ہوگیا بذریعہ تار برقی دربار کو اطلاع دیگئی اور وقت معاودت سواروں کو فوراً گرفتار کر لینے کے واسطے خبرداری کی گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اول انھون نے ارتکاب جرم سے انکار کیا مگر اخیر مین چار سے اقبال کیا اور کسیقدر مال مسروقہ اپنے گانون مین دفن کیا ہوا برآمد کردیا اونکا بیان ہے کہ وقت ارتکاب واردات بیرم سنگھ ایڈر مین تھا وسنکے ساتھ نہ تھا خواہ وہ ایا ہو اسمین شک نہین کہ اگر وہ اصل مجرم نہین تو رازدار ضرور تھا یہہ لوگ تحقیقات و سزا یابی کے واسطے بڑودہ کو بھیجے گئے جنھون نے جرم سے اقبال کیا ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ اس ڈکیتی مین ٹھاکر کساٹ کے آدمی بھی ہمارے شریک تھے اور ٹھاکر کھاڑ کے آدمیون کے سیٹھہ مالک مال کے گماشتہ نے روانگی مال کی اطلاع دی تھی مگر یہہ سماعی شہادت ہے کجاون اور سانبھر کے درمیان مین ایک تلوار بند آدمی نے ہرکارہ ڈاک پر حربہ کیا ہرکارہ نے اگرچہ مجروح شدید ہوگیا تھا ڈاک کے تھیلہ کو صحیح و سالم قریب ترین پولیس مین پہنچا دیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مجرم و ہرکارہ کے درمیان پہلی عداوت تھی کہ مجرم بھی پیشتر ہرکارون مین نوکر تھا اور اوس کا مقصد صرف ہرکارہ کو مارنیکا تھا ڈاک لوٹنے کا نہ تھا +

جنوری سنہ ١٨٧٢ مین مسٹر میکنیر صاحب اسسٹنٹ سروے ٹوپوگرافیکل سروے مेवानेर टापोग्राफिकल सर्वे काना
کے ایک مقام معروف کنا پر کہ قریب کوہ اراولی ہے صبح کیوقت پیمایش
مین مصروف تھے ایک راستہ کی موڑ پر اونکو سات کس مینہ ملے
پچھلے آدمی نے چاہا کہ راستہ سے علیحدہ ہو کر چلا جاوے اسپر صاحب
کو شک پیدا ہوا اور اوسکو ٹھہرنیکے واسطے کہا وہ بھاگا صاحب اوسکے
پیچھے بھاگے مینہ نے صاحب کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھکر تیر چلایا مگر
حسن اتفاق سے نہ لگا صاحب نے اوسپر چھرہ بھری ہوئی بندوق
چلائی وہ اگرچہ زخمی ہو گیا مگر بھاگتا گیا آخرکار صاحب نے اوسکو گرفتار
کر لیا معلوم ہوا کہ وہ مشہور باغی ہیر کا مینون مین سے ہے اور हीरका
سروہی کا رہنے والا ہے چنانچہ اوسکو باتفاق دیگر مینون کے سزا ہوئی सिरोही
مینہ کو ٹھہرانے مین اور جب وہ بھاگا تھا تعاقب کرنے مین میکنیر صاحب
کی دانائی نہوئی کیونکہ اوس نواح مین بن بہت گہرا ہے عجب نہ تھا کہ
کسی قلب کے مقام پر گھر کر مارے جاتے لیکن یہہ صاحبان انگریز جرءت
بہت کم کرتے ہین اور میکنیر صاحب اوسکے متعاقب نہوتے تو غالب
ہے کہ ہیر کا اونکی طرف تیر بھی نہ چلاتا مگر اونکی بہادری کا نتیجہ اگرچہ پیچھے
اچھا حاصل ہوا کیونکہ ہیر کا متواتر مرتکب جرایم ہوا تھا اوسکی گرفتاری
اسوقت مین غنیمت تھی +

سرحد جالور و سروہی پر کرنل کارنل صاحب کے اہتمام سے بہت فائدہ ہوا जालोर सिरोही
بخلاف ابتری و بدنظمی سابقہ کے اب بالکل امن و انتظام ہو گیا ہے چونکہ

میعاد انتظام منقضی ہو گئی ۳۰ جون سنہ ۱۸۶۹ع سے اس سرحد کا بندوبست
پھر مہاراجہ صاحب کو دیا گیا امید ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنے اہلکارون
کی معرفت اس سرحد کا انتظام بہت ہوشیاری و دانشمندی سے
کراوینگے اور فوائد انتظام کرنل کارنل صاحب زائل نہوونگے نومبر
वोयानरा سنہ ۱۸۷۳ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مع پنچو کلاء رجستان بویانرہ
क्राफ़ोर्ड पर पारकर पेर مین پہنچکر باتفاق کپتان کرافورڈ صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ تھرو پارکر
و لفٹننٹ بیٹ صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سرقاہی مقدمہ قتل صوبہ دار
و نایک پولیس سندھ وقوعی سنہ ۱۸۷۳ع کی تحقیقات کی اس تحقیقات مین
मोरवा ۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک سترہ روز لگے صرف ایک قیدی مسمی ہوریا
راٹھور کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا کہ عدالت نے اوسکے واسطے سزاے
پھانسی تجویز کی اور نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل
اس تجویز کو منظور کیا کہ بمقام ایرن پورہ اوسکو پھانسی ہوئی ؂
منجملہ ٹھاکران بویانرہ ایک شخص مسمی کیسر سنگہ ماخوذہ مقدمہ ڈکیتی وقوعی
علاقہ سندھ گرفتار ہوکر صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ تھرو پارکر کو سپرد
کیا گیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ بویانرہ مدت سے بدمعاشان ملک گردو نواح
کا جاے پناہ ہو رہا ہے خود ٹھاکرون سے شیر و شکر ہو رہے ہین اور
مال مسروقہ مین حصہ لیکر سارقون کو پناہ دیتے ہین اور خود بھی اکثر
حملہ آوری ہوتے تھے مہاراجہ صاحب نے اونکی جاگیرین ضبط کین اور
اونمین سے چار شخص کو پانچ پانچ برس کے واسطے قلعہ ناگور مین قید کیا

اور انقضا سے میعاد قید پر وے اپنے موروثی جاگیروں کو واپس جا
یاوینگے مگر کسی ایسے علاقہ مین جہان اونکی خاطر خواہ نگرانی ہو سکے اونکو
زمین ملجاویگی +

واسطے گرفتاری کاراول سرغنہ مجرمان قاتل پولیس مہاراجہ صاحب نے کारावल
ایکہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے مگر جنوری گذشتہ مین اہالیان پولیس
جالور نے جسکو وہ ضلع پہالن پور مین ملگیا اوسکو مار ڈالا اوسکے ساتھہ
بھگوجی نامے شریک گروہ باغیان دیدآ جسکی گرفتاری کے واسطے मकपूरनी
گورنمنٹ بمبئی سے ایکہزار روپیہ کا اشتہار تھا مدت تک نہ ملا اوسکو جنوری हीरा
مین بویاترہ کے قریب جالور کے سپاہیون نے گرفتار کیا چونکہ دونون ریاست
کے اہالیان پولیس نے گرفتاری مجرمان مین بہت جانفشانی کی تھی
انعام مقررہ دونون کو برابر تقسیم ہوا کیونکہ اگر اہلکاران جیلن پور
نہ دباتے تو وے اسطرف بھاگ کر نہ آتے +

ان دونون نامی مجرمون کی گرفتاری سے اس کل وحشی اور ویران
ملک مین بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا اور باشندگان علاقہ کو ایسی جرأت
ہوگئی کہ اوسکی از حد ضرورت تھی اور غالب ہے کہ اونکی یاد سے مدت
تک نہ جاویگی +

اکتوبر ۱۸۸۱ع مین باغی ٹھاکر کہاڈوک گروہ مین سے جوان سنگہ نامے ایک
شخص کو اہالیان پولیس جودہ پور نے گرفتار کیا بمقدمہ ڈکیتی موضع
دیہہ گاؤن کی اوسکی ایک شرکت دریافت ہو کر محکمہ نجوکار میں تحقیقات देहगांव

ہوئی اوسنے بشراکت دیگر کسان مجمع کے ارتکاب جرم کرنیکا اقبال کیا اور
اوسکے حق مین قید چودہ سال بعبور دریاے شور تجویز ہوئی اور دیگر
اشخاص کی نسبت بھی جرم ثابت ہوکر اونمین سے سات کس چودہ سال کو
بعبور دریاے شور قید ہوئے اور دو کس مین سے ایک پانچ سال کے
واسطے اور دوسرا تین سال کیواسطے محبس اجمیر مین قید ہوئی بجز جواہر سنگھ کے
ٹھاکر کھاڑو کا کل گروہ اڑادر ہا اگست مین گیان سنگھ برادر ٹھاکر نے
مع آٹھ دیگر کسان کے گھوڑون پر سوار ہوکر خاص کھاڑو و دیگر دیہات
مین بہت ظلم و تعدی کی ایک آدمی کو مارڈالا پانچ آدمیون کو زخمی کیا
ایک مہاجن کے گھر کو لوٹ لیا اور اوسکو بھی مجروح کیا اور پھر بھاگ گئے
اور میواڑ مین اونکا سراغ لگا میواڑ و مارواڑ کے دونون درباروں نے
گرفتاری گروہ کے واسطے انعام مقرر کئے اور مہاراجہ صاحب نے
بہ کوشش تمام تلاش و جستجو کرائی مگران تدبیرون کے بعد اُنھون نے
مارواڑ مین کوئی واردات انکی سنہ ۱۸۷۶ع مین جرایم خصوص سنگین ڈکیتی
بہت کم وقوع مین آئین صاحب کمشنر اجمیر اور صاحب سوپرنٹنڈنٹ
تھر پارکر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ طرفین کو مارواڑ کی سرحد پر بہت انتظام
ہوگیا ہے جب سے ٹھاکر بوپا ترہ قید ہوا ہے ملک واقع سرحد پر
मेराद تھیراد و کھیلن پور مین ہر طرح امن امان رہا ہے ٹھاکر بشن سنگھ کھاڑووالا
نے چندان شورش نہ کی مگر جس زمانہ مین بماہ جنوری مہاراجہ صاحب
کلکتہ مین تھے اوسکے مجمع مین سے ایک شخص زورجی نامی نے

مع چار دیگر اشخاص کے موضع نیکلی وجیرہ واقع مارواڑ کے درمیان گاڑی | नीमच
محولہ پارچہ پر حملہ کر کر لوٹ لیا بعد ازان وہ قریب کھروہ گھوڑون کو پانی | जीरन
ملانے کے واسطے ایک تالاب پر گئے وہان اونکو کھروہ کے سوار | खरवा
نے اونکو شبہ پیدا ہوا وہ نتھین اپنے ساتھ لیگئے اول تو وے تھوڑی
دور تک سوارون کے ساتھ گئے اور پھر تھاس کے بارکے احاطہ مین پہلے
گئے ہتھیار دینے سے انکار کیا مگر آخرکار زورجی نے اپنے ہاتھ سے
چار گھوڑیان مار ڈالین اس غرض سے کہ چھاکر دن کے آدمیون کے
ہاتھ نہ آوین اور فوجدار جھار تھ سنگہ ملازم ٹھاکر کو گولی سے مارا اور تین
چار آدمیون کو مجروح کیا کھروہ کے سوارون نے بھی بندوقین چلائین
اور زورجی مارا گیا باقی چار آدمیون نے ہتیار ڈالدیے اور گرفتار
ہوئے زورجی نے بہت سنگین وارداتین کرین تھین اوسکے مرنے
اور دیگر چار کے قید ہونے سے بشن سنگہ کے گروہ مین بہت کمی آگئی وہ
میواڑ کے علاقہ مین مخفی ہے زورجی اور اوسکی ہمراہی ناتھدوارہ کی | नाथद्वार
طرف سے ارتکاب واردات کیواسطے آتے تھے ٭

جن مینون پر تاکید و تنبیہ و سزا دی ہوئی تھی آباد ہو کر نیک چلن ہو گئے
ہین مگر علی العموم اس قوم کے کل لوگون نے اپنے بد پیشہ کو نہین چھوڑا
اگرچہ اب وارداتین کم ہوتی ہین اور یہی حال باوریون کا ہے کہ
جو لوگ سوجت مین آباد کئے گئے تھے نیک چلن ہو گئے مگر اس قوم کے | सोजत
دیگر لوگ واردات کرتے ہین مہاراجہ صاحب ان لوگون کے ہر ایک گاؤن

کی آبادی کی تعداد تحقیق کرتے ہین بعد دریافت تعداد اونکی وارداتون
کے انسداد کی تدبیر ہوگی سو جنتکا بندوبست ایسا کارگر ہوا ہے کہ
مہاراجہ صاحب باوریون کی آبادی کی دیگر اضلاع مین بھی ویساہی
بندوبست کیا چاہتے ہین اگرچہ یہہ بندوبست پہلے ہی ہوگیا ہوتا
مگر ہندوستانی ریاستون مین کارروائی بہت سستی سے ہوتی ہے
کچھہ عرصہ ہوا کہ مارواڑ کے باوریون کے ایک بڑے گروہ نے میواڑ
لौहै کے علاقہ مین حملہ کیا اور جاگیردار لونی واقع مارواڑ نے اونکا مقابلہ کیا
چند کو مار ڈالا اور بہت گرفتار کر لئے یہہ امر بہت خوشی کا باعث ہے
کہ اضلاع کے سرداران انسداد جرایم مین کوشش کرنے لگے ہین ؛
मालाकम ضلع ملانی کی نسبت سنہ ۱۸۴۹ع مین میجر مالکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ نے
لکھا تھا کہ قانون وراثت سے متواتر نزاع و تکرار پیدا ہوتی رہتی ہین
اونکے سبب سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو بڑی مشکل پیش آتی ہے
اب تک باوصف انقضاء مدت اس مشکل مین کچھہ کمی نہوی ہے بلکہ سرکار
انگریزی کی حکومت سے جسقدر لوگون کی آسودگی زیادہ ہوئی ہے
تکرار و مقدمہ بازی زیادہ ہوتی گئی ہے چونکہ ملانی کا کل علاقہ جاگیرون
مین منقسم ہے اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اوسے لازم آتا ہے کہ
اپنے خاندان کی چھوٹی شاخون کی معاش کا بندوبست کرے بڑے
ٹھاکر اپنی جاگیرون مین محفوظ ہو کر اور اونکی بابت خفیف مطالبہ
फ़ौजबल بشکل فوج بل اپنے آقا مہاراجہ صاحب جودھپور کو ادا کر کے اپنے قایم

دعوی استحقاق زمین پر قایم رہتے ہین اور چونکہ اس زمانہ مین جدید ملک حاصل کرنیکا راستہ بالکل بند ہے جب موقع لگتا ہے وسے اپنے بھایی بندون کی مملوکہ زمین پر قبضہ کر لیتے ہین کہ اس سے مقدمات کثیر پیدا ہوتے ہین ❊

مثلاً نگر کی جاگیر مین دو کوٹھریان ایک راوت جی کی اور دوسری انکے راج کی ہین راوت جی کی کوٹھری مین راوت گمان سنگہ متبنی ہو کر مالک ہوا اور انکے راج جیکی مین اوسکا بیٹا بھبوت سنگہ مالک رہا جب تک بھبوت سنگہ نابالغ رہا گمان سنگہ اوسکی جاگیر کا بھی بندوبست کرتا رہا اب بھبوت سنگہ نے جوان ہو کر اپنی جاگیر سنبھالی تو اوسنے اپنے باپ پر اجزار جاگیر چھین لینے کا استغاثہ کیا اور انکے درمیان سخت عداوت ہو گئی دورہ ملانی مین صاحب ایجنٹ نے اونکی باہمی رضامندی مین بہت کوشش کی مگر کارآمد نہوئی کُل ملانی کے لوگ فریقین مین سے کسیکی طرف ہو گئی اوسلئے فیصلہ واجب کرایا جانا غیر ممکن تھا لاچار صاحب نے سب رویداد تحقیقات خود فیصلہ کیا ملانی مین رانہ اس مدت سے حاکم سے ابہی صاحب نے اوسکو مقرر کیا تھا اوسکا یہہ کام ہے کہ صاحب سوپرنٹنڈنٹ ملانی یعنی صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ کو برامرسے مطلع رکھے جاگیردارون کو ظلم نکرنے دے فوج بل بروقت وصول کرتا رہے ملک مین انتظام رکھے اور امثلہ مقدمات فوجداری و دیوانی جنکا بروے پنچایت فیصلہ ہو ملاحظہ و حکم صاحب سوپرنٹنڈنٹ کے واسطے ارسال کرے ❊

नगर

راج مارواڑ کی بڑی خرابیون مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ وہان جیلخانہ کا مکان شہر کے وسط مین ہوا ہوا تھا اور تعداد کثیر قیدیون کے لایق بالکل نہ تھا جب قیدی مشقت کیواسطے جاتے تھے تو انکو شہر کے تنگ اور آبادان کوچون مین ہوکر گذرنا پڑتا تھا کہ وہان سے بھاگ جانا دشوار نہ تھا مہاراجہ صاحب نے باختیار ہوتے ہی فوراً اس کام پر توجہ کی اور شہر سے باہر بڑا جیلخانہ تعمیر کرانیکا ارادہ کیا اتفاق حسنہ سے شہر کے سوجت دروازہ سے باہر ایک بہت بڑی مضبوط عمارت صحت بخش موقع پر تھی اوسمین بذریعہ دیوارون کے مکانات کو باہم علیحدہ کر کے اور کچھہ اضافہ و ترمیم کر کر جیلخانہ کے واسطے تجویز کیا گیا کہ راجپوتانہ کے بہترین جیلخانون مین سے ہو گیا حسب درخواست مہاراجہ صاحب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے چیف انسپکٹر جیلخانہ جات ممالک مغربی و شمالی کو لکھکر معرفت ڈاکٹر واکر صاحب کے ایک داروغہ جیلخانہ اور دو منتظم مکانات جو قواعد جیلخانہ مروج علاقہ انگریزی سے بخوبی واقف ہین نوکر رکھوا دے اسوقت تک حسب دلخواہ خود کام کیا کرتے تھے مگر اب سڑکون پر مشقت کے واسطے بھیجے جاتے ہین اونکو حقہ پینے اور افیون کھانیکی اجازت ہے جنکو وسعت ہے اپنی خوراک کا آپ بندوبست کرتے ہین بازار جاکر خرید لاتا ہے سپاہی حفاظت کیواسطے ساتھہ جاتا ہے جنکے پاس کچھہ نہین ہے اونکو راج سے خوراک ملتی ہے وقت رہائی کے ادا سے زر خوراک ایام قید کی بابت ضمانت دینی پڑتی ہے ٭

چیف انسپکٹر واکر

طریقہ ایصال زرخوراک قیدیان علی العموم کل راجپوتانہ مین جاری ہے اور بہت خراب ہے کیونکہ مجرم کو بفور رہائی بضرورت اواے زندگی ارتکاب واردات چوری کرنا لازم آتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اس دستور کو موقوف کرین اور قیدیون کو سائیدگی آرد و دیگر کامون مین جنکی اُجرت سے خرچ خوراک حاصل ہوجاوے مصروف رکھین جیلخانہ کی تیاری مین بیس ہزار روپیہ خرچ ہوا ستمبر ۱۸۷۴ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اور مارچ ۱۸۷۵ء مین ڈاکٹر مور صاحب نے ملاحظہ کیا اور بہت تعریف کی اور جس عمدگی و جلدی سے یہہ کام تیار ہوا ہے اوسکے واسطے مہاراجہ صاحب اور اونکے اہلکار تحسین و آفرین کے لایق ہین مگر داروغہ جیلخانہ جو ممالک مغربی و شمالی سے آیا تھا بسبب بیماری کے مستعفی ہوکر چلا گیا تب دوسرے کی تلاش درپیش ہوئی +

۱۸۷۴-۷۵ء مین جودہ پور کے جیلخانہ مین ۱۶۴ قیدی رہے اونمین سے ۵۵ امینہ و باورچہ تھی ۸ شتر قیدی مشقت اندرونی قالین و پارچہ بافی و تیاری چاک کرتے ہین ان اجناس کے فروخت سے سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوتی ہے چالیس آدمی مصرف جیلخانہ کیواسطے غلہ پیستے ہین بیس کھانا پکاتے ہین اسی سڑک پر مشقت کرتے ہین بیس متفرقات کا کام کرتے ہین چوبیس ۱۴ ضعیف العمر ناقابل مشقت ہین اور بیس بیمار داخل شفاخانہ ہین +

محکمہ تعلیم ملک راجستان

محکمہ پنچو کلاء راجستان مارواڑ مین مفصلہ ذیل آٹھ ریاستون سے
وکیل متعین ہین میواڑ ۱ مارواڑ ۲ جے پور ۳ بیکانیر ۴ جیسلمیر ۵ کشنگڈھ ۶ سروہی ۷
پھلن پور ۸

اور اوقات مختلفہ مین بمقامات آبو وجودہ پور و اجمیر و بالمیر رہکر کام
کرتے ہین ۱۸۶۹ء مین جو غارتگری کی وارداتین ہوئین اونمین
سے دس مقدمات مین اضلاع ہانسی وحصار علاقہ انگریزی کے مدعی
تھے اوس نواح کے لوگ اونٹون پر بار کر غلہ فروخت کیواسطے لاتے
ہین اور بھینسے بھی فروخت کرتے ہین بعد فروخت زر کثیر لیجاتے
ہین ہتھیار رکھنے کے انگریزی علاقہ مین ممانعت ہے اور اجازت حاصل
کرنے مین دقت ہوتی ہے وقت معاودت اونکے پاس روپیہ ہوتا ہے
تب لٹ جاتے ہین ایک مقدمہ مین غارتگرون نے بندرہ آدمیون
سے الکا ۵ ہزار لوٹا اگر انکے پاس ہتھیار ہوتے تو وے نہ لوٹ سکتے
ہندوستانی ریاستون سے مواخذہ ہوا تو انھون نے جواب دیا کہ ان
لوگون کو ہتھیار رکھنے کی اجازت کیون نہین ہوتی ہے ہر مقام پر ریاست
تہیدست مسافرون کی حفاظت نہین کرسکتی ہے کابلی بھی ہتھیار لیکر
نہین آتے اسی سبب سے اونسے بھی ایسی ہی زیادتی ہوتی ہین
اس سے لازم ہے کہ تا وقتیکہ کل ہندوستان کے ہتھیار نہ لیے جاوین
تاجرون کو راجپوتانہ مین مسلح ہوکر آنیکی اجازت ہو جاوے ❖
اکثر ریاستین زر معاوضہ مجوزہ پنچو کلاء بہت مشکل سے ادا کرتے ہین کہ

خزانہ ایجنسی کا ہزار ہا روپیہ اونکے ذمہ ہو جاتا ہے سبب یہ ہے کہ اس روپیہ پر سود بہت خفیف لیا جاتا ہے جس شرح سود پر رئیس روپیہ بطور خود لے سکتے ہین اوس سے شرح مجوزہ ایجنسی کم ہے اسواسطے رئیس بجاے اسکے ساہوکارون سے روپیہ قرض لیکر زر واجب الطلب ایجنسی کو اداکرین خزانہ ایجنسی کا مقروض رہنا بہتر سمجھتے ہین *

نقشہ مندرجہ ذیل سے محکمہ پنچوکلا رکی کارگذاری اور زر معاوضہ مجوزہ ذگی ہر ریاست کا حال واضح ہوگا *

نقشہ کارگذاری و زرِ معاوضہ تجویزہ پنچ گڑا مارواڑ

نام ریاست

سنہ	تعداد کل مقدمات	مارواڑ	جے پور	کشن گڈھ	اجمیر میرواڑہ	اودے پور	سروہی	پالن پور	ملانی	جیسلمیر	بیکانیر
۱۸۶۹ و ۷۰	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۰ و ۷۱	۱۱۵	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۱ و ۷۲	٠	[illegible]	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠
۱۸۷۲ و ۷۳	۳۴	[illegible]	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۳ و ۷۴	۲۱۴	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۱۸۷۴ و ۷۵	۱۱۹	[illegible]	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۵ و ۷۶	۱۱۹	[illegible]	٠	[illegible]	٠	٠	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠

سررشتہ مال

ایجنسی مارواڑ کی رپورٹون سے صرف ایک سال یعنی سنہ ۱۸۹۵ و ۹۶ء کو آمدنی
راج بہ تعداد لاوے لکھہ لوسکاوے ۹ اور خرچ بقدر ہے لکھہ للو بالوے دریافت

ہوئے ہے
مارواڑ مین زیادہ تر چاہی آبپاشی سے گیہون اور جو کی فصل ہوتی ہے
اور کوہ ارابلی کے قریب پٹھیر علاقہ ٹھاکر راسے پور مین افیون بہت रायपुर
کاشت ہوتی ہے کہ اوس نواح مین پانی شیرین اور بافراط ہے
اور زمین بھی عمدہ ہے علی العموم یہہ افیون بلا تیاری پالی کو بھیجا جاتی
ہے وہان صاف ہوکر بٹی بنائی جاتی ہے اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے
اور کسیقدر باشندگان ملک کے خرچ مین آتی ہے مارواڑ مین محاوج
کی پیداوار بھی بہت ہے راج مین نقشہ تیار ہوا اوس سے ظاہر ہے
کہ وزن جو دہ لوہے سے ایک لاکھہ چالیس ہزار من اور انگریزی وزن سے
دو لاکھہ دس ہزار من سالانہ پیدا ہوتی ہے اسمین سے نصف سے
زیادہ اس ملک مین خرچ ہو جاتی ہے اور باقی بمبئی کو جاتی ہے
میجر اسیی صاحب نے مارواڑ کے گزٹیر مین تحصیل مالگذاری کی کیفیت ड्रम्मी गज़टियर
اسطرح لکھی ہے مالگذاری اور اوسکے وصول کرنیکی ترکیب اضلاع
مختلفہ مین بہت مختلف ہے زیادہ تر رواج جنس پیداوار کو تقسیم کرنیکا
ہے جسے بٹوائی کہتے ہین کہ اسمین غلہ چارہ و پالہ اور اکثر اوقات बटवाई
لورھی یعنی گھاس بھی چار حصون مین منقسم ہوکر ایک مالک لیتا ہے

اور تین کاشتکار کو رہتے ہین ناگور کی زمین پر خریف کی پیداوار بہت
ہوتی ہے اوسمین سے زیادہ سے زیادہ مالک کا حصہ نصف ہوتا ہے
مگر باقیماندہ سے کاشتکار کا گذارہ صرف ایام فصل مین ہوتا ہے
پھر وہ یا تو مویشی پالتا ہے یا نوکر ہو جاتا ہے یا سوداگری کرنے لگتا ہے
اور تھل یعنی ریگستان مین جہان آدمی کم ہین پیداوار قلیل ہوتی ہے
محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور صرف فصلخریف مین باجرہ ہوتا ہے
اور اسکے سواے زمیندار کو صورت گذارہ نہین ہے مالک صرف چہوتھا
حصہ لیتا ہے ✤

पाल

پیداوار اراضی پر محصول لینے کا دوسرا طریقہ کونتا کہلاتا ہے اوسمین کھڑی
فصل کی قیمت کا تخمینہ کیا جاتا ہے اور کل کا اوسط لیکر کاشتکار حق
مالکانہ یکمشت نقد ادا کر دیتا ہے اور کل پیداوار کی کمی و بیشی مقدار
و نرخ کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے ✤

कून्ता

بعض دیہات مین سرشتہ عھاتو یعنی مساحت جاری ہے کہ کاشت سے
پیشتر زمین کی پیمائش ہو کر یا چاہ مع اراضی متعلقہ کے ٹھیکہ دیدیا جاتا ہے
اضلاع ریگستان مین شرح مقررہ فی قلبہ لیجاتی ہے کہ اس صورت
مین بشرط محنت کاشتکار و خاطر خواہ بارش کے رعایا کا بہت فایدہ
ہوتا ہے ✤

मह्लातू

مارواڑ مین زمین کی ترقی کی بہت ضرورت ہے جس ملک مین بارش
صرف پانچ ساڑھے پانچ انچ ہوتی ہے لازم آتا ہے کہ قبل بارش

پانیکے ہر ایک قطرہ کو بحفاظت تمام جمع کیا جاوے مگر مارواڑ مین اسکا کچھ
بندوبست نہین ہے اور بجز خاص متعدد مقامات کے بند کہین نہین ہین
حالانکہ صدہا مقامات ایسے ہین کہ تھوڑی سی لاگت سے بند تیار ہوکر
رقبہ کثیر کی آبپاشی ہوسکے ماسوا اسکے اگرچہ اہلکاران دربار ہر ایک
خالصہ کی دیہہ کے سالانہ جمع تخمیناً بتلایا کرتے ہین مگر اصل مین کوئی طریقہ
پیمایش زمین کا جاری نہین ہے حاکم و اہلکاران پرگنہ اور رعایا سے
ملجاتے ہین اور راج کا نقصان ہوتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے
کہ سررشتہ مال کے اہتمام پر کسی ایک مستعد شخص کو مقرر کرین اور امید ہے
کہ وقت مناسب پر ہر ایک دیہہ کی پیمایش کرا کر اور نقشہ تیار کرا کر کل
خالصہ مین مالگذاری کا پختہ بندوبست کرینگے اور جب اس سے فائدہ
ہوگا تو ٹھاکر بھی وہی طریقہ اختیار کرینگے اور مہاراجہ صاحب کا یہہ بھی ارادہ
ہے کہ بندون کی تعمیر مین کسیقدر روپیہ سالانہ خرچ کیا کرین اگر اس
ارادہ کا حسب قاعدہ کوشش سے عمل درآمد کرینگے تو بہت فائدہ ہوگا
اور قحط جو متواتر واقع ہوکر مارواڑ کو تباہ کرتے ہین کم ہونے لگینگے ہو
سنہ ۱۸۷۶ء مین ملک مارواڑ کی خانہ شماری و مردم شماری ہوئی تب
تحقیق ہوا تھا کہ کل علاقہ مین آبادی حسب تفصیل ذیل ہے تعداد گھر
پختہ خام میزان تعداد آبادی مرد عورت
۹۴۵۰۰ – ۳۴۵۵۰۰ – ۵۷۰۰۰۰ – – ۶۹۳۰۰۰ – ۱۴۰۰۰
طفل ۲۰۰۰۰۰ – دختر ۱۵۵۰۰۰ – میزان ۳۸۵۰۰۰ انکی تفصیل نمبروار

کی رو سے اسطرح ہے +

جینی	پارسی	مسلمان	ہندو	عیسائی یورپین - ہندوستانی
۱۴۸۱۴۲	۴	۳۵۹۳۵۰	۲۴۹۳۷۱	۱ - ۴

اور دوسری تقسیم یہ ہے	زراعت پیشہ	غیر زراعت پیشہ
	۱۸۸۱۳۵۰	۹۶۳۷۵۰

مارواڑ میں آبپاشی و زراعت و خرچ باشندگان کیواسطے پانی کی بہت قلت ہے سنہ ۱۸۶۸ میں بارش اچھی ہوئی اور جودہ پور کے تالاب بھر گئے مگر اوس سے پیشتر پانیکا ایسا قحط ہوا تھا کہ ایک گھڑا دو آنہ اور چار آنہ کو بکنے لگا کنوون پر انبوہ رہتا تھا اور جھگڑہ ہوا کرتا تھا مویشیون کو بڑی تکلیف ہوئی خصوصًا مغربی مارواڑ میں صدہا تشنگی سے مر گئے تعمیر و مرمت تالاب بائی جی کا حال پیشتر لکھا گیا ہے بموجب سنہ ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء میں بارش کی کشش ہوئی مہاراجہ صاحب نے بنظر پرورش غربا شہر سے سوجت دروازہ باہر ایک موقع پر جو اونکے بزرگ مہاراجہ بخت سنگہ صاحب نے تجویز کیا تھا تالاب کھدوایا اور اوسکا نام بخت ساگر बखतसागर رکھا کہ ہزارہا آدمی اوسکی تیاری میں مصروف رہے موقع تالاب ایسا ہے کہ قطع وسیع اراضی کا پانی اوسمین آویگا اور بکثرت جمع ہوگا اور آبپاشی میں خرچ ہو کر کسی قدر خرچ باشندگان کے واسطے ہمیشہ بچ رہیگا اس تالاب کی تیاری میں پچاسی ہزار روپیہ خرچ ہوا سنہ ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء میں

لفٹنٹ لیچ صاحب سرویرے جس زمانہ مین جودہ پور مین کام کرتے
تھے بپاس خاطر مہاراجہ صاحب نواح جودہ پور کی زمین کی پیمایش لیول लेवल
کی اور یہ نتیجہ نکالا کہ تیس ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک بند تیار ہوکر جودہ پور
سے مغرب کی جانب کے پہاڑ کا پانی پھیر کر بخت ساگر مین پہنچایا جاوے
اور اس تالاب مین پانی پہنچانیکا پختہ نالہ جو کسی زمانہ مین تجویز ہوا تھا مگر تیار
نہوا اوسکی بھی بصرف بیس ہزار روپیہ تیار کرنیکی تجویز درپیش ہوئی مگر بسبب
کمی روپیہ کے توقف ہوا مگر چونکہ یہ نالہ بخت ساگر اور تالاب پائی جی
دونون کے واسطے مفید ہوگا اوسکی تیاری ضرور ہے ٭
علاوہ اسکے بند واقع بھیلودی مین پچاس ہزار روپیہ اور چار ہزار سے
زیادہ ایک تالاب قریب سورساگر کوٹھی ایجیسی مین اور ہزار روپیہ تالاب सूरसागर
پالی مین اور آٹھ سو روپیہ گلاب ساگر واقع شہر جودہ پور مین خرچ ہوئے ہین गुलाबसागर

سڑک و ڈاک بنگلہ و ڈاک خانہ جات

مارواڑ مین سرکاری ڈاک کی سڑکین سنہ ۱۸۶۶ء مین صرف دو تھین اول
سڑک آگرہ و بمبئی براستہ ڈیسہ اس ریاست مین جو سے ایرن پورہ बम्बई डीसा
تک ۱۱۲ میل ہے کہ پالی مین ڈاکخانہ ہے اور وہان سے ۴۴ میل खर
ڈاکخانہ جودہ پور کی شاخ ہے دوم اجمیر سے نوحہ و ڈیڈوانہ و کچاون एरनपुर अजमेर
ہوکر سانبھر کو کہ ان سب مقامات پر ڈاکخانہ جات ہین – انکے سوا नावा डीडवाना कुचावन
کوئی سڑک نہ تھی مگر اکثر مقام پر گاڑی کی لیکین تھین سڑک آگرہ و بمبئی
پر فوج و مسافرون کی آمد و رفت بہت ہے علاقہ مارواڑ مین بجز

فاصلہ قلیل قریب پالی کے تیار ہوئی تھی مگر وہان زمین سخت ہونے سے چندان ضرورت بھی نہ تھی مگر اجمیر و سروہی کے قریب زمین پہاڑی ہونے سے نالون سے کٹ گئی تھی کہ مضبوط و دیسی گاڑیان بھی مشکل سے چل سکتی تھین اسواسطے روئی اونٹون پر جاتی تھی اور فوجون کی آمد رفت پر کرایہ گاڑی مین دو چند خرچ ہونے سے گورنمنٹ کا بھی نقصان ہوتا تھا۔

ایرن پورہ و بیاور کے درمیان مہاراجہ صاحب نے مسافرون کیواسطے بنگلہ جات مفصلہ ذیل دہولہ پالی سوجت چنداول تیار کئے تھے مگر مرمت طلب تھے اور باوجود تاکیدات اونکے مرمت نہوئی تھی جون سنہ ۱۸۶۷ مین ڈپٹی پوسٹماسٹر جودہ پور بعلت بدچلنی موقوف ہوا اور پالی کا پوسٹماسٹر بھی برخاست ہوا یہہ ڈاکخانجات بہ تحت گورنمنٹ بمبئی تھے جولائی سنہ ۱۸۶۷ سے جب انسپکٹر حلقہ اودے پور بمقام پالی مقرر ہوا مارچ سنہ ۱۸۶۸ تک کسی نے دورہ نہین کیا مارچ مین انسپکٹر جدید اودیپور و انسپکٹر احمد آباد نے دورہ کیا صدر احمد آباد ہونے سے نگرانی کامل نہین ہو سکتی تھی اور کام خراب تھا قلت تنخواہ و گرانی نرخ و بعد مسافت سے ان عہدون پر کم حیثیت لوگ مقرر ہوتے تھے اور ڈاکخانون کا اعتبار کم تھا اور سرکار کا بھی نقصان ہوتا تھا سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ مین مہاراجہ صاحب نے سرکار کی عنایت حاصل کرنیکی غرض سے حصہ سڑک اعظم آگرہ و احمد آباد و شاخ درمیان پالی و جودہ پور کا تیار کرانا منظور کیا اپریل سنہ ۱۸۶۹ مین

धोला
पाली
सूजन
चंदावल

اقرار نامہ تیار ہی لکھا گیا اور یہہ قرار پایا کہ سڑک سررشتہ تعمیرات سرکاری سے تیار ہو اور مہاراجہ صاحب اوسکا خرچ کہ بقدر چہ سات لاکھہ روپیہ تھا لاکھہ روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا کرین کسیقدر کام جاری ہوا تھا گورنمنٹ سے حکم آیا کہ روپیہ اول وصول کر لیا جاوے اسپر یکبارگی کام بند ہو گیا +

اس سڑک پر آٹھہ بنگلے ہین اونمین سے تین منتظمان سڑک کی بود و باش کیواسطے اور باقیماندہ مسافران کے واسطے ہین ہر سہ بنگلہ مسافران کی تعمیر و آرایش مہاراجہ صاحب کے خرچ سے ہوئی ہے ۱۸۸۱ء تک راج جودہپور کا بحساب فیصدی مبلغ کل تین لاکھہ روپیہ خرچ ہوا تھا اس خرچ سے اونکو ایسی زیرباری ہوئی کہ پالی و جودہپور کی تیاری مدت تک منظور نہ کی باوجودیکہ یہہ اول تجویز مین داخل تھی پھر عرصہ تک بوجہ قحط کے ادائے زر لاگت مین عذر کیا +

آخیر ۱۸۷۱ء مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم علاقہ جودہپور کیواسطے چار لاکھہ روپیہ داخل کیا اوسوقت تک بجز چند میل کے سڑک بالکل تیار نہوئی تھی بلکہ خام راستہ سابقہ سے بھی آمدرفت گاڑی کے واسطے بدتر ہو گیا تھا اسوجہ سے دربار کو بھی ناراضگی تھی کہ باوجودیکہ کام بمرور عرصہ چار سال شروع ہوا تھا اسوقت تک کچھہ تیار نہوا ۱۸۷۲ء مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم کیواسطے ایک لاکھہ دس ہزار نوسو سولہ روپیہ اور ادا کیا کہ اسطرح تیاری سڑک و ڈاک بنگلہ جات مین

دربار جودہ پور سے ۵ لاکھ ۷۶ ہزار ۵ خرچ ہوا سڑک کل تیار ہوگئی مگر مہاراجہ صاحب کو اسوجہ سے کہ زر کثیر خرچ کیا اور سڑک بہت دیر سے تیار ہوئی بہت رنج ہوا انھون نے پالی و جودہ پور کے درمیان سڑک طیار کرانی تجویز کی اوسکی تعمیر سررشتہ تعمیرات سرکاری کی معرفت نہ کرائی بجے پور سے ایک ہندوستانی انجنیر کہ سڑکون کے کام مین مشاق ہے نوکر رکھکر اسکو اس سڑک کا کام سپرد کیا اول اوسنے شہر جودہ پور کے گرد نواح مین سڑکین تیار کرائین اوسوقت تک یہان صرف ایک سڑک تھی کہ زمانہ قحط مین کرنل بروک صاحب نے تیار کرائی تھی مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ شہر کے گرد اور درمیان اپنے محل واقع راے کے باغ اور سوداگر کوٹھی ایجنسی کی سڑک تیار کرادین یہہ سڑکین کہ قریب چھہ میل طول مین ہین سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع مین تیار ہوگئین اور اونمین ستر ہزار روپیہ خرچ ہوا ❊

سنہ ۷۴-۱۸۷۳ع مین صاحب چیف انسپکٹر ڈاکخانجات راجپوتانہ نے اجمیر

मेड़ता سے میرتہ ہوکر ناگور کو ڈاک جاری کرنی تجویز کی اور مہاراجہ صاحب نے منظور کرلی اس ڈاک سے باشندگان ہر سہ مقامات کو اجراے کاروبار تجارت مین بہت فائدہ ہوگا ❊

یکم جنوری سنہ ۱۸۷۵ع کو سڑک اعظم سررشتہ تعمیرات سے مہاراجہ صاحب کو مفوض ہوئی اور قبل تفویضگی کے للعہ لکھہ ۱۶ ہزار ۵ عطیہ مہاراجہ صاحب و بیس روپیہ فیصدی عطیہ گورنمنٹ خرچ ہوگیا تھا کہ اس حساب سے

حضرت مہاراجہ صاحب کا فی میل لعہ خرچ ہوا ہے اور سرکاری کام
شامل کیجاوے تو کل خرچ فی میل لعہ ہوتا ہے باقیماندہ ۱۳۵ میل
مین مع مرمت وغیرہ مین تخمیناً خرچ ہوگا علاوہ اسکے لعہ راج کی تعمیر
بنگلہ جات منتظمان سڑک و مسافران مین خرچ ہوا ہے ؞

سررشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع تک راج مارواڑ مین سررشتہ تعلیم مطلق نہ تھا اور باستثنار
بعض ٹھاکرون کے جو ہندی و مارواڑی جانتے تھے کل رعایا جاہل
تھی مگر مارواڑی ساہوکار کہ حساب دانی مین مشہور ہین باوصف لاپروائی
پڑھنے پر بہت توجہ تھی اور جوتشی لوگ بھی علم نجوم پڑھتے تھے سکوچ مشن स्कोच मिशन
کے پادری مارواڑی زبان مین کتابین جمع و تالیف کرتے تھے اور مہاراجہ
صاحب کے کتب خانہ مین سنسکرت و ہندی کی کتابین بھی و دیگر مطبوعات
کی بہت تھین سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین ڈاکٹر بوہلر صاحب انسپکٹر سررشتہ تعلیم علاقہ बोहलर
بمبئی ہندوستانی کتب خانون سے سنسکرت کی کتابون کو تلاش کر کر
فہرست بنانیکے واسطے بھیجی گئی تھی صاحب پولیٹکل ایجنٹ جودہ پور مین نہ تھے
مگر مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت خاطر داری کی اور معلومات مطلوبہ
حاصل ہونے مین بہت مدد دی ؞

مہاراجہ صاحب نے شہر جودہ پور مین مدرسہ مقرر کیا اور ایک شخص کلکتہ
یونیورسٹی کے بی اے کو نوکر رکھکر ہیڈ ماسٹر مقرر کیا ؞ यूनीवरसिटी
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین شہر کا مدرسہ ایک مکان وسط شہر مین کہ سابقاً و کشتہ

کیواسطے مستعمل تھا اور بہت گنجایش کا ہی سمجھا گیا اور ان سے ...
کو قربت مکانات کے سبب سے آمد و رفت کی آسایش رہیگی جس
مکان مین پیشتر یہہ مدرسہ تھا وہان ٹھاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا ہے
اس جدید مدرسہ کے واسطے مدرسون کا عملہ مناسب مقرر
केमसन ہوا ہے اور مسٹر کیمسن صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم نے ایک شخص
ہیڈ ماسٹری کیواسطے تجویز کرکے بھیجا ہے مگر سنہ ۱۸۷۵ع تک اس مدرسہ
مین کچھہ ترقی نہوئی مارواڑ کے لڑکے بجز ہنداری و نوشتخوانی کے کچھہ علم حاصل
نہین کرتے ہین اور عورتون کو جو اپنے اطفال کے گھر سے دور بھیجنے
مین تعصب ہے اوسکے رفع ہونیکے واسطے عرصہ کثیر چاہیئے +
مگر شہر کے مدرسہ مین تعداد طلبا ہر سال زیادہ ہوتی رہی ہے

سنہ ۱۸۷۲	سنہ ۱۸۷۳	سنہ ۱۸۷۴	سنہ ۱۸۷۵
۱۵	۶۵	۱۱۲	۱۴۷

ان ۱۴۷ مین سے ۸ رسم کا پنتھہ ۷۱ برہمن ۳۴ مہاجن ۱۱ دیگر اقوام
ہنود ہین اور صرف ۲۰ مسلمان ہین دونون مدرسون کا اہتمام پنڈت
مادھو پرشاد کو مفوض ہے اور اوسکی کوشش ترقی تعلیم مارواڑ مین
वालमेर जसोल لایق تحسین و آفرین کے ہے علاقہ ملانی مین بمقامات بالمیر و جسول
اچھے مدرسہ جات ہین اونمین بقال و دیگر قومون کے اطفال پڑھتے
ہین مگر ٹھاکرون کے لڑکون کی کچھہ تعلیم نہین ہوتی ہے اور [illegible]
میو کالج اجمیر مین داخل ہونیکے واسطے بھی کہا گیا مگر اسی بابت مین و

بہت کارآمد وجود ہین +

مقدمات سرحد

سنہ ۱۸۶۲ع مین مقدمات متنازعہ سرحد مفصلہ ذیل کا فیصلہ ہوا اوّل گھاٹہ دیسوری مابین میواڑ و مارواڑ کے دوئم درمیان مارواڑ و ضلع ملانی کی سرحد چیتلوانہ و گوڈہ پر و چند دیگر خفیف مقدمات فیصل ہوئے مگر سرحد مارواڑ و جیسلمیر و بیکانیر و جیسلمیر پر کوسون تک تنازعات تھے کہ اونکے فیصلہ کے واسطے کسی صاحب کا بخدمت چہہ مہینے تک متعین رہنا ضرور تھا کیونکہ پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے سے پیشتر اونکا فیصلہ نہونے سے پیمایش مذکور مین خلل واقع ہونیکا احتمال تھا +　देसूरी　चीतलवाना　गुढा　टोपोग्राफ़िकल सर्वे

سرحد مال پہاڑ درمیان مارواڑ و سروہی کی فیصل و مینارہ بندی ہونیکا حال بشیر بعد انتظام فوجداری لکھا گیا ہے +　मालपहाड़

سنہ ۱۸۶۹ع مین سرحد باس علاقہ جیسلمیر و بہلودی علاقہ مارواڑ کا تنازعہ پھر پیش ہوا سنہ ۱۸۴۶ع مین کرنل لڈلو صاحب نے سرحد لگالی تھی مگر فیصلہ نہوا تھا سنہ ۱۸۵۰ع مین پھر نزاع ہوا تو سر رچمنڈ شیکسپیر صاحب نے اقرار فیصلہ کیا تھا مگر بڑودہ چلے گئے اس سے ملتوی رکھا اب متنازعہ زمین واقع سرحد جیسلمیر پر بارش ہونے سے بارانی گیہون کی فصل اچھی ہوئی یہہ متنازعہ تیس چالیس مربع میل زمین کی بابت ہے مگر جب تک اچھی بارش نہو دیا پڑا رہتا ہے +　वास　लडलू　सरेरिचमंड　शायसपियर

سنہ ۱۸۷۴ع مین تصفیہ سرحدات ملانی کے واسطے عزت رائے نایب منشی ایجنسی

مامور ہوا اوسنے حسب قاعدہ سرحد مقبولہ پر نشانات قایم کر دیے
اور تنازعات کا پنچایت مقرر کر کر فیصلہ کر دیا بائیس سرحدات کا کام
ختم ہو گیا اور خفیف تنازعات کا جو متواتر پیدا ہوتے ہین انسداد
ہو گیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کچھہ تردد نہ رہا اور نقشجات تیار ہوے

गोढ़वार

پرگنہ گودوار سابق مین میواڑ کے علاقہ مین تھا جو عرصہ قریب سو برس
وہان سے علیحدہ ہو کر مارواڑ مین داخل ہوا اسواسطے دربار میواڑ کو اس
پرگنہ کی سرحد کا فیصلہ منظور نہ تھا اگرچہ قضیہ دیرینہ کو تازہ کرنا خلاف
مصلحت تھا مگر یہہ بھی ضرور ہے کہ اس امن کے زمانہ مین راجپوتانہ
کی کل سرحدین صاف ہو جاوین اور کہین تنازعہ نرہے علاوہ اسکے صاحبان
سرویر ٹوپوگرافیکل سروے راجپوتانہ کی پیمایش مین مصروف ہین
اگر فیصلہ سرحد نہو تو اونکا کام ناتمام رہیگا اسواسطے فیصلہ سرحد کیا جاتا ہے
سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے باتفاق صاحب اسسٹنٹ
کمشنر ضلع اجمیر و میرواڑہ کے چار مقدمات تنازعہ سرحد فیما بین راج
و ضلع اجمیر و میرواڑہ کا فیصلہ کیا اور کل سرحد کی پڑتال سکے صرف
دس دیہات کا ملاحظہ باقی رہ گیا ہے

बालोतरा
तलवाड़ा

میلہ بالوترہ معروف تلواڑہ

ہر سال مارچ کے مہینے مین بمقام بالوترہ عرف تلواڑہ میلہ ہوتا ہے
اوسمین گھوڑے اونٹ اور بیل بکثرت فروخت کیواسطے آتے ہین سنہ
گذشتہ مین جو دواب فروخت کیواسطے آئے اونکی تعداد وہ ہے

نام سنہ	گھوڑے	اونٹ	بیل
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء	۲۵۰	۱۲۰۰	۴۰۰۰۰
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	۱۹۴	۱۵۲	۳۰۰۰۰
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	۲۵۰	۱۵۰	۱۲۰۰۰۰
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء	۴۰۰	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء	۲۶۳۷	۹۴۸۰	۱۲۶۵۵۴

سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء مین جو دواب کم آئے اوسکا سبب کسیقدر تو سنہ ۶۹ و ۱۸۶۹ء کا قحط تھا مگر مقدم یہہ تھا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے بعض اہلکارون کے کہنے سے بطمع ازدیاد آمدنی جن لوگون سے کبھی نہ لیا گیا تھا اون سے بھی محصول لینے کا حکم دیا تھا اور صاحب ایجنٹ کو اس معاملہ مین کچھہ اختیار نہ تھا سنہ ۷۲ و ۷۳ء مین مہاراجہ صاحب نے اہلکار متعین کر کر انتظام حفاظت ایسا کیا کہ چوری و غارتگری کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی گھوڑے اور اونٹ اس سال مین بھی کم آئے مگر بیل گیارہ ہزار فروخت ہوئے سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے حسب فہمایش صاحب پولیٹکل ایجنٹ محصول معاف کرایا اس سبب سے میلہ مین بہت اجتماع ہوا اور بندوبست ایسا ہوا کہ چوری کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی سنہ ۷۴ و ۷۵ء مین اس میلہ مین ممالک مغربی و شمالی کے بدمعاش آئے مگر اونکا حال جلد معلوم ہوگیا صرف ایک واردات غارتگری کرنے پائے کہ مجرم گرفتار ہوگئے اور پھر تا وقت اختتام میلہ کل بدمعاشون کو زیر نگرانی رکھا گیا ؛

علاوہ دواب کے اجناس مفصلہ ذیل میلہ مین فروخت ہوئین ÷

جلد و چرم چارسو بار شتر	پارچہ	ظروف برنجی و آہنی
	عــــ ہزار	اکصما ہزار

اسباب بساطی	گوشت	شیرینی	غلہ بریان
الصما ر	للعـــ ہزار	الـــ ہزار	مالر

سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ علاقہ ملانی کے دورہ مین تھے اسواسطے دورہ کیواسطے میلہ مین شامل ہوکر سیر کی اُنھون نے اپنے تجربہ سے لکھا ہے کہ میلہ لونی ندی کی ریتی مین ہوتا ہے یہہ موقع اچھا نہین ہے کیونکہ صبح سے شام تک تیز ہوا ندی سے چلتی ہے اور خاک اوڑکر ہر چیز پر جمع ہوجاتی ہے ÷

اس میلہ مین پنجابی سکھ گجراتی سندھی کاٹھیاواڑی کچھہ و بھوج و پھلن پور و تھراد و کُل ممالک راجپوتانہ کے لوگ بکثرت جمع ہوجاتے ہین دھوپ سے محفوظ رہنے کیواسطے درخت وغیرہ کا کوئی قدرتی سایہ نہین ہے جھاؤ کی شاخون سے کہ لونی مین بکثرت پیدا ہوتا ہے جھونپڑیان بناتے ہین ندی مین دو چار فیٹ عمیق کوئیا کھودنے سے پانی بافراط نکل آتا ہے اور ہر ایک چھوٹا گروہ اپنے صرف کیواسطے کوئی تیار کرلیتا ہے گھوڑے زیادہ تر کاٹھیاواڑی نسل کے تھے اور اُنمین بیشتر تین برس سے کم عمر کے بچھیرے تھے سرکار کیطرف سے چند ہندوستانی افسر سنٹرل انڈیا ہورس کے گئے تھے کہ اُنھون نے

सेन्ट्रल इंडिया हौर्स

چند اچھے گھوڑے خریدے +

مویشی بکثرت تھے اور انکی خریداری بھی بہت ہوئی اول تو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید جسقدر آئے ہین انمین سے چہارم بھی فروخت ہون مگر پھر دریافت ہوا کہ ناگوری نسل کے عمدہ جانور ہر قسم کے مل سکتے تھے اور کوئی خریدار مایوس نہین ہو سکتا تھا پچیس ہزار فروخت ہوئے

اونٹ اچھے نہ تھے مگر قلت کے سبب سے جو تھے گران فروخت ہوئے

انتظام پولیس و حفظان صحت حاکم لیالوب ملازم مہاراج اور حاکم بلدی نے بہت اچھا کیا اور واردات چوری کوئی وقوع مین نہ آئی اور اکیس ہزار آدمیون کے اجتماع مین سے صرف دو تین آدمی مرے میلہ مین کل ۷۱۰ دوکانین اس تفصیل سے جمع ہوئین + लचानाव

صراف	بزاز	بقال	حلوائی	موچی	کسیرہ	پٹوہ
۴۲	۵۹	۳۲۴	۱۵	۲۰	۱۰۰	۴۴

رنگریز	غلہ بریان فروش
۹۵	۱۰

اجناس تجارت حسب تفصیل فروخت ہوئین +

افیون	پارچہ	اجناس خوردنی	ظروف برنجی و آہنی
ایک لکھ [illegible] ہزار	یک لکھ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

اشیاء موچی	شیرینی	چرم و جلد	اشیاء بساطی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شراب — غلہ پر بیان

الصا ہزار — السہ ہزار

شفاخانجات

سنہ ۱۸۶۷ء مین ڈاکٹر مور صاحب ایجنسی سرجن تھے اُنھون نے اپنا کام
بہت عمدگی سے کیا اور ہر سہ شفاخانجات یعنی جودھپور و پالی و بالمیر
مین اچھی طرح کام ہوا بالمیر کے شفاخانہ مین آتش زدگی سے آلات وادویات
جل گئی مکان زیر تعمیر تھا اور کل اسباب خس پوش چھپر مین رکھا تھا کہ
یکایک آگ لگ کر سب خاکستر ہوگیا چوتھا شفاخانہ ناگور مین مقرر کرنیکی تجویز
تھی اور پانچوان پھلودی واقع سرحد بیکانیر و جیسلمیر مین بھی ضرور تھا۔
ڈاکٹر مور صاحب سنہ ۱۸۶۹ء مین ایجنسی مارواڑ سے علیحدہ ہوگئے اور بجاے
جنوری ڈاکٹر کننگ صاحب نے ٹیکہ کا کام شروع کیا مشرقی مارواڑ کनिंग
مین جون و جولائی مین ہیضہ ہوا مگر بجز ناگور و میرتہ کے اور کہین زیادہ
زور نہوا جودھپور و پالی و ملانی کے شفاخانون مین کام اچھی طرح ہوا
ویکسینیٹرون کے رکھنے مین بہت مشکل تھی ڈاکٹر مور صاحب اونکا वैक्सिनेटरों
اضافہ کرانا چاہتے ہین دربار کو کئی دفعہ لکھا گیا مگر کچھ جواب نہ آیا تو سمجھا گیا
کہ منظور نہین ہے اعلی درجہ کے لوگون کو ٹیکہ سے تعصب نہ تھا کہ
خود مہاراجہ صاحب اور ٹھاکرون نے اپنے بچون کو ٹیکا لگوایا مگر عام
رعایا البتہ بہت متعصب ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین جودھپور و پالی کے شفاخانون
مین کام اچھا ہوا قصبہ جسول واقع ملانی مین کہ چھ ہزار باشندون کی जैसोल

کی آبادی ہے اور وہان ڈپٹی ملانی رہتا ہے اور لب دریا لونی واقع ہے شفاخانہ جدید مقرر ہوا جیسول کے مقابلہ مین بالوترہ سے اوسمین پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہے چارسو پانسو سوداگرون کے گھو[ہیں] اس شفاخانہ سے دونون قصبون کو بہت فائدہ ہوگا ✤

سنہ ۱۸۷۰ع مین ڈاکٹر نیومن صاحب ایجنسی سرجن مقرر ہوئے اونکی رپورٹ سے واضح ہوا کہ شفاخانون مین معالجہ بہت اچھا ہوتا ہے اور عمل ٹیکا جو حال مین جاری ہوا بہت ہوتا ہے مارواڑ کے لوگ اوسکو پسند کرتے ہین اس سے امید ہوئی کہ آئندہ بہتر نتیجہ حاصل ہوگا دو برس سے شفاخانہ ملانی بند ہوگیا تھا کہ اب پھر جاری ہوا اس سے اس سال مین بمقابلہ سابق خرچ زیادہ ہوا اور ملازمان ہسپتال کی تنخواہ کا بھی اضافہ ہوا اور مریضون کی خوراک بھی زیادہ ہوئی ✤ न्यूमन

ڈاکٹر نیومن صاحب کے سول سرجن ضلع اجمیر ہوجانے سے یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۱ع سے ۱۸ فروری سنہ ۱۸۷۲ع تک ایجنسی مارواڑ مین کوئی ڈاکٹر نہ تھا اس زمانہ مین شفاخانون کا اہتمام ڈاکٹر مور صاحب متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ نے کیا ۱۹ فروری کو اسسٹنٹ سرجن ہینڈلی صاحب نے مقرر ہوکر کام شروع کیا۔ سالہاے گذشتہ مین شفاخانجات مارواڑ مین خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے ✤ हेन्डली

سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع	سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹ر		عہ/ ۶ پائی	

کثرت بارش تپ لرزہ بخار و اسہال بہت زور سے رہا اور صدہا آدمی مر گئے
سنہ ۱۸۸۰ع مین جودہ پور مین ایک شفاخانہ مقرر ہوا اور ناگور کے شفاخانہ
جات مین مہاراجہ صاحب نے خرید آلات وادویات کیواسطے آٹھ سو روپیہ
دیا شفاخانجات جودہ پور و پالی مین ہیڈ ڈاکٹر بہت ضعیف تھے اونکی پنشن
ہوگئی اور بجاے اونکے جوان آدمی مقرر ہوئے ✤

تار برقی

سنہ ۱۸۸۱ع مین مہاراجہ صاحب نے باشندگان جودہ پور و پالی کی آسایش
کیواسطے پالی مین دفتر تار برقی مقرر کرنیکی درخواست کی گورنمنٹ نے
بجاے ایرن پورہ کے پالی مین مقرر کرنا مناسب سمجھکر اس شرط سے
منظور کی کہ مہاراجہ صاحب مکان تعمیر کرا دین چنانچہ مہاراجہ صاحب نے
منظور کیا مگر باوصف تاکیدات متواتر عرصہ تک مکان تیار نہوا ✤

سنہ ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵ع مین چند مقدمات شکستگی تار وقوع مین آئے اور جس طرح
شکستگی تار ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ ارتکاب اونکا کسی شخص ملازم
سررشتہ تار برقی سے ہوا ہے ایک شخص اشتباہ مین گرفتار ہوا مگر بجز
اسکے کہ وہ سررشتہ مذکور مین ملازم تھا اور موقع واردات سے
قریب رہتا تھا اور کچھ ثبوت نہین تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واردات
کسی ایسے شخص کی تحریک و اشتراک سے ہوئی ہین جو کلکتہ کی خرید
و فروخت افیون سے تعلق رکھتا ہے اور اوسنے عمداً خبرون کی
آمد و رفت روکنے کے واسطے کرائی ہین کیونکہ اوسی زمانہ مین واقع ہوئی

ہین جسمین کلکتہ مین خرید و فروخت افیونات ہوتی ہے ذبار کا انسداد ہو
کہ آیندہ کو ہرگانون کے مقدم زمیندار کو حفاظت تار کا ذمہ وار کر دینا
اس بندوبست کے بعد پھر کوئی واردات نہوئی مگر سال حال مین آمدنی کی قلت
اسقدر ہوئی کہ حکام سررشتہ تار برقی سے ایک دفعہ اس دفتر کی برخاستگی
ضرور سمجھی مگر اسوجہ سے کہ اجمیر اور آبو کے درمیان صرف یہی ایک دفتر ہے
حکام سے برخاستگی اوسکی ناواجب سمجھکر بدستور قایم رکھا پھر کام بھی زیادہ
آنے لگا ٭

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے

کپتان سٹراہن صاحب اور اونکے ماتحت صاحبان سروے نے سنہ [illegible]
مین ملک مارواڑ مین ابتدائی مقامات پیمایش قایم کرکے کام شروع کیا کہ
اوسوقت سے بدستور جاری ہے راج سے اہلکار اونکے پاس متعین
رہتے ہین اور بہمرسانی سامان رسد وغیرہ سے ہر طرح اونکی امداد و اعانت
کرتے ہین ٭

فصل دوم
جیسلمیر

اس شمال مغربی ریاست راجپوتانہ کے شمال مین بہاول پور کا ملک
ہے شمال مشرق مین بیکانیر کا راج جنوب مشرق اور جنوب مین راج
جودہپور اور مغرب مین سندہ ہے سابق مین یہہ ریاست بہت بڑی تھی
اور اوسکی دریاے سندہ اور گھارا تک حدود تھین اور داؤدپوترون	धारा दाऊदपुत्रों
نے بہاولپور کا ملک اوسمین سے چھین کر علیحدہ کر لیا اب اوسمین
۱۲۲۵۲ مربع میل کا رقبہ خطوط عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ و ۲۸ درجہ
۲۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد ۷۰ درجہ ۳ دقیقہ ۷۲ درجہ ۱۵ دقیقہ کے
درمیان واقع ہے حسب قول ٹوڈ صاحب اگر لوار کی واقع عرض بلد	लोवारकी
۲۷ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد ۷۱ درجہ ۵۰ دقیقہ سے کہاریہہ واقع عرض بلد	खाडेह
۲۷ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد ۷۰ درجہ ۱۴ دقیقہ تک خط مستقیم
کھینچا جاوے تو وہ ملک جیسلمیر کو تخمیناً مساوی دو حصون مین تقسیم
کریگا کہ اونمین سے جنوبی پہاڑی سرزمین ہے اور اوسکے پہاڑ کچھ کی	कच्छ
بلند زمین سے مسلسل ہین اس ناممکن الزراعت سرزمین مین صرف ان
خشک پہاڑون سے کسیقدر اختلاف نظر آتا ہے مسافر کی درماندہ
جسم کی آسایش اور نظر کی سیری کیواسطے کوئی درخت نہین ہے
یہہ بے انتہا ویرانہ دشت ہے کہ اوسمین آک ببول اور جہاڑی مثل	आक
بہوروٹ وغیرہ کے سوا ئے کسی قسم کا سبزہ نہین ہے مگر ملکہ و	भुरट

صاحب نے لکھا ہے کہ پہاڑیون اور ٹیلون کے درمیان اکثر بڑا اچھا
عمدہ چراگاہون کے خطہ جات ہین اور اونمین مویشی چرا کرتے ہین جیسلمیر
کے ملک مین کوئی ندی نہین ہے ٹیلون پر سے پانی کے نالے آتے
ہین اونکا پانی بند کرنے سے چند روزہ سر یعنی تکین تالاب بھر جاتے
ہین اگرچہ کامل بارش ہونے پر بعض سرون مین سال تمام پانی رہتا ہے
لیکن علی العموم کل سرون کا پانی صرف چند ماہ مین خشک ہو جاتا ہے
انمین سب سے بڑا کانوڈ کا سر ہے کہ اوسکے جنوبی کنارہ پر قصبہ کانوڈ
کانوڈ واقع ہے جب بالکل بھرتا ہے اوسکا اٹھارہ میل کا طول ہوتا ہے
اور سال بھر تک پانی رہتا ہے جب انتہا درجہ تک بھر جاتا ہے اوسکے
مشرقی سمت سے ایک ندی نکلتی ہے کہ قریب تیس میل مشرق کی طرف
بہکر جودھپور کے ریگستان مین جذب ہو جاتی ہے پانی خشک ہونے
پر خشک زمین مین سے نمک پیدا ہوتا ہے اور اوس سے مہارادل
صاحب کو بہت آمدنی ہوتی ہے علاقہ جیسلمیر مین پانی اتنے عمیق پر ملتا
کہ بعض جگہہ تین سو فیٹ کھودے بغیر کنوؤن مین اچھا پانی نہین ملتا
ہے موضع دیہاترہ واقع شمال مغربی سرحد مین ۴۰۹ فیٹ عمیق اور دेहातरा
خاص جیسلمیر مین ۴۰۰ فیٹ عمیق کوئے ہین واسطے بہمرسانی ذخیرہ کال
ایسی شئے کے جو ہر جگہہ اور علی الخصوص گرم ملک مین ضروریترین لوازم
حیات سے ہے باشندگان ملک اوسے بیچ تالاب کھودلیتے ہین کہ اونمین برسات
کا پانی جمع ہو کر عرصہ دراز کے واسطے کافی ہوتا ہے مگر جس سال پانی کم

قلت ہوتی ہے آدمی و مویشی صرف تشنگی سے بکثرت مرتے ہین
جیسلمیر مین پیداوار معدنی کچھہ نہین ہے مگر قلعی کا پتھر بکثرت اور
عمدہ ہوتا ہے اسیطرح وہان کے حیوانات نہ بڑے ہین اور نہ زیادہ
ہین سرحد جنوبی کے جنگل مین چند شیر رہتے ہین اور جنگلی سور بھی اوسی
ملک مین زیادہ ہین بھیڑیے اور چیتے بھی ہین مگر کم بھیڑیے اور گیدڑ
البتہ زیادہ ہین اور تھوڑے ہرن و چکارہ و نیل گاؤ بھی ہین سانپون
کی ایسی کثرت ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے
چمڑی موزے پہنتے ہین ایسے ویران و خشک ملک مین اس سے زیادہ
جاندار چیزون کی اور کیا امید ہوسکتی ہے مگر خانگی مویشی بکثرت اور
عمدہ ہوتے ہین انمین شتر مادہ اور گھوڑے اور مادہ گاؤ اور بھیڑ زیادہ
ہین خصوصاً بھیڑون کی بہت افراط ہے جیسلمیر کی زراعت پیشہ رعایا
کی دولت صرف اونٹ و مویشی و بکری ہے باوجود خشکی کے حیوانات خوش
رہتے ہین اور درختون مین ببول و جھانٹ و کیٹ و پیلو ہوتے ہین
زراعت صرف ایک فصل کی ہوتی ہے اور رکاب ہلون سے سطح زمین
کو کھودکر تخم بکھیر دیتے ہین بسبب نہونے ندی و تالاب وغیرہ اور عمیق
دراز کنوون کی آبپاشی غیر ممکن ہے پیداوار زراعت بالکل بارش پر
منحصر ہوتا ہے زیادہ تر پیداوار باجرہ کی ہے جہان زمین بہتر ہے موٹھ
مونگ وغیرہ پھلیان ہوتی ہین کارخانہ شہر جیسلمیر مین صرف باریک
وموٹے اونی پارچہ کا ہے کہ دیسی بھیڑون کی اون سے تیار ہوتا ہے

حاکم اور باشندگان ملک مین سے زیادہ زبردست بھاٹی راجپوت
ہین کہ حسب تحریر ٹوڈ صاحب زابلستان سے آئے تھے اس قوم
نے کثرت استعمال افیون سے جسکو وے خشک کھاتے ہین گھولکر پیتے
ہین اور حلم مین رکھکر مثل تمباکو پیتے ہین اپنے جسم وعقل واخلاق کو
خراب کرویا ہے بھاٹی لوگ وبخاانگرکھہ سفید یا چھینٹ کا کہ ٹخنون تک
پہنچتا ہے اور پاجامہ جسکا اوپر سے بہت گھیر ہوتا ہے مگر ٹخنون پر تنگ
ہوتا ہے پہرتے ہین شانہ چپ سے ساہرتا تسمہ مین ڈھال لٹکتی ہے
کمر سے ڈوپٹہ بندہا ہوتا ہے اوسمین تلوار ساہری پیٹی سے بندھی
ہوتی ہے سر پر دستار علی العموم سرخ رنگ کی اور اوپر سے لونگدار بندھی
ہوتی ہے عورتون کی پوشش سرخ اوی انگا نیچے سے بہت گھیر کا
اور اوڑھنہ کہ حسب حیثیت قیمتی ہوتا ہے کل عورتین بازو پر دندان فیل
یا ہڈیون کا جوڑا ور ٹخنون سے اوپر پیرون مین نقرئی کڑے پہرتی ہین
اس زیور کا اونکو ایسا شوق ہے کہ اوسکی خرید کے واسطے فاقہ کشی بھی
گوارا کرسکتی ہین غربی ملک کے مسلمانون کی آمدورفت واختلاط سے
بھاٹی راجپوتون کے مذہبی قیود کم ہوگئے ہین راجپوتون سے دوم
درجہ پر پلی وال برہمن ہین کہ کل ملک مین تجارت کرتے ہین اور پوکرنہ पल्लीवाल पोहकरना
برہمن کہ بالکل زراعت کرتے ہین اور زراعت پیشہ پر جاٹ ہین کہ زیادہ
آبادی اونکی ہے اور متعدد جینیون کی بودوباش بھی ہے + जैनियों
کل آبادی ۴۸۰۴۰ آدمیون کی ہے ہندوستان کے دیگر ملک

کے خلاف جیسلمیر کے بھاٹھیون کی زبان مین فارسی کی آمیزش بالکل نہین ہے وہان کی زبان مارواڑی سے بہت مشابہ ہے اور حروف دیوناگری کی ہمشکل ہین البتہ دیوناگری سے مختلف ہین مگر اتنی مشابہت ہے کہ دیوناگری پڑھنے والا جیسے استعمال کر کر اونکو آسانی سے پڑھ سکتا ہے باشندگان جیسلمیر کو پڑھنے کا شوق ہے قریب ایکہزار طالبعلم برہمن و دیگر اشخاص سے پڑہا کرتے ہین کچھ عرصہ پیشتر ایک انگریزی کا مدرس بھی مہاراول صاحب کے خانگی عملہ مین ملازم تھا مہاراول صاحب کے تخمیناً پچاسی ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے کہ اوسمین سے نصف محصول راہداری سے آتا ہے اور باقیماندہ محاصل اراضی و دیگر ذریعون سے راج کی فوج مین ہزار آدمیون سے زیادہ نہین ہین مگر ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر جاگیردارون سے سلوک ہو تو رئیس پانچہزار پیادہ اور ایکہزار سوار اور ستر سوار جمع کرسکتا ہے ❊

جیسلمیر شہر دار الریاست پہاڑی ڈہالوان زمین پر کہ چند میل طویل اور چند میل عریض اور اوسمین قلعی کا پتھر نکلتا ہے ایک پہاڑی کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اوسکے گرد شہر پناہ کی دیوار اور برج ہین صرف پتھرون سے بلا چونہ چنی ہوئی ہین دیوار سے برجون کی بلندی زیادہ ہے مگر اکثر اونمین سے مسمار ہو رہے ہین شہر پناہ کا قریب تین میل کے طول ہے اور شہر کے تین دروازے ہین فصیل کے اندر اور شہر سے جنوب مین پون میل محیط اور دو سو ڈھائی سو فیٹ کی بلندی کی علاحدہ

پہاڑی پر جسکے ہر طرف کھڑی بلندی ہے اور قریب بیس فیٹ تک
چونہ لگا ہوا ہے اور اوسپر سے اوپر چالیس درجہ کا ڈہال ہے اور اوسکے
ہر طرف چھ فیٹ عریض زمین سے قلعہ بنا ہوا ہے قلعہ کی فصیل پندرہ
فیٹ سے تیس فیٹ تک کی بلندی کی ہے اور فصیل کا کنگورہ شہر سے
ایک سو تیس فیٹ بلند ہے قلعہ کے چار دروازہ ہین مگر توپین بہت کم
ہین قلعہ کے اندر مہاراول صاحب کا محل عظیم الشان عمارت ہے اوسکے
اوپر بہت بڑا ہشت دہات کا چھتر عظمت و رعب کی علامت ہے کہ بجز
رئیس اودیپور کے کسی راجپوت کو ایسا چتر لگانیکا منتسب نہین ہے مگر
مہاراول صاحب اس محل مین نہین رہتے ہین شہر کی بود و باش پسند
ہے علاوہ محل کے قلعہ کے اندر چھ مندر ہین اونمین سے تین جین مذہب
والون کے ہین اور تین برہمنی دہرم کے جین مندر بہت قدیم زمانہ
کے ہین اور بہت عمدہ منقوش پتھرون سے بنے ہین اور اونپر بلندی اسقدر ہے
کہ قرب و جوار کے مکانات پر چھائے ہوئے لگے ہین قلعہ کے اندر آبادی
علیحدہ ہے قلعہ کے اندر آٹھ چاہات ہین سو فیٹ کی عمق کے ہین
اونکا پانی بدذائقہ ہے مگر ایسا نہین ہے کہ پینے مین نہ آسکے دروازہ کے
قریب ایک کنوان تیار کرایا گیا ہے جب بوائیلو صاحب نے دیکھا ۱۳۰
فیٹ کی عمق تک کہدہ گیا تھا شہر کے گڈھی سر کے دروازہ سے باہر ایک
عمدہ تالاب ہے جب چاہات مین پانی مطلق نہین رہتا ہے تالاب سے
کار روائی ہوتی ہے شہر اور قلعہ کے اندر آٹھ ہزار گھرون کی آبادی ہے

مکانات کی تعمیر اکثر مضبوط اور خوشنما ہے اوسط درجہ کے باشندون
کے مقامات کی دہلیز پچیس فیٹ عریض ہوتی ہے اول منزل باہر سے
سرخ نہین ہوتی ہے بالکل سادہ ہوتی ہے اوسمین اندر جانیکے واسطے
ایک دروازہ ہوتا ہے اور روشنی کیواسطے بجاے دریچون کے تابدان
ہوتے ہین دوسری منزل بہت صاف وخوبصورت ہوتی ہے اور
دروازہ پر منقوش مگر وزنی پتھر کا خوبصورت برآمدہ ہوتا ہے اور
طرفین کو جالیدار دریچیان چار فیٹ مربع سنگین منقش چوکھٹ بازو سے
آراستہ ہوتے ہین برآمدہ پر بہت وزنی سائبان ہوتا ہے جسکی چھت
اول منزل مکان کی چھت سے ہموار ہوتی ہے اور اوسپر سنگین منڈیر
یا مورچہ ہوتے ہین کہ اوسکے پردہ مین باشندگان مکان بیٹھکر ہوا
کھاوین اور سیر کرین ہر مکان کے آگے کوچہ کی سطح سے برتر چار فیٹ
بلند اور چھ سات عریض چبوترہ ہوتا ہے اور ہر منزل پر سنگین بدررو
لگی ہے کہ اوس سے پانی نکلکر کوچہ مین جاوے چبوترہ مین پتھر
کے ٹکڑے کسیقدر نکلتے ہوئے لگتے ہین اور اونمین مویشی باندھنے
کیواسطے سوراخ ہوتے ہین مکان کے اندر چند فیٹ مربع صحن ہوتا
اوسمین چند بدررو گرتی ہین اور اونکا پانی بڑے نالہ سے کوچہ مین
جاتا ہے صحن کے ایک طرف کو پانی کا مکان ہوتا ہے اور دوسرے
طرف رسوی کا مکان ہوتا ہے صحن کے گوشہ مین سے بلند سنگین زینہ
چھت پر جانیکے واسطے ہوتا ہے اور وہان عورتین ہوا مین رہتی ہین

ویلیز سے مقابل کا مکان زیادہ تر خوش نگاہ ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر کوٹھیار اجناس ہوتا ہے صحن کے طرفین کے مکانات مین طاق اور الماریان ہوتی ہین اور بچون کے سونیکے واسطے مختصر مکان بنے ہوے ہین دیوارون مین پارچہ و دیگر اشیا رکھنے کیواسطے خوشنما رنگین چوبین کھونٹیان لگی ہوتی ہین الغرض انسان کے آرام و آسایش کا کل سامان موجود ہوتا ہے شہر مین سب سے بہتر تعمیر کا مکان دیوان سابق کا ہے اوسمین منقش پتھر کی پانچ منزلین ہین اور چھٹی منزل مین پکا سے چھجے بنے ہین مگر کوئی بازار نہین ہے صرف قلعہ کے دروازہ کے باہر چبوترہ سا ہے جسپر کسیقدر خرید و فروخت ہوتی ہے باشندگان شہر کو پانی ایک تالاب سے کہ شہر سے جنوب مشرق مین تین سو گز فاصلہ پر ہے ملتا ہے اور اوسکے کنارہ کے قریب چند حوض ہین جنمین بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے مگر چشمہ تک پہنچنے کیواسطے کافی نہین ہے مغربی دروازہ شہر سے باہر بہت قریب دو کوے ہین۔ اونمین ۲۴۱ فٹ عمق پر پانی کسیقدر شور ہے اور یہ کوے ایک مورچہ دار فصیل سے محفوظ ہین کہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑجاوین حسب تحریر ٹوڈ صاحب جیسلمیر کو سنہ ۱۱۵۶ء مین جیسل نامے بھاٹی رئیس نے آباد کیا تھا اور لودوروہ دارالحکومت سابق واقع اسکے شمال مغرب کے باشندون کو وہان آباد کیا تھا موقع آبادی لودوروہ مین کچھ ایسی مشکلات نہ تھین کہ عند المقابلہ دشمن کے کار آمد ہوسکین اور اسکے سبب

लोदोरवा

دشمن فوج نے حملہ کیا تب بہت آدمی قتل ہوئے اور باشندوں نے جیسلمیر کی بود و باش اختیار کی جیسلمیر کی آبادی قریب بیس ہزار باشندوں کے تھی اور وہ عرض بلد ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد ۷۰ درجہ ۵۸ دقیقہ پر واقع ہے

راج جیسلمیر کے دیگر قصبات

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
बांगसर	بانگرسر	۲۷	۵۹	۷۲	۳۴	راستہ بہاولپور و باپ پر ہے ۴۰ میل جنوب مشرق بہاولپور سے
बाप	باپ	۲۷	۲۲	۷۱	۲۶	سرحد مشرقی پر بجانب جودھپور اثنائے راستہ بیکانیر و جیسلمیر ۱۰۰ میل شمال مشرق جیسلمیر سے ہے
बारू	بارو	۲۷	۲۰	۷۱	۵۹	جیسلمیر سے ۱۰ میل شمال مشرق میں ہے
बासणपुर	باسنگ پور	۲۶	۵۵	۷۱	۷	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۰ میل مشرق میں ایک پہاڑی کے دامن جنوب مشرق پر واقع ہے اور تیس گھر ہیں

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
بکرم پور विकमपुर	۲۷	۲۳	۷۲	۱۶	ریبہ کے جنگل مین ایک قلعہ جیسلمیر سے ۵۰ میل شمال مشرق مین ہے اوسکی شکل ہین فصیل پچیس فیٹ بلند اور سوگز مربع مع چھوٹے برجون کے ہے اور کل ایسی بلندی کی واقع ہے کہ اوپر کا سطح فصیل کے کنگورون کی برابر ہے اور بیرونی ڈھال سے فصیل کی بلندی زیادہ ہو گئی ہے شمال مشرق گوشہ پر بہت بلند برج ہے کہ اوپر سے گرد نواح کی ملک دور دور تک دکھائی دیتا ہے اس قلعہ کے مقامات متعلقہ پر چار توپین جا بجا چڑھی ہوے ہین اور قریب سو آدمی کے سپاہ کی حفاظت کیا کرتے ہے

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					ہین یہہ قلعہ اگرچہ ظاہر امضبوط ہے مگر اصل مین دشوار التسخیر ہین کیونکہ اوسکے گرد بلند ریت کے ٹیلے تہوڑے فاصلہ پر ہین قلعہ سے جنوب مشرق مین ۲۲۰ گہرون کی آبادی کا قصبہ ہے ۔
برسلپور	۲۹	۱۱	۷۲	۲۰	اثناء راستہ بہاولپور و باپ بہاولپور سے ۹۰ میل جنوب مشرق مین واقع ہے یہان بیس فیٹ بلند پہاڑی پر ایک قلعہ ہے قلعہ سے جنوب مشرق کیطرف قصبہ ہے اوسمین چار سو گہر اور دو کانین ہین اور ساٹھہ فیٹ عمق کے چار کوئے ہین اونکا پانی ایسا شور ہے کہ پینے کے کام مین مطلق نہین آسکتا اسواسطے شہر کے حوض واقع شمال مغرب قصبہ سے پانی لاتے ہین قریبا

बरसिलपुर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					قریب ایک میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب مین ایک ٹیلہ قلعہ سے برتر واقع ہے بعمر و زعیم چارسو سال ہمایون بادشاہ اس ٹیلہ پر گرفتار ہاتھا اوسکے قلعہ مین نہ آنے دیا قصبہ بہت قدیم ہے حسب روایت ہنود کے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین آباد ہوا تھا ٹھاکر نے کہ براے نام مہارول صاحب جیسلمیر کا مطیع ہے ۱۸۳۵ء مین مسٹر بوائلیو صاحب انجنیر کے کہ واسطے دریافت حالات ملک کے یہان بھیجے گئے تھے بہت خاطر و تواضع کی تھی قصبہ کی آبادی ۲۰۰۵ باشندون کی ہے ÷
باہاورہ	۲۷	۲۰	۷۲	۲۲	براستہ بیکانیر و جیسلمیر جیسلمیر سے ۱۰۰ میل شمال مشرق مین ÷

बधावस्

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
बहादरा	بہادرہ	٢٧	٦	٧١	٣٨	راستہ بیکانیر و جیسلمیر سے ۴٥ میل شمال مشرق مین ہے یہان سے ایک میل جنوب مغرب مین سو گز عریض ندی ہے جسکا صاحبان انگریز نے جو مغربی راجپوتانہ مین بھیجی گئی مارچ مین عبور کیا تھا
चाहिन	چاہن	٢٧	١٣	٧١	٥٣	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ٦٢ میل شمال مشرق مین ہے یہانکے لوگ مشہور چور ہین اور گرد نواح سے مویشی چورالیجاتے ہین سو گھرون کی آبادی ہے پانچ چاہ ١٨٠ فیٹ عمق کے ہین
चांदन	چاہرن	٢٦	٥٩	٧١	٢٠	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴٢ میل شمال مشرق مین
चतरेल रोडो	چتریل	٢٦	٥٨	٧٠	۴٥	اثنائے راستہ روڑی واقع سندھ

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						وجیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۵ میل شمال مشرق میں واقع ہے پانی ملتا ہے راستہ سندھ کی طرف اچھا ہے مگر جیسلمیر کی طرف پہاڑی ہے
देवीकोट	دیوی کوٹ	۲۶	۴۴	۷۱	۱۷	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر جیسلمیر سے ۲۲ میل جنوب مشرق میں
धनवा	دھنوہ	۲۶	۵۰	۷۱	۰	جیسلمیر سے پانچ میل جنوب میں
एटा	اٹیہ	۲۷	۱۰	۷۱	۴۲	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۵ میل شمال مشرق میں ہے راستہ لبب ریت کے دشوار گذار ہے
गिराजस	گراج سر	۲۷	۴۲	۷۲	۲۶	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۵۰ میل جنوب مغرب میں ہے اس قصبہ کے قریب سنہ ۱۸۳۵ء میں رؤسا بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان حسب تجویز حکام انگریزی سرحد متنازعہ کا فیصلہ ہوا تھا

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
جاریلہ	۲۶	۳۷	۷۰	۴۰	۲۹ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے ہے	जारेला
جھنیلا	۲۶	۱۶	۷۰	۴۸	۴۸ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے ہے	जञ्जिनीला
کانوڈ	۲۷	۸	۷۱	۵	یہہ قصبہ شہر جیسلمیر سے شمال مشرق مین ایک وسیع نمکین جھیل کے کنارہ پر واقع ہے یہہ جھیل آٹھہ میل کے عرض سے قریب پندرہ میل تک شمال مین پھیلی ہوئی ہے مگر اوسکی یہہ وسعت صرف بارش کے دنون مین رہتی ہے دیگر موسمون مین پانی خشک ہوجاتا ہے اور زمین پر نمک جمتا ہے کہ اوس سے مہارول صاحب کو فائدہ ہوتا ہے جب جھیل بالکل بھر جاتی ہے مشرق کی طرف اوسمین سے ندی جاری ہوکر تیس میل کے فاصلہ پر مارواڑ کے ریتہ مین جذب ہو جاتی ہے	कानोड

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
کاٹھوڑی काठोडी	۲۷	۷	۷۰	۵۹	ریاستہ جیسلمیر و بہاولپور مین جیسلمیر سے ۱۱۴ میل شمال مین واقع ہے اوسمین پانیکا عمدہ تالاب ہے چند کوے بھی ہین مگر اونکا پانی شور ہے اس گانون مین پلی وال بوہرہ کہ برہمن ہین اور تجارت کرتے ہین آباد ہین +
کھاڑوہ खारोह کھارہ खारा	۲۷	۳۲	۷۱	۳۹	ریاست کی مغربی سرحد جانب سندہ پر واقع ہے +
کشنگڑہ किशनगढ	۲۷	۴۰	۷۰	۳۶	قریب سرحد بہاولپور جیسلمیر سے ۸۰ میل شمال مغرب مین گانون اور قلعہ ہے +
کوراقلعہ कोराकिला	۲۷	۷	۷۰	۲۶	راستہ روڑی واقع سندہ و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۳۰ میل مغرب مین قلعہ و گانون ہے +
لاٹھی लाठी	۲۷	۲	۷۱	۳۹	قصبہ پوکرن واقع جودہپور سے

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						جیسلمیر کے راستہ پر ۲۵ میل پوکرن سے شمال مغرب مین ہے
लोवार	لوار	۲۶	۱۰	۷۰	۸	مشرق مین سرحد جودہ پور پر واقع ہے
मोहनगढ	موہن گڑہ	۲۷	۱۳	۷۱	۴۴	جیسلمیر سے ۳۵ میل شمال مشرق مین ایک قلعہ جنگل مین واقع ہے
मंढा	منڈہہ	۲۷	۲۱	۷۱	۰	راستہ جیسلمیر و بہاولپور پر جیسلمیر سے ۳۳ میل شمال مین عمدہ پر آب تالاب کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے وہان ۱۸۰ فیٹ عمق کا ایک کنوا بھی ہے
नाचना	ناچنہ	۲۷	۳۰	۷۱	۵۴	جنگل مین جیسلمیر سے ۶۵ میل شمال مشرق مین واقع ہے
नोक	نوک	۲۷	۳۴	۷۲	۴۰	راستہ بکرم پور و بالمیر پر بکرم پور سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین سوتھار اور لوکیون کا گانون ہے پانی پچاس فیٹ عمق پر بکثرت ہے

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
नोकरा	نوکرہ	۲۷	۳۹	۷۲	۴۵	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۴۰ میل جنوب مغرب ساٹھ گھر اور چار دوکانون کے دو گاؤن ہین
नवायला	نوائلہ	۲۷	۷	۷۱	۴۳	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۴ میل شمال مشرق مین ہے قلعہ اور سو ادمیون دوکانین ہین دو کنوین مین ۱۹۰ فیٹ عمق پر شور پانی ہے راستہ خراب ہے +
रामगढ़	رامگڈھ	۲۷	۱۴	۷۰	۴۲	جیسلمیر سے ۳۰ میل شمال مغرب مین گاؤن اور قلعہ پست پہاڑی کے کنارہ پر کچھ سے شمال کی طرف کو پھیلا ہوا ہے واقع ہے +
रूपसी	روپسی	۲۶	۵۸	۷۰	۵۰	گاؤن اور قلعہ جیسلمیر سے ۱۰ میل شمال مغرب مین +
सिरद	سرد	۲۷	۲۵	۷۲	۳۳	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۷۰ میل جنوب مغرب مین جنگلی میدان مین واقع ہے تالاب کا پانی بکثرت ہے

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
					اور ۹۰ فیٹ کی عمق کے چاہات بھی ہیں راستہ کہیں خراب اور کہیں اچھا ہے	
سوڈاکھور	۲۷	۳	۷۱	۳۷	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۳ میل شمال و مشرق میں واقع ہے ایک قلعہ پچاس گھر اور چار دوکانیں ہیں اور کنواں بھی ہے	सोदाखोर
سوودڑ	۲۶	۵۷	۷۱	۷	روڑی واقع سندھ سے جیسلمیر کے راستہ پر جیسلمیر سے ۱۱ میل شمال مغرب میں واقع ہے چند دوکانیں ہیں اور پانی ملتا ہے راستہ پہاڑی ہے	सोदड़ा
تھانوٹ	۲۷	۴۱	۷۰	۴۱	جیسلمیر سے ۴۵ میل شمال مشرق میں ہے	थानोत
ٹوٹو	۲۷	۱۲	۷۱	۴۹	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۵۵ میل شمال مشرق میں	टूटू
امرساگر	۲۶	۵۵	۷۰	۵۷	راستہ روڑی واقع سندھ سے جیسلمیر پر جیسلمیر سے دو میل شمال مغرب میں قریب بیس دوکانیں ہیں پانی ملتا ہے	अमरसागर
ونجورائے بنجورائے	۲۶	۳۰	۷۱	۱۰	راستہ بالمیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۳۰ میل جنوب مشرق میں ہے	विंजोराय विंजोयाय

تاریخ بھاٹی

ملک جیسلمیر اوسی قطعہ سرزمین کا ایک جزو ہے جسے ہندوستان کے قدیم جغرافیہ مین ماتھسل لکھا ہے اس ملک کے قدیم تسمیہ کے بموجب دشت ریگستان مارستھل
کے وسط مین کوئی زمین واقع ہونے سے لفظ میر بمعنی پہاڑ سے نامزد ہوا میر
ہے جسقدر اوسکی پیداوار و دیگر مخصوص الموقع جزیون کی کیفیت دلچسپ ہین
اوسیقدر وہانکے باشندون کے حالات تاریخی قابل تفتیش و تحقیقات ہین
یادو یعنی جادو نسل جو تین ہزار برس پیشتر کل ہندوستان مین حکمران تھے یادو جادو
اوسکی ایک شاخ بھاٹی قوم ہے اور جو کہ بس اس مجہول و لعبید از نظر گوشہ
ہندوستان کی حکومت کرتا ہے ادنہین یادو راجگان کی اولاد مین سے
ہے جو لب دریاے جمن سے اوس زمانہ کی انتہائی زمین تک فرمانروا تھے
جن لوگون مین انقلاب زمانہ سے متواتر عزل و نصب ہوتا رہا ہے
اونکے خاندان کے واقعات تاریخی کا صحیح و مسلسل ملنا غیر ممکن ہے تاہم
ایک ایسا سلسلہ جسکے اجزاء مین باہم قربت و تعلق معلوم ہوتا ہے
محفوظ رہا ہے +

بھاٹی یادون کی تاریخ کی تحقیقات مین دو امر کہ ہر ایک اونمین سے وجہ بھاٹی
معقول پر مبنی ہے خیال مین آتے ہین اول یہہ کہ بھاٹی سیتھک نسل سے سیتھک
تھی دوم یہہ کہ اونکی اصل ہندوستان سے ہے چنانچہ اونکا اختلاف دو
ابتدائی نسلون کا اختلاط قبول کرنے اور اپنے خیالات کو وسعت دیکر اس
قدیم زمانہ کی ملیچگی سمجھیہ اور ہندوستان کو صرف خیالی سمجھنے سے رفع

ہوسکتا ہے ٭

कासियप اور باسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ بحر کاسپین اور دریاے گنگ کے درمیانکی
مختلف اقوام ایک ہی خاندان سے پیدا ہوئی تھین اور اوسی قدیم متوسط
भर्त سلطنت مین جو بکثرت خلف باذہ موزت اعلی بھا ٹھی یادون کے کہ اب
बुध
हिन्दूसिथिक گوشہ جنگل مین محدود ہو گئی ہے ہندو سیتھک قلمرو تھی اور اوسکو ہنود
भारथवर्ष بھارت ورش کہتے ہین مشترک زبان و مذہب رکھتے ہین راجکلون کے
राजकुलों
ہندوستان مین آکر آباد ہونیکی نسبت قیاس دوانی کرنا بیفایدہ ہے
काला کیونکہ اگرچہ جن تاریخون سے کمتر اقوام کابہ و بھیل و میر و گونڈ وغیرہ کا
भील
मेर حال دریافت ہوا ہے اونہین مین لکھا ہے کہ یہہ لوگ اوسی ایک نسل
गोंड
नीच مین سے تھے اور اپنی بداعمالی سے نیچ سمجھے گئے تھے مگر معلوم ہوتا ہے
सूर्ज کہ ہندوستان مین سورج وچندربنسیون سے پیشتر اصل باشندون
चंद्रवंशियों کی آبادی تھی پس چونکہ اونکے بیان کے کچھہ ثبوت نہین ہے ہماری
دانست مین یہہ کہانی برہمنون کی خواہش تعین اصل کل اشیاء سے
پیدا ہوئی ہے زمانہ حال کی تحقیقات معاملات مذکور مین ان قدیم لوگون
کی قوت اور اوسکے استعمال کے تنگ و غلط خیالات سے بہت خلل واقع
ہوا ہے ٭

ایسا کہتے ہین کہ ہنود کا تعصب جو عبور دریاے اور جہاز پر سوار ہو کر سمندر
مین جانے سے باز رکھتا ہے اور جو مسلمانون کے فتوحات سے پیدا
ہوا ہے ہمیشہ سے ہے لیکن اگر جدید و صحیح خیالات حاصل کرنے سے

مخالط اعتقاد کا چھوڑنا مشکل ترنہوتا تو یہہ امر ظاہر ہوجاتا کہ ظہور دریا سے اٹک کی قید زمانہ حال مین پیدا ہوئی ہے بلکہ برعکس اوسکے قدیم زمانہ مین ہنود کے بحری طاقت بہت بڑی تھی کہ اوسکے ذریعہ سے ساحل افریقہ و عرب و ایران بلکہ جزائر آسٹریلیہ تک آمدشد کرتے تھے باوجود اس علم کے یہہ خیال کرنا کہ ہنود ہمیشہ سے زمانہ حال کے حدود ہندوستان کے اندر محدود تھے محض بیہودہ ہے پورانون کا بیان عالم سے کہ غیر مکمل اور بیہودہ ہے اور بعض تحریرات منو کے سے بخوبی ثابت ہے کہ ممالک مختلفہ واقع درمیان اوکسین گنگا کی آمدرفت تھی اور یہہ بھی عیان ہے کہ جس سرزمین وسط عالم کو زمانہ حال مین ملیچھون کا مسکن قرار دیا اوسمین سے علم کی ندیان ہندوستان مین آئی ہین

پورانون سے اور اوسکی تائید مین منو کے قول سے تحقیق ہوا ہے کہ اون قدیم زمانہ مین ساکا دیپ سے گنگا تک ایک مذہب تھا قبل اسکے کہ یادون کے تین ہزار سال کی نقل وطن پر غور کر کر اونکے مقامات اندر پرست و سورپورہ و متھرا و پریاگ و جادوار کا ڈانگ وغیرہ و جنی واقع زابلستان مین جانیکا اور پھر مقامات سالباہنہ یعنی سالپور واقع پنجاب و تن نوٹ و دیراول و لودوروہ واقع جنگل اور آخرکار سلمیر مین سنہ ۱۲ مطابق ۱۱۵۶ء واپس آنیکا حال تحقیق کرین مراتب مذکورہ صدر پر کچھہ خیال کرنا ضرور ہے +

یادون کے قدیم تر حال کو غیر متعلق سمجھکر صرف اوسی زمانہ کی کیفیت

परस
एफ्रीका
अरब
ईरान
आसट्रेलिया
मनू
आकसेस
म्लेच्छों
साकाद्वीप
इंद्रपरस्त
सूरपुरा
मथुरा
प्रयाग
द्वारकाडांग
गज़नी
ग़ज़नी
ज़ाबुलस्तान
सालबाहना
सालपुरा
तननोट
देरावल
जासलमेर

جو اونکے سرگروہ ہری کرشن کے انتقال سے شروع ہوکر یادون — हरिकृष्ण
کے ہندوستان سے منتشر ہونے تک گذرا ہے لکھی جاتی ہے
فقط انکے ہندوستان سے بالکل نقل وطن کر جانے سے ثابت ہے کہ اصل
اندر رفتہ جسکے ذریعہ سے بدھ یادون کا بزرگ ہندوستان مین گیا تھا
اور وہان اوسنے سورج بنس کے ایلا نامے عورت سے شادی کی اور جس — ईला
اوسکی اولاد زیادہ ہوئی باوصف اسکے کہ بدھ اور ہرنی کے درمیان کچھا
پشتین اگذری ہین فراموش نہوئی تھی ؛

یادو سوم بنسیون کی پرورش گاہ پریاگ عرف الہ آباد ہے وہان سے — शोमवंशियों
جاکر پوروردہ نے متھرا آباد کی کہ وہ مدت تک دارالحکومت رہی — पुरुरवा
جادو کا نام جنکی چھپن شاخین تھین دنیا مین مشہور ہوا اور زبردست
ہری کرشن جسنے دوارکا آباد کی اسی نسل مین تھا چھپن اقوام جادون — द्वारिका
مین باہم مقامات کورکشیتر و دوارکا جنگ وجدل ہوا تاریخ ہنود کے — कुरुक्षेत्र
ناظرین کو بخوبی معلوم ہے اور ہر جگہہ دریافت ہوسکتا ہے ان واقعات
کا ہونا سن عیسوی سے گیارہ سو برس بیشتر اندازاً معلوم ہوتا ہے ان اقوام
کے انتشار پر چند قومین ہندوستان سے چلی گئین اور اونکے ساتھ کرشن
کے بیٹون مین سے بھی دو نکل گئے اس معبود سرگروہ یادون کے آٹھ عورات
تھین کہ اونمین سے اول اور سالوین کی اولاد عجیب اتفاق سے ہندوستان
کے کنارون پر آباد ہے ؛

ان عورات مین سے اول رکمنی تھی اوسکے بڑے خلف پردیمن کی شادی — रुकमनी / प्रदेम्न

बिरखा بدربجر کی راج کنیان سے ہوئی تھی اوس سے انورادا اور بجر دو
अनुरा لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ بجر کی اولاد مین سے بہاٹھی ہین بجر کی ناب
वज्र
नाव اور کہیر دو لڑکے ہوئے جب جنگ دوارکا مین جادون کا خاتمہ ہوا
खीर اور کرشن نے بہشت کو انتقال کیا بجر اپنے باپ سے ملنے کیواسطے متھرا سے
روانہ ہوا تھا بلین آکوس چلکر اوسکو اپنے رشتہ دارون کے مقتول ہونیکی
خبر پہنچی وہ وہان ہی مرگیا اور ناب راجہ ہوکر متھرا کو واپس گیا مگر کہیر دوارکا
کو چلا گیا +

راجپوتون کی چھتیس قومین کسی زمانہ مین مالک ملک تھین اور اندنون
مین جادون کے ظلم و تعدی سے تنگ آگئی تھین آمادہ انتظام ہوئین
ناب کو مجبور معذور ہوکر دوارکا کو جانا پڑا کہ وہان وہ مارتھل کا راجہ ہوا +
सुखधर्म یہانتک کا مضمون بھاگوت سے نقل ہوا اور اب سکھادھرم نامے برہمن
प्रथीबाहु متھرا کی روایت سے نقل کیا جاتا ہے کہ ناب کا لڑکا پرتھی باہو ہوا +
कारेज़ा اور کہیر کے تہار یجہ اور جدباہن دو پسر ہوئے +
जदबाहन
جدباہن دیوی کی جاترا کے واسطے گیا تھا دیوی نے اوسکی آہ وزاری
پر رحم کیا اور خواب سے بیدار کر کر امید برآری کا اقرار کیا اوسنے التجا کی
کہ مجھے رہنے کو زمین دے دیوی نے جواب دیا کہ انھین پہاڑون میں
راج کر اور یہ کہکر غائب ہوگئی جدباہن اوٹھکر اس خواب کا خیال کرتا تھا
کہ یکایک شور و غل کی آواز آئی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیس کا راجہ
لاولد مرگیا ہے اور مسند نشینی کیواسطے لوگ آپسمین نزاع کرتے ہین وہ یہ

نے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ بہیرہ بیت کرشن کی اولاد مین
سے کوئی آیا ہے اوسکو تلاش کرکر راجہ کرنا چاہئیے سب نے یہہ بات قبول
کی اور جدو باہن راجہ ہوگیا اوسکی بکثرت اولاد ہوئی اونکا مسکن آنیکے
واسطے جدو کا ٹھانگ مشہور ہوگیا +

پرتھی باہو خاندان نابرئیس ہاتھل کو سری کرشن کا چتر شاہی کہ بسوکرما کا بنایا ہوا — विस्वकरमा
تھا وراثت مین ملا اوسکا بیٹا باہوبل تھا جسکی شادی کملاوتی دختر سنجھ سنگہ
والی مالوہ سے ہوئی اور جہیز مین ہزار گھوڑے خراسانی سو ہاتی موتی جواہرات — बाहुबल कमलावती
زر بیحساب پانسو کنیزین و طلائی رتھ دو پلنگ سے ملے پوار کملاوتی پٹرانی — पटरानी
ہوئی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوا ۔ باہو گھوڑے سے گر کر مر گیا اور
اوسکے بیٹے سوباہو کو اوسکی رانی دختر منند ۔ راجہ چوہان والی اجمیر نے — सुबाहु मंद
زہر دیکر مار دیا اوسکا بیٹا رتجھ بارہ برس حکمران رہا اوسکی سوبہاگ سندری — रीक्ष सुभागसुंदरी
دختر بیرسنگہ راجہ مالوہ سے شادی ہوئی جب وہ حاملہ تھی خواب مین دیکھا — बेरसिंघ
کہ سفید ہاتھی پیدا ہوگا اسکی تعبیر نجومیون سے اچھی سمجھکر لڑکے کا نام گج — गज
رکھا جب وہ جوان ہوا جابا ہو راجہ پوربدیس کے ہان سے ناریل آیا — पूर्बदेस
کہ قبول کیا گیا اوسی زمانہ مین خبر پہنچی کہ وہی ملیچہ جسنے سوباہو پر حملہ کیا یعنی
فریدشاہ کو مع چار لاکھ سواروں کے لیکر آتا ہے یہہ سنکر لوگ خوف زدہ
ہوگئے راجہ نے تحقیق خبر لانیکے واسطے مخبر بھیجے اور اوسکے مقابلہ کے
واسطے ہرسو کو کوچ کیا اور دشمن وہان سے دو کوس کنج شہر مین مقیم تھا — हरसो
لڑائی ہوئی اوسمین حملہ آور کو شکست ہوئی اور اوسکے تیس ہزار آدمی مارے گئے — कुंजशहर

کوس کا تفاوت رہ گیا راجہ گج اور اوسکے سرداروں نے تحمل کیا
اور جوگنیوں کو پیچھے لیکر لڑائی پر عازم ہوئے سخت محاربہ ہوا انجام کار
شاہ کی فوج بھاگی پچیس ہزار آدمی کھیت رہے اور وہ ہاتھی گھوڑے سے
بلکہ تخت چھوڑکر بھاگ گیا سات ہزار ہندو میدان میں مارے گئے فتح کا نقارہ
بجا اور ہندو خوش ہوکر دارالریاست کو واپس آئے *

रोहनी नछत्र — موسم بسنت میں بتاریخ ۱۳ ربیساکھ روز یکشنبہ روہنی نچھتر سمت [illegible]
धर्मराज युधिष्ठिर — دہرم راج یودھشٹر میں گج راجہ نے تخت غزنین پر بیٹھکر جادون نسل کی
حکومت کو قایم رکھا اس فتح سے اوسکی طاقت مستقل ہوگئی اوسنے ممالک
कन्दुपकेल — ممالک کو فتح کیا اور کشمیر کو ایلچی بھیجکر راجہ کن ڈروپ کیل کو اپنے روبرو طلب کیا
مگر اوسنے تعمیل نکی اور جواب دیا کہ اگر میں لڑنیکے بغیر دوسرے کی اطاعت
کرونگا تو لوگ مجھکو طعنہ دینگے اسپر گج نے کشمیر پر حملہ کیا اور وہان کے
सालबाहन — راجہ کی دختر سے شادی کی کہ اوس سے سالباہن لڑکا پیدا ہوا جب
یہہ لڑکا بارہ برس کا ہوا خراسان کی طرف سے اوکے حملہ ہونیکی خبر پہنچی راجہ گج
تین یوم تک علی التواتر کل دیبی کے مندر میں بند رہا چوتھے روز دیبی نے
تقدیر کا اظہار کیا کہ اب غزنی تیرے ہاتھ سے جانیوالی ہے مگر تیری اولاد
کو کہ مسلمان ہونگے پھر ملجاویگی اور یہہ بھی ہدایت کی کہ اپنے بیٹے سالباہن
کو مشرقی ہندو میں بھیجکر شہر آباد کراوے اور اوسکا نام سالباہن پور رکھے
اور یہہ بھی کہا کہ تیرے پندرہ پسر ہونگے اور اونکی اولاد بڑہیگی اور تو
غزنی کی حفاظت میں مریگا مگر اسکا عمدہ اجر ملیگا *

اسطرح راجہ اپنی تقدیر کے حالات سے آگاہ ہوکر راجہ گج نے اپنے اہل قبیلہ کو جمع کیا اور بچیاسہ جو بڑا ہوا لڑکا تھا اوسکو روانہ کیا اور سالباہن کو بھی شمال میں بھیجدیا +

اسکے چند روز بعد دشمن نے غزنین سے پانچ کوس پر قیام کیا راجہ گج نے اپنے چچا سہدیو کو قلعہ کی حفاظت کیواسطے چھوڑا اور خود مقابلہ کے واسطے گیا شاہ خراسان نے اپنی فوج کو پانچ حصون مین تقسیم کیا اور راجہ نے اپنی فوج کو تین دستون مین منقسم کیا لڑائی شروع ہوئی طرفین سے بہت آدمی کام آئے اور شاہ خراسان اور راجہ گج دونون ہلاک ہو اور پانچ پہر کے عرصہ مین لاکھہ میر اور تیس ہزار ہندو تہ تیغ ہوگئے بادشاہ کے بیٹے نے قلعہ گھیرا تیس روز تک سہدیو لڑتا رہا آخر مین اوسنے ساکہ کیا اور نو ہزار بہادرون نے جان دی +

जब اس خونریزی کی خبر سالباہن کے پاس پہنچی وہ بارہ روز تک بیوپر سویا آخر کار پنجاب مین پہنچا اور ایک مقام پر جہان پانی بافراط تھا آباد کرکر اوسکا نام سالباہن پور رکھا گرد نواح کے بھومیون نے جمع ہوکر اوسکی اطاعت کی بکرماجیت کی سمت کے بہتر برس گذر چکے تھے جب بہادون کی آٹھین روز یکشنبہ کو سالباہن پور کی آبادی شروع ہوئی سالباہن نے پنجاب کی کل سرزمین کو فتح کیا اوسکے پندرہ اخلاف سب راجہ ہوئے +

۱ بلند ۲ رسلو ۳ دھرمنگد ۴ باچہ ۵ روپ ۶ سندر ۷ لیکھ

सहदेव
मीर
सालवाहन पुर
विक्रमाजीत
बलंद
रसलू
धर्मगद
वाचा
रूप
सुन्दर
लेख

جسکرن - نیما - ماتھ - نیوپک - گنگیو - جینگو - نامعلوم
اِن سب نے اپنی قوت بازو سے علیحدہ راج قایم کئے ؞
راجہ جے پال تنور والی دہلی کے ہان سے ناریل آیا کہ قبول کیا گیا بلند دہلی کو گیا راجہ دہلی نے اوسکا استقبال کیا جب شادی کر کر واپس آیا سالباہن نے دشمن سے غزنین اور باپ کا عوض لینے کا ارادہ کیا اس غرض سے اوسنے اٹک کا عبور کر کر جلال پر حملہ کرنا چاہا وہ بیس ہزار فوج لیکر مقابلہ کے واسطے آیا مگر سالباہن نے غزنین فتح کر کر وہان بلند کو چھوڑا اور خود اپنی دار الحکومت واقع پنجاب کو واپس آیا تھوڑے دنون بعد بتیس سال اور نو ماہ راج کر کر مر گیا ؞
بلند مسند نشین ہوا اور اوسکے بھائی پنجاب کے پہاڑی ملکون میں راجہ ہو گئے مگر ترک پھر جمع ہونے لگے اور ملک کو مغلوب کرنے لگے اور غزنین کے گرد نواح کے اضلاع اونکے قبضہ مین آ گئے بلند کے کوئی وزیر نہ تھا مگر ایک جزوی کام کو وہ خود کرتا تھا اوسکے سات اخلاف ہوئے بھاٹی - بھوپتی - کلر - جنج - سرمور - بھینسریچہ - مانگرو خلف دوم بھوپتی کا لڑکا چکیتو تھا اوس سے چکیتو قوم پیدا ہوئی چکیتو کے آٹھ لڑکے ہوئے - دیوسی - بھارو - کھیم خان - ناہر - جیپال - دھارسی - بیجلی خان - شاہ سمند ؞
بلند نے اپنے نبیرہ چکیتو کو غزنین میں چھوڑا کہ خود سالباہن پور میں رہے کیونکہ جب بلیچون کی طاقت زیادہ ہوئی اوسنے اونکو اپنی فوج مین نوکر

जसकरण
नेमा
मात
नोपक
गंगेव
जंगल
जैपाल
तंवर

*
भाटी
भूपति
कलर
जिंज
समोर
भैंसरेचा
मांगरव
चकेतू
देवसी
भारू
खेमखां
नाहर
जैपाल
धारसी
बीजलीखां
शाहसमंद

رکھا بلکہ کل اوسی قوم کے لوگ اوسکے سردار ہو گئے اونھون نے
اوس سے اقرار کیا کہ اگر ہمارا مذہب اختیار کرے تو تجکو بلخ وبخارا کا مالک
کردین کہ وہان غذبک رہتے تھے اور اونکے بادشاہ کی بجز دختر کے
کوئی اولاد نہ تھی چکیتون نے اوسی لڑکی سے شادی کر لی اور بلخ وبخارا
کا بادشاہ اور اٹھائیس ہزار گھوڑون کا مالک ہوگیا بلخ وبخارا کے
درمیان بڑی ندی ہے دروازہ بلخ سے ہندوستان تک چکیتیو کا
راج تھا کہ اوس سے چکیتیو مغل یعنی مغل چغتا کو حاصل ہوا +
بلند کے تیسرے بیٹے کلر کے آٹھہ لڑکے ہوئے اونکی اولاد کلر کہلاتی
ہے اونکے نام ۱ شیوداس - ۲ رامداس - ۳ اسو - ۴ کشنا ۵ سموہ -
۶ گنگو ۷ جسو - ۸ بھاگو - اونمین سے زیادہ مسلمان ہوگئے ہین اونکی
مختلف اقوام ندی سے مغرب کے کوہی ملک مین رہتی ہین اور شور و
غارت گر ہین +
جوتھے بیٹے جنجی کے سات لڑکے تھے ۱ چامبو - ۲ گوکل - ۳ میہراج - ۴ ہنسہ -
۵ بھادون - ۶ راسو - ۷ جگو - کہ ان سب کی اولاد جنجی کہلاتی ہے اور انمین سے
اوسکے دیگر اخلاف کی اولاد علحدہ اقوام کے نامون سے مشہور ہوئی
بھاٹھی بجاے اپنے باپ بلند کے مسند نشین ہوا اوسنے جودہ برس
فتح کر کر اوسکے ملک اور دولت پر قبضہ کیا اوسکی دولت مین چوبیس ہزار
گھر خزانہ کے ساٹھہ ہزار سوار اور بیشمار پیادہ تھے گدی نشین ہوتے ہی اوسنے
کنک پور کے راجہ بیربھان بگھیل پر فوج کشی کرنے واسطے لاہور مین

स्योदास
रामदास
असू
किशना
समोह
गंगा
जसो
भागो
चाम्पू
गोकल
मेहराज
हंसा
भादो
रासो
जगो
कालकपुर
बीरभान
भगीम

فوج جمع کی بیر بھان چالیس ہزار فوج لیکر آیا اور لڑائی مین مارا گیا +

मंगलराव बھاٹھی کے دو لڑکے ہوئے منگل راؤ اور مسور راؤ -

मसूरराव بھاٹھی کے ساتھ خاندان کا لقب بدل گیا اسوقت سے قوم کا نام بھاٹھی ہوگیا +

منگل راو مسند نشین ہوا مگر اوسکی تقدیر بھاٹھی کی سی نہ تھی دھوند شاہ غزنین نے زبردست فوج سے حملہ کیا مگر منگل راو نے اوسکا مقابلہ نکیا اپنے بڑے بھاٹھی کے ساتھ کنارہ ندی کے جنگل مین چلا گیا دشمن نے سالباہن پور کا محاصرہ کیا کہ وہان راجہ کا قبیلہ رہتا تھا مگر مسور راؤ

लखीजंगल بھکر لکھی جنگل مین بھاگ گیا وہان صرف زراعت پیشہ رعایا رہتی کہ اوسپر وہ غالب آیا اور وہاں کا مالک ہوگیا +

अभयराव مسور راو کے دو لڑکے ہوئے اول ابھے راؤ دوم سارن راؤ

सारनराव بڑا ابھے راو لکھی جنگل کا مالک ہوا اوسکی اولاد جب زیادہ ہوئی ابھوریہ بھاٹھی

अभोरया کہلانے لگی سارن اپنے بھائی سے علحدہ ہوگیا اوسکی اولاد زمیندار ہوگئی اور اب سارن جاٹ کے نام سے مشہور ہے +

मजमराव منگل راؤ خلف بھاٹھی کے جو اپنا ملک چھوڑ گیا تھا چھ لڑکے تھے مجم راؤ

कालरसी کلرسی مولراج شیوراج پھول کیولہ +

मूलराज

श्योराज جب منگل راؤ بھاگ گیا اوسکے لڑکے رعایا کے گھرون مین چھپ گئے

फूल

केवला ستی داس نامی بھوسیہ قوم تاک نے جسکے بزرگون کو بھاٹھی کے بزرگون

सतीदास نے تنگ و تباہ کیا تھا انتقام لینا چاہا اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ

مفروریکے لڑکون مین سے چند ساہوکار کے گھر مین پوشیدہ اہیں بادشاہ
نے تاک کے ساتھ جمعیت بھیجی اور دوسری دیر کے مکان کو گھیر لیا اوسکو
پکڑ کر بادشاہ کے روبرو لے گئے اوسنے کہا اگر سالباہن کی اولاد کو
حاضر نکریگا تو کل قبیلہ کو مار ڈالونگا ساہوکار نے کہا میرے یہان راجہ
کا کوئی لڑکا نہین ہے جو لڑکے میرے یہان پناہ پذیر ہوئے ہین اوکو
بھومیہ کہتے ہین کہ بھومیہ فوج کی حملہ آوری پر بھاگ گیا ہے اور میرا شریک
تھا بادشاہ نے لڑکونکو طلب کیا اور اوسکے گانون کا نام دریافت
کرکے وہان کے بھومیون کو طلب کیا اور سالباہن کی اولاد کو اوسکے
ساتھ کھانا کھلوایا بلکہ اونکی لڑکیون کے ساتھ شادی کردی ساہوکار
کو بجز اسکے کہ قبول کرے اور کچھ چارہ نہ تھا اونکو زمینداری پوشاک
پہنا کر لایا اور جاٹون کے ساتھ کھانا کھلوایا اور اونکی لڑکیون سے شادی
کی اسطرح کلر راے کی اولاد کلوریہ جاٹ ہوئی مونڈ راج اور شیوراج
کی اولاد مونڈہ اور سیورہ جاٹ ہوئی اور پھول اور کیولہ کے لڑکون
کو نائی یعنی حجام اور کمہار بتلایا تھا کہ وے اون اقوام مین مل گئے
منگل راو گارہ ندی کے جنگل مین پناہ پذیر ہوا تھا اوسنے ندی کا عبور
کرکے ملک جدید فتح کیا اس زمانہ مین ندی کے کنارون پر باریہ قوم
رہتی تھی اور اون سے دوسری طرف بوٹا بان کے بوٹہ راجپوت
رہتے تھے پوگل مین پرمار تھی دہات مین سودہا نسل تھی اور دوریہ
لودرہ راجپوت تھے یہان منگل راو کو پناہ ملی سوداگین کی اجازت

फिलराट
फिलोरिया
मूंडराज
श्योराज
मूंडा
सेवरा
फूल
कंवला
बारहा
सूरजवान
बूटा
पूगल
परमार
धात
सोढा
लोदारवा
लोदरा

اوسنے لودروہ وا بارتبہ کی سرزمین مین اپنی بود و باش آئندہ مقرر کی
सजमराव سنگل راؤ کی وفات پر جیحم راؤ جو اپنے باپ کے ساتھ بسالباہن پور سے
بچکر آیا تھا راجہ ہوا تب اوجار کے سرداروں نے اوسکو راجہ قبول کرکر
अमरकोट اوسکی مسند نشینی پر تحفہ جات بھیجے اور امرکوٹ کے سودا رئیس نے اپنی
सोढा केहर دختر کی اوس سے شادی کی اوس سے کیہر مولراج گوگلی تین بیٹے
मूलराज गोगली پیدا ہوئے ٭

کیہر نے اپنے مہمات سے نام پیدا کیا یہہ خبر پاکر کہ پانسو گھوڑونکا کاروان
अरोड اروڑ سے ملتان کو جاتا ہے اوسنے چیدہ گروہ لیکر اور شتر فروش
पंजनद سوداگروں کا بھیس بھرکر اوسکا تعاقب کیا اور بمقام پنج ند حملہ کرکر اور
जालोर لوٹکر اپنے گھر کو واپس گیا ایسے کاموں سے وہ مشہور ہوگیا جالور
अलनसी देवरा النسی دیورہ سے جیحم راؤ اور اوسکے دو بڑے بیٹوں کیواسطے ناریل
सजमराव بھیجے بہت تجمل سے شادیاں ہوئین وہان سے واپس آئے تب
तन्नो कیہر نے قلعہ تعمیر کیا اور تنو دیبی کے نام سے اوسکا تنوٹ نام رکھا مگر
तन्नोट اوسکی تیاری سے پیشتر جیحم راؤ مرگیا ٭

बाराहों کیہر مسند نشین ہوا تب باراہوں کے سردار جسرت نے تنوٹ پر حملہ کیا
کیونکہ اوسکی قوم کی حد پر یہہ قلعہ تعمیر ہوا تھا مگر مولراج نے اوسکا مقابلہ
کیا اور باراہوں کو بھاگنا پڑا ٭

ماہ سدی ۱۵ سمت ۷۸۷ اور دوشنبہ کو قلعہ تنوٹ تیار ہوگیا اور تنوتا دیبی
کا مندر تیار ہوا تھوڑے دنوں بعد باراہوں سے عہدنامہ ہوا اور

مولراج کی دختر سے اونکے سردار کی شادی ہوکر اوسکو استحکام ہوا اور
اسطرح یادو بھاٹی ملک مارو کا مین سکن گزین ہو گئے + मारुका
اسوقت تک کے حالات کی تواریخ مشتبہ ہین مگر اس واقعہ اور آیندہ کے
کل واقعات کا وقت بخوبی تحقیق ہے کیونکہ غزنین کے جادو رئیس کی شاہان
روم وخراسان پر فتح مند ہونیکی تاریخ جو سمت ۳ یودھشٹری لکھی یا سالباہن
ودیگر جادون کی زابلستان سے خارج ہوکر پنجاب مین اقامت پذیر
ہونیکا جو سمت ۷۲ لکھا ہے اونمین غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے مگر قلعہ تنوٹ کی تعمیر کا
سمت مطابق ۷۳۱ء مین ہونا اتنی کثیر التعداد معتبر شہادتون سے تحقیق ہے
کہ اوسمین اشتباہ کی گنجایش نہین ہے کیہر جو بھاٹی قوم کی تاریخ مین بہت ممتاز
ہے اور جسکی سمہ ابھی لکھی گئی ہے غالب ہے کہ خلیفہ الولید کا ہمزمانہ ہو
اول ہی ہندوستان کے ملک مین دست اندازی کی اور جسکے ابتدائی حملہ
مفتوحہ اور مقامات مخصوص ہین سے اروڑ سندہ برہمز کا دارالحکومت تھا
کیہر کی پانچ اولاد ہوئی تنو-اوتے راو-چنتر-کا فریو-تھایم- तन्नो
ان سب کی اولاد انہین نامون کے اقوام کی سرگروہ ہوئی-سب خوش उतराव
نصیب سپاہی تھے کہ انھون نے جتنا راجپوتون کی زمین فتح کی مگر ان चन्नर
راجپوتون نے کیہر سے بدلا لیا یعنی شکار مین حملہ کرکر مارڈالا + काफ़रियो
تنو مسند نشین ہوا اوسنے باراہون کے ملک کو ویران کردیا اور اوسنے थायम
ملتان کی لانگہا اون زمین کو خراب کیا مگر حسین شاہ لانگہا پٹھانون کو चन्ना
زرہ بکتر آہنی پہنا کر اور دودی وکیچی وکہوکر ومغل وجتہیہ وجود जाधावों
हूरी
खीची
खोकर
मुग़ल
जोहया
सूद

सैयद
وسیّد اقوام کے دس ہزار سوارون کو لیکر جاد و پر حملہ آور ہوا جب وے
باراہون کے ملک مین پہنچے تو وے بھی شامل ہوگئے اور سب وہان
مقیم ہوئے تنو نے اپنے بھائیون کو جمع کیا اور مقابلہ کے واسطے
تیار ہوا چار روز تک قلعہ سے لڑتے رہے پانچوین روز دروازونکو
کھولکر اور اپنے خلف بجے راو کو ساتھ لیکر دست بقبضۂ شمشیر دشمن
विजयराय
پر گرا اول تو بارہ بھاگے اور اونکے ساتھ دیگر اسُر چلدیئے فتح مند
असुर
اونکا مال و اسباب قلعہ مین لے گئے جب ملتان اور لانگاہہ کی فوج کو
लांगाहा
شکست ہوگئی جیجو سردار راجپوتان قوم بوٹہ بوٹہ بان والہ کے سے تاراجیل
जीजू बूटा बूटवान
آیا اور رئیس ملتان کے مقابلہ کیواسطے تیار ہوا +
تنو کے پانچ اخلاف ہوئے بجے رائے۔ ماکر۔ جینتنگ۔ الّن۔ رکیچو
विजयराय माकुर जयतंग असन रकेचो
دوسرے خلف ماکر کا مایپا لڑکا ہوا اور اوسکے دو لڑکے سوہولہ اور
मायपा मोहोला ढिकाव
دیکاو ہوئی کہ دیکاو نے ایک تالاب کھدوایا جو اوسکے نام سے مشہور ہوا
اور اوسکی اولاد کھاتی یعنی نجار ہوئی کہ ابتک ماکر ستار کے نام مشہور ہے
تیسرے خلف جینتنگ کے دو پسر رتن سی اور چوہر ہوئے رتن سی نے بیکم پور
रतनसी चाहर
شہر سمار کی مرمت کی چوہر کے دو لڑکے ہوئے کولہ و گرراج کہ انھون
कोला गिराज
نے کولاسرا اور گرراج سر قصبات آباد کیئے +
چوتھے پسر الّن کے چار اولاد دیوسی، دنرپال و بھناولی رکیچو ہوئی
तिरपाल भावनी रकेचो
اونمین سے اول کی اولاد بھاری یعنی شتربان ہوئی اور رکیچو کی اولاد
تجارت پیشہ ہوکر اوسوال مشہور ہوئے +

تنوکو بجاسنی دیبی کی سعی سے ایک خزانہ ملگیا اور اوسنے قلعہ تعمیر کرکے تنوٹ
نام رکھا اور اوسمین اوسنے منگسر سدی ۱۳ سمت ۸۱۳ مطابق سنہ ۷۵۷ کو دیبی
بجھسرین دیبی کی مورت بہاجان کی اور اسی برس راج کرکر مرگیا +
سمت ۸٦۸ مطابق سنہ ۸۱۲ مین بجے راے مسند نشین ہوا اوسنے اپنے عہد
شروع ہی مین قدیم دشمنون یعنی باراہون پر ٹیکا دوڑ یعنی مہم کرکر
اونکو شکست دی اور لوٹ لیا سمت ۸۹۲ مین اوسکی لوٹا رانی سے دیوراج
لڑکا پیدا ہوا باراہون اور لانگاہون نے پھر بھاٹی رئیس پر حملہ کرنیکے
واسطے اتفاق کیا مگر اونکو شکست کھاکر بھاگنا پڑا جب دیکھا کہ علانیہ
لڑائی مین بازی نہین پاسکتی اُنھون نے دغا کی یعنی مدت دراز کی
عداوت رفع کرنیکے حیلہ سے دیوراج کو باراہ رئیس کی دختر سے شادی
کرنیکے واسطے طلب کیا چنانچہ بھاٹی گئے اور بجے راے مع آٹھ سو
رشتہ دارون کے قتل ہوا دیوراج پروہت کے گھر مین جاکر چھپا وہان
بھی قاتل پہنچ گئے تو پروہت نے اوسکو زنار پہنا دیا اور برہمن ظاہر
کرکر اوسکے ساتھ کھانا کھایا تنوٹ کا محاصرہ کرکے لےلیا اور اوسمین جو
آدمی تھے اونکو قتل کیا کہ ایک عرصہ تک بھاٹیون کا نام ونشان نرہا
دیوراج مدت تک باراہون کے ملک مین مخفی رہا آخرکار رہ اپنی ننہال
مین بوٹاون کے پاس گیا وہان اوسکی والدہ بھی کہ تنوٹ کے قتل سے
بچ گئے تھے ملے وہ اپنے فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اوسپر
نمک وارکر پانی مین پھینکا کہ اسیطرح تیری دشمن گلجاوین تھوڑے دنون بعد

बिजासनी
बीजनोत
टीकावीड
बूटा
देवराज

غیروں کا دست نگر رہنے سے تنگ آکر اوسنے ایک گاؤں مانگا اور اوسکے
ماموں نے دینے کا اقرار بھی کیا مگر اوسکے رشتہ داروں نے اغوا کر کر
گاؤں دینے سے انکار کر دیا صرف اسقدر زمین دینے کی جو ایک بھینسہ
کی کھال کے تسمہ سے گھر جاوے اور وہ بھی جنگل کے وسط میں واقع ہو

केकया भटनेर

اسوقت اوسکو کیکیہ نامے کاریگر سے جسنے بھٹنیر کا قلعہ تعمیر کیا تھا بہت
مدد ملی دیوراج نے فی الفور بہ متی ماہ سدی ۵ سمت ۹۰۹ روز دوشنبہ

देवगढ देवरावल

پوکھ نچھتر میں قلعہ تعمیر کرانا شروع کیا اور اوسکا نام دیوگڑہ و دیوراول رکھا
جب رئیس بہوٹا کو خبر ہوئی کہ بھانجہ بجائے مکان کے قلعہ تعمیر کراتا ہے
اوسنے مسمار کرنیکے واسطے فوج متعین کی دیوراج نے قلعہ کی کلید دیکر
اپنی والدہ کو اونکے پاس کہلا بھیجا کہ قلعہ میں آجاؤ میں تمہارا مطیع ہوں
جب فوج کے ممتاز آدمی بہ تعداد ایک سو بیس قلعہ کے اندر آگئے اول
دس آدمی کو اور بعد ازاں اوروں کو قتل کر کر اونکے لاشوں کو دیوار
پر سے باہر ڈالدیا اسطرح افسروں کے مارے جانے سے مفرور ہو گئے
انہیں ایام میں اوسکا مربی جوگی جسنے باراہوں کے ملک میں اوسے بچایا

सिध्द

تھا آیا اور اوسنے اسکو سدھ کا لقب دیا یہ جوگی جسے کیمیا گری کا فن
آتا تھا اوسی مکان میں رہتا تھا جہاں اسنے باپ اور رشتہ داروں
قتل پر دیوراج پناہ پذیر ہوا تھا ایک روز جوگی باہر گیا تھا اور اُسکا جو گُدڑ کا

जिरघिरका रसकूम

یعنی آفتانہ مع رسکوپ عرق کیمیائی کے مکان میں رکھا اوس میں سے
ایک قطرہ دیوراج کی تلوار پر پڑا وہ طلا ہو گئی دیوراج نے اوسپر اپنا قبضہ

کیا اور اوسکے ذریعہ سے دیوراول کا قلعہ تعمیر کیا اب جو جوگی اوس سے ملنے کے واسطے آیا اپنے چور کو بخوبی پہچانتا تھا اوس سے کہا کہ اگر مرا چیلہ ہوکر جوگیون کی علامات اختیار کرے تو مال مسروقہ کا مالک جائز کردون گا دیوراج نے قبول کیا اور جوگی نے اوسکو گیروہ رنگ کی پوشش پہنائی گورتا کانون مین مُدرہ ڈالے گلے مین ناد باندہا اور لنگوٹ بند ہوا کر اوسکے ہاتھ مین کھپر دیکر الکھ الکھ کہتا ہوا رشتہ دارون کے گھرون مین پھرا دیا اور کھپر طلا و مروارید سے بھرا گیا اوسوقت سے راو کا لقب چھوڑکر راول کہ جوگی کو کہتے ہین اور ناگا لیان جیسلمیر اب تک کہلاتے ہین اختیار کیا گیا اوسکی پہنائی پر تاک کیا اور ان رسمیات کی اولاد مین جاری رہنے کا اقرار کرا کر جوگی جسکا نام بابا رت تھا غائب ہوگیا دیوراج نے برہمنون سے ایسا اور یہانتک تنگ کیا کہ اونکی عورتون کے سر سے اوڑہنا اوتار لیا جب دیوراول کو واپس آیا اوسنے لانگھہ پر حملہ کرنیکی تیاری کی کہ اوسوقت لانگھہ رئیس شادی کیواسطے علی پور کو جاتا تھا وہان بھی دیوراج نے حملہ کرکے اونکے ہزار آدمیون کو مار ڈالا باقیماندہ نے اطاعت کرلی لانگھہ راجپوت بہت بہادر ہوتے ہین ٭

چونکہ لانگھہ قوم اوس زمانہ سے جب یادو پنجاب سے نکالے گئے اور اخیر مین اس وقت ہندوستان مین مقیم ہونے تک یادو کے انکے ساتھ متفق رہی ہے اسواسطے اوسکا بھی حال لکھنا ضرور ہے کہ لانگھہ چالک یعنی سولنکیون کی شاخ اور راجپوت ہین اور اپنے گوتر چار مین لوگوں

गोरता

मुद्रा
नाद
लंगोट
खप्पर

बाबारित

चालुक
सोलंखियों
गोत्राचार
नवकोट

یعنی لاہور واقع پنجاب کو اپنا قدیم مسکن قرار دیتے ہین سو غالب ہے
کہ جسوقت انھون نے کوہ آبو پر عقاید برہمنی اختیار کرکر دوسرا جنم پایا اوس
سے پیشتر وہانکے ہون سمت ۸۷ مطابق سنہ ۳۱ ع ہے کہ جب سرگروہ بھاٹیان
نے تنوٹ کا قلعہ تعمیر کرایا تھا سمت ۷۸۷ مطابق سنہ ۷۳۱ ع تک سات سو تینتالیس ۷۴۳
برس کے عرصہ مین بھاٹی اور لانگھون کے درمیان متواتر سرحدی نزاع
चच्चिक وکشت وخون ہوتے رہے اور راول چچیک کے اخیر محاربہ مین ختم
ہوئی اس سے تھوڑے دنون بعد بابر نے ہندوستان کو فتح کیا
اور ملتان صوبہ سلطنت ہوگیا اور اقوام کی حکومت موقوف ہوئی مگر
فرشتہ نے اس قوم کو شاہان ملتان قرار دیکر اونکے کل خاندان کا حال
لکھا ہے اس پانچ بادشاہونکے خاندان مین سے اول کا عہد ۸۴۷ سنہ
ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۳ ع راول چچیک کی وفات سے تیس ۳۰ برس پیشتر شروع
ہوا تھا اوسی مورخ نے لکھا ہے کہ جب خضر خان سید شاہنشاہ دہلی
تھا اوس نے شیخ یوسف کو ملتان کا صوبہ مقرر کیا اوسنے قرب وجوار کے
रायसेहरा सीव्ही رئیسون مین بہت عزت حاصل کی اونمین سے رائے سہرا سیوہی کا رئیس
لانگھا قوم کا سرگروہ تھا کہ اوسنے بھی مبارکبادی کیواسطے حاضر آکر
اطاعت کی اور اپنی دختر دی کہ قبول ہوئی ملتان اور سیوہی کے درمیان
متواتر آمد ورفت جاری رہی آخر کار رائے سہرہ نے اس خوشامد کا مقصد
ظاہر کیا شیخ کو قید کرکر دہلی بھیجدیا اور ملقب قطب الدین خود شاہ ملتان
ہوگیا ۞

فرشتہ نے راے سہرہ اور اوسکی لانگھا ہمقومون کو افغان لکھا ہے
اور ابو الفضل نے لکھا ہے کہ باشندگان سیوہی لومڑی قوم سے | लोमड़ी
تھے جو جیٹ لوگون مین سے سب سے زیادہ کثیر التعداد تھی اور مسلمان ہونیکے
بعد بلوچ کہلانے لگے ہین اور بھاٹیون کی تاریخ مین لانگھون کو ایک
مقام پر پٹھان اور دوسرے پر راجپوت لکھا ہے سو عجب نہین ہے
کیونکہ اوس وقت تک بلکہ راے سہرہ کے زمانہ تک پٹھان جنھین افغان
بھی کہتے ہین مسلمان نہ تھے اور راے کا لقب اونکے ہندو ہونیکی صریح
ثبوت ہے مسٹر الفنسٹن صاحب کے خیال مین افغان یہودیون سے | एलफिन्स्टन
نکلے ہین لیکن پشتو مین عبرانی زبان کا ایک لفظ بھی نہین البتہ زند و | पुश्तो इबरानी ज़िंद
سنسکرت زبانون سے اوسکو بہت قربت ہے پس یقین ہوتا ہے کہ
افغان اون یادون مین سے ہین جو یہودی ہو گئے تھے اور یہ امر
یا دو وہی لوگ ہین جو یوتی اور جیٹ کہلاتے تھے یا نہین دریافت طلب ہے | सुति जीट
ڈیوراول سے جنوب مین لودرہ راجپوت رہتے تھے اور لودورہوہ | लोदरा लोदोरवा
شہر جسکے بارہ دروازہ تھے اونکا دار الحکومت تھا اونکا پروہت ناراض
ہوکر دیوراج کے پاس گیا اور اپنے قدیم ججمانون کا ملک چھین لینے کی
تحریک دی۔ نرپ بھان رئیس لودرہ سے شادی قرار پاکر دیوراج | नृपभान
بارہ سو عمدہ سوار ساتھ لیکر لودورہوہ کو گیا جب دولہ کا پہنچنا پایا ثبوت کو
شہر کا دروازہ کھل گیا مگر جسوقت وہ مع اپنے ہمراہیون کے اندر داخل ہوگیا
فوراً تلوارین برہنہ ہوئین اور دیوراج لودورہوہ کا مالک ہوگیا رئیس کی

دخترسے شادی کی لودورہوہ میں جمعیت متعین کرکر دیوراول کو واپس
گیا اب دیوراج چھبیس ہزار گھوڑے اور لاکھ اونٹ کا مالک ہوگیا ٭
اس زمانہ میں جھکرن نامے ساہوکار دیوراول کا دھارانگری میں گیا تھا
جसकरण धारानगर बृजभान पवार
وہان برج بھان پوار نے اوسکو قید کرلیا اور زر مصادرہ لیکر رہا کیا
دیوراول میں آکر اوسنے علامت طوق اپنی گردن پر دکھائی اور سرگذشت
بیان کی دیوراج نے اپنی رعیت کی ذلت سے ازحد ناراض ہوکر قسم
کھائی کہ تاوقتیکہ اس برج کا انتقام نہ لیلوں پانی نہ پیئوں گا مگر خیال
کیا کہ دشمن کا مسکن یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے اسواسطے رفع قسم
کیواسطے ایک فرضی مٹی کی دھار بنائی اور اوس سے بدلا لینا چاہا مگر
اوسکی فوج میں پرمار راجپوت تھے وہ اپنے فرضی وطن کی حفاظت میں
اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوئے تیجسی دسارنگ سرداروں کے
तेजसी सारंग
تحت میں ایک سو بیس پرمار نوں نے اگرجان کھوئی دیوراج نے اونکی
بہادری سے خوش ہوکر اونکے بچوں کی معاش مقرر کی اسطرح
قسم سے بری ہوکر وہ اصلی دھار کو روانہ ہوا اور راستہ میں جسنے
سر اوٹھایا اوسکو مارا یا تخیر وہ تک برج بھان نے مقابلہ کیا اخیر میں
مع آٹھ سو آدمیوں کے مارا گیا اور دیوراج نے فتح کا جھنڈا کھڑا کیا
اور لودورہوہ کو واپس گیا ٭
دیوراج کے منڈ اور چھیدہ دو بیٹے تھے چھیدہ کی بارا ہم قوم کی زوجہ سے
پانچ پسر ملوسٹ کہ اونکی اولاد چھیدا کہلاتی ہے دیوراج نے ملک
छेदा

کھادال مین جہان دیو راول نے بڑے تالاب کھودواے ایک مقام खादाल
تنوت تنوسر کہلاتا ہے دوسرا خود اوسکے نام سے دیوسر کہلاتا ہے
ایک روز تھوڑے آدمی لیکر شکار کیواسطے گیا تھا وہان چنّا قوم کے راجپوتون चन्ना
سے جھگڑہ ہوکر مع چھبیس ۲۶ ہمراہیون کے مارا گیا اوسنے چھپن برس راج

کیا +

دیو راج کے بعد مونڈ مسند نشین ہوا اوسنے اپنے باپ کے قاتلون پر
ٹیکا دوڑ یعنی فوج کشی کی اور آٹھہ سو آدمیون کو قتل کیا راول مونڈ کا
لڑکا باچیرہ تھا جب وہ چودہ برس کا ہوا تب مین سولنکی والی پاٹن वाचेरा
کے ہان سے ناریل آیا اوسنے پاٹن جاکر سولنکی رانی سے شادی کی वल्लभसेन
اور اپنے باپ سے تھوڑے دنون بعد مرگیا +

سانون سدی ۱۲ سمت ۱۰۳۵ روز شنبہ کو باچیرہ مسند نشین ہوا حسب معمول
کن پھٹے جوگی نے تلک کیا اور پشت پر ہاتھہ رکھا اوسکے پانچ پسر ہوئے कनफडा
دوساج ـ سنگھہ ـ باپی راؤ ـ انکھو ـ مال پساؤ اونکی اولاد علحدہ شاخون दूसाज
کے نام سے مشہور ہوئی + सिंघ
वापीराव
ایک سوداگر لودوربہ مین گھوڑون کی کاروان لایا تھا جسمین ایک आंखो
مालपसा
ایسا گھوڑا تھا کہ اوسکے لاکھہ روپیہ قیمت لگ گئی یہہ گھوڑا ایک پٹھان کو
مغرب سندہ کا تھا باچیرہ اور اوسکے پسر انکھو نے مع منتخبہ گروہ
ہمراہیان عبور سندہ کرکر غارتی پٹھان کو مارا اور گھوڑا لے آئے دوسرے सम्माराय
سنگھ کا پسر سماراے تھا اوسکا بالا اوسکے دو خلف رتن اور جگا ہوئے वाना
रतन
जगा

मंडोर انھون نے منڈور کے پریہار رئیس جلکنا تھہ پر حملہ کیا اور پانسو اونٹ
संगराव لوٹے اونکی اولاد سنگر او راجپوت کہلاتے ہین پاپی راو کے دو بیٹے
पाहू ہوئے پاہوا ور منڈن اور پاہو کے بیرم اور تولر ہوئے انکی
मंडन बीरम اولاد پاہو راجپوت کہلاتی ہے پاہون نے اپنے مسکن بیرم پور سے
तुलिर نکلکر جوہیون کی زمین دیبی جھال تک فتح کی اور پوگل کو اپنا دار الحکومت
जोहयों देवीफाल بناکر محل مین چاہات کھدوائے کہ ابتک پاہو کی کوئی کہلاتی ہے *
खाटोह ضلع ناگور واقع مارواڑ مین بمقام کھاٹوہ جدرہ نامے کھیچی قوم کا
जिद्दरा जैतंग ایک جنگجو تھا وہ اکثر پوگل کے دروازون تک جیتنگ بھاٹیون کو مارکر
غارتگری کرتا تھا دوساج نے گنگا اشنان کے بہانہ سے قافلہ تیار کیا
اور اچانک کھیچی کے ملک پر حملہ کرکر اوسکو مع نوسو آدمیون کے مار ڈالا
खेर دوساج مع اپنے تین بھائیون کے سرزمین کھیر مین گیا وہان پرتاپسنگہ
परतापसिंघ کھیاوت رئیس رہتا تھا اوسکی دختر سے شادی کی اور کھیر مین سیم و زر
देवादरी کی بکھیر کرکر ملک کو دولتمند کردیا اور کھیلوت نے دھنیر مین بنارہ دیوادری
کنیز کین دین تھوڑے دنون بعد ملک کھادال پر بلوچون نے حملہ کیا
عندالمقابلہ پانسو آدمی مارے گئے اور باقیماندہ مفرور ہوگئے پاچیرہ
بھی مرگیا *
اسادلہ سمت مین دوساج مسندنشین ہوا اسوا قوم کے رئیس ہمیر نے
اوسکے ملک پر حملہ کرکر لوٹ لیا دوساج نے اپنے قدیم رابطہ و رشتہ داری
धात کا عذر کیا مگر کارآمد نہوا آخر کار وہ دبات مین چلا گیا وہان فتح کے

جسل
وجے راج
راناوجے راۓ
سدراج جے سنگھ
سولنکی
پٹن
بھوجدیو
رائےدھوال
ادے دت
دھار
پال
شیش لنگ
راہر
نیت سی
کیک سی

دوساج کے دو لڑکے ہوئے جیسل اور بجے راج اور شعیفی میں میواڑ کی رانا وت رانی سے تیسرا لڑکا بجے راۓ اور ہوا کہ دوساج کے انتقال سرداران واہلکاران نے اسکو مسند نشین کیا قبل مسند نشینی اوسکے سدراج جے سنگھ سولنکی کی دختر سے شادی ہو گئی رسمیات شادی میں اوسکی خوشدامن نے تلک کرنیکے وقت دعا دی کہ تو شمال کا محافظ ہو کہ اس طرف بادشاہ کی قوت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے پٹن کی رانی سے اوس بھوج دیو لڑکا پیدا ہوا کہ اپنے باپ کے انتقال پر بعمر پچیس سال لودروہ کا راجہ ہوا دوساج کے دیگر اخلاف بھی عمر طبعی کو پہنچ گئے تھے جیسل بعمر پینتیس ۳۵ سال تھا اور بجے راج بتیس ۳۲ سال کا تھا +

دوساج کے انتقال سے رائے دھوال پوار خلف اودے دت دالی دھار کی تین لڑکیوں میں سے ایک بجے پال ہو لنکی خلف سدہ راۓ سے دوسری بجے راج بھاٹی سے اور تیسری رانا والی چیتور سے منسوب ہوئی تھیں بجے بھاٹی سردار سات سو سواروں سے لودروہ سے دھار کو روانہ ہوا اور جسوقت سیسودیہ اور سولنکی پہنچی تھی اوسیوقت پہنچا لودروہ کو واپس آیا تب اوسنے شیش لنگ کا مندر تعمیر کرایا اور اوسکے قریب تالاب کھودوایا پوار رانی سے اوسکے راہر نامے لڑکا ہوا اور راہر کی نیت سی اور کیک سی دو لڑکے ہوئے +

بھوج دیو کو لودروہ میں مسند نشین ہوئے عرصہ نگذرا تھا کہ اوسکے چچا جیسل نے اوسکے خلاف سازش کی مگر اوسکے محافظ ہمیشہ پانسو سولنکی

ارادہ کرتے تھے اس سبب سے جیسل کا قابو نہ لگا اس زمانہ میں پٹن کے گیر
टाटा کی ٹانٹھ کی بادشاہی فوج سے لڑائی ہوتی رہتی جیسل نے اس غرض سے کہ
سولنگی علیحدہ ہوجاویں بادشاہ سے ملکر پٹن یعنی انہلواڑہ پر حملہ کرایا
पंजनद یعنی اپنے رشتہ داروں اور دو سو سواروں کے ساتھہ وہ پنجند کو گیا
اور وہاں شاہ غوری سے کہ اونھیں ایام میں شاہ ٹانٹھ پر غالب آیا تھا ملا
اور وہاں اپنی فوج متعین کرکر خود سندھ کی قدیم دار الحکومت اروڑ
میں گیا وہاں اپنے دل کا راز ظاہر کیا اور اطاعت قبول کرکر اپنے بھتیجے
کو بیجا دخل کرنیکے واسطے فوج حاصل کی لودورہوہ کو گھیر لیا اور بھوج دیو
لڑائی میں مارا گیا حکم ہوا کہ باشندگان شہر دو روز میں اپنا مال لیجاویں
تیسرے روز غوری فوج نے لوٹا کے لودورہوہ قتل ہوا اور کریم خان
भक्कर مال سمیٹ کر بھکر کو روانہ ہوا ۔

اس طرح جیسل نے لودورہوہ کی گدی حاصل کی مگر کشادہ مقام تھا اسواسطے
اوسنے محفوظ جگہہ تلاش کی کہ لودورہوہ سے پانچ کوس پر ٹل گئی پہاڑی
پر ایک برہمن تنہائی میں تپ کرتا تھا اور اوسکے پاس برہم سرچشمہ تھا اس
गुफा برہمن کو ڈھونڈتے کرکر اپنے آنیکا مطلب بیان کیا برہمن نے اپنی گپھا
त्रिकूट त्रेता کے اوپر کی تکوٹی پہاڑ کی داستان شروع کی کہ ترتیا میں کاک نام مشہور
काक कागा فقیر اس چشمہ میں رہتا تھا اور اوسکے سبب سے یہ چشمہ کاک کہلاتا ہے
पाण्डव یہاں بڑا جلسہ ہوا تھا اور اوسمیں پانڈو ارجن اور ہری کرشن آئے تھے
अरजुन اوس وقت کرشن نے پیش گوئی کی کہ زمانہ آیندہ میں میری اولاد کا کوئی شخص

اس چشمہ کے کنارہ پر شہر آباد کریگا اور تریکوٹہ پہاڑ پر قلعہ تعمیر کریگا ارجن نے निकूटा
کہا یہاں کا پانی خراب ہے کرشن نے پہاڑ مین چکر مارا کہ وہان سے پانی کا چشمہ
نکلا اور اوسکے کنارہ پر اشلوک بہ مضمون مندرجہ ذیل لکھے تھے ✦

جادونبس راجہ اس زمین پر آکر مثلث قلعہ تعمیر کرے ✦

لودورہوہ تو برباد ہوگیا اوس سے صرف پانچ کوس پر جیسا لودہ اوجڑ ہے जेसानवा
ابھی دو چند مضبوط ہے ✦

جیسل راجہ یادونبس کا لودرپورہ کو چھوڑیگا اور یہان قلعہ بناویگا ✦ लवुरपुरा
جس چشمہ کے کنارہ پر یہہ اشلوک لکھے تھے صرف ایسل برہمن کو معلوم تھا इसल
اوسنے اپنے واسطے صرف یہہ درخواست کی کہ قلعہ سے مغرب کے کھیت
میرے نام سے ایسل کے کھیت کہلاتے رہین اور پیشگوئی کی کہ قلعہ
ڈہائی دفعہ قتل ہوگا خون کی ندی بہیگی اور ایک دفعہ تیری اولاد مین سے
سب جاتا رہیگا ✦

ساون سدی ۱۲ سمت ۱۲۱۲ مطابق ۱۱۵۶ء روز یکشنبہ کو جیسلمیر کی بنیاد رکھی گئی
اور لودورہوہ کے باشندون نے مع مال و اسباب آکر آباد ہونا شروع
کیا جیسل کے کیلن اور سالباہن دو لڑکے ہوئے اور اوسنے سودل و پاہم केलन
اقوام مین سے اپنے وزیر و اہلکار مقرر کئے اونکے قدیم دشمنون یعنی सालबाह सोढ़ल
چنا راجپوتون نے بھکھا دال کے ملک پر حملہ کیا مگر ناکامیاب ہوئے पाडुवा
اس واقعہ سے پانچ سال بعد جیسل مرگیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا سالباہن دوم
سمت ۱۲۲۴ مطابق ۱۱۶۸ء مین مسندنشین ہوا کیونکہ بڑے بیٹے کیلن نے

پاہو و زیر کو رنجیدہ کر دیا تھا اسواسطے وہ تو خارج کیا گیا اور راسکو راج ملا
اسوقت جیسلمیر کو آباد ہوئے بارہ برس ہو گئے تھے ٭

जगवाहन
سالباہن اول کاٹھیون پر حملہ آور ہوا کہ یہہ لوگ یہ تحت جگ بھان شہر
جالور اور اراولی کے درمیان رہتے تھے کاٹھی راو مارا گیا اور اوسکے
گھوڑے اونٹون کو جیسلمیر کو لے گئے اس مہم سے سالباہن کی شہرت
ہو گئی اوسکے تین اخلاف بیجر باٹار ہاسو تھے ٭

बीजिर
बानार
हासू

بدری ناتھ کے پہاڑون مین جادو نسل کی ایک ریاست ہے کہ وہان کا
راجہ سالباہن اول سے جب غزنین سے نکالے گئے تھے نکلا تھا اس
زمانہ مین وہان کا رئیس لاولد مر گیا وہان سے جیسلمیر مین ایلچی آئے کہ
خالی گدی پر بٹھانیکے واسطے لڑکا لیجاوین چنانچہ ہاسو کو بھیجا گیا مگر وہ پہنچتے ہی
مر گیا اوسکی حاملہ عورت بھی عین وقت درد زہ مین ساتھہ گئی کہ اثناء
راستہ زیر درخت پلاس لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام پلاسیہ رکھا گیا اسوقت
سے اوسکی راج و قوم کا نام پلاسیہ ہو گیا ٭

पलास
पलासया

मानसी
देवरा
مانسی دیورہ والی سروہی کے ہان سے شادی کا پیغام آیا راول جیسلمیر کو
اپنے خلف اکبر بجیل کی حفاظت مین چھوڑ گیا تھا اوسکو جاتے ہی دنیا بھا
نے مشہور کر دیا کہ راول شیر سے مقابلہ کر کے مارا گیا اور بجیل کو خود رئیس
ہو جانے پر آمادہ کیا جب سالباہن نے دیکھا کہ بیٹا مسند پر بیٹھ گیا اور
اوسکو فہمائش کی تو کارگر نہوئی لاچار خاک کھا دال کو جسکا دار الحکومت
دیورا ول ہے چلا گیا اور وہان بلوچیون کے فساد کے انسداد مین

देवरानल

تین سو ہمراہیون کے مارا گیا بجیل نے بھی مدت تک راج نلیا ایک دفع
خفا ہوکر اوسنے دیا بھائی کو مارا تھا دیا بھائی نے اوسکو مارا اسپر شرم
سے خودکشی کرکر مرگیا اب کیلن سالباہن کا بڑا بھائی جسکو پاہوون نے
نکالدیا تھا سنہ ۱۲ مین پھیر بلایا گیا اور پچاس برس کی عمر مین سنہ [illegible]
ہوا اوسکے چھہ بیٹے ہوئے ۱ چچک دیو ۲ پلہن ۳ جے چند ۴ پیتم سی ۵
پیتم چند ۶ اوسراو - انمین سے دوم اور سوم کی بہت اولاد ہوئی
کہ جیسلمیر اور سہانہ راجپوت کہلاتے ہین *

चाचकदेव
पलहन
जैचंद
पीतमर
पीतमचंद
उसपव
जैसेर
सहाना

اس زمانہ مین خضر خان بلوچ نے مع پانچہزار آدمیون کے مہران یعنی دریاے
سندہ کا عبور کرکر سرزمین کھادال پر حملہ کیا اور یہ قتل سالباہن کے
بعد دوسرا فساد تھا کیلن سات ہزار راجپوت لیکر مقابلہ کے واسطے گیا
سخت محاربہ کے بعد بلوچ حاکم مع پندرہ سو آدمیون کے مارا گیا کیلن
نے اونیس ۱۹ برس راج کیا *

سمت ۱۲۷۵ مطابق سنہ ۱۲۱۹ مین چچک دیو مسندنشین ہوا تھوڑے دنون بعد
اوسنے چنا راجپوتون سے لڑائی کرکر دوہزار کو مارا اور اونکی چودہ ہزار
مادہ گاوین چھین لین اونھون نے بھاگ کر جوہیون کے پاس پناہ لی اسکے
بعد راول نے قوم سوڈا کی اومسی رانا کے ملک پر حملہ کیا اگرچہ یہ حملہ ناگہانی
ہوا مگر اومسی نے چار ہزار سوار جمع کر لئے تھے تاہم اوسکو شکست ہوئی کہ وہ
اپنی دارالحکومت امرکوٹ مین پناہ لینے کے واسطے بھاگ گیا اور اپنے
دشمن کو علحدہ رہنے کے عوض بخوشی اپنی دختر دینی قبول کی *

ऊमसी

راٹھورون سے کہ درمیو الکھیر مین قایم ہوگئے تھے شر و فساد شروع کیا
چچک نے اونکی چشم نمائی کیواسطے سوداؤن سے مدد لی اور اونکے مقامات
مسکن جسول و بالوترہ کو گیا مگر چادو اور اوسکے خلف تھیدو نے اپنی जसोल बालोतरा चादू थीदू
دختر دیکر اوسکے غصہ سے نجات پائی راول چچک بتیس ۳۲ برس حکمران
رہا اوسکے صرف ایک پسر تیج راو تھا وہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین عارضہ तेजराव
چیچک سے مرگیا اور جیت سی اور کرن اوسکے دو لڑکے رہے چھوٹے जैतसी करन
لڑکے سے راول کو بہت محبت تھی اسواسطے وقت وفات اوسنے سرداران
راج کو جمع کرکے وصیت کی کہ میرا چھوٹا نبیرہ وارث ریاست ہووے
کرن کے مسند نشین ہونے پر جیت سی ملک چھوڑکر چلا گیا اور گجرات کے
مسلمانون کا نوکر ہوگیا اسوقت مین مظفر خان نے جو پانچہزار سوارون سے
ناگور پر قابض تھا بہت فساد کیا بھگولی داس نامے بھومیہ بارانا قوم کا
ناگور سے پندرہ کوس رہتا تھا اوسکے پاس ڈیڑہ ہزار سوار تھے خان
نے اوس سے دختر طلب کی اوسنے ندی مگر مقابلہ کی طاقت نہ تھی اسواسطے
ملک چھوڑ دینے کا ارادہ کیا اس غرض سے اپنی اہل قبیلہ اور مال و
اسباب کو گاڑیون مین لیکر جیسلمیر کیطرف روانہ ہوا خان نے خبر پاکر
اوسپر حملہ کیا لڑائی مین چارسو بارانا مارے گئے اور بھومیہ کی دختر و
دیگر عورات کو گرفتار کر لیگئے اوسنے جیسلمیر پہنچکر اپنی مظلومی کا حال
راول کرن سے کہا اوسنے فوراً فوج لیکر خان پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکے
تین ہزار آدمیون کو قتل کیا اور بھومیہ کو اوسکے مسکن مین از سر نو قایم

کیاکرن نے اٹھائیس برس حکومت کی بعد ازان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا
لاکھر سین نے سمت ۱۲ سے حکومت شروع کی وہ ایسا احمق تھا کہ رات کو | लाखरसेन
گیدڑ بولتے اور لوگ کہتے کہ سردی کی تکلیف سے پکارتے ہین تو وہ اونکے
واسطے پنبہ وگاہ تیار کرا دینے کا حکم دیتا اور پوشش ملجاتے پر دوبارہ آواز
سنی جاتی تو اونکے واسطے رمنہ یعنی جنگل مین مکانات تیار ہونیکی اجازت | रमना
دیتا لاکھر کنر دیو سو نکرہ کا ہمزمانہ ہوا ہے بلکہ اوسکی جان اسکی عورت کی | कानरदेव
شگون داتی سے بچی تھی یہہ رانی سودا نسل کی تھی اور لاکھر بالکل اسکے
اختیار مین تھا رانی نے اپنے بھائیون کو امرکوٹ سے بلوایا مگر دیوانہ
رئیس نے اونکو مروا کر اونکی لاشون کو دیوار پر سے گرادیا اوسنے
چار برس حکومت کے بعد ازان اوسکا بیٹا پون پال راجہ ہوا لیکن یہہ | पुनपाल
ایسا تند مزاج تھا کہ سردارون نے اوسکو بیدخل کر کر مخروج جیت سی
کو گجرات سے طلب کیا اور پون پال کو ریاست مین ایک دور مقام
رکھدیا اوسکا لڑکا لاکمسی تھا اور راوسکا راوکو رننگ دیو تھا اسنے ایک | लाकमसी
کھل راجپوت کے ذریعہ سے دغا کر کر جو ہیون سے ماتھو ٹھم اور تھورون | रनिंगदेव खवर्श
سے کہ مشہور سارق تھے پوگل لیا اور راوسکے سردار کو کہ راؤ کہلاتا تھا قید | पोरसो
کر لیا اور خود مع قبائل پوگل مین رہنے لگا راو رننگ کا بیٹا ساذول | सादूल
تھا اوسنے بھی اپنے وقت مین بہت مہم آوری کی اور بہت مال حاصل کیا
سمت ۱۳۳۲ مطابق ۱۲۷۵ء مین جیت سی مسند نشین ہوا اوسکے اخلاف کے | जेतसी
نام مولراج اور رتن سی تھا ولیعہد مولراج نے جالور کے | मूलराज रतनसी

سوگرہ سردار کی دختر سے شادی کی تھی۔ بادشاہ عرف خولی نے رانا
رلیسی پرہار والی منڈور کے ملک پر حملہ کیا رانا شکست کھا کر مع اپنی بارہ
دختران کے مفرور ہو کر راول کے پاس پناہ پذیر ہوا راول نے
اوسکو بارو مین رکھا۔ یادیو راج کی سونگرہ رانی سے تین لڑکے پیدا ہوئے
جاگھن - سرون - ہمیر - یہ ہمیر بہت جنگ آور تھا اوسنے کومودہ سین
والی میہوہ پر حملہ کیا اور اوسکے ملک کو لوٹ لیا اوسکی اولاد مین تین پسر
جیتو - لونکرن - سیرو - اس زمانہ مین علاوالدین غوری نے قلعہ جات
ہند سے لڑائی شروع کی ممالک ٹاٹھہ اور ملتان کے خراج کی بابت ہندرہ
گھوڑے اور پندرہ خچر پر بار خزانہ و مال بھکر سے شاہ دہلی کے واسطے
جاتے تھے +

جیت سی کے لڑکون نے چاہا کہ حملہ کر کر اس خراج کو لوٹ لین اور تاجر غلہ
ہنلر مع سات ہزار سوار اور بارہ سو شتر سوار کے مہم پر روانہ ہوئے
اور کنارہ پنج ندیر قافلہ کو جالیا اوسکے محافظ چار ہزار مغل سوار اور
چار ہزار پٹھان سوار تھے بھاٹھیون نے قافلہ کے پاس ڈیرہ کیا شب
کو حملہ کر کر محافظون کو مارا اور خزانہ جیسلمیر کو لیگئے اونکے پس ماندگان نے
بادشاہ کو خبر دی اوسنے سزادہی کی تیاری کی جبکہ راول جیت سی کو خبر
ہوئی کہ بادشاہ اجمیر کے قریب آنا ساگر پر مقیم ہے اوسنے جیسلمیر مین
مقابلہ کی تیاری کی قلعہ مین غلہ جمع کیا فصیلون پر ہر طرف پتھر فراہم
کیئے کہ دشمنون پر ڈالین کل ضعیف العمر و کمسن و مستورات کو جنگل کے اندر

रूपसी परिहार
जांघन
सिरवन
हमीर
कोम्मोहसेन मेहवा
जेतो
लूनकरण
मेरु
भक्कर
जेतसी
अनासागर

بھیجدیا اور شہر سے کوسون تک ہر طرف ملک برباد کر کے شہروں کو ویران
کردیا راول مع دو پسران کان و پانچ ہزار جنگ آوروں کے قلعہ کے اندر
سے اٹکاو رہا اور دلیراج اور ہمیر مع فوج کے باہر دشمن پر حملہ کرنیکے
واسطے تیار ہوئے سلطان نے خود اجمیر میں مقیم رہکر خراسانی اور فرنگیون
کی فوج کثیر متعین کی چھتیس برجون پر تین ہزار سات سو بہادر منقسم ہوئے اور
دو ہزار علیحدہ رہے کہ جسطرف زور زیادہ ہو مدد دین اول منفعت یہی
رہی جب دشمن مورچہ بندی کرتے تھے سات ہزار مسلمان مارے گئے محبوب
اور علی خان میدان جنگ میں رہے دلیراج اور ہمیر نے دو سال تک
حملہ آوروں کو لشکر میں محبوس رکھا اور منڈور سے رسد آتی تھی اوسکو
اونکے پاس پہنچنے نہ دیا اور قلعہ میں کھادال و باجرہ ہیر و دات سے ملا
رسد متواتر پہنچتا رہا آٹھ برس تک لڑائی ہوتی رہی کہ اس اثنا میں
راول جیت سی مر گیا اوسکی لاش کو قلعہ کے اندر داغ دیا ٭
اس لڑائی میں رتن سی کی نواب محبوب خان سے دوستی ہو گئی
تھی کہ دونون مع چند ہمراہیون کے قریب مورچون میں زیر درخت
کھیجڑہ ملتے تھے شطرنج کھیلا کرتے اور باہم تعظیم و تکریم سے پیش آتے گر
عندالمقابلہ تیجا بار رتے تھے جیت سی اٹھارہ برس راج کر کر مرا ٭
سمت ۱۳۰۱ مطابق سنہ ۶۹۴ میں دارالحکومت دشمنوں سے محروس تھا راول
سوم مسند نشین ہوا اس تقریب سے خوشی ہو رہی تھی کہ رتن سی اور
محبوب خان کی زیر درخت کھیجڑہ ملاقات ہو گئی اور موجبات خوشی کا ذکر آیا

खाभाल
बारमेर
धान
जेतसी

نواب سے کہا کہ ہماری ملاقات کا حال بادشاہ کو معلوم ہو گیا ہے اور
وہ بہت ناراض ہے کہتا ہے کہ لڑائی میں طوالت ہونیکا یہی سبب ہے
حسب الحکم سلطان کل عام حملہ ہوگا اور میں خود چڑھ کر آونگا چنانچہ بہت زور
سے حملہ ہوا مگر مقابلہ کرنیوالے بھی زبردست تھے حملہ آورونکو نکالدیا اور
اونکے نو ہزار آدمی مارے گئے مگر دشمنون کو کمک پہنچ گئی اور اخیر سال اندر
قلعہ کی فوج نہایت تنگ ہو گئی آخر کار مولراج نے لاچار ہو کر اپنے رشتہ دارونکو جمع
کر کے کہا کہ اتنے برسون تک لڑے لیکن اب سامان رسد کل خرچ ہو گیا
اور اگور نہین آسکتا ہے کیا کرنا چاہیئے سیہر اور بکرمسی سردارون نے
جواب دیا ساکہ کرنا چاہیئے اور اپنی جانین تصدق کرنی چاہئین ؁
مگر اوسی روز بادشاہی فوج جو انکے حال سے ناواقف تھی برخاست ہو گئی
رتن سی کے دوست کا چھوٹا بھائی تھا کہ جب فوج شاہی گئی اوسکو قلعہ
کے اندر لے آئے اوسنے اونکا حال دیکھا تو بھاگ کر خبر پہنچائی از سر نو
شاہی فوج نے محاصرہ کیا مولراج نے اپنے بھائی کو زجر و توبیخ کی کہ تو نے
از سر نو فساد برپا کیا اب کیا کرنا چاہیئے رتن سی نے جواب دیا اب صرف
ایک کام کرنیکا ہے عورتوں کو قتل کرین مال و اسباب کو آگ و پانی
سے تلف کرین جو تلف نہو سکے اوسکو دفن کرین اور دروازہ کھولکر اور
دست بقبضہ ہو کر دشمن پر گرین اور سُرگ حاصل کرین سردار جمع ہوئے
اور سبکی رائے نے اسی پر اتفاق کیا کہ اپنے کارنامہ سے جیسا نگر کو مشہور
کرین اور جادو کل کی عزت کو بچاوین مولراج نے جواب دیا تم جنگ آور قوم ہو

सेहर
विक्रमसी

स्वर्ग
जैसानगर

اور اپنے سردار کی حمایت مین تمھاری قوت بڑی زبردست ہے جوان
طرح چھتری کے راستہ پر چلین اونسے زیادہ بہادر کون ہو سکتا ہے لڑائی
مین ہاتھی بھی تمھارا مقابلہ نہین کر سکتا ہے میری عزت بچانیکو تمھارے
ہاتھ مین تلوار ہے اوسکو دشمن پر ایسی چلاؤ کہ جیسلمیر مین روشنی ہو جائے
اسطرح سردارون کو بڑھاوا دیکر مولراج اور رتن سی محل مین رانی کے
پاس گئے اور کہا کہ ہم اپنی عزت اور دہرم کیواسطے جانین دینگے تمکو چاہئے
کہ سوہاگ لو اور بیکنٹھ مین ہمسے ملنے کی تیاری کرو سو دار انی نے مسکرا کر | सुहाग
جواب دیا آج رات کو ہم تیار ہونگے اور دن نکلتے ہی سُرگ مین پہنچینگے اور | बैकुण्ठ
ایسا ہی سب سردارون نے کہا رات مواصلت مین گذری اور خوشی
صبح کی تیاری ہوئی اشنان پوجن کے بعد بالا پروڑھا اور بردھ | स्नान पूजन
سب رانی و دار یہ آگئین اپنے کل رشتہ دارون سے رخصت ہوئین | बाला
اور آپس مین جوہار کر کے چوبیس ۲۴ ہزار عورتین بچے سے بڑھیا تک کوئی تلوار | प्रौढ़ा वृद्ध
سے قتل ہوئے اور کوئی آگ کے شعلہ مین جل گئے سب نے اپنی جانین | राज द्वार जुहार
تصدق کین خون کی ندی بہ گئی اور جلنے کا دہوان آسمان تک پہنچا
کسی نے مرنے مین خوف نکیا کل مال و اسباب تاغا کر دیا گیا من کا
تنکا تک باقی نرکھا اسیر دونون بھائیون نے غم و الم کیا زندگی
بھاری ہوگئی اوسکے ختم کرنیکے واسطے تیار ہوئے غسل کیا خدا کی عبادت
کی محتاجون کو خیرات دی تلسی دل ہاتھ مین لیا سالگرام گردن سے لگا
زرہ بکتر پہنکر اور زعفرانی پوشاک زیب تن کرکر موڑ باندھا اور آپس مین | मौड़

بغلگیر ہو کر ملے اسطرح تین ہزار آٹھ سو آدمی اپنے سرداروں کے ساتھ جان تلف کرنیکے واسطے تیار ہوئے +

رتن سی کے دو لڑکے گارسی اور کانر تھے اونمین سے بڑا گارسی بعمر بارہ سال تھا اوسنے چاہا کہ اونکو قتل عام سے بچاوے اور اپنے بامروت دشمن سے درخواست کی مسلمان سردار نے اونکے پناہ دہی کی قسم کھائی اور اونکو لانیکے واسطے دو معتمد ملازموں کو بھیجا کہ اونکے باپ نے رخصت کرکر اونکے ساتھ بھیجدیا جب وے بادشاہی لشکر مین پہنچے نواب نے بہت خاطرداری کی اور پیٹھ پر ہاتھ رکھکر دلجمعی کی اور اونکی خورو نوش و تعلیم کیواسطے دو برہمن مقرر کردیئے +

گارسی
कानर

صبح کیوقت بادشاہ کی فوج حملہ آور ہوئی قلعہ کے دروازہ کھولے لڑائی شروع ہوئی رتن مارا گیا مگر اوسکے مرنے سے پیشتر ایک سو بیس ۱۲۰ میر اوسکی تلوار سے میدان جنگ پر قتل ہوئے مولراج نے دشمن پر بھالا چلایا میدان خون سے لبریز ہوا آخرکار جادو سردار مع سات سو بہادروں کے کام آیا اوسکے مرتے ہی لڑائی ختم ہوئی فتح مند قلعہ پر چڑھے محبوب خان نے اونکی نعشین لیجاکر داغ دلوایا یہہ ساکہ سمت ۱۳۵۱ مطابق ۱۲۹۵ء میں ہوا دیوراج جو فوج میدان کا افسر تھا بچا مگر مرگیا دو برس تک بادشاہی فوج قلعہ پر قابض رہی آخرکار دروازہ اور فصیلوں کو مسمار کرکر چھوڑ دیا کہ مدت تک ویران رہا کیونکہ بھاٹیوں کو نہ مرمت کی استعداد تھی اور نہ حفاظت کو آدمی تھے +

اس واقعہ سے چند سال بعد جگمل خانف مالوجی راٹھور نبیس میوہ نے جگमल मालोनी
جیسلمیر کے کھنڈرات کو آباد کرنا چاہا اور وہان فوج کثیر مع سات سو
گاڑی سامان رسد کے لیگیا دودو اور تلکسی بھاٹی سرداران خلف दूदू
جیسر نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کر کر راٹھورون پر حملہ کیا اور اونکو तिलकसी जेसर
قلعہ سے نکالکر سامان رسد چھین لیا اس مہم سے نامور ہوکر دودو راول
مقرر ہوا اور اوسنے جیسلمیر کی مرمت کی اوسکے پانچ اخلاف ہوئے
تلکسی اوسکا بھائی مہم آوری مین شہرت حاصل کرتا رہا اوسنے بلوچ बलोच
ومنگلیو و میہوہ و دیورہ کو لوٹا اور آبو و جالور کے سونگرہ اوس سے मंगलेव मेहवा
مغلوب ہوئے بلکہ اوسنے اجمیر تک دست درازی کی کہ غیرونشاد کے देवरा
گھوڑون کو آنا ساگر سے جہان وے پانی پینے کے واسطے آیا کرتے تھے
لیگیا اس ذلت سے جیسلمیر پر پھر حملہ ہوا اور وہی مضر نتائج پیدا
ہوئے پھر ساکہ ہوا کہ اوسمین سولہ ہزار عورتین ماری گئین اور دودو
اور تلکسی مع ستر و سو ہمراہیون کے لڑائی مین کام آئے اور دودو نے
دس برس راج کیا+

سمت ۱۳۶۲ مطابق سنہ ۱۳۰۵ع مین دودو کے انتقال پر گرستی اور کانڑ اپنے
مربی محبوب کے مرنے سے اوسکے اخلاف ذوالفقار اور غازیخان کی
حفاظت مین رہے کانڑ خفیہ جیسلمیر کو گیا اور گرستی نے میوہ واقع
مغرب مین جانیکے واسطے رخصت لی اور وہان بمل دیوی بیوہ بیسیرہ विमलदेवी
راٹھور سے کہ دیورہ کو منسوب ہوئی تھی شادی کی اسی شادی مین

मुनंगदेव

سونگ دیو اوسکا رشتہ دار کہ زبردست آدمی تھا اوس سے ملنے کو آیا اور
اوسکے ساتھہ دہلی جانیکا اقرار کیا بادشاہ سے اوسکو اپنی کمان آمد خراسان
کھینچنے کے واسطے دیکر اوسکی طاقت کا امتحان کیا کہ زبردست بھاٹی سے
نہ فقط موڑی بلکہ توڑ دی اسی زمانہ مین دہلی پر تیمور شاہ حملہ آور ہوا تب
گرسی سے ایسی نوکری کی کہ اوسکو ممالک موروثی عطا ہوکر پھر جیسلمیر مین
رہنے کی اجازت ہوئی اپنے رشتہ دارون اور دوست جنگل والی بہو کے
سردارون کی مدد سے اوسنے انتظام کیا اور اپنی تحت مین زبردست
فوج کرلی ہمیر اور اوسکے ہمقومون سے گرسی کی اطاعت کی مگر جیسر کی
اولاد سرکش رہی +

दूसरा

دیوراج کی شادی رُوپرہ دختر رانا منڈور سے ہوئی تھی اوس سے

केहर

کیہر لڑکا پیدا ہوا تھا جب سلطان کی فوج نے جیسلمیر کا محاصرہ کیا وہ اپنی
مان کے ساتھہ چلا گیا جب بارہ برس کا ہوا وہ راوکے گوالیون کے ساتھہ گاؤن
مین جاتا تھا اور گھوڑون کی طرح بچھڑون کو آک کے درخت سے باندھ دیتا
ایک روز وہ سانپ کی بمبی پر سو گیا سانپ نے نکلکر اوسپر اپنے پھن کا
سایہ کرلیا اتفاقاً ایک چارن کا گذر ہوا اوسنے دیکھکر رانا سے یہہ حال
کہا اوسنے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرا نواسہ ہے کہ اوسکی تقدیر مین راج
لکھا ہے گرسی کے اولاد نہوئی تھی اوسنے بمل دیوی یعنی اپنی رانی سے
لڑکا گود لینے کا مشورہ کیا بھاٹیون کے لڑکے بلائے مگر اونمین کیہر کی
برابر کوئی نہ تھا چنانچہ اسکو ہی پسند کیا جیسر کے اخلاف ناراض ہوگئے

انھون نے چاہا کہ ہیم کدی لین اندو تمکین اول گرسی نے یہ تالاب کھدوایا
تھا اور اوسکو دیکھنے ہر روز جایا کرتا تھا ایک روز اوسکا قابو لگ گیا آپ نے
قتل کیا رانی بیل دیوی نے اونکی تدبیر رو کرنے کے واسطے فی الفور کیہر کو
راجہ کردیا گرسی کی بیوہ نے بنظر تکمیل تالاب گرسی سر اور حفاظت اپنے گرسیسر
خلف متبنی کیہر کی خودکشی ملتوی رکھی مگر جب چھ مہینے مین دونو کام ہو گئے
ستی ہوگئی بیل دیوی نے ہمیر کی اولاد کو کیہر کے اخلاف متبنی اور وارث
قرار دیا اونکا نام جیتا اور لونکرن تھا جیتا کو کھومبورانا والی چیتوڑ نے تاجپلی جیتا
بھیجا کہ وہ میواڑ کو گیا جب کوہ اراولی بارہ کوس رہ گیا میراج سانکلہ رئیس लोनकरन रघुम्बु
سالیانی اوسکے شامل ہوا جب صبح کو روانہ ہوئے جانب راست سے चीतोड मीराज
تیتر بولا سانکلہ نے کہا یہہ بدشگون ہے جیتا نے روانگی آئندہ موقوف رکھکر सांखला सालवानी
وہان مقام کیا دوسرے روز جب وے سوار ہوئے شیرنی بولی پیتر نگر لی
سے پوچھا اوسنے کہا کہ بڑے گھر کے بھید نہین کہنے چاہئین مگر ایک آدمی
کو زنانہ پوشاک سے نائن بناکر کوملمیر بھیجو تب سبب معلوم ہوگا چنانچہ اوسنے
جاکر لالہ میواڑی کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دغا ہے یہہ حال واپس آکر کہا लालामसाई
اسپر بھائی نے سانکلہ سردار کی دختر بار دستہ شادی کی رانا اس تحقیر سے मारद
بہت ناراض ہوا مگر شرم دامنگیر ہوئی انتقام سے باز رہا اور بجائے انکار
نسبت کے اپنی دختر کی اجلد اس کھیچی گاگرون والے سے شادی کردی جیتا स्थननाम रहां की
مع اپنے بھائی لونکرن اور سالی ستے کے پوگل پر حملہ کرنیکے اقدام مین مارا گیا नारायन
اوسکے ساتھ ایکسو بیس آدمی مارے گئے جب راو رننگ دیو کو وفات دیا सोनंगदेव

ہوا کہ کس سبب سے تجہا کہیر تا ہوں اوسنے سیاہ پوشاک پہنی اور ربط رہیہ آجیت سے
کل ہندوستان کے تیرتہون پر پہونچا وقت واپسی کے کیہر نے اسکو
بہ تعاقب کر کر راضی کر لیا +

सोमजी
کیہر کے آٹہ پسر ہوئے سومجی جسکی اولاد بکثرت ہے اور سوم بہاٹی بہی
लोकमन
کہلاتے تہے لوکمن کیلن اپنے بڑے بہائی سوم کی جاگیر بیکم پور کی
केलन
बीकमपुर
بسई
چہین لی کہ وہ مع اپنے کل ناسبتی یعنی غلاموں کے چلا گیا اور گیراپ مین
गेवाप
केलकरण
سातल
مسکن گزین ہوا کیل کرن ساتل جسنے ایک قدیم شہر کو اپنے نام سے
सातलमेर
ساتلمیر نامزد کیا بیجو تنو تیج سی جب رنسگ دیو کی اولاد ناگور کے راٹہور
वाजो
तन्नो
سے اپنے باپ کے سر کا بدلا لینے کیواسطے مسلمان ہو گئے اونکا پوگل اور
तेजसी
अभोरया
مار وٹ کا ورثہ جاتا رہا اوسوقت سے وے ابہور یہ بہاٹیون مین
مل گئی اب اونکی قوم مومن مسلمان بہٹی کہلاتی ہے اسپر کیلن خلف سوم
راول نے ممالک منضبطہ پر قبضہ کیا اور علاوہ بیکم پور کے دیو راول کو بہی
جو اوسکے قدیم دشمن داہیہ راجپوتون نے لے لیا تہا از سرنو حاصل کیا +

बियाह
کیلن نے بیاہ مین قلعہ تعمیر کیا اور اپنے باپ کے نام سے کیروہ وکیرور
केरवा
केरोर
نام رکہا کہ اس سبب سے جو جوہیہ اور لانگہون سے بہاٹیون کی بہت عداوت
कोराई
ہوئی اور اونکے رئیس امیر خان کورائی نے اوسپر حملہ کیا مگر پسپا ہوا کیلن
ایسا زبردست ہوا کہ جاہل و موہل و جوہیون کو اوس سے خوف رہنے لگا
साम्हा
اور پنج ند تک اوسکی عملداری ہوئی کیلن نے جام کے سامہ خاندان مین
شادی کی اور اونمین مسند نشینی کی بابت نزاع ہو کر خونریزی کی نوبت

پہنچی تھی اوسمین پنچ ہوکر فیصلہ کیا شجاعت جام جسکی اوسنے دستگیری
کی تھی اوسکے ساتھہ مارو ٹھہ مین آیا اوسکے مرنیکے دو برس بعد کیلن
ساتھہ کے کل ملک پر قابض ہوگیا اور دریاے سندہ اوسکے ملک کی سرحد
ہوگیا کیلن بہتر برس کی عمر مین مرا اور چچک دیو اوسکا وارث ہوا اور اپنے چचिकदेव
ممالک کو ملتان کے حملون سے بچانیکے واسطے مارو ٹھہ مین رہنے لگا ملتان
کا رئیس بہاٹھیون کے کل قدیم دشمنون لانگھا دجوہیہ وکھیچی وغیرہ اوس
ملک کی اقوام سے مل گیا چچک نے سترہ ہزار سوار اور چودہ ہزار پیادون
کی فوج فراہم کرکر دشمن کے مقابلہ کے واسطے بیاہ ندی کا عبور کیا لڑائی बियास
مین بہاٹھیون کی فتح ہوئی کہ لوٹ سے مالامال ہوکر مارو ٹھہ کو واپس
آئے دوسرے سال پھر لڑائی ہوئی اوسمین سات سو چالیس بہاٹھی
مارے گئے اور ملتان کے آدمی تین ہزار مرے اس فتح سے چچک کی عملداری
بڑھ گئی اور وہ الصوب بیاہ مین بمقام ایسنی کوٹ اپنی بیٹے کے تحت مین ऐसनीकोट
تھانہ مقرر کرکر لودرکو واپس آیا بعد ازان اوسنے مہی پال نامے महीपाल
دوناریون کے سردار پر حملہ کرکر اوسکو شکست دی اس فتح کے بعد وہ اپنے दूलचो
بھائی لونکرن سے ملنے کیواسطے جیسلمیر کو گیا اور ملک متعلقہ ایسنی کوٹ
کی آمدنی کو مصارف دربار کے خرچ مین لایا ٭

بارہ ہوکر گھرکو واپس آتا تھا کہ راستہ مین ایک جنج راجپوت بکرئون کا वारू जिंज
بڑا ریوڑ چراتا ہوا ملا اوسنے بکرہ نذر کیا اور برجنگ راٹھوڑ کے حملون سے बिरजंग
پناہ چاہی اس شخص نے ایک بہاٹھی سردار سے ساتل میر کا مشہور قلعہ सातलमेर

دولتمند ساہوکارون کا مسکن تھا چھین لیا اور جنگل تک لوٹ مار کرنے لگا
چنانچہ جنج بھی اوسکے مظلومون مین سے تھا اور چچک وہان سے گذرا اوس
تھوڑے دنون بعد جنج نے اوسکے پاس آکر نالش کی کہ تھارسے بکرو کو لوٹ
لیگئے چچک نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کیا اور شمار خان سردار سینا قوم
سے یگانگت پیدا کی کہ وہ تین ہزار سوار لیکر مدد کیواسطے آیا سالمیر کے راٹھورون
کا دستور تھا کہ اپنے سوارون کو شہر سے دور ٹھہرایا کرتے تھے اور باشندگان
شہر ہر روزہ باہر جایا کرتے تھے چچک نے یکایک چڑھ کر سب کو قید
کر لیا اور تاوقتیکہ اُنھون نے علاقہ جیسلمیر مین بود و باش کرنیکا اقرار نہ کر لیا
نہ چھوڑا تین سو پینسٹھ ۳۶۵ ساہوکارون نے سکونت جیسلمیر قبول کی کہ دیوراول
دبوگل و ماروٹھہ وغیرہ مین رہنے لگے اوسوقت سے جیسلمیر دولتمند
ہوگئی راٹھورون کے تین بیٹون کو قید کر لیا منجملہ اونکے چھوٹے دو چھوڑدیے
مگر بڑے ہیراہ کو بطور کفالت نیک چلنی اوسکے باپ کے قید رکھا چچک نے
اپنے رفیق سینا کے سردار کو رخصت کیا اور سونال دیوی اوسکی پوتی دختر
ہیبت خان سے شادی کی اسکے جہیز مین پچاس گھوڑے پینتیس ۳۵ غلام
وکنیزک چار پالکی دوسو شتر مادہ آئے اونکو لیکر چچک ماروٹ کو گیا ✝
اس سے دو برس بعد چچک نے ایک بھاٹھی کا گھوڑا چوری جانے پر تکرار اچ
کھوکر رئیس پیلی بنگا سے لڑائی کی مگر اوسکے دشمن لانگھا ون نے یہہ موقع
غنیمت سمجھکر سرکشی کی اور اوسکی فوج کو دھونیا پور کے مفتوحہ جدید ملک سے
نکال دیا متواتر فتوحات کے بعد کہ جسمین اوسنے وسط پنجاب تک ملک حاصل کیا

सेता
मेराह
सोनालदेवी
थरराज
खेवाकर
पीलीबंगा
धुन्यापुर

راول چچک بیمار ہوگیا مگر بیماری مین بھی اوسکو یہہ
خواہش ہوئی کہ جس طرح لڑتے ہوئے عمر گذری اوسی طرح
لڑائی مین مرنا چاہیے مگر کوئی دشمن نہ تھا مجبور اوسنے ملتان کے لانگہا کے
پاس وکیل بھیجکر درخواست کی کہ مجھے جنگ دان دے تاکہ بجاے اذیت युद्ध
بیماری کے دشمن کی تلوار سے مارا جاؤن اوسکو اول شبہہ ہوا مگر جب
بھاٹھی وکیل سے اوسکا اطمینان کیا کہ بجز اسکے کہ لڑائی مین مرے اوسکی اور
کچھہ خواہش نہین ہے اور لڑنیکو صرف پانسو سوار لاویگا تب اوسنے لڑائی قبول
کی راول نے اپنے رشتہ دارون کو طلب کیا کہ سات سو منتخب راجپوت جو اوسکی
فتوحات مین شریک رہے تھے اخیر مین بھی اوسکے ساتھہ جان کا سنکلپ संकल्प
کرنیکے واسطے مستعد ہوئے لڑائی پر جانے سے پیشتر اوسنے راج کا بندوبست
کیا اپنے پسر گج سنگہ کو کہ سوناکی رانی سے پیدا ہوا تھا رانی کے باپ کے गजसिंघ
گھر بھیجدیا اوسکے علاوہ پانچ دیگر پسر تھے کومبھو و بیرسل و بھیم دیو سودا कुम्भू वीरसिल भीमदेव
قوم کی لالہ رانی سے پیدا ہوئے تھے اور رتنو و رنادہیر رانی سورج دیبی रत्नु सूरजदेवी
قوم چوہان سے تھی اون مین سے بیرسل کو کل ملک کا مالک کیا اور کہاول کا
علاقہ جسمین دیو راول ہے رنادہیر کو دیا اور دونون کو ٹیکا کرکے علیحدہ رخصت
کردیا بیرسل ستر ہزار آدمی ساتھہ لیکر اپنی دار الحکومت کیرور کو روانہ ہوا केरोर
اب راول چچک مرنیکے واسطے دہونیاپور کو روانہ ہوا اور سنا کہ ملتان کا
رئیس دو کوس ہے بہت خوش ہوا غسل کرکر تلوار کی پوجا کی اور خیرات
کرکے دنیا کے کل خیالات چھوڑدے چار گھڑی لڑائی ہوئی کمال بہادری

سر کر جادون ہر رہیں اور راوت کے کل ہمراہی مارے گئے اونکی تلواروں سے
इन्द्र دو ہزار خان مارے گئے سون کی ندی جاری ہوئی بھاٹھیوں نے اندر
کی گدی حاصل کی بادشاہ بیاہ کا عبور کر کر ملتان کو چلا گیا +

جب رندہیر دیوراول مین بارہ روز کی رسمیات ماتم کر رہا تھا اوسکے
بھائی کھومپو نے جوش دیوانگی سے مجمع مین دوڑ کر اپنے باپ کے انتقام
کی قسم کھائی اور صرف ایک غلام کو لیکر روانہ ہوا اور شاہ کے لشکر مین پہنچا
اوسکے گرد گیارہ گز عریض خندق تھی کہ اوسکا رات کیوقت اپنے گھوڑے
کی ایک جست مین عبور کر کے بھاٹھی حرم سرا مین پہنچ گیا اور کالو خان کا سر
کاٹ لایا اور بلبقاء دیوراول اپنے بھاٹھیوں کے پاس آگیا بیرسل نے
دہونیا پور مین پھر قبضہ کر کر پھر رکو عاودت کی اوسکے قدیم دشمن
لانگھاروں نے پھر حملہ کیا مگر بہت آدمی مر کر پسپا ہوئے اوسی وقت
مین حسین خان بلوچ نے بیکم پور پر فوج کشی کی +

नीरसी جب راو بیرسل مہم پنجاب سے واپس آیا راول بیرسی نے کہ جیسلمیر کی گدی
پر تھا اوسکا استقبال کیا سمت ۱۵۳۱ مطابق ۱۴۷۴ء مین اوسنے بیکم پور مین
دروازے اور محل تعمیل کرائے بعد ازان اخلاف کیلن کی روساء پنجاب
سے متواتر لڑائی رہی +

آخر کار کیلن کی اولاد آپسمین علیحدہ ہو گئی اور گاربانڈی کے طرفین کے
ملک کو آپسمین تقسیم کر لیا اس زمانہ مین سلطان بابر نے ملتان لانگھاون
سے فتح کر کر وہان اپنا حاکم مقرر کیا کیرورکوٹ ودہونیا پور و بوگل وارکٹ

کے جہان انھیون سے حسب ہدایت منوجاگیر کو محفوظ رہنے کیواسطے تبدیل
کرکے اسلام اختیار کیا کہ اب مسلمان ہین +

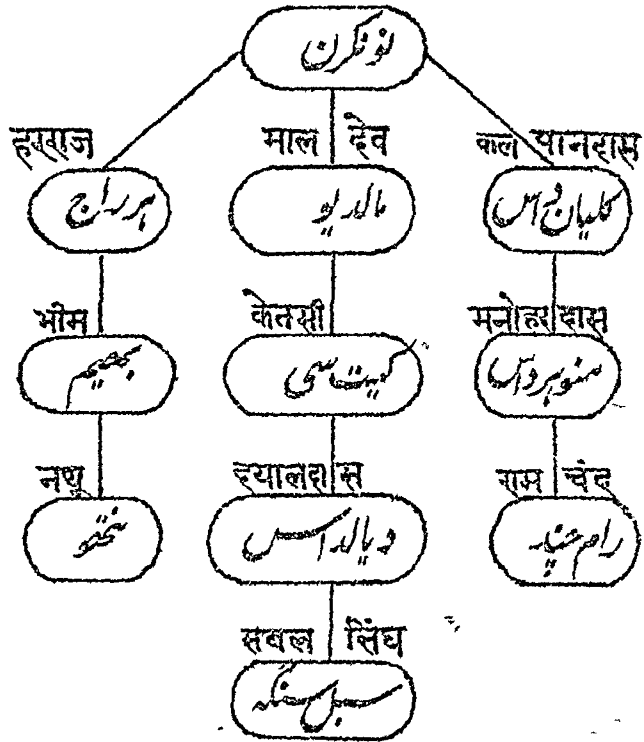
راول ہیرجی کے بعد جیت و لونکرن و بھیم و منوہرداس و سبل سنگہ ہوئے
کہ ان پانچ پشتون مین کوئی واقعہ تاریخی نہوا سبل سنگہ کے عہد مین ہندوستان
کے ملکی حالات مین انقلاب عظیم پیدا ہوا +

जैत
नानकरन
भीम
मनोहरद
सबलसिंह

یہہ وہ زمانہ تھا کہ جب ہندوستان کا بادشاہ شاہجہان تھا اکبر اور
اوسکے جانشینون نے راجپوتون سے اختلاط پیدا کرنیکے واسطے
بہت تدبیرین کی تھین سبل سنگہ رئیس جیسلمیر جو اول مطیع سلطنت ہوا
جیسلمیر کی گدی کا جایز وارث نہ تھا منوہرداس نے اپنے بھتیجے راول
نتھو خلف و وارث بھیم کو کہ بیکانیر سے شادی کرکے واپس آتا ہوا ایک روز
بمقام کھیلودی جو اوسوقت علاقہ جیسلمیر مین تھی ٹھہرا تھا ایک عورت سے
زہر دلوا کر مار ڈالا مگر مشیت ایزدی مقتضی نہوئی کہ قاتل حکمران ہو اسواسطے
سبل سنگہ کہ مالدیو خلف دوم راول لونکرن سے تیسری پشت
مین تھا راجہ ہوا +

नथु

تفصیل اولاد نونکرن



اسکے سوا سبل سنگھ کے عمدہ اوصاف اور رام چند خلف منوہر داس کی بداعمالی سے بھی ایسا ہی لازم آیا اور سبل سنگھ رئیس آمیر کا بھانجہ تھا اوسکے تحت مین پشاور کی حکومت مین رہکر اوسنے پہاڑی افغانون سے بادشاہ کے خزانہ کو بچایا بجلدوے اس خیر خواہی اور رضامندی دیگر سرداران سلطنت کے بادشاہ نے جسونت سنگھ والی جودھپور کو حکم دیا تھا کہ سبل سنگھ کو جیسلمیر مین مسندنشین کردے اوسنے یہہ خدمت ناہرخان کو مہاوت کو سپرد کی کہ اسکے عوض مین اوسنے پوکرن کا شہر و ملک حاصل کیا کہ برائے دوام جیسلمیر سے علاحدہ ہوگیا ۔

पेशोर

حالات جیسلمیر سے کہ اول جیسل اور اوسکے جانشینون کے عہد مین ترقی روز بروز
زیادہ ہوتی رہی تھی اول جھی بڑی کمی واقع ہوئی اور بعد ازان متواتر ہوتی
رہی بابر شاہ کے حملہ سے پیشتر جیسلمیر کا ملک شمال مین گاره ندی تک پھیلا
مین مہراں یعنی سندھ تک اور مشرق و جنوب مین مارواڑ و بیکانیر تک پھیلا — मेहरान
تھا مگر اسطرف سے راٹھوڑون نے دو سو برس کے عرصه مین بہت دبا لیا
جنوب مین بارمیر اور کوٹره کا تھل اور مشرق بیکانیر سے مشرق کا ملک — बारमेर / कोटरिका पत्त
بھاٹیون کے قبضہ مین تھا
امر سنگه خلف سبل سنگه وارث ہوا و بھاٹیون پر که مغربی ملک پر دست اندازی — अमरसिंह
کرتے تھے بیکانیر پر لشکر کشی کیا چنانچہ فتح ہوئی اور وہان ہی مسند نشین ہوا
تھوڑے دنون بعد اوسنے اپنی دختر کی شادی کیواسطے اپنی رعایا سے
روپیہ وصول کیا رگھناتھ راجپوت که وزیر تھا غصہ آور ہوا اوسنے رگھناتھ
کو مار ڈالا شمال مشرق مین چنا ایک قوم سے جو سرکشی کی که اوسنے — चन्ना
خود جا کر اونکو سزا دی اور ایک چلتی آینده کا مچلکہ لکھوایا
کاندلوت راٹھوڑون کی متواتر زیادتی سے افروختہ ہو کر بیکانیر کے سرداران — कांदलोत
سندر داس و دلپت سے که الغیاث آئی دہائی — संदुरदास / दलपत
تمام حاصل کرنا چاہئے اور راٹھوڑون کے ملک پر حملہ کرنا چاہتے تھے
انہون نے قصبہ جو واقع سرحد بیکانیر کو لوٹا اور حملہ کیا پیکنه بھوٹان سے — जजू
جیسلمیر پر حملہ کیا بھاٹیون نے مقابلہ کر کے دو سو راٹھوڑون کو قتل کیا
اور باقیمانده کو نکال دیا سرداران کی شکست مین راول بھی شریک ہوا تھا

راجہ انوپ سنگھ والی بیکانیر فوت ہوا تو اسکے بیٹے ... نوکری
خداوند حال ... سنگھ اور سب اسپنے وزیر کو لکھا کہ ہر ایک کا بدلوت کو طلب کر کر
تسلیم بیجھو اور ... کو ... کرو اگر ایسا نہ ہوگا تو ہم سب
لوگ باغی ہو جاوینگے وزیر نے حکم جاری کیا ہر ایک کا بدلوت سے
हसार تحصیل کیا ... ہر حصار کے پٹھان رئیس کو مع اونکی فوج کے طلب کیا
راول امرا سنگھ نے اپنے بھائیوں کو جمع کیا اور حملہ کا انتظار کر کے بیشتر
سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا اکثر سرداران کو مار ڈالا قصبات واقع سرحد کو
مبادلہ پوگل پر قبضہ کیا اور بار میر اور کو ... کے راٹھور سرداروں کو
اوسکے اون سے فرمان برداری کا التزام کرایا ۞

जसवंतसिं امرسنگھ کے آٹھ بیٹے ہوئے اونمین سے جسونت سنگھ سب سے بڑا
سنہ ... مطابق سنہ ... مین مسند نشین ہوا جسونت سنگھ کی دختر ولیعہد میواڑ کو
منسوب ہونی تھی ۞

امرسنگھ کے انتقال کے بعد راٹھوروں سے پوگل و بار میر چھین لی و دیگر
قصبات و ملک کو چھین لیا اور نگار ندی کے کنارہ کا ملک شکارپور کے
افغان سردار داود خان سے لے لیا کہ اوس وقت سے ... اودہ پوتون
کی ریاست مین داخل ہو گیا ۞

इशरीसिंघ جسونت سنگھ کے پانچ لڑکے تھے جن مین سے جگت سنگھ سے ... کنور کی بابت ...
तेजसिंघ مरदानसिंघ सुलतानसिंघ ایسری سنگھ تیج سنگھ مرداسنگھ سلطان سنگھ ... جگت سنگھ کے
अखैसिंघ बुधसिंघ ज़ोरावरसिंघ تین بیٹے اکھے سنگھ بدہ سنگھ زورآور سنگھ ہوئے ۞

اکھے سنگھ مسند نشین ہوا یہ دھ سنگھ عارضہ چیچک سے مرگیا راول کے چچا
تیج سنگھ نے راج چھین لیا لڑکے اپنی جان بچانیکے واسطے دہلی کو بھاگ گئے اُن
زمانہ مین ہری سنگھ برادر راول جسونت سنگھ بادشاہ کی نوکری مین تھا وہ اس هरीसिंघ
غاصب کو بیدخل کرنیکے واسطے وہان سے آیا رؤسا جیسلمیر کا دستور ہے
کہ ہرسال گڑسی سر تالاب پر لاس یعنی صفائی تالاب کی رسم ادا کرنیکے واسطے जास
جایا کرتے ہین اول راجہ ایک مشت مٹی اوٹھا لیتا ہے پھر امیر و غریب ملکر
تالاب کو صاف کر دیتے ہین ہری سنگھ نے وقت ادائے اس رسم کے
غاصب پر حملہ کیا مگر بالکل کارگر نہوا لیکن تیج سنگھ مجروح شدید
ہوکر مرگیا سوائی سنگھ خلف تیج سنگھ بعمر تین سال مسند نشین ہوا
اکھے سنگھ نے ہر طرف سے بھاٹیون کو جمع کیا اور قلعہ پر حملہ کرکے سوائی سنگھ کو
مار ڈالا اور اپنا حق حاصل کیا اوسنے چالیس برس راج کیا اوسکے عہد مین
بہاولخان خلف داؤد خان سے دیو راول لے لیا اور کل کتاوال کا ملک
جو بھاٹیون نے اول فتح کیا تھا بہاولپور کی ریاست مین شامل کیا۔
سمت ۱۸۱۹ مطابق ۱۷۶۲ء مین مولراج مسند نشین ہوا اوسکے تین بیٹے ہوئے मूलराज
رائے سنگھ جیت سنگھ مان سنگھ بخوست اتفاق سے مولراج نے ایسا وزیر रायसिंघ जीतसिंघ मानसिंघ
پسند کیا کہ اوسنے ریاست بھاٹیون کی تباہی کو جلد تکمیل پر پہنچا دیا یہ
شخص سروپ سنگھ نامے قوم بقال جین مذہب ملقب بہتا اور دولت
و آئین کی بربادی کیواسطے پیدا ہوا تھا اس بقال زادہ کو بھاٹی سرداران
سے ایک بھگتن یعنی کسبی عورت پر نزاع ہوکر نفرت و نارسائی ہوگئی تھی भगतन

یہہ رنڈی کو چاہتا تھا اور رنڈی سردار سنگھ راجپوت الیف نسل کو چاہتی تھی एफ़
اس بھاٹی سردار نے راے سنگھ ولیعہد ریاست کے روبرو وزیر سے مخالفت
کیا اور راے سنگھ کی آمدنی کم ہو گئی تھی اس سے وہ خود بھی ناراض تھا یہہ
صلاح ہوئی کہ اس خود سر وزیر کو مار دیا جاوے چنانچہ خود ولیعہد نے اپنے
باپ کے روبرو اپنے ہاتھ سے اوسکو مارا اور جب وہ اپنے بچاو کے واسطے
مولراج کیطرف بھاگا تو لوگون نے چاہا کہ مولراج کو بھی مار ڈالین مگر ولیعہد
نے اس تجویز کو منظور نکیا کیونکہ اوسکو صرف وزیر سے رنج تھا کہ رنج
ہو گیا راول زنانہ مین بھاگ گیا سردارون کو خوب معلوم تھا کہ راول
سے معافی کرنیکی امید نہین ہے اسواسطے اُنھون نے راے سنگھ کو اور
بصورت انکار اوسکے بھائی کو گدی پر بٹھانا چاہا چنانچہ راے سنگھ کی آن आन
یعنی دوہائی پھیر دی مگر خوشامد و دہمکی سے اوسنے کسیطرح گدی پر
بیٹھنا منظور نہ کیا مولراج کو محبوس ہوئے تین مہینے اور پانچ روز گذر گئے
تب ایک عورت نے اوسکی رہائی کی تدبیر کی یہہ عورت راول کی مقدم
دشمن اور ولیعہد کی مشیر انوپ سنگھ جھنجنیالی جیسلمیر کے وزیر اعظم کی अनोपसिंघ जिन्झियाली
زوجہ اور مہیچہ شاخ کی راٹھورنی تھی انوپ سنگھ نے وزیر کے ظلم اور महेचा
راجہ کی سادہ لوحی سے تنگ ہو کر اوسکے مارنے اور اسکے بیدخل کرنیکی
تجویز کی تھی جس سبب سے یہہ عورت اپنے شوہر کے مرنیکا بھی خوف
نکرکے اوسکی رہائی پر آمادہ ہوئی بجز شام دہرم یعنی وفاداری آقا کے शामधर्म्म
اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے اوسنے اپنے پسر زور آور سنگھ کو نصیحت کی کہ

اس کام مین اگر تیرا باپ بھی مخالفت کرے تو اوسکو مار دینے مین اوسکی
نعش کے ساتھ بخوشی ستی ہو جاونگی چنانچہ اسنے اوسپر عمل کیا اونھون
نے اپنے دیوراج اور میگھ سنگھ رئیس بار وکو بھی سنتا کیا تینون ملکر بیرو
مقام مجلس رئیس مین گئے مگر جبتک اوسکا اطمینان نہ کیا گیا کہ ماہیچا ‏ माहेचा
تیری رہائی کی تدبیر کی ہے اوسنے قید سے رہائی منظور نہ کی مولراج
کی گدی پر بیٹھنے کا نقارہ سنتے ہی اوسکا بیٹا خواب غفلت سے بیدار ہو گیا
جب ہرکارو نے سیاہ خلعت اور سیاہ گھوڑا وغیرہ جلاوطنی کا سامان
لاکر رکھا اوسنے فورًا اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے رفیقون کو
ساتھ لیکر جیسلمیر سے مرخص ہوا اور کوٹڑہ کو چلا گیا جب وہ اس قصبہ واقع ‏ कोटड़ा
سرحد جنوب مین پہنچا سردارون نے تجویز کی کہ ملک کو تاخت و تاراج کرین
مگر اوسنے کہا کہ جیسلمیر مین میری ماں ہے جو راجپوت اوسکے باشندون کو تکلیف
دیگا میرا دشمن ہے وہ جودھپور کو چلا گیا اور سردار ستیو کو اوڑہ اور بارمیر ‏ धोवकोटा बारमेर
مین رہے اور بارہ برس کے عرصہ مین جب تک وے باقی رہے جیسلمیر کے دروازہ
تک دوڑ کی اول تین برس تک انھون نے ملک کو تباہ کیا اوسکے
قلعات مسمار ہوئے چاہات بھر دیے گئے اور جاگیرین ضبط ہوئین مگر بارہ
برس بعد انھون نے طلاق یعنی غارتگری ترک کیا تھا کیا تب اونکی جاگیرین
واگذاشت ہوئین اور ملک مین آباد کیے گئے +
ولیعہد مخرج ڈھائی برس تک بیجے سنگھ کے پاس رہا اوسنے اوسکو بیٹے کی
طرح رکھا مگر اوسکی بدمزاجی جو وہ لڑکپن مین بھی ساتھ تھی ایک اقبال سے جسکا

وہ نامرد نہیں تھا سواری میں آگے بڑھا اور اوسنے قربنم کے واسطے جھپٹ کر
کمان دی اوسنے جواب نہیں دیا لیکن بات دیگر بال چھوڑنیکے واسطے کہا
اقبال نے کہا مولا رحیم میرا کرتا ہے فقط یہی کہنے پایا تھا کہ اوسنے تلوار نکالکر
اقبال کا سر اڑا دیا اور نسیلہ کو انعرفتہ ہو کر کہا کہ شہر کی پناہ میں
رہنے سے اپنے گھر میں قائم رہنا بہتر ہے اوسکے بیٹا بیٹا سلیمان
شکوہ سے کچھ پاس نہیں رہنے سے اوسکو باہر بھیجا اوسکے باپ راول نے
دریافت کرایا کہ کیونکر آیا ہے اوسنے جواب دیا کہ تمکو جا بچانیکے واسطے
آیا ہوں مگر اوسکو شہر میں جانے نہ دیا اوسکے ہمراہیوں کے ہتھیار لے لئے
گئے اور اوسکو تت اوسکے پسران اجیت سنگھ و دہول سنگھ کے قلعہ دیوہ میں
رہنے کے واسطے بھیجدیا۔

سالم سنگھ جو بعمر گیارہ سال تھا اپنے باپ کے جانشین ہیر کا وزیر ہوا ابتدا
سے ہی اوسکے انتقام کا مادہ تھا اور تخم عداوت جو اوسکے دلمیں شروع
سے کاشتہ ہوا اوس نے نہایت ہی جبانی انسان کی جان ہیچ سمجھی
تباہی سے محبت کا پھل لایا بغیر کسی ایسے بہادرانہ وصف کے جس سے
مانع ہوتے ہیں اوسمیں سانپ کی سی کینہ وری اور شیر کی سی خونخواری
تھی وہ اوسکے ... غالب آیا وہ بزدلہ اور خوشامدی تھا
اور ... کاموں کی انجام دہی اوسکے ارادوں میں مطلق بہت ہوتی تھی
اور کمال صلاحیت و صداقت سے اقرار کیا کرتا تھا خلاف ورزی اسکی
اور تمثیل طریقہ جنکی تاریخ میں اکثر تشبیہیں لکھی گئی ہیں جو سالم سنگھ کی

ذات مین عجیب طرح سے جمع ہوئی تھین کیونکہ اگرچہ اوسکے جین مذہب کے
رو سے کسی ذی روح کا ستانا جایز نہین ہے بلکہ ملجانا سوختگی پروانہ شمع
سنجلا کرتا ریک گھر مین ٹھینا روا ہے مگر جس قدر بھی آدم کو اوسنے اپنی
بے ایمانی و بداعمالی سے طعمہ ملک الموت کیا شاید اوسکے عہد انتظام
مین علانیہ دشمنون کی تلوار سے نہوئے ہونگے اوسکے جوان ہوتے ہی
باغی ٹھاکر عجیب ڈہنگ سے اپنی جاگیرون مین دخیل ہوگئے مارواڑ
مین راجہ بھیم سنگہ مسندنشین ہوا تھا رئیس جیسلمیر نے مہتا سالم سنگہ کو اپنی
طرف سے رسمیات مبارکبادی وراثت راجہ بھیم سنگہ دیکر بھیجا عند المعاودت
باغی ٹھاکرون نے اثناء راستہ گرفتار کرکرا اپنے خرابیون کے بانی کو قتل
کرنا چاہا جسوقت تلوار کھینچی گئی اوسنے زورآور سنگہ کے پیرون یعنی تلوون
پگڑی رکھکر پناہ مانگی اوسنے راجپوتانہ بہادری سے اوسکو پناہ دی یاد
رکھنا چاہیئے کہ یہہ زورآور سنگہ اوسی عالی حوصلہ راجپوتنی کا بیٹا تھا جسنے
سوامی دھرم یعنی خیرخواہی آقا کے اعتقاد سے اپنی اور اپنے شوہر کی جان
کو تصدق کرنا چاہا تھا تاہم بے ایمان مہتا نے ایسے شخص کو جسکے باعث
سے راول قید سے رہا ہوکر ازسرنو مسند پر بیٹھا تھا باغیون کے شریک
ہوکر بارہیر کے جنگل مین رہنے پر آمادہ کیا تھا اس اول درجہ کے نجبا تھی سرزا
کے اپنے برادرون پر قادر ہونیکی اس سے بہتر اور کوئی ثبوت نہین ہے
کہ باوجودیکہ کل ٹھاکر اسکے خون کے تشنہ تھے اور وہ اونکے ہاتھ آگیا تھا
سب نے اوسکے کہنے سے جان بخشی کی مگر ہمدران حال آگاہ کردیا کہ

یہہ بیجا رحم انجام ندامت و پشیمانی کا باعث ہوگا +
صرف ایک شرط قرار پائی کہ ٹھاکرون کو جاگیرون پر قابض کر دیا جاوے
چنانچہ وے بلائے گئے مگر بجز زورآور سنگہ کے کسیکو دربار مین باریابی نہوئی
جب راے سنگہ دیوہوہ مین قید ہوا اوسکا بڑا بیٹا راج کنوار ابھے سنگہ اور
دوسرا بیٹا دہوکل سنگہ باغی ٹھاکرون کے ساتھ بارمیر مین رہے راول نے
اپنے پوتون کو طلب کرنیکی غرض سے فوج بھیجکر بارمیر کا محاصرہ کیا مگر
کارگر نہوا چھ مہینے تک لڑائی رہی آخرکار زورآور سنگہ کی کفالت پر
کہ اونکو مارا نجاوے سپرد کئے گئے اور راے سنگہ کے پاس دیوہوہ
مین بھیجے گئے تھوڑے دنون بعد قلعہ مین آگ لگی کہ راے سنگہ اور اوسکی
زوجہ جلکر مرگئی اس حادثہ کے بعد کہ خفیہ طور سے عمداً کیا گیا تھا دونون
اطفال قلعہ رام گڑہ کو کہ سندہ کی پست زمین مین نہایت بعید و ویران مقام
پر واقع ہے حسب قول مہتا اس غرض سے بھیجے گئے کہ وہان امن سے
رہین اور راول کو بھی اطمینان رہے یعنی کوئی اوسکا شریک ہوکر مرتکب فساد
نہوسکے مگر زورآور سنگہ نے جسکو وزیر کے ارادہ پر شک تھا راول سے
کہا کہ راج کنوار کا دربار مین رہنا چاہیئے اوسکی نیک چلنی اور تمھاری
امنیت کا مین ضامن ہوتا ہون مہتا کو اسی پر بہت رنج ہوا اور اوسنے
فوراً اپنے ایمانداز مشیر کی ہلاکت کی تدبیر کی زورآور سنگہ کے بھائی کیت سنگہ بांसी
کی زوجہ کو مہتا نے حسب رواج راجپوتانہ ہمشیرہ بنا رکھا تھا اوسکو فہمایش
کی کہ اگر زورآور سنگہ مرجاوے تو تیرا خاوند جھنجنیالی کی جاگیر کا مالک झिनझिनयाली

ہو جاوینگا اور اوسکو زہر بہتا کر دیا کہ اوسنے زور آور سنگہ کو دیکر مار ڈالا اور
اپنے شوہر کو قابض جاگیر کر دیا اسطرح سرگروہ بھاٹیون کا فیصلہ کر کے بہتا
بارود ڈانگری وغیرہ کے چند بھاٹی کرون کو بعض کو تلوار سے اور بعض کو زہر   बारु डागरी
سے قتل کیا کیت سی جو اپنے بھائی کے قتل مین شاید شریک تھا اپنی
اوسکی جائداد پر قابض ہوکر اوسی بدمعاش کا اسطرح حسد ہوا جو ہر ایک راجپوت
کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ تھا اور سبب عداوت کا یہہ ہوا کہ بہتا چاہتا تھا
کہ راے سنگہ کی اولاد کو محروم الارث رکھے اور مولراج کے چھوٹے بیٹے
کو مسند نشین کرے مگر چونکہ یہہ امر پسران راے سنگہ کے قتل کرنے سے ظہور
پذیر ہوسکتا تھا کیت سی نے جواب دیا کہ اپنے آقا کے خاندان مین سے
کسی شخص کے بارے مین ہرگز معاون نہونگا سالم سنگہ نے اگرچہ اسوقت کچھہ
نہکہا مگر اس خلاف ورزی کو دل مین رکھہ لیا تھوڑے دنون بعد کیت سی
اور اوسکا بھائی سروپ سنگہ کنیرو واقع ضلع بالوترہ سے برات مین   कानेरो
آتے تھے کہ بمقام بیجو راے واقع سرحد جیسلمیر بہتا کے آدمی وہان ملے   बालोतरा बीजाराय
اور دونون بھائیون کو قلعہ کے اندر لیگئے اور وہان سے صرف انکی
لاشین جلانیکے واسطے نکلین اپنے شوہر کی ہیبت سے بیشتر سے مطلع
ہوکر کیت سی کی زوجہ مع اپنے طفل نابالغ مسمی میگھا کے جودہ پور کے   मेघा
گھر مین جاکر پناہ پذیر ہوئی کہ اوسپر اوسکو علاوہ استحقاق پناہ پذیری کے
بھائی ہونیکا بھی دعوی تھا پانچ روز تک اونکے واسطے کھانا تیار ہا چھٹے
روز اونڈی سے جو کھانا لیجاتی تھی آگاہ کیا کہ تمہارا شوہر اور بھائی اپنے

اپنے باپ کے دشمن برہمن اوس عورت سے انتقام لینا چاہا مہتا نے
اس حال سے مطلع ہو کر ایک تلوار سے اوسکا بھی کام تمام کیا *
کیت سی کی ہلاکت سے تھوڑے دنوں بعد اتے سنگہ و دہونکل سنگہ کو
بھی کہ رامگڈہ کے قلعہ مین قید تھے مع زوجگان و اطفال کے زہر دیکر
مار دیا اور قاتل نے حسب خواہش اپنے مولراج کے چھوٹے پوتے
گج سنگہ کو ولیعہد کیا اور اوسکے بھائی اس خونخوار وزیر کی دغا و فریب
سے جانبر ہو کر بیکانیر مین پناہ پذیر ہوئے شجرۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ
مولراج کی اولاد مین سے کتنے آدمی اس شیطان کی شرارت سے قتل
ومحروم الارث ہوئے ہین *

मूलराज
مولراج
रायसिंघ
رائے سنگہ زہر سے مرا
जैत सिंघ
جیت سنگہ کور چشم
महासिंघ
مہا سنگہ نابینا مطلق
धोंकलसिंघ
دہونکل سنگہ زہر سے مرا
دیوی سنگہ جلاوطن
अनारसिंघ
انار سنگہ
उमेदसिंघ
امید سنگہ

یہہ نسب نامہ ٹوڈ صاحب کی تاریخ رجستان اور میجر والٹر صاحب کی

رپورٹ سنہ ۱۸۰۱ء سے لکھا ہے اونمین یہ اختلاف ہے کہ ٹوڈ صاحب
نے مولراج کا خلف سوم الن سنگھ اور مہا سنگھ کو خلف جیت سنگھ لکھا ہے اور میجر
والٹر صاحب نے جیت سنگھ کو خلف سوم مولراج لکھا ہے ٹوڈ صاحب
نے مان سنگھ کے چار اخلاف لکھے ہین اور والٹر صاحب نے باضافہ نمبر
۵ و ۶ و ۷ مہا سنگھ کے چار پسر لکھے ہین سواے اسکے والٹر صاحب نے نام
خلف تیج سنگھ لکھا ہے پھر رپورٹ سنہ ۱۸۷۷ء مین والٹر صاحب نے
مولراج کے صرف دو اخلاف راے سنگھ جیت سنگھ لکھے ہین اور مہا سنگھ کو
خلف جیت سنگھ اور تیج سنگھ وغیرہ کو نبیرہ راے جیت سنگھ لکھا ہے مہا سنگھ
کا نہ تھا اس سبب سے راجہ نہو سکا اور مان سنگھ گھوڑے سے گر کر
مرگیا اس سبب سے موتا کو اونکے قتل سے اپنی گنہگاری کی فہرست مین اضافہ
کرنیکی ضرورت نرہی +
عجیب ماجرا ہے کہ راجپوتانہ مین وہی رئیس زیادہ مدت تک حکمران
رہے ہین جنکے عہد مین ریاست بقبضہ وزرا رہی ہے کوٹہ کا رئیس
جسکے زمانہ مین ظالم سنگھ قادر تھا پچاس برس سے زیادہ حکمران رہا اسیطرح
راول مولراج نے جیسلمیر مین براے نام اٹھاون برس حکومت کی اور
اوسکا باپ چالیس برس تک فرمانروا رہا تھا شاید راجپوتانہ کی تاریخ مین کوئی
نظیر ایسی بہم پہنچی جسمین باپ اور بیٹون نے اسقدر مدت دراز تک حکومت
کی ہو اگر مولراج کے دادا جسونت سنگھ کے زمانہ پر خیال کیا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ انھین کی ریاست شمال مین گارا ندی تک پہنچی

मंसूरा
रोडीभकर
धात
शेव
कोटोरा
बारमेर

کہ یہہ ندی اس ریاست اور ملتان کے درمیان حد تھی مغرب مین اوسکی
سرحد پنج ند تھا اور سندہ کی پست زمین کا لمبا مگر کم عرض قطعہ اوسمین
داخل تھا اور کسی زمانہ مین منصورہ کی قدیم دار الحکومت تک جو بلفظ
روڑی بھکر مشہور ہے حکومت ہوگئی تھی جنوب مین حد ریاست دہات
تک تھی اور قلعات شیو و کوٹڑہ و بارمیر جنپر اب مارواڑ والے قابض
ہوگئے ہین داخل تھے مشرق مین اضلاع پھلودی و پوکرن وغیرہ کہ
اب بیکانیر و مارواڑ مین داخل ہین متعلق جیسلمیر تھے بہاولپور کی کل ریاست
بھاٹیون کے ملک مین سے نکلی ہے اور اسطرف سے راٹھورون نے
بھی مغربی سرحد پر بہت ملک حاصل کیا ہے اور سبب اسکا یہہ ہوا ہے
کہ بھاٹیون اور داؤدپوترون سے ہمیشہ عداوت رہی ہے +

سمت ۱۸۱۹ مین راول مولراج مسند نشین ہوا تھا اور سنہ ۱۸۱۸ع مین اوسنے
آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے عہد نامہ اتفاق و اتحاد مندرجہ نقشہ
نمبر ۳ باب اول منضبط کیا اوسکے عہد کا یہہ اخیر کام تھا اور کل عہد مین
وہ مہتا سالم سنگہ اور اوسکے باپ کے اختیار مین رہا تھا ۱۸۲۰ع مین اوسکا
انتقال ہوا اوسکا پوتا گج سنگہ مسند نشین ہوا +

بمقتضاے عمر و تجرد منشی سالقہ و تجربہ واقعات گذشتہ کے وہ ہرطرح جسطرح
سالم سنگہ چاہتا تھا اوسکے اختیار مین رہنے کے لایق تھا چونکہ وزیر کی
تدبیرون سے وہ انسان کی صحبت سے بالکل محترز و کنارہ کش رہا تھا
اوسکا بھی کسیکو درد نہ تھا اور نہ وہ کسی سے امداد و اعانت کا استحقاق

رکھتا تھا سالم سنگھ کے متوسل ہر دم اوسکے گرد و پیش موجود رہتے اور اوسکے
ہر ایک قول و فعل کی اطلاع دیتے رہتے تھے خود رئیس اور اوسکی رانی اور
اہل قبیلہ وزیر کی محتاج اور دست نگر تھے جس چیز کی ضرورت ہوتی
وزیر سے مانگتے تھے اور ملجاتی تو اپنی خوش نصیبی سمجھتے تھے +
عہدنامہ کی تاریخ سے واضح ہے کہ کل راجستھان میں سب کے بعد جیسلمیر
سے تعہد ہوا تھا وجہ یہ کہ بعد مسافت کے سبب سے گورنمنٹ کو اوسکے
ظل حمایت میں لانیکا کچھ فکر نہ تھا اور وزیر مدت تک اپنے متوسل
مشیروں سے صلاح کرتا رہا اوسکو شک تھا کہ اگر راول سرکار انگریزی
کا مطیع رہیگا تو شاید میرا اختیار نرہیگا مگر بہر حال یہہ بھی خوف تھا
کہ کل راجپوتانہ میں صرف ایک یہی ریاست حفاظت انگریزی سے
باہر رہنے پر جن لوگوں کو اپنے اعمال ناشایستہ سے دشمن بنایا ہے
ہر طرح تنگ و ذلیل کرینگے تیسرے قلم سے بیرونی دشمنوں کیطرف کا خوف
اوسکو بالکل جاتا رہا اور اوس خوف کے ساتھ وزیر کے ظلم و زیادتی بیجا
مخروج رشتہ داران رئیس کے نتایج بد کا بھی احتمال رفع ہو گیا الغرض عہدنامہ
سے بجاے اسکے کہ اصلاح کے انسداد کے وزیر کی بداعمالی میں اضافہ ہوا +
مگر اس عہدنامہ سے بڑی مشکلات پیدا ہوئیں گورنمنٹ نے ریاست
جیسلمیر کو کل بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور رئیس جیسلمیر کا
اسیران شدہ و روساء بہاولپور و مارواڑ و بیکانیر سے بوجہ چھین لینے
ممالک کے نزاع تھا روساء مارواڑ و بیکانیر سے گورنمنٹ کا اسی قسم کا

تعہد ہو گیا تھا اس طرف کے تنازعات کا گورنمنٹ کی ثالثی سے فیصل ہونا ممکن تھی مگر امیران سندھ سے صرف دوستانہ عہدنامہ تھا یہہ امید نہ تھی کہ کسی معاملہ قضیا بین جیسلمیر و سندھ مین حکم سرکار انگریزی کے حکومت ملکیہ کی کیطرح تعمیل کرین اور بہاولپور سے اوسوقت تک کسیطرح کا عہد و پیمان نہوا تھا مگر اوس زمانہ مین جیسلمیر کا بہاولپور یا سندھ سے فساد ہوجاتا تو یا تو گورنمنٹ کو جیسلمیر کی حمایت مین اوپر فوج کشی کرنی ہوتی یا بصورت ترک حمایت کے عہدنامہ سے خلاف ورزی ہوتی مگر حسنات اتفاق اور حکام وقت کی خوش لیاقتی سے ایسا کوئی معاملہ پیش نہ آیا پھر رفتہ رفتہ سندھ وبہاولپور سرکار ذوی الاقتدار کے مطیع و محکوم ہوگئے کہ سب مشکلات رفع ہوگئین ٭ —

القصہ بالا عہدنامہ کے بعد وزیر نے تھوڑے دنون کے واسطے سلامت روی کا طریقہ اختیار کر لیا تھا مگر اوسکو ظلم و بیرحمی سے بہت لطف آتا تھا بلکہ اوسکے بغیر چین نہین پڑتا تھا پھر وہی خونخواری کا طریقہ اختیار کیا اس چند روزہ بردباری کا شاید یہہ سبب تھا کہ وہ اپنی لوٹ اور بے ایمانی کو جائز کرنے کی غرض سے عہدہ وزارت اپنے خاندان مین بطور موروثی مکفول کرنیکی شرط درج عہدنامہ کرایا چاہتا تھا مگر جب اوسکو اس معاملہ مین یاس ہوگئی تو بے محابا دست اندازی اور زیادتی شروع کی کہ آخرکار بتاریخ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اپنی سرکار مین رپورٹ کی کہ احدیت سرکار کے ذریعہ سے انواع ظلم و تشدد عمل مین آتے ہین

اس سے یہہ قصد ازبس موجب بدنامی سرکار وزیر کو ہمالبش کی گئی تو اسنے
اس شکایت کو محض بے اصل بیان کر کرا سنے رحم والضاف کی بہت تعریف
کی اور بہدران حال ضبطی و سزادہی واحکام مصادرہ کا سلسلہ ددچند شرارت
وبے ایمانی سے جاری کیا اس ظلم کی کل راجپوتانہ کو شکایت تھی کیونکہ لوہانی
لوہرہ جیسلمیر کے جو کل ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اسنے روپیہ سے
ہر تجارت پیشہ آدمی کو مدد دیتے ہین مگر یہہ دولتمند لوگ جنکے قریب پانچہزار
گھر تھے عنقریب کل جلاوطن ہوگئے اور اگر اونکے اہل قبیلہ بطور راول کے
وزیر کے قید مین نہوتے تو غالب ہے کہ وے اپنی محنت وتجارت کے
منافع کو وہان لیجانیکا خطرہ کبھی نہ اٹھاتے زراعت بالکل موقوف ہوگئی
اندرونی وبیرونی تجارت کی آمدنی بند ہوگئی اور سرکاری آمدنی بالکل ضبطی
جائداد ومصادرہ پر منحصر ہوگئی کہتے ہین کہ وزیر نے قریب دو کروڑ
روپیہ کے فراہم کیا تھا اور ہندوستان کے مختلف شہرون مین پھیلا رکھا
یہہ روپیہ اوسکو عرصہ بیس سال کے اندر نہایت دولتمند خاندانون کی تباہی
سے حاصل ہوا تھا اور عمدہ جواہرات وبیش قیمتی اشیا اوسنے اپنے قبضہ
مین لاکر اطراف ملک مین بھیجدئے تھے ساہوکار لوگ متواتر اپنی اہل وقبایل کو
اوس ملک مین سے لیجانیکے واسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے پروانہ راہداری
کی درخواست کرتے تھے مگر قطع نظر دیگر قباحتون کے اونکا ایسا تعلق تھا کہ
بدخانگی قبایل مین بھی اونکو چند طرح کا خوف تھا کیونکہ اگرچہ وزیر حسب
خواہش صاحب پولٹیکل ایجنٹ پروانہ راہداری دیدیتا مگر وہ اونکو جنگل مین

موت

لٹوا دیتا اس سبب سے اکثر کو ہر طرح کی تکلیفات کا متحمل ہونا پڑا +
انہین ایام مین ایک نزاع سرحدی واقع ہوا جسمین سرکار انگریزی کو
عہدنامہ احدیت کی مقدم شرط پر جسکے موجب راجپوتانہ کے کل تنازعات
مین ثالث ہونیکا منصب حاصل ہے عمل کرنا پڑا بارو کے مالدوتون کی
عادات غارتگری سے ایک فساد برپا ہوا جس سے دونون ریاستون
کے درمیان لڑائی ہوکر راٹھورون کیطرف سے ایسا سخت حملہ ہوا کہ
سرکار انگریزی کی مداخلت لازم آئی شاید کسیکو یقین نہ آوے کہ جس حملہ
آوری کے سبب سے مالدوتون پر بیکانیر والون کا غضب ہوا اونکو
وزیر نے ہی اونکی بیخ کنی کی غرض سے تحریک دی تھی اور وہی اول
اس زیادتی کا شاکی ہوا اسکے بخوبی سمجھنے کے واسطے مالدوت قوم کا
کسی قدر مفصل حال لکھنا لازم آیا +
مالدوت و کیلین و بیرسنگ و پوہر و بیج ملوت کل بھاٹھی اقوام ہین
مگر عادات غارتگری سے اونکا نام مثل قزاق و پنڈارون کے سرقت
و رہزنی مین مشہور ہورہا ہے مالدوت مالدیو کی اولاد مین ہین اور
اٹھارہ دیہات کا پٹہ یعنی جاگیر بارو مین رکھتے ہین یہہ جاگیر کھیر پٹہ
سے جسکو بیکانیر کے راٹھورون نے بھاٹھیون سے چھین لیا ہے
ملحق ہے اور اس سبب سے کہ راٹھورون نے سابق مین بھاٹھیون
کا بہت ملک لے لیا ہے اونمین باہم بڑی خصومت ہے مگر پچیس سال
گذشتہ مین راٹھورون نے اقتدار پاکر بارو پر حملہ کیا اور اوسکے کل

باشندون کو بلا لحاظ عمر و قومیت کے قتل کیا شہر کو مسمار کر دیا اور جتنا اثاثہ
بھر دیا اور مویشی اور دیگر قیمتی اسباب کو لیگئے اور جو بچ رہے انہون نے
جنگل مین جاکر پناہ لی اونکی اولاد نے جس زمانہ مین سرکار انگریزی سے
تعلق ہوا اپنے قدیم ملک پر پھر قبضہ کر لیا اسیر وزیر کو بھی اونسے ویسا
ہی حسد پیدا ہوا جیسا راٹھورون کو تھا کیونکہ اونکی سزادہی کا شوق ہوا
راٹھورون کو طلب کیا اونکے مشہور غارتگر ہونے سے ممکن تھا کہ وزیر
کو اونکی تباہی اچھا حیلہ ہوتا مگر حالات مندرجہ سابقہ سے ظاہر ہے کہ انکا
سردار بغرض حصول آزادی راج کنوار رائے سنگہ کی تدبیر و تلقین سے باغی
ہوا تھا اور وزیر نے اوسکو کمال سنگدلی سے قتل کرایا تھا اس سبب سے انکی اوس سے
سخت عداوت ہو گئی تھی اب مالدیون سے انتقام لینے کا موقع ملا
سرکار انگریزی کی ایک بالواسطہ خیرخواہی سے حاصل ہوا جب پیتو
باغی ہوا اوسنے اونٹون کی خریداری کے واسطے اپنے گماشتون کو جیسلمیر
بھیجا ایک قطار چار سو اونٹون کی بھاٹیون کے ملک سے نکل گئی
جب بیکانیر کے علاقہ مین جاتے تھے مالدیون نے لوٹ لی اور بارو
کو لیگئے یہ قیاس مین نہین آسکتا ہے کہ وزیر کے خفیہ اشارہ کے
بغیر جو اول سے مداخلت سرکار انگریزی کا خواستگار تھا بیکانیر کی فوج
ایسی جلدی سے انتقام کے واسطے بھاٹیون کے ملک کے اندر
بلا تامل چلی جاتی اور روکتھا و بارو کو مسمار کر کے فتحمندی سے بکمپور پر عازم بीकमपुर
ہوتی اور وہان خالصہ کے ملک پر بھی دست اندازی کرتی جب یہ

طاقتور ہو گئی تب وزیر کو دریافت ہوا کہ جو عہدہ وزارت کا دستور تھا اوسکا
اسکو لینا اور اپنے سرکار انگریزی سے رابطہ پیدا کرکے توڑنا چاہیے اور
اوسنے بیکانیر فوراً تحصیل کا مرکز خوشی سے اپنے ماتحتی کی حد کے اندر لے لیا
راول گج سنگھ کی شادی دختر مہارانا صاحب اودیپور سے ہوئی تھی
جس سال میں راول صاحب شادی کیواسطے گئے تھے اوسی ایام میں
ایک دختر رانا صاحب اور دختر خاندان رانا صاحب سے شادی کرنیکے واسطے
مہاراجگان بیکانیر و کشنگڈھ بھی گئے تھے کہ ہر سہ رؤساء کے اودیپور
میں بالاتفاق پہنچنے سے سیسودیون کی دارالحکومت میں مدت کے
بعد رونق ہوئی اس اتفاق و رشتہ داری سے بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون
کے اتفاق میں بھی کسیقدر ترقی ہوئی رانی رانا وتیجی کی بوجہ عظمت خاندان
اودیپور کے بہت قدر و منزلت ہوئی اور رانی موصوف نے رعایا
کے ساتھ بہت سلوک و رعایت کی ٭

سنہ ۱۸۴۴ میں وزیر کے قتل کا اقدام ہوا اوس سے کسی نے کہدیا کہ یہ
اقدام خود راول کی سازش سے ہوا ہے اسپر اوسنے اپنے قبائلیون کو
وطن کو بھیجدیا مگر اوسی سال میں وہ مرگیا اور مرنیکے وقت تک اوسکو یہی
یقین تھا کہ مینے عہدہ وزارت ہمیشہ کیواسطے اپنے خاندان میں حاصل
کرلیا ہے ٭

اوسکا ایسا تسلط تھا کہ اوسکی وفات کے بعد بھی اوسکا بڑا بیٹا اور ایک
چھوٹا بیٹا کہ دوسری عورت سے تھا بالاتفاق وزیر ہوئے مگر

نے چھوٹے کی والدہ کو بجرم آشنائی کسی ملازم کے ساتھ کہ نہ معلوم صحیح
تھا یا غلط ہلاک کر ڈالا اس جرم میں راول گج سنگھ نے کہ اس زمانہ
مین ہوشیار ہو گیا تھا اوسکو قید کر دیا اوسکے ہمراہیون نے حمایت پر
آمادہ ہو کر فساد کرنا چاہا مگر راول نے اس محل پر بہت استقلال سے
کام کیا اور سرکار انگریزی نے رئیس کے اختیار جایز مین مداخلت کرنے
سے انکار کیا تب مفسدہ رفع ہو گیا +

بعد ازان راول نے بذات خود انصرام کار ریاست کیا اور رضاجو و عادلانہ
طریقہ سے بہت نیکنامی حاصل کی اوسکے حسن لیاقت و صاف دلی سے
بیکانیر کی ریاست سے بالکل صفائی ہو گئی +

سرکار انگریزی سے وہ بجز خیر خواہی کے اور کسی طرح پیش نہ آیا سنہ ۱۸۳۹ و ۱۸۴۰ ع
مین سندہ پر فوج کشی ہوئی تب فوج کے واسطے شتران باربرداری
پہنچانے مین ایسی کوشش کی کہ سرکار بہت شکر گذار ہوئی +

سنہ ۱۸۴۴ء مین فتح سندہ کے بعد قلعات شاہ گڑہ و گرسیہ و کوٹڑہ کہ शाहगढ़ गिरसिया कोटड़ा
کسی زمانہ مین اس ریاست سے چھینے گئے تھے پھر اوسمین شامل کر دئے گئے
ان قلعات کو حسب الحکم سرکار انگریزی میر علی مراد نے والی جیسلمیر کو دیا
مگر اوسوقت مہاراول جیسلمیر کو سرکار انگریزی سے کوئی سند ملنا
معلوم نہین ہوتی ہے +

سنہ ۱۸۴۶ء مین مہاراول گج سنگھ صاحب لاولد مر گئے اونکی بیوہ نے کہ ہمشیرہ
مہارانا جوان سنگھ والی میواڑ تھے رنجیت سنگھ خلف کیسری سنگھ کو متبنی لیا

مہاراول رنجیت سنگہ صاحب کو بشمول دیگر رؤساء راجپوتانہ ۱۸۶۲ء مین
سند استحقاق متبنی مندرجہ باب اول عطا ہوئی بتاریخ ۱۶ جون ۱۸۶۴ء اونکا
بحتی انتقال ہوا مہاراول رنجیت سنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی اسواسطے
بیوہ رانی نے اونکے بھائی بیری سال کو گود لیا اور اکتوبر ۱۸۶۴ء مین بैरीसाल
اوسکی مسندنشینی بپیشگاہ گورنمنٹ سے منظور ہوئی کرنیل ایلیٹ صاحب इलयट
ایجنٹ گورنر جنرل کو فرصت نہونے کے سبب نومبر ۱۸۶۴ء مین میجر نکسن صاحب निकसन
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ مع خریطہ گورنمنٹ مسند نشین کرنیکے واسطے
گئے مگر بیری سال نے کہ بعمر پندرہ سال تھا مسندنشینی سے انکار کیا اور
وجہ اسکی یہہ بیان کی کہ ریاست جیسلمیر مین حکمران ہونا میرے حق مین بہتر
نہوگا ہرچند ٹھاکرون نے فہمایش کی مگر اوسنے نمانا اوسکے صغیر سنی کے
لحاظ سے گورنمنٹ نے اس معاملہ کو دو برس تک التواء مین رکھا اور
ٹھاکر کیسری سنگہ والد بیری سال کہ بیس برس سے منتظم ریاست تھا
مہاراول رنجیت سنگہ کے انتقال کے بعد بھی بدستور انتظام ریاست کرتا
رہا ۱۸۶۵ء کے ایام بارش مین افواہًا مارواڑ کیطرف سے اور تحریرًا
بذریعہ خریطہ بیوہ مہاراول رنجیت سنگہ کی حکام کو اطلاع ہوئی کہ کیسری سنگہ
نے رانی سے کچھہ سختی کی ہے اور ریاست کے انتظام مین بھی ابتری
ہے چنانچہ اوسکو لکھا گیا کہ اگر یہہ حالات صحیح ہونگے تو تم قابل مواخذہ
متصور ہوگے ہمدران حال کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل इडिन
نے چاہا کہ خود جیسلمیر جاکر انتظام کرین کیونکہ اونکو یقین تھا کہ تاوقتیکہ

مہاراول صاحب مسند نشین ہوکر کام کرتے رہے اور ریاست میں ترقی
شروع کی ایک بیٹی کریمنی بائی سنگھ ودیہ کا اور دوسرا مہاراول رنجیت سنگھ
کی بہو کا بیاہ ہوئے متواتر کئی بارش نہ ہونے سے تنگی پیدا ہوئی علاوہ اسکے کرنل سدرلینڈ صاحب
سنہ ۱۸۴۳ء میں دورہ کیا اوسکے بعد کوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
جیسلمیر میں نہین تشریف لیگئے تھے ؀

بتاریخ ستمبر ۱۸۶۷ء میں صاحب موصوف براستہ جالور وملانی جیسلمیر کو
تشریف لیگئے اور ۱۰ اکتوبر کو داخل ہوئے اول تو یہ دریافت ہوا
تھا کہ مہاراول صاحب کو مسندنشینی سے بدستور انکار ہے مگر ملاقات
ہونے پر معلوم ہوا کہ ناخوشی رفع ہوگئی ہے اسپر ایجنٹی صاحب نے
خواہش کی کہ آپ کے مسندنشین ہوتے ہی نااتفاقی رفع ہوجاویگی اور
کاروبار ریاست کا خاطرخواہ انتظام ہوگا مہاراول صاحب نے
منظور کیا اور بتاریخ ۱۹ اکتوبر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بہادائے
رسمیات معمولی مجمع عام میں مسندنشین کیا کہ کل حاضرین نے
بآواز بلند اپنی خوشی کا اظہار کیا اور جو تردد اوسکے دلمین مدت سے تھا
رفع ہوگیا ان برسون مین بارش کم ہونے سے ملک کی آمدنی بہت
بہت کمی ہوتی تھی کنودن مین پانی کی قلت ہونے سے کہ دو سو سے
پانسو فیٹ تک کی گہرائی ہے اور زیادہ تر شورہے آبپاشی بالکل
غیرممکن ہے لیکن باوصف ان خرابیون کے بھی اگر انتظام اچھا ہو
اور بارش بھی ہو تو آمدنی ریاست زیادہ ہوسکتی ہے ؀

نہین مصور ہوا ان سے ٹھاکر کیسری سنگھ کا بندوبست اچھا تھا مثلاً واقعہ غارتگری و چوری مویشی کا بندوبست انسداد ہوگیا تھا گو جیسا کہ مقتضاے ریاست خاصہ ملک و عادت باشندگان لابد تھا ارتکاب جرائم ہوتا تھا مگر معاملات مال مین اوسکی دوراندیشی و عقلمندی ظہور مین نہ آئی کہ آمدنی کم ہوگئی ۔

سنہ ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ع مین قحط ریاست جیسلمیر مین کم ہوا سندھ و مارواڑ کے درمیان تجارت غلہ کے جاری رکھنے کے واسطے سرکار انگریزی سے معتمد بھیجا گیا تھا چنانچہ اونٹون کے ذریعہ سے تجارت بخوبی جاری رہی اور مارواڑ مین بہت غلہ آیا رعایا جیسلمیر و مارواڑ کے درمیان سرحد پر کچھ فساد ہوا مگر خفیف تھا اور جلد انسداد ہوگیا ۔

سنہ ۱۸۹۹ع مین ٹھاکر کیسری سنگھ کہ مہارادل صاحب کا چچا اور پچیس برس سے منتظم ریاست تھا مر گیا بجاے اوسکے اوسکا برادر کلان چتر سنگھ مقرر ہوا مگر اوسمین کیسری سنگھ کی سی لیاقت نہ تھی اور نہ اوس سے بھاٹی ٹھاکر ڈرتے تھے کیسری سنگھ نے عباس علیخان رسالدار کو جو سندھ مین قحط زدہ ممالک مین غلہ بھیجنے کے واسطے متعین ہوا تھا بہت مدد دی تھی وقت معاودت عباس علیخان نے بیان کیا کہ سندھ و بہاولپور سے ۳۲۵۰۰۰ بار شتر غلہ وزنی ایک لکھ صرف ہزار من جیسلمیر مین ہوکر مارواڑ کو آیا ہے اور اس غلہ کی قیمت مین سے پچیس چھبیس لاکھ روپیہ واپس مارواڑ کو گیا مگر ایک بھی ڈکیتی یا غارتگری

کی واردات مارواڑ و جیسلمیر مین واقع نہوئی دونون سڑکون پر اسّی اسّی میل
کے فاصلہ پر پانی نہین ملتا ہے کاروانون کے واسطے جیسلمیر والون نے
مناسب مقامات پر حوض بھرے ہوئے رکھے ظاہرا اسکا خرچ بہت
معلوم ہوتا تھا مگر اہالیان ریاست نے اوسکا بندوبست دیہات کی
معرفت بہت عمدگی سے کرایا حوضون مین پانی چار آنہ من کے حساب
سے بھروایا گیا اور شتران بھرتی غلہ پر فی بار شتر عہ محصول لیا گیا منجملہ
۲۲۰۰۰ شتران باربرداری کے ۱۲۰۰۰ شتر چارنون کے تھے کہ चारनों
یہہ لوگ کل اقسام محاصل سے معاف ہین صرف لاکھ اونٹون پر محصول
لیا گیا مگر اسپر بھی بعد ادائے مصارف بہت روپیہ پس انداز ہوا +

جیسلمیر مین مرض ہیضہ مطلق نہوا اپریل و مئی مین بارش بکثرت ہوئی
کہ اس سبب سے جس زمانہ مین مارواڑ مین سخت لو چلتی تھی جیسلمیر مین
گھاس بکثرت ہوگئی تھی کہ مدت تک جیسلمیر کے علاقہ مین مارواڑی اور
ملانی والی بکثرت بھرے رہے +

موسم سرما ۱۸۶۸ء مین مہاراول صاحب نے تین مہینے تک اپنے ملک
کا دورہ کیا اور مستغیثون کی نالشات کی سماعت کی مگر اپنے سرقت پیشہ
بھائی یعنی بھاٹی راجپوتون کا انسداد نہ مہاراول صاحب کر سکے اور
نہ اونکے چچا و وزیر چتر سنگہ سے ہو سکا کہ انھون نے قرب و جوار کے ملکون
پر بہت زیادتی کی +

بھاٹیون کی شرارت و زیادتی کا انتظام محال ہے کیونکہ مارواڑ مین

ایسے ٹھاکر بہت کم ہین جنکے گھرون مین بھٹیانی ٹھکرانی نہین ہین تا بحدیکہ مہاراجہ صاحب جودہ پور کے زنانہ مین بھی بھٹیانی رانیان ہین پس کل مارواڑ وملانیکے ٹھاکرون کی بھائیون سے رشتہ داری ہونے سے جب کوئی گروہ اونکا چالاک اونٹون پر سوار ہوکر آتا ہے اپنے رشتہ دارون مین ٹھہرکر بعد دریافت حال یکایک واردات کرتا ہے خالی ہاتھہ کبھی نہین جاتا اور جو لوگ وطن مین رہتے ہین بالعوض پناہ دہی سارقان واخفار واردات مال مسروقہ ومغروقہ مین حصہ لیتے ہین ÷

ہمیر

اکتوبر ۱۸۶۴ مین میجر امپی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا مہارا ول صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے اور تا قیام انکے شفقت ومحبت سے ملاقات کرتے رہے صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ مہارا ول صاحب جوان ذکی الطبع خوش مزاج اور معقول آدمی ہین مگر ناتربیت یافتہ وناتجربہ کار ہین اونکی دو رانیان ایک بیکانیری اور دوسری جیسلمیری کی ہین مگر کچھہ اولاد نہوئی ہے صاحب ایجنٹ کے جانے سے دو مطلب نکلے اول غارتگرون کو تاکید وتنبیہ کرنیکے واسطے رئیس کو ہدایت کیا دوم قرضہ ونگی ریاست کے ادا ہونیکی تدبیر کرنا چنانچہ مہارا ول صاحب نے اقرار صالح کیا کہ ٹھاکران مرتکب واردات کو سزا دینگے اور حتی المقدور انسداد غارتگری مین کوشش کرینگے مگر یہہ عذر کیا کہ قحط سالی وخشکی کے سبب سے ریاست مفلس ہورہی ہے اور انتظام سرحد کیواسطے فوج رکھنے کی وسعت نہین اور مثل دیگر رئیسون

کے ٹھاکرون کی عادول حکمی کا بھی عذر کیا ۔
چونکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اول مرتبہ وہان گئے تھے اور عذر بھی صحیح
تھا مہاراول صاحب سے کہکر کل بڑے ٹھاکرون کو طلب کیا اور
بموجودگی رئیس و ٹھاکران دربار کرکر اونکو آگاہ کیا کہ سرکار انگریزی
امن و عافیت خلایق کے واسطے مہاراول صاحب کو ذمہ ور سمجھتی ہے
اسواسطے اگر کوئی ٹھاکر انتظام ملک مین اونکے حکم کی تعمیل نکریگا تو اوسکی
سزادہی مین سرکار سے مہاراول صاحب کو مدد دیجاویگی ۔
مہاراول صاحب نے راج گڑھ مین کہ بھاٹی غارتگرون کی مشہور جائے — राजगढ
پناہ ہے فوج متعین کرکے اپنے اقرار کا ایفا کیا غارتگر مفرور ہوگئے
اور راج کی فوج اوس مقام پر قابض رہے مگر غارتگری مین کچھ کمی نہوئی
اور نہ یہہ امید تھی کہ تا وقتیکہ مہاراول صاحب کو اپنی حکومت قایم کرنے
کی طاقت ہو اور مارواڑ اور بیکانیر کی ریاستون سے اعانت کیجاوے
اسکا انسداد ہوسکے انتظام سہ حدہ کے واسطے تینون ریاستون کی بالاتفاق
فوج پولیس کی ضرورت ہے جودہ پور سے جیسلمیر تک ۱۴۰ میل کے فاصلہ
مین سرزمین خشک و ریگستانی ہونے سے لشکر کا جانا دشوار ہے اور
لشکر جاوے تو اوس بدنصیب ملک کے باشندون کو بہت تکلیف و زیر باری
ہوتی ہے کیونکہ دیہات بہت کم اور دور دور ہین آبادی قلیل ہے
بجز کسی سال کے جسمین بارش بکثرت ہوئی ہو زراعت نہین ہوتی ہے
رعایا اپنی بھیڑ و بکریون سے بسر اوقات کرتی ہے ۔

دسمبر ۱۸۴۲ء مین مہارا ول صاحب نے بسواری شتر تیز رو سے ڈونگرپور مین پہنچکر وہان کے رئیس کی دختر سے شادی کی اور عند المعاودت کوہ آبو کی بھی سیر کی اسمین یک لکھ للہ لاکہ ۵۰ خرچ ہوا اور ایک لاکھ مو اکار کی آمدنی ہوئی +

वालटर अکتوبر ۱۸۴۲ء مین میجر والٹر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا مہارا ول صاحب کمال خاطرداری سے پیش آئے اونکو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی تشریف آوری سے کمال خوشی ہوئی اور اونکو قلعہ و محلات و شہر کی سیر کرائی +

۱۸۴۳ء مین مہارا ول صاحب کی طبیعت علیل رہی جب جنوری ۱۸۴۴ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کلکتہ سے معاودت کرکے اجمیر مین مقدمات محکمہ پنچوکلا و فیصل کرتے تھے مہارا ول صاحب نے اونکو جیسلمیر تشریف لانیکے واسطے لکھا چونکہ اونکو مہارا ول صاحب کی بیماری اور اونکے وزیر و دیگر تابعین کی بیقراری کا حال دیگر ذریعون سے بھی دریافت ہوا تھا ۲۴ جنوری کو اجمیر سے روانہ ہوئے وہان پہنچے تو واقع مین مہارا ول صاحب بہت بیمار تھے اس سبب استقبال کے واسطے خود نہ آسکے مگر اپنے بھائی کو بھیجا اور حسب دستور خاطر و تواضع کی +

جیسلمیر کی ریاست چوبیس پرگنون مین منقسم ہے اور کل دیہات ۴۶۱ ہین انمین سے ۲۴۴ دیہات خالصہ مین ہین ۱۷ بقبضہ جاگیرداران ۲۱۳ مقبوضہ دیہات خالصہ مین دربار پیداوار چار م سے گیارہوان تک

حصہ حسب موقع لیتا ہے جہان گیہون اور چنے وپیدا ہوتا ہے راج کا حصہ چہارم
سے چھٹا تک ہوتا ہے اور پیداوار خریف مثل باجرہ و تل و موٹھہ پر
ساتوین سے گیارہوان تک لیا جاتا ہے جاگیرداروں سے کچھہ نہین
لیا جاتا ہے البتہ مہاراول جدید کی مسندنشینی پر نیوتہ دیتے ہین +

دیہات ساسن وہ کہلاتے ہین جو چارن و بھاٹ و سوامیون کے ساسن
قبضہ مین ہین ان دیہات مین مہاراول صاحب کا کچھہ اختیار نہین ہے چارن
اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرکے اونکے پاس پناہ پذیر ہوتا ہے تو وہ بھاٹ
گرفتار نہین ہوسکتا ہے قابضان دیہات ساسن کسی قسم کا محصول سوامی
نہین دیتے ہین اور راجگی جاگیرین دوامی ہین +

بھومیون سے فی کس ۱۲ یا ۸ لیا جاتا ہے اور عند الضرورت
ان لوگون سے بہ اداے تنخواہ نوکری بھی لیجاتی ہے +

دیہات خالصہ مین راج کا محصول تین طرح سے لیا جاتا ہے +

اول کنکوت یعنی تخمینہ کھڑی زراعت کا + कनकूत

دوم کرمی کونتہ یعنی تقسیم غلہ بروے تخمینہ + करिकून्ता

سوم لاٹہ یعنی تقسیم غلہ بروے وزن + लाट

علاوہ مطالبہ راج کے پیداوار مین دیوان وکنواریہ یعنی تخمینہ دہندہ कनवारय
کا مدار کوٹھیار و آب کش مہاراول صاحب کے بھی حقوق ہوتے
ہین مثلاً جہان دربار کا حصہ گیارہوان ہے اور رسوم غلہ ہوا ہے
تو اسطرح تقسیم ہوگی ـ

راج	اہلکاران	رعایا
لعہ من	للعہ من	لعہ
	۴ ثار	۴ ثار

اور جہان ساتوان حصہ ہے تو

راج	اہلکاران	رعایا
للعہ من	لعہ من	لعہ

غرض کل اہلکاران کا حق ملک راج کے حق سے نصف ہوتا ہے ÷

نقشہ آبادی علاقہ جیسلمیر از ٹوڈ صاحب

	نام	شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہ ہا	تعداد مردمان	کیفیت	
۱	جیسلمیر	دار الریاست	۷۰۰۰	۳۵۰۰۰		जैसलमेर
۲	بیکم پور	ٹپائت	۵۰۰	۲۰۰۰	سردار راو کھماتا	बीकमपुर
۳	سیرروہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	اور ۴۴ گانو	सीरराह
۴	ناچنہ	ایضاً	۴۰۰	۱۶۰۰	متعلق ہین	नाचना
۵	کاٹوری	خالصہ	۳۰۰	۱۲۰۰	کہاین بھاٹھی	काटोरी
۶	کابہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	راولوت	काबा
۷	کلدرو	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰		कुलदरी
۸	ستوہ	ٹپائت	۳۰۰	۱۲۰۰		सतोह
۹	جنجنیالی	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰		जिञ्जियाली
۱۰	دیوی کوٹ	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰		देवीकोट

	نام		شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہ ہا	تعداد مردمان	کیفیت
भाप	۱۱	بجاپ	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
बालाना	۱۲	بالانہ	ٹبائت	۱۵۰	۶۰۰	
सतियासो	۱۳	سیتاسو	ایضاً	۱۰۰	۴۰۰	
बारू	۱۴	بارو	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	مالدوث ۱۸ دیہات متعلق ان
चान	۱۵	چان	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
लोहारकी	۱۶	لوہارکی	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
नोननलोह	۱۷	نون تاوہ	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	راولوت شاخ
लाहटी	۱۸	لاہٹی	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	
डांगरी	۱۹	ڈانگری	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
बीजूराय	۲۰	بیجو رائے	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
मंडाये	۲۱	منڈائی	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
रामगढ़	۲۲	رام گڑھ	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
बिरसलपुर	۲۳	بیسل پور	ٹبایت	۲۰۰	۸۰۰	
गिराजसर	۲۴	گراج سر	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
		میزان			۵۶۴۰۰	
		دیہات متعلقہ اندر			۱۸۰۰۰	
					۷۴۴۰۰	

वसी

جیسلمیر کے علاقہ مین تین قسم کے جاگیردار ہین اول لسبی کہلاتے ہین کہ اونکی جاگیرین دوامی ہین مگر راج مین کچھہ نہین دیتے ہین دویم پٹہ دار کہ جب تک دربار چاہے قابض ہین مگر راج مین کچھہ داخل نہین کرتے سوم قسم حال مین جاری ہوئی ہے کہ بعض اشخاص کو حین حیات جاگیرین ملتی ہین جاگیردار اپنے دیہات مین عام زراعت پیشہ رعایا سے بابت کل زمین کے جو ایک مقام پر ایک جوڑی نرگاوان سے کاشت کرسکے صرف دو روپیہ لیتے ہین اور راجپوت وغیرہ سپاہ پیشہ لوگون سے کچھہ محصول نہین لیتے ان لوگون کی کاشت کی زمین کا محصول معاف ہے مگر وے جاگیردار کی نوکری کرتے ہین اور شادی وغمی پر زر نقد وگھوڑا اونٹ وغیرہ حسب حیثیت اپنے نیوتہ دیتے ہین اور دیہات خالصہ مین بھی یہی طریقہ جاری ہے مگر وہان سپاہ پیشہ لوگ بھی ادائے محصول سے معاف نہین ہین دو بیلون کی کاشت پر دو روپیہ دیتے ہین +

جب کسی دوامی جاگیر کا جاگیردار مرتا ہے راج سے جدید پٹہ جاری نہین ہوتا ہے گاؤن کا منافع متوفی کے کل بیٹون مین برابر تقسیم ہو جاتا ہے اگر اونمین اتفاق ہووے تو اس طریقہ پر بخوبی عمل ہوتا ہے لیکن اگر اتفاق نہووے تو انواع شور وفساد پیدا ہوتے ہین اور پنچایت برادرانہ یا دربار کے حکم سے جاگیر تقسیم ہوتی ہے مثلاً چار بیٹے ہین اور خود کاشت کرتے ہین تو جس قدر جس سے ہوسکے کرینگے سب کا منافع مساوی لیکن اگر کاشتکار علیحدہ ہین تو پیداوار برابر حصون مین تقسیم ہو جاویگا بڑے کو کچھہ زیادہ نہین

ملیگا پشتین سے یہہ طریقہ جاری ہے اور اس سبب سے اکثر جاگیرداروں
کے قبضہ مین بہت تھوڑی زمین رہ گئی ہے زیادہ تر یہہ دستور مہاراول
کیت سی کی اولاد کے بھاٹیون مین جاری ہے کہ اونمین ٹھاکران جنجلی و جिनमली
بارو ورتدرو ڈانگری ولتیایہ وغیرہ داخل ہین مگر مہاراول کیان جی बारू सिंदर
کی اولاد کیان و برسنگ بھاٹیون مین بڑے بیٹے کو جاگیر ملتی ہے ललियाया
اور چھوٹے جسقدر کر سکین زمین کاشت کرلیتے ہین یا مزارعان سے
کرالیتے ہین اوسکا کچھ محصول نہین دیتے ہین بکم پور و برسل پور و گراج سرو
سردہ کے ٹھاکرون مین یہہ دستور جاری ہے +

جاگیرون کی مساوی تقسیم کی مہاراول صاحب کو بھی شکایت ہے کہ
اوسکے سبب سے دیہات جاگیر مین راج کی خاطر خواہ حکومت نہین ہے
اگرچہ دربارئہ مونگا بڑے بھائی کو ذمہ وار سمجھتا ہے مگر چھوٹے اوسکو برابر
سمجھکر کچھ خیال نہین لاتے مہاراول صاحب اس طریقہ کو بدلنا چاہتے
ہین یہہ جاگیرین رؤساے سلف کی اولاد کو ملی ہین اور ہر ایک شخص کے
انتقال پر اوسکی اولاد مین تقسیم ہوتی گئی ہین کہ انقضاے مدت سے انکی
کی تعداد زیادہ ہوتی گئی اور اونکے حصہ کی زمین کم ہوتی گئی تا بحدیکہ اب
بعض کے قبضہ مین صرف ایک یا دو کھیت ہین اور جیسلمیر کے راج مین ایسی
گنجایش نہین ہے کہ کسیکو جدید گانو دیا جاتا +

باوجود خشکی و خرابی زمین کے اس ملک مین بعض اجناس پیدا ہوتی ہین
خصوص باجرہ جو نرم زمین مین ہوتا ہے اور اس ملک کے لوگون کی

تمام غذا ہے کہ بافراط ہوتا ہے جب سال اچھی بارش ہوتی ہے تو تین
سال کے خرچ کے لائق پیدا ہو جاتا ہے دس برس گذشتہ مین اوسکا اوسط
نرخ ۱۲ سیر رہتا اور سنہ ۱۸۶۸ع مین ۲۴ سیر کا نرخ تھا جب اچھا پیداوار ہوتا ہے
تب اس ملک مین سندھ سے صرف گیہون آتا ہے مگر نرم زمین
ہونے سے کثرت بارش کبھی مضر ہوتی ہے کہ زراعت تلف ہو جاتی
टीबों ہے ٹیبون کا باجرہ ہندوستان کے باجرہ سے بہت بہتر ہوتا ہے
بلکہ اس ملک کے لوگ اوسکو گیہون سے بہتر سمجھتے ہین اور قحط مین گیہون
باجرہ سے گران نہین رہتا ہے اور قحط اسنئے ہوتے ہین کہ چھٹے
سال اچھا سمت ہوتا ہے پست و ہموار زمین مین جوار بھی ہوتی ہے
جس زمین پر باجرہ ہوتا ہے اوسپر روئی کاشت ہوتی ہے علی العموم
لوگون کو یہہ بات معلوم نہین ہے کہ روئی کو کم پانی چاہیئے کیونکہ اکثر
ممالک ہندوستان مین کثرت آبپاشی سے تلف ہو جاتی ہے ٹیبون
کے ٹال مین مونگ و موٹھ و تل و گوار بہت ہوتا ہے اور گوار صدہا
کوس تک بطور تحفہ کے جاتا ہے دارالحکومت کے گرد اور پہاڑون
مین جہان مٹی سخت ہے اور پانی جمع ہونیکے واسطے بند ہین گیہون
اور ہلدی اور ترکاریان بہت عمدہ ہوتی ہین اچھی بارش ہوتی ہے
تب جو و نخود بھی ہوتا ہے مگر چاول بالکل سندہ کیطرف سے آتا ہے
बास اعلیٰ درجہ کے اجناس زیادہ تر باس و بیکم پور و موہن گڈھ کے اضلاع
बिकमपुर
मोहनगढ़ مین ہوتے ہین *

جیسلمیر سے بیس میل شمال مین مقام کانوڈ جھیل معروف رن ہے اس جھیل مین کنوے کھود کر اونکا پانی خام کیاریون مین بھرا جاتا ہے تین چار روز مین پانی بھر کر موسم سرما مین پندرہ روز مین اور موسم گرما مین نو دس روز مین تبخیر ہو کر نمک بنجاتا ہے ہر سال آٹھ دس ہزار من نمک تیار ہوتا ہے کل نمک دساور کو جاتا ہے جیسلمیر کے علاقہ مین بہت کم رہتا ہے کانوڈ مین ایک روپیہ کا نمک آٹھ دس من یا بار شتر آتا ہے جیسلمیر مین فی روپیہ ڈیڑہ من فروخت ہوتا ہے اس کل نمک کا مالک دربار ہے اور کاریگرون کو بطور حق الخدمت سولہی حصہ پیداوار اور ایک آنہ فی روپیہ زر قیمت ملتا ہے *

جیسلمیر مین کسی قسم کے کارخانہ کی گنجایش نہین ہے موٹا کپڑا بنا جاتا ہے مگر زیادہ تر روئی دساور کو چلی جاتی ہے البتہ بھیڑ کی اون کی لوئی و کمل و گربہ و دستار وغیرہ بکثرت تیار ہوتی ہین ابور نامے معدنی چکنی مٹی کی پیالی اور رکابی تیار ہوتی ہین اور مستورات کے زیور دندان فیل و استخوان کے بنائے جاتے ہین اس جنگلی دار الریاست کی صناعی کی چیزین صرف یہی ہین *

بطور تجارت گاہ کے جیسلمیر کی شہرت صرف اسی وجہ سے ہے کہ درمیان ممالک مشرقی اور سرزمین سندہ کے واقع ہونے سے قطار یعنی اونٹون کے کاروان حیدرآباد و روڑی بھکر و شکارپور و اوچ سے ممالک واقع لب دریاے گنگا و پنجاب کو آتے جاتے ہین دو آب کا نیل کوٹہ اور

مالوہ کی افیون بیکانیر کی مصری سے پور کے آلات آہنی شکارپور اور سندہ فرو تر کو جاتے ہین اور شکارپور سے الفنِستہ کا دندان فیل وغیرہ و ہار حیل و عرقیات و چرس و پشنہ و دیگر خشک میوہ جات آمدبہاولپور آتے ہین خاص اس ملک سے سندہ کو گھی جاتا ہے اور وہان سے گندم وغیرہ غلہ آتا ہے زیادہ تر آمدنی محصول راہداری کی ہے اس محصول کو دان کہتے ہین اور اوسکے وصول کرنیوالے جو شہر کے کل رستون پر متعین رہتے ہین دانی کہلاتے ہین *

علاوہ محصول اراضی و راہداری کے ایک دہوان کا محصول ہوتا ہے یہہ محصول ہر ایک چولہ یعنی مقام پخت و پز طعام پر لیا جاتا ہے اور اسکو محصول تھالی یعنی ظرف طعام خوردنی بھی کہتے ہین اس سے کوئی گھر معاف نہین ہے اور راج مین قریب بیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے *

ڈنڈ اس ریاست مین ڈنڈ یعنی مصادرہ بہت لیا جاتا ہے اور آمدنی ریاست کی یہہ بھی ایک مد ہے اول یہہ محصول بطور اضافہ دہوان و تھالی کے سمت ۱۸۳۲ مطابق ۱۷۷۴ء مین جاری ہوا تھا اور صرف دولتمندون سے بقدر دو ہزار سات سو روپیہ کے وصول ہوا تھا مہیشریون نے اپنے حصہ کا دیدیا مگر اوسوالون نے انکار کیا اس جرم مین وے قلعہ مین قید ہوے اُنھون نے مجبور محصول ادا کر دیا مگر رہائی پاتے ہی آپس مین دہرم کر کے قسم کھائی کہ راول مولراج کی کبھی صورت

ند دیکھنے کے چنانچہ اسکا بخوبی اظہار کیا اس زمانہ مین جب کبھی راول بازار
مین سے نکلتا اوسوال اپنی دوکان اور کوٹھیون کو چھوڑ کر اوسکا چہرہ
نہ دیکھنے کی غرض سے گھرون مین چلے جاتے تھے یہہ حال چند سال
تک رہا تو رئیس کے دل پر ایسا اثر پیدا ہوا کہ وہ اس قوم کے بڑے آدمیون
کے گھر گھر پھرا اور اونکے روبرو پلہ پسار کر عفو تقصیر چاہی اور حلفاً اقرار
لکھ دیا کہ اگر محصول دھوان دیئے جاوین تو کبھی ڈنڈ نہ طلب کرونگا اوسوالون
نے اوسکے عجز وزاری پر التفات کر کر شرط منظور کی سمت ۱۸۴۱ و سمت ۱۸۴۲ مین
اوسنے بدرپیشی ضروریات اوسنے اول ستائیس ہزار روپیہ اور دوسری
دفعہ چالیس ہزار روپیہ قرض لیا اور اوسکو ایمانداری سے ادا کر دیا جب
سالم سنگھ کا باپ مختار ریاست ہوا اوسنے محصول دھوان معاف کرنیکا
اقرار کر کر اپنے آقا کا اقرار نامہ واپس لیکر مصادرہ لگانا چاہا اگرچہ
اس قرار نامہ پر ایمانداری سے عمل نہوا کیونکہ بخلاف اوسکے سمت ۱۸۵۹
مین اوسنے ساٹھ ہزار روپیہ اور سمت ۱۸۶۳ مین اسّی ہزار روپیہ اون سے
مصادرہ کا لیا گیا مگر جب راول گنگاجی کو جانے لگا تب رعایا نے اس
ظلم کے دفعیہ کا بہت اچھا موقع سمجھا چنانچہ رئیس نے پھر قسم کھائی اور
وزیر نے اوس سے پھر خلاف ورزی کی اور اوسکے بیٹے نے بھی زیادتی
خونخواری اختیار کی مہاراول گج سنگھ کی مسندنشینی سے دو برس کے
اندر سالم سنگھ نے چودہ لاکھ روپیہ وصول کیا سالم سنگھ اور اوسکے باپ نے
جنکی سیری تا وقتیکہ جیسلمیر مین ایک روپیہ بھی رہا ممکن نہ تھی بروہ بھان

بر

نامے دولتمند و ذی عزت ساہوکار سے بہت روپیہ وصول کیا اور اسکو مفلس کر دیا +

راج جیسلمیر کے تخمیناً مصارف سنہ ۱۸۲۱ میں حسب تفصیل تھے +

یعنی مصارف خانگی	روزگار سردار	سہ بندی
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

اسپان و دو مثل زنجیر فیل و دو صد شتر و رتھ وغیرہ	اسپان بارگیر
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

زنانہ ڈیوڑھی	توشہ خانہ	بخشش	باورچی خانہ
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

مہمانداری	دعوت وغیرہ	خرید اسپان و شتران و نرگاوان
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

سنوات مالیہ بین آمدنی و خرچ حسب تفصیل ذیل ہوئیں

نقشہ آمدنی راج جیسلمیر

سمت	سنہ عیسوی	مال	سائر و عدالت	دار الضرب	نمک	محصول مکانات	محصول بیع ارا‌ضی	متفرقات	میزان
[illegible]	۱۹۱۹	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار
[illegible]	۱۹۲۰	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار
[illegible]	۱۹۲۱	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

نقشہ خرچ راج جیسلمیر

سمت	سنہ عیسوی	تنخواہ ملازمان سررشتہ جات	تیاری نمک	دار الضرب	تعمیرات	وکالت	افواج و پولیس	متفرقات	میزان
[illegible]	۱۹۱۹	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار
[illegible]	۱۹۲۰	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار
[illegible]	۱۹۲۱	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار

آمدنی وخرچ سنوات حال

مد	سمت ۱۹۲۸ مطابق سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع	سمت ۱۹۲۹ مطابق سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع	سمت ۱۹۳۰ مطابق سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع
آمدنی	ایک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار
خرچ	ایک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	ایک لکھ [illegible] ہزار

سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع مین قرضہ ذمگی ریاست مع تنخواہ واجب الطلب ایک لکھ [illegible] تھا

جیسا ہیکہ بھاٹیون مین سے جو لوگ ریاست حال کے حدود کے اندر رہتے ہین باوجودیکہ مسلمانون کے اختلاط سے مراسم قدیم کے پابند نہین رہے مگر اب بھی ہنود کا اعتقاد رکھتے ہین مگر جو لوگ بھولرہ کی طرف اور گارا ندی کے کنارہ پر رہتے ہین اونکا مسلمان ہوجانیکی وجہ سے اپنے قدیم خاندان سے بالکل تعلق چھوٹ گیا ہے اس زمانہ مین بھاٹیون کی ایسی شہرت نہین ہے جیسی راٹھور وچوہان سسسودیہ راجپوتون کی ہے تاہم وے نبرد و سخاوت وغیرہ کچھواہون سے بہتر سمجھے جاتے ہین اکثر موقعون مثل نزاع فیما بین سرداران پوگل و منڈور پر بھاٹیون کی بہادری بہت نمایان ہوئی ہے اور اگر پرتھی راج کے زمانہ پر خیال کیا جاوے تو اوسکے دلاورون مین اچلیش بھاٹھی کل قوم کی ناموری کا باعث ہوا ہے قوار جسمانی مین بھاٹھی اگرچہ مثل راٹھورون کے جسیم اور مثل کچھواہون کے قدآور نہین ہوتے ہین مگر علی العموم دونون سے خوشرنگ اور خوبصورت

फ़्लरा

अचलेश

ہوتے ہین اور یہودی صورتون سے وہی مشابہت رکھتے ہین جیسے مسٹر
الفنسٹن صاحب نے بیکانیر کے راجپوتون کی نسبت لکھی ہے راجپوتون | एलफिंस्टन
کے کل خاندانون سے بھاٹیون کی بہت رشتہ داری ہوتی ہے
البتہ میواڑ کے مہارانا صاحب سے کم ہوتی ہے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب
والی جےپور کی پانچ بھٹیانی رانیان تھین +

تعداد مین راجپوتون سے دوم درجہ پر مگر دولتمندی مین اونسے فائق
پلی وال برہمن ہین کسی زمانہ مین جبتک مارواڑ پر راٹھور قابض نہوئے
تھے ایک دفعہ پالی کے علاقہ کے مالک ہوگئے تھے اس سبب سے پلی وال
کہلاتے ہین یہہ تو تاریخ سے تحقیق نہین کہ وے اس ملک پر کیونکر قابض
ہوئے تھے مگر البتہ پالی یعنی چوہان قوم سے متعلق تھے کہ شہر پالی سے
پالی بھانہ واقع سارشترہ تک اونکی بود و باش کی علامات موجود ہین جسکی
اسوجہ سے کہ چوہان رئیس و سردار مدت تک پالی لقب سے نامزد ہوئے
ہین +

مارواڑ کی تاریخ مین لکھا گیا ہے کہ بارہوین صدی کے اخیر مین جب
شیوجی نے قنوج سے آکر اس ملک پر حملہ کیا اور دغابازی سے ریاست
قایم کی تب پالی مین پلی وال مالک تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے
اونکو بالکل خارج نہین کیا تھا کیونکہ اونکے جیسلمیر کو نقل وطن کرنیکا سبب
یہہ ہوا ہے کہ جب مسلمانون نے مارواڑ پر حملہ کیا اور بضرورت مقابلہ
کل باشندگان ملک سے محصول لیا گیا تب پلی والون نے بعذر

برہمن ہونیکے ادا سے زر مصادرہ سے انکار کیا اس سے راجہ بہت افروختہ ہوا کیونکہ اونکا پیشہ بالکل تجارت کا تھا اور تعداد مین وے کل دیگر باشندگان سے زیادہ تھے اسواسطے اوسنے سرغنہ لوگون کو قید کر دیا اسکے انتقام مین انھون نے چاندی یعنی خودکشی کرنا چاہا مگر اس سے راجہ کو کچھ خوف نہوا بلکہ اوسنے ہر ایک پلی وال کو اپنے ملک سے جلا وطن کرنیکا حکم دیا اونمین سے زیادہ تر علاقہ جیسلمیر مین گئے اور باقیماندہ بیکانیر و دھات و ممالک سندھ مین منتفرق ہو گئے ایک دفعہ جیسلمیر مین پلی وال تعداد مین راجپوتون کی برابر ہو گئے تھے ملک کی کل تجارت اونہین کے ہاتھ سے ہوتی ہے اور دیگر اقوام جو تجارت کرتی ہین اونہین سے روپیہ لیکر کام چلاتے ہین یہی لوگ زمینداروں کو روپیہ قرض دیتے ہین اور اونکی پیداوار زراعت کو قرضہ مین مکفول کر لیتے ہین اور وے ہی اون اونٹھی خرید کر ممالک غیر مین پہنچاتے ہین اور بھیڑ بھی پال لیتے ہین ؛

مہتا سالم سنگھ وزیر ریاست نے اونکی دولت کو کم کر کے ملک کی رونق و آسودگی مین خلل پیدا کیا اور اسیطرح بالدوت و پنج ملوت وغیرہ غارتگرون نے اونکو لوٹ کر تباہ کیا تاہم مہتا نہ کور کی قیود اور پابندی سے ممکن نہ تھا کہ پلی وال چلے جاتے پلی وال اپنی قوم کے سوا سے غیر قوم مین شادی نہین کرتے ہین اور دہرم شاسنر منو کے خلاف دولہ اپنی دولھن کی والدین کو روپیہ دیتا ہے اور یہہ بھی تعجب سے ہے کہ برائے نام برہمن ہو کر گھوڑے کی باگ کو پوجتے ہین اور اسوجہ سے کہ اس ملک کے

نہایت قدیم سکہ جات پر پالی حروف اور گھوڑے کی تصویر ملتی ہین ثابت
ہوتا ہے کہ پلّی وال برہمن پالی نسل کے بیجاریون کا بقیہ ہین کہ تجارت
اور سیٹھی پروری سے اونکی مذہبی طاقت جاتی رہتی ہے اس جنگلی ملک
مین اس تجارت پیشہ قوم کے بکثرت ہونیکا یہی سبب ہے کہ جب ہندوستان
کے عمدہ ممالک مین مغل و مرہٹے و پنڈارے وغیرہ غارتگر تاخت و تاراج
کرتے تھے اس صحراے لق و دق مین جانیکا کوئی قصد نہین کرتا تھا قدیم
بود و باش کے سبب سے ابتک پڑے تھے مگر اب جانے لگے ہین کیونکہ
راج سے اونپر بہت زیادتی ہوتی ہے ایکدفعہ جانیکے بعد امید نہین ہے
کہ پھر واپس آوین کیونکہ جو ضرورت سابق مین تھی اب نہ تھا اور اس ملک
مین کوئی تجارت و معاش نہین ہے کہ واپس آنے پر آمادہ کرے ٭
پلّی والون سے اُترکر پوہکرنہ برہمن ہین کہ جیسلمیر مین اونکے قریب دو ہزار گھر
ہین یہہ لوگ مارواڑ و بیکانیر و جنگل و ممالک سندہ مین پھیلے ہوے ہین
اونکا پیشہ زراعت اور چوپائی سے تجارت نہین کرتے اونکے اصل کی عجیب
روایت ہے کہ ابتدا مین بیلدار تھے جب پُشکر کا تالاب کھودا اونکے
جلدو مین برہمنی کا درجہ اور پوہکرنہ خطاب ملا یہہ قوم کھودالہ معروف
کدال کو کہ زمین کھودنے کا آلہ ہوتا ہے پوجتے ہین اس سے اون ابتدا
کی تائید ہوئی ہے ٭



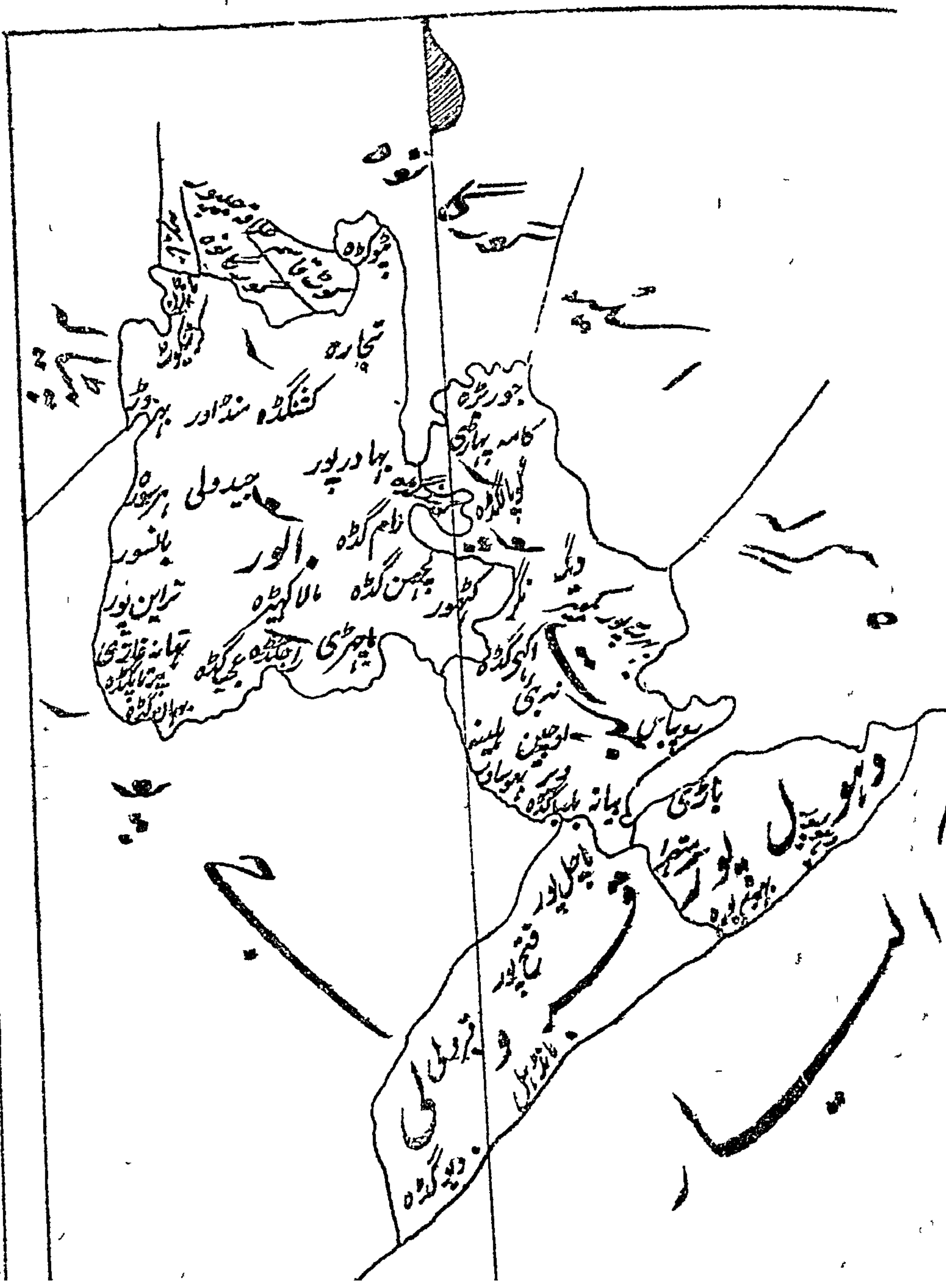
اس ایجنسی مین بہرت پور و الور و دہولپور و قرولی کی ریاستین داخل ہین ان ریاستون سے سرکار انگریزی مین کچھہ خراج نہین لیا جاتا ہے اور نہ ان مین سے کسی مین فوج کنٹنجنٹ رہتی ہے سابق مین یہہ ایجنسی نہ تہی جو ریاستین اس سے متعلق ہین ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق سمجہی جاتی تہین جب کسی ریاست مین بوجہہ نابالغی رئیس حکمران یا کسی اور سبب سے ضرورت ہوتی تہی بغرض نظم و نسق امور ریاست بطور عارضی ایجنسی مقرر ہوکر بعد رفع ضرورت برخاست ہوجاتی تہی - سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء مین کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے کل ریاستون کو ایجنسی ہاے ماتحت سے متعلق کرکے اپنے محکمہ مین صرف نگرانی کا کام رکہا اور جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرت پور نے ہوشیار و با اختیار ہوکر انتظام راج شروع کیا تب ایجنسی راج بہرتپور

ملقب بہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی ہوکر الور و دہول پور و قرولی بہی اوسی سے
متعلق ہوگئی تہوڑے دنون بعد الور و دہولپور مین بہ پیشی ضرورت انتظام
اندرونی علیحدہ ایجنسی بطور عارضی مقرر ہوئین اور ایجنسی راجپوتانہ شرقی
سے صرف بہرت پور و قرولی متعلق رہے سنہ ۱۸۷۰ء مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی
بہرت پور سے اگرہ کو منتقل ہوا کہ اب صاحب پولٹیکل ایجنٹ وہان تشریف رکہتے
ہین ؛

پہلی فصل

بہرت پور

راج بہرت پور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق پنجاب ہے شمال مشرق مین
ضلع متہرا و شرق مین ضلع اگرہ متعلق ممالک مغربی و شمالی ہین اور جنوب مین
دہول پور و قرولی جنوب مغرب مین جے پور اور مغرب مین الور واقع ہین
یہہ راج درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۳ دقیقہ و ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ
اور خطوط طول بلد ۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ و ۷۷ درجہ ۴۹ دقیقہ کے واقع ہے
اوسکا غایت طول موضع نوگانوہ پرگنہ کامہ کی شمالی حد سے موضع باجنہ پرگنہ نोगांवा
بیانہ کی جنوبی حد تک ۷۵ میل ہے اور غایت عرض موضع ماسوان پرگنہ دیگ बायना मिलसवां
کی شرقی حد سے موضع گڑہی پرگنہ بہوساور کی مغربی حد تک ۴۸ میل ہے गढ़ी
کل رقبہ بموجب پیمایش بندوبست سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء بہ تعداد ۱۹۷۴ مربع میل اور
آبادی بموجب مردم شماری ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۷۶ء بہ تعداد ۷۴۳۷۱۰
باشندون کی اس تفصیل سے ہین ؛


تجارہ
کشنگڈھ
منڈاور
بہادرپور
الور
بانسور
تھانہ غازی
راجگڈھ
ڈیگ
کامہ
پہاڑی
بیانہ
باڑی
دھولپور

نقشہ پرگنات و رقبہ و آبادی راج بھرتپور

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد کل باشندوں کی	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
اکھے گڑھ	۹۱	۱۴۱ ، ۳۶	۶۵۸۳	۵۱۲۹۴	۳۰۹۴	۴۸۲۰۰	۰	۲۷۶۹۷	۲۳۵۹۷	अखयगढ
اوچین و رودادل	۹۱	۱۲۹ ، ۲۴	۱۱۷۱۴	۵۰۵۰۴	۴۱۵۸	۴۶۳۴۶	۰	۲۷۱۰۴	۲۳۴۰۰	उचैन रुदावल
بیانہ	۱۷۳	۳۰۰ ، ۹۸	۸۲۷۷	۷۶۳۴۷	۴۶۵۹	۷۱۶۸۸	۰	۴۱۹۱۸	۳۴۴۲۹	बयाना
بھوساور	۸۷	۱۲۷ ، ۸۱	۵۹۴۳	۵۰۳۹۰	۳۵۵۲	۴۶۸۳۸	۰	۲۷۲۷۶	۲۳۱۱۴	भुसावर
بلب گڈہ	۱۴	۲۲ ، ۹۵	۱۲۲۳	۹۹۹۹	۴۵۰	۹۵۴۹	۰	۵۳۹۵	۴۶۰۴	वल्लव गढ

نام پرگنہ	تعداد مواضع	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد مکانات سکنی	تعداد کل باشندگان	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
دیگ	۱۱۲	۱۹۴/۴۸	۹۹۹۲	۷۷۰۰۳	۶۹۶۲	۷۰۰۴۱	۰	۴۱۷۶۱	۳۵۲۴۲	दीग
کامہ	۱۲۱	۱۳۱/۷۴	۵۱۴۷	۴۳۱۱۶	۱۳۶۳۸	۲۹۴۷۸	۰	۲۳۰۴۵	۲۰۰۷۱	कामा
پہاڑی	۷۷	۱۰۱/۵۰	۳۸۵۷	۳۱۴۲۷	۱۸۵۹۹	۱۲۸۲۸	۰	۱۶۸۴۴	۱۴۵۸۳	पहाड़ी
روپباس	۶۸	۱۱۵/۸۷	۹۶۶۷	۳۶۳۲۲	۳۲۹۶	۳۳۰۲۶	۰	۱۹۸۷۹	۱۶۴۴۳	रूपबास
نگر	۸۰	۵۲/۷۵	۳۴۷۰	۲۹۵۶۷	۶۴۲۶	۲۳۱۴۱	۰	۱۶۱۲۴	۱۳۴۴۳	नगर

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد کل باشندوں کی	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
گوپال گڑھ	۱۴۲	۱۶۳،۵۲۹	۱۲۶۵۱	۵۰۷۹۴	۲۵۸۱۴	۲۴۹۸۰	۰	۲۷۲۲۴	۲۳۵۷۰	गोपालगढ़
ویر	۳۴	۶۳،۱۴۱	۳۱۴۹	۲۲۵۸۲	۲۰۶۰	۲۰۵۲۲	۰	۱۲۱۳۳	۱۰۴۴۹	वैर
کمھیر	۱۰۲	۱۴۱،۱۵۹	۸۶۴۰	۶۹۵۸۷	۳۲۷۰	۶۶۳۱۷	۰	۳۷۲۳۶	۳۲۳۵۱	कुम्हेर
بھرت پور	۱۶۹	۲۵۷،۱۱۲	۲۳۷۸۳	۱۴۴۷۶۸	۱۷۴۶۷	۱۲۷۲۷۸	۲۳	۷۸۴۶۰	۶۶۳۰۸	भरतपुर
میزان	۱۳۷۱	۱۹۷۴،۰۷	۱۱۴۱۱۴	۷۴۳۷۱۰	۱۱۳۴۴۵	۶۳۰۲۴۲	۲۳	۴۰۲۱۰۶	۳۴۱۶۰۴	

بوجہ ملحق ہونے علاقہ انگریزی کے راج بہرت پور اور علاقہ انگریزی کے باشندگان کے درمیان آمدرفت وتعلقات رشتہ داری وغیرہ ہونیکے سبب سے یہان کے لوگ خانہ شماری کے فوایدسے آگاہ ہین اسواسطے جس حالت مین کہ کسی اور ریاست مین لوگون کے اشتباہ وتعصب سے بہت ہرج واقع ہوتا یہان خانہ شماری بہ آسانی ہوگئی ؛

اس نقشہ مین شاید پرگنہ بلب گڈھ جاگیر فوجدار گوردہن سنگہ کی تعداد باشندگان مین غلطی ہوکہ یہہ تعداد دیگر پرگنات کے باشندون کی تعداد سے حساباً زیادہ ہے ؛

کل راج کی اوسط آبادی فی مربع میل ۳۷۶،۷۴ ہے ۔ متہرا کی آبادی فی مربع میل ۴۹۶ ۔ اور آگرہ کی ۵۴۹ ہے اس سے ظاہر ہے کہ اضلاع انگریزی کی نسبت آبادی کم ہے مگر اونمین متہرا و آگرہ دونون شہر کہ شہر بہرت پور سے بہت بڑے ہین داخل ہین پس اونکا مقابلہ واجب نہین علاوہ اسکے علاقہ بہرت پور کے پہاڑی پرگنون مین آبادی کم ہے خصوصاً پرگنہ بیانہ مین کہ رقبہ ۲۰۰ مربع میل کا اور ۷۶۳۴۷ کی آبادی فی مربع میل ۲۵۲ ہوتی ہے ؛

مردون سے عورتین کم ہین مگر شاید اسمین غلطی ہوکہ باشندگان ملک کی پردہ داری سے صحیح تعداد عورتون کی دریافت نہین ہوتی ہے زمانہ سابق مین جرم دخترکشی کا جاٹون مین بھی رواج تہا مگر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹہ باشی نے اوسکے انسداد مین بہت کوشش کی ۔ زیادہ تر یہہ رواج

ٹھاکرون مین تہا اونکو شادیون پر راج سے خرچ ملتا ہے مہاراجہ صاحب نے شادی دختر کیواسطے دوچند عوض مقرر کردی اس سے دخترکشی کا بہت انسداد ہوا اور جب سے انتظام ایجنسی ہوا ارتکاب جرم مطلق موقوف ہوگیا باشندگان علاقہ راج مین سے ۸۱ فیصدی مسلمان ہین اور ہنود مین ۱۹ فی صدی جاٹ ہین ۸۱ فیصدی مسلمانون مین عنقریب کل میو ہین یہہ لوگ اس راج کے ضلع ملحقہ گورگانوہ والور مین کہ میوات کہلاتا ہے آباد ہین کہتے ہین کہ سابقاً ہندو تھے اورنگ زیب شاہنشاہ کے زمانہ سے مسلمان ہوئے ہین ؏

راج بہرت پور کی سرزمین علی العموم ہموار اور بہت سیراب ہے عمدگی زمین وکثرت زراعت کے سبب سے اس راج کا پیداوار اور محاصل اراضی بلحاظ رقبہ راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ ہے۔ پرگنات شمالی اور قرب وجوار بہرت پور خاص کی زمین بہت پست ہے کہ جس سال بارش بکثرت ہوتی ہے اکثر قطعات اراضی غرق رہتے ہین اور بعض ڈہرون مین معمولی برسات سے بھی اسقدر پانی بہرجاتا ہے کہ چار پانچ مہینے مین خشک ہوکر اونمین صرف فصل ربیع کی زراعت ہوتی ہے ؏

اس راج مین دوازدہ ماہ بہنے والی کوئی ندی نہین ہے البتہ چار برساتی ندیان ہین۔

اول[1] اوٹنگن جسے بان گنگا بھی کہتے ہین۔ دوم[2] گمبہیر۔ سوم[3] کاکند۔ چہارم[4] روپاریل ؏

उटंगन
बानगंगा
गम्भीर
काकुंद

بان گنگا ندی علاقہ جے پور سے راج بہرت پور مین موضع کماں پورہ پرگنہ
بہوساور کے قریب داخل ہوئی ہے اور مشرقی سمت مین بہتی ہے پرگنات
بہوساور دیرو بیانہ و اوچین و روپباس مین ہوکر پرگنہ فتح پور سیکری
و کہیراگڈہ ضلع آگرہ مین داخل ہوئی ہے اگرچہ اس ندی کے پانی مین بہت
بہت آتا ہے اور چڑہاؤ پر اوسکا پانی طرفین کے کہیتون مین پہیل کر زمین
مین نقص پیدا کرتا ہے مگر اوسی پانی کی سیرابی سے زراعت کو بہت فائدہ
پہونچتا ہے اور اوسی کی ایک شاخ کا پانی نہر و بندات نواح شہر بہرت پور
مین پہونچکر باشندگان شہر کیواسطے کہ وہان کے چاہات کا اصلی پانی زیادہ
تر شور ہے شیرین پانی کا ذخیرہ بہم پہونچاتا ہے ❁

گمبہیر علاقہ جے پور سے موضع کرساڑہ پرگنہ بیانہ مین داخل ہوکر اول करसाड़ा
مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مین بیانہ کے پہاڑ کے گرد پہر کر
موضع کورکا پرگنہ اوچین کے قریب بان گنگا مین شامل ہوتی ہے ❁ कुरका

کاکند ندی علاقہ قرولی کے پہاڑون سے اس علاقہ کی جنوبی سرحد پر
بیانہ کے پرگنہ مین آتی ہے اول اوسکا راستہ پہاڑی بلند سرزمین
پر ہے وہان سے موضع گورسا کی نرم زمین پر زینہ نما سلسلہ سے اوترتی गोरसा
ہے جس مقام پر بہت بلندی سے پانی زمین پر گرتا ہے دہر کہلاتا ہے दर
اور ہر موسم مین پانی بہار رہتا ہے چہ میل تک اوسکا راستہ ایک احاطہ
مین ہوکر ہے کہ وہ ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے اور اوسکا
کل پانی نالون کے ذریعہ سے اس ندی مین شامل ہوتا ہے اس احاطہ

घारेदा सालाबाद مین سے موضع بارینٹہ کے قریب نکلی ہے اور شمالی سمت مین بہکر موضع سالاباد
کے قریب گمبہیر مین شامل ہوئی ہے ؛

सीकरी روپاریل قصبہ سیکری پرگنہ گوپال گڈہ کے قریب علاقہ الور سے اس راج
مین داخل ہوئی ہے اس ندی کا پانی سالہا سال تک الور و بہرت پور
کے درمیان باعث نزاع رہا ہے ۱۸۵۵ء مین سر ہنری لارنس صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے فیصلہ کیا کہ ۱۰ جون سے ۹ اکتوبر
تک روپاریل کا پانی بلا مزاحمت علاقہ بہرت پور مین جایا کرے اس حکم سے
اگرچہ علاقہ الور کے لوگ شاکی ہین مگر اونکی شکایت غلط ہے کیونکہ سرحد
بہرت پور مین پہونچنے سے بیشتر علاقہ الور کے چند بندون مین پانی بہرجاتا
ہے اور پانچ پرگنات بخوبی سیراب ہوتے ہین حالانکہ بہرت پور مین اگر یہہ
پانی نہ آوے تو پرگنہ گوپال گڈہ کہ بہت بڑا ہے بالکل خشک رہجاوے ؛
بند سیکری سے جہان یہہ ندی راج بہرت پور مین داخل ہوئی ہے دو حصون
مین منقسم ہوتی ہے اول وہ جو شمال مشرق مین گوپال گڈہ و پہاڑی کو
جاتا ہے اور دوسرا جنوب مشرق مین دیگ کمہیر و بہرت پور کو روان
ہوتا ہے - شمال مین کامہ سے بڑہ کر پانی کیواسطے راستہ نہین ہے
کثرت بارش مین پہاڑی و کامہ کے درمیان گیارہ میل کے فاصلہ
تک پانی بہرجاتا ہے مگر اس جہیل کے بہرنے کے بعد فاضل پانی متہرا کے
ضلع کو نکل جاتا ہے اور وہان زراعت کو نقصان پہونچتا ہے - اور
खोह جنوبی شاخ کا پانی دیگ کے قریب کہوہ کی جہیل تک بخوبی چلاجاتا ہے وہان

کسیقدر بہر کر اور اسیطرح اثنار راستہ چند جہیلون مین رہ کر آخر کار بہرتپور کے قریب ہو کی جہیل مین بہرتا ہے اور وہان سے آدرین ندی مین شامل ہوکر فتح پور سیکری کیطرف نکل جاتا ہے - اورین یہی کہاری ندی کی ایک شاخ ہے اور کہاری ندی ضلع آگرہ کے اندر بان گنگا مین شامل ہوئی ہے ❊

راج بہرت پور کے جنوب مین پہاڑ بہت ہین - ایک قطعہ زمین دو پہاڑون کا اور نالون سے پہٹا ہوا جسمین پرگنہ بیانہ کے قریب بیس گانو آباد ہین ڈانگ کہلاتا ہے اوسمین جنگلی درخت بکثرت ہین اوسکے بلند مقامات ہموار ہین مگر پست بالکل ناہموار ہین اور کل زمین نہایت دشوار گذار ہے اس حلقہ کے اندر بالکل گوجرون کی آبادی ہے کہ قلت معاش اور مقام قلب کی وجہہ سے کاشت اراضی کم کرتے ہین بعض کا گذارہ مویشیون کی پرورش سے ہوتا ہے اور باقی چوری وغیرہ وارداتون کے مرتکب ہوتے ہین ❊

جس پہاڑ پر بیانہ کا قلعہ ہے بہت بلند اور وسیع ہے اس کل پہاڑ کی ساخت کا انتہا سے پرگنہ روپباس تک چلا گیا ہے اوسیطرح کی ہے جیسے ہنڈون علاقہ جے پور کے پہاڑ کی ہے اور اوسمین ویسا ہی پٹیون کا عمارتی پتہر نکلتا ہے چنانچہ کہان وپہاڑپور پرگنہ روپباس و باریٹہ پرگنہ بیانہ مین بہت عمدہ سفید وسرخ پتہر نکلتا ہے یہہ کانین قدیم الایام سے جاری ہین کہ فتح پور سیکری کی مشہور عمارتین اور بہرت پور و ڈیگ و ویر کے محلات

اسی پتھر سے تعمیر ہوئے ہیں اس پتھر کی بہت شہرت ہے کہ دہلی کی ریل کے
پل میں بہت لگا ہے اور ریل پر تار برقی کے لٹھے اسی پتھر کے ہیں -
سمت ۱۹۲۲ میں یک لکھہ پائے مکعب پتھر کان سے نکلا اور اوسکے محصول کا راج
میں سالانہ ۱۵۱۰ ر داخل ہوا ؛
علاوہ اسکے شمالی پرگنات میں بھی جابجا پہاڑ ہیں مگر کل راج میں سب سے
ला पहाड़ بلند پہاڑ علی پور پرگنہ اکھے گڈہ کا ہے کہ کالا پہاڑ کہلاتا ہے اور سرحد
راج بھرت پور و جے پور و الور پر واقع ہے اور سب سے پست ماڈھونی
کا پہاڑ بھرت پور کے قریب ہے ؛
مگر ان پہاڑوں میں کوئی دہات کی کان نہیں ہے بہوسا ور اور دیر
کے درمیان اور بیانہ کے پہاڑوں میں سابقاً مسی کانیں جاری ہوئیں
تہیں مگر کچھہ فایدہ نہونے کے سبب سے بند ہوگئیں ؛
اس راج کے پہاڑوں پر پیمایش مثلثی کے مقامات ہیں اونکے موقع
اور بلندی کا نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے ؛

نام پہاڑ مع پرگنہ	عرض بلد شمالے			طول بلد شرقے			ارتفاع سطح سمندر سے
	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	
علی پور پرگنہ اکیھے گدھ	۲۷	۸	۳۴	۷۷	۱	۳۵	۱۲۵۷
چہیرہ پرگنہ پہاڑی	۲۷	۴۳	۵۳	۷۷	۳	۰	۱۲۲۲
دمدمہ پرگنہ بیانہ	۲۶	۵۴	۲۲	۷۷	۱۷	۳۵	۱۲۲۲
ماڈہونی پرگنہ بہرت پور	۲۷	۱۳	۴۶	۷۷	۲۸	۸	۷۲۵
رسیہ پرگنہ نگر	۲۷	۲۶	۱۳	۷۷	۱۲	۵۲	۱۰۶۵
اوسیرہ پرگنہ روپباس	۲۶	۵۷	۳	۷۷	۴۰	۱۹	۸۱۷

قرب وجوار شہر بہرت پور مین اور اوس سے جنوب کیطرف بن ہے جسکو گہنا کہتے ہین جنوبی گہنا کا طول سات میل اور انتہائی عرض سوا میل ہے پرگنہ روپباس مین بہی ایک بن ہے کہ جب شاہنشاہ اکبر فتح پور سیکری مین رہتا تہا وہان شکار کیواسطے آتا تہا فتح پور سیکری سے روپباس آٹھہ میل ہے +

اب اس راج کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے +

بھرت پور دار الحکومت بڑا شہر ہے اوسکا طول قریب تین میل عرض قریب سوا میل اور محیط قریب پانچ میل ہے پست زمین پر واقع ہونے سے اوسکا موقع لڑائی کیوقت بہت کار آمد ہوتا ہے کہ گرد نواح کی جہیلون کا پانی جو شہر پناہ کی خندق سے بلند رہتا ہے وقت ضرورت اس کثرت

چھوڑ دیا جاسکتا ہے کہ اوسکا عبور ہو سکے ۱۸۰۵ء مین لارڈ لیک صاحب حملہ آور ہوئے تب اونکی ناکامیابی کا مقدم سبب یہی تہا کہ پانی کی طغیانی سے فصیل کے قریب نہ پہونچ سکے مگر جب ۱۸۲۵ء مین لارڈ کمبرمیر صاحب حملہ آور ہوئے تب اول انگریزی فوج کی ایک جمعیت جہیل پر تعین ہوگئی تہی کہ اوس نے وہان سے پانی چہوڑنے دیا ۔

شہر کی فصیل خام ہے اور دس مندرجہ ذیل دروازون سے اندر کی آمد رفت ہے ۔

۱	۲	۳	۴
متہرا دروازہ	بیرنارائن دروازہ	اٹل بند دروازہ	نیمدہ دروازہ
۵	۶	۷	۸
اتاہ دروازہ	کمہیر دروازہ	چاندپول	گوردہن دروازہ
۹	۱۰		
جگینہ دروازہ	سورج پول		

मथुरा
वीरनारायण
अटलबंद
नीमदा
अनाह
कुम्हेर
चांदपोल
गोरधन
जगीना
सूरजपोल

شہر پناہ کے گرد ہر طرف خندق ہے اوسکے اکثر مقامات پر ہر موسم مین اور موسم بارش مین کل مین پانی بہرا رہتا ہے اور فصیل و خندق سے باہر کل شہر کے گرد پختہ سڑک ہے کہ ایسی سڑک راجپوتانہ کی کسی اور دارالحکومت کے گرد نہین ہے اگرچہ آبادی بہت قدیم ہے اور راجہ رام چندر والی اجودہیا کے بہائی بہرت پور کے نام سے نامزد ہے مگر قلعہ اور اکثر بڑے مکانات مہاراجہ سورج مل صاحب کے وقت سے تعمیر ہوئے ہین اور اوسی زمانہ سے پایہ تخت

قرار پاکر آبادی کی ترقی اور رونق ہوئی ہے لفٹنٹ ہلر صاحب نے لکہا ہے
کہ مہاراجہ صاحب نے تہوڑے عرصہ مین چہوٹے قصبہ سے بہت بڑا شہر
کر دیا ہے اور باوجودیکہ سنہ ۱۸۲۶ع کی لڑائی کے صدمہ سے اوسکی فصیل
اور خندق کو بہت نقصان پہونچا ہے تاہم بہرت پور بہت آبادان شہر
ہے اور بسبب آمد رفت مال تجارت خصوص نمک ساخت بہرت پور اور یہ
سانبہر کی تجارت گاہ سمجہا جاتا ہے اور سرزمین برج مین واقع ہونے
سے ہنود کے نزدیک متبرک ہے چنانچہ سنہ ۱۸۰۵ع کے محاصرہ مین ہندوستانی
سپاہ تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بیان کیا تہا کہ ہمکو ایک زرد دیوتہ
دیوتا کمان وچہڑی وچکر وبنسی سے مسلح قلعہ کی حفاظت مین مقابلہ کرتا
ہوا علانیہ نظر آتا ہے شہر سے شمال مشرقی حصہ کہ ایک ثلث یا چہارم آبادی
اوسمین ہے گوپال گڈہ نام سے مشہور ہے تہارنٹن صاحب نے گزیٹیر
مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۸۲۶ع کی لڑائی کے بعد اسطرف کی آبادی مین بہت نقصان
ہوا ہے ؛

شہر کی مشہور عمارتون مین ایک محل سرکاری واقع چار باغ اندرون شہر اول
ہے دوم لچہمن جیکا مندر وسط شہر کے اندر ہے سیوم گنگا مندر جسکی تعمیر
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے وقت سے شروع ہوئی ہے اور ابتک بنتا
جا رہی ہے اس مندر کی مشرقی دیوار پر سرباز ار کلاں گہنٹا انگریزی ساخت
کا لگا ہوا ہے چہارم جامع مسجد کہ وہ بہی مہاراجہ صاحب ممدوح کے وقت
سے تیار ہوتی ہے یہہ اس راج کے مہاراجہ صاحبان والاشان کی

بہت عمدہ و عالیشان مکانات ہین بدین وجہ اونکے نام سے مشہور ہے +
دوم۔ مغرب مین برج خاندوران خان کہ اس نام کے ایک جمعدار کا اوسپر
دیرہ تہا اس سبب سے اوسکے نام سے مشہور ہے +
تیسرے۔ جنوب و مغرب مین سنسنا برج اس برج پر بہت بڑی سنسنانی
توپ ہے اسواسطے وہی نام برج کا بہی ہوگیا ہے اس برج کو جہہل سوزخ
دوج نے تعمیر کرایا تہا اس باعث سے اکثر جہہل والی بہی کہلاتی ہے +
چوتہے۔ جنوب و مغرب مین باگر والے برج کہ اوسکے قریب گہاس و چارہ وغیرہ
کے باگر ہے +
پانچوین۔ جنوب مشرق مین نول سنگہ والے برج کہ ٹہاکر نول سنگہ نے سمت ۱۸۲۷
مین پختہ بناکر وہان حویلی تعمیر کرائی اونکے نام سے مشہور ہے +
چہٹے۔ مشرق مین بہینسہ والے برج یہہ برج وقت تعمیر چند بار از خود
سمار ہوئے تہے حسب اعتقاد ہنود بخیال آسیب اوسپر بہینسہ ذبح ہوا اوس وقت
سے بہینسہ والی کہلاتی ہے +
ساتوین۔ گوکل رام والے برج کہ اوسپر گوکل رام رسالدار کا دیرہ تہا +
آٹہوین۔ کالکا والے برج کہ اوسپر کالکا کی پوجا ہوتی تہی +
یہہ قلعہ آٹہہ سال کے عرصہ مین تیار ہوا تہا فصیل خام کے گرد پختہ فصیل اور
ہے کہ وہ کچہہ عرصہ بعد تیار ہوئی تہی اور اسیطرح ہر دو دروازون کے
باہر نہر کے اوپر بہت مضبوط پل تعمیر ہوئے ہین +
علاوہ جواہر برج کے قلعہ کے اندر عمدہ مکانات مہاراجہ صاحب بہادر کے

محل ہین حسب تحریر تہارٹن صاحب یہہ عمارتین تین علیحدہ مقامات پر ہین
اول محل خود مہاراجہ صاحب کی رونق افروزی کا ؛

دوم زنانہ محل ؛

سوم مکان اجلاس عدالگستری کہ کچہری نام سے مشہور ہے - کچہری کا مکان
کہ نہایت وسیع و خوش تعمیر ہے عہد فرمانروائی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
ہین تیار ہوا تہا اور اوسکے صحن سے بغلی مکانات جانب راست پر مہاراجہ
بلونت سنگہ نے ایک عظیم الشان مکان انگریزی وضع پر کہ اسوجہہ سے
بنام کمرہ مشہور ہے تعمیر کرایا اس مکان کی تیاری و آرایش ہین لاکہون روپیہ
خرچ ہوا ہے اوسکی عمدگی قابل دید ہے کہ دور دور سے لوگ کمال شوق
سے اوسکے دیکہنے کیواسطے آتے ہین اور اوسکی خوبیون کو جیسا سنتے
ہین اوس سے صدچند پاتے ہین ؛

بعد مسند نشینی مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر کے جب انتظام راج اون کی
صغیرسنی کیوجہہ سے چندسال تک باہتمام صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ہوا تہا
اوس زمانہ ہین بود و باش صاحب ایجنٹ کیواسطے شہر بہرت پور سے تین
میل مغرب ہین قریب موضع سیور کہ ڈاکٹر صاحبان کی تجویز سے بلحاظ
عمدگی آب و ہوا منتخب کیا گیا تہا چند بنگلے تیار ہوئے تہے کہ اون ایام ہین
تو وہان صرف صاحب ایجنٹ قیام پذیر ہے مگر بعد بیکنٹہہ باشی ہوئے
مہاراجہ جنت مغفور کے میجر ہاریسن صاحب نے کہ مسند نشینی جناب فیض مآب مہاراجہ
جسونت سنگہ صاحب بہادر پر پولیٹکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے فرط محبت

وخیرخواہ اور اپنے فرایض حفظ و ہداشت آسایش جناب مہاراجہ صاحب بہادر کے شوق سے ونیز بلحاظ عمدگی آب و ہوا مہاراجہ صاحب بہادر کا بمقام سیور تشریف رکہنا تجویز کیا کہ اوسوقت سے جناب ممدوح والمناقب وہان ہی رونق بخش رہتے ہین واقعی یہہ خطہ نہایت صحت بخش اور فضا کا مقام ہے کہ وہان کی بود و باش سے انسان کو کمال فرحت اور طاقت حاصل ہوتی ہے بسبب رونق افروزی فرمانروا سے ملک اور خداوند نعمت کے چند مکانات پر جو ابتدا رمین تیار ہوئے تہے چند سال کے عرصہ مین اسقدر اضافہ ہوا کہ عظیم الشان چہاونی ہو گئی اور محلات خاص و مکانات مسکن محکمہ عالیہ اجلاس خاص اور سواران گہوڑچڑہ و دیگر سالہ جات و پلٹنون کی بارکون سے بجاے خود بہت آبادان اور مالا مال شہر ہو گیا جب مہاراجہ صاحب بہادر کا اس چہاونی مین مستقل قیام ہو گیا صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ کیواسطے بہرت پور سے ایک میل مشرق مین سڑک آگرہ پر اور بنگلہ تیار ہوا کہ ۱۸۷۰ء تک جب محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی آگرہ کو منتقل ہوا صاحبان موصوف کا اوسمین قیام رہا شہر بہرت پور عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۳۸ دقیقہ پر آگرہ سے ۳۴ میل مغرب مین واقع ہے ✿

دیگ اس راج مین دارالریاست سے دوم درجہ پر باعتبار عظمت وآبادی و قدامت دیگ ہے اگر اوسکی عالیشان عمارت محلات معروفہ ہون پر خیال کیا جاوے تو نہ فقط اس راج کے بلکہ کل ہندوستان کے عمدہ

مقامات و عجائبات سے ہے ؛

मानसनई
اس شہر کے گرد چند ڈہر یعنی جھیل ہین اونمین مانس نئی ندی کے ذریعہ سے کہ یہہ رو یا ریل کی شرقی شاخ کا نام ہے مغربی ملک کی بارش کا پانی آتا ہے چونکہ یہہ شہر سال تمام کے زیادہ عرصہ تک پانی سے محروس رہتا ہے اوس زمانہ مین اسکی فصیلون تک فوج مخالف کی رسائی عنقریب غیر ممکن ہوتی ہے شہر سے باہر جنوب مغربی گوشہ پر ایک بلند پہاڑی قلعہ معروف شاہ برج پچاس مربع گز کا ہے اور اوسکے پختہ فصیل اور ہر چہار طرف چار عمدہ برجین ہین اور اسیطرح قلعہ و شہر پناہ کی کمک و حفاظت کیواسطے چند دیگر چہوٹی چہوٹی گڈہیان بنی ہوئی ہین ؛
शाहबुर्ज

شہر کے اندر کو مفصلہ ذیل دروازون اور دریچون سے آمد رفت ہے -

۱	۲	۳	۴
کمہیر دروازہ	بہوڑا دروازہ	بانہوری دروازہ	بندہا دروازہ
۵	۶	۷	۸
کامہ دروازہ	دہلی دروازہ	گوردہن دروازہ	دریچی رام چندر

۹
دریچی جسوندی

कुम्हेर
मूडा
पान्होरी
वधा
कामा
देहली
गोरधन
रामचंद्र
जसोंदी

فصیل شہر کے اندر بلند اور بیس فیٹ عریض دیوارون اور بڑے مضبوط برجون کا وسیع قلعہ ہے کہ اوس سے تمام شہر بلکہ قرب و جوار کا ملک دب رہا ہے قلعہ سے مغرب مین مہاراجہ صاحب کے عالیشان محل اور خوش قطع باغ ہین اور

اون کے گرد پختہ بلند دیوار ہین اس باغ کا نقشہ بشکل مستطیل ۴۷۵ فیٹ
طول اور ۳۵۰ فیٹ عرض ہے اور اوسکے ہرطرف عمدہ عمارتین ہین بہت
خوبصورت محل کہ حسن تعمیر و صنعت تجویز و خوبی تکمیل مین بجز روضہ تاج گنج واقعہ
آگرہ کے اوس سے بہتر ہندوستان مین کوئی عمارت نہین ہے روپباس
کی کان کے نفیس سفید پتھر کے بڑے اجزا سے بنا ہے اور ہر ایک علیحدہ
نام سے مشہور ہے ؛

مکان واقع شمال کہ ۷۶ فیٹ طول اور ۴۲ فیٹ عرض کا ایک وسیع کمرہ ہے
نند بہون کہلاتا ہے ؛ नंदभवन

دوسرے بجانب مغرب گوپال بہون جسکو بہادون بہون بہی کہتے ہین गोपालभवन भादोंभवन
وسط مین ایک بلند منزل اور تین طرف سے دو منزلہ بڑی عظمت کا مکان ہے
تیسرے گوشہ جنوب مغرب مین سورج بہون کہ بالکل سفید سنگ مرمر کی تعمیر کا सूरजभवन
اور سرخ و سبز و زرد عقیق کی جڑائی کی گلکاری و نقش و نگار سے آراستہ ہے
چوتہے باغ سے جنوب اور سورج بہون سے مشرق مین رام بہون بہت रामभवन
بڑی عمارت ہے ؛

پانچوین سورج بہون سے جنوب مین زنانہ بود و باش کا مکان موسوم
ہردیو بہون ہے ؛ हरदेवभवन

چھٹے باغ سے مشرق مین اور پختہ تالاب کے کنارہ پر ساون بہون نہایت सावनभवन
خوش وضعی سے واقع ہے ۔ باغ کی روشین پختہ اور سنگین تعمیر کی ہین
اور کل محلات و باغ مین کمال صنعت و خوبصورتی سے فوارے لگے ہین

جسوقت فوارے چلائے جاتے ہین عجب سیر ہوتی ہے کہ خواہ کوئی موسم ہو
ساون بہادون کی کیفیت نظر آتی ہے فواروں کے اوچہلنے نہروں کے بہنے
اور چادرون کے چلنے کے سواے کاریگرون نے پانی کی روش مین ایسی
خوبی پیدا کی ہے کہ آفتاب کی شعاع کے عکس سے قوس وقزح بہی نمایان
ہوجاتی ہے اور ایک چہت کی تہ مین گولا اس انداز سے لگایا ہے کہ جب
وہ پانی کے زور سے چلتا ہے اوسکی آواز بعینہ بادل کے گرجنے سے مشابہ
ہوتی ہے - ان فوارون کیواسطے رام بہون کی چہت پر ایک حوض

طول	عرض	عمق
۲۹ افیٹ	۱۰۲ افیٹ	۳ فیٹ

اور ۸۸۸۰۶ مکعب فیٹ کی جسامت کا ہے اوسمین سے لکہہ ... پانی
سماتا ہے - ان محلات اور باغ سے طرفین کو تالاب ہین مشرقی سمت مین
بہت وسیع مربع پختہ تالاب ہے کہ اوسمین ہر موسم مین پانی رہتا ہے اور
بجز مغرب کے کہ اوس طرف باغ کی دیوار ہے اور کسیقدر مشرق کے کہ اودہر
شیش محل اور رگہو گہاٹ ہین ہر طرف سے پانی کے سطح تک پہونچنے کیواسطے
زینہ بنا ہوا ہے - گوپال بہون سے مغرب مین خام تالاب بشکل مستطیل ہے
اسمین البتہ موسم گرما مین پانی کم رہتا ہے اس تالاب سے مغرب مین ایک
اور باغ حال مین لگایا گیا ہے پختہ تالاب اور باغ سے جنوب مین پورانا
محل بہت وسیع اور بلندی اور دو فراخ صحنون کا ہے اسمین بہی بڑے
بڑے مکانات بکثرت ہین ؛

پختہ تالاب کے جنوب مشرقی گوشہ پر شیش محل نامی ایک عمدہ مکان ہے جملہ
محلات و باغات و ہر دو تالابون کے گرد پختہ سڑک ہے ٭

دیگ کا قدیم نام دیرگہہ و دیرگہہ پوری ہے اور یہہ ایسا قدیم شہر ہے کہ | दीग दीर्घपुरी
اوسکا ذکر سکندہ پوران اور بہاگوت مہاتم کی چوتہی ادہیا مین ہے مدت | स्कंध
سے یہہ شہر فرمانروایان بہرت پور کا مامن اور مستحکم مقام رہا ہے ٭ | भागवतमहात्म

سنہ ۱۷۷۶ء مین بعہد فرمانروائی راؤ نول سنگہ صاحب ابن مہاراجہ سورجمل
صاحب شاہ عالم بادشاہ دہلی کے زبردست وزیر نواب ذوالفقارالدولہ
مرزا نجف خان نے ایک سال اور دو مہینے لڑکر چہین لیا تہا اس لڑائی مین
راؤ نول سنگہ صاحب کیطرف سے سمرو صاحب و دیگر ملازمان نے بہت جانفشانی
کی تہی مگر نجف خان کے مرنے پر پہر مہاراجہ صاحب بہرت پور کے قبضہ مین
آگیا بتاریخ ۱۳- نومبر سنہ ۱۸۰۴ء فوج انگریزی محکوم فریزر صاحب نے یہان
ہلکر کی فوج کو شکست دی تہی اور جب مہاراجہ صاحب بہرت پور کی فوج
نے ہلکر کی حمایت کرکے انگریزی فوج پر حملہ کیا دیگ کا محاصرہ کیا گیا اوسی
مہینے کی ۲۳- تاریخ کو دیگ فتح ہوئی مگر پہر مہاراجہ صاحب کو دیدی گئی اور
دوسری لڑائی مین جب فوج انگریزی محکوم لارڈ کمبرمیر صاحب نے بہرتپور
لیا دیگ بلا مقابلہ خالی ہو گئی ٭

دیگ سے جنوب مغرب مین پہاڑ ہے اوسپر قریب ایک میل کے فاصلہ پر
شہر سے باغ و تالاب پہاڑتال کے نام سے مشہور ہے بہت فضا کا مقام ہے | पहाड़ताल
کہ اکثر لوگ وہان شکار و سیر کیواسطے جاتے ہین ٭

دیگ عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۷ درجہ ۲۳ دقیقہ
یہ بھرت پور سے ۲۳ میل شمال مغرب مین واقع ہے ❊

کمہیر ٹفنتہلر صاحب نے لکہا ہے کہ اس بڑے قصبہ بلکہ چہوٹے سے شہر کے گرد خام فصیل اور خندق ہے اور میدان پر واقع ہے - شہر کے سات دروازہ ہین مکانات اکثر خام ہین مگر پختہ بہی بہت ہین مہاراجہ صاحب کا محل کہ کسیقدر بلندی پر واقع ہے بہت مضبوط و سنگین تعمیر کا ہے یہہ محل کسیقدر بعہد مہاراجہ بدن سنگہ صاحب اور باقیماندہ مہاراجہ سورجمل صاحب کے زمانہ مین تیار ہوا ہے محل سے مشرق مین تالاب ہے اوسکے مغربی کنارہ پر بہت وسیع و عمدہ مکان ہے کہ جل محل کہلاتا ہے محل مین سے ہر طرف کو دور تک کا ملک نظر آتا ہے اور ہر طرف مستحکم دیوارین ہونے سے بطور قلعہ کے مستعمل ہو سکتا ہے اس شہر کے گرد نواح کی زمین مین شوریت بہت ہے کہ کنوئن کا پانی کیاریون مین جمع کرکے بذریعہ تبخیر طپش آفتاب کے نمک نکالا جاتا ہے کہتے ہین کہ کمہیر اٹہارہوین صدی کے شروع مین راجہ جے سنگہ والی آمیر کی صلاح و مدد سے آباد ہوا تہا -
جل محل سنہ ۱۷۵۴ء مطابق سمت ۱۸۱۱ مین مہاراجہ ملہار راؤ ہلکر نے قلعہ کمہیر کا محاصرہ کیا دو مہینے تک لڑائی رہی ایک لڑائی مین کہنڈو راؤ پسر ملہار راؤ ضرب گولی سے مارا گیا ملہار راؤ نے غمگین ہوکر مہاراجہ سورجمل صاحب سے صلح کرلی کمہیر مین کہنڈو راؤ کی چہتری ابتک موجود ہے مہاراجہ سورجمل صاحب نے اس چہتری کے مصارف کیواسطے تین گانو مقرر کئے تہے ❊

بلد شمالی ۲۷ درجه ۴۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۷ درجه ۲۰ دقیقہ پر واقع ہے
داخل ہوا - برج کے بن جاتے نصف بہادون مین کا مہین آتی ہے عرض

بیانہ بلند سرزمین یہ پہاڑون کے سلسلون کے درمیان کسیقدر
باہم متوازی اور شمال مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہین آباد ہے
کل پہاڑ کے اوپر قدیم زمانہ کے مکانات بے شمار موجود ہین انہین سے

भीमलाठ مقدم قلعہ ہے اور اوسمین ایک بہیم لاٹھ نامی مینار ہے کہ جنوب کیطرف سے
بہت دور سے نظر آتی ہے زمانہ سابق مین بہت آباد ان شہر تہا مگر پھر
بتدریج زوال پاگیا خصوص اٹھارہوین صدی کے وسط مین جب مہاراجہ
صاحب بھرت پور نے اکثر پٹھان باشندون کو کہ بہت سرکش تہے نکالدیا
مگر پھر بہی آبادی زیادہ ہو گئی تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۴۹۱ع مین
جب سکندر لودہی دہلی کا پٹھان بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا یہہ قصبہ بڑی
رونق پر تہا اور سنہ ۱۵۲۶ مین بابرشاہ نے بیانہ کو ہندوستان کی نہایت
مشہور قلعات مین سے لکہا ہے اوس زمانہ مین بیانہ پر پٹھان رئیس قابض
تہا کہ اوس نے خالی کر کے بابر کو سپرد کردیا اوس سے دوسرے سال ایک
بیانہ کے قریب بابرشاہ اور سانگا رانا والی اودے پور کے درمیان سخت
لڑائی ہوئی تہی کہ اوسمین رانا کو شکست ہوئی عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۷
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ پر واقع ہے ؛
ایک ہندی مورخ نے بحوالہ کتاب مرآت آفتاب نما لکہا ہے کہ قدیم زمانہ
مین بال چند نامی راجہ فرید ون پادشاہ عجم کا ہم عصر تہا اوسکی مالوہ تک

بسکیٹ دینے کا اقرار کیا - مشرف نے اول قبول کیا اور عمر خان شروانی کو ساتھ لیجاکر کلید قلعہ سپرد کر دی مگر پھر قلعہ مین جاکر منحرف ہو گیا اور سامان جنگ کرنے لگا سکندر شاہ نے آگرہ کو کوچ کیا آگرہ مین ہیبت خان نے کہ وہ بھی مشرف کے متوسلون مین سے تھا قلعہ بیچ کے برسر مقابلہ ہوا پھر سلطان سکندر بیانہ کو واپس آیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا سنہ ۸۹۷ہجری مین اوسنے بیانہ فتح کیا اور اوسکے قریب اپنے نام سے سکندرہ گانو آباد کیا-

سکندر لودہی علم کا بہت شایق اور عالمون کا قدردان تھا اوسکے عہد مین فرہنگ سکندری اور طب سکندری کتابین تصنیف ہوئین اور بید سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئی سنہ ۹۲۳ہجری مین سلطان سکندر لودہی کا آگرہ مین انتقال ہوا سنہ ۹۴۱ہجری مین تاتار خان ابن علاؤالدین نبیرہ سلطان بہلول لودہی بیانہ مین فرمان روا تھا ہمایون بادشاہ نے بیانہ کو اوس سے چھین لیا اور اپنے بھائی ہندال مرزا کو متعین کیا بعد ازان تا وقت ہونے عملداری مہاراجہ صاحبان بھرتپور کے بیانہ مغلیہ سلطنت دہلی کے تحت مین رہا ✽

ویر بڑا قصبہ ہے اوسکے گرد خام فصیل ہے درمیان مین بہت بلند و مضبوط پختہ قلعہ ہے قلعہ کے اندر سرکاری محل اور کچہری کے وسیع مکانات ہین قلعہ سے شمال مغرب مین ایک باغ بنام پھول باڑی مشہور ہے اوسمین بھی اچھا محل ہے اور شہر سے مغرب مین ایک بہت بڑا باغ ہے کہ اوس کو نولکھا باغ کہتے ہین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱۸ دقیقہ

روپباس اگرچہ بہت چھوٹا قصبہ مگر قدیم ہے جس زمانہ مین اکبر بادشاہ
فتح پور سیکری مین رہتا تہا اکثر یہان سیر و شکار کیواسطے آتا تہا چنانچہ اوسوقت
کی تعمیر کے محل سنگ سرخ کے موجود ہین اب اونمین تحصیل و تہانہ کی کچہریان
ہین محل کے نیچے شمال مین پختہ دیوارون کا بہت اچہا تالاب ہے اوسمین
دوازدہ ماہ پانی رہتا ہے اور قصبہ سے جنوب مین بفاصلہ نصف میل
مہاراجہ بلونت سنگ صاحب عہد حکومت کا لگایا ہوا عمدہ باغ اور اوسمین
بارہ دری ہے ؛

پلیٹھہ سڑک آگرہ وجے پور پر پرگنہ بہوساور مین ایک قصبہ ہے یہان پलेठा
بہی مہاراجہ صاحبان پیشین کے وقت کا ایک بڑا محل ہے ؛

پہرسر پرگنہ اوچین مین بڑا گاؤن سید ون کی آبادی کا ہے قریباً تین سو پहरसर
گہر سیدون کے ایک خاندان سے ہین اکثر اونمین سے بہت بلند لیاقت
وصاحب علم و دولتمند ہین اور بعض معزز عہدون پر ممتاز ہین ؛

پہاڑی میوات مین ایک پرگنہ کا صدر ہے وہان صاحب خان
نامی خان زادہ پیر کی درگاہ ہے ؛

اس راج کے دیگر قصبات و دیہات یہہ ہین ۔

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
بہوساور	۲۷	۲	۷۷	۷	یہہ چہوٹا سا قصبہ کثرت سرد رختی سے بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے یہان کی زمین درخت اُگنے کو بہت موافق ہے کہ یہہ میوہ بافراط پیدا ہوتا ہے ۔	
بوکولی	۲۷	۱	۷۷	۳۶	سڑک آگرہ وتہوپور پر پرگنہ روپباس مین	वोकोली
بہنیرہ	۲۷	۹	۷۷	۳۷	راستہ آگرہ و بہرتپور پر ۲۸ میل بہرتپور سے ۔	बहनेरा
چکسانہ	۲۷	۱۱	۷۷	۴۳	راستہ آگرہ و بہرتپور پر بہرتپور سے ۱۱ میل مشرق مین ۔	चकसाना
گوردہا	۲۷	۳	۷۷	۲۰	بان گنگا ندی کے کنارہ پر اُتّار راستہ آگرہ و اجمیر ۔	गोरधा
گوپال گڈہ	۲۷	۴۰	۷۷	۷	مہاراجہ سورجمل جیتا کے زمانہ مین گوپال سنگہ نامی سردار نے آباد کیا تہا اب ایک پرگنہ واقع ملک میوات کا صدر ہے خام قلعہ ہے ۔	

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					لقب اختیار کیا اور کافرون کی کہوپریون سے میدان جنگ کے قریب پہاڑی پر ایک برج بنایا دولاکہہ فوج جسمین زیادہ تر سوار تہے بابر سے مقابل ہوئے تہے ؛
نکس	۲۷	۲۵	۷۷	۱۰	یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ملک میوات مین ہے یہان ظروف گلی بہت اچہے تیار ہوتے ہین ؛
فرسو	۲۷	۳	۷۷	۲۳	پرگنہ بیانہ مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر ایک گانوہی یہان مہاراجہ صاحب کا ایک مضبوط مکان بطور قلعہ کے ہے ؛

फरसो

تاریخ زمانہ قدیم

پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج اور حکیم وحید اللہ صاحب

بدایون والہ کی تصنیفات سے منتخب ہی

مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سری کرشن چندر آخرین اوتار کی اولاد مین ہین اور سری کرشن چندر کے بعد جتنے راجہ گذرے ہین اون کے نام جو حکیم وحید اللہ صاحب نے تحقیق کرکے لکہے ہین پشتون کی ترتیب سے لکہے جاتے ہین ؀

۱ سری کرشن چندر श्रीकृष्णचन्द्र	۲ پردم प्रद्युम	۳ انورد अनरुद	۴ رود रूद	۵ بجرنابہ वज्रनाभ
۶ کرت بہان कलभान	۷ چندرسین चन्द्रसेन	۸ روی سین रविसेन	۹ ترنمل دیو त्रणमलदेव	
۱۰ تراسین तिरासेन	۱۱ سکہن راج सरसनराज	۱۲ سنگہہ راج सिंघराज	۱۳ دہند راج धुंदराज	
۱۴ بلدیو बलदेव	۱۵ سیونت رائے सेवन्तराय	۱۶ دورسین दूरसेन	۱۷ ساونل بہوپ सांवलभूप	
۱۸ سرب جیت सर्वजीत	۱۹ بشن جیت विस्नुजीत	۲۰ اندرسین इन्द्रसेन	۲۱ نکہام निरवाम	

۲۲ درونتهه द्रुन्थ	۲۳ دہیراجیت धीराजीत	۲۴ سبل راے सबलराय	۲۵ بہدرا سنگه भद्रासिंह
۲۶ دہیرکنوار धीरकंवार	۲۷ کنہتہ بہوج कंथभोज	۲۸ سہن جیت सहनजीत	۲۹ کرم کنہتہ करमकन्थ
۳۰ بہدرسین भद्रसेन	۳۱ ساونت ریہہ सावन्तरेह	۳۲ دہن سنگه धनसिंह	۳۳ کسن بہان कृसभान
۳۴ بہودہرم बुधधर्म	۳۵ چہترسین छत्रसेन	۳۶ بدہ بیر बुधवीर	۳۷ ساونت सावन्त
۳۸ چندرسین चन्द्रसेन	۳۹ مہاسن महासन	۴۰ اکہے अक्षय	۴۱ بہیم سین भीमसेन
۴۲ اوگرسین उग्रसेन	۴۳ دہرم سین धर्मसेन	۴۴ بشن کیرت विसुकीर्ति	۴۵ بہیم سین भीमसेन
۴۶ بہوری باہ भूरिवाह	۴۷ کشن باہ कृसवाह	۴۸ اگرراج अगरराज	۴۹ انوکل راج अनुकुलराज
۵۰ لیکشربیر लेक्षरवीर	۵۱ کشن بدہ कृस्नबुद्ध	۵۲ سوستن بدہ सुस्नबुद्ध	۵۳ سنگرام جیت संग्रामजीत
۵۴ جدہ رتہہ शुद्धरथ	۵۵ ہیم انگدہ हेमअंगद	۵۶ اگنی جیت अग्निजीत	۵۷ کشن بدہ कृस्नबुद्ध

۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
اکہے ساد अखयसाह	راج روپ राजरूप	مدرسین सुदर्सेन	بہدراسین भद्रसेन
۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
نندراے नंदराय	بیرسین वीरसेन	سندپال सिंदपाल	جگت پال जगतपाल
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹
بٹل پال विटलपाल	سنگرام پال संग्रामपाल	کیرت پال कीर्तिपाल	بہوج پال भोजपाल
۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
تجہ پال नसपाल	اجہ پال अजपाल	برہم پال ब्रह्मपाल	چندرپال चंद्रपाल
	۷۴ سنت پال सन्तपाल		

تجے پال نے بیانہ کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کرکے تجے مندرگڈہ نام رکہا تہا اسی کے زمانہ مین محمود غزنوی اول مرتبہ سنہ ۱۰۰۱ء مین ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسوقت مین آنند پال راجہ لاہور تہا اوسکے اور سلطان محمود کے درمیان جنگ عظیم واقع ہوئی اور محمود نے فتح پائی اوسکے بہتیجے مسعود سالار غازی نے سنہ ۱۰۱۲ء مطابق سنہ ۴۱۲ ہجری مین بیانہ کو فتح کیا بعدازان محمود نے راجہ بہٹنیر سے لڑکر اوسکو بہی شکست دی اور بہت مال و زر لیکر ہندوستان سے معاودت کی۔ سنہ ۱۰۱۸ء مین محمود تیس ہزار سوار اور ایک لاکہہ پیادہ لیکر پہر ہندوستان پر عازم ہوا۔ اوسوقت میرٹہ مین راجہ سروپ دت اور بندرابن مین راجہ کلچند اور قنوج مین راجہ کورا اور بیانہ مین راجہ تجے پال

اور لاہور و دہلی مین راجہ سجے پال فرمان روا تھے محمود نے پشاور سے قنوج تک کل راجگان سے لڑائی کی اور بہت کشت وخون کے بعد لوٹ سے مالامال ہوکر پہر وطن کو گیا اوسکا تیسرا حملہ ۱۰۲۴ء مین گجرات پر ہوا کہ اوسمین مندر سومناتہہ کے کواڑ اور زر و جواہر جو شکستگی بت سے حاصل ہوئے تہے لے گیا ۞

سنہ ۱۰۴۳ مین شاہ ابو بکر قندہاری کہ خاندان محمود غزنوی کے معتمدون مین سے تہا بیانہ پر حملہ آور ہوا۔ راجہ جب مقابلہ کیواسطے سوار ہوا اپنی رانیون سے کہہ گیا تہا کہ فوج کی معاودت کے وقت اگر زرد نشان دیکہو تو اپنی فتح سمجہنا اور سیاہ دیکہو تو دشمن کی فتح سمجہنا اگرچہ راجہ کو فتح حاصل ہوئی اور خود ابو بکر قندہاری اس معرکہ مین مارا گیا کہ اوسکا مزار بیانہ مین موجود ہے مگر فتح کی خوشی مین ملازمان راجہ کو زرد نشان آگے رکہنے کا خیال نہ رہا سب آگے سیاہ نشان والے بیانہ کیطرف روانہ ہوئے۔ رانیون نے راجہ کی شکست سمجہکر خودکشی کی اور اپنے خون سے قلعہ بیانہ کے دروازہ پر پنجہ کے نقش لگائے کہ ابتک موجود ہین قبیلہ کی تباہی سے راجہ کو بہت افسوس ہوا اور دشمن کے تعاقب مین کابل کو جاکر وہان مرگیا۔ مگر ایک مورخ نے لکہا ہے کہ ابو بکر قندہاری کی فتح ہوئی تہی کہ اوس نے بیانہ پر قبضہ کیا اور راجہ کو نکالدیا ۞

जैपाल

تہن پال خلف بیجے پال کے بارہ فرزند ہوئے اونمین سے چار کے نام معلوم نہین ۔

थिनपाल

اوّل - دہرم پال جسکی اولاد مین مہاراجہ صاحب قرولی ہین ✤

دوم - چاندل کنوار جسکی اولاد بچہہ جادو کہلاتے ہین ✤

سوم - مدن پال جسکی اولاد مین بہرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین ✤

چہارم - سون پال جسکی اولاد بچہور مین ہین کہتے ہین کہ تہن پال مع پسران خود بیانہ سے خارج ہونیکے بعد دیہات وصحرا مین دفع الوقتی کرتا رہا ✤

مدن پال کے پانچ فرزند ہوئے -

سوہا ٹہاکر یا سوہی ٹہاکر جس نے موضع سنسنی مین اپنا قبضہ کیا ✤

کانٹہر دیو جو موضع سوگرسی ڈاگر جاٹون کو بیدخل کرکے خود قابض ہوا اور سوگروال مشہور رہوا ✤

بیرد یو موضع نوگانوہ واقع ملک دوآبہ مین سکن گزین ہنگا گوت سے مشہور ہوا ✤

بسنت پال موضع آندور علاقہ اکبرآباد مین اوسکی اولاد کا مدیریہ گوت ہوا ✤

سور دیو موضع کہوہ علاقہ دیگ مین رہا اوسکی اولاد مسلمان ہوکر خانزادہ مشہور ہوئی ✤

سوہا ٹہاکر جسے سوہی ٹہاکر بہی لکہا ہے ✤

سورہ ٹہاکر جسے پوراسا نونت بہی لکہا ہے ✤

لاکن سی جسے بہوپ چند بہی لکہا ہے ✤

مرحہ چند

بال چند تک جادو راجپوت تہے اسوقت مین سنسوال جاٹ ہوگئے

جकर اسطرح کہ عمر پیری تک اولاد نہوئی تب بال چند نے اپنی رانی کی صلاح سے ازدواج ثانی کی تجویز کی ایک روز ہرنی کیواسطے جنگل مین گیا تھا وہان ڈاگر گوت کا ایک جاٹ موضع جکر علاقہ ہنڈون سے اپنی منکوحہ عورت کو کہ سوہروت جاٹ ساکن ہوڈل کی دختر تھی لئے جاتا تھا بال چند نے اوسکا مال واسباب مع عورت کے لوٹ لیا اور عورت کو اپنے گھر مین رکھا اوس سے برجے اور سرجے دو پسر پیدا ہوئے - اس روایت پر راج بہرتپور کے سب لوگون کا یقین ہے اور قرولی کے لوگ بہی اسکی تصدیق کرتے ہین ٭

सुहरोत

बिरजे: सुरजे

مگر انگریزی مورخون نے اپنی تحقیقات سے قوم جاٹ کو ابتدا سے ہی علیحدہ لکہا ہے ٭

کہتے ہین کہ ہندوستان مین قومیہ وضع کا یعنی جسمین رعایا اپنے آقا و فرمانروا کی ہمقوم ہو صرف یہی ایک راج ہے - جاٹون کی قوم جسکو ٹوڈ صاحب نے مورخان زمانہ قدیم کے جنٹو اور ماسا جنٹو سے منسوب کیا ہے اور اسوجہہ سے یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے انگلستان مین سلطنت ٹیوٹونیہ قایم کی تہی ٭

जंट मासाजेंट

ट्यूटोनया

سترہوین صدی مین نواح ملتان سے اگر دوآب مین بطور کاشتکار مقیم ہوئے تہے مگر تاریخ مین اس سے پہلے وقت سے بہی اونکا ذکر ہے کیونکہ جنہون نے ۱۰۲۶ء مین محمود غزنوی کو سومناتھ سے بجانب وطن معاودت کرنے کیوقت اثنا راستہ تنگ کیا تھا اور جنکو اوسنے تباہ و

برباد کیا جاٹ تھے اور جنہوں نے سنہ ۱۳۹۸ع مین جب تیمور لنگ ملتان ہو کر دہلی کو آتا تہا اوسکا مقابلہ کیا جاٹ تہے اور جنہون نے سنہ ۱۵۲۵ع مین بابر شاہ کا ناک مین دم کیا وہ بہی جاٹ تہے - حسب تحریر صدر سترہوین صدی مین ملتان سے نقل وطن کر کے دوآبہ مین سکن گزین ہوئے وہان اون کی ذاتی بہادری کی وجہہ سے چند مرتبہ اون پر عتاب شاہی ہوا اور سخت تباہی پڑی مگر شاہنشاہ اورنگ زیب کے بعد سلطنت مین جو ضعف ہوا اوسمین اونکو عرصۂ زور آزمائی وجنگ آوری کا حل کیا مدعیان سلطنت کی مخالفت وناتفاقی کو موقع غنیمت سمجہکر اونہون نے بسرکردگی اپنے سرگروہ چوڑامن کے اپنے کاشت کے دیہات مین قلعات بناکر قزاقی مین شہرت حاصل کی اور اس لقب کی یہانتک صداقت پہونچائی کہ شاہنشاہ فرخ سیر کے شاہانہ مسکن کو بہی امان نہ بخشی ‌‌‌‌‌‌۔

برجے کی پانچ اولاد ہوئی -

راو جسکی اولاد رائے سیس پرگنہ اکہے گڈہ مین ہے ‌‌‌‌‌۔ राव रायसीस

بہاو جسکی اولاد اوسرانی پرگنہ کہیر مین ہے ‌‌‌‌۔ भाऊ ओसरानी

مے چند جسکی اولاد نوروسی پرگنہ بہرت پور مین ہے ‌‌‌‌۔ मेचंद नोरोसी

کے چند کی اولاد ستاری پرگنہ بہرت پور مین ہے ‌‌‌‌۔ केचंद सतारी

ارجن کی اولاد موضع جیہہ پرگنہ کہیر مین ہے ‌‌‌‌۔ अर्जुन जीह

سرجے برادر برجے پسر بال چند کے دو اخلاف ہوئے -

دہین - دہرم ‌‌‌‌۔ धेन धरम

چنانچہ دہرم کی اولاد اس تفصیل سے ہوئی

دہلین پسر سرجے ؛

بہیم پسر دہین کے نو اخلاف ہوئے - भीम

رائے سر موضع گارولی مین ؛ रायसर गारोली

ملہسی موضع پنگہور مین رہا ؛ मल्हसी

بیجے سر موضع پنگہور مین ؛ पिंघोर बिजेसर

اودے سر موضع پنواڑہ مین ؛ उदयसर

انی سر موضع تاکہ مین ؛ अनीसर ताखा

سانبہر موضع سننی مین ؛ सांभर

پوہکر موضع ریہولی مین ؛ पोहकर रेवोली

سوبر ؛ सोवर

مکٹی سر ؛ मुकटीसर

مالہن سر پسر دوم دہین جسے ملہسی ویلسی بہی لکہا ہے - اس سے پنگہور کی ریاست قایم ہوئی اور اوسکے دو فرزند تھے - मल्हसर मल्हसी

کرم سر - بہوج سر ؛ करमसर भोजसर

کرم سر کے دو پسر ہوئے - ماہب - بہت ماہب صاحب اولاد تہا مگر کوئی موضع آباد نکیا - بہت پسر دوم سے تین فرزند ہوئے - माहब बहत

اندراج اوار و سوارن رہتے مین ؛ इन्द्रराज अवार सूरान

جگراج موضع کاسوٹ مین ؛ जुगराज कासोट

کلو ؛ कलू

[۵۷] بھوج سمر برادر کرم سر پسر ملہہ سر سے تین فرزند ہوئے —

[۵۸] کانگدیو سنگھولی وجنولی واقع میان دوآب قریب بلدیو جی مین ۔ .... गांगदेव सिंघोली जन्होली

[۵۸] کامدیو ۔ .... कामदेव

[۵۸] رامدیو موضع کھوہری مین ۔ .... रामदेव खोहरी

[۵۸] کامدیو کے دو پسر ہوئے —

[۵۹] بھوری سنگھ بنگھور سی سنسنی مین آیا ۔ .... भूरीसिंह

[۵۹] سوری سنگھ موضع استہاون مین ۔ .... सूरीसिंह अस्थावन

[۵۹] بھور سنگھ کی پانچ اولاد ہوئی —

[۶۰] روڑیا سنگھ ۔ .... रुड़यासिंह

[۶۰] اچپل ۔ .... अचपल

[۶۰] ہنونت ۔ .... हनवंत

[۶۰] پورن ۔ .... पूरन

[۶۰] ناہر سنگھ ۔ .... नाहरसिंह

[۶۰] روڑیا سنگھ سے چار فرزند ہوئے —

[۶۱] سنگھا ۔ .... सिंघा

[۶۱] بجے ۔ .... विजई

[۶۱] اتو ۔ .... अतू

[۶۱] رانگی ۔ .... रायगी

[۶۱] بجے کے دو پسر ہوئے —

مدّو ٭ .... मद्दू

گوکل جسے کہارم بھی کہتے تھے ٭ .... गोकुल खारम

۹۲ مدّو کے چار پسر ہوئے ....

سندراج ٭ .... संदराज

اولا ٭ .... ओला

جھمن ٭ .... झम्मन

سمن ٭ .... समन

۹۳ سندراج کی تین اولاد ہوئی ....

پرتھی راج ٭ .... पृथीराज

بھوج ٭ .... भोज

گنگو ٭ .... गंगू

۹۴ پرتھی راج کے پانچ فرزند ہوئے ....

حسن ۔ مکن ۔ جمال ۔ اسی ۔ پرتاپ ٭ .... हसन मकन जमाल आसी

۹۵ مکن کے چار پسر ہوئے ....

کرم سر ۔ پہاڑی ۔ عمادی ۔ خان چند ٭ .... करम सर पहाड़ी अमादी खानचंद

۹۶ خان چند کے چار اخلاف ہوئے ....

زین خان ۔ جھوجھا ۔ برج ۔ بھگونت ٭ .... ज़ैनखां झूझा बृज भगवंत

۹۷ برج کی سات اولاد ہوئی ....

گج سنگ ۔ بدھ سنگ ۔ اتے رام ۔ بھاو سنگ ۔ کسل سنگ ۔ اوجھرہ ۔ چورامن .... गजसिंह

चूरामन ओझरा कुसलसिंह भावसिंह अतराम बुधसिंह

۹۸ بہاو سنگہ کے دو اخلاف ہوئے۔

وदनसिंह ۱ مہاراجہ بدن سنگہ صاحب ۞

रूपसिंह ۲ روپ سنگہ ۞

۹۹ مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کے چھبیس فرزند ہوئے۔

सुखराम भीमसिंह सकतसिंह हिम्मतसिंह परतापसिंह रामबल अखयसिंह गुमानसिंह मानसिंह सुल्तानसिंह जोधसिंह सभाराम देवीसिंह मेदसिंह खेमकरन भवानीसिंह दलेलसिंह दूलहराम रामकिशन खुशालसिंह लालसिंह बल्लूराम बिजयसिंह बीरनरायण उदयसिंह

سکہرام - بہیم سنگ - سکت سنگ - ہمت سنگ - یہہ چاروں خورد سالی میں مرگئے - مہاراجہ سورجمل صاحب - پرتاب سنگہ - رام بل - اکہے سنگہ - گمان سنگہ - مان سنگہ - سلطان سنگہ - جودہ سنگہ - سبہا رام - دیبی سنگہ - میدسنگہ - کہیم کرن - بہوانی سنگہ - دلیل سنگہ - دولہ رام - رام کشن - خوشحال سنگہ - لال سنگہ - بلورام - بیجے سنگہ - بیرنراین - اودے سنگہ -

مہاراجہ سورجمل صاحب کے پانچ اخلاف ہوئے۔

مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب - ناہر سنگہ - مہاراجہ رتن سنگہ صاحب - راو نول سنگہ - مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب ۞

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کے چار فرزند ہوئے۔

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب - مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب - راو پرتہی سنگہ पिरथीसिंह

راو لچہمن سنگہ صاحب ۞ लछिमनसिंह

تفصیل اولاد راو لچہمن سنگہ

درجن سال दुरजनसाल	مادہو سنگہ माधोसिंह	امراو سنگہ उमरावसिंह	بختاور سنگہ बखतावरसिंह
جگت سنگہ و مکند سنگہ मकुंदसिंह जगतसिंह پسران درجن سال		راو اجیت سنگہ अजीतसिंह خلف امراو سنگہ	

۱۰۲ مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب ❖

۱۰۳ مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب ❖

۱۰۴ سری مہاراجہ دہراج برجیندر سوائی جسونت سنگہ
صاحب بہادر بہادر جنگ نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا ❖

۱۰۵ سری مہاراج کنوار رام سنگہ صاحب ❖

مدت حکمرانی مہاراجہ صاحبان بھرتپور

نمبر	نام مہاراجہ صاحب	ابتدا	لغایت	مدت
۱	مہاراجہ بدن سنگھ صاحب	چیت سدی ۱ سمت ۱۷۷۹	جیٹھ سدی ۱۰ سمت ۱۸۱۲	[illegible] سال دو ماہ ۱۰ یوم
۲	مہاراجہ سورجمل صاحب	جیٹھ سدی ۱۲ سمت ۱۸۱۲	پوس بدی ۱۲ سمت ۱۸۲۰	[illegible] سال ۶ ماہ ۱۵ یوم
۳	مہاراجہ جواہر سنگھ صاحب	پوس بدی ۱۳ سمت ۱۸۲۰	ساون سدی ۱۵ سمت ۱۸۲۵	[illegible] سال ۷ ماہ ۱۷ یوم
۴	مہاراجہ رتن سنگھ صاحب	بھادون بدی ۱ سمت ۱۸۲۵	چیت سدی ۵ سمت ۱۸۲۶	۷ ماہ ۲۰ یوم
۵	مہاراجہ کیہری سنگھ صاحب	چیت سدی ۱ سمت ۱۸۲۶	چیت بدی ۱۵ سمت ۱۸۳۴	[illegible] سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم
۶	مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب	چیت سدی ۱ سمت ۱۸۳۴	اگھن سدی ۱۵ سمت ۱۸۶۲	[illegible] سال ۸ ماہ ۱۵ یوم
۷	مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب	پوس بدی ۱ سمت ۱۸۶۲	اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۸۰	[illegible] سال ۹ ماہ ۱۹ یوم
۸	مہاراجہ بلدیو سنگھ صاحب	اسوج سدی ۵ سمت ۱۸۸۰	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱	یک سال ۵ ماہ ۱۹ یوم
۹	راو درجن سال	چیت بدی ۹ سمت ۱۸۸۱	پوس سدی ۱۰ سمت ۱۸۸۲	۹ ماہ ۱۷ یوم
۱۰	مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب	پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۲	پھاگن سدی ۱۰ سمت ۱۹۰۹	[illegible] سال دو ماہ ۲ یوم
۱۱	سری مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی۔ سی۔ ایس آئی	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ شادی ہوئی اسا ڑھ بدی ۲ سمت ۱۹۱۱ مسند نشین ہوئے	تا ابد	

واقعات سلف

ابتدائی بود و باش اس خاندان کی موضع سِنسنی اور تہون مین تہی جہان بدن سنگہ صاحب موضع سنسنی مین کہ اب داخل پرگنہ دیگ ہے حکمران تہی اونہون نے وہان قلعہ تعمیر کرایا اور اول تیس گانو پر قابض تہے بعد ازان حال موضع تہون پر کہ اب پرگنہ نگر مین ہے راجارام پسر بہگونت خلف خانچند قابض تہا یہہ شخص علاقہ تہانہ آؤ مین غارتگری کیا کرتا تہا اسوجہ سے گرفتار ہوکر مارا گیا اوسکا بیٹا فتح سنگہ تہا مگر اوسکو اپنی قوم کے خوش رکہنے کی لیاقت نہ تہی کل سنسنوالون نے جمع ہوکے فتح سنگہ کو خارج کیا اور چورامن ولد برج ابن خانچند کو بجاے اوسکے سردار کیا اوسنے تہون مین قلعہ تعمیر کرایا اوسکے قبضہ مین اسّی دیہات تہے اور اکثر دیہات سے خراج لیا کرتا تہا۔

सिनसनी
थून
आऊ

رستم جاٹ سوگریہ ساکن موضع تہیہ متصل بہرت پور مع اپنے فرزندان ہیرامن و کتہہ رام و چورامن و کہیکرن و کرپارام کے اپنے بہائیون سے لڑا اور زمیندران قوم برہمن کہیڑا پتی سے سازش کرکے بہرت پور مین مکان بنایا بیشتر کار زراعت اور چوپان گری اور مزدوری سے اوقات کرتا تہا اوسکے بیٹے کو آگاہ پور مین اشرفیان پائین اس ذریعہ سے گہوڑے خرید کئے اور خام قلعہ تیار کرکے غارتگری کرنے لگا اور کہیکرن اپنے بیٹے کو تہون مین بہیجکر چورامن سے اتفاق کیا اور دونون نے بالاتفاق لوٹ

रुस्तम
तिहया
सोगरया
हीरामन
कथराम
खेमकरण
किरपाराम
खेड़ापती
आगाहपुर

غارتگری کی کہ دہلی اجمیر و گوالیار و آگرہ کا راستہ بند کر دیا ✤

بظہور اس بدنظمی کے فرخ سیر بادشاہ دہلی نے حسن علیخان سید بارہہ کو ٹہاکر چورامن کے پاس بہیجا اور بخطاب راہدار خان اور پانچ پرگنات نگر و کٹھومر و ندبہی و ہیلک و آو دیگر غارتگری سے منع کیا اور اسیطرح محمد امین خان اور اوسکے پسر قمر الدین کو رستم جاٹ اور اوسکے پسر کہیم کرن کے پاس بہیجکر بعطاے خطاب بہادری و دیہات بہرت پور و ملاح و آگاہ و بارہہ و اکبران و چند دیگر دیہات پرگنہ روپباس دیگر رہزنی سے باز رکہا اور انسداد واردات کیا ✤

कठूमर
मदवई
हेलक
आऊ
मलाह
बारहा
इकरन

مگر یہہ تدبیر کچہہ کارگر نہوئی تب سید ان فرمانرواے وقت نے سمت ۱۷۷۱ مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کو اخراج چورامن کیواسطے دہلی سے متعین کیا مگر جاٹون نے اپنے اقتدار و تسلط کے ابتدائی وقت مین ہی شجاعت و جوانمردی کی ایسی داد دی کہ اوس سے زمانہ حال تک اون کی شہرت و نیکنامی بدستور قایم ہے یعنی حملہ آورون کو شکست فاش دیکر نکالدیا ✤

سمت ۱۷۷۸ مین ٹہاکر چورامن بعلت قبضہ محکم سنگہ پسر خود زہر کہاکر فوت ہوا محکم سنگہ نے والی ریاست ہوکے بدمعاشون سے اتفاق کیا اور غمازون کے کہنے سے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب خلف بہاو سنگہ ابن خان چند سے نا اتفاقی پیدا کی بلکہ موقع پاکر اونکو قید کر لیا کہ قوم کے سب لوگون نے جمع ہوکے اونکو رہا کرایا ✤

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب جے پور جاکر مہاراجہ سوائی جے سنگہ کو اخراج
محکم سنگہ کیواسطے لائے اور اپنی تجویز سے لڑائی شروع کی اس مرتبہ جاٹ
کے مقابلہ مین جاٹ تھے محکم سنگہ کو بازی پانا محال ہوا آخرکار شکست
کہاکر بہاگ گیا مہاراجہ بدن سنگہ صاحب تہون پر قابض ہوئے
مشہور ہے کہ محکم سنگہ نے اپنے قلعہ کے نیچے سرنگ لگا رکہی تہی اور چاہتا
تہا کہ جس وقت فتح مند قلعہ مین داخل ہون آگ دیکر سبکو خاک مین ملا
مگر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب اپنی قوم کے فن و فریب سے واقف تہے ا
نے ایسی تدبیر کی کہ اوسکی شرارت پیش نگئی مہاراجہ سوائی جے سنگہ ا
حسن تدبیری سے بہت خوش اور شکرگذار ہوئے ؛

اگرچہ بہرت پور کے مورخون نے اس معرکہ کا محکم سنگہ خلف چورامن سے وقو
مین آنا لکہا ہے مگر ایک انگریزی مورخ نے لکہا ہے کہ یہہ لڑائی بہی چو
سے ہوئی تہی اور بعد شکست کے چورامن اور محکم سنگہ دونون مفرور
ہوئے الغرض مہاراجہ بدن سنگہ صاحب فتحیاب ہوگئے اور کل قوم کو
حاصل کرکے دیگ مین حکمران ہوئے اور مقامات دیگ و کمہیر وغیرہ مین قلعا
تعمیر کرائے ؛

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کے بائیس اخلاف تہے مگر اونمین سب سے ہوشیا
و جوانمرد کنور سورجمل صاحب تہے کہ اونہون نے دس برس کی عمر
نگاہداشت فوج و ملک گیری شروع کی جو ہمت و شجاعت کہ بزرگوا
تدبیرات کو عمل مین لانے کیواسطے مطلوب تہی اون کی ذات مین جمع

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے اکیس صاحبزادون کیواسطے جنمین سے سولہ
کی اولاد موجود ہے سولہ ٹہاکرون کی کوٹریون کے نام سے مشہور
ہے علیحدہ معاش مقرر کرکے اپنی حیات مین کنور سورجمل صاحب خلف
اکبر کو کہ انکی حسن لیاقتی اور بہادری پر اطمینان کلی ہوگیا تہا انتظام
راج سپرد کردیا اور خود تارک الدنیا ہوگئے ؛

کنور سورجمل صاحب نے سمت ۱۷۸۹ مین بہرتپور پر شبخون مارکے ٹہاکر کہیمکرن
کو جو کہیماکر کے مشہور تہا خارج کیا اور اوسکے گڑہ کو مسمار کرکے اپنا فراخ تر
قلعہ تعمیر کرایا اور دیگ کے مشہور محلات کہ نہایت عمدہ عمارت ہے انکے
عہد حکومت مین تیار ہوئے ؛

اکثر اوقات کنور سورجمل صاحب سیر و شکار مین مشغول رہتے تہے ایک روز
بمقام نوح جہیل مصروف صید افگنی تہے کہ یکایک نواب فتح علیخان ولد
ثابت خان کا وکیل کہ نواب مذکور پرگنات نواح کول پر قابض ہونے
سے مورد عتاب شاہی ہوا تہا حاضر ہوا اور عرض کی کہ محمد شاہ بادشاہ
نے اسد خان وزیر کو مع دس ہزار سوار اور توپخانہ کے نواب فتح علیخان
کے اخراج کیواسطے متعین کیا ہے اور اوس نے جیور و ٹپل و اکہلہ
و جہنڈوس و خورجہ مقامات پر قبض و دخل کرلیا ہے نواب موصوف
آپ سے مدد کا خواستگار ہے کنور صاحب نے نواب کی دستگیری منظور
کرکے ملاقات کے واسطے کہلا بہیجا عند الملاقات عہد و پیمان واثق ہوا
اور نواب اپنی فرودگاہ کو واپس گیا جسوقت اسد خان مع فوج کے

जेवर
टप्पल
[illegible]
पंडोस
खुरजा

ے

نوح چند دس ہین آیا کنور صاحب بہی اوسی مقام پر پہونچے اونکی مددسی
ہمت پاکر نواب فتح علیخان مع راؤ بہادر سنگہ گہاسیڑہ والہ اون کے شامل घासेड़ा
ہوا اور اسد خان کے پاس پیغام بہیجا کہ کول قدیم سے ہمارا ہے اور ہم
بہی سوروثی بادشاہی خانہ زاد ہین یا تو اس ارادہ سے درگذر کرو
ورنہ لڑائی کیواسطے تیار ہو۔ اسد خان نے بہت خفگی سے فتح علیخان کے
وکیل کو رخصت کیا اور فوج کو حملہ کرنیکا حکم دیا افسرون نے فوج کی قلت
پر نظر کرکے کہ صرف پانچ ہزار تھی دو تین روز کی مہلت چاہی کہ اس عرصہ
مین دیگر فوج آجاوے تب حملہ کرین اسد خان نے بخوف اعانت کنور
سورجمل صاحب توقف مناسب نہ سمجہا الغرض پہر پہر رات باقی رہے سے
اسد خان حملہ آور ہوا اسطرف سے کنور سورجمل صاحب مع راجپوتان کچہواہہ
وراٹہوڑ وچوہان وچندیلہ وجاٹان سنسوال وکہوٹیل وسوگروال و सिन्सिलवार खुटेल सोगरवार
چاہر وبہونگڑہ ورتوار وکہنوارہ ونوح ڈال وہینگا وڈاگر وچہادرہ चाहरवाल भोगडा
ونسواریہ سوار ہوئے ایک ہزار سوار سے گوکل رام گوڑ اور سات ہزار रतवार
سوار سے پرتاب سنگہ کچہوایہ کو بجانب راست اور پانچ ہزار سوار سے برج سنگہ खनवारा नूहवाल
کو بجانب چپ مقرر کیا۔ اور رام چندر کنور وٹہاکر سوٹیکرہ وفتح سنگہ بیس हौगा
وسمیر سنگہ چندیلہ ومید سنگہ چوہان کو ہراول بنایا اور گج سنگہ وشیو سنگہ و डागर चढ़ादरा नसवारया
اودے سنگہ وہرنراین بیس کو ہمرکاب رکہا اوسوقت فتح علیخان بہی
مع دو ہزار سوار سیدان جنگ مین پہونچا اور چار گہڑی دن چڑہے تک
عساکرین مین بازار جنگ گرم رہا اول اسد خان کی فوج نے کنور سورجمل

و فتح علیخان کی فوج سکے بہت آدمی ہلاک کیئے فتح علیخان کی فوج ہراسان ہوئی
اوس سلنے ہاتھی سے اوترکر پاے ثبات قایم کیئے کنور سورجمل صاحب سنے
اوسکو مضطرب دیکھکر تشفی کی اور اپنی فوج سے یکبارگی حملہ کرکے دشمن کو
شکست دی اسدخان گولہ سے مارا گیا فوج منتشر ہوئی کنور سورجمل صاحب
بعد حصول فتح نواب فتح علیخان کو کول مین مختار کرکے دارالریاست کو واپس
آئے ❊

مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کے انتقال پر ایشری سنگہ و مادہو سنگہ
اون کے پسران مین باہم مسندنشینی پر فساد ہوا مادہو سنگہ نے ملہار راو
ہلکر کو اپنی مدد پر بلایا ایشری سنگہ مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے خواستگار
امداد ہوا اونہون نے کنور سورجمل صاحب کو مع شمبہو رام و سکہرام سرداران
و دس ہزار سوار و چار ہزار پیادہ جے پور بہیجا اول معتمدان راج نے
دور تک اور بعد ازان مہاراجہ ایشری سنگہ نے کسیقدر فاصلہ تک
استقبال کیا اور موتی ڈونگری پر دیرہ کرایا دونون متفق ہوکر دشمنون
سے برسر مقابلہ ہوئے عرصہ تک بازار جنگ گرم رہا آخرکار ملہار راو کو
شکست ہوئی مگر انجام مین اوس نے مادہو سنگہ کو دو پرگنہ دلوا کر
اوسکی ننہال مین بمقام اودے پور بہیجدیا ایشری سنگہ نے کنور سورجمل
صاحب کو تحفہ جات بیش بہا پیشکش کرکے رخصت کیا ❊

ہنوز انصرام کار مہاراجہ ایشری سنگہ کے بعد چند روز آرام سے نگذرے
تہے کہ پہر فکر درپیش ہوا یعنی بوصول عرضی ملازمان دریافت ہوا کہ بادشاہ

جسعلی نے نواب اسد خان کے جنگ علی گڈہ مین شکست کہا کر قتل ہونے پر
افروختہ ہوکر بخشی صلابت خان کو مع علی قلی و رستم خان وحکیم خان وکبری
و فتح علی وغیرہ دیگر امرا و راجگان کے بجمعیت تیس ہزار سوار مہاراجہ بدنسنگہ
صاحب و کنور سورجمل صاحب کی بیدخلی کیواسطے متعین کیا ہے اگر جلد تدبیر
نکیجاوے تو یقین ہے دشمن غالب آجاوے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے
کنور سورج مل کو مع فوج مقابلہ کیواسطے بہیجا اونہون نے نوگانوہ واقع نोगावा
میوات مین دیرہ کیا اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو بخشی کے پاس
بہیجکر پیغام دیا کہ عرصہ سے اس ملک کا انتظام بادشاہی نے ہمکو سپرد
ہے آپ نے کس ارادہ سے اسطرف قدم رنجہ فرمایا ہے بخشی نے اس
بات پر تبسم کرکے کہا کہ ہنوز آپ کو معلوم نہین ہے کہ بادشاہ نے بوجہ
قدامت اکبرآباد وگوالیار و ہنڈون و بیانہ و ہوڈل و پلول و میوات
و سنداہ و متہرا و دوآبہ وغیرہ ممالک کی بخشی گری پر مجہکو سرفراز کیا ہے
اسمین سے جو ملک تمہارے قبضہ مین ہو اوسکو چہوڑ دو اور دو کرور
روپیہ نذرانہ لیکر بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہو تا کہ آفت سے بچو کیونکہ
تم نے اسد خان بندہ بادشاہی کو مارا ہے اور نافرمانی اختیار کی ہے
اگر یہہ منظور نہو تو آمادہ جنگ ہو وکیل نے جواب مین کہا کہ کنور سورجمل صاحب
بہی یکے از متوسلان شاہی ہین اور ظل حمایت بادشاہ مین دہلی و آگرہ
کے درمیان ریاست پیدا کی ہے آپ کو ایک بسوہ زمین نہ دینگے اور رخصت
ہوکر واپس آیا کنور سورجمل صاحب نے مع فوج جاکر صلابت خان کو گہیر لیا

کہ اوسکی فوج سے آب و دانہ تنگ ہو گئی آخرکار مقابلہ ہوا علی قلی و فتح علی
و کبیر بیگ مفرور ہو گئے مگر رستم خان و حکیم خان لڑتے رہے ہرنراین ولد
شمبہو رام نے رستم خان کے ہاتہی پر حملہ کیا حکیم خان نے اوسکے تیر مارا
اوس نے تیر نکالکر رستم خان کے نیزہ مارا اور اوسے زمین سے
گرا لیا حکیم خان نے پہر تیر چلایا مگر کارگر نہوا اور وہ خود مارا گیا مگر اسی
عرصہ میں ہمراہیان رستم خان نے ہرنراین کو بہی مار لیا اس لڑائی
میں کنور سورجمل صاحب کے ساتہہ سے پرتاب سنگہ کچہواہہ و بلرام
و شیو سنگہ و محمد پناہ و رتنا و ہرنراین سردار مارے گئے اور فریق مخالف
سے حکیم خان و رستم خان دونون کام آئے کنور سورجمل صاحب کی فتح
ہوئی پہر صلابت خان نے صلح کر لی کنور سورجمل صاحب نے اپنے صاحبزادہ
لالہ جواہر سنگہ صاحب کو اوسکے ساتہہ بہیجا اور وہ ملک ڈہونڈار یعنی
جے پور کو عازم ہوا ۞

جب نول راے کارپرداز نواب منصور علیخان صفدر جنگ کا ہمراہ افغانان
قوم بنگش میں مارا گیا نواب ممدوح نے بادشاہ کیخدمت میں عرض کی کہ
احمد خان برادر قایم خان بنگش ملک و پرگنات کی آبادی میں خلل انداز
ہوتا ہے اگر چندے وہ اسیطرح رہیگا تو اوسکا مقابلہ مشکل ہوجاویگا
بادشاہ نے یہہ عرض سنکے اوسی وزیر کو باغیون کی سرکوبی کیواسطے
متعین کیا وزیر نے دس ہزار پیادہ و بارہ ہزار سوار و توپخانہ و خزانہ
و دیگر سامان جنگ لیکر اور خلعت و شمشیر حاصل کر کے دہلی سے دریا جمنا کو

عبور کیا اور دوسرے روز مین کول پہونچا اور راؤ گہاسیٹرہ کو بجمعیت دوہزار
سواروں کے اپنے شامل کیا اور کنور سورج مل صاحب کو بذریعہ خط مدد
کیواسطے طلب کیا اور یہہ بہی لکہا کہ میری اس تحریر کو جا کما نہ تصور نکرین
بلکہ دوستانہ کنور سورجمل صاحب بمقام سہار تھے اونہون نے مہاراجہ سہار
بدن سنگہ صاحب سے اجازت چاہی مہاراجہ بدن سنگہ صاحب
نے جواب لکہا کہ حسب الطلب نواب جانیکا مضایقہ نہین مگر بنظر دوراندیشی
ہوشیار رہنا چاہیے اور مسلمانون کے قول پر اعتبار نکرنا چاہیے کنور
صاحب موصوف بجمعیت پندرہ ہزار سوار کول مین پہونچے نواب نے مسمی
اسمعیل نامی ایک شخص کو استقبال کیواسطے بہیجا نواب سے ملاقات
ہوئی اوس نے عندالملاقات کہا کہ آپکے چچا روپ سنگہ اور ہمارے والد
شہادت خان کے درمیان قدیم سے یگانگت تہی اب وہ زیادہ مستحکم
ہوئی اونہون نے بمقابلہ افغانان مدد کرنیکا اقرار کیا دوسرے روز
نواب نے ملاقات بازدید کی اسکے بعد کوچ کرکے نو لکہا باغ مین ڈیرہ کیا
اور فوج کو سمہالا تو کل فوج لاکہہ سے زیادہ تہی کالی ندی کا عبور کرکے कालीनदी
بمقام کاسگنج لڑائی ٹہیری نواب نے شیر جنگ خان اور بہادر سنگہ کو بجانب फारुखाज
یمین اور میر بنکہ اور رمضانی خان کو طرف یسار مقرر کیا اور عیسیٰ خان
اور کنور سورجمل صاحب فوج کے ہراول ہوئے احمد خان افغان کو بہی
اس حال کی خبر پہونچی وہ مستعد جنگ ہوا اور اوسکی مدد کیواسطے دس ہزار
سوار گنگا پار سے تیار ہوئے کنور سورجمل صاحب نے راس کلان گہوڑون کے

سوار لڑائی کیواسطے رکہے اور خور دراس کی رسد رسانی پر متعین کئے اور
نجابت خاص افغانون سے لڑائی شروع کی احمد خان نے وکیل بخدمت کنور
سورجمل صاحب بہیجکر کہلایا کہ بہائی قایم خان نے جنگ روہیلہ مین وفات
پائی اس موقع کو غنیمت سمجہکر منصور علی خان نے اس ملک کی ضبطی کی اجازت
لی تہی مین اسبات کو سنکر مع بہابہی صاحبہ یعنی زوجہ قایم خان کے
نواب کے پاس گیا اور کل مال ومتاع نذر کیا اور بادشاہ کیخدمت مین
معاملہ پیش کیا نواب نے ظاہر داری سے خاطر و تسلی کرکے قسم کہائی مگر
دل سے کینہ رفع نکیا اور مطلق رحم نکرکے ہم سے لڑائی شروع کی ہے آپ
ایسے بے ایمان کی مدد کرتے ہین نازیبا ہے مناسب ہے کہ اس معاملہ سے
علیحدہ ہوجاوین کنور صاحب نے جواب دیا اب بر سر مقابلہ آگئے صلح کی
گنجایش نہین ہے اگر پیشتر سے کہتے تو ایسا کیا جاتا کنور صاحب اور عیسیٰ خان
نے نواب سے جلد لڑائی کرنے کی تاکید کی چنانچہ آمادہ جنگ ہوئے اوسطرف
سے احمد خان مع فرزند محمد علی و شادلخان و جبلش خان کے عیسیٰ خان
و میر سنگہ و اسمعیل وغیرہ سواران ہمراہی نواب پر حملہ کیا اور عیسیٰ خان
مارا گیا اور نواب کی فوج منفرور ہوئی اور نواب جان سلامت لے گیا
رستم خان افغان دس ہزار سوار سے کنور سورجمل صاحب کا مقابلہ کرتا
رہا اس لڑائی مین کنور سورجمل صاحب کے ساتہ بلو سنگہ چودہری گڑہ
والہ و جیون سنگہ و صاحب رام و سکہہ رام و کہوشحال برہمن و ہری سنگہ
و صورت رام و تلوک چند تہے کہ منجملہ اون کے بلو سنگہ و صورت رام

وکہوہٹہ وتلوک چند وہبی سنگہ مارے گئے اور کل فوج نے داد شجاعت دی
کر افغان بہی بہت مارے گئے آخرکار رستم خان بہی مع چہہ ہزار سوار بدن
کے مارا گیا اور باقیماندہ فوج مفرور ہوئی ہمراہیان کنور سورجمل صاحب نے
دس کوس تک اونکا تعاقب کیا خود کنور صاحب ساتہہ سوار وں کے میدان
جنگ پر رہے بہر معاودت فرمائی کہ متہرا مین کل لشکر جمع ہوا بعد روانگی نواب کے
کنور صاحب دیگ مین داخل ہوئے +

نواب منصور علی خان روہیلہ افغانون سے شکست پاکر دہلی مین گیا تو کار
سلطنت مین خلل واقع ہوا اگر ارادہ جنگ کرکے ملہار راؤ ہلکر کو مدد کیواسطے
بلایا وہ پچاس ہزار سوار لیکر آیا نواب نے اوس سے ملکر خوشی حاصل کی
اور فی الفور دونون جمادی الاول ۱۱۶۴ھ مین بالاجتماع عازم ہوئے
اور ایک کیواسطے کنور سورجمل صاحب کو ساتہہ لیا عبور دریاے جمن کرکے
نوح شمس آباد مئو مین سرحد افغانان پر پہونچے اوسطرف سے سعد اللہ خان
خلف نواب علی محمد خان روہیلہ رامپور افغانون کی مدد کیواسطے آیا کہ
افغان بافسری احمد خان بنگش برسرمقابلہ آئے کنور سورجمل صاحب و
ملہار راؤ ہلکر نے حملہ کیا عرصہ تک لڑائی ہوئی آخرکار دس بارہ ہزار قتل
ومجروح ہوکے افغان بہاگے کنور سورجمل صاحب نے فتح کی خبر جلد نواب
کے پاس بہیجی افغانون نے ملہار راؤ سے اتحاد پیدا کیا اور نواب سے
پیچہا چہوڑا یا ملک کے تین حصہ کرکے ایک ملہار راؤ کو اور دوسرا نواب
منصور علیخان صفدر جنگ کو دیا اور تیسرا خود رکہا نواب براستہ دوآبہ گنگ

عازم ملک مشرقی ہوا اور کنور سورجمل صاحب اپنے ملک کو آئے ۔

सोहना ایک دفعہ میناہا سے ساکن گہاسیڑہ پرگنہ سوہنہ کنور سورجمل صاحب کے لشکر کے اذنٹون کو چرا لیگئے کنور صاحب نے راؤ بہادر سنگہ والی گہاسیڑہ کو کہ بڑگوجر راجپوت تہا واپسی شتران اور سزادہی مجرمان کیواسطے لکھا اوس نے کچھہ تعمیل نکی کنور صاحب کو یہہ امر ناگوار ہوا گہاسیڑہ کے راؤ نے افغانون کی لڑائی مین طرح دی چنانچہ نواب صفدر جنگ نے بمشورہ کنور سورجمل صاحب اوسکی بدکرداری سے پادشاہ کو مطلع کرکے اوسکی سزادہی کی اجازت حاصل کی اور یہہ خدمت بہی بعطاء خلعت و شمشیر و سپر کنور سورجمل صاحب کو سپرد کی کنور صاحب نے وطن مین آکر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے اجازت

कोल لی اور کوچ کرکے کول یعنی علیگڈہ پہونچے وہان فوج کی موجودات سے

जवार بعد ازان بمقام جوار داخل ہوئے اور لالہ جواہر سنگہ صاحب بہی حسب الطلب مع جمعیت شامل ہوئے گہاسیڑہ مین بہت مضبوط قلعہ دو کوس کے احاطہ کا تہا اندر پانی بکثرت تہا اور گرد خندق پختہ و پُرآب بہت عمیق تھی قلعہ کے اندر آٹھہ ہزار فوج کی جمعیت حفاظت کیواسطے تہی فوج کی آمد سنکر بہادر سنگہ نے صلح کیواسطے وکیل بہیجا مگر صلح نہو سکی فوج حملہ آور نے پہونچکر قلعہ کا محاصرہ کیا ۔ سمت جنوب مین لالہ جواہر سنگہ صاحب مع رتن سنگہ راجہ سیٹہ ہو و ہمت سنگہ و کشل سنگہ و بست رام گوتم و کشن سنگہ و سارہ دول سنگہ مع برادر زادگان و سکہرام و بخشی موہن رام و راجہ رام و سوہن رام چوہان و تلکا و دہن سنگہ و ٹہاکر داس و دولت رام و بہیم سنگہ وغیرہ سرداران ۔ مغرب مین خود

کنور سورجمل صاحب مع گوکل رام گوڑ و برج سنگہ چوہان و گسل سنگہ پسر سودہ راو
و شیام سنگہ پاہوریہ و شیام سنگہ تانی ولد تہان سنگہ و جے سنگہ ولد نشاراو
و پاکہریہ و سبھی رام و فتح رام ولداو و دہجان پروہت و چندر بہان پسر
گہمنڈی پروہت و دیبی سنگہ و اکہے سنگہ و دلیل خان عرف دلامیواتی
جانب مشرق و رجن سنگہ و رام سنگہ تنور و ہرناگر مصر و جمعیت کہوشیلان
جانب شمال گدال گوجر و جیت سنگہ ولد بہوندارام ٹہاکر اڑینگ و رجیت
سنگہ و انوپ سنگہ —
اسطرح محاصرہ ہو کر طرفین سے جنگ و جدل ہونے لگی خود راؤ بہادر سنگہ
کے گولی لگی مگر با وصف زخمی ہونیکے پندرہ روز تک لڑتا رہا جب قلعہ کے
لوگ آمد رفت بند ہونے سے تنگ ہوئے راؤ بہادر سنگہ نے ظالم سنگہ سرداو
کو صلح کیواسطے حملہ آور فوج میں بہیجا بہ تعین دس لاکہہ روپیہ نقد و سامان
جنگ صلح قرار پائی راؤ بہادر سنگہ نے نقد روپیہ تو دینا منظور کیا مگر سامان
جنگ دینے سے انکار کیا ظالم سنگہ اپنے قول کی بدعہدی ہونے سے زہر
کہا کر مرگیا کنور سورجمل صاحب نے اس حال سے مطلع ہو کر امر سنگہ ولد نیہا
کو راؤ کے پاس بہیجا اوس نے جواب دیا کہ جب تک ذخیرہ مین غلہ ہے صلح
نکرونگا مگر اخیر کو امر سنگہ کی فہمایش سے قبول کر کے کہا کہ قلعہ محصور ہونیکے سبب
کوئی اعتبار نہین کرتا ہے کہ زر نقد کا بندوبست کرون مال و اسباب بہیجا
اور دہلی مین رہن کر کے روپیہ وصول کر لو کنور صاحب نے کہا سند تامی ماہا
کو مال کے ساتہہ بہیجا مگر دریافت ہوا کہ راؤ نے اپنے بیٹے فتح سنگہ حاضر باش

دربار شاہی کو لکہدیا ہے کہ مال و اسباب مرسلہ کو اپنے قبضہ مین رکھے اور کنور صاحب کے آدمیون کو دم دلاسا دیتا رہے کہانندا و سکی دغابازی دیکہکر کنور صاحب کے پاس واپس آیا اونہون نے قلعہ پر حملہ کیا اور لڑائی ہوئی کنور صاحب کی فوج مین سے چند سردار مارے گئے آخر کار قلعہ فتح ہوا مگر راو بہر بہی بجمعیت ڈیڑہ سو خیر خواہ آدمیون کے لڑتا رہا انجام مین اپنی عورتون کو قتل کرکے یکایک حملہ آور ہوا اور دلامیو کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بہی سب کام آئے کنور سورجمل صاحب فتح کامل پاکر گہاسیڑہ پر قابض و متصرف ہوئے مگر راو بہادر سنگہ کے مارے جانے پر بہت افسوس کیا ❊

آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن مر اتب اوسکا بیٹا خان فیروز جنگ ملقب بہ امیر الامرا احمد شاہ سے صوبہ داری دکن کی سند حاصل کرکے بامداد مہاراجہ ہلکر اورنگ آباد مین گیا ارادہ تہا کہ اپنے بہائی سے جو بہ زبردستی قابض ہو گیا تہا ملک چہین کر خود قابض ہووے لیکن قضا نے پنچہونچا اورنگ آباد پہونچتے ہی مر گیا اوسکا بیٹا غازی الدین خان جسکا اصلی نام شہاب الدین تہا تباہ ہوکر دہلی مین آیا اور گریہ و زاری کرتا ہوا نواب منصور علی خان صفدر جنگ وزیر کے گہر گیا اوس نے رحم کرکے بادشاہ سے خطاب عماد الملک اور عہدہ امیر الامرائی دلوایا کچہہ عرصہ بعد بخشی ہو گیا باوجودیکہ صفدر جنگ نے اوسپر بڑا احسان کیا تہا مگر اونکے مذہب مین اختلاف تہا یعنی منصور علیخان صفدر جنگ ایرانی تہا اور بخشی غازی الدین خان تورانی کہ اس سبب سے

اور نمین نا اتفاقی پیدا ہوگئی غازی الدین خان نے بحضور بادشاہ
شکایت کی کہ وزیر نے حضور کے ناظر کو ہلاک کیا ہے اور نالائقون
سے ساز کرکے دکہنیون کو اس ملک مین ناحق لایا ہے اور راؤ بہادر
سنگہ خیرخواہ سلطنت کو برباد کیا ہے بادشاہ نے اس شکایت پر صفدر
جنگ کو بحیلہ تعیناتی صوبہ داری اودہ کے شہر سے بدر کیا اور غازی الدین
خان کو وزیر کیا اوس وقت منصور علیخان نے بہت افسوس سے یہ مصرع
پڑہا - طفل دامنگیر با آخر گریبان گیر شد ؛ لڑائی کے ارادہ سے مشرق
سے فوج طلب کی اور کنور سورجمل صاحب کو بلایا اونہون نے مع
لالہ جواہر سنگہ صاحب بجمعیت پندرہ ہزار سوار کہامیڑہ سے کوچ کرکے
فریدآباد مین ڈیرہ کیا نواب صفدر جنگ کا ارادہ تہا کہ یکبارگی حملہ کرکے फ़रीदाबाद
معمورہ دہلی کو خراب کرے اور تورانیون کو سزا دے کنور سورجمل صاحب
نے صلاح دی کہ اول خاندان شاہی مین سے کسی کو اپنی طرف کرکے اسکے
نام سے حملہ کرنا مناسب ہے چنانچہ اس صلاح کے بموجب نواب وزیر نے
نبیرہ کام بخش کو بلاکر تخت شاہی پر بٹہایا اور اسکا نام عادل شاہ رکہکر اوسکی
طرف سے لڑائی شروع کی اسمعیل خان کہ بڑا رئیس تہا اور راج اندرگر گسائین
مع فوج پندرہ ہزار سوار و پیادہ کے اور کنور سورجمل صاحب و لالہ جواہر سنگہ
صاحب بجمعیت سوار و پیادگان نواب صفدر جنگ کی مدد کیواسطے شامل
ہوئے نواب نے دہلی پر چڑہائی کرکے شہر کو گہیر لیا نواب غازی الدین خان
نے اس حال سے مطلع ہوکے نواب صمصام الدولہ کو میر بخشی کرایا اور

بحصول اجازت توپخانہ لیکر مستعد مقابلہ ہوا کنور سورجمل صاحب
ولالہ جواہر سنگہ صاحب نے حملہ کرکے عرب سراے تک توپخانہ وغیرہ اسباب
شاہی کو لوٹا بعد ازان چند لڑائیان ہوئین اونکا حال علیحدہ علیحدہ अरबसराय
لکہا جاتا ہے ٭

غازی الدین خان نے مع شادل خان ونجیب خان روہیلون کے دریای
جمن کے قریب ریتہ مین مورچہ بندی کی نواب صفدر جنگ کیطرف سے
راجیندر گر گوشائین اور اسمعیل خان نے کچہہ فاصلہ پہ مقابل مین اپنا
توپخانہ لگایا اورخود نواب اور کنور صاحب شہزادہ عادل شاہ کو لیکر
پورانی دہلی سے لڑائی پر چڑہے کنور صاحب کی فوج کو حکم ہوا کہ شہر کو پुरानी देहली
لوٹے فوج نے شہر مین داخل ہوکر ہزارہا آدمیون کو قتل کیا مکانات
مین آگ لگائی اور لال دروازہ تک پہونچکر لاکہون روپیہ کا مال و اسباب
لوٹا جب دیکہا کہ فوج شہر کی بربادی مین مصروف ہے اور دشمن حملہ آور
ہوتا ہے تب شہر کی تخریب سے باز رکہکر فوج کو لڑائی پر آمادہ کیا کنور
سورجمل صاحب مع اپنی کل فوج کے شادل خان سے مقابل ہوئے جنگ
عظیم واقع ہوئی صدہا آدمی طرفین سے مارے گئے ہمراہیان کنور سورجمل
صاحب سے رام چندر تنور اور تلسی رام وغیرہ بہت چیدہ جوان مقتول
ومجروح ہوئے چار گہڑی دن باقی رہا تب لڑائی ختم ہوئی ۔

دوسری دفعہ حسب صلاح نواب وکنور صاحب ریتہ مین لڑنا مناسب متصور
نہوکر جہیل پہ ڈیرہ کیا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین راجیندر گر झील

گوشائین نے کمال بہادری کی توپخانہ شاہی پر متواتر حملہ کرکے صدہا کو مارتا
تہا اور صحیح وسالم واپس آتا تہا اکثر لوگون نے خیال کیا کہ وہ بزور جادو
ایسا کرتا ہے مگر اخیر مین جب وہ مارا گیا سبکو یقین ہوا کہ یہہ اوسکی صرف
بہادری تہی اسیطرح بخشی گوکل رام کمال دلاوری سے قتل ہوا اور
لڑائی بلا فیصلہ موقوف رہی نواب نے امراوگر گوشائین خلف راجیندرگر
کو بجاے اوسکے مقرر کیا ؞

تیسری دفعہ فوج متفقہ نے تبدیل مقام کرکے موضع تلپٹھہ پر جاکر ڈیرہ کیا | तलपट
اور روہیلون نے اوسکے مقابلہ مین چوراکی گڑہی مین مقام کیا لڑائی | चौराकी
ہوئی غازالدین خان دکہنی اور بدخشانی فوج لیکر مقابلہ کیواسطے آیا طرفین
کے بہادرون نے بخوبی داد شجاعت دی کنور سورج مل صاحب نے دشمنون
سے قلعہ تغلق آباد چہین لیا فوج شاہی مفرور ہوئی سارڈول گوجر اور گہمنڈ | तुगलका
پروہت نے دہلی دروازہ تک اوسکا تعاقب کیا ؞

چوتہی مرتبہ حسب الحکم نواب غازی الدین خان شادل خان ونجیب خان
نے مع بیس ہزار سوار وتوپخانہ کے چوراکی گڑہی سے کوچ کرکے میدان
بدرپور مین کہ دہلی سے آٹھہ کوس ہے مقام کیا کنور صاحب ونواب | बदरपु
صفدرجنگ کی فوج نے وہان جاکر مقابلہ کیا اور اونکی طرف سے محکم سنگھ
ولد بیری سال سردار بہت بہادری سے مارا گیا ؞

پانچوین دفعہ فوج شاہی نے فریدآباد مین جاکر ڈیرہ کیا وہان کنور
سورج مل صاحب نے مع لالہ جواہر سنگہ صاحب حملہ کرکے صدہا آدمیون کو

تہ تیغ کیا ۔

بल्लभगढ چوتھی لڑائی بمقام بلبگڈہ واقع ہوئی اسمین بہی بہت کشت و خون ہوا
مگر فیصلہ نہوا ان لڑائیون مین چہہ مہینے کامل گذر گئے اور پادشاہی فوج
نہایت تنگ و پریشان ہوگئی غازی الدین خان نے باجراے ستقدہ
پادشاہ مہاراجہ مادہوسنگہ والی جےپورا ور ملہار راؤ ہلکر کو طلب کیا
چنانچہ اول مادہوسنگہ مع جمعیت دس ہزار سواران دہلی مین داخل ہوا
اوس نے طرفین کے افسرون کو صلح پر آمادہ کیا کہ اوسکے اور انتظام الدولہ
خلف قمرالدین کی ثالثی سے صلح ہوگئی محرم ۱۱۶۷ ہجری مین صفدر
جنگ باستر ضاے شاہی صوبہ داری اودہ پر گیا اور کنور سورجمل صاحب
نے اپنے ملک کو معاودت کی مہاراجہ مادہوسنگہ لالہ جواہرسنگہ صاحب کے
होडल वरसाना ساتہہ براستہ ہوڈل برسانہ مین آئے اور بمقام کامہ مہاراجہ بدنسنگہ
صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ صاحب اونکو دیگ و بہرت پور کو لائے
اور بہت تواضع و مدارات کی وقت رخصت مہاراجہ مادہوسنگہ نے مطلع
کیا کہ عنقریب دکہنیون کی فوج آنیوالی ہے اوسکے دفعیہ کی فکر و تدبیر
مین رہنا چاہیے ۔

بعد چندے غازی الدین خان نے بدریافت خبر آمد دکہنیان محمد عاقبت
اپنے سردار کو بلوچ چودہری کی ہلاکت کیواسطے بلبگڈہ بہیجا کہ اوس نے
براہ دغا خلوتمین چودہری مذکور اور اوسکے دو پسران کو ہلاک کیا کنور
سورجمل صاحب نے یہہ حال سنکر لالہ جواہرسنگہ صاحب کو برسانہ کو روانہ

کیا اسی اثنا مین دریافت ہوا کہ ملہار راؤ بلکو بجمعیت ساٹھہ ہزار سوار ومع
جے پور ہوا ہے اور مہاراجہ جے پور نے بارہ لاکہہ روپیہ بطور معاملہ ادا کیا
ہے اور اسیطرح راجگان شاہ پور و بوندی و کوٹہ و روپ نگر نے اطاعت
کی ہے اور مہاراجہ مادہو سنگ والی جے پور نے ہرگوبند ناٹانی اپنے سردار نाटानी
کو بجمعیت پندرہ ہزار سوار ساتہہ بہیجا ہے اسپر مہاراجہ بدن سنگ صاحب
نے بہی اپنی طرف سے روپ رام کٹارہ وکیل راج کو روانہ کیا اور کटारा
چاروں قلعوں کا بندوبست کرکے خود کمہیر مین آئے ۔ روپ رام نے
ملہار راؤ سے ملاقات کی تو اوس نے اپنا حسب الطلب بادشاہ آنا بیان
کرکے دو کرور روپیہ نذرانہ طلب کیا اس نے صاف انکار کیا عنداالقیاس
بلکہ روپ رام نے حدود راج جو اوس زمانہ مین تہین بیان کین کہ شرق
مین اٹاوہ جنوب مین کلیان پور مغرب مین نیمرانہ شمال و مغرب مین ہریانہ इटावा कल्यानपुर नीमराना हरयाना
شمال مین رام گڈہ شمال و مشرق مین گڈہ مکتیشر ۔ کہ واقع مین اوسوقت रामगढ़ गढमुक्ते
یہہ کل ملک راج بہرت پور مین داخل تہا ۔ اگہن سمت ۱۸۱۱ مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی
ملہار راؤ نے بادشاہ سے پچاس لاکہہ روپیہ لیکر بجمعیت پچاس ہزار سوار اپنی
اور پندرہ ہزار ملازم جے پور بحکوم ہرگوبند ناٹانی اور فوج شاہی بحکوم
غازی الدین خان و دیگر راجگان کے وارد علاقہ بہرت پور ہوکر کمہیر کا
محاصرہ کیا دو مہینے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا کہنڈو راؤ پسر ملہار راؤ بضرب
گولی مارا گیا اس سے دل شکستہ ہوکر دکہن بعد اخذ معاملہ براستہ متہرا دکہن
کو روانہ ہوئے اسیطرح کنور سورجمل صاحب نے فوج متفقہ غازی الدین خان

دمرہٹہ وبجے پور کو متفرق و منتشر کردیا مگر اخیر مین باداے سات لاکہہ روپیہ
اون سے صلح کرلی ؛

جیٹھہ سدی سمت ۱۸۱۲ کو مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ
سورجمل صاحب مسندنشین ہوئے دو برس بعد بہوری سنگہ جاٹ و دیگر
روسا آنصوب دریاے جمن کی شورش ہوئی مہاراجہ سورجمل صاحب
مُرसान اون کی سرکوبی کیواسطے گئے ڈیڑہ مہینے کے عرصہ مین قلعہ مرسان مع دیگر
ریاستون کو فتح کیا ؛

اسی اثنا مین بدریافت اس امر کے کہ حسب الطلب نجیب خان احمد شاہ
درانی ہندوستان پر آتا ہے مہاراجہ سورجمل صاحب دیگ کو واپس
آئے چند روز بعد احمد شاہ متہرا کو قتل کرتا ہوا اکبرآباد مین داخل ہوا مہاراجہ
صاحب نے منشی یحی خان اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو اوسکے پاس
بہیجا اونہون نے تحایف مرسلہ شاہ درانی کو دیکر سند معافی ملک حاصل کی
اور شاہ مذکور عازم دہلی ہوا ؛

سمت ۱۸۱۶ مطابق سنہ ۱۱۷۳ ع مین بسواس راو بہاو پیشوا بجمعیت چار لاکہہ
जाजऊ فوج دکن سے کوچ کرکے بعزم حصول سلطنت ہندوستان بمقام جاجئو متصل
اکبرآباد مین مقیم ہوا اوس نے مہاراجہ سورجمل صاحب کو بلایا چنانچہ مہاراجہ
صاحب مع بیس ہزار سوار کے گئے بہاو نے ایک کوس تک پیشوائی کرکے
بہت تپاک سے ملاقات کی اور شریک جنگ ہونے کیواسطے کہا مگر اون کو
بہاو کی پست حوصلگی کا حال پیشتر سے معلوم تہا اور کچہہ صفدر جنگ اور ملہار راو

نے اشارہ کر دیا تہا باظہار ضرورت انتظام ملک خود دار الحکومت کو واپس آئے بہاؤ نے کوچ کرکے دہلی وکنج پورہ پر قبضہ کیا ۔ कुंजपुरा

جب فیمابین مرہٹون اور احمد شاہ درانی کے بمقام پانی پت جنگ عظیم पानीपत واقع ہوکر بہاؤ کو شکست ہوئی اور دکہنیون کی فوج کے لوگ براستہ بہرت پور سفر ور ہوکر اپنے ملک کو گئے مہاراجہ صاحب نے علی قدر مراتب سبکو زادراہ اور پارچہ پوشید فی دیکر اونکے وطن مین پہونچا دیا اور اسیطرح جب غازی الدین خان تباہ و برباد ہوکر مع قبایل خاندوران خان قلعہ دیگ مین پناہ پذیر ہوا باوجودیکہ وہ ہمیشہ برسر پرخاش رہا تہا اوس سے کمال خاطرداری و مہمان نوازی سے پیش آئے اور اوسی لڑائی مین بہاؤ نے وفات پائی تو اوسکی زوجہ بہی بہمراہی شمشیر بہادر و بالاجی راؤ برادران خود افتان وخیزان قلعہ دیگ مین پہونچی اور وہان چند روز قیام کرکے اپنے شوہر کی ماتمی کی رسمیات ادا کین اور شمشیر بہادر نے کہ مجروح شدید ہوکر آیا تہا انتقال کیا مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت تواضع کی شمشیر بہادر کی نعش کا مثل رئیسون کے تجہیز وتکفین کرایا اور بیوہ بسواس راو بہاؤ کو جب وہ فارغ ہوکر عازم وطن ہوئی سامان کثیر دیکر رخصت کیا اور عزت وحرمت سے وطن مین پہونچا دیا ۔ مرہٹون کا زور بالکل ٹوٹ جانیکے بعد مہاراجہ سورجمل صاحب نے آگرہ پر قبضہ کیا ۔

اسی اثنا مین کنور جواہر سنگہ صاحب چرخی ۔ دادری وکوٹ قاسم اپنے چरखी ممالک مقبوضہ کو جاتے تہے اثنا راہ مین موسی خان وسید وخان بلوچ दादरी कोटकासि

فرخ نگر والے باشارہ نجیب الدولہ سدراہ ہوئے اور ملک مین فساد کیا फ़र्रुखनगर
مہاراجہ سورجمل صاحب نے باستماع اس خبر کے وہان پہونچکر فرخ نگر کو تاخت
وتاراج کیا موسی خان کو گرفتار کرکے بہرت پور بہیجدیا اور کنور جواہر سنگہ صاحب
کو بلوچون کی تنبیہ کیواسطے فرخ نگر مین چہوڑکر نجیب خان کی سزادہی کیواسطے
خود دہلی کو گئے کنور جواہر سنگہ نے سرکشون کی بخوبی سرکوبی کرکے ریواڑی रिवाड़ी
وجہجر وبہادرگڈہ پر بہی قبضہ کیا اور موضع پاٹودہ پرگنہ جہجر مین گڈہی मजार बहादुरगढ़
تعمیر کرائی اور جہجر مین مہادیو کا مندر بنوایا کہ دونون عمارتین ابتک पाटोदा
موجود ہین ٭

نجیب خان نے جسکو نجیب الدولہ بہی کہتے تہے یعقوب علیخان برادر وزیر
شاہ ابدالی کو مع راجہ دلیر سنگہ کہیتڑی کی صلح کیواسطے مہاراجہ سورجمل صاحب
کے پاس بہیجا وہ ایک تہان چہینٹ ملتان کا لیکر حاضر ہوا مہاراجہ صاحب
اوس تحفہ سے اسقدر خوش ہوئے کہ اوسیوقت پوشاک تیار کرائی مگر صلح
منظور نکی کرم اللہ خان معتمد نجیب الدولہ کہ یعقوب خان کے ساتہہ آیا تہا
واپس جاکر نواب نجیب الدولہ کو جنگ پر آمادہ کیا اوس نے اپنے عزیزو
اقارب مثل افضل خان وسلطان خان وضابطہ خان وغیرہ ونیز افسران
فوج شاہی مثل سعادت خان آفریدی وصادق محمد خان بنگش وغیرہ
کو لڑائی کیواسطے بتصوب دریاے جمن بہیجا مہاراجہ سورجمل صاحب
نے بہی مع لالہ ناہر سنگہ صاحب اوسیطرف جاکر ہنڈن ندی پر مورچے हींडन
لگائے فوج شاہی کا قیام شاہدرہ مین رہا منسارام ہراول فوج مہاراجہ शाहदरा

نے اشارہ کر دیا تھا بہ اظہارہ مل خان اوس سے شکست کہا کر بہاگ گیا
آئے تہا او سنے کوچ کر کے د طرف میدان جنگ سے علیحدہ کہڑے ہوئے
جب فیما بین مرہٹون اور ا و دیگر حکیم اللہ خان و مرزا سیف اللہ نے عرض کی
واقع ہوکر بہاؤ کو شکست ہمیت سے ٹہیرنا مناسب نہین ہے مگر مسعود
ہو رہے اتفاقاً سید دخان بلوچ پچاس سوارون سے مفرور ہوکر
اوسی طرف سے لشکر نجیب الدولہ کو جاتا تہا کہ اوسکے ہمراہیون مین سے
کسی نے مہاراجہ صاحب کو پہچان لیا اور سب یکبارگی حملہ آور ہوئے
اون کے حربہ سے مہاراجہ سورجمل صاحب نے بمتی پوس بدی ۲
سمت ۱۸۲۰ اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اس واقعہ سے ولشکر بہرگ
لالہ نا ہر سنگہ صاحب نے کمہیر کو مراجعت کی اور لشکر لالہ جواہر سنگہ صاحب کے پاس
فرخ نگر کو گیا لالہ صاحب موصوف مع فوج دیگ کو روانہ ہوئے اور بعد
اداے مراسم ماتمی مسند نشین ریاست ہوئے سمت ۱۸۲۱ مین مہاراجہ جواہر سنگہ
صاحب نے نواب نجیب الدولہ سے انتقام لینے کی نیت سے دہلی پر عزیمت
کی چونکہ اوس زمانہ مین سکھون کی فوج کی بہادری وجوانمردی کی بہت
شہرت تہی مہاراجہ صاحب نے بگہیل سنگہ وجبا سنگہ وغیرہ سکہہ سرداران
کو بجمعیت پنتیس ۳۵ ہزار سوارون کے بتقرر فی سوار ایک روپیہ یومیہ طلب
کیا اور انہین ایام مین سمرو صاحب فرانسیس کو نوکر رکہا اور بہ قرارداد
مبلغ پانچ لاکہہ روپیہ مہاراجہ ملہار راو ہلکر و دیگر سرداران دکن کو شامل
کیا اس فوج سے مہاراجہ صاحب نے دہلی کا محاصرہ کیا اور عرصہ دو سال

تک ہنگامۂ کارزار گرم رہا آخر کار نواب نجیب خان ملہار راو ہلکر کی معرفت
مہاراجہ صاحب سے آکر ملا اور شمشیر نذر کرکے صلح کی بعد رفع شر مہاراجہ صاحب
عازم آگرہ ہوئے اور سکھ و مرہٹے اپنے اپنے ممالک کو روانہ ہوئے ٭

اسی اثنا مین کنور ناہر سنگہ نے بحمایت اپنے ماموں کرپارام و اودیسنگہ کے
مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب سے نصف ملک کا دعوی کرکے اپنی مدد کیواسطے
مرہٹون کو طلب کیا اور سلطان سنگہ لنگوٹیہ و مکاجی و بہیم سنگہ برادر راج سنگہ کی جمعیت लंगोटिया मकाजी
بیس ہزار سوار پچونہ کو تاخت و تاراج کیا مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے باستماع اس पिचूना
خبر کے فوج کشی کی کدرو بیاس کے قریب لڑائی ہوئی مفسدون کو شکست ہوئی
ہر سہ سرغنہ مفسدان کو قید کرکے بہرت پور بھیجا گیا ناہر سنگہ کے ماموں سے
امراو گر گشائین خلف راجیندر گرا اور ہمت بہادر گشائین سے التجا چاہی مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب نے آگاہ ہوکر بیس ہزار ناگون کی جمعیت بافسری دہیانداس
وبالانند و نہنا داس دگمبری بسرگشائیان تعینات کی کہ اونہون نے گشائیون दिगम्बरी
کو لوٹ لیا امراوگرا اور ہمت بہادر مفرور ہوئے بعد ازان مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب
ناہر سنگہ کے تعاقب مین دہولپور باڑی کیطرف گئے ناہر سنگہ اپنی جاگیر سے دست بردار धौलपुर
ہوکر دکن کو گیا اور وہان سے جیپور پہونچا بمقام گوہد دریافت ہوا کہ ملہار راو ہلکر بمقام वाडी गोहद
عالم پور واقع بندیلکھنڈ اور ناہر سنگہ جیپور مین فوت ہوئے گوہد مین رانا چھتر आलमपुर बुंदेलखंड
سنگہ نے بہت تواضع و مہمانداری کی وہان سے عازم ملک بہداور ہوکر مہاراجہ छत्रपतिसिंह भदावर
صاحب نے قصبہ اٹیر و بہنڈ کو تاخت و تاراج کیا اور ہمت سنگہ راجہ بہداور अटेर भिंड
کو قید کرکے بہرت پور بہیجا اور کالپی سے بالاجی مکاسدار کو پسپا کرکے ملک مہوبہ پر قابض ہوئے कालपी महोवा

راؤ رتن سنگہ صاحب کو واسطے انتظام کے متعین اور دان ساہ کو بخشی مقرر کرکے
معاودت کی راستہ مین خبر ولادت لالہ کہیری سنگہ صاحب سنکر دیگ کو عازم
ہوئے اور اس خوشی مین موسی خان وغیرہ قیدیون کو رہا کیا بہرت پور
سے ہر طرف دور تک مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کی عملداری تہی مگر صرف پرگنہ
کامہ کہ دیگ سے ملحق ہے راج جے پور کے تحت مین تہا مہاراجہ صاحب نے
چاہا کہ یہہ پرگنہ بہی بموافقت و رضامندی رئیس جے پور شامل راج بہرت پور
ہوجاوے مگر وہان سے یہہ امر نامنظور ہوا تو بہت رنج ہوا اور طرفین سے
دلونمین کدورت پیدا ہوگیی ؛
اس عرصہ مین بہدا ور و بندیل کہنڈ سے معاودت کرنے کے بعد سنہ ۱۱۸۲ ہجری
مین مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب واسطے اشنان پشکر کے گئے وہان مہاراجہ
بیجے سنگہ والی جودہ پور سے ملاقات ہوئی اونہون نے بہت تواضع و مدارات
کی مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو بسبب رنج سابقہ کے کہ ایسر سنگہ کی عانت
اور پرگنہ کامہ کے مطالبہ سے تہا اپنے علاقہ مین ہوکر اونکا جانا اور رئیس جودہ پور
سے ملاقات کرنا ناگوار ہوا اور پسر راجہ گور سہاے و ہر سہاے کہتریان اہلکار
جے پور نے اشتعالک دیگر اضافہ کیا جب مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بعد
اشنان کے اپنی دار الحکومت کو معاودت کی جے پور کے قریب ستر ہزار فوج
بہ افسری گور سہاے و ہر سہاے مذکور و دلیل سنگہ ٹہاکر ڈوڈو و بارد و اک
چیلہ و ٹہاکران لچہمن سنگہ و راج سنگہ و دودو راج و دلیر سنگہ و مرزا جابر بیگ
و دیگر سرداران گہاٹہ ماونڈہ و منڈ ملی مین کہ جے پور سے جودہ کوس

یکایک حملہ آور ہوئے مجبور مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بہی اپنی قلیل
فوج سے کہ بہ تعداد چار پلٹن و آٹھہ توپ تحکوم سمرو صاحب وشوسی مدد و
سواران ماتحت دیوان بہادر سنگہ وچودہری روشن لال ہوڈل والہ و
گلاب سنگہ جہانگیر پور والہ و دہیرج سنگہ کرسولی والہ و رام کشن مہنت ودلیل
خان ومداری خان میواتی تہے مقابلہ کیا طرفین سے چہہ سات ہزار آدمی
مع ہرسہای وگورسہاے بانی فساد مقتول ہوئے مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب
کے ساتہہ کسیقدر جمعیت نو ملازم متلون کی تہی کہ براہ نمکحرامی ہنگامہ داروگیر
مین دس لاکہہ روپیہ خزانہ کا لیکر مفرور ہوگئے اور اسیطرح جیپور کیطرف سے
راج سنگہ وغیرہ تنخوادارون نے کہ کسی سبب سے رنجیدہ تہے لڑنے مین پہلو تہی
کی الغرض اہالیان راج جیپور نے راستہ چلنے سے سبب پرخاش کرکے
اگرچہ بہرتپور کی فوج کا بہت نقصان کیا مگر ملک ومال و فوج کے نقصان
سے خود بہی ایسا صدمہ اوٹہایا کہ اوسکا بدل ابتک نہین ہوسکا ہے یعنی
اوسیوقت سے ریاست الور جیپور سے علیحدہ اور خود اختیار ہوئی ہے
مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کا مقصود صرف معاودت وطن تہا کہ بخیریت الور
ہوکر دیگ و بہرتپور مین داخل ہوئے بعد واپسی کے کامہ پر قبضہ کرلیا
اور جیپور پر از سر نو فوج کشی کرنے کے قصد سے پیش خیمہ روانہ کیا تہا
کہ اس اثنا مین مہاراجہ مادہو سنگہ کے انتقال کی خبر پہونچی عزم ملتوی ہوا
چندروز بعد اکبرآباد کو کوچ کیا وہان ملاحظہ قلعہ کیواسطے گئے تہے کہ عندالمعاودت
جمغفیر مین سے کسی شخص نے بضرب شمشیر مجروح کیا اس صدمے سے مہاراجہ

جواہر سنگھ صاحب نے ساون سدی ۵ سمت ۱۸۲۰ کو انتقال کیا ۔
اس خبر کو سنکر راؤ رتن سنگھ صاحب ملک ہوبہ سے دیگ مین آکر مسند نشین ہوئے ان کو شکار کا بہت شوق تہا ایک خیمہ بالکل شیر کے چمڑہ کا تیار کرایا تہا ایام ہولی مین لاکہہ من گلال تیار کرایا اور دو مہینے تک تماشہ رقص و سرود مین مصروف رہے اور آگرہ سے متہرا تک کل جمنا کے ریتہ مین باغ لگانے کا حکم دیا ایک دفعہ بندرابن گئے تہے وہان ایک گسائین نے چند شعبدے بطور کرامات دکہلائے اور کیمیاگری سکہانیکا اقرار کیا مہاراجہ صاحب نے دہوکہ مین آکر اوسکو بہت روپیہ دیا جب اوسکے اقرار کے ایام گذر گئے اور فریب ثابت ہونے لگا اوس نے بمتی چیت سدی ۵ سمت ۱۸۲۶ دغا سے بضرب پیش قبض مہاراجہ رتن سنگھ صاحب کو قتل کیا راجہ ہیرا سنگھ و دان ساہ و مداری خان وغیرہ ہمراہیان مہاراجہ صاحب نے حملہ کرکے قاتل کو بہی فی الفور مار ڈالا ۔
مہاراجہ کہیری سنگھ صاحب خلف مہاراجہ جواہر سنگھ صاحب بعمر دو سال مسند نشین ہوئے اول اہتمام کار بطور نایب دان ساہ مقرر ہوا تہا مگر جب دیوان جیوارام بنجاری والہ دیگ سے بہاگ کر کمہیر مین بंचारी
مہارانی کشوری جی صاحبہ کے پاس آیا اور بصلاح چودہری دلیل سنگھ ہوڈلیہ دان ساہ کے اخراج کی تدبیر کی دان ساہ نے اپنے بچاؤ کیواسطے راؤ نول سنگھ صاحب کو نیابت دی اور مہاراجہ کہیری سنگھ صاحب کو اذکی گود مین بٹہاکر خود نے نیابت سے کنارہ کیا مہارانی کشوری جی صاحبہ نے

راؤ نول سنگھ صاحب کے پاس پنچایت صفائی آمیز بہیجی اور تمنار دید اظہار
کرکے اونکو طلب کیا راو نول سنگھ صاحب حسب الطلب اونکے کہیر مین آئے
تہوڑی دیر بعد دیا گوجر دہا بہائی نے اونکو اطلاع دی کہ شہر کے دروازے
بند ہوگئے اور تم قید ہوگئے راؤ نول سنگھ نے بزور جمعیت پانچہزار فوج تہوڑے
دروازہ سے نکلکر مہاراج باغ متصل بہرت پور مین دیرہ کیا اور وہان سے
لالہ اجمل و شیخ مان اللہ و بانی باز خان کو بجمعیت دس ہزار سوار کمہیر پر تعین
کیا دوسری طرف سے راؤ رنجیت سنگھ صاحب نے ملک کا دعوی کیا کہ
دونون بہائیون کے درمیان چار مہینے تک لڑائی رہی اس ہنگامہ مین دیوان
جیوارام بنجاری نوالہ نے راؤ رنجیت سنگھ صاحب کو مالک ملک کرنے کی نیت
سے مرہٹون اور سکہون کی افواج کثیر کو اجر گران دینا کرکے طلب کیا چنانچہ
سکہون کی بیس ہزار فوج کو راو نول سنگھ صاحب نے ایک یورش مین
شکست دی ؛

سمت ۱۸۲۹ مین بقرار داد ایک کرور روپیہ کے رام چند رگنیش زری ٹیکہ
پیشوا اور تکوجی ہلکر اور مہاجیت سیندہیہ کے لاکہہ سوارون کی فوج
نے براستہ لال سوٹ و بسولی اس ملک پر چڑہائی کی یہہ خبر سنکر راؤ نول سنگھ लालसोट वसोली
صاحب بہی بجمعیت پچاس ہزار سوار و توپخانہ عظیم محکوم سمرو صاحب و
موسی مدد و بیس ہزار ناگہ بمقام آو برسر مقابلہ ہوئے پانچ چہہ روز تک टौ
جنگ و جدل ہوتی رہی بہت کشت و خون ہوا راؤ نول سنگھ صاحب نے
مرہٹہ سرداروں کو پیغام بہیجا کہ تمکو روپیہ سے مطلب ہے خواہ ہم سے لو یا

راؤ رنجیت سنگہ صاحب سے لو اگر یہان سے کوچ کر جاؤگے تو بمقام متہرا زر مقررہ تمکو ہم دینگے اسپر اونہون نے متہرا کو کوچ کیا دان ساہ نے کہ گوردہن مین مقیم تہا مرہٹون کی فوج پر حملہ کیا اور لوٹا بظہور اس حال کے مرہٹون نے راؤ نول سنگہ صاحب کی دغا بازی سمجہکر یورش کی ہمراہیان راؤ نول سنگہ صاحب دوپہر کی لڑائی کے بعد شکست کہاکر سفرور ہوئے راؤ صاحب تن تنہا قلعہ دیگ مین داخل ہوئے آخرکار مرہٹون کا معاملہ بہ تعداد ستر لاکہہ روپیہ قرار پاکر بالعوض اوسکی زر تحصیل ممالک آنصوب دریاے جمن دیا گیا مرہٹون نے کوچ کرکے کول مین ڈیرہ کیا اسی اثنار مین نجیب خان فوت ہوا اور ضابطہ خان اوسکا بیٹا کول سے مرہٹون سے رخصت ہوئے بغیر چلا گیا کچہہ عرصہ تک مرہٹون کو معاملات لکہنؤ وغیرہ مین مصروفیت رہی آخرکار سمہ۱۸۲۹ء مین نارائن راؤ پیشوا کے مرنے اور اوسکے خلف نابالغ مادہو راؤ کے مسند نشین ہونے کی خبر پاکر دہلی سے بجانب دکن معاودت کی تب راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے مع جیوارام بنجاری والہ کے بمقام روپباس اون سے ملاقات کی مرہٹون نے اون سے کہا ہم تمکو راج دیتے ہین تم کیون نہین لیتے راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے جواب دیا کہ راج بہرت پور تو بہر صورت ہمارا ہے اگر آپ اور کوئی ملک دیوین تو لیا جاوے دیوان جیوارام نے دیکہا کہ دونون بہائی بظاہر برسرپیکار مگر باطن مین یکدل ہین اپنا رہنا فضول بلکہ پرخطر سمجہکر مع عیال واطفال ومال واسباب مرہٹون کے ساتہہ دکن کو چلا گیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے

کوز دہن مین آکر راؤ نول سنگہ صاحب سے صفائی کی اونکو دیگ مین مقیم کیا
اور خود کمہیر مین رہے ؁

بعد تخت نشینی شاہ عالم عرف عالمگیر ثانی کی سلطنت مین مادہو جی سیندہیہ
کا اقتدار زیادہ ہوا تب نواب نجف خان ذوالفقار الدولہ وزیر ومدار المہام
سلطنت ہوا دان ساہ وقلعہ دار اکبر آباد وچند دیگر سرداران بہرتپور
نے اوس سے درخواست کی کہ آپ یہان آکر راؤ نول سنگہ کو بیدخل کریں
اور ملک مقبوضہ مین سے جسقدر چاہین راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیکر
باقیماندہ خود رکہین چنانچہ اوس نے اکثر علاقہ جات پر قبضہ کیا اور بہرتی
جدید کی فوج سے چڑہائی کی راؤ نول سنگہ صاحب نے چہہ پلٹنین اور
توپخانہ بہ افسری سمرو صاحب اوسکے مقابلہ کیواسطے بہیجا کول وجلیسر کے جलेसर
درمیان شارع عام پر لڑائی ہوئی نجف خان کی فوج ناتجربہ کاری کے
سبب سے پس پا ہوئی بلکہ خود نواب نجف خان کے بازو پر گولی لگی بعد مجروحی
کے نجف خان نے طیش مین آکر بجمعیت سواران حملہ کیا اور سمرو صاحب
کی فوج کو شکست دی اور بادشاہ سے صوبہ داری اکبر آباد کی درخواست
کی چونکہ مدت سے اکبر آباد مین بادشاہ کا کچہہ دخل نہ تہا وہان کی صوبہ داری
دینے مین مفت کرم داشتن تہا علاوہ اسکے حسام الدین وعبداللہ خان
وغیرہ اہالیان شاہی کو کہ نواب نجف خان کے بدخواہ تہے یہہ امید نہ تہی
کہ اکبر آباد فتح ہوجاویگا فوراً سند لکہہ بہیجی مگر اوسکی تقدیر یاور تہی ڈیڑہ
مہینے تک لڑکر اوس نے آگرہ خالی کرالیا نجف خان نے زر ومال کی طمع

تک کے خوب داد و دہش کی اس سے ہزار ہا آدمی اوسکی برفاقت مین ہو گئے
نجف خان نے حسب قرار داد ملک پر راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو قابض کر دیا
اور خود بضرورت کار روہیل کہنڈ کیطرف چلا گیا راؤ تول سنگہ صاحب نے
اس موقع کو غنیمت سمجھکر دہلی پر فوج کشی کی سکندر آباد پر قبضہ کر لیا
اور فرید آباد تک پہونچے مگر بخوف سازش سرداران خود معاودت کی
پہر دوسری مرتبہ سمرو صاحب کی فوج لیکر حملہ کیا اس عرصہ مین مرزا نجف خان
آگیا تہا اوس نے بجبیت راجہ ہیرا سنگہ بلب گڈہ والہ راؤ رنجیت سنگہ صاحب
کے شامل ہو کے مقابلہ کیا اور اونکی فوج کو منتشر کر دیا راؤ تول سنگہ صاحب
اور سمرو صاحب مفرور ہو کر اول کومٹن کو اور بعد ازان ڈیگ کو واپس
آئے مرزا نے دیکہا کہ ڈیگ مستحکم مقام ہے اسواسطے دشمن کو دہوکہ دیکر
برسانہ مین لے گیا اور وہان حملہ کر کے شکست دی اور ڈیگ کا محاصرہ
کیا کہ چودہ مہینے تک لڑائی رہی انجام وہان سے بہی راؤ تول سنگہ کو بیدخل
کیا اور کل ملک علاقہ بہرت پور و قلعہ آگرہ و اضلاع میان دوآب پر
نواب نجف خان کا قبضہ ہو گیا صرف بہرت پور کا ایک پرگنہ راؤ رنجیت سنگہ
صاحب کے قبضہ مین رہا ٭

اس زمانہ مین سرداران بہرت پور کی صلاح سے مہارانی کشوری جی صاحبہ
بروہت ہر نراین کو ساتہہ لیکر دکن کیطرف گیین اور وہان کے روسا سے
مدد چاہی مگر کسی نے مدد نہ دی آخر کار ناکامیاب ہو کر معاودت کی اور
یہان نجف خان سے التجا کی اوس نے علاقہ بہرت پور کا کل ملک واگذاشت

کرکے راؤ نول سنگہ صاحب کو متصرف کر دیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب بہمراہی دیوان
جودہ راج نجف خان کے پاس گئے انہین ایام مین نواب نجف خان نواب
شجاع الدولہ والی اودہ کی ملاقات کیواسطے گیا تو راو رنجیت سنگہ صاحب بہی
اوسکے ساتہہ گئے نواب شجاع الدولہ نے بلحاظ رابطہ قدیم فیما بین نواب صفدر جنگ
اور مہاراجہ سورجمل صاحب کے اونکی کمال خاطر داری کی بلکہ نجف خان
سے اون کے کام کی درستی کیواسطے سفارش کی یہہ امر نجف خان کو ناگوار
ہوا کہ باوصف مدت تک ساتہہ رہنے کے کچہہ اسلوبی کار نہ کی مجبور گیارہ
مہینے بعد راؤ رنجیت سنگہ صاحب بے نیل مرام واپس آئے ✽

سنہ ۱۷۷۶ء مطابق سمت ۱۸۳۳ مین راؤ نول سنگہ صاحب کا بعارضہ جلندہر انتقال
ہوا مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب کی نیابت مین راؤ رنجیت سنگہ صاحب
مقرر ہوئے ملا رحیم داد خان وچندن خان روہیلہ مع جمعیت بیس ہزار
فوج جنکو راؤ نول سنگہ صاحب نے نوکر رکہا تہا باغوار دان ساہ و
چتر سنگہ قلعدار مصدر شورش وفساد ہوئے اور بوقت نیم شب راؤ رنجیت سنگہ
صاحب پر شبخون مارا ایک پہر تک لڑائی رہی اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب
کے آدمی بہی بہت مارے گئے مگر بمدد جسونت سنگہ باہرپہ دکہنی سالم کہیر مین
پہونچ گئے اور چند روز ترددات سے بیفکر رہے ✽

دان ساہ اور چتر سنگہ قلعہ دار دیگ نے چین سنگہ قلعدار بہرت پور کو لکہا
کہ ہم نے راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیگ سے نکالا ہے اگر تمہارے
پاس آوین تو تم بہی اونکو مدد نہ دینا فوجدار چین سنگہ دانشمند

آدمی تہا اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے پیشتر سے خط وکتابت رکہتا تہا دو
ہزار راجپوتان مخالف کو کہ بہرت پور کے دو دروازون پر متعین تہے
خارج کرنا تجویز کیا بحیلہ تقسیم تنخواہ بمقام پہولباڑی جمع ہونیکا حکم دیا راج سنگہ फुलवाड़ी
سردار راجپوتان نے دس دس جوان نگہبانی کیواسطے دروازون
پر چہوڑکر کل کو کمربستہ تنخواہ لینے کیواسطے حاضر کیا فوجدار چین سنگہ نے فی الفور
دونون سردارون کا بند وبست کرکے پہر کسیکو جانے نہ دیا بعد چندی بمقام
دیگ چتر سنگہ اور اوسکے چچا کی روہیلون سے تکرار ہوئی اونہون نے غلام
رحیم داد خان اور چندن خان روہیلون کو مار ڈالا اور روہیلون نے
چتر سنگہ اور اوسکے چچا کو مار ڈالا نگر دان ساہ مفرور ہوکر گوردہن کو چلا
گیا روہیلے دیگ پر قابض ہوگئے مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب دیگ کے پختہ
قلعہ مین مستعد جنگ رہے شہر مین تہلکہ پڑگیا اور جابجا فساد برپا ہوا راؤ
رنجیت سنگہ صاحب کو دریافت ہوا کہ دان ساہ دیگ سے بہاگ گیا ہے اور
شہر مین فساد ہو رہا ہے خود بجمعیت شایستہ دیگ مین داخل ہوگئے اور
روہیلون کو مار کر خارج کیا ؛

یہہ خبر سنکر نجف خان دہلی سے دیگ کو آیا اور چار مہینے بعد سمت ۱۸۳۲ مین
قلعہ دیگ کو فتح کیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب کمہیر کو روانہ ہوگئے اور مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب مع چتر سال مہنت بہرت پور پہونچے سمت ۱۸۳۴ مین مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب کا بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
صاحب مسند نشین ہوگئے اونہین ایام مین نجف خان نے نجف قلی خان کو

کانوڈ اور افراسیاب کو جمنا پار کا ملک دیا اور ہمدانی اور بدل بیگ
कानोड
کو دیگ مین مختار کرکے خود دہلی کو روانہ ہوا افراسیاب و نجف قلیخان نے
متفق ہوکر دیگ پر شورش کی نجف خان اس حال سے مطلع ہوکر دہلی سے
بمقام موضع ڈہرہ قریب بہرت پور پہونچا وہان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب
डहरा
و مہارانی کشوری صاحبہ نے بہت خاطر و تواضع کی نواب نے بخوشی نو لاکہہ
روپیہ کا ملک واگذاشت کیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے
حسب اقرار تین پہر تک کہیر کو لوٹا اور پانچ توپ بہرت پور سے لیکر دہلی کو
روانہ ہوا ٭

سمت ۱۸۳۹ مطابق ۱۱۹۷ھ مین نواب نجف خان بمقام دہلی مرگیا سمت ۱۸۴۰
مین مرزا شفیع نے جو بجاے اوسکے مختار رہا کل ملک مستردہ نجف خان
کو مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے لے لیا یہانتک کہ شہر بہرت پور کے دروازہ
سے باہر بہی اونکا دخل نہ رہا بعد چندے مرزا شفیع خان نے اپنی فوج کو
دیگ بہیجا اور طلب نامہ متضمن باز پرس غارتگری ملک بنام محمد بیگ ہمدانی
لکہا ہمدانی بدریافت اس مضمون کے بمقام موضع آو حاضر ہوکے نواب
औ
مرزا شفیع خان سے بسواری فیل بغلگیر ہوکر ملا ملا اسمعیل بیگ برادر زادہ
ہمدانی نے کہ خواصی نشین تہا پیچہے سے بضرب پیش قبض نواب شفیع خان کو مار دیا
فوج نے نواب کو کشتہ دیکہکر دہلی کیطرف کوچ کیا اور ہمدانی اپنے دیرہ پر
آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے موقع مناسب دیکہکر مسلمانون کو ملک
سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلیا۔ بعدازان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو

مادہو راؤ پٹیل کا قلعہ گوالیار پر حملہ آور ہونا دریافت ہوا فی الحال راگشن
سورج دوج وکیل کو اوسکے پاس بھیجا اور معرفت فوجدار شیو سنگہ اور دیوان
راج سنگہ کی رسد غلہ و باروت کی بھجوائی اسی اثنار مین مہاراجہ سیندہیہ
نے ایک دفعہ بھرت پور کے ملک پر قبضہ کرلیا مگر مہارانی کشوری صاحب کی سفارش
سے گیارہ محالات دس لاکہہ روپیہ جمع کے چھوڑ دیئے +

سنہ ۱۷۸۱ء مین پٹیل بعد فتح گوالیار متہرا مین داخل ہوا اور بمقام تارسی مہاراجہ नारसी
رنجیت سنگہ صاحب سے ملاقات کی اور علاوہ بحالی ملک مقبوضہ سابق کے چار
محالات دیگر مہاراجہ صاحب کو رخصت کیا۔ پٹیل دہلی مین بادشاہ
عالی گہر عرف شاہ عالم کی حضور سے بخطاب مہاراجہ عالی جاہ مادہو راؤ بہادر
سیندہیہ وزارت پر ممتاز ہوا اور بحیلہ مالش پاے دربار شاہی تثبیت
حاصل کی اور بنظر اصلاح کار خود بادشاہ کو سیر ملک کیواسطے لایا مقام
شیرگڈہ سے کنور رندہیر سنگہ صاحب خلف مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب शेरगढ
بادشاہ کو دیگ کی سیر کیواسطے لائے بادشاہ نے دیگ کا قلعہ بدل بیگ سے
خالی کرایا اور محلات معروف بہون کی سیر کی اور اکبرآباد مین داؤد بیگ
اور منصور سے قلعہ خالی کرایا +

الغرض مسلمان باہمی نفاق سے خراب ہوتے گئے اور مہاراجہ سیندہیہ
قابض ملک ہوگئے افراسیاب اور نجف قلی کا انتقال ہوا تب مہاراجہ سیندہیہ
نے نارائن راو کو قلعہ کانوڈ مین متعین کرکے اوس ملک سے اسمعیل بیگ
کو بیدخل کیا اسمعیل بیگ مفرور ہوکر غلام قادر کے شامل ہوا اور دونون نے

بالاتفاق مادہوراؤ سیندہیہ سے مقابلہ کیا ؞

پٹیل کی فوج جے پور سے لڑتی تہی ہمدانی نے اپنے آقا کے خلاف جیپور سے سازش کرکے عین وقت کارزار پٹیل کیطرف توپین پہیر دین قضارا توپ کا گولہ درخت پر لگا اوسکی شاخ ٹوٹ کر ہمدانی مارا گیا اس تفرقہ سے پٹیل نے گوالیار کو کوچ کیا اور بادشاہ دہلی کو گیا اسیر غلام قادر اور اسمعیل از سر نو فوج جمع کرکے بانی فساد ہوئے جب غلام قادر دہلی مین پہونچا دیس مکہہ داماد پٹیل اور کوٹر پا شاہ نے بادشاہ کو تنہا چہوڑکر بہرت پور کو کوچ کیا غلام قادر نے بادشاہ کی آنکہین نکالین اور دہلی کا بند و بست کرکے بہرت پور پر عازم ہوا موضع جگینہ مین دیرہ کیا اسمعیل اکبرآباد کے قلعہ پر متصرف ہوا اور بسرام بہاو مع بلونت راؤ قلعہ دار اکبرآباد کے بہاگ کر بہرت پور پہونچا اونہین ایام مین اپنی خان بہسائی وجیوا دادا و بابوجنارجن وہرجیو سیندہیہ و دیوجی لوکہیہ سرداران دکن بجمعیت چھتیس ہزار سوار داخل بہرت پور ہوئے سردار لوگ چار باغ مین اور فوج بیرون شہر مقیم ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے ملاقات کی اور اون کے شامل ہوکے روہیلون سے برسر مقابلہ ہوئے بمقام پہول پورہ لڑائی ہوئی مرہٹون نے جگینہ پہونچکر خیمون مین آگ لگادی اور مال واسباب لوٹ لیا اس واقعہ سے ہراسان ہوکے غلام قادر و اسمعیل مفرور ہوئے ایک دفعہ دیگسا مین قیام کرکے مقابلہ کیا مگر وہان سے بہی شکست ہوئی مرہٹون نے اسمعیل کو لکہا کہ

देशमुख्य
जगीना
विश्राम भाउ
बलवंतराउ
जीवादादा
बाबूजनार्जन
हरिजीसेंधिया
देवजीलोखया
फूलपुरा

غلام قادر بادشاہی مجرم ہے تمکو لازم ہے کہ اوس سے علیحدہ ہوکر اپنی کانوڈ کی قدیم جاگیر پر قبضہ کرو اور بادشاہ کی نوکری کرو چنانچہ وہ تو کانوڈ کو چلا گیا اور پٹیل نے دیگ مین پہونچکر غلام قادر کا محاصرہ کیا وہ وہان سے بہاگ کر موضع آو مین مقیم ہوا اور دو مہینے تک فساد کرتا رہا آخر الامر گرفتار ہوکر مارا گیا اسمعیل بہی قید ہوکر اکبرآباد کو گیا اور پٹیل کا کل ملک پر قبضہ ہوا سمت ۱۸۴۵ مین پٹیل حسب الطلب نانا کے دکن کو گیا اوسکی طرف سے ڈیبائنی صاحب فرانسیس مختار رہا اور وہ ولایت کو گیا تب پیرن صاحب مختار رہا۔ پیرن صاحب نے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو بجلدوے خیرخواہی تین محالات چار لاکہہ روپیہ کی جمع کے دئے غرض سمت ۱۸۶۰ تک ملک مرہٹون کے قبضہ مین رہا اور مہاراجہ دولت راؤ سیندہیہ کے وقت مین بہت ترقی پائی ؂ नाना डिवायनी पेरनसाहब

تاریخ زمانہ حال

جب جنرل لارڈلیک صاحب نے منجانب اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی جنرل پیرن صاحب مدارالمہام وسپہ سالار فوج مہاراجہ سیندہیہ سے ملک فتح کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے فوجدار شیوسنگہ اور جانی ویانکر اپنے وکلا کی معرفت ملاقات کی اس سے ظاہر ہے کہ جن رئیسون نے ابتدا عملداری مین سرکار انگریزی سے تعہد کرنے مین اپنی خوشی و رضامندی کی اونمین سب سے اول مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب تہے اسواسطے اون سے شروع جنگ مرہٹہ پر عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر اول منضبط ہوا اوسکے

ذریعہ سے اونکو بہ اختیارات مالکانہ اپنے ملک پر قابض رہنے کی کفالت دیگئی اور مرہٹون کے مطالبہ خراج اور دیگر عملداریون کی مداخلت و دست اندازی سے براے دوام سبکدوش کیا گیا ؛

دولت راؤ سیندہیہ سے لڑائی ہوئی تب لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ بہرت پور کی فوج نے بہت بہادری وجانفشانی سے عمدہ کام انجام دئے اور اخیر لڑائی تک شامل حال رہے ؛

ہندوستانی مورخ نے لکہا ہے کہ مہاراجہ رنجیت صاحب کے پانچ سو سوار بہ تقرر ایک روپیہ یومیہ فی سوار انگریزی فوج کے شامل رہے اور بالعوض خیرخواہی علاوہ ملک سابقہ کے بائیس محالات دیگر سرکار انگریزی سے ملے تہے - مگر یہہ امر انگریزی تاریخ سے بہی تحقیق ہے کہ اس

किशनगढ
कठूमर
रेवाडी
गोकुल
सहार
लासवाडी
कांवड़

فتح کے بعد سرکار انگریزی نے پانچ پرگنات کشن گڑہ - کٹہومر - ریواڑی گوکل - سہار - سات لاکہہ روپیہ جمع کے راج بہرت پور مین شامل کئے دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع مین جنگ لاسواڑی سے واپسی کے وقت لارڈ لیک صاحب نے بمقام کانوڑ مہاراجہ رنجیت سنگ صاحب سے ملاقات کی اس ملاقات سے ضرور یہہ نوع خوشی ہوئی ہوگی کیونکہ شروع عہد کے نقصانون کا سرکار انگریزی سے دوستی کرنے پر معاوضہ کامل ہوگیا اور کوئی شکایت کا موقع نرہا تاہم تہوڑے دنون بعد دریافت ہوا کہ اونہون نے ہلکر سے جو سرکار انگریزی کے ساتھہ شمشیر آزمائی کرنیوالا تہا سرگرمی سے خط و کتابت کی ہلکر سے لڑائی شروع ہونے پر سرکار انگریزی نے اون سے

فوج مانگی تو اول اقرار کرتے رہے مگر پھر صاف انکار کر دیا بلکہ اونکی فوج
ہلکر کے شامل ہوکے بمقام دیگ انگریزی فوج سے برسر مقابلہ ہوئی ٭
اسکی کیفیت ہندوستانی مورخ نے اسطرح لکھی ہے کہ جب جسونت راؤ
ہلکر دکن سے بمقابلہ لارڈ لیک صاحب اس ملک مین آکر متہرا مین
قیام کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نندگانو سے دیگ مین داخل ہوئے نंदगांव
اور وہان سے ہلکر کی تواضع و مہانداری کی ایک دفعہ دہلی کیطرف
گیا تہا مگر جب لارڈ لیک صاحب نے وہان سے دبایا پہر اسی نواح
مین آیا ہلکر کے تین کمپو اور لشکر کی بہیر نے زیر فصیل دیگ قیام کیا
اور لارڈ لیک صاحب کی تین پلٹنین موضع بہج مین مقیم ہوئین اوس वेहज
وقت فوجدار شیو سنگہ نے مہاراجہ صاحب سے عرض کیا کہ ان مین
باہم جنگ وجدل ہونیوالا ہے آپ ہلکر کو یہان سے نکالدین مہاراجہ
صاحب نے جواب دیا کہ دکہنیون سے قدیم رابطہ دوستی ہے اسوقت
مین کہ زمانہ اون سے ناموافق ہے بے مروتی کرنا مردانگی سے بعید ہے
چنانچہ مہاراجہ صاحب کی فوج نے ہلکر کو قلعہ مین لیکر انگریزی فوج مقابل
ہلکر سے مقابلہ شروع کیا۔ لیک صاحب نے حملہ کرکے ہلکر کو شکست
دی اور دیگ کا محاصرہ کرکے تین روز مین بتاریخ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۴ع
قلعہ خالی کرایا مہاراجہ صاحب کے اس علانیہ عمل عداوت سے ثابت
ہوا کہ وے سرکار انگریزی کے مخالف ہین پس آئندہ کو اون کے
ساتہہ اسیطرح پیش آنا پڑا ٭

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کشتی پر سوار ہوکر براستہ تری بہرت پور مین
پہونچے اور سرداران راج کو جمع کرکے قلعہ کا بندوبست کیا خندق شہر پناہ
موتی‌जील کو موتی جہیل کے پانی سے بہروادیا ہلکر کی فوجین زیر فصیل قلعہ مقیم ہوئین
اور خود ہلکر پہولباڑی مین ٹہیرا*

اب بہرتپور کی اوس ساکہ کا ذکر ہے جس سے ہندوستان کی تاریخ
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی دارالسلطنت کا نام بڑی
فتح یابی سے مشہور رہا ہے *

لارڈ لیک صاحب نے دیگ سے بہرتپور کو کوچ کرکے اثناء دروازہ
سے مورچہ لگایا ۷ - جنوری ۱۸۰۵ء کو بہرت پور کا محاصرہ ہوا مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب نے اس اعتبار سے کہ اگر بہرت پور فتح ہوگیا تو بالکل
تباہی ظہور مین آوے گی ہمہ تن مقابلہ کیا اونکی فوج و رعایا نے دل و
جان سے مدد کی اور ایسی جوانمردی دکہائی کہ تواریخ ۹ - ۲۱ جنوری
و ۲۰ - ۲۱ - فروری کے چار حملون مین انگریزی فوج ۳۲۰۳ مقتول و
مجروح آدمیونکا نقصان اوٹہا کر پسپا ہوئی بہرت پور کی فوج اندر سے
بکمال جانفشانی مقابلہ کرتی تہی اور مرہٹے باہر سے رسد لوٹتے تہے اور
شبخون مارتے تہے - زبانی عوام الناس کے سنا اور ہندوستانی مورخون
ने ہی لکہا ہے کہ انٹا گرڈ گرڈ نامی کوئی شخص کہ شاید مدراسی افسر تہا بہت
अंटा गुड़गुड़ دعوی اور زعم سے انگریزی فوج مین شامل ہوا تہا اوس نے لب خندق
کرسی نشین ہوکر فوج کو حکم حملہ آوری دیا طرفین سے مقابلہ ہوا اور

انثاگر گڑہ مارا گیا آخرالامر لارڈلیک صاحب نے مایوس ہوکر جگینہ میز جا دیرہ کیا ٭

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے اگرچہ انگریزی فوج کو اپنے قلعہ مین قدم نہ رکہنے دیا مگر اونکو یہہ امید نہ تہی کہ ہمیشہ اسیطرح فتحمند رہینگے فروری واپریل کے درمیان بلکہ ایک دفعہ پہر بہی یہان پناہ پذیر ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اوسکی رفاقت سے تنگ آگئے تہے اسواسطے اوسکو رخصت کیا لڑائی کے مصارف سے زیربار ہوگئے تہے۔ اور جنرل فوج انگریزی کے استقلال کا خوف تہا اسواسطے جنرل لیک صاحب کی ترقی منصب امرائی کو موقع مناسب مبارکبادی سمجہکر تہنیت ترقی کے ساتہہ خواہش صلح اور ارادہ تشریف آوری خود لشکر انگریزی مین بفرستادگی رائے کشن سوریج دوج ظاہر کیا سرکار انگریزی کی بہی یہی خواہش تہی لبعد صلح ومصالحت ۱۰ - اپریل ۱۸۰۵ء کو شرائط عہدنامہ قرار پاگئین مہاراجہ صاحب نے مع کنور رہتی سنگہ صاحب لارڈلیک صاحب سے ملاقات کرکے کنور صاحب کو فوج انگریزی مین چہوڑا اور مبلغ بیس لاکہہ روپیہ جسمین سے پانچ لاکہہ فی الفور ادا کیا گیا اور سات لاکہہ کچہہ عرصہ بعد معاف ہوگیا بابت مصارف فوج کے دینا قبول کیا اور بموافقت سرکار انگریزی جو ملک اون کے پاس تہا اوسپر قابض رہنے کی کفالت دیگئی اور جو پرگنات ۱۸۰۳ء مین دیے گئے تہے ضبط ہوگئے ٭

اگرچہ مہاراجہ صاحب بھرت پور کا اس لڑائی اور صلح مین ملک اور
روپیہ کا بہت نقصان ہوا مگر شہرت و ناموری سے اونکو فایدہ عظیم
حاصل ہوا کل ہندوستان مین صرف ایک بھرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی
فصیلون سے انگریزی فوج شکست کہاکر واپس گیی ہے اس جہت سے
راج بھرت پور کل ہندوستانی ریاستون مین فایق اور کل دنیا مین
ناموری ہے اس لڑائی سے بیس برس بعد تک کل انگریزون مین بھرت پور
کا نام زبان زد خاص و عام رہا اور جب تک دوسری لڑائی مین فتح
نکر لیا انگریزی فوج کی بدنامی رفع نہوئی ٭

لارڈ لیک صاحب ہلکر کے تعاقب مین مصروف و سرگرم رہے انجام مین
ہلکر نے بہی راج اندور پر قناعت کرکے صلح کر لی کنور برہتی سنگہ صاحب
नावड़ لیک صاحب سے سند عطاے پرگنہ تاوڑو و واگذاشت دیگ و
گوردہن لیکر واپس آئے اور کنور لچہمن سنگہ صاحب اور فوجدار موتی
رام بیجا سے اون کے متعین ہوئے لڑائی سے ایک سال بعد بمتی اگہن
سدی ۵ سمت ۱۸۶۲ مطابق ۱۸۰۵ع بمقام گوردہن مہاراجہ رنجیت سنگہ
صاحب کا انتقال ہوا ٭

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب نے مسند نشین ہوکر بمتی پوس بدی ۱۳
دیوان جواہرلال کو عہدہ دیوانی پر مقرر کیا امور ریاست مین اکثر
ہیرا سنگہ بلب گڈہیہ سے مشورہ رہتا تہا اور سیتارام پروہت کو توشہ خانہ
کی مختاری دی صاحب رام متصدی جیب خاص کو ہر چہار رسالہ

گہوڑچڑہ کا دیوان کیا اور اوسکے تحت مین بخشی بندو سنگہ و بخشی ہزاری
و بخشی جیت سنگہ و لالہ رام بخش سالدار مقرر ہوئے دہاؤ فتح سنگہ
منتظم ڈیوڑہی اور ڈوہ دیناج کوڑیہ اوسکی نیابت مین دیوان ہوئے
کشن رام بخشی کو بائیس رسالہ جات پیادگان معروف بائیسی کے کہ
ہر ایک مین سوسو جوان تہے افسری ملی کچہہ عرصہ بعد بسبب توقف تقسیم
تنخواہ ایک پلٹن نے فساد کیا مہاراجہ صاحب نے تنخواہ تقسیم کرکے باغی
و بانی فساد افسرون کو ہاتہہ و ناک قلم کرکے شہر بدر کیا اور پلٹن کو شکست
बस्त्यान کرکے دوسری پلٹن مین شامل کردیا بستیان صاحب اور رحیم بیگ
کپتان بظہور اس فساد کے اپنی عزت کا پاس کرکے چلے گئے بجاے اون
کے بخشی جیت سنگہ مقرر ہوا گون صاحب خدمت کپتانی سے موقوف ہوا
بخشی بگہیل سنگہ و بخشی نول سنگہ برادر دہاؤ فتح رام و مصر سری گوبند ہند
و دولہ رام برسالہ و کشن بلب فوجدار پسر موتی رام بعہدہ رسالداری
سواران جاگیر مقرر ہوئے اور بخشی کشن رام و بخشی پرکاشناتہہ سونج
دوج یکے بعد دیگرے بخشی گری کل رسالہ جاگیرداران کا اہتمام کرتے رہے
اور چار گروہ فوج معروف رام غول و کشن غول و گوبند غول و ہنومان غول
بہرتی جدید بہ تحت حکومت بخشی ہر نراین مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب کل
فوج کی نگرانی و سماعت رپورٹ و اخبارات بذات خاص کرتے تہے
راؤ لچہمن سنگہ صاحب و فوجدار موتی رام کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب کی
پاس تہے صاحب موصوف کے نام خریطہ لکہہ کر طلب کیا کہ اساڑہ سمت ۱۸۶۳

مین حاضر آئے فوجدار موتی رام کو کوتوالی شہر اور انتظام کار عمارت کی خدمتین عطا ہوئین کہ اوسکے اہتمام سے بمقام گوردہن چھتری مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور بہرتپور مین مکان دربار معروف کچہری اور محل مہارانی کچہری جی صاحبہ تعمیر ہوئے ؛

بعد تصفیہ قضایای ملک لارڈ لیک صاحب کلکتہ کو گئے اون کے پاس منشی منگل سنگہ سو رج دوج اور جانی دیا شنکر وکیل متعین ہوئے دو برس بعد جانی دیا شنکر واپس آیا اور منشی منگل سنگہ بدستور رہا ۔ فوجدار چورامن و رتن لال وکیل دہلی مین مٹکاف صاحب کے پاس تہے دیبی داس نامی وکیل منجانب مٹکاف صاحب حاضر دربار رہتا تہا اگرچہ اہالیان دربار کو خاطرداری صاحبان انگریزیہ کی تاکیداً ہدایت تہی مگر سمت ۱۸۶۷ مین دیبی داس وکیل مٹکاف صاحب کسی سبب سے دل برداشتہ ہوکر چلا گیا مٹکاف صاحب نے فوجدار چورامن کو دہلی سے رخصت کیا کہ اس سبب سے انگریزی مورخ نے ایک مقام پر لکہا ہے کہ مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب کی کارروائی سرکار انگریزی کے ساتہہ پُرکدورت رہی کہ حکام انگریزی کو بہت ضبط و تحمل سے کام کرنا پڑا بہرحال صلح قایم رہی ؛

سمت ۱۸۷۰ مین کرنل محمد شاہ خان و راجہ بہادر سنگہ جے پور کی عملداری مین فساد موقوف کرکے علاقہ بہرتپور مین فساد برپا کیا اور موضع سلیم پور کو لوٹ لیا حسب الحکم مہاراجہ صاحب بخشی سیوکاشناتہ ملے اونکو فہمایش کی مگر باز نہ آئے تب مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع مٹکاف صاحب راؤ بلدیو سنگہ सलेमपुर

صاحب کو مع جمعیت متعین کیا اوسوقت کرنل مذکور نے نوکری کی درخواست
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکی درخواست نامنظور کی مگر اوسکو خرچ دیکر
مال مغروقہ واپس لیا ؂

سمہ۱۸۱۴ مین لارڈ موائرا صاحب گورنر جنرل کشور ہند ممالک برترین म्वायरा
دورہ کیواسطے تشریف لائے تب دیوان جواہر لال اور فوجدار جورام
نے بمقام کانپور پہونچکر معرفت سلیٹن صاحب ملازمت حاصل کی اور स्लेटन
لارڈ صاحب موصوف شاہ اودہ سے لکہنؤ مین ملاقات کرکے بریلی مین
تشریف لائے تب وہان تحایف مرسلہ مہاراجہ صاحب پیش کئے سرداران
کو بعطاے خلعت رخصت ہوئی جب لارڈ صاحب آگرہ مین تشریف لائے
بہر سرداران مذکور اونکی خدمت مین حاضر ہوئے فتح پور سیکری مین
ملاقات قرار پائی اول رائے چہمن سنگہ صاحب اور بعد ازان خود مہاراجہ
صاحب تشریف لے گئے مور صاحب و سلیٹن صاحب نے مہاراجہ صاحب मोर
کا استقبال کیا بعد ملاقات و بازدید بہرتپور کو معاودت کی ؂

سنہ۱۸۱۷ مین جنگ پنڈارہ وقوع مین آئی تب مہاراجہ صاحب نے فوج पिंडारा
انگریزی کی مدد پر اپنی فوج بہیجی سمت۱۸۲۱ مین مہاراجہ صاحب کی بصارت مین
فرق آیا بدریافت اس حال کے گورنمنٹ سے خلعت و تشفی نامہ بصحبت
روسن صاحب بہیجا گیا کہ صاحب موصوف نے بہرتپور آکر دیا ؂

سمت۱۸۲۱ مین مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب اور مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی
الور کے درمیان بابت ایک گانو واقع ضلع میوات کے نزاع ہوا تحریرات

باہمی سے تصفیہ نہوا تو جنرل اکٹرلونی صاحب چہاونی نیمچ سے متعین ہوئے
راؤلچہمن سنگہ صاحب اون کے استقبال کیواسطے گئے جنرل صاحب
نے بہرت پور آکر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی اون کے ساتہہ ٹہاکر اکہی سنگہ
बांकावत بانکاوت اور نواب احمد بخش خان فیروزپور والہ سرداران راج الور تہے
مہاراجہ صاحب نے حسب دستور سرداران الور کو خلعت عطا کئے اور یہہ
हरदेवजी تجویز قرار پائی کہ دیہہ متنازعہ کو ہر دو راج سے ٹہاکر ہر دیوجی کے مندر
مین بہیٹ کر دیا جاوے چنانچہ طرفین سے پٹہ جات مرتب ہوکر گانو ہردیوجی
کے مندر مین نذر کیا گیا؛

اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۸۰ مطابق ۷ - اکتوبر ۱۸۲۳ء کو مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب اون کے بہائی مسند نشین ہوئے
پوہ سدی ۵ کو راؤلچہمن سنگہ صاحب کا بہی انتقال ہوا اور راؤ بیرتہی سنگہ
صاحب کہ تیرتہون کیواسطے گئے تہے مفقود الخبر ہوگئے - مہارانی لچہمن جی
صاحبہ رانی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب مرحوم نے بفہمایش بعض مفتنہ انگریزون
کے بندرابن کی بود و باش کا ارادہ کیا چونکہ اون کے پاس خزانہ کی کنجیان
वैजनाथ تہین مہاراجہ صاحب اونکی روانگی مین آرے سیلے کرتے تہے جانی بیجنا تہہ
अकटरलोनी وکیل جنرل اکٹرلونی صاحب کیخدمت مین متعین ہوا صاحب نے مہاراجہ
صاحب کیواسطے خلعت مسند نشینی بہیجا بہیٹ بدی ۱۰ سمت ۱۸۸۱ کو مہارانی لچہمن جی
صاحبہ کا انتقال ہوا اور نزاع رفع ہوا مہاراجہ صاحب کو اخلاف راؤ لچہمن
سنگہ صاحب سے خوف رہتا تہا چنانچہ ایک روز ماد ہو سنگہ بہ ارادہ بدجواہر جی

جاے قیام مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب پر پہونچا مہاراجہ صاحب نے اوس کو
قید کر دیا اور جنرل اکٹرلونی صاحب کو طلب کیا کہ ماگہہ سمت ۱۸۸۱ مین اکٹرلونی صاحب
بھرت پور مین آئے مہاراجہ صاحب نے کنور بلونت سنگہ صاحب کو کہ بعمر چہ سال
تہے اونکی گود مین بٹہایا جنرل صاحب نے سرکار کمپنی کیطرف سے اون کی
مسند نشینی کی کفالت دی ؛

پہاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱ مطابق ۲۶ - فروری ۱۸۲۵ع کو مہاراجہ بلدیو سنگہ
صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بعمر سات سال مسند نشین
ہوئے درجن سال بامداد راجہ قرولی و دیگر اشخاص مصدر فساد ہوا وان
کہ درجن سال کا ماموں تہا اور راوسکے خسر بویہ باشریک فساد ہوئے مہارانی
امرت کنور صاحبہ رانی مہاراجہ صاحب مرحوم نے ٹہاکر ابہی سنگہ کی معرفت
درجن سال کو فہمایش کی بظاہر اوس نے اقرار کیا کہ فساد نکرونگا مگر پہر دریافت
ہوا کہ بعض سرداران فوج نے اوس سے سازش کی ہے تب بصلاح بخشی
نول سنگہ و ٹہاکر ابہی سنگہ قرار پایا کہ پلٹنون کو جنکے افسرون پر سازش کا احتمال
ہے محالات مین بہیجدیا جاوے اور جنرل اکٹرلونی صاحب سے درخواست
کیجاوے کہ یہان آکر بعد انسداد فساد مہاراجہ صاحب کے سن بلوغ کو پہونچنے
تک انتظام کرنیکواسطے کسی صاحب کو متعین کرین چنانچہ اس غرض سے
جانی بانکے لال برادر جانی بیجناتہہ کو جنرل صاحب کے پاس دہلی بہیجا گیا
مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کے کارج مین ایک روز باقی رہا تہا کہ اوسی شب
درجن سال مع جگت سنگہ خلف خود گوبند غول مین پہونچا افسران و سپاہیان

غول مذکور نے اوسکی اطاعت کی اور سورج پلٹن و فوجدار گوپال سنگہ
مع رسالہ جات الغامیان و کیشورام مع رسالہ امری اور ٹہاکر عظمت سنگہ
وغیرہ اوسی جا پر اوسکے شامل ہوئے درجن سال نے اونکے اتفاق سے
برجون اور فصیل پر سے توپین اوتار کر ہشت دہاتی دروازہ پر لگائین
وہان بعض کپتان مع پلٹنون کے اور شیخ امام بخش مع توپخانہ کے موجود
ہوئے چودہری رام رتن برادر مہارانی امرت کنور صاحبہ اس حال سے
بہت مضطرب ہوا اور انتظام دروازہ کا فکر کرنے لگا امیر پلٹن بہ تعلق بخشی
ہرگوبند و رام غول متعلقہ بخشی ہر نراین کو کہ باطن مین رفیق درجن سال
تہے قلعہ کے اندر طلب کیا نصف شب سے درجن سال کیطرف سے گولا انداز
شروع ہوئی اور اندرون قلعہ سے مقابلہ ہوتا رہا ؂
آخر کار امیر پلٹن و رام غول نے کنور بلدیو سنگہ کو کہ قید مین تہا ہمراہ لیکر
جوا ہر برج پر بیٹہایا اور قلعہ کا دروازہ کہولکر درجن سال کو قلعہ مین لے لیا
کہ بلدیو سنگہ و درجن سال نے سرداروں کو شہر کے انتظام کا حکم دیا
پلٹن والون نے کہ سرکش و بدحکم ہو رہے تہے درجن سال کے حکم پر
خیال نکرکے چودہری رام رتن اور اوسکے برادرزادہ اور نینا کوتوال
کو جان سے مارا اور بہت آدمیون کو مجروح و مضروب کیا اور وہان
سے واپس آکر محل کے اندر اسباب سرکاری اور چوکی والے کہو رچڑہنے
کے ہتہیار اور مندر سے ٹہاکر جیکا زیور لوٹ لیا۔ مہاراجہ بلونت سنگہ
صاحب بکنار دہا ہوگیا مگر بفضل خدا امن مین رہے مگر درجن سال

اونکو مع دہاؤ کے نظربند کردیا مادہو سنگہ و درجن سال نے پلٹن والون پر بخشی ہرنراین و کیشورام رسالدار کو متعین کیا اونہون نے فتنہ انگریزون کو زیادتی سے باز رکہا ٭
عندالاستفسار درجن سال کے دیوان جواہرلال اور فوجدار چوراسن نے کہا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سندنشینی کی سرکار انگریزی کفیل ہے اونکو سندنشین رکہو اور تم مختاری کرو درجن سال نے کہا خدا نے مجھکو راج دیا ہے مختاری کرنا کیونکر گوارا کرون پہر اپنے سردارون کی معرفت فوج بہرتی کی ۔ مادہو سنگہ اور ٹہاکر خوشحال سنگہ اپنے خسرپورہ اور کلیان سنگہ سے مشورہ کرتا تہا کیسری سنگہ کو ڈیگ کا قلعہ دار کیا ٹہاکر پدم سنگہ کو دیوڑہی کا مختار کیا اور جوانان پلٹن کو بعوض فرمانبرداری دوماہہ تنخواہ انعام دیکر وردی کا روپیہ معاف کیا ٭

نااتفاقی درجن سال و مادہو سنگہ

اس فساد کی خبر سنکر جنرل اکٹرلونی صاحب متہرا مین وارد ہوئے مادہو سنگہ نے درجن سال کو صلاح دی کہ اول جنرل صاحب کی خوشامد کرنی چاہیئے اگر باز آوین تو فبہا ورنہ لڑائی کا بندوبست کرنا چاہیئے چنانچہ فوجدار چوراسن و لال پہوپ سنگہ خلف دیوان جواہرلال و دیوان ہربخش کو جنرل صاحب کی خدمت مین بہیجا جنرل صاحب نے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سندنشینی مقدم رکہہ کے درجن سال کو پیشتر سے زیادہ معاش دینا منظور کیا مگر

اوسکی سندنشینی کی درخواست نامنظور کی مجبور بعد قیام پندرہ روز کے سرداران مذکور واپس آئے بعدازان سربجی مہنت براگیان جےپور درجن سال کی تشفی کرکے جنرل صاحب کے پاس وکالت کے واسطے گیا جنرل صاحب اوسپر بالکل متوجہ نہوئے فوراً رخصت کردیا ٭

جنرل صاحب ناراض ہوکر دہلی کو گئے اور وہان سے بھرت پورپر فوج کشی کی اسمین شک نہین کہ اگر اوسی وقت اونکی تجویز کا عمل درآمد ہوتا توکچھہ جنگ وجدل ظہور مین نہ آتی مگر لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل نے اس خیال سے کہ خانگی نزاع ہے خودبخود رفع ہوجاویگا اور بحیات والد صاحبزادہ کے سندنشینی کو منظور کرلینے سے سرکار انگریزی پراونکی امداد واعانت کرنا فرض نہین ہے جنرل اکٹرلونی صاحب کی تجویز کو منسوخ کیا بلکہ اونکو بہی عہدہ سے برخاست کرلیا کہتے ہین کہ اس رنج سے جنرل صاحب تہوڑے دنون بعد مرگئے ٭

درجن سال نے سربجی کے بلاحصول مطلب آنے پر مایوس ہوکر لڑائی کا سامان کیا مادہوسنگہ نے تین ہزار فوج بہرتی کی اور دیس کے ہزار قدیم آدمیون کو اپنے شامل کیا درجن سال کے سردارون نے صلاح دی کہ دیسی سردار مادہوسنگہ سے سازش رکہتے ہین اور بہرتی جدید ہونے سے قدیم فوج رنجیدہ ہے اسپر درجن سال مادہوسنگہ سے بہی ناراض ہوگیا دوسرے روز اوس سے کہا کہ تم آٹھہ سو جوان رکھہ کر باقیماندہ فوج کو برخاست کردو اور اونکو گڈھہ یعنی فصیل شہر پر متعین کردو قلعہ مین

مت رکہو مادہو سنگہ رنجیدہ ہوکر دیگ کو چلا گیا قلعہ کا بندوبست کرکے فوجدار
گوبندرام سیلم پوریہ اور ہردیو بخش برسانیہ قلعہ دار کو مختار کیا اور دیوان
محبوب سنگہ برادر دیوان جواہرلال کو مع زن و بچہ کے قید کر دیا ۔

بعد بندوبست دیگ کے مادہو سنگہ پرگنات سیکری و کامہ پر قابض ہوا فوجدار
ناتہورام کے بیٹے کو مع عملہ قید کرکے دیگ مین بہیجدیا خوشحال سنگہ منجانب
درجن سال نگر مین گیا تہا اونکو وہان سے نکالدیا درجن سال نے تنخواہ پلٹن
جدید تعلقہ بستیان صاحب و گنگا پلٹن قدیم ساتہہ دیگر خوشحال سنگہ کو بہیج
بہیجا عین لڑائی کیوقت مین دیوکرن دربہائی مادہو سنگہ نے دونون
پلٹنون کو اپنے شامل کرلیا خوشحال سنگہ نے درجن سال کو اطلاع دی کہ
کل دیسی لوگ اور قدیم فوج اگرچہ بظاہر آپ کی اطاعت کرتے ہین مگر دل سے
آپ کے بدخواہ ہین اور مادہو سنگہ سے ملے ہوئے ہین پہر سرداران بلدیو
اور سربجی مہنت کی جمعیت کو خوشحال سنگہ کے پاس بہیجا اور رام نول
وکشن نول تعلقہ بخشی ہرنراین کو اونکی کمک پر متعین کیا اونہون نے
مادہو سنگہ کی جمعیت کو نگر سے برخاست کرکے اپنا قبضہ کرلیا دوسرے روز नगर
خوشحال سنگہ موضع کہوہ متصل دیگ کو گیا وہان مادہو سنگہ سے مقابلہ खेह
ہوا جسوقت ہنگامہ کارزار گرم تہا مادہو سنگہ کے دونون کپتان مستقر رہے
اور خود ہراسان ہوکر دیگ کو واپس گیا خوشحال سنگہ نے غنیمت سمجہکر
کامہ کو کوچ کیا بجز دیگ کے کل ملک پر درجن سال کا قبضہ ہوگیا ۔
الغرض درجن سال کی سرکشی اور نزاع باہمی درجن سال و مادہو سنگہ

سے کل ملک مین شورش و فساد برپا ہوگیا تب انجام کار گورنمنٹ کو اوسی تدبیر
پر عمل کرنا پڑا جو جنرل اکٹرلونی صاحب نے کی تہی درجن سال کی یہہ کیفیت
تہی کہ بظاہر حسب فیصلہ سرکار انگریزی عمل کرنیکا اقرار کرتا تہا اور خفیہ بہرتی
فوج و آراستگی قلعات و سامان جنگ مین مصروف تہا اور راجپوت و
مرہٹہ رئیسون سے مدد کا طلب گار رہتا تہا اوسکے قول و فعل کا اعتبار نہ رہا اور
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب وارث مستحق کا مسند نشین ہونا ضرور تہا اسواسطے
कम्बरमेर پچیس ہزار فوج مع توپخانہ بہ افسری لارڈ کمبرمیر صاحب کمانڈر انچیف متعین
ہوئے اس عرصہ مین درجن سال نے سرداران بہدوریہ اور خوشحال سنگہ
کو طلب کیا اور حسب صلاح اونکے دیوان ہردیو بخش کو صلاح کیواسطے مٹکاف
صاحب کیخدمت مین دہلی کو بہیجا چونکہ بجز مسند نشینی مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب
کی اور کسی شرط سے صلح ممکن نہ تہی درجن سال کا وکیل پہر مایوس ہوکر واپس
آیا انگریزی فوج نے آگرہ و متہرا مین جمع ہوکے بہرتپور کو کوچ کیا اور دسمبر
سنہ ۱۸۲۵ء مین قلعہ و شہر کا محاصرہ کرلیا شہرپناہ خام بہت بلند اور ساٹہہ فیٹ
عریض اور اوسکے گردا گرد آب خندق ہونے سے سرنگ لگانا دشوار تہا اس
سبب سے تیاری سرنگ مین بہت دیر لگی یعنی ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۲۵ء کو شروع
ہوئی اور ۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۲۶ء کو کام ختم ہوا۔

اسطرف درجن سال نے فصیل و دروازون کی حفاظت اور فوج انگریزی
کے مقابلہ کیواسطے بارہ ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت متعین کی نیمرآنہ کا
नीमराना
راجہ مع ہمراہیان گونڈوہ کے بند پر متعین تہا کہ وقت ضرورت بند کا پانی
सुंडवा

چہوڑکر شہر کی خندق کو بہردے انگریزی فوج کے افسرون کو پہلی لڑائی مین بند کے پانی سے خندق شہر پناہ مین طغیانی ہوجانیکا تجربہ ہوچکاتہا اسواسطے اونہون نے اول ہی شبخون مارکے راجہ کو قتل کیا اور اوسکا بہائی بہاگکر کمہیر کے قلعہ مین پناہ پذیر ہوا۔ اس سے ہراسان ہوکر درجن سال نے ایکدفعہ پہر بہی دیوان جواہر لال و فوجدار جورامن و دیوان ہردیو بخش کو مٹکاف صاحب کے پاس بہیجا مگر کچہہ سود مند نہوا ؛

اول فوج انگریزی نے محلہ گوپال گڑہ واقع شمال ومشرق کیطرف مورچہ قائم کرکے حملہ کیا بہت زور سے لڑائی ہوئی درجن سال نے تاب مقابلہ کی نہ لاکر اپنے برادران امراؤسنگہ و بختاور سنگہ کو ہمراہی سادہو رام چیلہ ستر بجی مہنت فصیل شہر پناہ پر متعین کیا اور خود بخیتہ قلعہ کے اندر داخل ہوکے نول برج کی توپ سے گولہ چلانے لگا اور اسیطرح سورج پول کی توپ سے گولہ اندازی شروع کی مگر یہہ توپ طول مین ساڑہے پانچ گز اور وزن مین سات سو چہتر من تہی چلنے کیوقت شکست ہوگئی اوس سے بہت آدمی مارے گئے ؛ नवलबुर्ज

ہندوستانی مورخ نے لکہا ہے کہ ایک روز انگریزی توپخانہ کے ملازم بارہ گورے شراب کے نشہ سے مخمور ہوکر گوردہن دروازہ کے آگے آکہڑے ہوئے قلعہ کی فوج نے اون پر حملہ کیا اونہون نے عاجزی سے درخواست کی کہ ہمکو مہاراجہ صاحب کے پاس لے چلو تو ہم انگریزی فوج کا حال کہینگے چنانچہ اونکو درجن سال کے پاس لیگئے اونہون نے عرض کیا کہ ہم گولہ اندازی مین کمال رکہتے ہین ہمکو توپ سپرد ہو اگر اچہا کام دین مستحق پرورش سمجہے جاوین ورنہ

مستوجب سزا ہون چنانچہ برج سورج پول کی توپ اونکو سپرد ہوئی اونہون
نے تیسرے گولہ مین انگریزی توپخانہ کی بیٹی اوڑادی درجن سال نے خوش
ہوکے اونکو بہت انعام دیا اور منجملہ سقر کی بعد ازان منجملہ اونہین گورون
کے ایک نے کہ سارجنٹ تہا ایسا گولہ لگایا کہ توپخانہ کی چند بیٹیان اوڑگئین اس
سے بہی درجن سال بہت خوش ہوا ۞

ایک روز خوشحال سنگہ بوقت شب بارادہ شبخون بارہ ہزار فوج لیکر شہر سے
نکلا مگر انگریزی فوج کو ہوشیار اور مستعد مقابلہ پاکر واپس آیا ۞

عرصہ تک باوجودیکہ قلعہ سے توپین چلتی رہین بسبب عدم تیاری سرنگ اور
عدم فراہمی سامان کے فوج انگریزی کیطرف سے سکوت رہا جب ساٹہہ بیٹیان میگزین
کی چہاونی متہرا سے آگئین صاحب کمینڈر انچیف و مسٹر مٹکاف صاحب و مسٹر مटकाफ़
سٹارلنگ صاحب و ولیم فریزر صاحب وغیرہ حکام نے مشورہ کرکے قلعہ شکنی स्टारलिंग
کا حکم دیا کہ ساٹہہ توپون سے یکبارگی حملہ ہوا ۞ फरेज़र

پرتہی سنگہ خسر پورہ مادہو سنگہ دیگ سے مفرور ہوکے بلباس سقہ بہرتپور
مین آیا درجن سال نے اوسکو شناخت کرلیا اور بغلگیر ہوکر ملا اوس نے خوشحال
سنگہ پر طعن کی کہ باوجود سوختہ ہوجانے میگزین کے اوس نے دشمن کی
فوج پر شبخون نہ مارا - اگر مجہکو پانچہزار سپاہ ملے تو مین حملہ کرون مگر درجن سال
نے اوسکا اعتبار نکیا جسطرح آیا تہا اوسیطرح رخصت کردیا ۞

۱۷ جنوری سنہ ۱۸۲۶ء مطابق پوہ سدی ۹ روز شنبہ کو جب سرنگ بہہت
تیار ہوگئی بوقت شب یکبارگی آگ دکہائی گئی کہ اول اوسکے اوڑنے سے صدا

نالवाली

آدمی مرے اور نال والی برج شکست ہوکے راستہ کافی ہو گیا بہت
زور شور سے حملہ ہوا درجن سال اوسوقت مصروف شرابخواری وسرگرم
محفل عیش ونشاط تہا ناگہان خواب غفلت سے بیدار ہوکر مستعد مقابلہ ہوا
۱۸ جنوری کو صبح کیوقت قلعہ پر حملہ ہوا اوسوقت بخشی کشن رام دفوجدار
کشن بلب کی جمعیتون نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر مدد نہ پہونچنے
سے سب تہ تیغ ہوگئے اون کے مرتے ہی شہرمین انگریزی فوج کی یورش
ہوئی اول گورہ سارجنٹ کو جو درجن سال سے آملا تہا گرفتار کیکے اوسی
برج پر مار ڈالا چہوٹے خان روہیلہ مع دوسو کس سپاہ کے سورج پول
کے برج پر برسر مقابلہ تہا اوسکو انگریزی فوج کے افسرون نے فہمایش
کی کہ جب قلعہ فتح ہوگیا تم کیون جان دیتے ہو اوس نے جان کی سلامتی
کو غنیمت سمجھکر نکل جانیکا اقرار کیا کرنکان صاحب نے جگینہ دروازہ کہولکر
اوسکو نکالدیا اور متہرا دروازہ اور کمہیر دروازہ سے فوج انگریزی داخل
ہو یورش ہوئی جابجا گارد قایم کئے اسوقت تک بہی درجن سال بیخبر پڑا
تہا جب مداخلت فوج انگریزی اور فوجدار کشن بلب اور بخشی کشن رام کے قتل
کی خبر پہونچی اوس نے اناہ دروازہ اور نیدہ دروازہ کی فوج سے
انگریزی فوج کی مدافعت چاہی مگر متہرا دروازہ کی انگریزی فوج کو دیکھکر
سب نے بندوقین پہینک دین اور مفرور ہوگئے *

درجن سال بارہ ہزار فوج لیکر خود مقابلہ کیواسطے بڑہا مگر دیکہا کہ جگینہ
دروازہ سے کیت والہ دروازہ بیرون قلعہ تک ہزارہا فوج انگریزی مستعد

कैतवाला

مقابلہ ہے اونہون نے فی الفور حملہ کیا کہ درجن سال کے ہزارہا آدمی مارے گئے بہر درجن سال مع اپنے سالون کے قلعہ کے اندر گیا اور سپاہ بھاگ گئی جب شکست مطلق اور ناامیدی کامل ہو گئی تو درجن سال مال و اسباب اور اپنی عورت و اطفال کو لیکر بجمعیت سوار و پیادہ بالقاچہ برجہ دروازہ سے باہر نکلا اور بپاس نسواریہ کے راستہ سے گذر کر کمہیر دروازہ پہونچا اور چاہا کہ فوج انگریزی کی صف شکنی کر کے بیانہ کے قلعہ کو نکل جاوے بالمکند

नसवारया

نسواریہ نے ہراول ہو کر سرخیل فوج انگریزی سے کہا کہ درجن سال ملک و مال چھوڑ کر بیانہ کو جاتا ہے اوسکو روکنا زیبا نہین ہے بدریافت اس حال کے فوج انگریزی نے درجن سال کو گھیرلیا اور گھوڑے سے اوتار کر اوسکو مع عورت و پسر خورد و ٹھاکر خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و سترہجی ہہنت قید کرلیا جگت سنگہ پسر کلان درجن سال بہمراہی بال مکند مفرور ہو کر بیانہ پہونچا درجن سال کو مع ہمراہیان پیشگاہ لارڈ کمبرمیر صاحب مین لیگئے کہ وہان سے الہ آباد کو بہیجا گیا اور خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و پدم سنگہ درجن سال کے سالی اور سترہجی ہہنت قید ہو کر آگرہ کو بہیجے گئے اور انگریزی فوج نے باغ اڈہی

अड्डी

متصل موتی جہیل پر ڈیرہ کیا ❊

بعد مقیدی درجن سال کے جب انگریزی فوج اپنے ڈیرہ پر تہی سیٹہ ہو بسیر گوپال سنگہ پہاتونڈی والہ نے یکبارگی مشہور کیا کہ درجن سال نے اندرون

बख्तावदी

قلعہ سے اور مادہو سنگہ نے باہر سے انگریزی فوج پر حملہ کیا کہ اکثر ہلاک ہوئے اور باقی مفرور ہو کر اڈہی کے باغ پر چلے گئے ہین اسپر دوکانداران بازار نے

باسن دروازہ سے درگاہ لشکری شاہ تک اور کمہیر دروازہ سے بارہ دری تک باوہ عام کردیا اور قریب تین سو سپاہیان پلٹن کو کہ بازار مین پہرتے تہے بضربات پتہر وا ینٹ وغیرہ مضروب و مجروح کیا فوج مین یہہ خبر پہونچی تو حکام فوج نے ایک دفعہ پہر حملہ کرکے مفسدون کو سزا دی ؛

بعد اخراج درجن سال کے ہر نراین پروہت وغیرہ نے جو بہ لے تجسس خانہ سے باہر آکر جو برجہ کا دروازہ بند کیا اور مہارانی امرت کنور صاحبہ باجی مہاراج بلونت سنگہ صاحب کو کل حال کی اطلاع دی اور جو مال و اسباب توشہ خانہ مین باقی رہا تہا اوسکو ڈیوڑہی پر پہونچایا ؛

علی الصباح لارڈ کمبر میر صاحب و مٹکاف صاحب و ولیم فریزر صاحب و مسٹر سٹارلنگ صاحب مع جانی بیجناتہہ وکیل مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے پاس آئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو گود مین لیا مہاراجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر اپنی بیم سیدگی کی شکایت کی لارڈ صاحب نے اونکی بہت تشفی و طمانیت کی اور راجہ صاحب کو مختار و منتظم راج کرکے زمانہ صغیر سنی مہاراجہ صاحب کی انتہا تک صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر رہنے کا حکم دیا ؛

انگریزی فوج کے افسرون نے درخواست کی کہ فوج نے بہت کوشش و جانفشانی سے فتح کی ہے لوٹ کا حکم ہونا چاہیے لارڈ صاحب نے مہارانی صاحبہ کو صلاح دی کہ اگر فوج لوٹ کرے گی تو راج کا مال و اسباب بہی لٹ جاوے گا اس سے بہتر ہے کہ اونکو زر نقد بطور انعام دیدیا جاوے تاکہ مال و اسباب محفوظ رہے مہارانی صاحبہ نے ہر نراین پروہت اور

جانی بیجناتھ کی بدصلاحی سے قبول نکیا مجبور لارڈ صاحب نے باستثنار
ڈیوڑھی خاص دیگر مقامات پر لوٹنے کا حکم دیا کہ صبح سے شام تک شہر و
قلعہ مین لوٹ ہوئی شام کیوقت امن وامان کی منادی ہوئی ❊

تیسرے روز بتاریخ ۵- فروری سنہ ۱۸۲۶ لارڈ صاحب نے مع دیگر صاحبان
قلعہ مین آکر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو مسندنشین کیا اور راجی صاحبہ
کے تحت مین جانی بیجناتھ کو کارکن مقرر کیا اور عہدہ ایجنسی پر اول راے
چندی پرشاد اور بعدازان ابراہیم صاحب مقرر ہوئے شہر کے دروازون
پر دو پلٹنین حفاظت کیواسطے متعین ہوئین اور سیوند مین چہاونی قرار پاکر دو
پلٹنون کا وہان قیام ہوا مشہور ہے کہ لوٹ کا مال واسباب دو کرور روپیہ
سے زیادہ قیمت مین نیلام ہوکر داخل خزانہ انگریزی ہوا اوسمین سے جانی بیجناتھ
نے بارہ توپین برنجی و دیگر ضروری اسباب راج مین خرید کیا اس مال غنیمت
مین سے ایک بہت بڑی توپ بطور یادگار فتح کی قلعہ کلکتہ کے وسط مین بلند
چبوترہ پر بہت امتیاز سے رکھی ہے ❊

بعد چندے لارڈ صاحب نے پچیس لاکھہ روپیہ فوج خرچ اور اونچاس ہزار
روپیہ قیمت غلہ و گہاس راج کے ذمہ قایم کرکے مع فوج کے کوچ کیا ❊

جانی بیجناتھ بہت تندمزاج تہا مہارانی امرت کنور صاحبہ کو کل دلیسی لوگون
سے ناراض کرکے اونکی معاش بند کردی کہ اکثر متوسلان راج نان ونفقہ سے
محتاج ہوگئے ہرچند میجر لاکٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے فہمایش کی کہ متوسلان
راج مستحق پرورش ہین مگر مطلق نہ مانا بالآخر صاحب موصوف سے بہی رنجیدہ

ہوکر لوگون کی آمد رفت اون کے پاس موقوف کردی انگریزی مورخ نے
لکہا ہے کہ ماجی امرت کنور صاحبہ کیطرف سے صورت فساد یہانتک ظہور
مین آئی کہ صغیر سن مہاراجہ صاحب کو لیکر کوٹہہ مین بند ہوگئین اور کہا
کہ اگر میری مرضی کے خلاف عمل کیا جاویگا تو مین خودکشی کرونگی الغرض جب
انتظام مین ابتری ہوئی اور انواع شکایتین پیدا ہوئین حسب رپورٹ صاحب
پولٹیکل ایجنٹ بحکم صدر اساڑہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۹۲ کو بوقت نصف شب جانی
بیجناتہہ کو شہر سے خارج کیا گیا اور ساون سدی ۵ کو ماجی امرت کنور صاحبہ
کو کاروبار ریاست سے بے اختیار کیا گیا فوجدار چوڑامن اور دیوان
جواہر لال مختار راج ہوئے اونہون نے کل ملازمان عہد مہاراجہ بلدیو سنگ
صاحب کی معاش بدستور جاری کی بخشی بیکاشناتہہ سورج دوج بدستور
قدیم بخشی رسالجات وجاگیرداران ہوا اور شیو پلٹن وفتکر پلٹن کی افسری
لالہ نراین سنگہ ولالہ ہردیو سنگہ کو ملی اور حکیم جبریل صاحب ڈسیلوا والیس जबरैल डिसीलवा एलिस
صاحب ڈسیلوا کو شقہ مہری ہیکر جے پور سے طلب کیا اور بمواجب قدیم مع
سواری وسپاہیان وغیرہ مقرر کرکے حسب دستور سابق مہاراجہ صاحب
کی حفظ تندرستی پر مقرر کیا فوجدار چوڑامن اور دیوان جواہر لال نے انتظام
راج واطاعت احکام مہاراجہ صاحب بہت عمدگی سے کیا اور زر فوج خرچ
مین سے بہی کسیقدر داخل خزانہ سرکار انگریزی کیا۔

ماگہہ سمت ۱۸۹۳ مین لارڈ امہرسٹ صاحب اکبرآباد مین آئے وہان فوجدار چوڑامن एमहर्स्ट
ودیوان جواہر لال نے ملاقات کی پہر لارڈ صاحب بہرت پور مین آئے مہاراجہ

वहनेरा صاحب نے موضع بہنیرہ تک استقبال کرکے بہت تکلف سے مہانداری کی ۔
پہاگن سمت ۱۸۸۲ مین فوجدار چترامن کا انتقال ہوا اوسکا چچا گوبندرام انصرام
کاروبار کرتا رہا اوس نے اپنے پسر دوم کو لاکٹ صاحب کی خدمت مین
حاضر باش رکہا اور بال مکند پسر سیوجی کو سررشتہ دار رسالہ ہاے بائیسی کیا ۔
टेसकी बुढली سمت ۱۸۸۵ مین زمینداران موضع ٹیسکی و بوڈلی ضلع میوات نے ادای جمع مین
انکار کرکے بارادۂ فساد ہزارہا میوون کو جمع کیا اور غارتگری شروع
फ्रासो गिलयट کی اونکی سزادہی کیواسطے راج کی فوج بسرداری فراسو گیلیٹ صاحب
روانہ میوات ہوئی کہ بعد سرکوبی اونکے ملک کا انتظام کیا ۔
بہتی اساڑہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۵ مطابق سنہ ۱۸۲۸ دیوان جواہرلال کا بہی انتقال
ہوا اوسکے انتقال سے انتظام راج کو بڑا صدمہ پہونچا پچیس برس تک مختار
و منتظم رہا تہا اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ علم معاملات مالی اور خوش مزاجی
اور ضبط و تحمل سے کہ یہہ اوصاف بہت کم متفق ہوتے ہین اوسکو کاروبار
راج بخیرخواہی تمام انجام دینے کی قابلیت حاصل تہی اوسکے انتقال کے بعد
کاروبار راج مین ابتری نمایان ہونے لگی اس زمانہ مین فوجدار گوبندرام
مختار ہوا وہ خود سادہ لوح تہا اور اوسکا بیٹا نندلال خفقانی تہا اوسکو
آدمیون کے جمع ہونے سے نفرت ہوتی تہی پین لال پیشکار چالاک آدمی
تہا نندلال کو طمع دیکر خود جو چاہتا تہا کرتا تہا اس سے انتظام مین خلل
پیدا ہوا یہانتک کہ اکثر لوگ شہر چہوڑکر چلے گئے لاکٹ صاحب نے اس حال
پر بہت افسوس کیا اور فوجدار کو ہدایت کی مگر کچہہ کارگر نہوئی موسم گرما مین

لاکٹ صاحب تبدیل ہوا کیواسطے کوہ شملہ پر جایا کرتے تہے بجاے اونکے کبہی ٹریولین | ट्रिवलयन
صاحب کبہی سلیٹ صاحب اور کبہی روس صاحب قایم مقام رہتے تہے آخیر | सिलपर रास
مرتبہ کلارک صاحب مقرر ہوئے یہہ حاکم بیدار مغز اور رستین تہا اوس نے | क्लार्क
لاکٹ صاحب کی بردباری پر افسوس کر کے اونکو فوجدار گوبندرام کی عدم تعمیل
احکام اور ابتری حالات راج سے مفصل آگاہ کیا لاکٹ صاحب نے فوجدار
سے ناخوش ہوکے استعفا لیا اور جون ۱۸۳۱ء مین دیوان بہولانا تہہ
خلف دیوان جواہر لال کو بجاے اوسکے مختار راج مقرر کیا کہ کام باسانی
تمام ہونے لگا۔ اسی اثنا مین لاکٹ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ ہوگئے
اور بجاے اون کے بیاکہ سمت ۱۸۸۸ مین لسسٹن صاحب عہدہ ایجنسی | लसिसर
پر مقرر ہوئے بیساکہ سمت ۱۸۸۹ مین بمقام دیگ مہاراجہ صاحب کی شادی
دختر راجہ صاحب والی پچہور سے بہت دہوم دہام سے ہوئی اور پوہ سدی | विक्टोर
۱۲ سمت ۱۸۸۹ کو سرکار کمپنی سے مہاراجہ صاحب کیواسطے خلعت آیا ✦

ایک روز مسٹر لسسٹن صاحب نے عندالمکالمت مہاراجہ صاحب کی زبان
سے کوئی کلمہ خلاف روزمرہ شرفا سنا اوسیوقت دیوان بہولانا تہہ
سے صحبت کا حال دریافت کیا اوس نے عرض کیا مین صرف دو گہڑی کے
واسطے دربار مین باریاب ہوتا ہون دہا اوگیاسی رام اور اون کے
لواحق ہردم صحبت مین رہتے ہین اس سبب سے مہاراجہ صاحب کی زبان
اونہین کے روزمرہ کے موافق ہے صاحب نے دہا اوگیاسی رام
کو طلب کرکے سر دربار فہمایش کی اور بخشی ظالم سنگہ اور اون کے پسران کو

گانون مین رہنے کا حکم دیا اور مہاراجہ صاحب کی صحبت مین خوانده اور
لئیق اشخاص متعین کئیے ساون بدی ۳ سمت ۱۸۹۰ کو ماجی کنور صاحبہ والده
مہاراجہ صاحب کا انتقال ہوا اور بختاور سنگہ نے رسم تعزیت ادا کی ؁
سنہ ۱۸۳۵ مین یعنی اسوج سدی ۱۰ سمت ۱۸۹۱ حسب منظوری نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر کشور ہند مہاراجہ صاحب بہادر کو اختیارات حکمرانی
راج حاصل ہوئے صاحب ایجنٹ نے کل اہالیان راج کو جمع کرکے
دربار عام مین مہاراجہ صاحب کو خلعت دیا کاتک بدی ۱۰ سمت مذکور
کو محکمہ ایجنسی برخاست ہوکر لاکٹ صاحب ولایت کو گئے اور معاملات راج
بہرت پور متعلق بہ ایجنسی راجپوتانہ ہوئے ؁
سالविस بیساکہ بدی ۷ سمت ۱۸۹۳ کو مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع میجر الویس صاحب
رزیڈنٹ راجپوتانہ سورون کے گہاٹ پر اشنان گنگا جی کا کیا اسی
مقام پر ماجی امرت کنور صاحبہ کے انتقال کی خبر پہونچی ؁
جب مہاراجہ صاحب کو فرمانروائی کرتے ہوئے پانچ چہہ برس کا عرصہ
ہوگیا اور دیوان بہولاناتہہ کی غفلت وطمع سے انتظام راج مین ابتری
نظر آئی اوسکی گرفتاری کا فکر درپیش ہوا چونکہ وه راج مین ایسا ضابط
و با اختیار تہا کہ یکایک گرفتار کرنے مین فساد کا احتمال تہا اسوسطے مہاراجہ
صاحب نے اسکی تدبیر بہ تدریج شروع کی ۔ چنانچہ برادر مکند پسر ہنی لال برادر
دیوان بہولاناتہہ کی شادی کی دعوت مین مکند نے مہاراجہ صاحب کی
خدمت مین کچہہ گستاخانہ عرض کیا اسپر دربار مین مکند کی آمد رفت بند ہوئی

اور دیوان بہولا ناتہہ کی گرفتاری کی تدبیر کیواسطے لالہ نراین سنگہ کی معرفت بابو شیو پرشاد کو طلب کرکے صاحب رزیڈنٹ کی خدمت مین بہیجا حسب اجازت اون کے بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۹۰ مطابق سنہ ۱۸۴۰ کو دیوان بہولا ناتہہ کو مع لواحق و رشتہ دارون کے گرفتار کرکے قید کیا اون کے خانگی کا غذات جو ضبطی مین آئے کو جودہرام متصدی توشہ خانہ و بلدیو سنگہ متصدی خزانہ کے سپرد ہوئے ہزارہا روپیہ بقایا راج و رشوت دیوان کا توشہ خانہ مین داخل ہوا اور ہرایک سے مصادرہ لیا گیا جو دیتا گیا رہائی پاتا گیا۔ دیوان بہولا ناتہہ کی کارگذاری کی نسبت انگریزی مورخ نے لکہا ہے کہ بہرتپور کا انتظام جیسا بہولا ناتہہ کے اہتمام سے ہوا تہا ویسا نو عدیگر ہونا محال تہا یہہ خوش انتظامی گورنمنٹ کو ایسی پسند ہوئی کہ بقایا رسود و فوج خرچ سنہ ۱۸۲۶ لغایت ۱۸۴۰ کہ تعداد پچیس لاکہہ اونچاس ہزار تہا یکقلم معاف کر دیا ✤

دیوان بہولا ناتہہ کی معزولی کے بعد مہاراجہ صاحب نے راج کا انتظام اپنے اختیار مین رکہا اور بہت عدل و انصاف کیا رام سکہہ بہونگرہ کے اہتمام سے مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کی چہتری بمقام گوردہن اور بہرتپور مین کوٹہی خاص معروف کمرہ تعمیر کرائی ان مکانات کی تکمیل کے وقت بہت خیرات اور بخشش ہوئی کہ پروہت ہرسکہ اور درگا پرشاد وانا وکشن کو کل راج کے دیہات سے فی دیہہ ایک ایک روپیہ کا چندہ دلوایا اور سالگرام برہمن کو ہزار روپیہ دلوایا ✤

एलनबरो

सदरलेंड

سمت ۱۸۹۹ مین مہاراجہ صاحب نے دہلی مین لارڈ ایلنبرو صاحب گورنر جنرل سے
ملاقات کی اثنا ر ریاست راجہ بلب گڈہ کو کہ بسبب قضایا رعانگی ریاست سے بیدخل
تہا خود ثالث ہوگئے اور سدرلینڈ صاحب سے سعی کر کے از سر نو مسند نشین
کرایا اور دہلی مین بخوبی تمام ملاقات کر کے بہرتپور کو معاودت فرمائی انہین
ایام مین پرتاپ پال راجہ قرولی بتقریب کار خود بہرتپور مین آئی اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ
صاحب نے اونکی بہت تواضع و مہمانداری کی ؛

مہاراجہ صاحب ہرسال ملک کا دورہ کرتے تہے اور مستغیث و دادخواہ کی
کمال شفقت و توجہ سے دادرسی فرماتے تہے اور ہرسال آگرہ جاکر صاحبان
انگریز سے ملاقات کرتے تہے بہتی پہاگن بدی ۱۴ سمت ۱۹۰۸ سری مہاراجہ جسونت سنگہ
صاحب بہادر فرمان رواے حال کا جنم ہوا تب مہاراجہ صاحب نے کمال
فیاضی اور دریادلی سے جشن کیا غربا و فقرا کو بیشمار زر تقسیم کیا کل علاقہ کے
برہمنون کو فی کس ایک روپیہ اور ایک سیر شیرینی تقسیم کی کل رشتہ داران
و اقربا و ملازمین و رعایا کی بہت تکلف و تواضع سے دعوت کی اور بجز
مکند برادرزادہ دیوان بہولاناتہہ کے کل قیدیان جیلخانہ کو آزاد کیا جانی
بانکے لال وکیل نے یہہ مژدہ صاحب رزیڈنٹ کو پہونچایا صاحب ممدوح
بحصول اجازت گورنمنٹ مبارکبادی کا خلعت لیکر بہرتپور آئے مہاراجہ صاحب
نے بہت خوش ہوکر خلعت لیا اور صاحب کی بہت عمدگی سے دعوت کی انہین
ایام مین راو امراو سنگہ و راو بختاور سنگہ پسران راو لچھمن سنگہ کا انتقال
ہوا راو امراو سنگہ کی معاش اون کے صاحبزادہ راو اجیت سنگہ کے نام مقرر

ہوئی راؤ بختاور سنگہ لاولد رہے ✽
سمت ۱۹۰۹ مین مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہوئی اطبا
نے تبدیل آب وہوا کی صلاح دی چنانچہ پرگنات کا دورہ کیا مگر مفید نہوا
بمقام ویر سنا گیا کہ بجاے لو صاحب کے لارنس صاحب رزیڈنٹ اجمیر ہوئے
ہین اور بہرت پور ہوکر جے پور کو جاوینگے بخشی امراؤ سنگہ کو اون کے لانے
کیواسطے فتح پور سیکری بہیجا اور خود داخل بہرت پور ہوئے وقت فایزی
اونکے موضع بہنیرہ تک پیشوائی کرکے خاطر خواہ تواضع ومدارات کی۔
مہاراجہ صاحب کی بیماری مین باوصف معالجہ اطبار علاقہ راج اور حکماز
آگرہ ومتہرا کے کچہہ افاقہ نہوا انجام کار پہاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ مطابق ۲۱
مارچ سنہ ۱۸۵۲ کو بیکنہٹہ باشی ہوئے مسٹر تھامسن صاحب کمشنر آگرہ سنکر کہ مہاراجہ صاحب
کے کمال دوست تہے اور بیماری کا حال سنکر عازم بہرت پور ہوئے تہے
یہان پہونچتے ہی یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت رنج وافسوس کیا اور حسب درخواست
ماجی صاحبہ ورضامندی سرداران راج دہاؤ گیاسی رام کو مختار مقرر کیا
بعدازان میجر مارسین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوکر آئے اونہون نے
جان فینتہون صاحب ملازم راج کو اپنے سرشتہ کا سر دفتر کیا - اساڑہ سمت ۱۹۱۰
مین مہاراجہ صاحب کی ماجی صاحبہ کا واقعہ ہوا اوسوقت سے یعنی بہتی اساڑہ
سدی ۲ سمت ۱۹۱۰ مطابق ۸ - جولائی سنہ ۱۸۵۳ مہاراجہ صاحب بہادر مسند نشین
راج ہوگئے ✽
سنہ ۱۸۵۵ مطابق سمت ۱۹۱۲ مین سرہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ ذی

بہرت پور کا دورہ کیا حسب تجویز اون کے محکمہ جات عدالت و مال و تحصیلات و تہانہ جات وغیرہ حسب قاعدہ اضلاع انگریزی مقرر ہوکر طریقہ تحقیقات مقدمات بہ ترتیب امثلہ و حفظ کاغذ دفتر و مرافع احکام حکام درجہ بدرجہ جاری ہوا عدالت راج کی خدمت دیوان بہولا ناتہہ کو اور عدالت دیگ و ضلع میوات کی چودہری چرن سنگہ کو اور عدالت شہر بہرت پور کی فوجدار برج بلب کو مفوض ہوئین اور رد ہاؤ گلاب سنگہ انتظام سرشتہ ڈیوڑہیات و خدمت ذات خاص مہاراجہ صاحب پر مامور ہوئے اور بہ تقرر کپتان جان پکٹ نکسن صاحب محکمہ بندوبست مقرر ہوکر اور معرفت لفٹنٹ ہیملٹن صاحب وغیرہ صاحبان سروییر ملک کی پیمایش ہوکر مالگذاری کا پختہ بندوبست عمل مین آیا ٭

जानपिकार
निकसन
हैमिलटन

۱۸۵۷ء مین سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی بغاوت سے غدر عظیم واقع ہوا تب راج بہرت پور نے سرکار کی بہت خیر خواہی کی اسوقت مین میجر ماریسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور کپتان نکسن صاحب مہتمم بندوبست تہے کچھہ عرصہ تک دونون صاحب بہرت پور مین مقیم رہے بعد ازان نکسن صاحب بضرورت تدبیر دفعیہ باغیان آگرہ کے قلعہ مین داخل ہوئے اور انتظام راج حسب تجویز ہر دو صاحبان و اتفاق رائے سرداران دہاؤ گلاب سنگہ کو مفوض ہوا ۔ ایک گروہ فوج باغیان چہاونی نصیر آباد و کوٹہ کنجنٹ کا قصبہ رود اول مین آکر امداد و اعانت کا خواستگار ہوا اہالیان راج نے اونکو مطلق مدد ندی بلکہ رسد بند کردی کہ مایحتاج ضروری سے

بہی محتاج ہوکر سپاہیان فوج مذکور متفرق و منتشر ہو گئے اس علاقہ سے بکثرت تمام نکل گئی - جو فوج باغی چہاونی مرار قریب گوالیار کے آگرہ مین سرکاری فوج سے شکست کہاکر متفرق ہوئی اوسکے اکثر لوگ بہرتپور مین گرفتار ہوکر سزایابی کیواسطے حکام انگریزی کیخدمت مین بہیجے گئے ایک جمعیت فوج راج کی مع توپخانہ و دیگر سامان ضروری ہمراہ میجر مارسین صاحب اضلاع متہرا و گورگانوہ مین واسطے انجام دہی کار و بار سرکار انگریزی کے بہیجی گئی اور جب فوج باغی محکوم نانا راؤ پیشوا سرغنہ باغیان نے نواح دوسہ علاقہ جیپور مین آکر شورش کی فوج و سرداران راج نے کپتان نکسن صاحب کے ساتھ جاکر اوسکی بخوبی سرکوبی کی ایام غدر مین میجر مارسین صاحب بہرتپور ہی چلے گئے تہے اور رجانے سے تہوڑے دنون بعد بسبب ناراضگی کرنل ہنری لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے عہدہ سے برخاست ہو گئے بجاے اون کے کپتان ایڈن صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے سرداران خیرخواہ کو سرکار انگریزی سے خلعت و انعام وغیرہ عطا ہوئے ۔

سنہ ۱۸۵۸ء مین محکمہ پنچایت سرداران راج مقرر ہوگئے اوسمین سرداران ذیل داخل ہوئے ۔

ڈہاؤ گیاسی رام - فوجدار گوردہن سنگہ ابن فوجدار جوراسن - چودہری رتن سنگہ ابن چودہری چیرن سنگہ - چودہری گوردہن سنگہ ابن چودہری رام رتن - دیوان للتا پرشاد خلف دیوان بہولا ناتہہ - بخشی گنگارام برادر ڈہاؤ گلاب سنگہ - دیوان رام پرشاد خلف دیوان سالگرام ۔

اور اسی زمانہ مین بابو بہولاناتہہ داس مہاراجہ صاحب کی اتالیقی و تعلیم علم انگریزی پر مقرر ہوئے ؛

۱۸۵۹ء مین کپتان نکسن صاحب عہدہ پولیٹیکل ایجنسی راج مارواڑ پر تبدیل ہو گئے اور بہرتپور مین میجر بوفری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اسی سال مین مہاراجہ صاحب بہادر کی شادی پٹیالہ مین دختر مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب والی پٹیالہ سے بہت شوکت و تجمل سے ہوئی - اور بوجہہ انتقال دیاؤ گیاسی رام کے فوجدار پدم سنگہ خلف دیاؤ موصوف داخل محکمہ پنچایت سرداران ہو گئے ؛

خلاصہ پوٹہامی ایجنسی بہرتپور

۱۶- مارچ ۱۸۶۱ء کو میجر بوفری صاحب کے ولایت جانے پر کپتان والٹر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے میجر بوفری صاحب کے جانے تک راج کا زیادہ تر کام خود صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے اہتمام ہوتا تہا محکمہ پنچایت اگرچہ پیشتر سے تہا مگر پنچ سردار صرف وہی مقدمات فیصل کرتے تہے جو بحکم صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اونکو مفوض کئے جاتے جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی تحریر پر گورنمنٹ ہند نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی اسقدر مداخلت ناپسند کرکے سات ممبرون کی پنچایت مقرر کرکے اوسکی کارروائی کی حد مقرر کی علاوہ دیگر خدمتون کے پنچایت سرداران عدالت اپیل بہی ہے کہ عدالتون کے فیصلہ جات کا اپیل پنچایت مین ہوتا ہے اور احکام پنچسرداران کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ؛

سنہ ۱۸۶۵ء مین بجز دہاؤ وگیاسی رام کے جسکے انتقال کا حال لکہا گیا ہے اور
چودہری گرود سنگہ کے جسکے مرنے پر بجاے اوسکے کوئی مقرر نہوا سرداران
پنجایت وہی تہے جو سنہ ۱۸۵۵ مین مقرر ہوئے تہے اس محکمہ کے کل سررشتہ جات
پر نگرانی تہی اور رواج راج اور رسمیات مذہبی مین پنچیسرداران کی راے
مقدم سمجہی جاتی تہی مگر اونکو بلا منظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچہہ خرچ کرنیکا
اختیار نہ تہا اور نہ کسی ملازم کو موقوف وبحال کرسکتے تہے اکثر سررشتہ جات
مین نوکری موروثی سمجہی جاتی تہی اس رواج کی خرابیان عیان تہین
مگر صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے تبدیل قاعدہ کرکے عوام کی ناراضگی پیدا
کرنے سے قدیم رواج کو غیر مبدل رکہنا بہتر سمجہا تہا جسطرح راجپوتون
کی ریاستون مین قدیم ملازم ومتوسلون کو زمین کا استحقاق ہوتا ہے اسی
طرح بہرت پور کے لوگ موروثی عہدون مین اپنا استحقاق سمجہتے ہین -
سنہ ۱۸۶۷ء مین منجملہ پنچیسرداران کے فوجدار گوردہن سنگہ بسبب بیماری
کے کام نہین کرسکتا تہا اسواسطے اوسکا عہدہ صرف عزت کیواسطے تہا
چودہری رتن سنگہ کی نسبت صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ وہ راج
بہرت پور مین نہایت لئیق اور معتمد سردار تہا جون سنہ ۱۸۶۶ مین اوس کا
انتقال ہوا تب بجاے اوسکے اوسکا بہتیجا فوجدار بلدیو سنگہ مقرر ہوا بخشی
گنگا رام کو بوجہہ اہتمام ومصاحبت مہاراجہ صاحب کے فرصت نہ تہی اسواسطے
بجاے اوسکے فوجدار مکند سنگہ مقرر ہوا سنہ ۱۸۶۹ء مین دیوان رام پرشاد
کا انتقال ہوا بجاے اوسکے سردار مقرر کرنے کی تجویز تہی مگر کوئی کارگذا

سردار نہ تہا اس سبب سے پنچایت مین صرف چار سردار رہگئے *

۲۶- جنوری ۱۸۶۸ء کو مہارانی صاحبہ پٹیالہ والی سے مہاراج کنوار پیدا ہوئے
اور راج مین بہت تکلف و تجمل سے شادیانہ جشن ہوا *

یکم مارچ ۱۸۶۸ء کو مہاراجہ صاحب سترہ سال کے ہوئے تب میجر والٹر صاحب نے لکہا کہ دو برس سے مہاراجہ صاحب نے راج کے کاروبار مین وقفیت حاصل کی ہے میرے ساتہہ بیٹہکر کچہری مین کام کرتے ہین اور مین نے ہر طرح سے اونکو کام پر متوجہ کرنے مین کوشش کی ہے مہاراجہ صاحب مین کوئی نقص نہین ہے وے بہت ثقہ ہین غیر آدمیون سے زیادہ گفتگو نہین کرتے ہین مگر جنکو جانتے ہین اون سے خوب گفتگو کرتے ہین گہوڑہ اور گاڑی کی سواری کا بہت شوق ہے اور اندنون مین سب سے زیادہ گہوڑون پر توجہ ہے نہ حقہ پیتے ہین نہ شراب پیتے ہین اور نہ پان کہاتے ہین کہ اس طرح اونکا طریقہ نہایت عمدہ ہے سفر کرنیکا بہت شوق ہے سال گذشتہ مین تشریف بری انگلستان اور سیر یورپ کا ارادہ کیا تہا مگر افسوس ہے کہ اہالیان راج مانع آئے اس سے ملتوی رہا اگر آئندہ بہی کبہی تشریف لیجاوین تو بہتر ہوگا کہ وہان کے جانے سے تو بہت تجربہ حاصل ہوگا اور یہان کے لوگون کی صحبت سے علیحدہ رہینگے مگر اب بہی اہالیان راج کو تعصب اسقدر ہے اور مقرب اور متوسل اسقدر مانع آتے ہین کہ شاید نجا سکین مین نے مہاراجہ صاحب کو اوسوقت سے جب اونکی پانچ برس کی عمر تہی دیکہا ہے اور ۱۸۵۹ء سے جب بعمر نو سال تہے مین بہرت پور مین رہا ہون اس ہی

مجھکو اون سے بہت محبت ہے اگر آیندہ بہی اونکا طریقہ ایسا ہی رہا جیسا ابتک ہے تو یقین ہے راج بہرت پور ہندوستان مین تربیت یافتہ ودانشمند ودیانت دار وعادل حکام کی خوش انتظامی کا نمونہ ہوجاویگا +

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے کبہی روپیہ جمع کرنیکو پسند نکیا اور اگر کرتے تو بہی مصارف ضروری کے سبب سے ممکن نہ تہا مگر اکثر تعمیرات ایسی تیار ہوئی ہین کہ اون سے بہت روپیہ پیدا ہوگا جس نے بہرت پور کو ۱۸۵۵ء مین دیکہا تہا وہ اب بمشکل پہچان سکتا ہے کہ وہی ہے اوس زمانہ مین کوئی سڑک نہ تہی اور سواے محلات واقع قلعہ کی کوئی پختہ عمارت نہ تہی مجکو بخوبی یاد ہے کہ پانی روکنے کیواسطے شہر کے دروازون کو بند کیا کرتے تہے شہر مین اور بہی ترقی ہوتی مگر لفٹنٹ ہوم صاحب کہ ۱۸۶۳ء مین آئے تہے ۱۸۶۷ء مین عین وقت ضرورت پر چلے گئے وقت حصول اختیارات راج مہاراجہ صاحب کو زر نقد بہت سپرد نکیا جاوے گا مگر ریاست کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اور تعمیرات کی تکمیل پر اور بہی زیادہ ہوگی اگر تعمیرات مذکور تکمیل کو پہونچین کہ یقین ہے مہاراجہ صاحب ضرور پہونچاوینگے تو بہرت پور حسب وسعت اپنے راجپوتانہ کی نہایت دولتمند ریاستون مین سے ہوجاوے گا +

اکتوبر ۱۸۶۹ء مین آثار قحط نمودار ہوتے ہی دربار نے بلا تامل کچہ میعاد کیواسطے غلہ کا کل محصول موقوف کردیا علاقہ بہرت پور درمیان راجپوتانہ کی کل ریاستون کی نسبت غلہ کا محصول بہت نرم ہے اور صرف راج مین لیا جاتا ہے

اور کسی کو کچھ استحقاق نہین ہے اس محصول کی آمدنی سالانہ بحساب اوسط سالانہ لاکھ روپیہ ہوئی ہے اگر مہاراجہ صاحب جے پور آیندہ کو اجراے تجارت غلہ مین مستقل رہین تو امید ہے کہ بہرت پور سے بھی ایسا ہی ہوگا بھرت پور راجپوتانہ کا پھاٹک ہے پس ان دونون ریاستون سے محصول غلہ معاف ہوجاوے تو اسوجہہ سے کہ انگریزی علاقہ سے بکثرت جاتا ہے اور انہین ریاستون مین ہوکر گذرتا ہے کل راجپوتانہ کو بہت فایدہ پہونچیگا ؞

جب سرکار انگریزی نے اس راج کا انتظام شروع کیا خزانہ خالی تھا اور اب بھی زیادہ روپیہ نہین ہے مگر ضروری مصارف کیواسطے کافی ہے اور آمدنی روز افزون ہے سابق مین بدنظمی و ظلم سے رعایا سخت مصیبت مین تھی اب سب خوشحال اور فارغ البال ہین راج مین ہر طرف کو راستہ جاری ہوگیا ہے - قریب ۱۲۰ میل پختہ سڑک تیار ہے آبپاشی اور اخراج پانی کی تعمیرات بہت ہوگئی ہین سخت محصول معاف ہوگیا اور شرح حاصل بطرز واجب تبدیل ہوگئی ہے ملک مین تعلیم جاری ہے قصبون مین دار الشفا موجود ہین اور مثل انگریزی علاقہ کے عدالتین مقرر ہین ؞

مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اون کے ہمدرجہ لوگون مین سب سے زیادہ ہوئی ہے اونھون نے بہت سفر کیا ہے اون کے خیالات و تجویزین بہت فراخ ہین اور ممالک غیر کا علم بہت وسیع ہے جو قواعد قدیم کہ اس درجہ کے رئیسون کو اورون سے ملنے اور فوایدِ صحبت حاصل کرنے مین مانع ہوتے ہین مہاراجہ صاحب کو ناپسند ہین عادات مین چست و چالاک بہت عمدہ

سوار اور آمد رفت بیرونی کے بہت شوقین ہین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ساتھہ ہمیشہ دورہ کرنے سے اونکو اپنے راج کے ہر مقام سے بخوبی واقفیت حاصل ہے اور اپنی رعایا کی حالت و حاجات سے بخوبی آگاہ ہین ❊

فروری سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب بہادر کو حسب شرائط مفصلہ ذیل کہ سنہ ۱۸۷۱ء تک جاری رہنی تجویز ہوئی تہین اختیار انتظام راج حاصل ہوا ❊

۱ مہاراجہ صاحب حسب شرائط ذیل انتظام راج کرین ❊

۲ کاروبار راج حتی الامکان حسب سررشتہ مروجہ ہوا کرین اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح کے بغیر کوئی بڑا تبدل ظہور پذیر نہو ❊

۳ بہرت پور و دیگ کی عدالتون کو پانچ برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا دینے کا اختیار رہے ❊

۴ ایک مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین عدالتون کی تجویز کا اپیل نہو ❊

۵ اختیارات عدالت سے سنگین تر مقدمات بعد تحریر تجویز محکمہ پنچایت مین بہیجے جاوین اور پنچایت سے بعد تحقیقات ضروری و تحریر تجویز پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین حکم اخیر کیواسطے ارسال ہوا کرین ❊

۶ مہاراجہ صاحب دس برس تک کی قید اور پانچ سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا تجویز کیا کرین اس سے زیادہ سنگین مقدمات صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس استصواب راے کیواسطے بہیجا کرین ❊

۷ کل مقدمات سزاے قید زاید از دس سال مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ د

پنچ سرداران و مہاراجہ صاحب کی راے متفق ہو تو فیصلہ قطعی سمجہا جاوے اور اگر اختلاف ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقدمہ کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین بہیجین سزاے پہانسی کے مقدمات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے ذریعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری کیواسطے جایا کرین ؞

۸ بہرت پور و دیگ کی عدالتون کے اختیارات دیوانی بدستور رہین ڈیڑہ سو روپیہ تک کے مقدمات مین اون کے احکام ناطق ہونگے ؞

۹ ریجنسی کونسل یعنی محکمۂ پنجسرداران بدستور رہے مگر اوسکا نام بہرتپور سٹیٹ کونسل ہوگا اور اوسمین دو سردار بہ تجویز مہاراجہ صاحب و بمنظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہون ؞

रीजंसी
स्टेट

۱۰ سٹیٹ کونسل حسب دستور مستمرہ کام کرے ابتک کل معاملات کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین بہیجتے تہے آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت مین بہیجا کرین ؞

۱۱ عدالتی دیگ و بہرتپور اہالیان تحت کے احکام کا اپیل سنا کرین اور بہ باستثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۴ اونکے فیصلہ جات کا اپیل محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوا کرے ؞

۱۲ سٹیٹ کونسل آیندہ کو بہی مثل سابق عدالت اپیل رہے اور اوسکے فیصلہ جات ایک برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین احکام ناطق سمجہے جاوین مگر سٹیٹ کونسل کو سزا قید مجوزہ عدالت کے بڑہانیکا اختیار نہوگا ؞

۱۳ منجملہ چہ سرداران کونسل کے کار عدالت کے واسطے تین کی موجودگی ضرور ہوگی جب اختلاف راے ہو مقدمہ اجلاس کامل مین پیش ہوگا اور کثرت راے کے بموجب تجویز ہوگی ؛

۱۴ بہ استثنا ر مقدمات مندرجہ دفعہ ۱۲ اسٹیٹ کونسل کے احکام کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ہوگا ؛

۱۵ مقدمات دیوانی مین بہرت پور و دیگ کے عدالتی محکمہ جات تحت کا اپیل سنین گے اور بہ استثنا مقدمات مندرجہ دفعہ ۸ کے اونکا اپیل محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۶ جس مقدمہ دیوانی مین تعداد دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہین ہے سٹیٹ کونسل کا فیصلہ ناطق سمجہا جاویگا ؛

۱۷ مقدمات دعوی زاید از پانچ سو روپیہ احکام محکمہ سٹیٹ کونسل کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر مین ہوگا اور پانچہزار روپیہ تک کی دعوی مین مہاراجہ صاحب کا حکم ناطق سمجہا جاوے گا پانچہزار سے زیادہ دعوی کے مقدمات مین مہاراجہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ صاحب سے صلاح لینگے اگر دونون کی راے متفق ہوگی فیصلہ قطعی ہوجاوے گا ورنہ مقدمہ حکم اخیر کیواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین ارسال ہوگا ؛

۱۸ علاقہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی کو مقدمات فوجداری مین تحصیلدارون کی برابر یعنے تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا کا اختیار ہے مگر اونکے احکام کا اپیل سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۹ کل مقدمات جنکی سزا حد اختیار منتظم ڈیوڑہی سے باہر ہو باظہار رائے سٹیٹ کونسل مین بہیجے جاوین ان مقدمات مین سٹیٹ کونسل کو پانچ برس تک کی قید کا اختیار ہوگا اور محکمہ مذکور کے احکام کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ہوگا اور اونکا فیصلہ قطعی ہوگا

۲۰ جس مقدمہ مین جرم پانچ سال کی قید سے زیادہ سنگین ہے سٹیٹ کونسل سے بہ اظہار رائے مقدمہ مذکور پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ارسال ہوگا مہاراجہ صاحب ایسے کل مقدمات مین حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۹ عمل کرین گے

۲۱ دیوانی مقدمات مین منصرم ڈیوڑہی کو پانچ سو روپیہ تک دعوی کی سماعت کا اختیار ہوگا سٹیٹ کونسل مین اوسکا اپیل ہوگا اور وہان کا فیصلہ قطعی سمجہا جاوے گا

۲۲ جب دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ ہے ابتدائی سماعت محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگی اور مہاراجہ صاحب کیخدمت مین اپیل ہوگا کہ مہاراجہ صاحب حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۰ عمل فرماوینگے

۲۳ معاملات مال مین منصرم ڈیوڑہی کو بہ تحت حکم مہاراجہ صاحب اختیار کلی حاصل رہیگا مگر منصرم ڈیوڑہی کو کسی گانو کی جمع مقررہ بندوبست مین اضافہ کرنیکا اختیار نہوگا انتظام مال کے سررشتہ مین بابت دیہات اپنے تعلقہ کے کچہہ کمی و بیشی نہ کرسکیگا اور نہ کسی ملازم ماتحت کو بلاحصول منظوری مہاراجہ موقوف یا بحال کرسکیگا

۲۴ بندوبست مال کا حسب قاعدہ مستمرہ ہوتا رہیگا افسر رشتہ مال بلا اجازت خاص مہاراجہ صاحب بندوبست مال دیہات ڈیوڑہی مین دست اندازی نکریگا ابتک جو مقدمات حکم اخیر کیواسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس آتے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کیخدمت مین جاتے رہینگے ❊

۲۵ معاملات جمع وخرچ راج جسطرح ابتک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے روبرو پیش ہوتے رہے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کرینگے اور مہاراجہ صاحب بجز تشریح مندرجہ دفعہ ۱۲ جسطرح مناسب سمجھینگے عمل فرماوینگے ❊

۲۶ سال گذشتہ مین راج کا خرچ بحساب اوسط ساڑہے بائیس لاکہہ روپیہ سالانہ رہا ہے آیندہ کو بلا استصواب راے صاحب پولٹیکل ایجنٹ اس تعداد سے تجاوز نکریگا ❊

۲۷ تاریخ اجرا ان قواعد سے صاحب پولٹیکل معاملات آمدنی وخرچ مین بلا وساطت کسیطرح دست اندازی نکرینگے مگر اونکو اختیار ہوگا کہ ریاست کا حساب جو چاہین دیکہنے کیواسطے منگالین اور دست اندازی کی ضرورت ہوگی تو اوسکی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین اطلاع دیکر اور اجازت لیکر کرینگے ❊

ان قواعد کے بموجب ۱۰ جون سنہ ۱۸۶۹ کو کپتان والٹر صاحب نے مہاراجہ کو اختیار انتظام راج سپرد کیا یہہ شرایط ۲۸ - مارچ سنہ ۷۲ یعنی مہاراجہ صاحب کے بعمر اکیس سال پہونچنے تک جاری رہنے کیواسطے مقرر ہوئی تہی

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین مابین عرصہ تین مہینے کے سخت حوادث وقوع مین آئے کر پٹیالہ مین بتاریخ ۵ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء مہاراج کنوار کا اور بتاریخ ۱۷ فروری
डयूक आफ एडिन्बरा سنہ ۱۸۷۰ء مہارانی صاحبہ کا انتقال ہوا جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مین شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرہ صاحب اس دارالریاست مین رونق افروز ہوئے مہاراجہ صاحب نے بمقامات بھرت پور و دیگ بہت تکلف وتجمل سے تواضع و
मेयो مہمانداری کی اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میئو صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند نے وقت تشریف فرمائی اجمیر کے دورہ و ز بھرت پور و دیگ مین قیام فرمایا مہاراجہ صاحب نے بہت عمدگی سے دعوت ومدارا کی ٭ فروری سنہ ۱۸۷۱ء مین شرائط مقررہ سنہ ۱۸۶۹ء کا جاری رہنا غیر ضروری اور محض ناکارآمد متصور ہوکر حسب صدور حکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ
ब्रुक ۷ - مارچ کرنل بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بھرت پور مین آکر دربار عام مہاراجہ صاحب کو خلعت واختیارات کلی نظم ونسق راج دئے اس موقع پر بھرت پور مین بڑا شادیانہ جشن ہوا اور آگرہ ومتھرا کے صاحبان انگریز ومیم صاحبہ ہا کی بڑی دہوم دہام سے دعوت ہوئی ٭

۲۱ - مارچ سنہ ۱۸۵۳ء وقت انتقال مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب مرحوم سے شروع مارچ سنہ ۱۸۷۱ء تک انتظام راج حسب ہدایت وزیر نگرانی سرکار انگریزی ہوا اور اب پہر مالک ملک کو سپرد ہوا بمقابلہ اوس حالت کے جو بمرور عرصہ سولہ سال تہے اب نہایت ترقی کی حالت مین ہے اور یہہ امر کمال خوشی کا باعث ہے کہ مہاراجہ صاحب کو ایسا علم اور ہوشیاری حاصل ہے کہ

اون کے عظیم الشان رتبہ کے شایان ہے اور کل سشتہ جات انتظام کو جو سنین ماضیہ مین جاری ہوئے ہین سنبھال لینے اور نگرانی کرنیکی لیاقت و استعداد کامل رکہتے ہین ÷

۲۸- فروری ۱۸۵۴ع کو اہتمام ریاست شروع کرنے سے تہوڑے دنون بعد میجر مارسین صاحب سے آمدنی ریاست کا نو سال گذشتہ کا نقشہ تیار کرایا اور مارسن
مین مع دو لاکہہ روپیہ جمع دیہات ڈیوڑہی کی کل آمدنی بقدر بیس لاکہہ روپیہ لکہتے تہے مگر حساب مین کچہہ غلطی ہوگئی ورنہ مہاراجہ صاحب مرحوم کے پچہلے نو برس مین ساڑہے اٹہارہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی راج اور ایک لاکہہ اڑسٹہہ ہزار ڈیوڑہی کی ہوتی تہی کہ اسطرح قبل انتظام انگریزی کل آمدنی راج بقدر بیس لاکہہ اٹہارہ ہزار تہی اور لغایت ۲- ستمبر ۱۸۶۹ع کے نو سال گذشتہ کی آمدنی بحساب اوسط چہبیس لاکہہ ونیس ہزار پانچ سو چہ ہتر روپیہ سالانہ ہوئی ہے یعنی چند سال انگریزی انتظام مین رہنے سے چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اور اب کہ بندوبست ششش سالہ منقضی ہوگیا ہے جمعبندی مین دو لاکہہ روپیہ بلا اذیت و تکلیف رعایا بآسانی بڑہ سکتا ہے میجر مارسین صاحب مقرر ہوئے تب تحصیلون کے حاکم عامل کہلاتے تہے اون کے اختیارات بیحد و بلا تشریح تہے اونکی صرف تیس روپیہ ماہوار کی تنخواہ تہی اور غبن و تغلب بکثرت کرتے تہے اور راج مین اون سے معاملہ سنگین لیا جاتا تہا کہ بقایا ، عدم وصول مصادرہ میجر مارسین صاحب کے تقرر پر پانچ لاکہہ سے زیادہ تہی اور انواع قلیل محاصل سے زیادہ ستانی

سہل تہی اور مالگذاری کا بہ تعین جنس یا زر نقد ٹہیکہ ہوتا تہا زراعت پیشہ لوگ علی العموم بہت تکلیف مین تہے راج سے اونکو بہ تقرر فیصدی پچاس روپیہ سالانہ سود قرض ملتا تہا ؀

اب تحصیلدار بیش قرار تنخواہ کے ملازم ہین معاملات مال مین بہ تحت ڈپٹی کلکٹر اور فوجداری و دیوانی مین عدالت کے ماتحت ہین راج کی پیمایش ہوکر نقشہ جات مرتب ہو گئے ہین جمعبندی قابل اضافہ معقول ہو گئی ہے تقاوی بلا سود زمینداروں کو دیجاتی ہے اوس سے صدہا چاہات تیار ہوئے ہین رعایا زیادہ ستانی سے محفوظ ہے اور دیگر محاصل کم اور آسان ہو گئے ہین چاہات جدید اور تعمیرات آبپاشی سے رعایا آسودہ اور جمع ریاست چودہ لاکہہ سے ساڑہے سولہ لاکہہ ہو گئی ہے بندوبست جدید مین اور بہی اضافہ ہونیوالا ہے ؀

سنہ ۱۸۵۲ع کے انتظام عدالت فوجداری و دیوانی کی نسبت میجر مارلین صاحب نے لکہا ہے کہ غارتگری و رشوت ستانی مین امداد و اعانت کرنیکا سررشتہ ہے اور ستمبر سنہ ۵۳ مین سر ہنری لارنس صاحب نے لکہا ہے کہ بمقام بہرتپور مارچ مین مین نے کوتوالی کو دیکہا تو جیلخانہ کوئی نہ تہا ایک جزوی سایہ دار صحن مین چالیس پچاس آدمی کہ اون سے چہٹے حصہ کیواسطے بہی کافی نہ تہا دبے پڑے تہے اوسمین وے کہاتے پیتے اور نہاتے تہے اس سے زیادہ نفرت انگیز مقام مینے کم دیکہا ہے بلکہ چند روز بعد الور و جے پور و چودہ پور مین دیکہے اون سے بہی بدتر تہا اب بہرتپور و دیگ مین اچہے حکام عدالت

ہین کہ دیوانی فوجداری کے مقدمات مین تحصیلدارون کا اپیل سنتے ہین
اور خود محکمہ کونسل کے ماتحت ہین اور وہی عدالتی اپنے علاقہ کی تہانہ دار
کے بہی افسر ہین تہانہ دارون کی تنخواہین معقول ہین اور علی العموم دیگر
ریاستون کے اہالیان پولیس سے بہتر ہین مگر سڑک آگرہ وجے پور کی
حفاظت اہالیان پولیس نہین کرتے ہین بالعوض مبلغ پانچسو روپیہ ماہوار
کے اوسکا ٹہیکہ ایک مینون کے گروہ کو ہے کہ دو برس سے اوسپر کوئی واردات
نہین ہوئی ہے میعادی قیدی عمدہ جیلخانہ مین رہتے ہین اور مجرمان
گرفتار شدہ بہ تعداد مناسب سزایاب قید ہوتے ہین ؛

میجر مارین صاحب مقرر ہوئے تب سررشتہ سایر ایسا تہا کہ اوسکا سمجہنا مشکل
تہا شرح محاصل درآمد مال کی کوئی حد نہ تہی اور ہر پرگنہ مین شرح محصول
مختلف تہی بعض بہرت پور کے ساہوکارون کو محصول معاف تہا پردیسی
سوداگرون سے شرح کامل لیجاتی تہی اس سے تجارت بند تہی اور رعایا
تنگ تہی اب شرح محاصل بہت واجبی ہے اور تجارت ترقی پر ہے اور
چند سال مین اس سررشتہ کی آمدنی دوچند سے زیادہ ہوگئی ہے ؛

تعمیرات مفید عام جو تیار ہوئی ہین اونکا مفصل حال تو اوسی ضمن مین
لکہا جاویگا مگر مختصر یہہ ہے کہ علاقہ راج مین جو ندیان ہین اونکو آبپاشی
کے استعمال مین لانیکا فایدہ راج کے حکام سابق نے نہ اوٹہایا کہ یہہ کام
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو پیش آیا چنانچہ زیادہ تر کام جو تجویز ہوا تہا
انجام کو پہونچ گیا اس زمانہ مین جو کام تیار ہوئے ہین ہوم صاحب کی

رپورٹ مین مفصل درج ہین ؛
البتہ جسقدر ریاست کی آمدنی زیادہ ہوئی ہے اوسیقدر خرچ بہی زیادہ ہوا ہے یہہ زیادتی کسیقدر مصارف تعمیرات سے ہوئی ہے اور کسیقدر اس سبب سے کہ اہالیان کونسل نے تخفیف خرچ کی بدنامی اپنے ذمہ لینا نہ چاہا مگر اونکو اس زیادتی مصارف کا بہت خیال ہے اور تخفیف کی خواہش رکہتے ہین یقین ہے کہ اگر طرز مناسب سے کیجاوے تو بغیر اسکے کہ کسیکو نقصان پہونچے خرچ مین بہت کمی ہوسکتی ہے مگر مناسب یہہ ہے کہ تخفیف خرچ بندوبست مال و پولیس و عدالت و جیلخانہ مین خلل انداز نہو اور رشتہ جات تعلیم و شفاخانہ و تعمیرات بہی بدستور جاری رہین ؛
۱۸۷۲ء لغایت ۱۸۷۳ء کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ جب بہرتپور مین ہوتے ہین مہاراجہ صاحب محکمہ اجلاس خاص کا کام بذات خود کرتے ہین اور جب کہین تشریف لیجاتے ہین یہہ کام باہتمام بخشی سانول سنگہ قوم گوجر دہاؤ مہاراجہ صاحب انصرام پاتا ہے مگر وہ عنقریب بالکل ناخوانندہ ہونے کی وجہہ سے ایسے ذمہ ور کام کی انجام دہی کی قابلیت نہین رکہتا ہے ؛
بہرتپور مین ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ مہاراجہ صاحبان کے صاحبزادون کی پرورش کی خدمت گوجرون کو سفوض ہوتی ہے اس سببسے یہہ لوگ کہ دیگر ممالک مین باعتبار قوم کمتر سمجہے جاتے ہین اس راج مین معزز ہین جاٹون سے اون کی اکثر ناتفاقی رہتی ہے اگرچہ جاٹ راج کے بہائی بند اور رشتہ دار ہین مگر ایام طفولیت سے مہاراجہ صاحب حکمران کی خدمت

مین رہنے سے مہاراجہ صاحب کو اونپر اسقدر شفقت و توجہ ہوجاتی ہے
کہ یہہ لوگ جاٹون سے عزت و عہدہ مین فایق رہتے ہین - گوجر لوگ بطلے انہو
راج کے خیر خواہ رہے ہین اور اوقات پر خطر مین اونہون نے بڑی خیرخواہی
و جانفشانی کی ہے بلکہ اپنے آقا کے فوایدکیواسطے اپنا ہر طرح کا نقصان
گوارا کیا ہے مگر اونکا ذی رتبہ و با اختیار ہونا ہمیشہ رنج و نا اتفاقی کا باعث
ہوا ہے اسیطرح مہاراجہ صاحب حال کی دہاؔ اون کے خاندان کے اکثر
معزز جاٹون سے نا اتفاقی رہی ہے چونکہ اونکو خیال ہے کہ ہمکو مہاراجہ صاحب
کی نابالغی مین جاٹون نے معزول کرایا تہا پس اب کہ وے با اختیار ہوگئے
ہین اپنے رسوخ کو بدلہ لینے مین مستعمل نکرین تو کمال رحم سمجہنا چاہئے لیکن
اگر اسمین زیادہ طوالت ہوگی تو راج کا بہت نقصان ہوگا محکمہ پنچایت
ابتک موجود ہے مگر اوسکے ممبر بخشی گنگا رام اور فوجدار پدم سنگہ گوجر
اور مصر راؤ ہار رون اور فوجدار بختاور سنگہ برہمن ہین جاٹ جو ریاست
مین بکثرت و زبردست ہین پنچایت مین کوئی داخل نہین ہے حالانکہ اکثر
اونمین سے اسکے مستحق ہین اس محکمہ سے اگر کام اچہی طرح لیا جاوے
مہاراجہ صاحب کو بہت مدد مل سکتی ہے مگر بسبب بخشی گنگا رام کے کہ وہ شاذ
و نادر کچہری آتا ہے سرداران پنچایت مین سے کوئی کام سے واقف نہین
ہے اور نہ کسی کو کام کرنیکا مذاق ہے ❊

دیوان للتا پرشاد ضلع جنوبی یعنی بہرت پور کا مجسٹریٹ ہے اور فوجدار
بلدیو سنگہ ضلع شمالی یعنی دیگ و ضلع میوات کا زمانہ انتظام ایجنسی مین

یہہ دونون شخص محکمہ پنچایت سرداران مین بہی داخل تہے مگر چونکہ محکمہ پنچایت مین اونکے احکام وفیصلہ جات عدالت کا اپیل ہوتا ہے اون کا شریک جلسہ پنچسرداران ہونا حصول منشاء معدلت اور مستغیثان اہلمقدمہ کی حق رسی مین خلل انداز تہا اسواسطے اوس خدمت سے علیحدہ کئے گئے ہین صرف عدالتون کا کام اون سے متعلق رہا ہے ؛

مہاراجہ صاحب بہت کفایت شعار ہین اون کے اہتمام سے یہہ خوف ہرگز نہین ہوسکتا کہ کسیطرح راج مین زیر باری ہو - راج کا خرچ بمقابلہ مصارف ایام انتظام ایجنسی کے غالبًا کم ہوتا جاوے گا کیونکہ مصارف کہان بابت سرداران وغیرہ یعنی مد خرچ شادی وغمی وغیرہ جو حسب دستور مروجہ عہد مہاراجہ صاحب مرحوم ایام انتظام ایجنسی مین برابر دئے گئے ہین بند ہوسکتے ہین بلکہ بعض ہوگئے ہین مہاراجہ صاحب کو ان مصارف کی کمی وبیشی کا اختیار کلی حاصل ہے سابق مین نہ پنچسرداروں کو یہہ اختیار تہا اور نہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو کہ ایسے مصارف کو بند کرسکین اور نہ بجز حالت زیر باری کے بند کرنا مناسب سمجہا گیا تہا ؛

مہاراجہ صاحب دہلی کے جلسہ قواعد افواج مین تشریف لیگئے نواب کمینڈر انچیف صاحب نے بہت تعظیم وتکریم کی مہاراجہ صاحب بہت شکرگذار ہوئے ہین فوج قواعد کی سیر کی کل معاملات متعلقہ فوج مین مہاراجہ صاحب بہت دل لگاتے ہین اونکی فوج ہمیشہ قواعد کیا کرتی ہے اور جس طور سے اونہون نے اپنی فوج خصوصًا سواران کو آراستہ کیا ہے واقع مین تعریف کے لائق ہے

سمبت ۱۹۲۲ مہاراجہ صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد راج مہاراج کنوار رام سنگہ صاحب پیدا ہوئے کہ اس تقریب مین جشن شادیانہ ہوا اور صاحبان انگریزکی کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہی دورہ مین تشریف لائے تہے بہت تکلف سے دعوت ہوئی ؛

مہاراجہ صاحب انصرام کار عدالت پر بہت توجہہ فرماتے ہین تخت کی عدالتون کی کل اپیل محکمہ اجلاس خاص مین دایر ہوتی ہین اور مہاراجہ صاحب خود بغور و تامل و تفتیش و تحقیقات سماعت کرکے احکام نافذ کرتے ہین مہاراجہ صاحب کی عدم موجودگی مین اجلاس خاص کا کام بخشی سانول سنگہ کے اہتمام سے ہوتا ہے مگر سنگین مقدمات کے کاغذات مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کے واسطے رکہے رہتے ہین ؛

میو لارڈ میو صاحب ویسراے و گورنر جنرل ہندوستان کے مارے جانے پر اجمیر مین اونکی یادگار کا مکان تعمیر ہوا تو مہاراجہ صاحب نے اوسکے چندہ مین تین ہزار روپیہ دیا اور اوسی غرض سے دوسرا مکان الہ آباد مین تیار ہوا اوسکے چندہ مین ہزار روپیہ بہیجا ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین دو مشہور واقعات ظہور پذیر ہوئے اول کثرت بارش دوم نواب ویسراے و گورنر جنرل لارڈ نورتہہ بروک صاحب کا بہرتپور نार्थब्रुक मेंं تشریف لانا شدت گرمی اور تند و گرم ہوا چلنے کے بعد جولائی سنہ ۱۸۷۳ع مین بارش شروع ہوئی اول بمقدار معتدل ہوتی رہی مگر بعد ازان حد غایت سے گذر گئی بان گنگا اور رودبار دیگر ندیون کی طغیانی سے کل

ملک غرق آب ہوگیا اکثر دیہات بہ گئے سڑکین اور مکانات مسمار ہوگئے چند
روز تک آمد و رفت بالکل بند رہی کمال کوشش اور شبانہ روزی محنت
سے شہر کو غرقی و تباہی سے بچایا گیا صحن ایجنسی مین تین فیٹ پانی بھر گیا
اور شہر کے دروازون پر پانی روکنے کیواسطے بند ڈالے گئے کثرت بارش
سے پیداوار بہت ہوا اگرچہ خریف کی زراعت خصوص روئی وار بڑ غرقی
سے تلف ہوگئی مگر افزونی پیداوار فصل ربیع سے اوسکا بخوبی تلافی ہوگیا
اگر اسی زمانہ مین بنگالہ مین قحط تہا تو ہر ایک جنس کی بہت ارزانی رہتی
بارش سے پیشتر شہر بھرتپور و دیہات گرد نواح مین آگ کا بہت زور
رہا تہا کہ اوس سے بہی راج اور رعایا کا بہت نقصان ہوا ؛

بماہ نومبر آگرہ مین نواب گورنر جنرل صاحب کا دربار ہوا اوسمین مہاراجہ
صاحب شریک ہوئے نوابصاحب نے مع اپنے عملہ اور صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کے حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرتپور و دیگ کی سیر
کی اور حسب معمول مہمانداری و تواضع ہوئی دیگ سے نوابصاحب
گوردہن و متہرا کو تشریف لیگئے ؛

دسمبر ۱۸۷۴ مین آنریبل مسٹر سٹریچی صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی
و شمالی بھرتپور مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے رسمیات استقبال
و تواضع حسب قاعدہ مستمرہ اور اون کے ذیشان رتبہ کے موافق ادا کین
اور اونہین ایام مین مہاراجہ صاحب دہلی تشریف لیجاکر بشمول دیگر
روساء ہندوستان نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب کے دربار

سنمبت ۱۹۲۲ مہاراجہ صاحب صاحب نے قحط زدگان بر۔ کی پرورش و رام سنگہ صاحب پیدا ہن دو ہزار روپیہ بہیجے اس سے گورنمنٹ نے بہت انگریزی کی کرصاحب ایجا منجملہ پچاس ہزار روپیہ زرچندہ میو کالج کے جو بہت تکلف سے دینا ہوتی تہا اس سال مین تمام وکمال ادا کیا اور ریاست مہاراجہ صد و پچاس روپیہ خرچ تعمیر بورڈنگ ہوس بہرت پور راجپوتانہ کی کہ وتخمینہ منظور ہوا ❊

سنمبت ۱۹۲۵ مین گورنمنٹ مین دو مقدمات پیش ہوئے

اول تقسیم پانی رود بار ریل ندی کا فیما بین الور و بہرت پور کے ❊

دوسرا تعمیر بندہ رام گڑہ علاقہ جیپور کا بان گنگا ندی پر جسمین راج بہرت پور کے بوجہہ نقصان سیرابی و آبیاشی کے اعتراض ہوا اول مقدمہ مین اہالیان راج الور نے اس حجت سے کہ فیصلہ کرنل سر ہنری لارنس صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل غلطی پر مبنی تہا پانی کی از سر نو تقسیم ہونے کی درخواست کی تہی مگر جب راج بہرت سے ثابت کیا گیا کہ جو تقسیم حسب فیصلہ سر ہنری لارنس صاحب ہوئی ہے بہت صحیح اور درست ہے گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق مین جسپر مدت دراز سے عملدرآمد ہے اور فریقین مین سے کسی نے کبہی اعتراض نہین کیا دست اندازی کرنے کی ضرورت نہین ہے دوسرے مقدمہ مین گورنمنٹ نے بہت کوشش کی کہ دونون دربار کو شرط پیش کردہ دربار بہرت پور پر کہ جب کبہی پانی کم پہونچنے سے راج بہرت پور کا نقصان ہو راج جے پور سے معاوضہ دلایا جاوے رضامند کرکے بند

مجوزہ جے پور کا التواء رفع کرا دین مگر دربار جے پور نے اس شرط کو منظور نکیا اور کوئی وجہہ معقول نہ تہی کہ دربار بہرتپور دیدہ و دانستہ اپنا نقصان گوارا کرے اسواسطے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی کوشش کارگر نہوئی ٭

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے مہاراجہ صاحب سے درخواست کی تہی کہ ہاتہرس سے متہرا ہوکر بہرتپور کو سڑک ریل تیار کیجاوے اوس مین شریک ہون مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ اگرچہ یہہ تدبیر فایدہ مند ہے مگر ہمکو پیشتر ہی اجراے ریل سے محاصل سایر اور تجارت نمک مین نقصان پہونچا ہے اس سبب سے شریک نہین ہو سکتے ٭

ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ متضمن گرفتاری مجرمان علاقہ غیر پر جانبین سے بخوبی عمل ہونے لگا اس ایکٹ کے بموجب سات مقدمات بہ تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ فیصل ہوئے اور ایک مجرم رعایاء راج بہرتپور کو صاحب مجسٹریٹ متہرا نے گرفتار کرکے بہ تعارف صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج مین سپرد کیا ٭

नरायन। نाहरा

درمیان موضع نراینہ پرگنہ دیگ راج بہرتپور اور موضع ناہرہ ضلع متہرا کے دو سنگین مقدمات وقوع مین آئے ـ

اول مین سکنا موضع ناہرہ موضع نراینہ علاقہ بہرتپور پر حملہ کرنے کے ملزم تہے کہ ایک آدمی کو مارا اور دو کو مجروح کیا صاحب مجسٹریٹ متہرا نے چہہ ملزمون کو گرفتار کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس

بہیجا مگر صاحب موصوف نے حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن دوم مجموعہ ضوابط فوجداری بوجہہ نہونے شہادت کافی کے ملزمون کو رہا کر دیا اور تین دیگر ملزمان مفرور سکنا رناہرہ کی گرفتاری کا اشتہار بہ تعین انعام جاری کیا ؞

دوسرے مقدمہ مین اہالیان راج بہرت پور کا بیان ہے کہ مقدمہ اول کے خون کے انتقام سے وقوع مین آیا ہے اسمین طرفین سے مخالف دعوی پیش ہوئے سکنا رموضع ناہرہ و ملازمان پولیس انگریزی کو شکایت تہی کہ سکنا رموضع نراینہ نے ہمارے مویشی چورائے ہم لوگونمین سے ایک شخص کو گرفتار کرکے اوسکی بہت ذلت کی اور ایک ہیڈ کونسٹبل پولیس کو قید کرکے اوسکا گہوڑا تلوار اور وردی چہین لی اور سکنا نراینہ نے جواب مین بیان کیا کہ سکنا رناہرہ نے بہ اتفاق سکنا دو دیگر دیہات ضلع متہرا کے ہمارے گانو پر بوقت شب مسلح بہ اسلحہ مہلک ہوکے حملہ کیا اور دو آدمیون کو مجروح کیا راج کی عدالت مین تحقیقات ہوئی سکنا رناہرہ مین سے ایک شخص کو کہ علاقہ بہرت پور مین گرفتار ہوا تہا بجرم ہنگامہ آرائی قید کی سزا ہوئی مگر تہوڑے دنون بعد از سر نو تحقیقات کا حکم کرنیکا حکم ہوا کپتان ایبٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور مسٹر ایکمن صاحب مرسلہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تحقیقات کی دربار کی تدبیرات انسداد فساد کی اطلاع بذریعہ رپوٹ خاص صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو دی گئی اور مسمی بہکری قیدی ساکن ناہرہ علاقہ انگریزی کے کا ایک

सवद सकमन

مرجانیکی نسبت علیحدہ رپورٹ ارسال ہوئی ؛
سڑک آگرہ و متھرا پہ وارداتین بکثرت وقوع مین آئین تو گورنمنٹ ممالک
مغربی و شمالی نے اس کثرت واردات کو بھرت پور کے دو متفرق دیہات
باد و بھنیسہ مین مختلف انتظام پولیس ہونے سے منسوب کرکے درخواست
وाद भैंसा کی کہ کل سڑک پہ ایک سرکار یعنی سرکار انگریزی کا انتظام پولیس ہوجاوے
مگر گورنمنٹ ہندوستان نے مہاراجہ صاحب سے یہہ درخواست
کرنا نامنظور کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت اطلاع دی کہ گورنمنٹ
ممالک مغربی و شمالی نے سڑک واقع باد و بھنیسہ کی بدانتظامی کی شکایت
کی ہے اسواسطے مہاراجہ صاحب کو مناسب ہے کہ اوس علاقہ پر مستعد
پولیس مقرر کرکے انتظام کامل کرین چنانچہ راج سے باد و بھنیسہ کے پولیس کا
ایسا اچھا انتظام ہوا کہ اوس علاقہ مین اس بندوبست کے بعد کوئی
واردات وقوع مین نہ آئی ؛
नाथद्वारा نومبر ۱۸۷۲ء مین مہاراجہ صاحب واسطے جاترا سری ناتھہ دوارہ واقع
راج اودےپور کے تشریف لے گئے اور وقت واپسی کے بمقام اجمیر
نواب وایسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان کے استقبال
و ملاقات مین دیگر رئیسون کے شریک ہوئے بھرت پور مین واپس
آنے کے بعد مہاراجہ صاحب دہلی کو فوج کی قواعد ملاحظہ کرنے کیواسطے
تشریف لے گئے اور وہان سے براہ راست آگرہ مین داخل ہو کے بشمول
دیگر روسا راجپوتانہ شہزادہ صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے

شہزادہ صاحب سے حسب معمول ملاقات وباز دید ہوئی اور بہ پاس خاطر
مہاراجہ صاحب شہزادہ صاحب نے تشریف آوری بھرت پور منظور کی بہ
ایام مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی بھرت پور سے برخاست ہوکر آگرہ کو منتقل
ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ڈاکٹر صاحب متعلقہ ایجنسی وہان رہنے لگے
جنوری ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلس صاحب دو مرتبہ بھرت پور مین
رونق بخش ہوئے ایک دفعہ بہ تقریب شکار گھنہ بھرت پور مین تشریف لاکر
گھنہ کی سیر اور شکار جانوران صحرائی اور مہاراجہ صاحب کی تواضع و
مہانداری سے حظ وافر حاصل کیا دوسری مرتبہ اثناء راستہ جے پور
حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرت پور مین نزول اجلال فرماکر محل مین
تناول طعام فرمایا اسٹیشن ریل وشہر ومحل کی بہت آراستگی ہوئی شہزادہ
صاحب نے چند اشیاء بطور یادگار تشریف آوری مہاراجہ صاحب کو
دین ؛

مقدمہ تنازعہ سرحد موضع موروڑلی پرگنہ روپباس علاقہ راج وسرینڈہ
پرگنہ کہیراگڈہ ضلع آگرہ کہ سابقاً دسمبر ۱۸۶۱ء مین حسب تجویز کپتان نکلسن صاحب مورولی
پولیٹکل ایجنٹ ومسٹر ٹوئنگ صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ آگرہ فیصل ہوا تھا ۱۸۷۶ء سرینڈا
سال مین از سرنو سرسبز ہوکر مسٹر بنش صاحب مہتمم بندوبست ضلع آگرہ کے رودادگڑھ جیہور دواگ
اہتمام سے حسب فیصلہ ونقشہ سابقہ پھر طے ہوا ؛ وینس
نشل بادینہ کے موضع وہرم پورہ علاقہ راج بھی راج سے علیحدہ دیہات
علاقہ انگریزی کے درمیان واقع ہے اوسمین بضرورت اجرائے نہر دھرم پورا

آبپاشی زمین لینے کی ضرورت ہوئی کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے چند
مرتبہ مختلف ضروریات کیواسطے زمین لی اور معاوضہ دیا لیکن اگر راج کے
ان متفرق دیہات کو بعوض مساوی الرقبہ دجمع دیہات علاقہ انگریزی ملحق
سرحد راج سے بدلنے کی تجویز پر کہ پیشتر ہوئی تھی عمل ہوگیا ہوتا تو دونون
سرکارون کے حق مین بہت مفید ہوتا ؛

ان دیہات مین بضرورت آبپاشی زمین لیگئی ہے اوسکی نسبت کپتان
رجوے صاحب نے ۱۸۷۵ء ۷۶ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ افسران تحت
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی راج کے متفرق دیہات مین بلا اجازت
دربار زمین لے لیتے ہین اس بیضابطہ عملدرآمد سے دربار کو بہت
رنج ہوتا ہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو ایسے معاملات مین جنمین انگریز
افسرون کی امداد و اعانت ہونی چاہیئے دربار کو آمادہ کرنے مین بڑی
مشکل ہوتی ہے ۔ سب سے زیادہ خرابی یہہ ہے کہ گورنمنٹ سے لی ہوئی
زمین کا زرمعاوضہ بہت توقف سے ملتا ہے مثلاً موضع دہرم پورہ کی
زمین ۱۸۶۱ء مین نہر کیواسطے لیگئی تہی اوسکا زرمعاوضہ باوصف تاکید
محکمہ ایجنسی ابتک نہین دیا گیا ہے حکومت جایز مین یہہ خلل واقع ہونے
سے دربار کو بہت رنج ہوتا ہے اگر اسطرح بلا اجازت راج دستاندازی
نکیجاوے کہ یہہ امر بغیر اسکے کہ فواید سرکاری مین مضر ہو بخوبی ممکن ہے
تو یہہ اختلاف و رنج بالکل رفع ہوجاوے چنانچہ حال مین جو معاملات
پیش آئے اونمین اسی بیجا دستاندازی کے سبب سے مشکلات واقعہ

ہوئین کیونکہ دربار نہایت پور سرکار انگریزی کی جو کچھہ خواہش ہو کرنیکے واسطے بہمہ جہت تیار ہے مگر صرف یہی خیال کہ شاید آیندہ کو اسیطرح بلا اجازت زیادہ دست اندازی کیجا وے ہر امر مین مانع ہوتا ہے ضلع آگرہ کی سرحد پر واقع ہونے سے خوف رہتا ہے کہ مبادا علاقہ راج مین حکام انگریزی کی مداخلت بہ تدریج زیادہ ہوجاوے اسواسطے ہر ایک فعل مداخلت کی بہت ہوشیاری وخبرداری سے حفاظت ونگرانی کیجاتی ہے اور اس وجہہ سے کہ ہر ایک انگریز افسر کے طریقہ وکارروائی کی بخوبی نگرانی وحرف گیری ہوتی ہے اگر کسی کمدرجہ ویے اختیار افسر سے براہ غفلت ونادانستگی کوئی فعل سرزد ہوتا ہے تو اوس سے جو اشتباہ ورنج کو صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مدت دراز کی کوشش وپیروی سے رفع کرتے ہین وہ ازسر نو تازہ ہوجاتا ہے ؛

علاقہ راج کے جنگلی مویشی باوجودیکہ راج سے اونکے روکنے مین بہت کوشش ہوتی ہے پرگنہ فتح پور سیکری ضلع آگرہ مین زراعت کا نقصان کرتے ہین جس حالت مین دربار سے یہہ عذر ہے کہ محافظون کی تعداد زیادہ اور ہر طرح ہوشیاری وخبرداری کرکے اونکو روکا جاتا ہے باشندگان علاقہ انگریزی شاکی ہین کہ ہماری زراعت کا بہت نقصان ہوتا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکھا گیا ہے تو اونہون نے دربار کو اطلاع دی کہ اگر واقعی نقصان ثابت ہوگا تو راج کو ذمہ وری اداے معاوضہ سے بچنا محال ہے اور بہ دوران حال صاحب کلکٹر ضلع آگرہ کو

لکہاکہ اگر نقصان بصحت وصفائی قایم ہوکر ثابت کیا جاوے تو ہم دعوی
مدعیان کی سماعت کرینگے مارچ سنہ۱۸۷۳ مین مہاراجہ صاحب وکپتان
رجوے صاحب پولیٹکل ایجنٹ ومسٹر لارنس صاحب کلکٹر ضلع اگرہ نے
بالاتفاق دیہات علاقہ انگریزی کو جنمین نقصان کی شکایت تہی ملاحظہ
کیا تو معلوم ہوا کہ ان مویشیون سے جسقدر کہتے ہین اوسکی نسبت بہت
کم نقصان ہوا ہے تاہم سکنائ علاقہ انگریزی ورعایا راج کا نقصان
ہوتا ہے کہ کہیتون کی حفاظت کیواسطے دیوارین بناتے ہین مگر اس
نقصان کی بابت دربار کو ذمہ وار سمجہنے کی کوئی وجہہ معقول نہین ہی
اونکا جواب ہے کہ باوجود اس نقصان کے جو ہمکو پہونچتا ہے بپابندی
مذہب ہم ان متبرک مویشیون کو نہین مار سکتے ہین اور نہ ہم اونکو
ہانک کر انگریزی علاقہ مین پہونچاتے ہین بلکہ بخلاف اسکے صرف کثیر سے
محافظون کی جمعیت نوکر رکہہ کر سرحد کے اندر رکہنے مین کوشش کرتے
ہین باوصف اس خبرداری کے اگر وے علاقہ انگریزی مین جاکر نقصان
کرتے ہین تو اوس علاقہ کے باشندہ ون کو اختیار ہے کہ خواہ گرفتار
کرین مارین یا جو کچہہ دل مین آوے کرین ہمکو اونکی ملکیت کا دعوی
نہین ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ان متبرک حیوانات کو اذیت پہونچانا
جسقدر مہاراجہ صاحب کے نزدیک ممنوع ہے اوسیقدر سکنائ علاقہ
انگریزی کے مذہب کے بہی خلاف ہے ضلع آگرہ ودیگر اضلاع ممالک
مغربی وشمالی مین اشتہارات جاری ہوئے ہین کہ ہندو لوگ گایون

کی ہلاکت مین مانع نہون مگر یہہ اشتہار راج بہرت پور سے کچہہ تعلق نہین رکہتا ہے یہان اون کی حفاظت کیواسطے کل جنگل کے گرد جو گہنہ کہلاتا ہے درختان خاردار کا بلند احاطہ بنایا گیا ہے ؛

मलोह مسٹرس گلوہر وکمپنی ٹہیکہ داران تعمیرات متعلق سڑک ریل سے محصول پتہر کان روپباس وغیرہ لینے کی بابت عرصہ سے بحث تہی جب ٹہیکہ ہوا تہا عندالدریافت اہالیان کمپنی کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جواب دیا تہا کہ جو مصالحہ تیاری ریل کیواسطے لیا جاوے گا اوسکا محصول معاف رہیگا مگر پہر دریافت ہوا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو دربار کیطرف سے یہہ اقرار کرنے کی اجازت نہوئی تہی اسواسطے دربار سے متواتر محصول کا مطالبہ ہوا اور کمپنی بذریعہ اقرار صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے اداے محصول مین انکار کرتی رہی آخر کار اسباب مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو لکہا گیا ۱۸۷۵ء مین دربار نے گلوہر وکمپنی کو اوس پتہر کے محصول کے مطالبہ سے جو پیشتر لیا گیا تہا معاف کیا مگر اس شرط سے کہ آیندہ کو جو پتہر لینگے اوسکا محصول ضرور دینا پڑیگا ؛

गैर ۱۵- مارچ ۱۸۷۶ء کو کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ رخصت ہوکر ولایت کو گئے اور ڈاکٹر بریٹن صاحب نے ایجنسی کا کام کرنا شروع کیا ۱۱- اگست کو کپتان رجوے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکے اپنے کام پر موجود ہوئے مگر چند روز بعد مہاراجہ صاحب کے ساتہ شملہ جانا ہوا اس سبب سے پہر ڈاکٹر بریٹن صاحب ۲۸- اکتوبر تک کام کرتے

رہے ۲۴- نومبر ۱۸۷۶ء کو کپتان رجو سے صاحب خاص تعیناتی پر جلسۂ دہلی
مین گئے اور ۱۴- جنوری کو وہان سے واپس آکر پہر کام شروع کیا
اونکی غیر حاضری مین ڈاکٹر سپنسر صاحب جو کہ رخصت سے آگئے تہے	स्पेन्सर
ڈاکٹر بریٹن صاحب سے چارج لیکر اپنا اور ایجنسی کا کام انجام دیا اور
اونکی فایزی کے بعد ڈاکٹر بریٹن صاحب واسطے تصفیہ چند مقدمات سرحدی	बडोदा
راج قرولی خصوص بڑودہ علاقہ جےپور اور بلیٹہ علاقہ قرولی کے متعین	बलेदा
ہوئے ؛

دہلی کے جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند مین تشریف لیجانے پر مہاراجہ
صاحب عظمت اجتماع اور نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب کی
عنایات و اشفاق سے بہت خوش ہوئے مہاراجہ صاحب کو خطاب معظم
نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا حاصل ہونے سے کہ پیشگاہ جناب فیض مآب
ملکہ عالیہ انگلستان و قیصرہ ہند سے اونکی خوش لیاقتی و علو حوصلگی و فضیلات
خاندان کی تصدیق کے باعث ہین کمال خوشی پیدا ہوئی ہے نواب ویسراے
وگورنر جنرل صاحب کے اشفاق و عنایات کی قدر اور شکر گذاری جیسی
مہاراجہ صاحب کرتے ہین شاید ہے کوئی اور رئیس کرتا ہو اور گورنمنٹ
کی یہہ عنایت مہاراجہ صاحب کو ترقی انتظام راج اور رعافیت و بہبودی
رعایا پر آمادہ کرنے مین بہت کارآمد ہوئی ہے مہاراجہ صاحب کو خیال
تہا کہ شاید ہمارے سکوت سے کوئی ایسا خیال کرے کہ ہم اس عنایات
شاہی کی قدر نہین کرتے ہین اسواسطے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ

سو اس اشتباہ کے رفع کرنے اور اپنی شکرگذاری سے گورنمنٹ کو آگاہ کرنے کیواسطے ایمار کیا ہزار شکر ہے کہ مستعدی و ریاضت و اعتدال و پرہیزگاری کیوجہ سے مہاراجہ صاحب ہمیشہ تندرست رہتے ہین اونکو سوارون سے قواعد لینے کا بہت شوق ہے اور صرف اسی ایک صرفیت مین اونکی دلچسپی کی صورت ہے کام مین بہت مشاق اور محنت پسند ہین اور سرکار انگریزی سے اونکے روابط نہایت دوستانہ اور موافقت کے ساتھہ ہین ؞

اگست ۱۸۷۶ء مین مہاراجہ صاحب شملہ کو تشریف لیگئے مگر کثرت بارش سے وہان کی سیر کا خاطرخواہ لطف حاصل نہوا مگر گورنمنٹ کی خاطرداری سے بہت خوش آئے مارچ ۱۸۷۸ء مین ملازمان ریلوے اور چند اشخاص ملازم راج کے درمیان بمقام سٹیشن ریل نزاع ہوا سب انسپکٹر پولیس ریل نے جسکو تحقیقات مفوض ہوئی تہی براہ شرارت مقدمہ کو بہت طول دیا مگر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے برسر موقع تحقیقات کی تو مقدمہ کی اصل حقیقت منکشف ہوگئی کہ آگرہ سے چند رنڈیان ناچنے کا تعہد کرکے ہرتپور کو آئی تہین ملازمان ریل نے بلا اختیار جایز بلکہ کمال شرارت سے اونکو سٹیشن پر روکا اسپر تکرار ہوگئی مگر افسر پولیس کے موقع پر پہونچتے ہی رفع ہوگئی اسپر ملازمان ٹریفک و پولیس ریل مقامات مختلفہ کو تبدیل ہوگئے اور ملازمان راج کے حق مین مہاراجہ صاحب نے سزا مناسب تجویز کی ؞

مہاراجہ صاحب صاحبان انگریز کی مہانداری و تواضع کمال خوشی و فراخ دلی سے کرتے ہین اس خاندان کا مہمان نوازطریقہ بجانب حکام انگریزی ہمیشہ سے مشہور و معروف رہاہے اور اس زمانہ مین جسقدر حکام انگریزی کا روبار راج مین مداخلت و دست اندازی کرنا براہ واجب ناپسند ہے اوسیقدر کل صاحبان انگریز کی خواہ بضرورت کار سرکار جاوین یا بہ تقریب سیر وشکار نہایت محبت و کمال خوشی سے خاطر و تواضع ہوتی ہے ٭

الغرض سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر جنگ نائٹ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام اقبالہ و حشمتہ کی ستعدی و خوش انتظامی و عدل گستری و رعایا پروری صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و دیگر حکام ذیشان کی تحریری شہادت اور عوام الناس کی شکر گذاری و ثناخوانی اور رعایا و ملازمین راج کی آسودگی و فارغ البالی سے ہر طرح ثابت و تحقیق ہے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ جو خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذات جامع الکمالات جناب ممدوح المناقب مین فراہم ہین دیگر روساء ہندوستان مین بہت کم ہین ٭

طریقہ بود و باش و مصروفیت شبانہ روزی و تقسیم اوقات مبارک ایسے عمدہ ہین کہ رات دن مین کوئی لمحہ بیفایدہ شغل و لاحاصل کام مین ضایع نہین ہوتا عادت سحر خیزی کہ اصحاب علم و دانش کے نزدیک پسندیدہ اور کل مذاہب کے بموجب برگزیدہ ہوتی ہے اس ضبط و پابندی کے ساتھ ہے

کہ تین بجے بعد نصف شب سے بیدار ہونے مین خواہ کوئی سبب مانع ہو
ہرگز فرق نہین آتا اور تمام دن اہتمام اُمور ملکی و مالی و ملاحظہ و آراستگی
افواج و داد دہی و حق رسانی رعایا و ریاضت جسمانی باعث حفظ تندرستی
مین صرف ہوتا ہے۔ مزاج مین وہ استقلال و تحمل ہے کہ باوجودیکہ ہر قسم
کے آدمیون سے ملنے اور گفتگو کرنیکا اور ہر طرح کے حالات ملاحظہ کرنیکا
اتفاق ہوتا ہے مگر ممکن نہین کہ کسی کی تحریک و اشتعالک سے طبع عالی
کسی ناپسندیدہ عادت یا بیقاعدہ شوق پر مایل ہوسکے شراب خواری و
دیگر اشیاء منشی کے استعمال و تماشہ رقص و سماعت سرود و جانوران
صحرائی کے شکار و کشتی وغیرہ سے کہ اکثر ہندوستانی ریاستون مین باعث
ابتری و خرابی ہوئے ہین مطلق پرہیز ہے حضور فیض معمور مین ہر ایک
کو بلے تکلف و بلا روک ٹوک رسائی ہے کوئی حاجتمند و مستغیث جس وقت
چاہے حاضر ہو کے عرض حال کرے اور مراد کو پہونچے بار نہ پانیکا کسیکو ارمان
نہین عدم سماعت کا کوئی نالان نہین ۞

انصرام مہمات نظم و نسق مین یہہ چستی و صفائی ہے کہ جس روز سے عنان
اختیار انتظام اپنے ہاتہہ مین لی ہے آجتک کوئی روز ایسا نگذرا ہے
کہ اجلاس نفرمایا ہو اور کوئی اجلاس ایسا نہوا جسمین دوسرے روز
کیواسطے کام باقی رہا ہو ہندوستانی ریاستون مین تو اسکی نظیر کہان ملکی
ہے سررشتہ جات انگریزی مین بھی جنکی صفائی ضرب المثل ہے یہہ سرعت ہرگز
نہین ہوتی کہ کل سررشتہ جات کے کاغذات صبح کے آٹھہ بجے سے پیشتر ہوچکی

ہین اور اوسی روز شام کیوقت ہر ایک کو جواب باصواب حاصل ہوتا ہے
کار امروز بفردا مگذار * جو عالم مین مشہور ہے اوسپر بلا تفاوت وفروگذاشت
صرف محکمہ عالیہ اجلاس خاص مین عمل ہوتا ہے معاملات عدالت مین انصاف
پسندی و پابندی ضابطہ اسقدر ہے کہ کوئی خواہ کیسا ہی ذی رتبہ وسعز
و دولتمند کیون نہو بغیر اسکے کہ حسب سررشتہ محکمہ جات جایز و با اختیار
مین مثل عام رعایا کے ادخال ثبوت و شہادت سے استحقاق قایم نکرے
ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا اور نہ کوئی زور وزر وغیرہ کسی ذریعہ سے
کسی کو حق واجب سے محروم رکھہ سکتا ہے عدل و انصاف سے رعایا شادان
و فارغ البال ہے شفقت و قدردانی سے ایک عالم شاکر و خوشحال ہے
اگر اس عہد معدلت مہد کی خوبیان مفصل لکھی جاوین تو ایک دفتر چاہئیے
بلکہ اوسکی کماحقہ کیفیت کو لکھنا احاطۂ تحریر سے باہر ہے پس اسی دعای خیر
پر اکتفا کیجاتی ہے کہ خداوند کریم ذات والا صفات حضور لامع النور کو اپنی
ظل عاطفت و امن وحفاظت مین رکھکر اسی فیض رسانی و قدردانی سے
ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے اور اقبال عدومال و دولت لایزال کو
روز افزون رونق و ترقی دے *

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ بھرتپور

	نام	تاریخ تقرر	مدت کارکردگی
लॉकट	کرنل لوکٹ صاحب......	سنہ ۱۸۲۶ء	
टेलर	مسٹر ٹیلر صاحب......		
रोवर्ट मारिसन	کپتان روبرٹ مارسین صاحب	یکم اپریل سنہ ۱۸۵۳ء	للہ سال ۱-ماہ-۲۶ یوم
जानपिकट निकसन	کپتان جان پکٹ نکسن صاحب	۲۷- مئی سنہ ۱۸۵۷ء	یک سال ۱۱-ماہ-۹ یوم
वोफरी	میجر بی ای پی بوفری صاحب	۵- مئی سنہ ۱۸۵۹ء	یک سال-۱۱-ماہ-۲۶ یوم
वालटर	کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲- اپریل سنہ ۱۸۶۱ء	دو سال-۱۱-ماہ-۱ یوم
कारनल	کپتان ٹی کارنل صاحب...	یکم اپریل سنہ ۱۸۶۴ء	۶-ماہ-۲۱ یوم
	کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء	یک سال-۱۰-ماہ-۸ یوم
म्यूर	لفٹنٹ ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب	۲۹- اگست سنہ ۱۸۶۶ء	یکماہ-۲۴-یوم
	کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء	ے سال- ۲ یوم
ब्लेर	کپتان جی جی بلیر صاحب	۲۳- اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء	۵ ماہ-۱۱ یوم
हारवी	ڈاکٹر آر ہاروی صاحب	۳۱- مارچ سنہ ۱۸۷۰ء	۱ ماہ-۳ یوم
कैंडिल	کپتان ٹی کینڈل صاحب وی سی	۳-مئی سنہ ۱۸۷۰ء	۷-ماہ
परसी विलयम पोलट	کپتان پرسی ولیم پولٹ صاحب	۳- دسمبر سنہ ۱۸۷۰ء	۱۱-ماہ-۲۱ یوم
	کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۳- نومبر سنہ ۱۸۷۱ء	یک سال-۱-ماہ-۲۲ یوم
रोवर्ट	کپتان ای ڈبلیو روبرٹ صاحب	۲۳- نومبر سنہ ۱۸۷۲ء	یکسال-۱-ماہ-۱۲ یوم

	مدت کارکردگی	تاریخ تقرر	نام
म्यूर	.	مارچ ۱۸۷۵ع	کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب
कंपेन	.	.	ڈاکٹر کیمپین صاحب ...
सेवट	.	یکم مئی ۱۸۷۵ع	کپتان ایچ بی ایبٹ صاحب
रैट	.	.	کرنل جی ای رائٹ صاحب
ब्रेटन	۴- ماہ - ۲۷ - یوم	۱۵- مارچ ۱۸۷۶ع	ڈاکٹر بریٹن صاحب ...
रिजवे	۳- ماہ - ۱۳ - یوم	۱۱- اگست ۱۸۷۶ع	کپتان جی ڈبلیو ریجوے صاحب
स्पेन्सर	یک ماہ - ۲۱ - یوم	۲۴- نومبر ۱۸۷۶ع	ڈاکٹر سپنسر صاحب ....
रिजवे	یکسال ۳- ماہ - ۶ یوم	۱۴- جنوری ۱۸۷۷ع	کپتان جی ڈبلیو ریجوے صاحب
चार्ल्सग्रैन्ट	.	۲۰- اپریل ۱۸۷۸ع	کرنل چارلس گرینٹ صاحب

شمال

بندوبست مالگذاری کی غرض سے اس راج کی پیمایش ۱۸۵۴ع سے ۱۸۵۶ع تک باہتمام کرنل جی ہیملٹن صاحب ہوئی تھی اول بندوبست سہ سالہ بطور سرسری ہوا ۱۸۵۹ع مین دوسرا بندوبست چار سالہ ہوا اور ۱۸۶۲ع مین تیسرا شش سالہ ۱۸۶۹ع سے ۱۸۷۱ع تک تین سال مین بسبب خشک سالی بندوبست شش سالہ سابقہ قایم رہا بعد ازان فیصدی دس روپیہ جمع پر اضافہ لیا گیا اور اسی اثنا مین کوایف دیہی بندوبست آیندہ کے واسطے تحقیق و جمع کیے گئے ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین بندوبست اخیر دہ سالہ منضبط

हेमिलटन

ہوا کہ اب اوسکے بموجب جمع وصول کیجاتی ہے ۱۸۶۸و۶۷ء کی رپورٹ مین
علاقہ راج کے قصبات و دیہات کی تفصیل اسطرح لکھی ہے ؛

تفصیل قصبات و دیہات علاقہ راج بہرتپور مع جمع مشخصہ بندوبست ۱۸۶۲ء

[illegible]

قصبات	دیہات و نگلہ جات	
[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] روپیہ

خالصہ	سرداران علاوہ ٹہاکران	مندران
[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] نیم یک لکھہ [illegible]	[illegible]

انعامیان بعوض نوکری	ڈیوڑہی	ٹہاکران برادر راج
[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] روپیہ	[illegible]

تفصیل قصبہ جات و دیہات علاقہ راج بھرتپور حسب پرگنہ

نام پرگنہ	[illegible]	دیہات معافی				میزان کل	کیفیت تفصیل معافی
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
بھوساور	۷۵	۵	۳	۱۱	۱۹	۹۴	ہندر ۵ جاٹ ۱۳ بقال ۱
بیانہ	۱۴۷	۴	۳	۱۷	۲۴	۱۷۱	ہندر ۴ جاٹ ۱۸ برہمن ۲
ویر	۳۸	۱	۰	۲	۳	۴۱	ہندر ۱ جاٹ ۲
اوچین سوداوں	۷۰	۱	۶	۱۲	۱۹	۸۹	ہندر ۱ جاٹ ۱۶ بقال ۱ مسلمان ۱
کامہ	۱۱۲	۷	۰	۱	۸	۱۲۰	ہندر جاٹ ۱ ۵
ڈیگ	۹۲	۳	۱۷	۵	۲۵	۱۱۷	ہندر ۳ جاٹ ۱۷ گوجر ۴ بقال ۱
اکھے گڑھ	۷۷	۳	۳	۱۲	۱۸	۹۵	ہندر ۳ جاٹ ۱۴ برہمن ۱
گوپال گڑھ	۱۳۳	۴	۰	۱	۵	۱۳۸	ہندر ۴ گوجر ۱
پہاڑی	۸۵	۰	۰	۰	۰	۸۵	
تحصیل نگر	۱۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	
روپباس	۶۵	۳	۰	۰	۳	۶۸	عن ہندر
نگر	۶۶	۰	۱	۲	۳	۶۹	عن جاٹ
کمہیر	۶۲	۳	۸	۸	۱۹	۸۱	ہندر ۳ گوجر ۲ جاٹ ۱۴ میراسی ۱
بھرت پور	۱۳۲	۱۱	۹	۲۹	۴۹	۱۸۱	ہندر ۱۱ گوجر ۱ جاٹ ۲۵ مسلمان ۵ برہمن ۴
میزان	۱۱۷۴	۴۵	۵۰	۱۰۰	۹۵	۱۲۶۹	

تفصیل دیہات انعام ٹھاکران برادری راج مندرجہ تفصیل اول و شمول انعام و دوامی نقشہ دوم

نمبر	نام سردار	تعداد دیہات	جمع مشخصہ	کیفیت
۱	راجہ دریاو سنگہ	۴	للعہ "	दरियाव सिंह
۲	ٹھاکر مہاراج سنگہ وغیرہ	۴	للعہ ما لہ "	महाराज सिंह
۳	ٹھاکر شمبھو سنگہ	۲	سمہ "	शिंभू सिंह
۴	بیوہ ٹھاکر دھونکل سنگہ	۱	الصما "	धोंकल सिंह
۵	ٹھاکر بلونت سنگہ وغیرہ	۰۲	للعہ صما عہ "	बलवंत सिंह
۶	ٹھاکر سری گوبند	۱	للعہ "	श्री गोविंद
۷	ٹھاکر رادہا کشن	۱	الـ "	राधाकिशन
۸	ٹھاکر چتر سنگہ	۱	الصما "	चतर सिंह
۹	ٹھاکر اجے چند	۱	الما "	अजय सिंह
۱۰	ٹھاکر تیج سنگہ	۱	الـ "	तेज सिंह
۱۱	ٹھاکر پنجم سنگہ	۱	الصما "	पंचम सिंह
۱۲	ٹھاکر رگناتہہ سنگہ وغیرہ	۲	الصما "	रघुनाथ सिंह
۱۳	ٹھاکر سکہدیو سنگہ	۱	الاما "	सुखदेव सिंह
۱۴	ٹھاکر کیسری سنگہ	۲	الا "	केसरी सिंह
۱۵	ٹھاکر مہتاب سنگہ	۲	الـ "	महताव सिंह
۱۶	ٹھاکر گنگا بخش	۰۱	صہ سما مہ ۱۱۲ "	गंगा बख़्श
۱۷	بیوہ ٹھاکر گوور سنگہ	۲	الہ لعہ "	गिरवर सिंह

نمبر	نام سردار	تعداد دیہات	جمع مشخصہ	کیفیت
۱۸	ٹھاکر ہرموہن سنگھ	۱	[illegible]	हरमोहनसिंह
.	میزان	۲۹	[illegible] ۱۳	

علاقہ راج کی کل اراضی پیمائش بندوبست کے بموجب حسب تفصیل ذیل ہے

قسم پیمائش	اراضی معافیات	اراضی خالصہ — مزروعہ	بنجر	ناممکن الزراعت	میزان	میزان الکل
بیگھا ایکر انگریزی	[illegible] لکھہ [illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
بیگھا بیگہ راج پوری	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

اس راج مین اقوام مندرجہ ذیل کاشت اراضی کرتے ہین اور اسی ترتیب
سے جو اول ہی دوسری سے تعداد مین زیادہ —
جاٹ گوجر تیلی مینہ برہمن اہیر مالی ڈہاکر مسلمان
طرز حقیت دو طرح کی ہے —
اول زمینداری یعنی خالصہ —
دوم معافی —
زمینداری مین زمیندار کیطرف سے مزارع کاشت اراضی کرتے ہین اور
اوسکو لگان دیتے ہین اور وہ لگان حسب حیثیت اراضی و قسم و مقدار
پیداوار کے تشخیص کی گئی ہے بعد وضع منافع مالکانہ کے جمع سرکاری بذ

پٹواری دیہہ خریف و ربیع کی دو قسطون سے اکتوبر و اپریل مین داخل خزانہ راج ہوتی ہے جمع مین نقد روپیہ لیا جاتا ہے جنس نہین لیجاتی ہے معافی کی تین اقسام ہین انعام جاگیر پن انعام بالعوض خدمت سپگری کے ہوتی ہے اوسط درجہ بحساب تیس بیگہ اراضی فی بندوق انعام ہے عندالضرورت انعامیون کے ۱۸۷۶ بندوقین کہ فی کس ایک بندوق بھی جاتی ہے نوکری پر آتے ہین اور جب نوکری پر آتے ہین انکو فی بندوق چار پیسہ روزانہ نقد ملتا ہے انمین سے دو ثلث ہمیشہ نوکری پر حاضر رہتے ہین اور ایک ثلث گانوین زراعت کرتے ہین جو نوکری کے وقت غیر حاضر ہوتا ہے اوس سے ۱۳ روپیہ ماہوار کے حساب سے زر غیر حاضری وصول کیا جاتا ہے -

دوسرے قسم معافی مین موروثی جاگیردار ہین انمین زیادہ تر کوٹھڑی بندٹھاکر مہاراجہ سورجمل صاحب کی اولاد کے ہین یہہ جاگیرین بالکل معاف ہین نہ راج کی نوکری کرتے ہین اور نہ کچھہ جمع دیتے ہین مگر کسی جاگیردار کو زمیندار کی بیدخلی کا اختیار نہین ہے اور نہ وہ جمع معینہ سے زیادہ وصول کرسکتا ہے -

تیسرے قسم پن مین دیہات و اراضی جو مندرون اور برہمن و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون کو بطور خیرات ملے ہین داخل ہین ؛

سنہ ۱۸۶۲ مین ششش سالہ بندوبست من ابتدا سمر ۱۹۱۹ لغایت سمر ۱۹۲۴ ہوا اوسمین کل جمع ساڑہے سولہ لاکھہ روپیہ مقرر ہوئی تہی جمع مالگذاری

کے علاوہ کل پرگنات سے یک لکھ للعہ تالعہ سالانہ کی آمدنی سوائی تھی کہ اسطرح کل آمدنی اٹھارہ لاکھ سے زیادہ ہوگئی یہہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ لاگیائی و محصول اراضی منضبطہ و دیگر محاصل رعایا غیر زراعت پیشہ کا تہا انتظام ایجنسی سے پیشتر اس قسم کی محاصل بہ تعداد کثیر تہی مگر سر ہنری لارنس صاحب نے اکثر موقوف کیے ؛

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۵ء مین پرگنات مین بقایا بہ تفصیل تھی ؛

قسم	خالصہ	ڈیوڑہی	میزان
مال	[illegible] ۱۰ ر ۳ پائی	[illegible] ۱۰ ر	[illegible] ۴ ر ۳ پائی
سوائی	[illegible] ۱۴ ر ۱ پائی	[illegible] ۱۴ ر ۳ پائی	[illegible] ۱۰ ر ۴ پائی

سوائی کی رقمین بکثرت باقی رہتی ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ زمیندار جمع کو از خود وقت معینہ پر داخل کرتے ہین اور سوائی کی رقمون کو تا وقتیکہ تحصیل سے حساب طے کرکے اونکو اطلاع نہ دیجاوے داخل نہین کرسکتے ؛

منجملہ ساڑہے سولہ لاکھ روپیہ جمع مشخصہ کے اراضی خالصہ کی جمع [illegible] لاکھ [illegible] سالانہ تہی کہ [illegible] لکھ [illegible] صالحہ کے مزروعہ پر قریب ایک روپیہ فی بیگہ کا اور [illegible] لکھ [illegible] اٹھا سے بیگہ مزروعہ و غیر مزروعہ پر چودہ آنہ فی بیگہ کا پرتہ پہیلتا ہے اس سے ثابت ہے کہ جمع سخت نہ تہی اور جلد بآسانی ادا ہوتی تھی یہی مرحمی بند و بست کی دلیل ہے شروع بند و بست کے وقت سے روز بروز مزروعہ رقبہ زیادہ ہوتا گیا اور ہر طرح سے اضافہ

جمع کی امید قایم ہوئی اور بہبودی حال رعایا کی یہہ بھی ایک ثبوت ہے کہ زمانہ انتظام ایجنسی سے پیشتر کوئی زمیندار بخوف مطالبہ جمع اپنی ملکیت اراضی کا بخوشی اقبال واظہار نہین کرتا تہا لیکن بندوبست کے ایک ایک بسوہ زمین کے دعوی پر کوشش وجانفشانی کرنے لگے کوئی شخص جو دیگر ممالک راجپوتانہ مین ہوکر بھرتپور مین آوے ممکن نہین کہ اختلاف حالت کو دیکہکر متحیر نہو زمین کا ہر ایک ممکن الزراعت قطعہ مزروعہ ہے اور ہر موسم مین جنگل مین زمیندارون کی مصروفیت سے رونق رہتی ہے حالانکہ جہان تہیکہ دیکر کاشت جاری ہے کوسون تک زمین غیر مزروعہ وویران پڑی ہے اور شرح محصول کی سختی سے زمیندار صرف اوسیقدر زمین کاشت کرتے ہین جو اونکے گذارہ کیواسطے نہایت ضرور ہوتی ہے ؛

اکثر مقامات پر زراعت کی آبپاشی بندون سے ہوتی ہے وہان محصول سیرابی بنام نہاد لاگیانی بحساب ایکروپیہ فی بیگہ لیا جاتا ہے بعض پرگنون مین محصول سیرابی جمع کے شامل ہوگیا تہا اور بعض مین علیحدہ تہا جن مین علیحدہ تہا بندون سے لاگیانی سے زمین سیراب ہوتی تہی اور لاگیانی سالانہ محصول سیرابی وصول ہوتا تہا زمانہ حال مین بہت بند جدید تیار ہوئے ہین اور اکثر بے مرمت پڑے تہے اونکی مرمت ہوئی ہے نہرون سے کہ باہتمام لفٹنٹ ہوم صاحب تیار ہوئے ہین بہت فایدہ ہے کہ رقبہ کثیر جو غرق آب رہکر کسی کام مین نہ آتا تہا خالی ہوکر مزروعہ ہوجاتا ہے ؛

تعمیر جابات مین مدد دینے پر ہمیشہ توجہ رہی ہے سنہ ۱۸۶۲ سے سنہ ۱۸۶۶ تک

مبلغ یک لکھہ [illegible] روپیہ بلا سود و بہ تقرر اقساط زر تقاوی دیا گیا
کہ سنہ ۱۸۶۶ تک پانچ سال مین [illegible] روپیہ وصول ہو گیا تہا اور باقی ماندہ
بموجب اقساط مقررہ سالہاسے آیندہ مین وصول ہوا - سمت ۱۹۱۲ سے سمت ۱۹۲۴
تک عرصہ تیرہ سال مین ۱۹۸۴ جدید چاہات تیار ہوئے ان چاہات مین سے
اکثر چولاوہ ہین ایک لاؤ سے بیس پچیس بیگہ زمین سیراب ہوتی ہے اوسط درجہ
کل چاہات سے بحساب بیس بیگہ فی چاہ [illegible] بیگہ اراضی کی سیرابی ہوتی ہے
راج بہرت پور مین چاہی و بارانی اراضی کے محاصل مین دو روپیہ فی بیگہ
کا فرق ہے پس بذریعہ ان ۱۹۸۴ چاہات کے [illegible] اراضی چاہی ہونے
سے [illegible] سالانہ جمع کا اضافہ ہوا ہے اسمین البتہ خرچ تعمیر پر
لحاظ ہوتا ہے بعض پرگنات مین پانی زیادہ عمق پر ہے اور ایک لاؤ
کا کنواہی پانچ سو روپیہ کی لاگت کے بغیر تیار نہین ہوتا ہے تاہم شبہہ نہین
کہ ان چاہات سے خصوص قحط کے وقت مین بہت فایدہ ہوتا ہے ؂

तामस हिदरली سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مسٹر طامس ہدرلی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہت
مستعد کار رہے ابتدا مین حسب الحکم سر ہنری لارنس صاحب تحصیلداری
پر مقرر ہوا تہا چند سال اوس عہدہ کا کام کر کے الور مین ڈپٹی کلکٹر ہو گیا
खेतड़ी تہا وہان سے ریاست کہیتڑی مین بسبب نابالغی راجہ کے منتظم مقرر ہوا اوس
رئیس کے بالغ ہو جانے پر بہرت پور مین آیا کہ جب سے بمشاہرہ چار سو روپیہ
اس عہدہ پر مامور ہین ؂

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ مین لکہا گیا کہ محکمہ مال مین کام کثرت سے ہے طامس ہدرلی صاحب نے

بند وبست آیندہ کیواسطے کاغذات مرتب کیئے اور کاغذات کی پڑتال کے واسطے دیہات کا دورہ کیا اوس نے بہت عمدگی سے کام کیا اور اوسکی کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے ؛

سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع کے موسم گرما مین میعاد بندوبست شش سالہ گذر جانے پر آیندہ کو بند وبست سی سالہ کرنے کی غرض سے حالات دیہی تحقیق کرنے کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی مگر قحط کے سبب سے بند وبست کرنا مناسب متصور ہوا کل زمینداروں نے تین سال آیندہ تک بند وبست گذشتہ کے بموجب ۱۸۷۱ مین ختم ہوا جمع ادا کرنا قبول کیا ؛

تحقیقات سے ثابت ہوا کہ سنہ ۱۸۶۳و۶۴ع کے بعد غیر مزروعہ اراضی کا رقبہ کثیر زیر... ہوگیا ہے اسواسطے اگرچہ زمینداروں کو نقصان بہی تہا مگر تین سال تک وہی جمع دینا منظور کیا سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع تک بند وبست آیندہ کیواسطے کچھ کارروائی نہوئی طامس ہارلی صاحب جس نے عرصہ سات سال تک محکمہ مال کا اہتمام اپنی نیکنامی اور راج کی خیرخواہی سے کیا تہا یہان سے مستعفی ہوکر اودہ مین اوسی عہدہ پر مقرر ہوگیا بجاے اوسکے ایک شخص جو علاقہ انگریزی مین تحصیلدار تہا مقرر ہوا مگر دریافت ہوا کہ وہ اتنے بڑے علاقہ کے اہتمام مال کی لیاقت نہین رکہتا ہے ؛

بند وبست کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اور کمیٹی نے کام شروع کیا اگرچہ سترہ سال کے کاغذات کوایف دیہی موجود ہونے سے کام مشکل نہ تہا مگر کام کے طریق کی واقفیت کامل اور پرگنات کے حالات کا علم ضرور تہا مگر طامس ہارلی صاحب

سکے چلے جاتے ہیں کہ وہ ہر ایک گانو کی تاریخ سے واقف تہا بندوبست مین بہت ہرج و نقصان عاید ہوا بندوبست کے مدارج وہی ہین جنکے بموجب ممالک مغربی و شمالی مین عمل ہوتا ہے دیہات کی حدبست و پیمایش ہوتی ہے نقشہ جات و رجسٹر تیار کئے جاتے ہین اور پیداوار سابقہ ہر قسم اراضی پر بغور و حجت تمام لحاظ ہو کر حیثیت اراضی تحقیق کیجاتی ہے ایک ثلث زمیندار کیواسطے چہوڑکر باقیماندہ جمع سرکاری مقرر کیجاتی ہے ؛

بندوبست جدید دہ سالہ مین جو ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین منضبط ہوا راج کی جمع لکہہ لعـ ۔۔ والـ و عہ سے باضافہ لکہہ عـ ۔۔ سالہ کے عہ لکہہ ۔۔ صالـ ہو گئی ایک روپیہ مین سے چہٹا حصہ راج کا بارہوان زمیندار کا اور تین چہارم کاشتکار کا قرار پائے جمع کا یہہ اضافہ کاشت اراضی اضافہ آبپاشی و تعمیر چاہات پختہ سے ہوا ہے منجملہ لکہہ لعـ ۔۔ بنجر زمین کے لکہہ لعـ لا بیگہ قابل زراعت رہی اور لکہہ ۔۔ جاگیر ممکن دریافت ہوئی دیہات خالصہ مین لگانی جمع مین شامل ہو گیا اور جاگیر و انعام وغیرہ مین ایک روپیہ فی بیگہ لیا جاتا قرار پایا ؛

سررشتہ ڈیوڑہی

امور خانگی مہاراجہ صاحب کے نظم و نسق کا سررشتہ بہ تحت حکومت مہارانی صاحبہ و باہتمام منتظم ڈیوڑہی سررشتہ ڈیوڑہی کہلاتا ہے سابق مین اس سررشتہ کے مصارف کیواسطے ۶۹ متفرق دیہات واقع کل پرگنات

راج جمعی یک لکہہ ستانوے ہزار ... سے مقرر تہے اور منتظم ڈیوڑہی بحیثیت تحصیلدار انتظام کرتا تہا مگر اکثر دیہات بہرت پور سے بفاصلہ دور دراز واقع ہین اس سبب سے اونکا خاطر خواہ انتظام نہین ہو سکتا تہا ؛

سابق محکمۂ نمک بہی خالصہ اور ڈیوڑہی مین منقسم تہا مگر میجر ہارسن صاحب نے ڈیوڑہی سے علیحدہ کرکے نمک کا کل کام یکجا کر دیا دیہات متعلقہ ڈیوڑہی کی آمدنی مصارف کیواسطے کافی نہی خزانہ راج سے متواتر زر نقد دیا جاتا تہا بنظر دفعیہ ان مشکلات کے سنہ ۱۸۹۶ء مین دیہات متفرق جس پرگنہ مین واقع تہے اوسمین شامل کیے گئے اور بیجاے دیہات مذکور زر نقد کے پرگنہ بہرت پور کہ اوسکی آمدنی کل مصارف کیواسطے کافی ہے ڈیوڑہی سے متعلق کیا گیا ؛

پرگنہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی مثل تحصیلداران پرگنات عدالت فوجداری و دیوانی کے اختیارات رکہتا ہے مگر اس نظر سے کہ محکمۂ ڈیوڑہی ہمیشہ علیحدہ سمجہا گیا ہے اور منتظم ڈیوڑہی حسب الحکم راجیصاحبہ و مہارانی صاحبہ کام کرتا ہے اوسکے فیصلون کا اپیل عدالت مین نہین ہوتا ہے پیشتر محکمۂ ایجنسی مین اپیل ہوکر بعد طلب راے پنچسرداران راج حکم اخیر ہوتا تہا اب اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور بعد ازان محکمہ محتشمہ اجلاس خاص مین ؛

محکمۂ نمک

راج بہرت پور کے آٹہہ پرگنات بہر تیوبہ کمہیر ڈیگ روپباس اوچین

मरया
कटीला
नया

بیانہ وغیرہ بہوشاور مین اور خصوص پرگنات بہرت پور کہیر و دیگ مین کہاری
نمک پیدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہین ہٹیہ کٹیلہ پنہیہ ہٹیہ نمک بہت صاف
اور بڑے ردہ کا ہوتا ہے اور تبخیر سے تیار کیا جاتا ہے نمکین مٹی بمقدار کثیر
جمع کرکے گہاس سے ڈہکی ہوئی نالیون مین رکہی جاتی ہے اوسپر شور پانی
چہڑکا جاتا ہے وہ پانی مٹی کے نمکین اجزا کو علیحدہ کرکے کیاریون مین پہیلا
دیتا ہے کہ آفتاب کی گرمی سے روہ جمکر نمک ہوجاتے ہین کثرت خرچ فراہمی
مصالحہ کے سبب سے اس نمک کی تیاری بہت کم ہوتی ہے ٭
ہٹیہ سے کم درجہ پر کٹیلہ ہے اوسکے واسطے کیاریون مین شور پانی بہردیا
جاتا ہے آفتاب کی تپش سے پانی کے بخارات اوڑہکر نمک ہوجاتا ہے جواسہ
کی جہاڑیان پانی مین ڈالی جاتی ہین جون جون پانی خشک ہوتا ہے جہاڑیون
پر روہ جمتا جاتا ہے کہ اسی سبب سے اوسکا نام کٹیلہ ہے ٭
پنہیہ نمک جو ہٹیہ اور کٹیلہ دونون سے کمتر ہے کٹیلہ کیطرح بنایا جاتا ہے صرف
یہہ فرق ہے کہ اوسکا روہ بجاے خاردار جہاڑیون کے کیاریون کی
تہ پر جمتا ہے ٭

اس نمک سے راج مین دو طرح سے آمدنی ہوتی ہے - اول کل نمک کی
فروختگی پر اوسکی قیمت مین سے حصہ لیا جاتا ہے - دوم بعد فروختگی کارخانہ
سے اوٹہنے کے جاتا ہے اوسپر فی من ایک آنہ محصول وصول کیا جاتا ہے
انتظام تیاری نمک اور ایصال ہردو اقسام محاصل کیواسطے ایک تحصیلدار
مع عملہ وافر مقرر ہے سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع مین تیاری نمک کے آٹہ کارخانجات مین

۴۲۶ ڈاکنیاریان تہین ؛

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷ سے پیشتر کے چہہ سال گذشتہ مین ۔ لکہہ ۔ من نمک فروخت ہوا اور اوس سے ہر اقسام محاصل کی آمدنی بتعداد ۔ لکہہ ۔ روپیہ ہوئی ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ مین ۔ لکہہ ۔ من نمک پیدا ہوا اور بشمول نمک سابقہ کے ۔ لکہہ ۔ من فروخت ہوا اوس سے راج مین محسول فی من ایک آنہ ۔ آمدنی ہوئی ؛

حصہ زر قیمت	متفرقات	میزان کل
یک لاکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible] لکہہ [illegible]

سالہاے مابعد مین تیاری و فروختگی نمک و آمدنی راج اس تفصیل سے ہوئی

نام سمت	مقدار نمک تیار شدہ	مقدار نمک فروخت شدہ	آمدنی راج
سمت ۱۹۲۸	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]
سمت ۱۹۲۹	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]
سمت ۱۹۳۰	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]
سمت ۱۹۳۱	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]
سمت ۱۹۳۲	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]	۔ لکہہ [illegible]

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ مین جب تک بہرتی نمک کی گاڑیون کے ذریعہ سے ہوتی تہی او

سڑک آگرہ پر گاڑیون کو بہت وقت و دشواری ہوتی تہی اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے بنظر دریافت اس امر کے کہ طرف سے ریل کی سڑک کا تیار کرانا بہتر ہوگا بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۴ - مارچ ۱۸۶۹ء نمک بہرت پور و سالطان پور کی تحقیقات کیواسطے کپتان سقرر کی تہی میجر والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا تہا کہ آگرہ و بہرت پور کے درمیان سڑک ریل تیار ہو جاوے تو بہت فایدہ ہوگا کہ سطح زمین کا ہموار ہے اور راستہ مین کوئی ندی حائل نہین ہے اگر ریل کی لاین فتح پور سیکری و بہرت پور ہو دیگ ہوکر بنائی جاوے اور نگر و چہمن گڈہ ہوکر ہیج پورہ و ٹوڈہ کے گہاٹ سے

ٹوڈا

ماچیڑی کے قریب دہلی کی سڑک مین ملائی جاوے تو بہتر ہوگا کہ کل تجارت

माचेडी

نمک ادہسپر ہونے لگے گی روبیاس مین نمک تو اسقدر نہین ہوتا ہے کہ فتح پور سیکری کو ریل کا لیجانا ضرور ہو مگر وہان سے جنوب و مغرب مین بندرہ میل پر بانسی و پہاڑ پور ہین کہ وہان عمارت کے کام کا سرخ و سفید پتہر نکلتا ہے

बांसी

پہاڑپور

بسبب راستہ ہونے کے خرچ کرایہ سے اس پتہر کی زیادہ بکری نہین ہوتی ہے ؛

۱۸۷۵-۷۶ء مین بسبب بیشی خرچ اور کمی قیمت کے تجارت نمک مین بہت کمی ہوئی بیشی خرچ کی وجہہ تو یہہ ہے کہ کیاریون کیواسطے کنکر نہین ملتا ہے ہیمہ سوختنی گران ہے اور بسبب اجراے تعمیلات ریل کے مزدور نہین ملتے ہین بسبب کثرت بارش سال گذشتہ کے کام کم ہوا اور پیداوار مین کمی واقع ہوئی فروختگی اگرچہ زیادہ ہوئی مگر نرخ کم کرنے سے اس

کمی نرخ اور اضافہ خرچ سے تاجرون کا بہت نقصان ہوا اور قیمت مین کمی اسوجہہ سے لازم آئی کہ ممالک مغربی و شمالی مین بسبب اجرای ریل کے راجپوتانہ سے سانبہر کا اور پنجاب سے سلطان پور و پنگا کا نمک بکثرت آنے اور ارزان فروخت ہونے لگا کہ اس نمک کی قدر کم ہو گئی ؛

اس نمک کا جزو اعظم انگریزی علاقہ کو جاتا ہے اوسکے محصول کی سرکار انگریزی مین بہت آمدنی ہوتی ہے سابق مین فی من دو روپیہ محصول لیا جاتا تھا دسمبر سنہ ۱۸۵۹ مین باضافہ آٹھہ آنہ ڈہائی روپیہ من مقرر ہوا اور فروری سنہ ۱۸۶۱ سے آٹھہ آنہ اور زیادہ ہو کر تین روپیہ فی من وصول ہونے لگا ؛

دہ سال سن ابتدا سنہ ۵۹ و ۱۸۶۰ لغایت سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ مین جسقدر نمک علاقہ انگریزی مین گیا ہے اور اوسکے محصول سے سرکار انگریزی کو فایدہ ہوا ہے اوسکی تفصیل ذیل مین درج ہے —

سنہ	مقدار نمک	محصول
۵۹ و ۱۸۶۰	[illegible]	[illegible]
۶۰ و ۱۸۶۱	[illegible]	[illegible]
۶۱ و ۱۸۶۲	[illegible]	[illegible]
۶۲ و ۱۸۶۳	[illegible]	[illegible]
۶۳ و ۱۸۶۴	[illegible]	[illegible]
۶۴ و ۱۸۶۵	[illegible]	[illegible]

سنہ	مقدار نمک	محصول
۱۸۶۴و۶۵	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۵و۶۶	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۶و۶۷	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۷و۶۸	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
میزان	یک کرور [illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] کرور [illegible] لکھہ [illegible]

یہہ نمک آگرہ و متھرا و دہلی و جہانسی کو جاتا ہے چنانچہ سنوات مذکورہ مین ان مقامات کو حسب تفصیل ذیل گیا ہے ۞

نام مقام	مقدار نمک	تعداد محصول
دہلی	[illegible]	[illegible]
متھرا	[illegible] لکھہ [illegible]	یک کرور [illegible] لکھہ [illegible]
آگرہ	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] کرور [illegible] لکھہ [illegible]
جہانسی	[illegible]	[illegible]
میزان	یک کرور [illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] کرور [illegible] لکھہ [illegible]

اس سے ظاہر ہے کہ سالہاے مذکور مین بہرت پور کے نمک سے سرکار انگریزی کو بحساب اوسط تینتیس ۳۳ لاکہہ روپیہ سالانہ کا فایدہ ہوا ہے ❊

سشتہ سایر .

سنہ ۱۸۵۹ء سے پیشتر اس سشتہ مین بہت ابتری تہی کہ آمد رفت مال تجارت پر سرحد راج کے اندر کئی مقامات پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اور ہر ایک جنس کیواسطے ہر چبوترہ و چوکی پر شرح محصول مختلف تہی کہ اس سے تاجرون کو بہت خرابی پیش آتی تہی اور تجارت مین بہت ہرج تہا سنہ مذکور مین بندوبست حاصل کیا گیا بعض اجناس تجارت کا محصول معاف ہوا اور باقیماندہ کے محاصل کی واجبی شرح اور کل علاقہ مین یکسان مقرر کی گئی اور یہہ دستور جاری ہوا کہ سرحد راج کے اندر صرف ایک مقام پر محصول بشرح معینہ وصول ہوکر اوسکو رونہ دیا جاوے پہر اوسکے ذریعہ سے وہ مال کو خواہ کسی جگہہ لیجاوے دوسری بار اوس سے محصول کا بالکل مطالبہ نہوا اسی بندوبست کے بعد سشتہ سایر مین بہت ترقی ہوئی تجارت روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اوسکے ساتھہ آمدنی مین بہت فایدہ ہوا اب علاقہ راج مین چبوترہ ۱۸ چوکیات ۸۱ میزان ۹۹ ہین انمین سے ۲۵ چوکیات سرحد پر ہین اور باقی چبوترے اور چوکیات اندرون علاقہ مین ہین راجپوتانہ کے کنارہ پر واقع ہونے سے جو مال ممالک مغربی و شمالی سے راجپوتانہ کی ریاستون کو جاتا ہے یا اون ریاستون سے ممالک مغربی و شمالی

کو جاتا ہے اسی راج مین ہوکر گذرتا ہے اور اوسکے محصول کی راج کو بہت
آمدنی ہوتی ہے راجپوتانہ کو جانے والی اجناس چاول شکر و پارچہ وظروف
وغیرہ ہین اور وہان سے آنے والی نمک ومحلوج و افیون وغیرہ ہین
خاص بہرت پور کے علاقہ مین تیس ہزار بیگہ اراضی پر ڈیڑہ لاکہہ من روئی
پیدا ہوتی ہے اوسکی روانگی و برآمد پر چار آنہ من کے حساب سے قریب
چالیس ہزار روپیہ بابت محصول کے لیا جاتا ہے ؛

سابق مین راستہ درست نہونے کے سبب سے تجارت بہت کم ہوتی تہی
مگر جب سے سڑکین تیار ہوکر آمد رفت آسان ہوگئی تجارت بڑہ گئی اور آمدنی
محاصل راج مین بہت اضافہ ہوا۔ لیکن ریل کی سڑک جاری ہونے پر
اگرچہ مال کی بہرتی مین غالبًا بہت اضافہ ہوا ہوگا مگر اسوجہہ سے کہ جو مال
ریل کے ذریعہ سے آتا جاتا ہے اوسکی تلاشی ومطالبہ محصول نہین ہوسکتا
راج کے محاصل راہداری مین بہت نقصان عاید ہوا مہاراجہ صاحب نے
اس نقصان کا معاوضہ ملنے کیواسطے گورنمنٹ ہندوستان کو لکہا تہا
ली-वोर-वेल مگر گورنمنٹ نے بذریعہ چٹہی مسٹر لی یو یر وین صاحب انڈر سکرٹری صیغہ
ممالک غیر مورخہ ۱۴- اگست ۱۸۷۱ع کچہہ معاوضہ دینا منظور نکیا - آمدنی
راج مین نقصان کثیر ہونے کی وجہہ سے چندمرتبہ بدلایل معقول تحریر
ہوئی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا ؛

نقشہ تجارت و آمدنی محاصل سایر راج بھرتپور

سنہ	درآمد یعنی جو مال علاقہ راج میں آیا		برآمد یعنی جو مال علاقہ راج سے گیا		امدادی یعنی جو مال علاقہ راج میں ہو کر گذرا		تجارت اندرون علاقہ		میزان		کیفیت
	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	
سنہ ۱۸۶۵و۶۶	[illegible] ۱۹ اثار	[illegible]	[illegible] ۳۲ ثار	[illegible]	[illegible] ۱۹ اثار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۲۹ ثار	[illegible]	ایک سال مع محصول نخاس یعنی خرید و فروخت دواب و مویشی
سنہ ۱۸۶۶و۶۷	[illegible]	[illegible] ۹ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۰ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۵ پائی	[illegible]	[illegible] ۵ پائی	
سنہ ۱۸۶۷و۶۸	[illegible]	[illegible] ۷ پائی	[illegible]	[illegible] ۵ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۴ پائی	[illegible]	[illegible] ۹ پائی	[illegible]	[illegible] ۶ پائی	

سنہ	درآمدنی جو مال ریاستہائی قرب وجوار سے آیا		برآمدنی جو مال علاقہ راج سے گیا		رہداری یعنی جو مال علاقہ راج میں ہوکر گذرا		تجارت اندرون علاقہ		میزان		کیفیت
	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	مقدار مال	محصول	
۱۸۶۲ و ۶۳ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۸۶۳ و ۶۴ع	[illegible]	[illegible] ۳ ر ۷ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۰ ر ۵ پائی	[illegible]	[illegible] ۱ ر ۵ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۱ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۲ ر ۵ پائی	
۱۸۶۴ و ۶۵ع	۰	[illegible] ۱۰ ر ۷ پائی	۰	[illegible] ۲ ر ۱ پائی	۰	[illegible] ۴ ر ۲ پائی	۰	[illegible] ۰۵ پائی	۰	[illegible] ۱۱ ر ۴ پائی	
۱۸۶۵ و ۶۶ع	۰	[illegible] ۱۲ ر ۳ پائی	۰	[illegible]	۰	[illegible] ۵ ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۶ ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۳ ر ۷ پائی	

شخص تیسرا

سنہ ۱۸۵۵ء مین حسب درخواست سرہنری لارنس صاحب لفٹنٹ گورنر جناب गलबहर
رایل انجینیر بمشاہرہ چہہ سو روپیہ ماہوار اور پانچسو روپیہ یومیہ سفر خرچ
بہرت پور مین مقرر ہوئے تہے مگر اونکی کارکردگی کا حال کسی تحریر سے دریافت
نہین ہوا ہے ۰

سنہ ۱۸۶۳ء سے لفٹنٹ ہوم صاحب مقرر ہوئے اونکی نسبت میجر والٹر صاحب होम
نے سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اونکی تقرر سے راج کو بہت فایدہ
پہونچا ہے اضافہ دولت ملک کا ذریعہ جیسا بہرت پور مین ہے دیگر ریاستون
مین نہین ہے چار ندیان روان ہین سے بے علم لوگون کے اہتمام سے جیسا
سابق مین تہا نقصان عظیم پہونچاتے ہین مگر علمی ترکیبون سے بذریعہ آبپاشی
ازبس مفید ہوسکتے ہین اب آبپاشی واخراج پانیکا کل اہتمام لفٹنٹ ہوم
صاحب کرتے ہین جو کام اونہون نے شروع کیے ہین ختم ہوجاوینگے تب
راج بہرت پور راجپوتانہ کی نہایت دولتمند ریاستون مین سے ہوجاویگا
علاوہ راج بہرت پور کے لفٹنٹ ہوم صاحب ضلع آگرہ کی آبپاشی کا بہی کام
کرتے ہین بہرت پور مین اونکی نیابت پر پنڈت شمبہو ناتہہ ہے اوسکو مین
پیشتر سے بہت لایق وہوشیار سمجہتا تہا اور لفٹنٹ ہوم صاحب بہی اونکی
حسن کارگذاری کے مداح وثناخوان ہین لفٹنٹ ہوم صاحب چوتہے درجہ
کے انجینیر ہین اس درجہ کی تنخواہ تین سو روپیہ راج سے پاتے ہین اور

نااصہ عہدہ لفٹنٹی کی تنخواہ گورنمنٹ سے کل صماۓ ملتا ہے اسکے علاوہ پانچ روپیہ یومیہ ایام دورہ کا سفر خرچ پاتے ہین تعمیرات راج بھرت پور کی نسبت جو لفٹنٹ ہوم صاحب نے رپورٹ کی ہے بنظر توضیح حال اوسکی یہان نقل کیجاتی ہے ؁

رپورٹ لفٹنٹ ہوم صاحب انجنیر راج

راج مین پانچ اقسام کی تعمیرات ہین متعلق بہ فوج تعمیرات ملکی یعنی مکانات بود و باش وغیرہ آبپاشی آمدرفت ترقی عام۔

چنانچہ دریندلا اول قسم کا کوئی کام تیار نہین ہوا ہے۔

قسم دوم تعمیرات ملکی —— بھرت پور خاص

بنگلہ سکونت صاحب انجنیر بصرف پانچ ہزار روپیہ۔ بنگلہ سکونت ڈاکٹر صاحب بصرف پانچ ہزار روپیہ تیار ہوئے ہین۔ ڈاک بنگلہ سابق مین بہت تنگ تہا اور دیمک نے بوسیدہ کردیا تہا اسواسطے مکانات کا اضافہ اور اوسکی مرمت کی گئی اور زنانہ مکان بہی بنایا گیا۔ مدرسہ مین آٹھہ مکانات دومنزلہ ہرایک ۲۸ فیٹ طول اور ۲۸ فیٹ عرض کی تجویز ہوئی اور دس فیٹ عریض برآمدہ ہرطرف تجویز ہوا۔ مقامات مفصلہ ذیل پر چوکیات سواران محافظ ڈاک کے دیرہ کیواسطے تعمیر ہوئین سڑک اعظم آگرہ پر بچہانودی سڑک متہرا پر جگینہ۔ رارہ سڑک دیگ پر بوری سڑک جے پور پر سیوبانسی ڈہرجات —— گاؤخانہ سابق مین سرکاری بیل ایک خام احاطہ

वक्कांवदी
जगीना
रारा
बोरई
सेवर

डनरा बांरी

اور خس پوش چھپرون مین رہا کرتے تھے اب فتح پور سیکری کی سڑک پرگاڑخانہ
کا پختہ مکان مستطیل شکل کے احاطہ کا تیار ہوا ہے اور اوسکے دروازہ
پر جانبین کو دوکانین تعمیر ہوئی ہین ؎

سنہ ۶۵-۶۶ء مین کلخانہ کا مکان تیار ہوکر اوسمین دس گھوڑون کی طاقت
کا انجن لگایا گیا - اس انجن سے پسائی غلہ و صفائی محلوج اور کرب کی کل
کا کام لیا جاتا ہے اور ببول کی لکڑی کہ بافراط ہے خرچ ہوتی ہے ؎

پرگنہ کمہیر بمقامات کمہیر و سینت سڑک ڈیگ پر سوارون کی چوکیان सेन्त
تعمیر ہوئین ؎

پرگنہ ڈیگ دو چوکی سواران ایک سڑک بھرت پور پر بمقام ویگ
اور دوسری سڑک گوردھن پر بمقام جہج تعمیر ہوئین ؎ पेहज

ڈیگ کے مشہور محلات بشکل مربع ہین وسط مین بہت خوش قطع باغ ہے
اوسمین ہر مقام پر فوارے ہین مشرق مین بڑا پختہ تالاب ہے جنوب مین
پورانے محل ہین اور جنوبی محل کی چھت پر فوارون کا حوض ہے - سورج
محل بالکل سنگ مرمر کی ساخت کا ہے شمال مین بڑی عمارت مشہور نند بھون
ہے اور مغرب مین گوپال بھون جسکی پشت پر خام تالاب ہے ابتدا مین
اس تالاب کو بھی پختہ تعمیر کرنے کی تجویز تھی کہ اوسکے شمال مین دیوار
اور بنیادین موجود ہین مگر کسی سبب سے اونکی تعمیر ملتوی رہی حال
مین اوسکے کنارے کٹ گئے تھے اور غالب ہے کچھ عرصہ مین بھر جاتا مگر
اب اوسکے مغربی و جنوبی پشتہ جات تیار ہوکر اون پر پختہ آرایشی دیوار

تعمیر ہوگئی ہے اور تالاب سے مغرب مین خالی زمین پر باغ لگا یا گیا ہے
شمال کیطرف پانی کی آمد کے راستہ پر پل تیار ہوکے اوسکے نیچے جانورون
کا گہاٹ بنا یا گیا ہے اور سابقہ بنیاد و دیوارون پر آدمیون کے غسل
کرنیکا گہاٹ بنا یا گیا ہے اور تالاب کے تینون طرف آرایشی دیوار تعمیر ہوگئی
ہے تالاب و باغ نہایت خوشنما ہین اور گوپال بہون پر سے بہت اچھی سیر
نظر آتی ہے ۔ نند بہون مین جسکا ذکر ہوا ایک مکان ۶۶ فیٹ طول ۴۰
فیٹ عرض کا ہے اوسکی چہت سال کے لٹہون کی تہی اوسپر نقش کاری
کا کام تہا اور درمیان مین منقش تختے لگے ہوئے تہے کہ کل بہت عمدہ ہموار
و منقش خوشنما چہت تہی ان لٹہون کے سرون پر ڈہائی فیٹ بلند اینٹ
کی دیوار تہی اوسپر سنگین پٹیان چڑہی تہین یہہ چہت بہت وزنی تہی اور
چند سال سے جہک گئی تہی اور بعض لٹہے بہی بوسیدہ ہوگئے تہے اسواسطے
ضروری طول کے چوبین لٹہے نہ ملنے کی وجہہ سے کارخانہ روڑکی سے
آہنی لٹہے منگا کر چڑہائے گئے اور اون پر چہت ڈالی گئی اوسپر خشتی
ڈاٹ لگا کر کلمرتختہ جما یا گیا اور نیچے سے منقش سال کے تختون ۲ - انچ دبیز
چہت چسپان کی گئی اسطرح چہت مضبوط اور سبک ہوگئی اور صورت
بدستور رہی ؛

یورانے محل واقع جنوب مین دو صحن ہر طرف سے دو منزلی عمارت سے
محروس ہین یہہ مکان زنانہ بود و باش کا تہا بیرونی دیوارین اور
بعض چہتین شکست ہوگئی تہین اونکی مرمت کرائی گئی محلون کے گرد پختہ

سڑک تیار ہوئی ہے اور اوسکے جانبین درخت لگائے گئے ہین کہ اس
اور بہی خوبصورتی ہوگئی ہے ۔

پرگنہ ویر ویر مین موسم گرما کی بود و باش کا محل اور باغ معروف
پہول باڑی مدت سے مرمت طلب تہی ایک مکان کی پشت کی دیوار بہت | फुलवारी
بوسیدہ ہوگئی تہی اوس سے قرب وجوار کے مکانات کو خطرہ تہا چنانچہ
اوسکی مرمت اور مضبوطی کیگئی اور باغ مین چاہات و نالون کی مرمت
کرکے حفاظت و خبرگیری کیواسطے باغبان متعین کئے گئے ۔

قسم سوم تعمیرات آبپاشی اس راج مین کوئی دوازدہ ماہی
ندی نہونیکے سبب سے آبپاشی کی نہرین نہین ہین بارش کا پانی بندون
کے ذریعہ سے جمع کیا جاتا ہے اور کاشت زراعت کے وقت چہوڑا جاتا
ہے ان بندون مین ہر سال دور دور تک پانی بہرتا ہے اوسکے اخراج
کے بعد بند کے اندر کی زمین پر اعلے اجناس کی فصل تیار ہوتی ہے اس
غرض سے پانی کے بڑی راستون پر بند بنائے گئے ہین اگرچہ گرمی مین
خشک رہتے ہین مگر برسات مین اونمین بہت پانی بہرتا ہے ۔

راج مین کل ۱۱۶ بندات ہین بعض اونمین سے آٹہہ نو میل طول کے ہین
بعض مین پختہ پشتہ ہے اور سب مین پختہ موریان ہین ۔ چونکہ ان بندون
مین سے زیادہ تر ندیون کا پانی بہرنے کیواسطے ہین اسواسطے اولاً نکا
بیان ہر ایک ندی کے ساتہہ کیا جاتا ہے ۔

روپاریل جس مقام پر علاقہ الور سے سرحد بہرت پور مین داخل ہوئی | रूपारेल

سیکری ہے اوسی مقام پر اوسکا پانی بذریعہ بند سیکری کے روکا جاتا ہے ۔
یہہ بند شمال سے جنوب کیطرف آٹھہ میل کے طول مین پھیلا ہوا ہے اوسمین
۱۲ موریان ہین کہ اونکے راستہ سے ۵۶۵۰ فیٹ مکسر پانی ایک سکنڈ
مین نکل سکتا ہے بند کا پشتہ مضبوط ہے مگر شمال مین مٹی نرم ہے اور جنوب
مین جہان مٹی اچھی ہے بند پست ہے موریان بد وضع ہین اخراج پانی
کے واسطے کافی نہین اور بعض مقام پر پست ہین ۔ سیکری کا بند پانی
بھرنے کے واسطے نہین ہے مگر صرف اوسکو روک کر بحسب ضرورت اطراف
مختلفہ مین تقسیم کرنے کیواسطے ہے ؛
چنانچہ اس بند سے تقسیم ہوکر ندی کا پانی جیساکہ ندی کے بیان مین لکھا
گیا دو طرف کو جاتا ہے شمال کیطرف جہان چلنے کو راستہ اور پھیلنے کو زمین
نہین ہے دو ثلث جاتا ہے اور جنوب مین جہان دور تک پھیلنے کی گنجایش
ہے صرف ایک ثلث جاتا ہے ۔ اسلئے بنظر اسلوبی انتظام تقسیم پانی کے بعض
مقام پر بند بلند اور بعض پر مضبوط کیا گیا ہے ؛
جنوب مشرق مین نو میل پر ککرا ہے وہان پانی دو پہاڑون کے درمیان
گذرا ہے اور بذریعہ بند کے روکا گیا ہے یہہ بند کمزور تھا اسواسطے پختہ
دیوار کے ذریعہ سے مضبوط کیا گیا اور پانی نکلنے کیواسطے ایک چادر جسمین
فی سکنڈ ۱۲۰۰۰ فیٹ مکسر پانی نکل سکے تیار کی گئی ہے ککرا سے چلکر پانی
ککرا کھوہ کے ڈھیر مین بھرتا ہے وہان کی زمین صرف قلت بارش مین خشک اور
کھوہ قابل زراعت ہوتی ہے ۔ یہان سے پچیس میل بند موتی جھیل تک ذریعہ
موتی جھیل

اخراج یعنی ڈہال بہت کم ہے اسواسطے کہود کے ڈہرے سے موتی جہیل تک نہر
کہودوائی گئی اس نہر کا عرض نیچے سے ۲۰ فیٹ کا ہے اور مقامات مناسب
پر آبپاشی کیواسطے پانی پہونچانے کو پختہ نل بنوائے گئے ہین اس فاصلہ مین
دو بند ہین ایک دیگ کے گوردہن دروازہ کا اور دوسرا موتی جہیل کا
بند گوردہن دروازہ دیگ کہ گوردہن و متہرا کی سڑک بہی ہے درست
تہا مگر سابقاً اسمین فصیل شہر تک پانی بہر جاتا تہا۔ طغیانی بارش مین دہلی
دروازہ بند کرنا پڑتا تہا اب اس نہر کی مٹی سے فصیل شہر کے متوازی
پشتہ بند ہوایا گیا ہے کہ اوس سے شہر کیطرف پانی نہین بڑہنے پاتا ہے
بند موتی جہیل قدیمی ہے پیشتر اوسمین ہمیشہ پانی بہرا رکہتے تہے اس غرض
سے کہ شہر بہرت پور پر حملہ ہو تو موریان کہولکر پانی ہر طرف پہیلادیا جاوے
یہہ بند درست تہا مگر انقضاء موسم بارش پر پانی چہوڑا جاتا تہا اور شہر
کے گرد مدت تک بہرا رہکر آب و ہوا خراب کر دیتا تہا اسواسطے موتی جہیل
سے ۲۰ فیٹ عرض کی نہر کہود کر اورین ندی مین ملائی گئی ہے اور ओरीन
اوسکی مٹی سے نہر کے کنارہ پر شہر کیطرف پشتہ بند ہوایا گیا ہے تاکہ پانی
شہر کی طرف نہ پہونچے رودبار ریل کے جنوبی راستہ پر یہہ بند ہے اور
چند پل ہین ؛
شمال مشرقی راستہ کیواسطے بہی تجویز در پیش تہی مگر اوسکی تکمیل نہوئی ؛

بان گنگا یعنی اوتنگن ندی سے متعلق بڑا بند اجان کا ہے اوسکا अजान
طول دو میل ہے اور شمال و مغربی سمت مین پہیلا ہے اوسکا شمال مغربی گوشہ

شہر بہرت پور سے چار میل جنوب مغرب مین واقع ہے اس بند مین چودہ
موریان ہین او منین سے سات کا پانی بہرت پور کیطرف روان ہوتا ہے
اس بند کا زیادہ تر پانی کہنہ مین شہر سے جنوب مشرق کیطرف پہیلتا ہے اور
اٹل بند مین بہرتا ہے موسم بارش کے اخیر پر دو نہرون سے پانی نکالا جاتا ہے
अटलबंद کہ دونون اور رین ندی مین شامل ہوتی ہین ایک شہر کے اندر ہوکر قلعہ کی
خندق کو بہرتی ہوئی جاتی ہے اور دوسری شہر سے باہر لب سڑک آگرہ کے
تالابون کو بہرتی ہوئی جاتی ہے ؛

ان نہرون کے بند ہوجانے کے بعد بہی پانی اٹل بند مین بکثرت بچ رہتا ہے
اور اسوجہہ سے کہ زمین بہت نشیب کی ہے غالب ہے کہ ہمیشہ یہی حال
رہیگا بند کی مرمت ہو گئی ہے اور اب وہ درست ہے سابق بند مین میل
تک زیادہ تہا اور اوسمین اتصال گمبہیر قریب موضع کور کا سے ایک نل
गम्भीर कुरका آتا تہا مگر زیادہ عمق مین کہودا گیا اس سے ندی نے اسی طرف روان
ہوکر بند توڑ ڈالا پانی کو قدیم دہار مین پہیرنے کی کوئی تدبیر نہوئی اس
سبب سے یہہ نل بہی ندی کا راستہ ہوگیا ہے اور اس سے بہرت پور
اور آگرہ دونون علاقون مین بہت نقصان ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۵ مین جہلہ
اور مٹی کا پشتہ باندہ کر پانی کو پہیرنا چاہا تہا مگر کارگر نہوا اب گمبہیر کو اوٹنگن
उटंगन کے راستہ پر روان کرنے کی تدبیر کی گئی ہے اگر یہہ کارگر ہوئی تو پہر اوٹنگن
کو اس راستہ سے پہیرنا سہل ہوجاویگا اب بند مین پانی بذریعہ نل کے جو
راستہ جدید سے کہودا گیا ہے آتا ہے مگر یہہ احتیاط ہمیشہ چاہیے کہ برسات نے

پہلے نل کا امتحان کر لیا جاوے اور اگر ندی کا میلان نل کیطرف زیادہ ہو تو اوسکو روکا جاوے - صرف دو اور بندون مین اس ندی کا پانی بھرتا ہے - اول بند لال پور پرگنہ ویرمین دوم بند کندیر پرگنہ اوجین مین سوائے انکے اس ندی سے متعلق اور کوئی بند نہین ہے ؛ لالپुर कुंदेर

کاکند ندی گمبھیر مین شامل ہونے سے پیشتر ڈانگ کے بڑے احاطے ہو کر گذری ہے وہ احاطہ ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے کہ اونکا پانی اس ندی مین شامل ہوتا ہے موضع باریٹہ کے قریب اوسمین سے نکلی ہے احاطہ مذکور جنوب و شمال مین واقع ہے اوسکا طول چہ میل ہے اور انتہائی عرض پانچ میل جنوبی کنارہ پر عرض صرف دو ثلث میل ہو گیا ہے پہاڑون کے قریب زمین بہوڑا اور دور کے کسیقدر چکنی اور کنکر آمیز ہے مگر کل ایسی ہے کہ پانی کے زور کی متحمل نہو سکی دیہات چہوٹے ہین زمین کم کاشت ہوتی ہے اوسمین بہی پیداوار قلیل ہوتا ہے پانی کی قلت ہے خصوص مئی و جون مین جب باشندون کو مویشیون کیواسطے پانی مشکل سے ملتا ہے کئی مرتبہ اس احاطہ کے کنارہ پر موضع باریٹہ کے قریب دونون پہاڑون کے درمیان بند باندہنے کی تجویز ہوئی اور حقیقت مین یہہ تجویز بہت مفید ہے اسواسطے کل ندی اور حلقہ کے اندر کے نالون اور زمین کی پیمایش لیول کر کے پہاڑون کے درمیان موضع باریٹہ اور سوکر سیلہ کے بند باندہنے کی تجویز کی یہہ موقع وجوہات ذیل سے بہترین سمجہا گیا ہے ؛ काकुंर डांग बारेठा सुकासीला

اول کم سے کم فاصلہ یعنی صرف ۲۰۷۳ فیٹ ہے ؎

دوم دیگر مقامات کی نسبت زمین سخت ہے ؎

سوم اگرچہ یہہ موقع کسیقدر ایک دوسرے موقع سے پست ہے مگر ایک دوسرے نالہ کے اتصال سے فروتر ہونے کی وجہہ سے فایدہ مند ہے کیونکہ اوس سے برتر ہوتا تو اوس نالہ کے باندہنے کیواسطے بہی اوسیقدر صرف ہوتا جسقدر کہ کانند کیواسطے ہوگا۔ مقام تقاطع ندی بند کی چوٹی ندی کے سطح سے ۱۶ فیٹ بلند ہوگی اور اعلے ترین پانی کے چڑہاؤ سے پانچ فیٹ رہیگی زیادہ تر بند کا پشتہ خام ہوگا اوپر کا عرض بلندی سے ایک ثلث ہوگا مگر کسی مقام پر دس فیٹ سے کم نہوگا اندر کی سلامی بند سے ڈہائی گنی ہوگی اور پشت کی سلامی بلندی سے دوچند ہوگی اندر کی سلامی پر پتہر کا دو فیٹ عمیق فرش ہوگا اور اعلے ترین چڑہاؤ سے تین فیٹ برتر رہیگا ؎

پختہ دیوار اوپر سے ڈیڑہ فیٹ عریض مع سلامی ایک بارگی کل بند کے طول مین تعمیر ہوگی اوسکا اوپر کا سرا سنگین فرش کے کنارہ سے ملجاویگا اس دیوار سے یہہ غرض ہے کہ پانی ریزش نکرسکے اور جانور پشتہ مین گھر نہ بناسکین۔ کانند کی دہار بند کردیجاوے گی اور بند کے طرفین پر موریان بنائی جاوینگی۔ جانب چپ چار موریان ہر ایک ۸ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض کی ہونگی اونکا فرش ندی کے سطح سے بارہ فیٹ بلند ہوگا اور جانب راست تیرہ موریان طول عرض تیار ہونگی انکا فرش اعلے ترین چڑہاؤ سے ۱۵ فیٹ برتر ہوگا ان موریون مین آہنی چرخیان مع بیلن و زنجیرون کے

لگائی جاوینگی - جانب چپ موریان بند خالی کرنے کیواسطے ہین اور جانب راست کا کُنڈ کے اعلےٰ ترین چڑہاؤ کو بحساب ۵۰۰ فیٹ مکعب فی سکنڈ خارج کرنے کیواسطے چار موریون کا پانی کا کُنڈ مین روان ہوگا اور تیرہ موریون کا ایک نالہ مین جو قریب ایک میل آگے کا کُنڈ مین شامل ہوتا ہے اس بند کے ذریعہ سے نو ہزار بیگہ اراضی کہ ایک مربع میل مین سولسو بیگہ ہوتے ہین سیراب ہوگی مگر اول تین برس تک بند مین پانی بھرا رکہنا ضرور ہوگا تاکہ ہوا اور پانی کے زور سے زمین ہموار ہوجاوے ان برسون مین صرف کنارہ کی زمین کاشت ہوگی مگر تین برس بعد نو ہزار بیگہ زمین کاشت ہونے سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوجاویگی اور دو ہزار روپیہ سالانہ خرچ مرمت منہا ہوکر تیرہ ہزار روپیہ سالانہ کا فایدہ ہوتا رہیگا اور ایک لاکہہ اکتیس ہزار روپیہ زر لاگت پر دس فیصدی کا منافع ہوگا +

دیگر تعمیرات آبپاشی حسب تفصیل ذیل ہین + پرگنہ دیگ مین سات بند نگوڑی - ڈبہارہ - شیشم والہ - کچاودٹی - پسوپہ - مُرار - سہاری موضع گہاٹہ واقع سڑک دیگ و کامہ پر ایک اور بند زیر تعمیر ہے -

پرگنہ کامہ مین پانچ بند نندیرہ - چیچرواڑی سبلانہ - بول خورہ کلاوٹہ - روساکہ -

پرگنہ پہاڑی مین تین بند بہنیسرہ - پتہرالی - عالم پور ان سب بندون مین ریاست جیپور کے شمال مشرقی راستہ کا پانی آتا ہے اس

निगोई
डिभार
शीशमवाला
कुचावटी
पिसोपा
मुरार
सहारी
घाटा
नंदेरा
चेचरवाड़ी
सबलाना
बोलखोर
फलावटा
रोसाका
आलमपुर पथराली भैंसेरा

اس پرگنہ کے شمالی حصہ مین کبھی کبھی ضلع گورگانوہ کا پانی بہی آتا ہے
مگر تدبیر درپیش ہے کہ اوسکا اخراج ہوجایا کرے اور جھیلون مین جمع
نہوا کرے ۔

پرگنہ گوپال گڈہ مین علاوہ بند سیکری کے بندات مفصلہ ذیل ہین ۔
شمال مشرقی راستہ پر رانپ[1] ۔ ڈاواک[2] ۔ گنگواڑی[3] ۔ گوپال گڈہ ۔
جنوب مشرقی راستہ پر اٹاری ۔ کورکین ۔

پرگنہ بہوساور مین سات بند ہین رندہیرپور[1] ۔ گوڑہ[2] ۔ بوراج[3] ۔
قصبہ بہوساور ۔ اٹاری پورہ ۔ دیاپور ۔ نیاگانو علاوہ بند
نیاگانو کے سب قدیم بند ہین نیاگانو کا بند ۱۸۶۷ء مین تعمیر ہوا ۔

پرگنہ ویر مین بائیس بند ہین جگجیون پور[1] ۔ بہونڈاگانو[2] ۔ کوٹاپہی[3]
بچپوری پٹی[4] ۔ جہیرہ[5] ۔ جیت پورہ[6] ۔ لوہاسہ[7] ۔ راج گڈہ[8] ۔
سوہانس[9] ۔ اجروندہ[10] ۔ لال چند[11] ۔ موہاری[12] ۔ موکرولی[13] ۔ رائپور[14] ۔
سیتا[15] ۔ پوریاپٹی[16] ۔ موڑدہ[17] ۔ بہگورہ[18] ۔ امرنیڈ[19] ۔ لال پور[20] ۔
جیود[21] ۔ سیرسرکاری[22] ۔

لال پور مین بان گنگا کا پانی آتا ہے اور جیود مین لال پور سے ۔

پرگنہ بیانہ مین آٹھ بند بہیم نگر[1] مرکی کلان[2] مرکی خورد[3] ۔ کناور[4] ۔
بہگوری[5] ۔ کہان کہیڑہ[6] ۔ کہنتاولی[7] ۔ جیشورہ[8] ۔

پرگنہ اوچین مین پانچ بند کنہیرہ[1] ۔ چورپری[2] ۔ کوجر بہلائی[3] ۔
کہیڑہ[4] ۔ ڈومریہ[5] ۔

रांप
डावक
गंगवाड़ी
गोपालगढ़
अटारी
कुरकेन
रंधीरपुर
गुढा
बोराज
भुसावर
दयापुर
नयागांव
जगजीवनपुर
भोंडागांव
कोटापही
बमेड़ा
जैतपुरा
लुहासा
राजगढ़
सुहांस
लालचंद
मोहारी
रायपुर
सीता
भगोरा
भीमनगर
कनावर

پرگنہ روپباس کے بعض بندون مین بان گنگا کی قدیم دہار کا پانی
کہاڑ بوکولی مین ہوکر آتا ہے اور بعض مین گردنواح کے پہاڑون کا بोकोली
ندی کا پانی چند بندات مین ہوکر موضع تیرتہ کے پاس پختہ بندمین بہرتا मेरता
ہے اور پختہ موریون سے پہرندی مین شامل ہوتا ہے ۔ بند سے جانب
چپ کی زمین ۱۸۶۵ مین پانی سے کٹ گئی تہی مگر اب یزاوی دیوار پہلو سے
مضبوط ہوگئی ہے اس پرگنہ مین کل بندات کی مرست زمیندار کرتے ہین
اور انکو راج سے تقاوی ملتی ہے موضع بوکولی پر آمد پانی کو محدود
کرنے کیواسطے چادر بنائی گئی ہے اگرچہ ابتک کچہہ نقصان نہین ہوا مگر گبہیر
ندی کے پہیرنے سے پانی بکثرت آویگا اوسکے واسطے ضرور ہے اگر گورنمنٹ
ممالک مغربی وشمالی اسی پانی کو فتح پور سیکری کے بند مین پہونچانا چاہے
تو اسکے خرچ مین شریک ہونا ضرور ہوگا ؛

سڑک

راج بہرت پور مین سڑک پختہ وخام حسب تفصیل ذیل ہین ۔

۱۳۴ میل ۴ فرلونگ

پختہ		خام
۸۲ میل ۴ فرلونگ		۵۲ میل

بہرتپور سے آگرہ کیجانب	بہرتپور سے فتحپور سیکری	بہرت پور سے بیانہ	ہندون سے فتحپور سیکری تک بیانہ ہوکر
۱۰ میل ۴ فرلونگ	۸ میل	۲۲ میل	۴۲ میل

بہرتپور سے جیپور کیطرف	بہرت پور سے دیگ کو
۲۰ میل ۱ فرلونگ	۲۱ میل
بہرت پور سے متہرا کو	دیگ سے متہرا کو
۱۸ میل ۵ فرلوگ	۵ میل
سڑک گرد شہر بہرت پور	سڑکہائے متفرق اندرون و بیرون شہر
۵ میل	۴ میل

हलेना سڑک جے پور و بہرت پور پر ہلینہ کے قریب بان گنگا کا پل بنانیکی تجویز تہی مگر سڑک ریل تیار ہونے سے ملتوی رہی سڑک ہنڈون بیانہ پر کا کنہ ندی کا پل چہہ محرابون کا بیس فیٹ طول مین تیار ہوا ہے ؛

کل سڑکون پر طرفین کو درخت لگائے گئے ہین اور اونکی آبپاشی کیواسطے عملہ رہتا ہے ؛

آرایش شہر

میجر مارٹین صاحب نے شہر بہرت پور کے بڑے بازارون مین ٹور پتہر کا سنگین فرش تیار کرایا اوس سے بہت آسایش ہو گئی جہان عرض زیادہ ہے طرفین کو نالیان بنائی ہین تاکہ مکانات کی شکست ریخت کی مٹی جمع نہو اس فرش کے ہونے سے تدبیر اخراج پانی زیادہ ضروری ہو گئی ہے کسواسطے کہ جو پانی سابقاً جذب ہوتا تہا اوسکو بہی اب باہر نکالنا ضرور ہو گیا ہے ؛

گنگا مندر کے طرفین کی زمین صاف کر کے کنکر کٹوائے گئے ہین اور
پختہ نالے بنوائے گئے ہین ایک گھنٹہ گہر تیار ہوکر اوسمین گھنٹہ رکھا گیا ہے
یہہ گھنٹہ تین فیٹ کے قطر کا ہے متہرا دروازہ سے گرد کی سڑک تک پختہ
بازار تیار ہوا ہے چونکہ کل آمد رفت شہر کی اسی دروازہ سے ہے اس
بازار مین پختہ فرش بنوایا گیا ہے ؛

بہرت پور مین آب نوشیدنی بہت ناقص ہے صرف چند چاہات کہ لب نہر
و تالاب واقع ہین اونمین شیرین پانی ملتا ہے اس نظر سے وقتاً فوقتاً
چند مقامات پر تالاب بنائے گئے مگر اونکے بہرنے کی مشکل رہتی ہے کیونکہ
اصل بند سے جو نہر آتی ہے تا وقتیکہ پانی بکثرت نہ چڑہے اچہی طرح نہین
چلتی قلت بارش مین تالاب خالی رہجاتے ہین اسواسطے بند اجان کے
پست ترین مقام سے نل کہدوایا گیا ہے یہہ نل نیچے سے تین فیٹ عریض
اور پانچ فیٹ عمیق ہے اور گہنہ کی پست زمین مین ہوکر گذرا ہے اور
بنگلہ ایجنسی کے قریب ہوکر بہرت پور مین داخل ہوا ہے ؛

ایک بہت بڑا تالاب واقع لب سڑک آگرہ کدم کہنڈی ہے مدت سے कदमखंडी
صاف نہین ہوا تہا اور مٹی سے بہر گیا تہا اب اوسکو کہدوا کر عمیق کیا
گیا ہے - ایک ویسا ہی تالاب لب سڑک فتح پور سیکری جہاونی رسالہ
کے قریب ہے اسکی بہی صفائی ہوئی ہے ان تالابون کی خبرگیری اور صفائی
بہت ضرور ہے کیونکہ ضرورت آب نوشیدنی کی وجہہ سے باشندگان شہر
کی تندرستی اونہین پر موقوف ہے ؛

لمہیر کا پانی بہرت پور سے بہی ناقص ہے انسان و مویشی کیواسطے بجز دو تالابون
کے اور کہین پینے کا پانی نہین ہے انمین سے ایک بہرت پور دروازہ کے
قریب جل محل کے نیچے ہے اور دوسرا دیگ دروازہ کے قریب ہے دونون
مین شہر سے باہر کا پانی آتا ہے جل محل کے تالاب کی نہر اور موریان فصیل شہر
کے نیچے ہین اسواسطے تالاب کو کہودوا کر عمیق و مربع کرایا گیا اور نہر و
موریان صاف کرائی گئی ہین اسیطرح دوسرے تالاب کی مرمت ہوئی ہے
دیگ مین محل کے دروازہ سے قلعہ تک سترہ دوکانات تیار کرائی گئی ہین
دوکانون کے محاذی قلعہ کی خندق بہت گہری عمود دار ہو گئی تہی اوسمین
آدمیون کے گرنے کا خوف تہا اسواسطے اوسکی سلامی کرائی گئی اور
آرایشی دیوار تعمیر کرائی گئی اور درختون کے تہانولے بنوائے گئے اور کامہ
دروازہ کی سڑک کہ نشیب مین تہی اور پانی مین غرق رہتی تہی بلند ہو کر
پانی کیواسطے موریان تعمیر کرائی گئی ہین ؛

۱۸۶۷ع مین بہت مکانات تعمیر ہوئے خصوص مہاراجہ صاحب مرحوم کی
چہتری واقع گوردہن مین لاکہہ صاحب سے خرچ ہوا حسب درخواست نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی بحکم نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
با اجلاس کونسل لفٹننٹ ہوم صاحب اس علاقہ سے جہانسی کو بہیجے گئے نواب
گورنر جنرل صاحب نے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کو تعمیرات بہرت پور کی
نگرانی کا مناسب بندوبست کرنے کیواسطے ہدایت کی مگر وہان صرف ایک
سرجنٹ مل سکا دربار نے اس کام کو باہتمام پنڈت شمبہو ناتہہ رکہنا

مناسب سمجھا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے مہاراجہ صاحب اور پنچ داران
راج کو غیر متعہد سول انجنیر نوکر رکھنے کی صلاح دی اور یہہ بھی خیال کیا
کہ انجام مین ایک انجنیر کا رکھنا ضرور ہوگا مگر مشکل نظر آتی تھی کہ کوئی انجنیر
بلا کفالت سرکار انگریزی نوکر رہنا منظور نہ کریگا *
اونٹگن وگمبھیر کے پانی کی تقسیم کیواسطے لفٹننٹ ہوم صاحب نے بند لوگولی
تجویز کیا تھا اوسکا اہتمام سرجینٹ کارناٹن صاحب متعینہ ممالک مغربی شمالی کारनाटन
کرتے رہے اس کام کی لاگت راج بھرت پور و گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی
سے بحساب نصفا نصف دینی ٹھیری تھی اسواسطے اوسکی نگرانی وہان کے
افسر کو سپرد ہوئی تھی *
جے پور کی سڑک تمام و کمال تیار ہوکر اوس پر آگرہ و جے پور کے درمیان
میل کارٹ چلنے لگا اور جے پور و بھرت پور کی ریاستون نے مسافرین کے میلकार्ट
آرام کیواسطے بالاتفاق گھوڑہ گاڑی کی ڈاک مقرر کی - بھرت پور مین
متھرا دروازہ کے باہر بازار تیار ہوگیا شہر کے کوچون مین فرش تیار ہوتا
رہا اور بازار مین روشنی کیواسطے طرفین کو لعل ٹین لگائی گئین *
سنہ ۱۸۶۶ء مین تعمیرات بہت ہوتی رہین گورنمنٹ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کو ہدایت ہوئی کہ اس سررشتہ کی بخصوصیت خبرگیری و نگرانی کرتے رہین
پنڈت شمبھو ناتھ اسسٹنٹ انجنیر نے اگرچہ بہت محنت و دیانت داری
سے کام انجام دیا مگر صاحب موصوف کی راے مین کل تعمیرات کی نگرانی
ایک آدمی سے دشوار تھی کہ اس امر کو خود پنڈت شمبھو ناتھ نے تسلیم کیا

تہا اول تو اوسکا ایسا رعب نہ تہا کہ تحت کے ملازم اوسکے حکم کی مثل حکم انگریز افسر کے تعمیل کرتے دوسرے باوجود نہایت ہوشیار و تربیت یافتہ ہونیکے اوسکو اتنا علم و تجربہ نہ تہا کہ ایسے وسیع کام کی نگرانی مفوض ہونیکے لایق متصور ہو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کسی انگریز افسر کے نوکر رکہنے کا بہت فکر رہا اور گورنمنٹ سے درخواست کی کہ یا تو لفٹنٹ جیکب صاحب کو اس راج مین متعین کرین یا مہاراجہ صاحب کسی سول انجنیر کو چند سال نوکر رکہنے کا تعہد کرکے رکہین ؛

सीकर

سڑک جے پور کسیقدر مرمت طلب ہو گئی تہی اوس سڑک پر کنکر بمشکل ملتا ہی اور وہ بہی بہت فاصلہ پر اور ناقص کر اس سبب سے دیگر سڑکون کے مقابلہ مین یہہ سڑک چہار م وقت تک ٹہیرتی ہے تاہم مرمت کمال تاکید سے ہوتی رہی ؛

سنہ ۱۸۶۸ مین پنڈت شمبہوناتہہ اسسٹنٹ انجنیر یہان سے مستعفی ہو کر راج الور مین نوکر ہو گیا اوسکی نسبت کپتان پولٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ افسوس ہے کہ پنڈت شمبہوناتہہ جو چند سال تک تعمیرات صیغہ عام بہرت پور سے متعلق رہا ہے مستعفی ہو کر الور کو چلا گیا ہے بجاے اوسکے ایک ہوشیار اور بخوبی تربیت یافتہ شخص مقرر ہوا ہے مگر اوسکو تجربہ کم ہے اور ثابت کرنا پڑیگا کہ اپنے کام کو حسب اطمینان انجام دینے کے لایق ہی صرف تعمیرات موجودہ کی مرمت کیواسطے بہت ہوشیاری اور توجہہ کی ضرورت ہے ؛

دوسرے سال کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ پنڈت شمبوناتھ
جکی کارگذاری زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب مین ایسی عمدہ ہوئی ہے مثل
طامس ہیدلی صاحب کے مستعفی ہوگیا ہے اوسکو بہی الور مین اوسی
تنخواہ پر وہی نوکری ملی ہے بجاے اوسکے جوالا سہاے نامی ایک شخص
جو سابق مین راجہ مرحوم کہیٹری کا پرائیویٹ سیکرٹری تہا مقرر ہوا ہے प्रैवेटसेक्रटरी
اوس عہدہ کا کام اوس نے چاہی جس عمدگی سے انجام دیا ہو مگر وہ
انجنیری اور تعمیرات آبپاشی مین مشق نہین رکہتا ہے علاقہ بہرت پور مین
اوسکی بہت ضرورت ہے اور اوسکے بغیر ضرور نقصان ہوگا - یہہ شخص
کثیر الیاقت معلوم ہوتا ہے یا شاید مہاراجہ صاحب کے مشیرون کی نظرون
مین ایسا ہو کہ حال مین جب فوجدار بلدیو سنگہ عدالتی دیگ رخصت پر گیا
تب وہ بجاے اوسکے مقرر ہوا تہا +

بہت خوشی کی بات ہے کہ مہاراجہ صاحب سڑکون کی بہت خبرگیری کرتے ہین
آگرہ و اجمیر کی سڑک کا حصہ واقع پرگنہ بہرت پور کوتوال شہر کے تحت مین
ہے باقیماندہ سڑک مذکور و دیگر سڑکہاے واقع پرگنات تحصیلدارون
کے تحت مین ہین اور سب پر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی نگرانی ہے +

سنہ ۱۸۸۱ع کے دورہ مین کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل बुरूक
راجپوتانہ نے بند بارییٹہ کو کہ رقبہ کثیر دیہات کی آبپاشی کیواسطے تجویز
ہوا تہا ملاحظ کیا اور لکہا کہ پہاڑون کے قریب یون میل طویل گہاٹہ میں
ایک عمیق تیزرو ندی پر پختہ بند مع خام پشتہ طرفین کے پانی کو روکنے

اور آبپاشی کے صرف مین لانے کیواسطے تجویز ہوا تہا زمین بہوڑا ریتہ کی ہے اور ندی کی تہ مین زیادہ نرم ہے اور ریشۂ خام کے بجز ریتہ کی بنیاد نہین ہے صرف بعض جگہ پر ایک دو تہ کنکر کی ہے - میری رای مین اس تجویز کا کارگر ہونا ممکن نہین ہے اور قریب پچاس ہزار روپیہ جو اس بند کی تعمیر مین خرچ ہوا ہے رایگان گیا ہر ایک شخص کو جو بندون کی تعمیر سے واقف ہے بخوبی معلوم ہے کہ بجز اسکے کہ بند کا پشتہ تمام وکمال نہایت پختہ ومضبوط تہ پر بیٹھہ جاوے پانی روکنے کی تجویز بے فایدہ ہوتی ہے - کرنل مالکم صاحب نے جو دہ پور مین بند بند ہوا یا اوسمین باوجودیکہ بارہ فیٹ کی بنیاد ہے اور مٹی بہی باریتہ کی سی ہے جب کثرت بارش سے بہرتا ہے تین روز سے زیادہ پانی نہین ٹہیرتا ہے بند باریٹہ کی بنیاد نو فیٹ ہے اور زمین نرم ہے اس بند مین پانی ٹہیرنا غیر ممکن ہے ؁

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین چہاونی سیپور کے مکانات کہ شہر سے قریب چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے بصرف کثیر تیار ہوئی اور فصیل شہر پناہ بہرت پور کی مرمت ہوئی عہد انتظام ایجنسی مین مرمت نہونے سے شہر پناہ بہت خراب ہوگئی تھی اس سے لازم آیا کہ یا تو فصیل کو مسمار کرکے خندق بہروا دیجاوے یا مرمت کرکے اوسکو درست رکہا جاوے چنانچہ جیسا ہر ایک رئیس کو ہوتا مہاراجہ صاحب کو مرمت کرانا پسند ہوا اور چند سال تک کار تعمیر جاری رہ کر شہر پناہ بہت مضبوط ہوگئی اس سال مین دو سڑکین ایک دیگ سے

تک ہوکر سرحد الور تک بفاصلہ ۴ میل اور دوسری دیگ سے کامہ کو ہم ایل تیار ہوئین ؛

شہر بہرت پور کے بازار مین سنگین فرش صفائی و عمدگی سے مثل فرش بازار متہرا کے تیار ہونا شروع ہوا فرش تیار شدہ سابقہ بہت خراب ہے کہ پتھر صاف ہوکر تہین لگا تہا اوس سے گاڑیون کو بہت نقصان پہونچتا ہے ایک بازار اناہ دروازہ کو عریض تر کرکے فرش بنایا گیا ہے ؛

مہاراجہ صاحب کو کمال شوق ہے کہ فصیل شہر پناہ سے ملحق اندر کیطرف شہر کے ہر جانب سڑک بنائی جاوے اس غرض سے بصفائی مکانات آراستہ بنایا جاتا ہے مگر جن لوگون کے مکانات اس سڑک کی داغ بیل مین آئے ہین اونکو ناگوار ہے دربار نے مالکان مکانات کو حسب قاعدہ مروجہ علاقہ انگریزی معاوضہ نقصان دینا تجویز کیا ہے مہاراجہ صاحب نے زمین کے عوض زمین دی اور کچھہ نقد بہی دینگے ؛

بنگلا ایجنسی سے چہاونی سیور کو ایک سیدہی سڑک گہنہ مین ہوکر بنائی گئی اور اوس سے متقاطع ایک سڑک شہر کے بیرنراین دروازہ سے مندر کیولا دیو مہادیو کو کہ گہنہ کے وسط مین واقع ہے تیار ہوئی اور وہان کیولادیو سے آگے روپباس کیطرف تجویز ہوکر دو میل تک خام پشتہ تیار کرایا گیا ـ سڑک خام کامہ و گوپال گدہ کی مرمت ہوئی اور چند دیگر سڑکین سڑک ریل کی شاخون کے طور پر تیار ہونی تجویز ہوئین ؛

خود مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے تحریک کی کہ سڑک

فتح پور سیکری کا وہ حصہ جو انگریزی علاقہ مین واقع ہے پختہ تیار کرایا جاوے چنانچہ صاحب کو یہہ تجویز بہت پسند ہوئی اور اونہون نے گورنمنٹ مین درخواست کی۔ واقع مین علاقہ انگریزی مین یہہ سڑک بہت خراب تہی اور افسوس کا مقام تہا کہ جس حالت مین علاقہ راج کی سڑک بہمہ جہت تیار ہو انگریزی علاقہ مین خرابی سڑک سے مسافر تکلیف پاوین ❊

بہرت پور کے سٹیشن ریل کے قریب انگریزی ڈاکخانہ کا مکان بصرف ڈہائی ہزار روپیہ راج سے تیار ہوا ❊

تعمیرات آبپاشی مین تو جدید بند حسب تفصیل ذیل تیار ہوئے - پرگنہ بیانہ مین مانگرین کیر مُرکی سناولی پرگنہ ویر کہوڑری بہوپور پرگنہ گوپال گڈہ پاپڑہ کیتواڑی پرگنہ پہاڑی مین بند ستواری کہ پہاڑی سے کامہ و دیگ کو سڑک بہی ہے ❊

मांगरेन
केर
मुरकी
सुनावली
खोरी
भोपुर
पापड़ा
केतवाड़ी

فصیل شہر کی مرمت کا کام بدستور جاری رہا اکثر برجین بڑہا کر درست کی گئین اور شہر پناہ مضبوط ہو گئی - قلعہ کی پختہ خندق کی بہی جابجا سے مرمت ہوئی اور اوسکے گرد کی زمین جابجا سے صاف کیگئی کہ اب قلعہ پر سے ہر طرف کی آبادی بخوبی نظر آتی ہے ۱۸۸۳ و ۱۸۸۴ء مین راج بہرتپور مین پختہ و خام سڑکین حسب تفصیل ذیل تہین ❊

پختہ		خام	
۱۴۲ میل		۱۰۰ میل	
سڑک آگرہ و جیپور	بہرت پور و دیگ	بہرتپور و ہنڈون	دیگ و ندبی
۴۵ میل	۲۱ میل	۳۴ میل	۲۲ میل

नदबई

کامنیر	پختہ		خام		
	دیگ و کامہ	دیگ و الور	کامہ و گوپال گڈہ	بیانہ و جگنیر	
	۱۲ میل	۲۶ میل	۱۴ میل	۲۰ میل	
	بہرتپور و متہرا	دیگ و متہرا بجانب گوردہن	بہرتپور و گوردہن		
	۸ میل	۴ میل	۱۰ میل		
	بہرتپور و فتحپورسیکری	سڑک گرد شہر			
	۷ میل	۶ میل			
	سڑک ایجنسی و سیور	سڑک اندر کیولادیو			
	۲ میل	۳ میل			
	سڑکہاے متفرق				
	۶ میل				

۷۷-۱۸۷۶ء مین حسب تجویز کپتان روبرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی سے ایک پختہ سڑک ریل کی سڑک تک تعمیر ہوئی اور اوسمین ایک بڑا پل پانچ درانون کا اور چار چہوٹے پل تیار ہوئے اور دوسری سڑک پختہ چہاونی سیور سے ریل کے سٹیشن واقع موضع تہلک اور قصبہ کہیر ہوکر موضع سنتہ کے قریب دیگ کی سڑک مین ملائے گئے ٭

۷۸-۱۸۷۷ء مین بہرتپور سے اوچین و بیانہ کی سڑک پختہ تیار ہوئی سیور اور دیگ کے محلات کی تعمیر اور شہر دیگ کے بازار کے فرش بندی کا کام جاری رہا حسب درخواست صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی پر سواران رجمنٹ دیولی کی بود و باش کیواسطے مکان تیار ہوا ٭

हैसक सन्त

واسطے مصارف گنگا مندر اور جامع مسجد کے تعمیر مہاراجہ صاحب کلان مرحوم کے زمانہ سے جاری ہے ہر ایک نوملازم راج سے ایک مہینے کی تنخواہ لیجاتی ہی اور اوسکے مذہب کے بموجب ان تعمیرات مین صرف ہوتی ہے ہر دو مذہب کے معزز لوگون کی کمیٹی کے اہتمام سے دونون کام تیار ہوتے ہین اور اونکے مصارف کا حساب راج مین داخل ہوتا ہے قریب پانچ ہزار روپیہ سالانہ ان کامون مین خرچ ہوتا ہے ؀

فوج

راج بھرت پور کی فوج مین اول چھ پلٹنین مہاراج[1] راج[2] شیو[3] شنکر[4] بشمبھر[5] لچھمن[6] ہین انمین سے مہاراج و بشمبھر دو پلٹین ۱۸۵۷ع کے غدر مین بھرتی ہوئی تہین باقی ماندہ چارون قدیم ہین ہر ایک پلٹن مین چار سو سپاہی ہین اون کے پاس چقماقی بندوقین ہین اور قواعد کرتے ہین ؀

महाराज राज प्रथो शंकर विश्वम्भर लछमन

دوم پیادون کے بارہ رسالہ جات ہین کہ اونمین سے ایک بڑا گھوڑ چڑہ ہونکا کہلاتا ہے اور دو بائیسیان ہین کہ بائیس رسالون مین منقسم ہونے کی وجہہ سے اس نام سے مشہور ہین باقیماندہ نو رسالہ جات ڈیڑہ ڈیڑہ سو آدمیون کے ہین انمین سے ایک اردلی کا اور دوسرا چیرہ پوشون کا مہاراجہ صاحب کی اردلی خاص مین ہین ؀

घुड़चढ़ों का

تیسرے سوارون کے تیرہ رسالہ جات ہین سے تین انگریزی رسالہ کہلاتی ہین کہ سرکار انگریزی نے دوسری لڑائی کے بعد راج بھرت پور کو دئے تہے اونکے پاس گھوڑے ہتہیار اور وردی بہت اچھی ہین اور قواعد بخوبی

جانتے ہین - ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکا چلن اچھا نہ ہا اسواسطے صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے لکھا ہے کہ اگر موقوف ہوجاتے تو بہتر ہوتا ان سوارون مین شرح
تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ہے ایک رسالہ جسمین راج کے قدیم و معزز مختلف
تنخواہون کے ملازم داخل ہین خاص غول کہلاتا ہے اور باقیماندہ رسالہ
بیس روپیہ و پندرہ روپیہ ماہوار کی شرح کے ہین - کل رسالہ جات مین
چندہ مقرر ہے کہ ہرایک سوار کی تنخواہ سے وضع ہوتا ہے اور گھوڑا خرید نیکو
۱ - یا ۲ یا ۳ حسب تعداد سواران رسالہ ملتا ہے ؛

چوتھے توپخانہ مین ۲۸ توپین ہین انمین سے ۱۷ قلعون کی فصیلون پر چڑہی
ہوئی ہین یہہ توپین پورانی وضع کی ہین اور سلامی کے کام آتی ہین ؛

سوار و پیادہ و توپخانہ کے ہرایک بیڑہ کی افسری راج کے سردارون
کو ہے اور دراقعہ مین بیڑہ کے افسر کی عزت اور قدر مثل سردارونکے
ہوتی واجب ہے ؛

۱۸۶۸ء مین حسب ہدایت کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے سرداران راج سے کہا کہ ریاست کی آمدنی کو
دیکہتے ہوئے فوج کا خرچ زیادہ ہے ساڑھے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کا
خرچ رکہنا چاہئے اونہون نے جواب دیا کہ یہہ خرچ اس سبب سے زیادہ
معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے جاگیردارون کے ۱۸۰ دیہات
جمعی یک لاکہہ بہتر ہزار روپیہ ضبط کرکے نقدی مقرر کردی تہی اونمین سے سات
سو سوار فوج مین ہین اب فوج کا خرچ پونے سات لاکہہ ہے اسمین سے

وہ روپیہ منہا کیا جاوے تو صہ لکہہ ... یعنی قریب ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ
رہتا ہے واقعی خرچ زیادہ ہے اور تخفیف کی تدبیر بہی کی مگر سردار اگرچہ
ظاہرا اقرار کرتے ہین بدل راضی نہین ہین اور سبب یہہ کہ مہاراجہ صاحب
کی بہی مرضی نہین ہے اس کا سبب یہہ نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کچہہ فوج
پر بخصوصیت توجہہ فرماتے ہون یا یہہ کہ صلاح کو پسند نہ کرتے ہون مگر اونکی
اور سردارون کی معقول دلیل ہے کہ جس حالت مین ملازمون کو کرنے
کیواسطے کام کافی ہے اونکو رزق سے محروم کرنے مین بجز بدنامی کے
کچہہ حصول نہین ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے بہی یہی گفتگو ہوئی
کسی ریاست مین جاگیردار فوج مین شامل نہین سمجہے جاتے ہین اسیطرح
یہان بہی خیال کیا جاوے تو تعداد فوج اور اوسکا خرچ زیادہ نہین ہے
سنوات گذشتہ کی سپورٹون مین فوج کی تعداد حسب تفصیل ذیل لکہی

تفصیل فوج راج بہرت پور

سنہ	پیادہ	سوار	گولانداز	میزان	خرچ سالانہ	کیفیت
سنہ ۱۸۶۵و۶۶	۵۲۰۰	۱۲۰۰	۲۲۰	۶۶۲۰	ے لکہہ ص	فوج مین فیصدی ۸۰ کس ہنود زیادہ ترجاٹ ہین باقی ۲۰ فیصدی مسلمان سواران رسالہ انگریزی ۲۹۰ سواران خاص غول ۱۵۰
سنہ ۱۸۶۶و۶۷	۵۶۷۷	۱۶۳۳	۲۵۰	۷۵۶۰	ے لکہہ ص	خلاصی کہاسقہ بہنگی علاوہ فوج ۵۰۰ جہہ قواعدوان پلٹنونمین ۲۴۱۱ رسالہ جات پیادگان بے قواعد ۲۲۶۶ بائیلی اول ۱۰۹۵ بائیلی دوم ۲۲۳ گہوڑچڑہ ۶۵۶ سواران رسالہ انگریزی ۲۹۴ خاص غول ۱۵۲
سنہ ۱۸۶۹و۷۰	۵۶۷۴	۱۶۰۴	۲۵۱	۷۵۲۹	۰	
سنہ ۱۸۷۲و۷۳	۸۵۰۰	۱۴۶۰	۲۵۰	۱۰۲۱۰	۰	

عدالت

انتظام عدالت کی غرض سے راج بہرت پور دو ضلعون مین منقسم ہے — اول بہرت پور خاص جسمین آٹہہ پرگنات. شہر بہرت پور روپباس

بیانہ اوچین وروداول ڈیگ بہوساور اکہیے گڈہ کہیر ۶۴۲ دیہات اور ۱۳۰۰ مربع میل رقبہ کے داخل ہین ٭

دوسرے عدالت ڈیگ وضلع سوات جسمین پانچ پرگنات ڈیگ گوپال گڈہ کامہ پہاڑی نگر ۵۱۰ دیہات ۶۵۳ مربع میل رقبہ کے داخل ہین ہرایک ضلع مین ایک عدالتی ہے اوسکو فوجداری مین تین برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اور دیوانی مین بلاحد دعوی کے سماعت کا اختیار ہے عدالتون کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور پنچایت کا سابقاً ایجنسی مین ہوتا تہا اور اب مہاراجہ صاحب کے محکمہ اجلاس خاص مین ہوتا ہے ٭

عدالتون کے تحت مین ہر پرگنہ مین تحصیلدار اور شہر بہرت پور مین منتظم فوجداری شہر وعدالتی دیوانی شہر ہین فوجداری مین تحصیلداران و منتظم فوجداری شہر کو تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور دیوانی مین تحصیلداران اور عدالتی دیوانی شہر کو پانچ سو روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار ہے تحصیلداران و منتظم فوجداری شہر وعدالتی دیوانی شہر کے احکام کا اپیل عدالتون مین ہوتا ہے ٭

تحصیلدارون کے تحت مین ہر پرگنہ مین ایک ایک تہانہ دار ہے کہ مقدمات کی ابتدائی تحقیقات کرتے ہین اون کی تنخواہین پچاس روپیہ سے پچیس روپیہ تک مختلف ہین ٭

۱۸۶۷و۶۶ مین دیہات کے چوکیدار جنکی معاش معافی زمین وزر چوکیدارہ

وغیرہ سے سب بہ تعداد ۱۲۳۴ تھے اور شہر کی پولیس مین ۴۷۵ کس ۔۔۔
روپیہ سالانہ کے تنخواہ دار تھے کہ اسطرح کل پولیس مین ۱۸۰۷ آدمی تھے
مگر تحصیل کی سپاہ کہ وہ بھی انتظام فوجداری کے اکثر کام انجام دیتی ہے
بہ تعداد ۱۹۹۰ کس تنخواہ دار ۔۔۔ سالانہ اونکے علاوہ تھے اوس سے
پیشتر تحصیل کی سپاہ مین ۲۱۹۱ آدمی تھے مگر بنظر تخفیف اسامی خالی ہونے
پر آیندہ کو تقرر موقوف ہوا اور فی لاکھ روپیہ جمع پر سو سپاہی اور دو
جمعدار رکھکر ۱۵۰۱ سپاہی ۔۔۔ سالانہ کے تنخواہ دار رکھے
گئے اس پولیس سے رہزنی و ڈکیتی و چوری کا بخوبی انسداد ہو گیا ۔
شہر بھرت پور مین ۲۹ افسر اور ۲۷۳ چوکیدار تھے چوکیدارون کی تنخواہ
فی کس چار روپیہ ماہوار تھی اسمین سے فی کس چار آنہ ماہوار وضع
ہوتا تھا کہ اس زر وضعات سے جن مدعیون کا مال مسروقہ برآمد نہو اون
کی حق رسی کرائی جاوے اسطرح بشمول ۲۰۲ چوکیداران قصبجات
کے کل تنخواہ دار پولیس بہ تعداد ۵۰۷ تھے ۔
ہندوستانی حاکم سزای جرمانہ کو بہت پسند کرتے ہین اسمین بوجہ آمدنی خزانہ
راج کے اونکی زیادہ ناموری ہوتی ہے اکثر قیدیون سے بجاے قید کے
جرمانہ لیا جاتا ہے اس طریقہ کے نقص و ناواجبیت سے آگاہ کیا گیا مگر بوجہ قدامت
۔۔۔ کو یکلخت موقوف کرنا مشکل ہوتا ہے ۔
۱۸۶۵ و ۶۶ء مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے کثرت اپیل کی نقص و خرابیان
لکھی تھین اس سے دوسرے سال مین مقدمہ بازی کا بہت انسداد ہو گیا

یہہ تجویز ہوئی کہ بہرت پور و ویگ کی عدالتون کے احکام پانسو تک دعوی مین ناطق سمجھے جاوین اور اسیطرح تین سو روپیہ تک کے مقدمہ مین پنچایت کا اور ہزار روپیہ تک کے مین محکمہ ایجنسی کا اپیل نہوا کرے چنانچہ بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۵- جنوری ۱۸۶۸ع حکم منظوری صادر ہوا ؂

۱۸۶۷و۶۸ع مین درمیان سرکار انگریزی اور اس راج کے عہدنامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان بچند شرایط منضبط ہوا اس سے بہت فایدہ متصور ہے کہ جو مجرم ایک علاقہ سے مفرور اور دوسرے مین پناہ پذیر ہوکے سزایابی سے بچ جاتے تہے سب گرفتار و سزایاب ہوا کرینگے ؂

۱۸۶۹ع مین سڑک آگرہ و جے پور پر غارتگری ڈاک کی تین وارداتین ہوئین -

اول ۶- جنوری کو سرحد جے پور سے دو میل مشرق مین واقع ہوئی غارتگر سکنا ضلع گورگانوہ والور تحقیق ہوئے مال مغروقہ قسم اشرفی و زیور و جواہرات سے قیمتی لعہ ۱۲۷۰ روپیہ تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ موقع پر گئے مگر مجرم نکل گئے دیہات گرد نواح نے کچہہ مدد ندی دربارنے گرفتاری مجرمان کا اشتہار بہ تعین پانچ سو روپیہ انعام جاری ہوا ؂

دوم ۱- فروری کو بہرت پور سے ۱۶ میل پر جہانسے ضلع گورگانوہ و علاقہ الور ملے ا ۸۸ روپیہ کی واردات غارتگری کی چوکی کے سوار جو ڈاک کے ساتہہ نہ گئے تہے سب موقوف ہوئے جمعدار چپراسیان ایجنسی بہیجا گیا اوسکو ملازمان راج الور نے مدد نہ دی راج سے گرفتاری مجرمان

اقتدار حاصل ہو جاوے جو لوگ سرکاری ملازم ہون وہ اپنے دیگر برادر و رشتہ دارون کی نیک چلنی کے کفیل ہو جاوین - واردا تون کے انتظام کے باب مین کرنل ہاروی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل انسداد ٹھگی و ڈکیتی سے خط و کتابت رہی اور اونکے شرکت کی جمعیت تلاش و گرفتاری مجرمان مین مصروف رہی ؎

ستمبر ۱۸۷۲ء مین بھرت پور و دیگ کی دونون عدالتین شامل ہو کر کل راج کی ایک عدالت بمقام دیگ مقرر ہوئی کہ قریب ایک سال تک عدالت کا کام وہان ہوتا رہا مگر اس سے اجراے کار مین ہرج واقعہ ہوا تو جولائی ۱۸۷۳ء مین دونون عدالتین علیحدہ ہو کر پھر مقامات بھرت پور و دیگ مقرر ہوئین اور حسب دستور سابق کام ہونے لگا ؎

عدالت کی کچہریون مین جہانتک اہلکارون کو واقفیت ہے تعزیرات ہند و دیگر قوانین فوجداری مروج علاقہ انگریزی کی پیروی کیجاتی ہے اور اوسی علاقہ کے ضابطہ و قاعدہ کے بموجب بہ ترتیب امثلہ تحقیقات و تجویز مقدمات عمل مین آتی ہے ؎

جیلخانہ

راج مین دو جیلخانے ایک بھرت پور مین اور دوسرا دیگ مین ہین جیلخانہ بھرت پور مین کہ سیور کے قریب پختہ عمارت اور خوش وضع بنا ہوا ہے تین سو تک قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے مرد قیدیون سے کاغذ بنانے اور رسی بٹنے کی مشقت لی جاتی ہے اور عورتین آٹا پیستی ہین دیگ کے

جیلخانہ مین چھہ مہینے تک کی میعاد کے قیدی رہتے ہین اور چالیس آدمی تک رہنے کی گنجایش ہے - انکے علاوہ محکمہ جات صدر اور تحصیلون مین حوالاتین علیحدہ ہین عہد انتظام ایجنسی مین ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ بھی تھے اور وہان کے کل کام کا اہتمام کرتے تھے چنانچہ ڈاکٹر مبارودی صاحب نے جب تک رہے اس کام کو انجام دیا اور کچھہ عرصہ تک ڈاکٹر سپنسر صاحب نے بھی اہتمام کیا مگر ۱۸۷۰ء مین میجر والٹر صاحب کے ولایت سے واپس آنے پر ایک ایسا معاملہ پیش آیا کہ ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی کا آیندہ کو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ رہنا نامناسب متصور ہوا اور حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اونکو ہدایت ہوئی کہ صرف قیدیون کے حفظان صحت کی تدبیر اور مریضون کا علاج کرین اور کسی امر کی مہاراجہ صاحب کو اطلاع دینی منظور ہو تو اول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکھا کرین ؂

تہوڑے دنون پیشتر ایک قیدی نے خودکشی کی مہاراجہ صاحب نے بابو بولانات داس اسسٹنٹ سرجن کو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مقرر کیا یہہ تجویز نہایت عمدہ ہوئی کیونکہ یہہ شخص قیدیون کی ایسی خبرگیری کریگا اور جیلخانہ مین ایسی اصلاح پیدا کریگا کہ دوسرے کے خیال بھی نہ آسکین اور جو آدین تو وہ اون کو عمل مین نہ لاسکے تاہم مناسب ہے کہ ڈاکٹر سپنسر صاحب جیلخانہ مین جاکر مریضون کا علاج کرتے رہین ؂

اکتوبر ۱۸۷۲ء مین بتقریب تولد سریمہاراج کنوار صاحب بجز دایم الحبس قیدیون کے کل قیدی بہ تعداد ۲۳۱ رہا ہوگئے شروع ۱۸۷۳ء مین ڈاکٹر صاحب نے

تجویز کی کہ اس چھاپخانہ مین دیوانہ و مجنون لوگون کی آسایش کے لایق مکان
نہونے کے سبب سے ایسے لوگ آگرہ کے پاگل خانہ مین بھیجے جایا کرین تو بہتر ہو
چنانچہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تو منظور کرلیا مگر دربار کو یہہ تجویز منظور
نہوئی ÷

سررشتہ تعلیم

اس سررشتہ کا اہتمام بابو بھولاناتھ داس مہاراجہ صاحب کے خیراندیش ولیق
اتالیق کو مفوض ہے سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم نے اکثر درسی کتابین تصنیف
و تالیف کی ہین ÷
بھرتپور کالج سے متعلق ایک چھاپہ خانہ ہے اوسمین درسی کتابین اور راج
کا اسٹامپ کا قیمتی کاغذ چھپتا ہے - بھرتپور کالج مین سنسکرت انگریزی
فارسی ہندی پڑہائی جاتی ہے اور چودہ مدرس حسب تفصیل ذیل ہین

انگریزی	سنسکرت	فارسی
۴	۵	۵

تحصیلی مدرسون مین کہ علاقہ راج کے قصبجات مین مقرر ہین فارسی ہندی
اور حساب پڑہائے جاتے ہین اور دیہاتی مدرسون مین کہ مدارس حلقہ بندی
کہلاتے ہین بجز بعض کے صرف ہندی و حساب پڑہائی جاتی ہے علی العموم
ہر ایک مین ایک ہندی مدرس پانچ روپیہ کی تنخواہ کا ہوتا ہے بعض مین
ایک فارسی کا اور ایک ہندی کا وہان دس روپیہ تنخواہ ہے تنخواہ
سرکار سے ملتی ہے مدرسہ اور سکونت مدرس کا مکان اور فرش درکتابون کے

صندوق گانووالے دیتے ہین ہندی وحساب کی نوشتخواند ابتدائی
ہے مگر اوایل مین یہہ بھی غنیمت ہے کیونکہ جو لوگ اسقدر پڑہ لینگے
وہ آیندہ اپنے لڑکون کو اس سے زیادہ پڑہانے مین کوشش کرینگے
تحصیلی مدرسون مین ہندی فارسی کے علاوہ پٹوارگری وغیرہ
کا کام بھی سکھایا جاتا ہے ٭

سررشتہ تعلیم کا خرچ قریب بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا ہے اسمین سے
بموجب بندوبست سابقہ کے سنہ ۱۸۶۰ء چہہ آنہ فیصدی جمع سے وصول
ہوتا تھا اور باقی ماندہ راج سے دیا جاتا تھا اور یہہ تجویز تھی کہ بندوبست
جدید مین فیس مدرسہ مثل انگریزی علاقہ کے فیصدی ایک روپیہ کردیجاوے
کہ سولہ سترہ ہزار روپیہ وصول ہوا کرے اور حلقہ بندی مدارس کی
ہرسال زیادہ ہونے سے بھی ضرورت اضافہ زرفیس سمجھی گئی تھی ٭

تحصیلی وحلقہ بندی مدرسون کی نگرانی سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم اور
وزیٹر کرتے ہین اون کے سواے جہان خواندہ تحصیلدار ہین
وہ بھی خبرگیری کرتے ہین مگر جو تحصیلدار بے علم ہین کچہہ توجہہ نہین کرتے
سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین چند لئیق و نیک چلن طالب علم راج کے مختلف عہدون
پر نوکر ہوئے اور آیندہ کو ہدایت ہوئی کہ طالب علمون کو نوکری ملا کرے
مگر قدیم اہلکار اونکے تقرر کو اپنے حق مین مضر سمجھتے ہین اس سبب مدرسون
مین طلبا کی کمی رہتی ہے اس علاقہ کے کل زراعت پیشہ لوگون مین
سے میوون کو نوشتخواند کا بہت ہے ٭

بھرت پور مین سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ مین ایک اور سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ مین دو زنانہ مدرسہ جات بھی تھے مگر اونمین صرف سولہ لڑکیان پڑہتی تہین اسکا یہہ سبب ہے کہ لڑکیون کی تعلیم مین ابہی لوگون کو تعصب بہت ہے ۞

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ راجپوتانہ مین سررشتہ تعلیم کی باضابطہ شکل بندہنی چاہیے مناسب ہے کہ کل ریاستون کے واسطے ایک انسپکٹر مقرر ہوجاوے اس سے ریاستون مین مقابلہ پیدا ہوکر اوستاد اور شاگرد زیادہ محنت کرینگے ۞

حلقہ بندی مدارس ہر سال کم و زیادہ ہوتے رہتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ ان مدرسون کے خرچ کا جزو اعظم دیہات کی آمدنی سے دیا جاتا ہے اسواسطے حسب خواہش زمینداران بعض بعض دیہات سے مدرسہ جات برخاست ہوتے ہین اور بعض مین مقرر ہوتے ہین ۞

نقشہ مدرسہ جات راج بھرتپور

سنہ	بھرتپور کالج		مدرسہ جات تحصیلی			مدرسہ جات حلقہ بندی			میزان			کیفیت
	تعداد طلبا	خرچ	تعداد مدارس	تعداد طلبا	خرچ	تعداد مدارس	تعداد طلبا	خرچ	تعداد مدارس	تعداد طلبا	خرچ	
سنہ ۱۸۶۶و۶۷	۳۰۲	[illegible] ماہوار	۱۳	۸۰۱	[illegible] ماہوار	۵۴	۱۰۴۳	[illegible] ماہوار	۶۸	۲۱۴۶	[illegible] ماہوار	خرچ ماہوار مع سہ تنخواہ وزیران [illegible]
سنہ ۱۸۶۸و۶۹	۳۴۲	[illegible] سالانہ	۱۳	۷۳	[illegible] سالانہ	۶۰	۱۴۵۴	[illegible] سالانہ	۷۴	۲۵۲۶	[illegible] سالانہ	مع دو مدارس زنانہ تنخواہ دار [illegible] وزیر تنخواہ دار [illegible]
سنہ ۱۸۶۹و۷۰	۳۰۸	•	•	•	•	۹۸	۱۴۴۳	•	•	•	•	
سنہ ۱۸۷۲و۷۳	۳۰۱	•	۱۲	•	•	۱۸۱	•	•	•	•	•	زنانہ مدرسہ بند ہوگیا
سنہ ۱۸۷۳و۷۴	•	•	•	•	•	۲۰۰	•	•	•	•	•	۲۹ طالبعلموں کو راج میں نوکری ملی
سنہ ۱۸۷۴و۷۵	•	•	•	•	•	۲۲۵	•	•	•	•	•	۲۴ طالبعلموں کو راج سے نوکری ملی
سنہ ۱۸۷۶و۷۷	•	•	•	•	•	۲۳۴	•	•	•	•	•	۲۸ طالبعلم بزمرہ مدرسان اور دو بزمرہ متصدیان ملازم ہوئے ہا

سررشتہ حفظان صحت

سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاردی صاحب کے سپرد ہوا راج
مین علاوہ اسپتال شہر اور جیلخانہ کے پرگنات مین نو شفاخانہ جات تھے
کل علاقہ مین ٹیکہ لگانے کا کام جاری تہا جہان دار الشفا تھی نیٹو ڈاکٹر لگاتے
تھے جہان نیٹو ڈاکٹر نہ تھے موسم سرما مین صدر سے ویکسینیٹر بہیجے جاتے تھے
ہر سال اس عمل کا زیادہ تر رواج ہوتے اور بچون کو مرض چیچک کم ہونے
سے عوام کا تعصب رفع ہوگیا اور اپنے بچون کو خوشی سے ٹیکا لگوانے لگے
منجملہ تیرہ پرگنات راج کے صرف چار یعنی بہوساور اوچین وکہیر ونگر مین
دار الشفا نہ تھے اوچین وکہیر مین بہرتپور کی قربت کے سبب سے ضرورت
نہ تھی اور بہوساور ونگر مین مقرر کرنے کی تجویز تھی ◆
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین خرچ شفاخانہ جات بہ تعداد [illegible] حسب تفصیل ذیل تھا ◆

اسپتال اناوہ	جیلخانہ	شفاخانہ شہر	دیگ	کامہ	پہاڑی
[illegible]	[illegible] ۵ر	[illegible] ۹ر	[illegible]	[illegible] ۲ر	[illegible] ۹ر

گوپال گڈہ	اکہے گڈہ	ویر	بیانہ	روپباس	اوچین
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۵ر	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۹ر

اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء مین ڈاکٹر ہاردی صاحب جنہون نے پانچ برس تک اس

کام کو بہت عمدگی سے انجام دیا ولایت کو گئے اور بجاے اون کے ڈاکٹر سپنسر صاحب مقرر ہوئے وہ بہی بہت محنت و توجہ سے انصرام کار کرتے ہین شفاخانجات روز بروز پسندیدہ عوام ہوتے جاتے ہین اور خلایق اون کے فواید سے بخوبی آگاہ ہوکر قدر کرتی ہے +

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین راج بہرت پور مین مندرجہ ذیل سڑکون پر انگریزی ڈاک جاری تہی +

نمبر	نام لائن	فاصلہ اندرون قلمرو راج	نام ڈاکخانجات	ذریعہ
۱	آگرہ و اجمیر	۴۲ میل	بہرت پور	میل کارٹ
۲	بہرت پور و کاما	۳۴ میل	کمہیر و دیگ و کاما	ہرکارہ
۳	بہرت پور و متہرا	۰۸ میل	•	ایضاً
۴	دیگ و متہرا	۵ میل	•	ایضاً

۱۵- جنوری سنہ ۱۸۶۵ء کو سڑک آگرہ و جے پور پر میل کارٹ جاری ہوا اور تاریخ اجراء ریل تک ڈاک اوسی ذریعہ سے جاتی آتی رہی تاریخ اجراے میل کارٹ سے ڈاک کی حفاظت کے واسطے راج سے سوار تعین ہوئے +

اب آگرہ وبھرت پور کی ڈاک ریل کے ذریعہ سے جاتی ہے اور دیگر سڑکون پر بدستور سرکار سے لیجاتے ہین علاقہ راج مین انگریزی ڈاکخانجات صرف چار مقامات یعنی بھرت پور کمہیر دیگ وکامہ مین ہین مگر بھرت پور کا ڈاکخانہ کل ڈاکخانجات واقع علاقہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی وچند دیگر ڈاکخانجات کا صدر ہے۔ راج مین کل پرگنات کو راج کی ڈاک مقرر ہے جہان انگریزی ڈاک نہین ہے وہان کے خطوط وغیرہ انگریزی ڈاک کے راج کی ڈاک کی معرفت آتے جاتے ہین ٭

سڑک ریل

سنہ ۱۸۶۷ء مین انجنیرون نے علاقہ راج مین تیاری سڑک ریل کیواسطے پیمایش اراضی وتجویز موقع کا کام شروع کیا سنوات مابعد مین بعد تجویز موقع کام تعمیر جاری ہوکے سنہ ۱۸۷۲ء مین آگرہ سے بھرت پور تک سڑک کا کام ختم تیار ہوگیا۔ مصالحہ ملنے مین دقت رہی مگر ٹہیکہ دارون کے ظلم یا زیادتی کی کوئی شکایت نہ آئی کلو ہر کمپنی ٹہیکہ داران تعمیر نے اپنے ملازمون کو بہت تاکید سے ہدایت کردی تہی کہ راج کی رعایا وملازمون سے کسیطرح کی زیادتی نکرین اونکا وسپر بخوبی عمل رہا اور سرکاری انجنیرون نے جو کام کی نگرانی کیواسطے متعین تہے اپنا کام اچھی طرح کیا ٭

سنہ ۱۸۷۳ء مین سڑک وسٹیشن وغیرہ کل تعمیرات بہمہ جہت تیار ہوکر بتاریخ ۲۰- اکتوبر سنہ ۷۳ء آگرہ وبھرت پور کے درمیان کہ ۳۳ میل کا فاصلہ ہے ریل پر آمد رفت جاری ہوئی اور بتاریخ ۲۱- اپریل سنہ ۷۴ء بھرت پور سے

مغرب مین قصبہ دوسہ واقع علاقہ جےپور تک جاری ہوئی ÷

ریل پر ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس با اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم واسطے فیصلہ مقدمات وقوعی سڑک ریل کے مقرر ہوا اور ریلوے پولیس مقرر ہونے کیواسطے گورنمنٹ کا حکم منظوری صادر ہوا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ شرقی کو سڑک ریل علاقہ راج پر اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول حاصل ہوئی ÷

تار برقی

فروری ۱۸۶۷ع مین آگرہ سے بھرت پور تک تار برقی تیار ہوکے بھرت پور مین دفتر مقرر ہوا اگر خرچ کیواسطے آمدنی کافی نہونے کے سبب سے مارچ ۱۸۶۸ع مین برخاست ہوگیا ۱۸۶۹ع مین اس شرط سے کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور خرچ راج سے ادا ہوتا رہے از سر نو بھرت پور مین دفتر مقرر ہوا- دفتر کا خرچ تعدادی [illegible] سالانہ ہے اور اوسط آمدنی سات سو روپیہ سالانہ کی ہے باقیماندہ [illegible] تخمیناً سالانہ راج سے دیا جاتا ہے

نقشہ جمع وخرچ راج بہرتپور

نام سمت	جمع	خرچ
سمت ۱۹۱۷	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۱۸	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۱۹	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۰	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۱	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۲	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]

تفصیل آمدنی دہ سالہ راج بھرتپور

مد آمدنی	سمت ۱۹۲۱	سمت ۱۹۲۲	سمت ۱۹۲۳	سمت ۱۹۲۴	سمت ۱۹۲۶	سمت ۱۹۲۷	سمت ۱۹۲۸	سمت ۱۹۲۹	سمت ۱۹۳۰	سمت ۱۹۳۱
مالگذاری	[illegible]	[illegible] ۱۳ر ۹ پائی	[illegible] ۱۲ر ۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۵ر ۳ پائی	[illegible] ۱ر ۶ پائی	[illegible] ۲ر ۹ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۱ر ۳ پائی
نمک	[illegible] ۳ر	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱ر ۳ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۳ر ۹ پائی	[illegible] ۵ر ۹ پائی	[illegible] ۶ پائی
سایر	[illegible] ۸ر ۶ پائی	[illegible] ۲ر	[illegible] ۱۳ر ۳ پائی	[illegible] ۹ر ۶ پائی	[illegible] ۱۱ر ۹ پائی	[illegible] ۱۵ر ۳ پائی	[illegible] ۹ر ۶ پائی	[illegible] ۲ر ۶ پائی	[illegible] ۲ر ۳ پائی	[illegible] ۵ر ۳ پائی
سرشتہ انتظام	[illegible] ۱ر ۶ پائی	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۳ر ۳ پائی	[illegible] ۸ر ۶ پائی	[illegible] ۱۱ر ۳ پائی	[illegible] ۱۳ر ۹ پائی	[illegible] ۷ر ۶ پائی	[illegible] ۸ر ۳ پائی	[illegible] ۱ر ۶ پائی	[illegible] ۷ر ۶ پائی
تعمیرات سنگ عام	[illegible] ۱۱ر ۶ پائی	[illegible] ۱۳ر ۶ پائی	[illegible] ۱۳ر ۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۵ر ۹ پائی	[illegible] ۱۴ر ۶ پائی	[illegible] ۲ر	[illegible] ۶ر ۹ پائی	[illegible] ۱۰ر ۹ پائی	[illegible] ۶ر ۳ پائی
دارالضرب	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۱۰ر ۹ پائی	[illegible] ۱۲ر ۶ پائی	[illegible] ۹ر	[illegible] ۹ پائی	[illegible] ۱۴ر ۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۹ر	[illegible] ۳ر ۶ پائی

مد آمدنی	سمت ۱۹۲۱	سمت ۱۹۲۲	سمت ۱۹۲۳	سمت ۱۹۲۴	سمت ۱۹۲۶	سمت ۱۹۲۷	سمت ۱۹۲۸	سمت ۱۹۲۹	سمت ۱۹۳۰	سمت ۱۹۳۱
متفرقات	[illegible] ۱۵ ر	[illegible] ۱۰/۹ پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی
عشر ڈیوڑھی	[illegible] ۱۵ ر	[illegible] ۱۴ ر	[illegible] پائی	[illegible] ۲ ر	[illegible] پائی	[illegible] ۳ ر	[illegible] ۱۴ ر	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی
بقایا وغیرہ کاشتکاران	[illegible] ۱۱ ر	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] ۲ ر	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible]
بقایا و ذکی باقی داران	[illegible] ۱۳ ر	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] ۴ ر	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] ۱۴ ر	[illegible]	•	•
نیوتہ تولد مہاراج کنوار صاحب	•	•	•	[illegible] پائی	[illegible] ۶ ر	[illegible] ۱۳ ر	[illegible] ۶ ر	[illegible] ۱۳ ر	[illegible] پائی	•
میزان	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل مصارف دہ سالہ راج بھرتپور

مصارف	سمت ۱۹۲۱	سمت ۱۹۲۲	سمت ۱۹۲۳	سمت ۱۹۲۴	سمت ۱۹۲۶	سمت ۱۹۲۶	سمت ۱۹۲۸	سمت ۱۹۲۹	سمت ۱۹۳۰	سمت ۱۹۳۱
شتر مال	[illegible] ۷ر	[illegible] ۱ر	[illegible] ۳ر	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۷ر۳ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی
نمک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شتریات انتظام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعمیرات مقیم عام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مد مصارف	سمت ۲۱ ۱۹	سمت ۲۲ ۱۹	سمت ۲۳ ۱۹	سمت ۲۴ ۱۹	سمت ۲۶ ۱۹	سمت ۲۷ ۱۹	سمت ۲۸ ۱۹	سمت ۲۹ ۱۹	سمت ۳۰ ۱۹	سمت ۳۱ ۱۹
متفرقات	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۱۵ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۷ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر۳ پائی	[illegible] ۴ر۳ پائی	[illegible] ۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۰ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۶ر	یک لکھہ [illegible] ۱ر۹ پائی
مصارف مذہبی و خیرات	[illegible] ۲ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۴ر۳ پائی	[illegible] ۶ر۶ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible]	[illegible] ۱ر۹ پائی	[illegible] ۶ پائی	[illegible]	یک لکھہ [illegible] ۱ پائی	یک لکھہ [illegible] ۸ر
اہلکاران ملکی	[illegible] ۲ر	[illegible] ۷ر۶ پائی	یک لکھہ [illegible] ۲ر	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۷ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۰ر	یک لکھہ [illegible] ۹ر	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر۳ پائی	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۶ر۵ پائی
فوج	[illegible] ۱۲ر۳ پائی	[illegible] ۱۲ر۶ پائی	[illegible] ۷ر۳ پائی	[illegible] ۶ر	[illegible] ۴ر۳ پائی	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۵ر۹ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۰ر۹ پائی	[illegible] ۶ پائی
پولیس	یک لکھہ [illegible] ۸ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۱ر۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۶ر۶ پائی	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible] ۱۱ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۳ پائی	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]
پینشن	[illegible] ۶ر۵ پائی	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۳ پائی	[illegible] ۱۱ر۲ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مد مصارف	سمت ۱۹۲۱	سمت ۱۹۲۲	سمت ۱۹۲۳	سمت ۱۹۲۴	سمت ۱۹۲۶	سمت ۱۹۲۷	سمت ۱۹۲۸	سمت ۱۹۲۹	سمت ۱۹۳۰	سمت ۱۹۳۱
طویلہ فیلخانہ شترخانہ	[illegible] ۲ر۹ پائی	[illegible] ار۲ پائی	[illegible] ۲ر۹ پائی	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۴ر	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۵ر۹ پائی	[illegible] ار	[illegible]
شعبۂ تعلیم	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۱ر۶ پائی	[illegible] ۳ر۹ پائی	[illegible] ۱۳ر۳ پائی	[illegible] ۳ر۹ پائی	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۵ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۹ پائی
شعبۂ حفظان صحت	[illegible] ۷ر	[illegible] ۳ر	[illegible] ۷ر۹ پائی	[illegible] ۸ر۹ پائی	[illegible] ۹ر۹ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible] ار۳ پائی	[illegible] ۷ر۹ پائی	[illegible] ۶ر
تعمیرات	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۳ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ار۶ پائی	[illegible] ۱۴ر۹ پائی	بشمول تعمیرات مفید عام	[illegible] ۱۰ر۹ پائی	[illegible] ۴ر
سائر خرچ	[illegible] ۴ر	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۶ پائی	[illegible] ۵ر	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۳ر۳ پائی	[illegible]
وکلاء وغیرہ مقدمات علاقہ غیر	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ار۳ پائی	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۳ر۳ پائی	[illegible] ۷ر۳ پائی	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر۳ پائی	[illegible] ۹ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر۳ پائی

مد مصارف	سمت ۲۱ ۱۹	سمت ۲۲ ۱۹	سمت ۲۳ ۱۹	سمت ۲۴ ۱۹	سمت ۲۶ ۱۹	سمت ۲۷ ۱۹	سمت ۲۸ ۱۹	سمت ۲۹ ۱۹	سمت ۳۰ ۱۹	سمت ۳۱ ۱۹
مصارف سررشتہ ڈیوڑھی	یک لکھہ [illegible] ۱۵ر۹ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۴ر۹ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۶ر۶ پائی	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۳ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۳ر۳ پائی	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۷ر۳ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۵ر۳ پائی
تقاوی کاشتکاران	[illegible] ۲ر	[illegible] ۸ر	[illegible] ۸ر	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۱۲ر۶ پائی	[illegible] ۸ر	[illegible] ۹ر۳ پائی	[illegible] ۳ر	[illegible] ۱۴ر۳ پائی	[illegible] ۱۴ر۹ پائی
قرضہ	[illegible] ۸ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۶ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۹ر۹ پائی	[illegible] ۱۵ر۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر	•	•
میزان	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۹ر	[illegible] ۱ر۶ پائی	[illegible] ۴ر۹ پائی	[illegible] ۳ر۳ پائی	[illegible] ۹ر۵ پائی	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۱۲ر۹ پائی

فہرست سرداران و افسران سررشتہ جات و اہلکاران راج بھرتپور بہ تصحیح فہرست مشمولہ رپورٹ ۱۸۷۰-۷۱ء

عہدہ و خدمت	نام	قوم	کیفیت
-	فوجدار دولت سنگھ	جاٹ	جاگیردار پرگنہ بلب گڈہ
منتظم ڈیوڑہی	دہاؤ گلاب سنگھ	گوجر	دہاؤ مہاراجہ صاحب بہادر
منتظم کوٹہی خاص و مستریخانہ	بخشی سانول سنگھ	ایضاً	عدم موجودگی مہاراجہ صاحب میں محکمہ اجلاس خاص کا کام کرتے ہیں
سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم و جیلخانہ	بابو بہولاناتھ داس	بنگالی کایتھ	اتالیق مہاراجہ صاحب بہادر
پنجہزار راج و افسر پائیگی	فوجدار پدم سنگھ	گوجر	
ایضاً	بخشی گنگا رام	ایضاً	
پنجہزار راج و افسر رسالہ	مصر رادہارون	برہمن	
پنجہزار و وکیل متعینہ ایجنسی راجپوتانہ آبو	دیوان جانی بہاریلعل	ایضاً	
پنجہزار و افسر رسالہ	فوجدار بختاور سنگھ	ایضاً	
ایضاً	رسالدار کاشی رام	ایضاً	
پنجہزار و افسر رسالہ جات وغیرہ	کرنل سری رام	جاٹ	
دہاؤ مہاراج کنوار صاحب و افسر رسالہ جات و افسر اسامیان	دہاؤ زور آور سنگھ میجر	گوجر	
کپتان رسالہ جات	میر قاسم علی	سید	
ایضاً	کپتان رگھناتھ سنگھ	برہمن	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
ایضاً و منتظم کارخانہ	کپتان رام بچل	برہمن	
ایضاً و منتظم باگرد گاوخانہ	لالہ نراین سنگہ	گوجر	
کپتان توپخانہ	لالہ بہنے سنگہ	ایضاً	
کپتان راج پلٹن و خاص غول	فوجدار دیبی سنگہ	جاٹ	
کپتان شیو پلٹن	بخشی گوبند سنگہ	گوجر	
کپتان شنکر پلٹن	کپتان نراین سنگہ	ایضاً	
کپتان مہاراج پلٹن	چودھری گنگا بخش	جاٹ	
کپتان بشمبہر پلٹن	لالہ کرن سنگہ	گوجر	
کپتان لچھمن پلٹن متعلق عہدہ دیوانی شہر	فوجدار گنگا بخش	ایضاً	
رسالدار سواران	نتھو رام	ایضاً	
ایضاً	نول سنگہ	ایضاً	
ایضاً	چیرن سنگہ	جاٹ	
ایضاً	شیر سنگہ	ایضاً	

عہدہ و خدمت	نام	قوم	کیفیت
رسالدار سواران	کلیان سنگہ	جاٹ	
ایضاً	اجے رام	ایضاً	
ایضاً	چودہری جگلکشور	ایضاً	
ایضاً و مہتمم خزانہ	پروہت چتربہوج	برہمن	
رسالدار سواران	بخشی رام بہل	گوجر	
رسالدار پیادگان	ٹہاکر پرتاب سنگہ	جاٹ	
ایضاً	راجہ ترہبی سنگہ	ایضاً	
ایضاً	لالہ مکند سنگہ	گوجر	
داناد کش	مصر نیت رام	برہمن	
پنڈت	بہٹ درگا پرشاد	ایضاً	
مترجم انگریزی	لالہ بنسی دہر	سرہال	
ڈپٹی کلکٹر	پنڈت کشن لال	سوربج دوج	
سر دفتر ہندی	دیوان سردار سنگہ	بقال	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
سر دفتر فارسی	دیوان رام کشن	سورج ونج	
منتظم رایہ	پنڈت ہیرالال	کشمیری	
مہتمم توشہ خانہ	منشی بشیشر دیال	ڈھوسر	
عدالتی شہر راج و مہتمم مدات	جالا سہاے	کایتھہ	
عدالتی دیگ و ضلع سیوات	سید محمد حسین	سید	
تحصیلدار دیگ	محمد قادر سلطان	پٹھان	
تحصیلدار کہیر	ایضاً	"	
تحصیلدار گوپال گڈھ	پنڈت جیا لال	کشمیری	
تحصیلدار کامہ	دیوان سکھہ رام	برہمن	
تحصیلدار پہاڑی	لالہ نراین پرشاد	کایتھہ	
تحصیلدار نگر	لالہ سوبہا رام	برہمن	
تحصیلدار بیانہ	لالہ رادہا دیال	کایتھہ	
تحصیلدار بھوساور	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
تحصیلدار وزیر	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	
تحصیلدار اکھے گڑھ	فوجدار رام نراین	برہمن	
تحصیلدار اوجین	لالہ ٹیکم سنگھ	جاٹ	
تحصیلدار رو بیاس	دیوان چرنجی لال	سرسال	
منتظم فوجداری لشکر مشمولہ تنور	شیخ محمد جعفر	شیخ	
افسر شاگرد پیشہ ورسالہ	داروغہ لایق رام	برہمن	
افسر شکارگاہ	فوجدار گرور سنگھ	گوجر	
وکیل متعینہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی	پنڈت بشن لال	کشمیری	
وکیل متعینہ متھرا	پنڈت آنند لال	ایضاً	
وکیل متعینہ آگرہ	چوبے چتربھوج	برہمن	
وکیل متعینہ ایجنسی جیپور	منشی دوارکا پرشاد	سورج دوج	
داروغہ جیلخانہ	انندی لال	برہمن	

دیوان جانی بہاری لال صاحب

اس راج مین دیوان جانی بہاری لال صاحب پنچسردار راج وکیل متعینہ ایجنسی
راجپوتانہ مقام آبو مجموعہ کمالات ہین کہ اونکے اوصاف و اخلاق کو مفصل لکہنا
واجبات سے ہے قوم سے ناگر برہمن متوطن قدیم ملک گجرات ہین مگر حال مین
مدت العمر بلکہ پشتہاپشت سے آگرہ و بہرتپور مین رہتے ہین آگرہ گورنمنٹ کالج مین
تحصیل کرکے علوم فارسی و انگریزی عربی و سنسکرت مین انتہادرجہ کی
استعداد حاصل کی ہے اور عمدہ تصنیفات مثل قواعد زبان انگریزی و سنسکرت
و فارسی نظم اردو مین مکارم راضی و دلارام راضی کہ شیخ سعدی شیرازی
کی گلستان و بوستان کی اردو نظم مین ترجمہ ہین اور نظم اردو انوار سہیلی
اور ایک بہت ضخیم کتاب قواعد عربی کی احاطہ تحریر مین لاکر مشہور زمان
و زندۂ دوام ہوئے ہین ہمیشہ معزز عہدون پر ممتاز رہ کر لیاقت و دیانت
داری سے ہر ایک کام کو بہ اسلوبی تمام انجام دیا اور حسن سلوک و راستبازی
سے ہر ایک شخص کو جس سے ملنے کا اتفاق ہوا محظوظ و مشکور رکہا ؛

اول حسب الحکم مسٹر جی اس لوک صاحب سکرٹری لوکل کمیٹی بنارس مورخہ
۲۲-اپریل سنہ ۱۸۶۱ بعہدہ مدرسی زبان اردو برینچ سکول بنارس مین
مقرر ہوئے تہے مگر اوسی اثنا مین وہان مدرسون کیواسطے باوجودیکہ
ہر ایک بعد امتحان مقرر ہوتا تہا امتحان دینے کا حکم ہوا اسپر ایک قصیدہ
اردو بحضور جان میور صاحب پرنسپل بنارس کالج باستدعاے معافی امتحان

۵ ہوگئے اور ۶۲ رجمنٹ پیادگان

بامنظوری استعفا پیش کرکے نوکر ہوئے وہان صاحبان انگریز

ہندوستانی مین بعہدہ منشی ہماونی کو علوم فارسی و ہندی و اردو پڑھا

افسر پلٹن و دیگر صاحبان انگریز

تعلیم کرکے اسناد سفید بطور وثیقہ خوشنودی مزاج و تصدیق

لیاقت چلنی و استعداد — علوم انگریزی و فارسی و ہندی و تحریر

طریقہ تعلیم حاصل کرنے

تفصیل اسناد — ان جانی بہاری لال صاحب جو مقامات بنارس و

مرزاپور و چنار — کر حاصل ہوئی ہین

نام صاحب جنکی دی ہوئی سند ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جے ایس تامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ پیادگان	۲۴- جون سنہ ۱۸۴۵	چنار
فرینسس جی ساؤتھم صاحب	ایضاً	یکم اکتوبر سنہ ۱۸۴۵	مرزاپور
ای اس ریلس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ ”	” - جنوری سنہ ۱۸۴۶	”
جان لیوس صاحب	انسائن رجمنٹ ”	یکم فروری سنہ ۱۸۴۶	”
ڈلاسٹن صاحب	.	۲- فروری سنہ ۱۸۴۶	”
ڈبلیو آر کوپر صاحب	.	۱۴- اپریل سنہ ۱۸۴۶	بنارس
سی ایچ ڈکنس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ پنجم	۲۶- مئی سنہ ۱۸۴۶	”
ڈبلیو ایچ ناس صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۴- اگست سنہ ۱۸۴۶	”
لفٹنٹ جی ایم تامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲- ستمبر سنہ ۱۸۴۶	مرزاپور

نام صاحب جنکی دستخطی ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جی ایف میکنڈو صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	بنارس
ایچ جی ہاس صاحب	انسائن ۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	"
ڈبلیو سی میکڈوگل صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۱- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	"
ڈبلیو ایچ ہاس صاحب	۵۶ رجمنٹ	۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۴۶	"
لفٹنٹ جونسٹون صاحب	۶۲ رجمنٹ	۴- مارچ سنہ ۱۸۴۷	ڈہاکہ
جان ایم ٹریڈر صاحب	اسسٹنٹ سرجن ۶۲ رجمنٹ	۱۶- اگست سنہ ۱۸۴۷	"
کپتان ٹرولوپ صاحب	مترجم ۶۲ رجمنٹ	۲۶- جولائی سنہ ۱۸۴۸	"
ہنری وایز صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲۴- اکتوبر سنہ ۱۸۴۸	"
سیلی صاحب	"	۳۰- اکتوبر سنہ ۱۸۴۸	"
ہنری ارسکن صاحب	"	۲۸- جولائی سنہ ۱۸۴۹	اٹاوہ
کرنل ہمبرٹن صاحب	"	یکم نومبر سنہ ۱۸۴۹	"
انسائن لیوہن صاحب	"	۲۰- نومبر سنہ ۱۸۴۹	مین پوری
ہنری ارسکن صاحب	"	نومبر سنہ ۱۸۴۹	اٹاوہ
لفٹنٹ لیمب صاحب رمسے صاحب ایجوٹنٹ لیوہن صاحب	"	۲- فروری سنہ ۱۸۵۱	"

۱۷- اپریل ۱۸۵۲ء کو مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب نے بدرپیشی ضرورت قیام جانی بانکے لال صاحب وکیل بہرت پور مین دیوان جانی بہاری لال صاحب کو باجراے خریطہ اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ایجنسی راجپوتانہ مین نائب وکیل مقرر کیا کہ آبو مین جاکر مصروف بکار ہوئے اور پلٹن کی نشی گری سے مستعفی ہوئے۔

آبو مین بہی صاحبان انگریز کو زبان فارسی و ہندی و اردو پڑہانے کا شغل جاری رہا کہ صاحبان مفصلہ ذیل سے اسناد اوستادی حاصل کین

نام صاحب	تاریخ	مقام
ڈی پولوک صاحب......	۱۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء.....	آبو
ڈبلیو گیلوے صاحب انجینر	۲۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء.....	"
برن صاحب مصور.....	نومبر ۱۸۵۴ء.......	"

بعد انتقال مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب اور جانی بانکے لال کے ۱۸۵۵ء مین میجر مارسین صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج نے بوجہ اوس ناراضگی کے کہ جانی بانکے لال سے تہی ملازمان متعینہ خدمت جانی بہاری لال صاحب کو بوجہ غیر ضروری و بلاضرورت ہونے کے برخاست کرکے اون سے حساب مصارف زمانہ جانی بانکے لال کا مطالبہ کیا چونکہ جانی بانکے بہاری لال صاحب نے انگریزی فوج کی بیش قرار نوکری کو چہوڑکر بیس روپیہ ماہوار کی نائب وکالت علاوہ قدامت کے صرف اسی فایدہ کی نظر سے منظور کی تہی کہ اس مین

سواریان اور خدمت کے آدمی سرکار سے متعین تھے اور حکم منظوری خاص مہاراجہ صاحب مرحوم سے مقرر ہوئے تھے اونہون نے ملازمون کے بحال رہنے کی درخواست کی اور چونکہ جانی بانکے لال کے مصارف مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی توجہات و دریا دلی سے ایسی بعید و لا انتہا تہے کہ اون کا حساب نہ کبھی داخل ہوا اور نہ کسی کو معلوم تہا جانی بہاری لال صاحب نے براہ واجب داخلا حساب سے انکار مگر بصورت موجودگی تب کراد دینے سے اقرار کیا میجر مارین صاحب نے اونکی تحریر پر کچھہ التفات نکیا تب مجبور کرنل سر ہنری لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عرض حال کیا چونکہ کرنل صاحب اون کے اوصاف و عادات سے بخوبی واقف تہے اونہون نے باجرار روبکار مندرجہ ذیل میجر مارین صاحب کو ہدایت کی کہ دیوان جانی بہاری لال کو کسی معقول عہدہ پر مقرر کرین ؛

روبکاری محکمہ ایجنسی دارالخیر اجمیر باجلاس کرنل سر ہنری
منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
واقعہ ۷ - جون سنہ ۱۸۵۵ء

آج کیفیت مرسلہ جانی بہاری لال نایب وکیل راج بہرتپور مع نقل کیفیتہاے گذرانیدہ محکمہ ایجنسی راج بہرتپور اور اونکے جوابات کے مشعر حال اپنے اور تفصیل استحقاق ملازمی راج کے موصول ہوئی ؛

جو بملاحظہ کواغذ موصولہ ہماری دانست مین کوئی قصور نسبت موحی الیہ ثابت نہین ہے اور ذمہ داری حساب متعلقہ جانی بانکے لال بہی مشارالیہ

علاقہ نہین رکہتے اور ہمنے اوسکو دیکہا ہے کہ بہت ہوشیار ہے بلکہ ایسا ہوشیار
ہندوستان مین کم بہم پہونچتا ہے اور نقل محکمہ ایجنسی مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۵۵ء
سے بہی واضح ہے کہ صاحب ایجنٹ بہادر نے بہی بحال رہنے مین مشارالیہ
کے کچہہ مضایقہ نہین سمجہا ہے اس صورت مین ماموری جانی بہاری لال
کی کسی کام پر راج سے مناسب ہے اسواسطے

حکم ہوا کہ

نقل کیفیت جانی بہاری لال بدین مراد بذریعہ اس روبکار کے بخدمت صاحب
ایجنٹ بہادر راج بہرتپور مرسل ہو کہ اگر صاحب ممدوح کی مرضی ہو تو بہاری لال
کو واسطے کار وکالت کے بطور نائب وکیل یہان روانہ فرما دین اور اگر
اوسکا وہان ہی رکہنا مناسب جانین تو کوئی نوکری نامزد اوسکے فرما دین
اور درصورتیکہ یہان کار وکالت پر بہیجین تو بعوض بیٹہیا اور کل حقوق
دیگر کل تنخواہ مشارالیہ بمقدار سو روپیہ کے معین کرین اور بارہ سپاہی
راج کے اور شتر باربردار ساتہہ دئے جاوین اور اگر وہان نوکری معین
کرین تو بہی سو روپیہ تنخواہ دین غرضکہ بہر دو حال مشاہرہ اوسکا سو روپیہ
سے کم نہو اگر زیادہ ہو مضایقہ نہین ❊

بلکہ میجر موریسن صاحب نے کہ اونکو کرنل لارنس صاحب سے بہی گونہ رنج تہا
اس حکم کی یہہ تعمیل کی کہ جانی بہاری لال کو تحصیل پہاڑی کی پیشکاری پر
بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیا وے اس عہدہ کو نامنظور کرکے
کرنل صاحب کی خدمت مین بمقام آبو چلے گئے اونہون نے بعطائے سند

مندرجہ ذیل اونکو اپنے محکمہ مین نایب منشی مقرر کیا ٭

رفعت و عوالیمرتبت جانی بہاری لال بعافیت باشند۔

از تاریخ یکم جنوری سنہ حال آن رفعت مرتبت را بعہدہ نیابت دوم میر منشی ایجنسی ہذا بطور قایم مقام مقرر و ماموری کردہ شدمی باید کہ از امور ممنوعہ محترز و مجتنب بودہ کار سرکار بہوشیاری و دیانت داری انجام میکردہ باشند بعد یکماہ درصورت ثبوت حسن لیاقت پروانہ استقلال عطا خواہد شد ٭ المرقوم سوم جنوری ۱۸۵۶ء

اس زمانہ مین اونہون نے صاحبان مندرجہ ذیل کو علوم فارسی و ہندی و اردو پڑہائی اور اون سے عمدہ اسناد حاصل کین ٭

گولڈफील्ड	آبو	۱۴- اکتوبر ۱۸۵۶ء	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	کپتان اولڈ فیلڈ صاحب
अस्टराहम	؍؍	۲۷- ۱۸۵۶ء	۲۵- رجمنٹ پیادگان بنگالہ	اوسٹراہم صاحب ۔۔۔۔
लारेंस	اجمیر	۸- مارچ ۱۸۵۸ء	سول سرونٹ	مسٹر اسے جی لارنس صاحب
इबटन	؍؍	یکم جنوری ۱۸۵۸ء	سرجن ایجنسی	ڈاکٹر ابڈن صاحب ۔۔۔
रोबर्टस	کوٹہ	۱۷- اپریل ۱۸۵۸ء	کمانڈنٹ کوٹہ فیلڈ فورس	میجر جنرل روبرٹس صاحب ۔
क्लीफोर्ड	آبو	۴- اکتوبر ۱۸۵۸ء	ماسٹر لارنس سکول	مسٹر کلیفورڈ صاحب ۔۔۔
डन	؍؍	۷- اکتوبر ۱۸۵۸ء	۸۹ رجمنٹ گورہ	لفٹننٹ ڈن صاحب ۔۔۔
वेलन	؍؍	۹- اکتوبر ۱۸۵۸ء	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	کپتان ٹوبلیلیج ہیلن صاحب
	؍؍	۹- اکتوبر ۱۸۵۸ء	قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل	جنرل جارج لارنس صاحب

بتاریخ ۴- اکتوبر ۱۸۵۹ء حسب سفارش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
بہہ پردانی یعنی وزارت راج کچھہ مقرر ہوئے وہان کی کارگذاری میں
جو اسناد حاصل ہوئین اونکی نقل کیجاتی ہے -

چٹھی کپتان شورٹ صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کچھہ
مورخہ ۲۵- مئی ۱۸۶۰ء

شروع سال مین جب مین غیر حاضری کرنل مٹ ویلیمن صاحب مین بطور
قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ کچھہ کام کرتا تہا اور بعد ازان جب سے اسسٹنٹ
پولٹیکل ایجنٹ ہون مجھکو دیوان جانی بہاری لال کی عمدہ خدمتون کا
اور اونکے مستحسن انتظام سے ملک کچھہ کو فایدہ پہونچا ہے اوسکا حال معلوم
ہوا ہے ❊

مین کمال خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہندوستانی شریفون مین ایسے
دانشمند اور صاف گو لوگ بہت کم ہوتے ہین اور اعتبار کے عہدہ کے
لایق اون سے بہتر کوئی نہین ہوسکتا اگر بیماری یا کسی اور وجہہ سے اونکو
کچھہ چہوڑنا پڑے تو امید ہے کہ اونکو بذریعہ اس حسن خدمت کے اپنے وطن
سے قریب تر اچھی نوکری ملجاویگی ❊

انتخاب دفعہ ۲ مراسلہ گورنمنٹ بمبئی بنام صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھہ
نمبری ۲۸۵۵ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۶۰ء

اس مراسلہ کے ذریعہ سے مین حسب الحکم آپ سے درخواست کرتا ہون
کہ آپ دیوان بہاری لال کو مطلع کردین کہ جس لیاقت وتندہی سے اونہون

اس خدمت عظیم کو انجام دیا ہے اوس سے گورنمنٹ بہت خوش ہے —

انتخاب دفعہ رزولیوشن گورنمنٹ بمبئی مورخہ ۱۹ - فروری ۱۸۶۱ع

اد نرایبل نواب گورنر صاحب بہ اجلاس کونسل فرماتے ہین کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیوان بہاری لال کو مطلع کردین کہ شہادت کرنل ٹرویلین صاحب سے گورنمنٹ کو آپ کی لیاقت و تندہی کا حال جس سے آپ نے اس بڑی عہدہ کی خدمتون کو انجام دیا ہے دریافت ہو کر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے ؛

چٹھی کرنل ٹرویلین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھہ بنام

دیوان جانی بہاری لال مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۶۱ء

مقام بھوج

مین بہت خوشی سے آپکو اطلاع دیتا ہون کہ مراسلہ اسمی گورنمنٹ بمبئی نمبری ۲۶ مورخہ ۱۷ - نومبر گذشتہ مین جناب ملکہ عالیہ کے سیکرٹری سلطنت ہندوستان نے تحریر فرمایا ہے کہ متعلقان راج کا انتظام بہت عمدہ ہوا ہے اور اوس سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و دیگر شرکاء انتظام کی کارگذاری کہ اونمین سے مقدم دیوان بہاری لال ہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اوس نے بہت مستعدی سے بیش بہا مدد دی ہے تحسین و آفرین کے لائق ہے ؛

تاریخ ۶ - جنوری ۱۸۶۱ء کو عرضی استعفا داخل کرکے فارغخطی دستخطی مہاراجہ دہراج مرزا مہاراؤ پراگمل صاحب بہادر والی کچھہ مورخہ ۹ - جنوری ۱۸۶۱ء حاصل کیا — سارٹیفکیٹ دستخطی کرنل ٹرویلین صاحب پولٹیکل ایجنٹ

راج کچھہ مورخہ ۶ - مارچ ۱۸۶۱ء مقام بھوج

دیوان بہاری لال نتہنی رام نے اکتوبر ۱۸۵۸ء سے فروری ۱۸۶۱ء تک
جس زمانہ مین گورنمنٹ نے واسطے انصرام کار و بار راج کے بہ تحت صاحب
پولیٹکل ایجنٹ جلسہ منتظمان مقرر کیا راج کچہہ کے دیوانی کے عہدہ کا کام انجام
دیا ہے اس زمانہ مین مجہکو اونکی نیک چلنی اور خوش لیاقتی کے امتحان کا
اتفاق ہوا ہے مین اوسکی تصدیق دفعہ چہارم اپنے مراسلہ اسی گورنمنٹ
مورخہ ۲۷ - جون ۱۸۶۰ء کے جلسہ مذکور کے فسخ ہونے پر ارسال ہوا تہا
نقل کرنے سے بہتر اور کسیطرح نہین کر سکتا ہون ؛
دفعہ ۴ - دیوان بہاری لال نے مجہکو ہمیشہ بہت مستعدی سے مدد دی ہے
اور انتظام کے عمدہ نتایج سررشتہ مال و دیگر صیغہ جات مین اونکے ادیانت
اور راست بازنگرانی سے حاصل ہوئے ہین ؛
بہاری لال کی خدمات ریاست کچہہ کی جناب ملکہ عالیہ کے سیکرٹری اعظم سلطنت
ہندوستان نے اور گورنمنٹ بمبئی نے بہت تعریف لکہی ہے اونمین سے
مقدم یہہ تہی کہ اوس نے مہاراؤ صاحب ویسل جی مرحوم اور اونکے خلف
کلان مہاراؤ صاحب حال کے درمیان کہ باہم چند سال تک نفاق رہا
تہا صلح کرائی اور دربار اور بعض سرداران ملک کے درمیان رفع نزاع
کرایا ہے ؛
اب دیوان بہاری لال اپنے عہدہ سے مستعفی ہوکے آگرہ کو معاودت کرنیوالے
ہین اسواسطے یہہ سارٹیفکیٹ دیا گیا ہے ؛
کچہہ سے مستعفی ہونے کے بعد دیوان جانی بہاری لال صاحب بموجب پسند مذ

ذیل بعہدہ وکالت راج مقرر ہوئے ؛

کیفیت از محکمہ ایجنسی راج بھرتپور باجلاس کپتان والٹر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
راج موصوف بنام دیوان جانی بہاری لال مرقومہ ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء

حسب روبکار امروزہ بمنظوری جناب صاحب والا شان ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کے بنظر ہوشیاری وکارگذاری سابقہ تمہاری تقرری اوپر عہدۂ وکالت صدر بمشاہرہ تین سو روپیہ ماہواری سوائے سواری ودیگر لوازمہ ہمراہی راج سے تاریخ پندرہوین اکتوبر سنہ حال سے عمل مین آکر دیوانان دفتر کو واسطے اجرائے تنخواہ اور بعد بھیجنے لوازمہ سواری وغیرہ پاس تمہارے بمقام اجمیر لکھا گیا ہے اور تمکو لکھا جاتا ہے کہ تقرری اپنے سے مطلع ہو کر کیفیت ہذا سنداً اپنے پاس رکھو اور امور متعلقہ اپنے کو بہ آئین بہتر انجام دیتے رہو ؛

تفصیل سواری واسباب

فیل	اسپ	رتھ	پالکی	شتر سواری
یک زنجیر	دو راس	یکمنزل	یکمنزل	دو مہار
چوبدار	متصدی	خدمتگار وغیرہ	سوار	پیادہ
یک نفر	یک نفر	شش نفر	۲ نفر	۳ نفر

خیمہ وخلاصی وباربرداری بتعداد مناسب ؛

انہین ایام مین کتاب نگار ریاضی ترجمہ نظم گلستان سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی مین پسند ہوکر پروانہ صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵- ستمبر سنہ ۶۹ء مشعر تحسین وآفرین وخرید سو جلد کتاب حصول

۱۵- اپریل سنہ ۶۴ء کو جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے وقت تشریف بری ولایت کے ایک چٹھی بطور سند کارگذاری عطا کی ہے

کی نقل لکھی جاتی ہے ؛

مین دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بھرت پور کو سالہا سال سے جانتا ہون اور اب روانگی انگلستان پر اونکی لیاقت وقابلیت وایمانداری کی بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہون ؛

اول وہ یہان نائب وکیل مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور مقرر ہوکر آئے تھے اوس عہدہ پر تین برس تک رہے بعد ازان کرنل سر ہنری لارنس صاحب نے کہ اونکی خوش چلنی اور حسن لیاقت کی بہت قدر کرتے تھے اونکو عہدہ نائب منشی محکمہ ایجنسی پر مقرر فرمایا اس عہدہ کے تین اخیر سال کی کارگذاری سے اونہون نے مجھکو بھی بہت خوش رکھا جب کرنل ٹریولین صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھ نے مجھ سے ایک لایق شخص دیوانی کچھ کیواسطے بھیجنے کی درخواست کی مین نے اونکو بھیجا وہان اونکو پیشگاہ صاحب سکرٹری ہندوستان وگورنمنٹ بمبئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے جو اسناد واحکام حاصل ہوئے ہین اون سے ثابت ہے کہ اونہون نے اوس کام کو جیسے مجھے امید تھی اوسی خوبی سے انجام دیا ہے نقل عہدہ کے تین سال کی کارگذاری

کے بعد وے اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہین ٭

کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے عہد مین راجپوتانہ گورنمنٹ گزٹ جاری ہوا اوسکا اہتمام حسب فرمایش صاحب موصوف مدت دراز تک دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کیا اور اخیر مین کرنل صاحب سے اس کارگذاری کے جلدو مین سند خوشنودی مزاج مورخہ ۱۸- نومبر سنہ۱۸۶۹ء حاصل کی ٭

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی مین کتاب دلارام راضی نظم ترجمہ بوستان بھیجا گیا تہا اوسکی تعریف و قدردانی اور اظہار خوشنودی مزاج نواب لفٹننٹ گورنر صاحب مین مسٹر کیمسن صاحب دائرکٹر سرشتہ تعلیم نے چٹھی مورخہ ۷- اگست سنہ۱۸۷۲ء بھیجی ٭

بتاریخ ۲۱- جون سنہ۱۸۷۳ء کرنل برو کس صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنے سارٹیفکیٹ مین تحریر کیا ہے کہ۔

ہر ایک انگریزی افسر راجپوتانہ کو دیوان جانی بہاری لال کی خوش چلنی ولیاقت و علو حوصلگی کا حال معلوم ہے راج کچہہ کے وزیر رہنے کے بعد وے الوہین راج بھرتپور کے وکیل مقرر ہوئے اور کونسل راج بھرتپور کے ممبر بھی ہین کرنل سر ہنری لارنس صاحب اونکو بہت اچھا سمجھتے تھے اور بعد ازان جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوتے گئے ہر ایک کی اونکی نسبت وہی راے ہے میری راے مین بہاری لال نہایت لیق اور ہوشیار ہندوستانی شریفون مین سے ہے اور بطور عالم ہندوستانی و فارسی زبانون کے اوس کی

بالاستحقاق بڑی نیکنامی ہے ٭
۱۸۳۳ء مین ریاست کچھ مین انتظام راج کیواسطے ہوشیار ولیق شخص کی
ضرورت ہوئی تو مہاراؤ مرزا اکل صاحب والی راج کچھ نے بنظر حسن کارگذاری
واستحقاق سابقہ دیوان جانی بہاری لال صاحب کو بتقرر سات سو روپیہ
مشاہرہ تنخواہ اور اقرار عطاے پنشن تین سو روپیہ ماہوار بعد علیحدگی کار سے
طلب فرمایا اوس زمانہ مین جو تحریرین ہوئین لکھی جاتی ہین ٭

چٹھی کرنل گوڈفیلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج کچھ اسمی کرنل
بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۳۳ء

مقام بھوج

حسب درخواست راؤ صاحب والی کچھ مین آپ کو تکلیف دیتا ہون کہ آپ مسٹر
بہاری لال ملازم راج بھرت پور کو یہان آکر عہدہ دیوانی و وزارت و مسٹر
کونسل راج کچھ پر مقرر ہونے کی اجازت حاصل ہونے مین کوشش کرین مسٹر
بہاری لال کو اسباب مین پیشتر لکھا گیا ہے اور مہاراؤ صاحب نے حسب خواہش
اوسکے مبلغ سات روپیہ ماہوار دینا اور جب وہ کام سے علیحدہ ہو تین سو
روپیہ ماہوار کی پنشن دینا منظور کیا ہے مین چاہتا ہون کہ مسٹر بہاری لال
یہان کی نوکری کیواسطے آجاوے خصوص اسوجہ سے کہ وہ چند سال پیشتر
یہان اوسی کام پر تہا اور اوسکا انتظام جہانتک مجھکو علم ہے بہت پسندیدہ
تہا امید ہے کہ آپ مجھکو اس تکلیف دہی کی بابت معاف کرینگے کہ مہاراؤ صاحب
کو کمال خواہش ہے اور علاوہ اسکے مین بھی چاہتا ہون کہ یہان کے انتظام

پرکوئی لیئق شخص مقرر ہو ؛

چٹھی کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بخدمت مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرتپور مورخہ ۱۲- جولائی ۱۸۷۳ء

مقام آبو

کرنل گوڈفیلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچہہ نے آپ کے وکیل دیوان جانی بہاریلال کے آپکی خدمت سے ریاست کچہہ مین منتقل ہونے مین کوشش کرنیکیواسطے مجھکو لکہاہے ؛

اگرچہ مجھکو اس معاملہ مین کچہہ مداخلت نہین ہے مگر صرف آپکی اطلاع کیواسطے لکہتا ہون کہ دیوان بہاری لال نے مجھسے کہاہے کہ اگر مہاراجہ صاحب بخوشی اجازت دینگے توجاونگا ورنہ یہان رہونگا ؛

امید ہے کہ آپ بہت خوش و تندرست ہین مین خیریت سے آبو پہونچ گیا ہون اور ہمیشہ آپ کی خیر و عافیت کا خواہان ہون - ان تحریرون پر دیوان جانی بہاری لال صاحب سے تحریر مین طلب کیگئی اور مہاراجہ صاحب بہادر نے جواب چٹھی مندرجہ ذیل کرنل بیلی صاحب کے نام بتاریخ ۱۳- جولائی بہیجی

چٹھی اسمی کرنل بیلی صاحب

آپکی چٹھی مورخہ ۱۲- ماہ حال مشعر اسکے کہ کرنل گوڈفیلو صاحب نے دیوان جانی بہاری لال کے اس راج سے راج کچہہ مین تبدیل ہونیکے باب مین لکہاہے وصول ہوکر بہت خوشی حاصل ہوئی ؛

جواب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ دیوان جانی بہاری لال اس راج کے قدیم ملازم ہین اور ہمارے والد مرحوم کے زمانہ سے کمال دیانتداری

اور صداقت سے نوکری کرتے رہے ہین ؛
مین نہین چاہتا کہ ایسے قدیم تجربہ کار و معتمد ملازم کی خدمتون سے ریاست
محروم کیجاوے آپکے دریافت حال خیریت کا بہت شکر گذار ہون اور
بخوشی اطلاع دیتا ہون کہ مین بہت خوش ہون اور آپ کی تندرستی و
خوشنودی کا خواستگار ہون —
اور ہمدران حال مہاراجہ صاحب بہادر نے دیوان جانی بہاری لال
کے نام شقہ حسب مضمون مندرجہ ذیل صادر فرمایا ؛
اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری صاحب وکیل پیشکار راج بہترو حفظہ
عرضی آپ کی مورخہ ۱۲ - جولائی سنہ حال نقل عرضی موسومہ مہاراؤ صاحب بہادر
والی کچھ اور ترجمہ لیکھہ دستخطی و مہری مہاراؤ صاحب بہادر موسومہ اپنے
بدین خلاصہ موصول ملاحظہ ہوئی کہ درینولا ملک کچھ مین بے انتظامی ہے
اسلیے مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھ نے بوجہہ ملازمی سابقہ میری چند
مرتبہ معرفت منشی امین محمد معتمد راناظالم سنگہ جی بلایا ہے اور شقہ عطیہ مین
نسبت میرے عہدہ دیوانی ملک کچھ اور تنخواہ سات سو روپیہ ماہانہ اور
بصورت علیحدگی کسی وجہہ مین تین سو روپیہ ماہواری پنشن تحریر ہے اور
جو عذرات درباره عدم حاضری خود بوجہہ ملازمی حضور انور بخدمت مہاراؤ
صاحب بہادر کیے گئے تو پذیرا نہو کر اب ایک چٹھی صاحب ایجنٹ بہادر سے
کرنل بیلی صاحب بہادر کے نام اس مضمون سے لکھا کر بھجوائی ہے کہ دربار
بہرت پور سے مسٹر بہاری لال کو جو اس راج کا ملازم تہا اجازت آنے

ملک کچھ کی دلادین مجھے امید ہے کہ مسٹر بہاری لال یہان کی نوکری پر بہیجا جاوے اسلیئے کہ وہ چند سال پیشتر اس عہدہ پر رہگیا ہے اور اوسکا انتظام بہت اچھا سناگیا اور امید رکہتا ہون کہ یہہ تبدیل جانے مین جو تکلیف دیجاتی ہے آپ معاف فرماوینگے کیونکہ مہاراوصاحب بہادر بہت اصرار رکہتے ہین اور مین چاہتا ہون کہ یہان کے کام پر کوئی آدمی لایق مقرر ہو *

اگر بندگان حضور سے بخوشی برس چھ مہینے کو واسطے جانے ملک کچھ اجازت ہو تو بعد کرنے انتظام ملک کچھ کے حاضر خدمت والا ہون چونکہ آپ راج کے ملازم قدیم ہین اور عہد سری داوجی مہاراج بیکنٹھ باشی سے نوکری سرکار بدیانت وہوشیاری تمام انجام دیتے رہے ہین اسواسطے ایسے قدیم تجربہ کار وخیرخواہ اور معتمد ملازم کا راج سے علیحدہ ہونا نامناسب متصور ہوکر آپکو لکہا جاتا ہے کہ نظر بر قدامت وعمدہ خدمات آپ کی علیحدگی آپ کی نوکری راج سے حضور کو منظور نہین ہے پس عزم جانے ملک کچھ کا آپ ترک کرین مرقومہ ۱۹- اگست ۱۸۷۳ع *

اسی اثنا مین بتاریخ ۲۳- اگست ۱۸۷۳ع چٹھی کرنل جی آر گوڈفیلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھ کی مورخہ ۱۷- اگست دیوان جانی بہاری لال صاحب کے نام وصول ہوئی اوسکا یہہ مضمون ہے *

عزیز من مسٹر بہاری لال - بلاشبہہ آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہاراو صاحب والی کچھ کے مین نے کرنل بیلی صاحب کو لکہا ہے کہ آپ کو راج جے پور کی نوکری سے دربار کچھ مین حسب اطمینان منتقل کرانے مین کوشش کرین

اس خط وکتابت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کرنل بیلی صاحب نے مجھکو اطلاع دی ہے کہ
مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور ایسے قدیم وتجربہ کار ومعتمد ملازم کو اپنے
راج سے علیحدہ کرنا نہین چاہتے ہین جہانتک اس باب مین میرا تعلق ہے یہہ
جواب قطعی تہا اور اگر مہاراو صاحب کو یہہ یقین ہوتا کہ آپ اب بہی بہ ایفاء
اوس اقرار کے جو عند الحاجت مہاراو صاحب کی خدمتمین حاضر ہونیکے واسطے
کیا تہا یہان آنا چاہتے ہین اور اس اقرار سے بشرطیکہ کیا گیا ہو باوجودیکہ
مہاراؤ صاحب نے آپ کی شرائط کو جو سمجہ کی نہین ہین فی الفور منظور فرمایا
ہے خلاف ورزی نچاہئے تو مین اس بارہ مین مکرر نہ لکہتا مہاراو صاحب
کو آپ کے یہان بلانیکا کمال فکر ہے اور آپ بہی راو دیرا کمل جی صاحب
سے ایسے واقف ہین کہ میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین اور مین نے جو
بذات خود آپ کے پہلے انتظام کا حال سنا ہے اوس سے مجھکو بہی کمال
شوق ہے کہ آپ یہان آجاوین لیکن چونکہ آپ کے نقصان وفایدہ کو آپ
سے بہتر اور کوئی نہین سمجہہ سکتا ہے مین یہہ نہین جانتا کہ خواہ نخواہ جیسا
مین کہتا ہون ویسا آپ کرین البتہ یہہ ضرور ہے کہ جسطرح منظور ہو تجویز قطعی
کیجاوے یعنی یہہ کہ یا تو ہم آپ کے یہان آنیکی امید قطع کر کے اپنے کام کیواسطے
کسی اور شخص کو تلاش کرین یا کسی مدت معینہ کے اندر آپ کے یہان آنیکا
انتظار کرین اسواسطے امید ہے کہ آپ بجلدی تمام کہ ممکن ہو اس خط کا جواب
لکہین تاکہ مین حسب تحریر آپ کے مہاراؤ صاحب کو اطلاع دون یا تو یہہ کہ
آپ کا آنا ممکن نہین ہے دوسرے شخص کی تلاش کرین یا یہہ کہ آپ عنقریب

آئے ہین انتظار کرین ۞

بعد وصول اس چٹھی کے دیوان جانی بہاری لال بیس روز کی رخصت حاصل کرکے بہرت پور سے کچھہ کو گئے اور صلاح و مشورہ و عمدہ تدبیرات سے مہاراؤ صاحب کو انتظام راج مین مدد دی مہاراؤ صاحب نے اونکے ایام رخصت کو عرصہ قلیل تصور کرکے اونکو زیادہ قیام کی اجازت ہونے کیواسطے مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور کی خدمت مین بعبارت ذیل خریطہ تحریر کیا ۞

مہاراجہ صاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای حال مخلصان سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر محبت مظاہر گردانیدہ می آید کہ چٹھی بخشی ساونل سنگہ جی کی بنام راناظالم سنگہ جی وصول ہوئی اوسمین دیوان جانی بہاری لال جی کو دستدار کی پاس حاضر ہوجانے کیواسطے بیس دن کی رخصت ملنے کا حال تحریر کیا اور دیوان جی یہان آگئے مگر چونکہ یہہ مدت بہت قلیل ہے اس عرصہ مین جس کام کیواسطے دیوان جی کی یہان ضرورت ہے سوانجام نہین پاسکتا اسلئے آن مشفق کو تکلیف دی جاتی ہے کہ براہ مہربانی دیوان جی کو اسقدر رخصت عنایت فرماوین کہ جس عرصہ مین یہہ کام انجام پاسکے اگرچہ اسکے پہلے آپ سے رابطہ رسل رسایل نہین ہے مگر آپ کے حسن اخلاق پر جسکے اوصاف منشی امین محمد کی زبانی سن لئے ہین آسرے نظر رکھہ کے یہہ تحریر کی ہے امید قوی ہے کہ اس کی منظوری مین ایسی ضرورت کے وقت مین مخلص کو ناامیدی حاصل نہو گی کہ بمقتضا محبت

و دوستداری بہی ہے زیادہ ایام جمیعت وشادمانی بکام باد مرقوم ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع ٭

اور اسیطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے چٹھی منقولہ ذیل تحریر کرائی ٭

شفقت فرمای من

آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہاراؤ صاحب عنایت فرماے والی کچھہ کے مین نے کرنل پیلی صاحب کو لکہا تہا کہ آپ کے ملازمون مین سے ایک شخص کے اس ملک مین راج کچھہ کے بہت معزز اور ذمہ ور عہدہ پر منتقل ہوجانے مین کوشش کرین اوسکے جواب مین آپکی طرف سے یہہ لکہا آیا کہ آپ کو یہہ امر منظور نہین ہے کہ راج بہرت پور قدیم وتجربہ کار ومعتمد ملازم مثل دیوان جانی بہاری لال کی خدمتون سے نقصان کا متحمل ہو مجہکو یہہ معقول جواب قبول کرنا پڑا اور اگر مہاراؤ صاحب جنکو عمدہ وزیر کے بہم پہونچانے مین بڑی مشکل درپیش ہے اصرار نکرتے تو مین اسباب مین نہ لکہتا ایک چٹھی دیوان جانی بہاری لال کو قطعی جواب لکہنے کیواسطے بہیجی تہی یقین ہے آپ نے ملاحظہ فرمائی ہوگی اب میری امید کے خلاف بہاری لال یہان آگئے ہین اور مہاراؤ صاحب براہ واجب اونکو یہان رکہنے کی خواہش رکہتے ہین پس حسب خواہش اونکے مین آپکو تکلیف دیتا ہون اور اس تکلیف دہی کا عذرخواہ ہوکر یقین کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو آپ بالکل بنظر فایدہ ریاست کے جسکا مین بدل خیرخواہ ہون اور چاہتا ہون کہ ایسے مستعد وزیر کے انتظام مین سیر دیکہا وے جسکی خدمتین علاوہ اسکے کہ صرف آپ

کی قدردانی کی تحریر سے ہندوستانی ریاست کیواسطے بہت مفید و پسندیدہ
ہین یہان کے امتحان سے بہی بہت عمدہ ثابت ہو چکے ہین تصور فرماوینگے؛
آپ کے راج مین ایسے اشخاص کا جیسے دیوان جانی بہاری لال نوکر ہونا
بڑی خوشی اور اطمینان کا باعث ہے اور اس سے یہہ بہی ثابت
ہے کہ آپ کے راج کی تربیت کار آموزی ایسی ہے کہ
اسی لیاقت کے بہت اشخاص آپکی خدمت مین ہونگے پس امید ہے
کہ جس شخص کیواسطے آپ سے درخواست کی گئی ہے اوسکے تبادلہ سے
جسقدر ریاست کچہہ فایدہ حاصل کرکے ہمیشہ کیواسطے آپکی دوستانہ عنایات
کی مشکور رہیگی اوس سے دسوان حصہ بہی آپکی ریاست کو نقصان نہوچیگا
حسب تحریک مہاراوصاحب اور اونکی کمال خواہش کے مین بہ اضافہ اپنی
تمناکے آپ سے درخواست کرتا ہون کہ بہاری لال کو دیوانی کچہہ کی قبول
کرنے کی اجازت ہوجاوے؛
امید ہے کہ آپ مجہکو اس بے تکلفی اور طوالت سے لکہنے کی بابت معاف فرماوینگے

ترجمہ یادی یعنی مراسلہ راوصاحب کچہہ معرفت صاحب پولٹیکل ایجنٹ
بنام دیوان جانی بہاری لال نمبر ۹۳ ۱۸۷۳ء

میرے پاس مہاراوصاحب والی کچہہ کی یادی مع اقرارنامہ کے جو آپکے عہدہ
دیوانی راج کچہہ قبول کرنے پر راوصاحب نے منظور و منضبط کیا ہے وصول
ہوئی اب اقرارنامہ کو آپکے پاس بہیجے مین مہاراوصاحب نے مجہسے درخواست
کی ہے کہ اس اقرار کے واجب الایفا ہونے کی بابت مین آپکا اطمینان کرون

اسواسطے مین لکھتا ہون کہ آپکی خدمتون سے متمتع ہونے پر کسی شرط پر راؤ
صاحب نے تعہد کیا ہے کہ آپ کو سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینگے اور
آپکے مستعفی ہونے پر خواہ کسی سبب سے استعفا دین آپکی حین حیات
تک جس مقام پر آپ رہنا چاہین وہان تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن دینگے
اور یہہ پنشن صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھہ کی معرفت ادا ہوتی رہیگی اور
آپ کی عزت وحرمت ہمیشہ ملحوظ رہیگی آپ کی راست بازی اور دیانتداری
سے خوش ہوکر اور راؤ صاحب نے آپکو نوکر رکھنے مین غیر معمولی طریقہ اختیار
کیا ہے اوسکو ملحوظ رکھکر اور یہہ امر بھی باور کرکے کہ یہہ طریقہ باوصف
غیر معمولی ہونیکے بنظر فایدہ راج کچھہ اور خود راؤ صاحب کے بہت پسندیدہ
ہے کہ ملک مین ایک ذمہ ور وزیر اہتمام کار کرے اور اوس عہدہ پر آپ ایسے
شخص جنپر راؤ صاحب کو اسقدر اطمینان ہے کہ آپ کی خاطر سے غیر معمولی
طریقہ اختیار کیا ہے اور بنظر صدق دلی راؤ صاحب کے کہ آپ کے مستعفی
ہونے یا استعفا دلائے جانے پر معاش معقول بطور پنشن دینے کا عہد
کرکے آپکو منتظم راج مقرر کرتے ہین - مین بطور افسر قایم مقام گورنمنٹ
انگریزی کے راؤ صاحب کے اقرار سے آپ کو یقین دلانے سے انکار
نہین کرسکتا ہون کہ آپکا دعوی پنشن اگر خدانخواستہ ضرورت ہو تو
بشرط واجبیت اون وجوہات کے جنسے آپ مستعفی ہون یا آپ سے استعفا
دلایا جاوے قابل لحاظ و پذیرائی ہوگا بنظر چند وجوہات مندرجہ کے
جنکے بموجب آپکو اس عہدہ کا قبول کرنا ضرور ہے مین یہانتک کہتا ہون

کہ آپ اطمینان رکہیں کہ راؤصاحب نے آپ کی پنشن کے باب میں عہد واثق کیا ہے اور آپکو نوکر رکہنے مین اس ایجنسی سے مدد چاہی ہے اور یقین کرتا ہون کہ بغیر اسکے آپ اس عہدہ کو قبول نکرتے اسواسطے باور کراتا ہون کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ آپ کے ممد و معاون رہینگے اور اگر ضرورت واقع ہوگی اور دربار اپنے ایسے عہد واثق کو بالاے طاق رکہکر اداے پنشن مین عذر و انکار کریگا تو اس محکمہ سے بعد حصول اطمینان وجوہات معقول آپکے دعوی کے آپ کی پنشن دلائی جاویگی ؛

یہہ چٹھی بذریعہ راؤصاحب کے بہیجی جاویگی تاکہ راؤصاحب اور صاحب پولیٹکل کے استحقاق مداخلت حصول پنشن مین بشرط وقوع ضرورت غلط فہمی واقع نہو کہ اسی امر پر آپکا اس عہدہ کا قبول کرنا نکرنا منحصر ہے - المرقوم ۱۹ - ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء مقام بہوج ؛

اور اسی مضمون کا شقہ راؤصاحب اور کفالت نامہ رانی صاحبہ کا بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب صادر ہوئے - اسی اثناء مین انقضار ایام رخصت پر پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے احکام تاکیدی بارشاد واپسی بہرت پور صادر ہوئے اور بجواب مراسلات راؤصاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچہہ کے خطوط مندرجہ ذیل تحریر فرمائے ؛

خریطہ از جانب مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور بہو سومہ مہاراؤ صاحب بہادر کچہہ

مہاراو صاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای حال مخلصان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر
محبت مظاہر گردانیدہ می آید نامۂ مودت طراز مرقومہ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۷ء
باطلاع منظوری رخصت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال
جی بہ تعداد بیس دن اس خلاصہ سے موصول مطالعہ دوستدار ہوا کہ
یہہ مدت بہت قلیل ہے اس قلیل رخصت مین انجام کار متعلقہ ممکن نہین
اسواسطے بوجہہ ضرورت قوی رخصت قابل انجام کار بنظر رابطہ محبت و
حسن اخلاق کہ زبانی منشی امین محمد سننے مین آئے منظور ہونی چاہیے +
اگرچہ سابقا بہی محض بنظر رابطۂ جانبین یہہ رخصت اعتضاد دوستان
دیوان جانی بہاری لال جی کی منظور ہوئی تہی اور اب بہی ایزادی رخصت
مین عذر نہ تہا مبرہن رائے محبت پیرائے ہو کہ اب ایام دربار جناب
نواب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند
قریب ہین اور بدون آنے دیوان جی کے کاروبار متعلقہ ریاست دوستدار
مین ہرج ہے اور آنا دیوان جی کا قبل ایام دربار ضروریات سے ہے
لہذا براہ محبت معنوی و رابطہ دلی دیوان جی کو اجازت یہان کے مراجعت
کی دیدین کہ قبل ایام دربار سے یہان فایز ہو جاوین اگر دوستدار کو
پہر ضرورت کہی امر خاص کیواسطے ہو گی تو پہر رخصت ایک ماہ یا کم و زیادہ
دیجاویگی بمقتضاء تودد جانبین حال واقعی سے دوستدار کو اطلاع دی
گئی پذیرائی اسکی واجبات سے ہے زیادہ ایام جمعیت و شادمانی بکام باد

المرقوم ۷- اکتوبر ۱۸۷۳ء

ترجمہ چٹھی مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور بنام کرنل گوڈفیلو
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھہ مورخہ ۶- اکتوبر ۱۸۷۳ء

آپکا خط مورخہ ۱۸- ستمبر وصول ہوکر کمال خوشی حاصل ہوئی جس دوستانہ و محبت طرز سے اوسکے مضمون نے حسن تحریر پایا ہے اوسکا مین بدل شکر گذار ہون عمدہ مذاق جو اوسمین شروع سے اخیر تک مترشح ہے اور آپکے خوش اخلاق اور مروت طبع کی دلیل قاطع ہے اور خواہ نخواہ بغیر اسکے کہ مجھکو کبھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا ہو آپکی عنایت فرمائی کا مرہون کرتا ہے ✤

آپکی خواہش درباب تبادلہ دیوان جانی بہاری لال کے راج کچھہ مین باتفاق خواہش ہمارے دوست مہاراو صاحب والی کچھہ کے ایسی ضروری ہے کہ اگر موجبات عظیم مانع نہوتے تو مین ضرور اون کے بموجب عمل کرتا ✤

مجھکو دیوان جانی بہاری لال سے نواب ویسرائے صاحب کے دربار اور دیگر معاملات عظیم متعلق ریاست مین صلاح کرنی تھی اسواسطے مین نے اونکو آبو سے طلب کیا تھا اونکو یہان آئے ہوئے دیر نہوئی تھی اور مجھکو کام پر متوجہ ہونے کی فرصت ملی تھی کہ اسی عرصہ مین آپکی چٹھی اون کے پاس آئی اور مین نے اونکو کچھہ جانے کی اجازت دی اور آپ سے اور مہاراو صاحب سے زبانی عرض کرنے کی ہدایت کی کہ مجھکو اون کی علیحدگی منظور نہین ہے چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا لیکن اب اونکی رخصت قریب الانقضا ہے اور دربار گورنری بھی بہت قریب ہے اونکی یہان موجودگی بہت ضروری ہے

اسواسطے آپ براہ مہربانی مہاراوصاحب سے تحریک کرین کہ دیوان جانی بہاری لال کو بہرت پور آنیکی اجازت دین ‡

آپکو بخوبی معلوم ہے کہ مین دیوان جانی بہاری لال کو بالکل علیحدہ نہین کر سکتا البتہ اگر اونکا بہوج مین چند روزہ ٹہیرنا راج کیواسطے فایدہ مند ہو اور مہاراوصاحب اونکے اس عارضی قیام سے فایدہ حاصل کیا چاہین تو مین بخوشی تمام بعد دربار نواب ویسرائے صاحب کے کہ نومبر مین منعقد ہوگا زیادہ عرصہ کی رخصت دونگا امید ہے کہ آپ براہ عنایت جملہ مراتب کو مہاراوصاحب سے مفصل کہدین اور میری طرف سے بہی اونکو یاد دلاوین کہ جس حالت مین اونکے ایسے غمخوار دوست جیسے آپ ہین ہمیشہ نیک اور مفید صلاح سے امداد و دستگیری کیواسطے موجود ہین اونکو مطلق خوف یا اندیشہ نہین ہے اور واقع مین آپکی دوستانہ اعانت ایسی ہے کہ مجہکو لازم ہے کہ مہاراوصاحب کو اوسکی بابت مبارکباد دون یقین ہے کہ آپ یہہ سب حال اون سے بیان کرینگے اور میری طرف سے بہت سلام کہینگے ‡

مہاراوصاحب شفیق مہربان دوستان عنایت فرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزید برآن متصور نیست مشہود خاطر محبت مظاہر گردانیدہ می آید جو جو مراتب زبانی منشی امین محمد معتمد مشفق دربارہ دیئے جانے اجازت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال جی کو واسطے روانگی خدمت مشفق تفویض ہوئے تہے من وعن منکشف ضمیر محبت تخمیر ہوئے میرے ہمراہ مصاحب پیرا ہو کر روانگی دیوان اجی سے خدمت محبت راحت

مین سراسر ہرج کار و بار ریاست مخلص مین واضح و آشکارا ہے اور دیوان جی
اس ریاست مین کئی پشت سے ملازم اور انکی کارگذاری اور تندہی بکار سرکار
اظہر من الشمس ہے کہ اسی وجہہ سے مشفق کو بہی کارگذاری دیوان جی قلیل عرصہ
مین مستحسن خاطر عاطر ہوکر نوبت تکلیف دہی مخلص کی پہونچی اگر صرف واسطے ایک
دو ماہ کے ایماء مشفق اسباب مین ہوتا تو مخلص کو پذیرائی پیام مشفق مین
عذر نہوتا کیونکہ حسب تحریر مشفق رخصت بہی دیدی گئی تہی لیکن یہہ ایمار
واسطے عرصہ درازکی ہے مخلص کو کسی نہج پر علیحدگی دیوان جی بوجہہ قدامت
وحسن کارگذاری اونکی منظور نہین ہے اسلئے اسباب مین مخلص کو مجبور
تصور کرکے اس تحریر مخلص کو تسلیم فرماوین اور ہمیشہ کاروبار لایقہ سے یاد
وشاد فرماتے رہین المرقوم ۵- دسمبر ۱۸۷۳ء ؛
مکرر یہہ کہ ایک جوڑی چونری حسب تفصیل - صندل - یک - ہاتہی دانت یک
کہ سوغات اس دربار کی ہے برسم تحفہ مرسل خدمت محبت درجت ہے ؛
اس مرتبہ دیوان جانکی پرشاد صاحب کو کچہہ کے جانے کی بالکل اجازت
نہوئی تب اونہون نے بتاریخ ۸- دسمبر ۱۸۷۳ء چہٹی مندرجہ ذیل بخدمت
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچہہ ارسال کی ؛
مین بہت افسوس وشرمندگی سے اطلاع دیتا ہون کہ یہان سے رخصت
حاصل کرنے مین مین نے ہرطرح سے کوشش کی مگر کارگر نہوئی -
مہاراجہ صاحب نہ میرا استعیفا منظور فرماتے ہین اور نہ چند ماہ کی رخصت
عطا کرتے ہین اور اقرار حاضری جو مین نے کیا تہا اوسکی نسبت یہہ ارشاد کرتے

ہین کہ بلا حکم مجھکو ایسا اقرار کرنیکا منصب نہ تہا ؛
اسواسطے مین بہت عجز و آداب سے امیدوار ہون کہ آپ اور مہاراؤ صاحب
براہ مہربانی اوس تکلیف کی بابت کہ ناحق وبیفایدہ ہوئی ہے مجھکو معاف
فرما دینگے ؛
بملاحظے ہونے ان مراتب کے مہاراج صاحب بہادر نے شقہ بنام دیوان
جانی بہاری لال اور چٹھی اسمی کرنل پیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
بعبارت ذیل اجرا فرمائی ؛
اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال کیل وبخیر دار راج بہرتپور حفظہ
جو کہ مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھہ نے بسبب تعلق آپ کو واسطے عہدہ دیوانی
ریاست کچھہ کے بدرماہہ سات سو روپیہ ماہواری بلایا تہا اور در باب
پنشن اقرار کیا تہا کہ جب کسی سبب سے آپ اپنی خوشی سے کام چہوڑین یا
مہاراؤ صاحب آپ کو علیحدہ کرین تو ماہ باہ تین سو روپیہ بطور پنشن آپ
کی زندگی تک جہان آپ رہین وہان معرفت صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر
دربار کچھہ سے ملا کرینگے ؛
مگر حضور کو آپکی علیحدگی بسبب اسکے کہ آپ ملازم دیرینہ اور معتبر اور دیانتدار
اور خیر خواہ راج کے ہین کسی صورت سے منظور نہین ہے اور آپ کو
بہی بلا اجازت حضور کے پسند تہا اس سبب سے بمقتضاء فرض گذاری
اوس عزم سے باز رہے اور حضور بابدولت کو ترقی و بہبودی آپکی
بہر حال منظور ہے بلکہ در باب ترقی کے کئی بار پوچہا بہی گیا مگر آپکی چاہ

اس بارہ مین مشاہرہ حال پر بہی قناعت رہی البتہ درباب پنشن کے آپکی درخواست ہے اسواسطے تحریر ہے کہ جب کسی سبب سے آپ خواہ اپنی خوشی سے کار مفوضہ کو چھوڑین یا حضور آپ کو علیحدہ کرین تو ماہ بماہ تین سو روپیہ بطور پنشن آپ جہان رہینگے حین حیات آپکے اس دربار سے پہونچیگا اور آپکی عزت وحرمت مین کسیطرح اور کسی سبب سے کبہی فرق نہ آویگا خاطر مطمئن کرین اور رقعہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکہین ۵ - دسمبر ۱۸۴۳ع بخدمت کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل - چونکہ دیوان جانی بہاری لال ازسرنو اپنا کام کرنے کیواسطے آپ کے لشکر مین شامل ہوتے ہین مین اس موقع پر چند سطور آپ کو لکہتا ہون اور مترصد ہون کہ آپ خوش وتندرست ہین جب کہ مینے آپکو باور کرایا تہا مجہکو دیوان بہاری لال کی علیحدگی منظور نہین ہے اور یہہ بہی مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ میرے احکام کی تعمیل مین وہ اپنے بڑے فواید کا نقصان اوٹہاتے ہین اسواسطے مینے اونکو اضافہ تنخواہ اور مواجب پنشن وافر دینیکے واسطے کہا مگر اونہون نے اضافہ تنخواہ کو منظور نکیا اور مجہکو باور کرایا کہ مین تنخواہ حال پر بالکل قانع ہون اسواسطے مین نے اون سے وعدہ مستحکم کیا ہے کہ کسی سبب سے نوکری سے علیحدہ ہونے پر اونکو پنشن تنخواہ کامل یعنی تین سو روپیہ ماہوار کی ملا کریگی اور مجہے کمال خوشی ہے کہ اونہون نے اس تجویز کو منظور کرلیا ہے ؞

بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۴۳ع مقام جے پور سے کرنل بیلی صاحب نے چٹھی جوابی تحریر کی ؞

بوصول آپکے رقیمہ ۴- ماہ حال کے کہ میری رائے مین ہر طرح نہایت پر سخاوت وشاہانہ ہے مین بہت شکر گذار ہوا مجھکو کمال خوشی ہے کہ آپ ایسی قدر و منزلت کے لایق ملازم کو اپنی نوکری مین رکھنے اور مین بہاری لال کو ایسے فیاض رئیس کی نوکری مین رہنے پر مبارکباد دیتا ہون یقین کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہینگے اور اس موقع پر مین بابت اوس مہمان نوازی اور عنایت فرمائی کے جو آپ کی دار الحکومت مین جانے پر میرے ساتھ ہوئی تھی شکریہ ادا کرتا ہون ۞

فروری ۱۸۶۸ء مین مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر والی اودے پور کی تعلیم و تربیت کیواسطے اتالیق مقرر کرنیکی ضرورت ہوئی تو مسٹر لیال جناب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے دیوان جانی بہاری لال صاحب کو اس خدمت پر متعین کیا کہ بتاریخ ۱۴- فروری دیوان صاحب نے اودے پور مین پہونچکر کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے ملاقات کی صاحب موصوف نے مبلغ سات سو روپیہ تنخواہ تجویز کرکے اونکو ٹہیرانا چاہا دیوان صاحب نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکھا کہ یہہ عہدہ چند روزہ ہے اور اوسمین پنشن کی امید نہین ہے حالانکہ میرا عہدہ حال موروثی ہے اور کاغذات معطوفہ سے ثابت ہے کہ مستعفی ہونے پر پنشن کا استحقاق رکھتا ہون اسواسطے گذارش ہے کہ آپ مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور سے ایسا بندوبست کرین کہ مین اس حق سے محروم نکیا جاؤن اور جب قابل نوکری نہ ہون بقیہ عمر امن و عافیت سے بسر کرون اسکے جواب مین مسٹر لیال صاحب نے چٹھی

مندرجہ ذیل لکہی ؛

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵- فروری اودےپور سے پہونچی اور یہ دریافت اس حال کے کہ کرنل رائٹ صاحب نے آپ کی بہت خاطرداری کی اور آپ کے تقرر سے دربار خوش ہے مجھکو بہت خوشی ہوئی اب مین چند روز مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرنے کیواسطے بہرت پور جانیوالا ہون او سوقت مہاراجہ صاحب سے گفتگو کرکے ایسا بندوبست کرونگا کہ چند روزہ میواڑ مین رہنے سے آپ کے حقوق مین فرق نہ آویگا ؛

بتاریخ ۲۳- فروری ۱۸۷۵ء صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بابت انتظام راج میواڑ کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین مراسلہ بہیجا او سمین دیوان جانی بہاری لال صاحب کی نسبت لکہا ہے ؛

آپ نے دیوان جانی بہاری لال کو جسکی یہان کے اکثر امرا اور نامی لوگ بہت قدر کرتے ہین مقرر کیا ہے اس سے رئیس کیواسطے اوستاد و اتالیق مقرر کرنیکا ضروری معاملہ طے ہوگیا ہے جسوقت وے یہان آوینگے مین اونکو مہارانا صاحب سے ملاؤنگا اور مہارانا صاحب کو مین نے پیشتر سے آگاہ کردیا ہے کہ اون کے ساتہہ بہت تعظیم وتکریم سے پیش آنا اور اونکی نصیحت وصلاح پر عمل کرنا ضرور ہے ؛

مین نے مہارانا صاحب کے ملازمون اور حضوری لوگون کو مطلع کردیا ہے کہ وے اونکا ہرطرح سے ادب واطاعت کیاکرین ؛

اونکا قیام محل مین یا محل کے قریب ہوگا اور بشرطیکہ آپ منظور کرلین مین اونسے

حتی الامکان قواعد مندرجہ ذیل پر عمل کرنیکے واسطے کہونگا ؛

نوجوان رئیس کے دل پر تسلط حاصل کرنے مین کوشش کرین ؛

جہانتک ممکن ہو اونکو زنانہ مین رہنے سے باز رکہین شرابخواری اور ہر طرح کی زیادتی سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتے رہین کفایت شعاری سے عمل کرنے کی ضرورت بتلاتے رہین کرنل بروک صاحب کی تاریخ میواڑ سے ملک کی تاریخ پڑہاتے رہین تاکہ اونکو معلوم ہووے کہ اپنی فضول خرچی اور بدنظمی کے سبب سے پہلے رانا صاحبون مین سے بعض کس افلاس و محتاجگی کی حالت کو پہونچے تہے ؛

انتظام ملک اور تدبیرات عافیت و بہبودی رعایا مین مصروف رہنے پر آمادہ کرتے رہین اور سرداران راج و ملازمان و ہمراہیان سے باخلاق و خاطر داری پیش آنے کی واجبیت منقوش خاطر کرتے رہین ؛

جب کبہی اونکی نصیحت پر غفلت اور بے التفاتی کیجاوے جانی بہاری لال صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دینگے اور صاحب موصوف ہمیشہ اونکی امداد و اعانت کرینگے ؛

دربار مین مہارانا صاحب کے محاذی بیٹہا کرین یہ نشست عزت کی ہے اور یہان بیٹہنا سرداران راج کو جو مسند سے راست و چپ بیٹہتے ہین ناگوار نہوگا اسکی نقل اطلاعاً دیوان جانی بہاری لال کے پاس بہیجی گئی ؛

بتاریخ ۱۱- اپریل ۱۸۶۵ء مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دیوان جانی بہاری لال صاحب کے نام اس مضمون سے چٹہی لکہی۔

آپ کی چہٹھی سورخہ یکم ماہ حال پہونچی آپنے داوٗ دپہتیون کی کتاب کا ترجمہ
بہیجا اسکا مین بہت شکرگذار ہون بمقام دہلی مین نے آپکے باب مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی بہرت پورسے گفتگو کی بمشکل تمام اونہون نے اقرار فرمایا
ہے کہ بالفعل آپ علی الاتصال اودے پور مین رہین مین خیال رکہونگا کہ اس
سبب سے آپکے حقوق مین کسیطرح ہرج واقع نہوگا مگر اس معاملہ مین مہاراجہ
صاحب نے گورنمنٹ کی خواہش کو آزردگی منظور فرمایا ہے اس سے مجہکو کچہ
مایوسی ہوئی ہے کیونکہ سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کو ہمیشہ ہرطرح کی مدد
واعانت کرنے کو مستعد ہے ؎

آپکی اتالیقی کی نسبت میری راے یہہ ہے کہ آپ نوجوان مہارانا صاحب کو
نیک چلنی اور پرہیز اور تندرستی کے طریقہ سے رہنے کی تربیت دین کیونکہ
اگرچہ زبانون کا سکہانا مفید ہے مگر یہہ تربیت زبانون کی تعلیم سے ضرورتر ہے
بتاریخ ۲۳- مارچ ۱۸۷۵ء مہاراجہ صاحب بہادر نے شقہ خاص بنام دیوان
جانی بہاری لال صاحب بعبارت ذیل صادر فرمایا ـ

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال وکیل وپنچسردار راج بہرتپور بیقیبت باشند
سابق ازین بذریعہ خطوط کپتان سرپرام منشاء حضور درباب معاملہ اودے پور
آپکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہے مگر ہنوز اوس منشاء کے بموجب ظہور نہین ہوا لہذا
جانی لکہمن لال کو بذریعہ شقہ ہذا آپکے پاس روانہ کیا جاتا ہے اور لکہا جاتا ہے
کہ بہ تدابیر شایستہ جسطرح ممکن ہو وہان سے عقب گذاری اپنی کرکے اپنی جگہ
پر آجا دین کسواسطے کہ بدون حاضری آپکے کئے طرح کے ہرج ہین اور حضور کو

بھی طمانیت نہین ہے اسواسطے بہرحال خواہ بہ بہانہ عدم موافقت آب وہوا یا کسی دیگر عذر معقول سے رخصت ہوکر آجاوین اور اس باب مین حضور انجناب کا لکھنا فضول ہے آپ خود ہوشیار ہین ایسی تدبیر کرین کہ صاحب کلان بہادر بھی راضی رہین اور یہہ بھی معلوم نہووے کہ ایما اینجانب سے یہہ عذر جانب دیوانجی سے ہوا اور آپکی عقب گذاری بھی وہان سے ہوجاوے اور واضح رہے کہ حضور کو اب اس مدت سے کہ جو آپ کا وہان قیام رہ چکا ایک دن زیادہ کا بھی وہان ازبس ناپسند وناگوار ہے زیادہ اس سے کیا لکھا جاوے اور جو آپ نے درباب تنخواہ کے لکھا تھا کہ ایک ہزار روپیہ دربار اودے پور سے مقرر ہوئی تجویز ہوئی ہے سو آپ تنخواہ وہان سے نہ لیوین نہ اوسکو قبول کرین تنخواہ آپکی برابر یہان سے جاری رہیگی اور جن ایام مین وہان رہے ہو وہ بھی تنخواہ یہان سے ہی ملیگی ۞

مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب تجویز صاحب پولٹیکل ایجنٹ اودے پور دیوان جی صاحب کی تنخواہ سات سو روپیہ ماہوار مقرر کرکے درخواست منظوری کی تھی اوسکے جواب مین چٹھی صاحب انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ہند بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نمبری ۱۶۸۲ مورخہ ۹ - جون ۱۸۷۵ء وصول ہوکر اوسکی نقل صاحب پولیٹکل ایجنٹ اودے پور اور دیوان جانی بہاری لال جی کے پاس بہیجی گئی ۞

آپکی چٹھی نمبری ۱۳۴۷ - ۲۴۲ پی مورخہ ۲۲ - مئی ۱۸۷۵ء کے جواب مین مین حسب الحکم آپکو اطلاع دیتا ہون کہ نواب وئیسرائے وگورنر جنرل صاحب نے

باجلاس کونسل آپ کی اس تجویز کو کہ دیوان جانی بہاری لال جب تک مہارانا صاحب والی اودے پور کے اتالیق رہین اونکو مبلغ سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ ملا کرے منظور فرمایا ہے ۞

گانگ جولائی ۱۸۷۶ء مین مہارانا صاحب کی شادی ہوئی اوسکے اہتمام مین دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کوشش کی تب میجر گننگ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سیواڑ نے چٹھی مندرجہ ذیل بطور سند کارگذاری تحریر کی ۞

مورخہ ۲۵ - جولائی ۱۸۷۶ء مقام کھیرواڑہ ۞

खतलालस्री اس مہینے مین مہارانا سجن سنگہ صاحب والی اودے پور تخت جی لال دختر مہاراجہ صاحب ایڈر سے شادی کرنے کیواسطے ایڈر کو گئے تب دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بہرت پورا اون کے ہمراہ تھے بسبب اکثر مراتب پابندی دستور وقاعدہ قدیم کے دیوان جی صاحب کی صلاح بحیثیت استادی مہارانا صاحب دشوار التعمیل تھی کیونکہ اونکی نصیحت جو واقعی ناگوار تھی اون کے شاگرد کی طبیعت پر ظاہر و منقوش کرنی پڑتی تہی اور صرف اونہین کے حلم و مستقل مزاجی و خوش طبعی اور قیام طبیعت سے کہ یہہ اوصاف ہندوستانی لوگون مین مین نے بہت کم دیکھے ہین اور نیز اس خوبی سے عمل ہوا کہ ہر ایک کام حسب اطمینان انجام کو پہونچا اور مجھکو بطور پولیٹکل افسر منجانب گورنمنٹ کے انصرام کار مین بہت آسانی ہوئی ۞

हुरखदी ادر اودے پور مین واپس آنے کے بعد کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے چٹھی مندرجہ ذیل تحریر کی ۞

عزیز من دیوان جانی بہاری لال صاحب ۔
مین نے مہارانا صاحب کو ایک چٹھی لکھی ہے جسوقت اوسے بند کیا اوسوقت
اون کے گورنمنٹ بلاس مین پہونچنے کی سلامی ہوئی امید ہے کہ آج شام
کو مین اونکے پاس آؤن تو کوئی امر مانع نہو گا اس سفر مین جو آپنے اہتمام کار کیا ہے
اوسکی بابت مین آپکو مبارکی دیتا ہون میجر گننگ صاحب آپکی خدمتون کی
بہت تعریف لکھتے ہین اور مین اونکی رپورٹ نہایت خوشی سے صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کیخدمت مین روانہ کرونگا ؛
اس رپورٹ کی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین پہونچنے پر جواب مین
چٹھی مارٹیلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بنام صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارٹیلی
میواڑ صادر ہوئی اوسکی نقل دیوانجی صاحب کے پاس بہیجی گئی ؛
حسب الحکم آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپکی چٹھی نمبری ۲۳۳ - ۱۲۰ جی مورخہ
۱۲ ماہ گذشتہ متضمن حالات شادی مہارانا صاحب دختر خاندان رئیس ایڈر سے
وصول ہوئی ؛
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ارشاد کرتے ہین کہ آپ دیوان جانی بہاری لال کو
مطلع کردین کہ مراسلہ مذکور مین اونکی کارگذاری کا جو حال لکھا ہے اوس کے
دریافت ہونے سے ہمکو کمال خوشی حاصل ہوئی ہے اور اوسکی نقل اطلاعاً
گورنمنٹ کی خدمت مین بہیجی جاویگی ؛
احکام تاکیدی مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور بارشاد حاضری دیوان
جانی بہاری لال صاحب اپنے کام پر صادر ہوئی تو دیوانجی صاحب نے

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب والی
اودےپور سے علیحدگی کی درخواست کی کہ باہ اکتوبر ۱۸۸۵ء مسٹر فرامجی بھیکاجی
پولیٹکل اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور اونکو بذریعہ چٹھی مندرجہ ذیل رخصت ہوئی
چٹھی منجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بنام دیوان جی مہاری لال جتنا اتالیق
مہارانا صاحب بہادر والی اودےپور نمبری ۴۰۶ مقام اودےپور مورخہ
۱۱- اکتوبر ۱۸۸۵ء ؀

حسب خواہش واجبی آپ کے آقاے نعمت مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرتپور
کے اہلکار راج بھرتپور کی نوکری مین جانا ضرور متصور ہوکر یہہ تجویز قرار پائی ہے
کہ مسٹر فرامجی بھیکاجی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مہارانا صاحب اودےپور کی
خدمت مین بجاے آپکے مقرر ہون اسواسطے مجھکو لازم ہے کہ بحیثیت اپنے
عہدہ ونیز خاص اپنی راے سے جو خدمتین آپ نے عرصہ سات مہینے مین
کہ اس دربار کے بہت ضروری و دقیق کام پر رہنے مین انجام دی
ہین اونکی تعریف لکھون ؀

آپنے مہارانا صاحب کیطرف سے بہت قدر و منزلت حاصل کی ہے اور سرداران
راج اور ہر فرقہ کے لوگ آپکے بہت مداح وثنا خوان ہین ؀

امید ہے کہ آپنے جو یہان انصرام کار مین محنت و توجہ کی ہے اوسکے عوض مین
میرا شکریہ قبول کرین ؀

دستخط کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

اودےپور سے علیحدہ ہونے کے بعد مہارانا صاحب والی اودےپور نے بتاریخ

۳۔ جنوری ۱۸۷۱ء ایک چٹھی بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب تحریر کی
وہ بہی لکہنے کے لایق ہے ؛

میرے معزز استاد۔ افسوس ہے کہ جب سے آپ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
کے لشکر کو گئے ہین مجہکو بدریافت حال خیر و عافیت آپ کے مسرت حاصل نہوئی
آیندہ کو امید ہے کہ آپ اپنی تندرستی کے حال سے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہینگے
کرنل رائٹ صاحب نے بہی اندنون مین کوئی چٹھی نہین بہیجی ہے اسواسطے
آپ اونکو یاد دلا دین اور اون سے اور اون کی میم صاحب سے میرا
سلام کہین ؛

جیسا کہ پیشتر چاہا تہا مین اب آپکو انگریزی اردو اور ہندی کا بیان بہیجتا
ہون امید ہے کہ آپ صاحب موصوف کو دکہا وینگے افسوس ہے کہ جب مہاراج
صاحب والی بہرت پور ناتہہ دوارہ مین سری ناتہہ جی کے درشن کیواسطے آئے
تہے مین بمبئی سے آیا تہا اور میرے یہان پہونچتے ہی لارڈ نورتہہ بروک صاحب
ویسراے و گورنر جنرل ہندوستان اس دار الحکومت مین تشریف لائے
اس سبب سے مین بہت مصروف تہا اور ایکدم کی فرصت نہ تہی مگر اونکو تشریف
بری لارڈ صاحب کے مین نے گوپال دہنکڑہ کو ناتہہ دوارہ مین بہیجا اوسکے
پہونچنے سے ایک روز پیشتر مہاراجہ صاحب تشریف لیگئے اس سبب سے نہ مین
اون سے ملاقات کر سکا اور نہ اونکی کچہہ خاطر و تواضع ہوسکی میری ہمیشہ کمال
خواہش ہے کہ مہربان رئیس مثل مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے
جو آپ سے دانشمند اور وفادار شخص کی قدر و منزلت فرماتے ہین ملاقات کرون

नाथद्वार
श्रीनाथ
नीथयुरुव
धेनाड़ा

اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو آپ یہہ کا بیان مہاراجہ صاحب کو بہی دکہا دیں
اور اس دربار کو ہمیشہ اپنا سمجہتے رہیں اور جو آپکی خواہش ہوا وسکے لکہنے میں
پس و پیش نکریں اور اس دربار کو خانہ بے تکلف سمجہیں ؛

قبل اختتام اس چیٹہی کے مین آپ کی اطلاع کیواسطے یہہ بہی لکہتا ہون کہ نواب
ویسرا ے و گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان اس ریاست کے انتظام
سے بہت خوش ہوئے ہین ؛

آپکا دلی خیرخواہ مہارانا سجن سنگہ والی اودیپور

دوسری فصل

راج الور

راج الور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق دہلی شمال مغرب مین کوٹ قاسم علاقہ راج جیپورا اور پرگنات کانتی و باول علاقہ راج نابہ اور پرگنہ نارنول علاقہ راج پٹیالہ اور مغرب وجنوب مین ملک جے پور اور مشرق مین راج بہرت پور ہین - درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ - درجہ ۴ دقیقہ اور ۲۸ درجہ ۱۳ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۷ دقیقہ اور ۷۷ درجہ ۱۴ دقیقہ کے اوسکا غایت طول اسی میل شمال وجنوب مین اور غایت عرض پینسٹھ میل مشرق ومغرب مین اور رقبہ ۳۰۲۵ مربع میل گہاٹ جسمین ہوکر اس ملک کی بارش کا پانی گذرتا ہے بہ وجوہات معقول سطح سمندر سے ۹۰۰ فیٹ بلند متصور ہوسکتا ہے اور الور کا قلعہ پست زمین سے ۱۲۰۰ فیٹ اور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فیٹ برتر ہے کل علاقہ مین سلسل پہاڑ ہین اور ان کے درمیان مین میدان اور چہوٹے چہوٹے قطعات اراضی ہین اور اکثر پہاڑون پر قلعات ہین ۞

کانٹی
باول
نابہ
نارنول

اس ملک مین دو ندیان ہین ایک سوگانہ کے بارہ کی کہ بارہ سے آگے بڑھ کر شمول ندی ادمرن - روپاریل - مانتس ہی نامون سے مشہور ہوئی ہے اور مختلف شاخون سے علاقہ راج بہرت پور مین داخل ہوتی ہے برسات مین بہت زور سے بہتی ہے اور موسم گرما وسرما مین بہی کسیقدر پانی جاری

सुगाना
ठमरन
रूपारेल
माइंसनई

رہتا ہے - دوسری صاحبی ندی کہ صرف برسات مین بہتی ہے اور دیگر موسمون مین خشک رہتی ہے ؎

اگرچہ اسوجہہ سے کہ کچھواہون کا راج اور جیپور کی شاخ ہے اس ملک کو لوگ ڈہونڈار خیال کرتے ہین مگر دراصل اس راج مین ڈہونڈار کا بہت خفیف جزو داخل ہے اور اوسکے حصص چار ناموں سے مشہور ہین -

اول ڈہونڈار جسمین پرگنات مالاکہیڑہ و راج گڈہ و راج پور و تہانہ ہین -

دوسرے نیہرہ جسمین پرگنات تہانہ غازی و پرتاب گڈہ و تجیب گڈہ - و بلدیو گڈہ ہین -

تیسرے راٹہہ جسمین مانڈن و ٹیرود و بہروڑ و منڈاور و کرنی کوٹ - و نیمرانہ و ہرسورہ و جیندولی و تتارپور و حاجی پور و ہمیرپور و بانسور و رام پور ہین -

چوتھے میوات جسمین الور و رام گڈہ و بہادر پور و گوبندگڈہ و پیپل کہیڑہ و کشن گڈہ و اسمعیل پور و تجارہ و ٹپوکڑہ داخل ہین ؎

ملک میوات جسکا ایک حصہ ضلع گورگانوہ مین دوسرا راج بہرت پور مین اور تیسرا راج الور مین ہین بوجہہ آبادی قوم میو کے اس نام سے مشہور ہوا ہے قوم میو کی اصلیت کسی تاریخ سے ظاہر نہوئی ہے مگر مدت مدید سے اونکا اس ملک مین ہونا ظاہر ہے یہہ قوم برآمدگی اپنی راجپوتون سے بتلاتے ہین لیکن اوسپر یقین کامل نہین ہوسکتا کیونکہ جو راجپوت مسلمان ہوئے ہین اون کے راجپوتی لقب اور گوت مین خلل واقع نہین ہوا اگر میو بہی راجپوت سے نکلے ہوتے

करनीकोट
हाजीपुर
हमीरपुर
बानसूर
रामपुर
मेवात
अलवर
रामगढ

बहादुरपुर गोविंदगढ पीपलखेडा किशनगढ तिजारा नपूकडा मेव गोत

تو لقب اور گوت کی تبدیلی نسبتی اس سے پیدا ہے کہ برآمدگی اونکی راجپوتوں سے نہین بلکہ چند وجوہ سے پایا جاتا ہے کہ میو مینوں سے مسلمان ہوئے ہین -

اول یہہ کہ میو اور مینہ ہم مخرج ہین -

دوسرے گوت میوان و مینہ باکثر ایک ہین جیسے ناآئی - سینگل - ڈولوت - پوندلوت - دہنگل - بالوت کہ یہہ گوت دونون قومون مین ہین -

नाई
सींगल
डूलोत
पंदलोत
देहगल
बालोट

تیسرے پیشہ سرقت مین دونون قومین متفق ہین -

چوتھے اونکی آپسمین رشتہ داری سابق مین ہوتی تھی کہ قصہ شادی شش بھنی پوتی باوارا و مینہ اور دریا ولد لو ڈریل میو طشت از بام افتادہ ہے - درینصورت آشکار ہے کہ کسی مرد یا عورت قوم مینہ کا ساتھہ دیگر قوم راجپوت وغیرہ کے ملا ہو کر اونکی اولاد علیحدہ قوم قرار پائی اور میو کے نام سے موسوم ہوئی بعد ازان جس قوم نے اون کے ساتھہ اتفاق کیا وہ بھی میو ہو گئی عجب نہین جسطرح جادون راجپوت میوان مین ملکر کوتوال میو ہوئے اسیطرح دیگر راجپوت بھی اونمین شامل ہوئے ہون اونکی کثرت بدرجہا ہوئی چنانچہ میوان کے باون گوت اور بارہ پال ہین پالون کی تفصیل یہہ ہے -

शशिवदनी
बालाराव
दरया
देईरलव
गोतवाल

لنداوت - دہنگل - نائی - سینگل - چھرکلوت - ڈیمروت - پاہٹ - ڈولوت - بالوت - پوندلوت - رٹاوت - ڈہنگل - اور جو میوان بارہ پالون سے باہر ہین پلاے کہلاتے ہین اور رسمیات ہنود ابتک اس قوم مین جاری ہین باہم ایک پال مین شادی نہین کرتے ایک پال کی دوسری پال مین شادی ہوتی ہے اور دیگر کل طریق ہندوانہ رکہتے ہین نام کے مسلمان ہین روزہ نماز کے

लंदावत
देहगल
नाई
सींगल
छिरकलोत
डेमरोत
पाहट
डूलोत
बालोत
पोंदलोत

दहपचल - रटावत

پابند نہین شراب خواری کو جایز سمجھتے ہین سید سالار مسعود غازی کو بہت مانتے ہین اور ہر قوم کی عورت گہر مین ڈال لیتے ہین اور مثل گوجر وغیرہ قومون کے گہر واسہ کرتے ہین اور عورتین بدن گود واتی ہین ؀

یہہ قوم ہمیشہ سے خونخوار وحشی صفت اور چوری پیشہ مشہور ہے مسلمان بادشاہون کے زمانہ مین زیادہ سرکش ہوئی جب اونہون نے عین دار السلطنت کے دروازہ تک تاخت وتاراج شروع کیا آخرکار اونپر عتاب شاہی ہوا ؀

سنہ ۱۲۶۶ع مین غیاث الدین بلبن نے اونپر فوج کشی کی اور بخوبی تمام اونکی سرکوبی کرکے اور اکثر مقامات مین اپنی فوج متعین کرکے اونکا قریب ایک لاکہ آدمی قتل کیا ڈیڑہ سو برس بعد جب خاندان تغلق کا زوال ہوا میئوون نے یہہ موقع غنیمت سمجھکر سرکشی کی مگر سید مبارک نے پہر سنہ ۱۴۲۹ع مین اونکو سزا دی اوس وقت سے تین سو برس تک صرف خفیف وارداتین کرتے رہے کیونکہ اونکی طاقت ایسی نہ تہی کہ جماعت کثیر سے غارتگری کرتے اونمین کوئی سرگروہ نہ تہا اور نہ کچہہ ترتیب وقاعدہ تہا وقت انتقال شاہنشاہ اورنگ زیب فساد وبدنظمی ہونے پر راجہ جیپور نے سلطنت مین سے چند ملکون پر اپنا قبضہ کیا اون مین میوات بہی تہی پچاس برس تک اونکے قبضہ مین رہی بعد ازان بہرت پور و الور مین منقسم ہوئی ؀

سنہ ۱۸۰۳ع مین عند المقابلہ بلکرا ور لارڈ لیک صاحب کے میوان نے انگریزی فوج کو تکلیف ومضرت پہونچائی باوصف کامل ہوشیاری کے اونہون نے متواتر حملہ کرکے اونٹ اور گہوڑون کو لوٹا اور جو لوگ ضرورتاً لشکر سے علیحدہ ہوتے

اونکو قتل کیا باوصف اونکی شرارت کے راو راجہ صاحب کا طریقہ بجانب سرکار
انگریزی ایسا عمدہ رہا کہ بعد فتح کے سنہ ۱۸۰۳ء مین جو ملک بھرت پور سے لیا گیا
اوسمین سے چند پرگنات بعوض اوس بدسلوکی کے جو اونہون نے ہلکر کے
ساتھہ کی راو راجہ صاحب کو عطا کئے گئے ؛

رینل صاحب نے میوان کو بہت شریر اور جاہل لکہا ہے مگر مسٹر فریزر صاحب (रेनल फेरजर जेकोमेन)
کو کہ سنہ ۱۸۲۰ء مین اس ملک مین ہوکر گذرے اور مسٹر جیکومنٹ صاحب کو
جو سنہ ۱۸۳۲ء مین اوسی راستہ سے گئے اون سے کچھہ اذیت نہ پہونچی بلکہ جیکومنٹ
صاحب کو تو یہہ شکایت رہی کہ راو راجہ صاحب نے جو صاحبان انگریز کے ساتھہ
بے اعتنائی اور کم توجہی سے پیش آتے تہے اونکی کچھہ خاطر و تواضع نکی گر صاحبان
انگریز کی بیکسی ہونے پر نواب گورنر جنرل صاحب اور دیگر حکام انگریزی کی کمال
ناخوشی ہوئی تو راو راجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا سنہ ۱۸۳۲ء
مین اونہون نے دھون اور لیچ صاحب کو الور کی سیر کیواسطے بہت شوق سے
بلایا اور بہت تعظیم و تواضع کی ؛

راج الور مین بخلاف صورت دیگر ریاستون کے یہہ بڑی خوبی ہے کہ اوسکا دار الریاست
یعنی شہر الور راج کے عین وسط مین واقع ہے ہر طرف کو پرگنات علاقہ راج
مین اور سرحد راج کے ہر سمت مین الور سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہے ؛
ریاست کا مشرقی حصہ کشادہ اور نہایت مزروعہ ہے اوسکے مغرب مین سلسلہ
کوہستان ہے کہ کہین بارہ میل اور کہین بیس میل عرض مین متوازی پہاڑون
سے بنا ہے کہ اونمین سے بعض ۲۲۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین یہہ پہاڑ گرہ

اراولی کے اجزا ہین اونمین اکثر مقامات پر نہایت خوشنما گہاٹ اور گذرگاہ ہین گہاس اور سردرختی بہت رہتی ہے اور اگرچہ کسی عمدہ قسم کی لکڑی پیدا نہین ہوتی مگر کویلون کیواسطے لکڑی بہت ہوتی ہے کہ ۱۸۷۲ء مین انہین پہاڑون کا چار لاکہہ اسی ہزار من کویلہ ماندری یعنی لوہے کی بہٹیون کے خرچ مین کام آیا۔ ان پہاڑون مین معدنی پیداوار بہت ہوتی ہے آہنی تودری توسطح زمین سے بہت قریب ملتی ہے دو کانین تانبہ کی چند سال سے جاری ہین مگر اون سے فایدہ کم ہوتا ہے اور چاندی سیسہ اور گندک بہی قلیل مقدار سے ملتا ہے مگر اون کے نکالنے مین کچہہ فایدہ نہین موضع جہری پرگنہ پرتاب گڈہ مین سفید سنگ مرمر کی کان ہے +

پہاڑون مین شیر بگہیر سے سابنہر نیل گاؤ وغیرہ جانور بکثرت ہین اور ہمیشہ سے اونکے مارنے کی ممانعت ہے مہاراو راجہ بنی سنگہ صاحب کے وقت مین جنگلی شور بہت تہے اور زراعت کا اسقدر نقصان کرتے تہے کہ دیہات ویران ہوگئے تہے کوسون تک اراضی غیر مزروعہ رہگئے تہے مگر عہد انتظام ایجنسی مین اونکے مارنے کی ممانعت موقوف ہوگئی کہ اوسوقت سے صرف پہاڑون مین رہتے ہین ہرن بہی بکثرت ہین ایک ہرن کے مارنے کی سزا تین برس کی قید مقرر ہے بتاریخ ۱۰- اپریل ۱۸۸۱ء علاقہ راج کی خانہ شماری ہوئی اوس سے گہر اور آدمیون کی تعداد اس تفصیل سے ثابت ہوئی ہے +

نام پرگنہ	تعداد آبادی قصبہ صدر پرگنہ	تعداد مکانات و دوکانات پرگنہ	تعداد آبادی پرگنہ
الور	۵۲۳۰۷	۳۶۳۰۶	۱۴۷۲۴۰
راج گڈھ	۱۲۰۷۰	۱۳۷۹۲	۱۰۲۲۱۱
لچھمن گڈھ	۳۷۷۹	۹۹۴۱	۶۶۱۸۹
گوبند گڈھ	۵۷۲۰	۵۶۳۵	۲۴۱۷۷
کٹھومر कठूमर	۲۹۸۲	۴۷۹۹	۳۸۲۶۸
رامگڈھ	۵۵۸۱	۱۱۶۱۳	۵۳۴۹۹
کشنگڈھ	۴۲۵۴	۱۲۹۵۶	۶۰۲۷۴
تجارہ	۷۳۸۲	۱۲۲۶۲	۵۱۷۰۲
منڈاور	۰	۷۶۹۰	۶۰۶۲۰
بانسور	۳۲۶۳	۹۹۷۳	۶۹۳۷۹
بہروڑ	۵۲۱۳	۷۱۹۳	۵۲۹۱۸
تھانہ غازی	۳۳۶۹	۷۰۷۷	۵۲۱۱۹
۰	میزان	۱۳۹۴۳۸	۷۷۸۵۹۶

تفصیل آبادی	۷۷۸۵۹۶		
مرد	عورت	طفل	دختر
۲۵۹۷۶۲	۲۴۰۵۴۵	۱۵۸۹۶۱	۱۱۹۳۲۸
تفصیل اقوام	۷۷۸۵۹۶		
ہندو	۵۹۸۳۳۳	مسلمان	۱۸۰۲۲۵
برہمن	بقال	میو	خانزادہ
۸۲۰۷۱	۴۶۰۵۲	۹۶۸۶۱	۸۴۹۰
ابہیر	گوجر	راجپوت مسلمان	متفرقات
۴۴۹۷۱	۴۲۷۳۰	۴۵۶۵	۷۰۳۰۹
مینہ	راجپوت		
۴۹۱۸۷	۳۳۸۱۷		
جاٹ	متفرقات		
۳۲۰۰۹	۲۶۷۴۹۶		
عیسائی	۳۸		

ان اقوام مین سے میوان کا مفصل حال پیشتر لکھا گیا ہے ؛

बहुवासी برہمنون مین زیادہ تر بہواسی ہین کہ بیلون پر مال کی بہرتی کرکے تجارت کرتے ہین مینا لوگ مشہور سارق و غارتگر ہین مگر اس پیشہ کے لوگ اس قوم مین تہوڑے ہین اور چوکیدار نام سے مشہور ہین اور چوری سے باز رہتے اور اپنے برادران کو باز رکہنے کیواسطے دیہات مین چوکیدار مقرر کئے جاتے ہین مگر زیادہ تر اس قوم کے زراعت پیشہ ہین علاقہ الور مین وے چوکیدار مینون کی برادری سے علیحدہ ہوگئے ہین اگرچہ چوکیدار بہی زراعت پیشہ ہوسکتے ہین زراعت پیشہ مینے گوجرون سے بہی زیادہ صلح ور ہین پس کل قوم بدپیشہ نہین ہین راجپوتون سے بیشتر مینے راج کے مالک تہے اور پشتون سے وے ریاستون کے خزانہ کے محافظ اور کئی طرح سے رئیسون کے پاس نوکر رہے ہین ؛

علاقہ الور کے گوجر سرکش و بدپیشہ نہین ہین بلکہ اکثر مقامات پر او نپر راجپوتون کیطرف سے ظلم و زیادہ ستانی ہوتی رہی ہے ؛

علاقہ الور کے بقال دولتمند نہین ہین اول درجہ کا ساہوکار ایک بہی نہین ہے زیادہ تر اگروال ہین ؛

مثل دیگر ممالک کے اس ریاست مین بہی جاٹ اول درجہ کے زراعت پیشہ ہین اور اس پیشہ مین صرف کاچھی انکی ہمسری کرسکتے ہین ؛

تعجب ہے کہ جو قوم ملک کی حاکم ہے وہی تعداد مین سب سے کم ہے منجملہ ۱۸۱۳۲ नरुका راجپوتون کے مہاراو راجہ صاحب کے ہم خاندان یعنی نروکہ صرف ۲۱۸۷ ہین باقی ماندہ اس تفصیل سے ہین ؛

راٹھوڑ	چوہان	راجاوت	شیخاوت	دیگر راجپوت
۱۳۸۵	۸۵۶۳	۸۰۴	۳۵۵۹	۱۲۲۸۸

राठोड
चौहान
राजावत
शेखावत
कछवाहों

راٹھوڑ وچوہانون سے نرو کون کی رشتہ داری ہوتی ہے - راجاوت و شیخاوت مثل نروکون کے جیپور کے کچھوایون کی شاخین ہین خاص برادران کی نسبت دیگر اقسام کے ہمقوم حسد کم کرتے ہین اسواسطے یہہ لوگ نوکری مین زیادہ محنتی اور بطور رعایا زیادہ خیر خواہ ہین اکثر دیہات راجپوتون کو معافی مین ہین اور وہان وے اپنے حقوق مالکانہ سمجھتے ہین مگر راجگان الور ہمیشہ سے اپنے برادر و رشتہ دارون کی جاگیرین زیادہ نکرنے مین ہوشیار رہے ہین تاکہ وے حد سے زیادہ زبردست ہوکر رئیس کی تکلیف و دقت کے باعث نہوسکین اس سبب سے جیسے زبردست ٹھاکر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین ہین الور مین نہین ہین اور جو کسی نے رسوخ پایا ہے تو صرف اپنی ذاتی لیاقت اور بکوشش وجانفشانی رئیس کی نوکری کرنے سے نہ کہ اپنی رشتہ داری یا ہم قومی وغیرہ کے استحقاق سے ؛

دیہات خالصہ مین راجپوتون کی زمینداری بہت کم ہے اور جہان ہے ایسے کاہل وجود ہین کہ جب تک فاقہ کشی کی نوبت نہ پہونچے ہل کو ہاتھ نہین لگاتے اور پیداوار کا اچھا انتظام نہین کرتے پس ریاست مین ہمیشہ یہی مدنظر رہا ہے کہ جہان بوجہہ قدامت گانوین راجپوت مقدم وسرگروہ متصور ہونیکے لایق تھے وہان بجاے اونکے دیگر اقوام کے لوگ مقرر کئے گئے ہین ؛

اہیر زراعت پیشہ اور صلح ور قوم ہے ؛

قوم خانزادہ کا حال محمد مخدوم صاحب نے ارژنگ تجارہ مین اسیطرح لکہا ہے
کہ خانزادے سیکرشن مہاراج راجہ متہرا قوم جادون کی نسل سے راجپوت تہے
راجہ موصوف سے بارہ پشت بعد تہن پال نامی ایک راجہ ہوا اوسنے شہر بیانہ — थिनपाल बयाना
کے قریب قلعہ تہن گڈہ احداث کیا سنہ ۵۹۲ ہجری مین شہاب الدین غوری — थिनगढ़
نے قلعہ تہن گڈہ کو مفتوح کیا اور وہان کی حکومت بہاؤالدین طغرل
کو عنایت کی راجہ باندپال خلف الرشید راجہ تہن پال مفرور ہوکے ایک مدت — नांदपाल
آوارہ دشت ادبار رہا سمت ۱۱۲۱ بکرماجیت مین اوس نے اجان گڈہ جو قصبہ — विक्रमाजीत
کامہ سے دو کوس ہے آباد کیا اور سکونت سے قرار پاکر اوس نواح مین ایک — अजानगढ़
درویش حقیقت کیش شاہ الکا نام رہتے تہے اونکی خدمت بابرکت مین حاضر — अलक
رہا اور دعا رشاہ صاحب سے فارغ البال ہوکے مقاصد دلی کو پہونچا بعد
انتقال راجہ باندپال کے اننتی پال اوسکا پسر اور اوسکے بہتیجے اننتی پال ولد
اننتی پال اجان گڈہ مین استقامت گزین رہے اودہان پال خلف اننتی پال — सेनीपाल
نے بالاے کوہ موضع کتاج پور پرگنہ تجارہ موضع دوزرالہ بسایا کہ اوسکے ویران — संतीपाल मधानपाल
مکانات آبادی کے نشان دیتے ہین اور انسراج پسر اودہان پال نے موضع — सुल्तानपुर देरासा
سرہٹہ مین بود و باش اختیار کی انسراج کے چند پسر حسب تفصیل ذیل ہوئے — अंसराज सरहटा

اننتی جاسی لکہن پال دہرم سی گوتہہ راج — — अवनी जासी

چنانچہ دہرم بہی لاولد گیا اور اننتی و جاسی و لکہن پال و گوتہہ راج کی اولاد — लखनपाल धर्मसी
میو ہوگئی اور اب وہ گوتوال میو مشہور ہین اننتی کی اولاد موضع نگینہ او — गोपराज नगीना
جاسی کے موضع بہادس دیہات پرگنہ فیروزپور جہرمین ہے اور لکہن سی کی — भादस

फीरोज़पुर झिर

नीमली نیملی مین اور گوتھہ راج کے چامرودہ پرگنہ کشن گڈہ مین اور لکہن پال بجای
चामरोदा پدر موضع سرہٹہ مین آباد رہا لکہن پال کے دو پسر ہوئے ایک سانبہر پال دوسرا
सांगरपाल شوپہ پال وہ دونون بعہد فیروزشاہ باربک ۷۵۵ھ ہجری مین مسلمان ہوکر
शोपरपाल سانبہر پال بہ اسم ناہر بہادر اور شوپہ پال بنام چھجو خان موسوم ہوئے۔
नाहरबहादुर छज्जूखां जागा خانزادون کے بہاگا کی پوتہی مین لکہا ہے کہ سانبہر پال نے شیر کا شکار کیا
تہا ناگاہ فیروزشاہ کی سواری آگئی بادشاہ نے بدریافت اس شجاعت کے
سانبہر پال کا ناہر بہادر نام رکہا اور اونکے مسلمان ہونے کی دو روایت
ہین ایک یہہ کہ وہ برغبت دل اسلام کیطرف مایل ہوکے حضرت نصیر الدین
اودہی چراغ دہلوی کے مریدون مین داخل ہوئے - دوم جو وہ ہمیشہ
پیشہ غارتگری رکہتے تہے کہ خانزادون کے پشت نامہ کی کتاب سے اس کی
تصدیق ہوتی ہے اسوجہہ سے بحکم سرکار شاہی گرفتار ہوکر لایق گردن زدنی
قرار پائے تب حفاظت جان کے لئے اونہون نے اسلام قبول کیا - اور خانزاد
جو بیان کرتے ہین کہ باعتبار قومیت بزرگون کے خطاب خان جادون ملا ہے
نظر بران اصلی لقب ہمارا خان جادون ہے اور عوام غلطی سے خانزادہ کہتے
ہین یہہ قرین راستی نہین ہے دراصل لقب اونکا خانہ زاد معلوم ہوتا ہے کہ
بادشاہون سے اکثر خطاب خانزادی لوگون کو ہوا ہے اور خانزادی بادشا
کو ہر ایک فخر سمجھتا تہا اور جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا تہا اوسکو بہی خانہ زاد
قرار دیتے تہے اور بجز اہل مراتب کے یہہ خطاب کسی کو نہین ملتا تہا تاریخ
فرشتہ مین لکہا ہے کہ فیروزشاہ باربک ایک لاکہہ خانہ زاد رکہتا تہا دنیصوت

اصلیت یہی ہے کہ خانزادون کا لقب خانہ زاد ہے چنانچہ چہوبخان نے سکونت موضع گہاگس پرگنہ فیروزپور جہر اختیار کی اور ناہر بہادر سرسبٹہ مین رہا اور عنایت شاہی کے سبب معزز و رئیس میوات ہوا اور قلعہ کوٹلہ جسکا نشان بالا سے کوہ واقع ہے ناہر بہادر کے قبض و دخل مین تہا چنانچہ ۸۰۲ھ ہجری مین ابوبکر شاہ بن ظفرخان بن سلطان فیروزشاہ باربک نے خوف سے سلطان ناصر الدین محمد شاہ عم خودکے فرار ہوکر قلعہ کوٹلہ مین پاس ناہر بہادر کے پناہ لی تہی اور جب امیر تیمور فیروزآباد مین آیا ناہر بہادر نے جوڑہ طوطے سفید اوسی قلعہ سے بطریق تحفہ نذر بہیجا کہ منظور ہوا مگر ہر کمالے را زوالے بقا بجز ذات باری کسی کو نہین ہے جب پیمانۂ عمر ناہر بہادر کا لبریز ہوا قضا کشان کشان ہمراہ موت مین لے گئی۔ آشکارا ہووے کہ جہاموداس پرگنہ کشنگدہ مین فتح آباد کے قریب ایک گانو ہے جہامو رانا قوم چوہان نے اوسکو آباد کیا تہا اور رانا مذکور کی دختر ناہر بہادر سے کتخدا تہی ناہر بہادر کے مسلمان ہونے سے جہامو رانا آتش کینہ مجمر سینہ مین مشتعل رکہتا تہا یعنی ناہر بہادر کی ہلاکت کا درپے تہا بنظر قرابت ناہر بہادر اوسکے گہر گیا تو اوس نامرد نے مدارات سے غافل کرکے ناہر بہادر کو مار ڈالا کہ ناہر بہادر کی قبر جہاموداس مین موجود ہے اور ناہر بہادر نو پسر مفصلہ ذیل رکہتا تہا۔

شاہ محمد - بہادر خان - ملک علاءالدین - شہاب خان - اہرود - سورج خان - نور خان - نظام خان - فتح خان بعد انتقال ناہر بہادر کے ملک مقبوضہ کی تقسیم اوسکی اولاد مین اس تفصیل سے عمل مین آئی -

घागस

कोटला

मानूवास

मामू

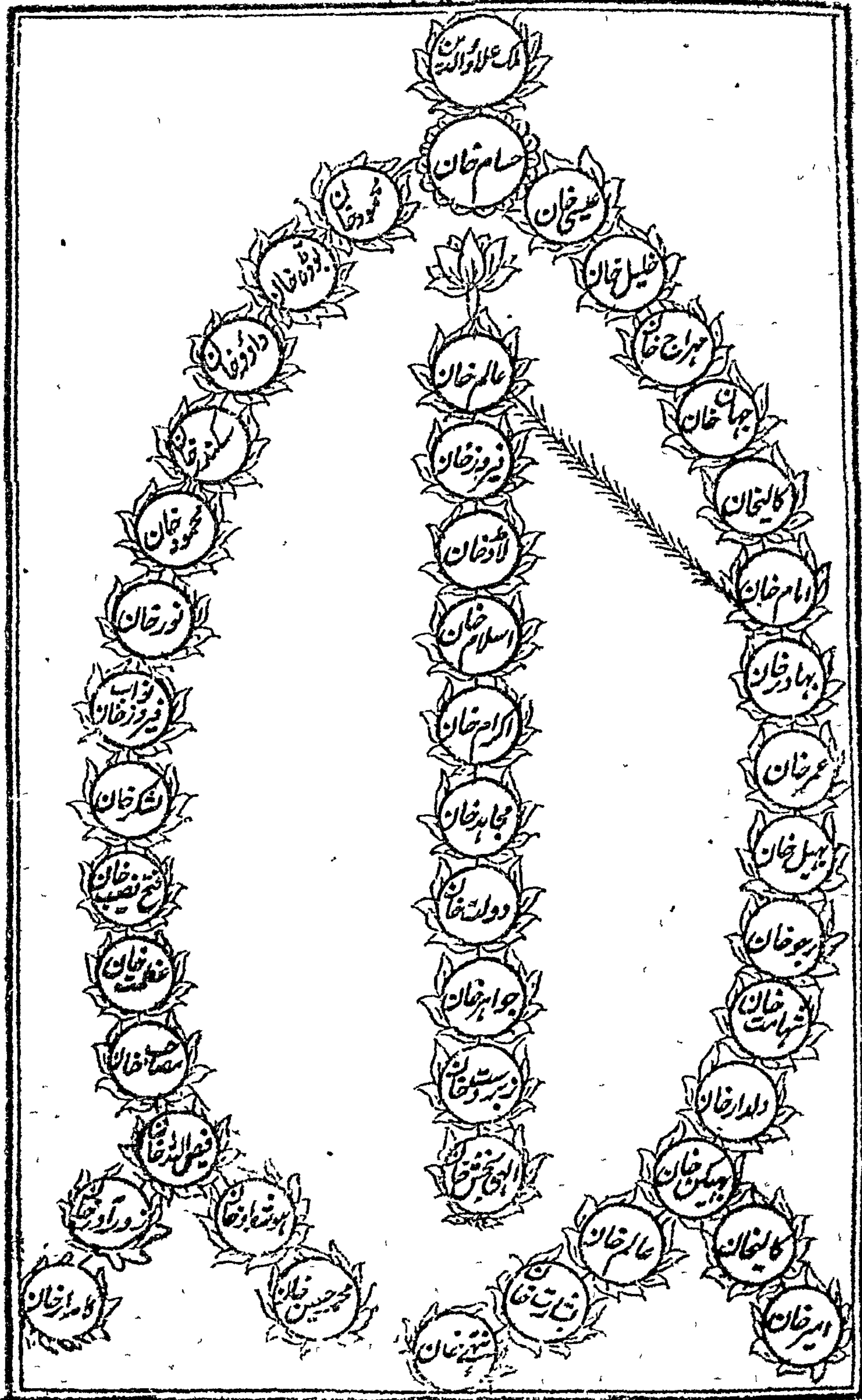
شاہ محمد کو پرگنہ جہجر و ریواڑی ملا - بہادر خان کو الور و بہروڑ و اسمعیل پور و کہاورہ و بہرکول و بالیٹہ و حسن پور و بڑودہ میو اور بہادر پور کو بہادر خان نے آباد کیا - اور چہار محال مصرحہ ذیل حصہ ملک علاؤالدین مین آئے - تجارہ و رسگن و ہرسولی و بہٹیانہ ظاہر ہو کہ ملک علاوالدین نہایت جری و شجاع تہا بدریافت حال قتل ناہر بہادر پدر خود جہامو واس مین جاکر اوس نے جہامو دانا کو قتل کیا اور محفوظ و سلامت واپس آیا تجارہ مین ملک علاوالدین سکن گزین رہا متصل مکان مقبرہ ملک علاوالدین کا گنبد ہے اور خانزادگان سکنائے تجارہ و شاہ آباد و بہڑوسی و سوراداس و گل گانو و سوسی پور و اودے پور و بیگن ہیڑی و خضر پور و پاٹن ملک علاوالدین کی اولاد سے ہین - شہاب خان کے حصہ مین ساکرس و پہاڑی و کہوکلان و نگرا آئے اور شہاب خان عارف باللہ ہوئے اونکا مزار قصبہ پہاڑی علاقہ راج بہرتپور مین واقع ہے اونکی شہادت کی تاریخ یہہ ہے -

بر مزار شہاب خان شہید	ہیر سال صبح و شام خلق خدا
جست سال شہادت و شعیب	گشت از غیب فی والجلال ندا ۹۰۱

اور اہرود کے ایندورا اور تاوڑو اور پاٹودی اور سورج خان کے سہنہ اور نور خان کے بروجی وا وجینہ و کریڑہ اور نظام خان کے مانڈہی کہیڑہ و نگینہ و ساٹہا واڑی اور فتح خان کے سونکہری و سونکہر و کٹہومر قسمت مین آئے سابق مین خانزادے معزز و نامور رہے اور جاگیرین اون کی قایم تہین -

मजार
खिवाही
बहरोड़
इस्माईलपुर
खिल्लोरा
भरकोल
बालेटा
हसनपुर
बडौदा
बहादुरपुर
तिजारा
रसगन
हरसोली
भठयाना
शाहाबाद
भड़सी
सूरदास
कुलगांव
मूसापुर
उदयपुर
बेगमहेड़ी
खिजरपुर
पाटन
साकरस
पहाड़ी
खोह
नगर
अहरोद
इंदोर
तावडु
पाटोदी
सोहना
बरोजी
उजीना
करेडा
मंडीखेड़ा
नगीना
साठवाडी
सोंखरी सोंखर

الحال کوئی جاگیردار نہین رہا زمینداری یا نوکری سے بسراوقات کرتے ہین
عہدہ چودہرات زمانہ اکبر بادشاہ سے اون کے خاندان مین چلا آتا
ہے کہ درین ولا امیرخان ونبہی خان چودہری مقرر قیام سلطنت تیموریہ
تک بروسے سند لشکرخان ملازم شاہ عالمگیر حق چودہرات بدین تفصیل مقرر
رہا۔ مالگذاری ماحصہ رسوم غلہ فی من نیم آثار۔ بر تشخیص فیصدی یکروپیہ۔
غلہ پہر۔ از اسامی ضبطانہ فی فصل یکروپیہ۔ فصلانہ فی فصل دو روپیہ۔ پھڑکا
اب صرف پندرہ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور اطراف پورب مین جو خانزادہ
یہان کے سابق سے گئے ہوئے ہین وہ اب بہی ریاست دار ہین اور
رسم ہنود جو اس قوم مین چلی آتی تہی بعض اون مین سے موقوف ہوگئی
اور بعض رائج ہے پہلے بقاعدۂ ہنود آپسمین شادی نہین کرتے تہے اقوام
میو وسادات وچوہانان مسلمان سے اونکی رشتہ داری ہوتی تہی اب تبیر
مسلمانون کے طور پر رشتہ کرتے ہین مگر شادیون مین رسمیات ہنود اب ہی
جاری ہین صرف ایک نکاح کا ہونا طریقۂ مسلمانی ہے باقی کل رسمین مثل ہنود
کے ادا ہوتی ہین قصبہ تجارہ مین خانزادون کی بنائی ہوئی عمارت کوئی
نہین ہے ملک علاؤالدین تیج پال کے مکانات مین آکر رہا تہا اوسکی اولاد مین
سے بہی کسی نے کچہہ تعمیر نہین کی وہان لال خان نے گنبد متصل مقبرۂ ملک علاؤالدین
اور یحیٰ خان نے گنبد ندی پار کا بنایا ہے نسب نامہ ملک علاؤالدین کا تحریر
ہوچکا اوسکی اولاد کا شجرہ یہہ ہے۔



ملک علاؤالدین خان
حسام خان
محمود خان
عیسی خان
خلیل خان
داؤد خان
محمود خان
نور خان
نواب فیروز خان
لشکر خان
شیخ نصیب خان
فیض اللہ خان
محمد حسین خان
عالم خان
فیروز خان
اسلام خان
اکرام خان
مجاہد خان
دولت خان
جواہر خان
جہان خان
کالیخان
امام خان
بہادر خان
عمر خان
شہامت خان
دلدار خان
کالیخان
امیر خان
عالم خان
ثابت خان

ملک علاؤالدین کی اولاد صرف اسیقدر نہین کہ جو درج شجرہ کی گئی ہے بلکہ
اوسکی کثرت بدرجہ غایت ہے خوف طوالت سے اوسکی تفصیل مین اختصار ہوکر
چودہریان سجارہ و نوابان شاہ آباد پر اختتام کیا گیا اور ملک علاوالدین کے
بیٹے اور پوتے صاحب ثروت و جاگیردار بیشک رہے مگر کوئی اونمین نامی و
گرامی نہین ہوا البتہ فیروز خان نے عہد شاہجہان مین رسوخ حاصل کرکے
خطاب نوابی پایا ہے اور شاہ آباد کو آباد کیا نواب کامدار خان و نواب محمد میر
خان اوسکی اولاد سے ہین اور عزت و لقب نوابی سے افتخار رکہتے ہین اور
بہادر خان برادر ملک علاوالدین کی اولاد مین کئی شخص نامور ہوئے بمثل
قدر خان و جلال خان و احمد خان و ملک فخرالدین و حسن خان کے سنہ ۸۱۹ہجری
مین سلطان ابوالفتح مبارک شاہ بن خضر خان نے قدر خان و جلال خان پر
بوجہ اونکی سرکشی کے فوج کشی کی قدر خان و جلال خان نے گردہ الور
مین جاکر پناہ لی اور مدت تک محاصرہ مین رہے آخر عاجز آکر امان چاہی
اور ملازمت اختیار کی بعدہ قدر خان و احمد خان و ملک فخرالدین نے قلعہ
اینددر مین اجتماع کیا ملک سرورالملک وزیر ابوالفتح مبارک شاہ اون کی
مدافعت کو آئے اور خراج لیکر واپس گئے اور حسن خان ساتھ راجہ سنگا کے संगा
جمعیت دس ہزار سوار سے مقابلہ بابر شاہ کو گیا تہا کہ بموضع خانوہ متصل شہر खानवा
بیانہ کے سنہ ۹۳۴ ہجری مین مارا گیا ؛
رپورٹ ۱۸۷۲و۱۸۸۱ء مین لکہا ہے کہ خانزادے بہ اعتبار تعداد اگرچہ کسی شمار مین
نہین آتے مگر جادون راجہ کی اولاد مین ہین اس سبب سے چندربنس کی चंद्रवंस

عمدہ نسل سے ہونیکا دعوی کرتے ہین اوس خاندان کے دو بہائی فیروزشاہ کے عہد مین بمرور عرصہ ۵۵۰ سال مسلمان ہوئے تہے اور بادشاہ کے متوسلون مین داخل ہوکر بخطاب نوابی جہجر وریواڑی کے نواح مین سکونت گزین ہوئے اون کے پاس صدہا دیہات تہے جب حکومت جاتی رہی صرف زمیندار رہگئے ملک میوات کی نزاع وتکرارون مین خانزادوسے صدہا سال سے کارنمایان کرتے رہے ہین اور اسی صدی کے شروع سے اونکی اس علاقہ مین کہین حکومت نہین رہی ہے اب اگرچہ اونکی صرف چار پانچ دیہات مین آبادی ہے تاہم بہت دلاور اور مہم آور قوم سمجہی جاتی ہین علاقہ الور کی دیگر اقوام کی نسبت انگریزی رسالون مین خانزادوے سب سے زیادہ نوکر ہین

رانگہڑ مسلمان راجپوت جو رانگہڑ کہلاتے ہین خانزادون سے بالکل علیحدہ ہین اور بادشاہون کی عہد حکومت مین حکماً مسلمان ہوئے ہین مثل خانزادون کے اونہون نے دل سے کبہی اسلام قبول نہین کیا ہے خانزادون کی توسیاد وپٹہانون سے اکثر رشتہ داری ہوجاتی ہے مگر رانگہڑ جو علاقہ الور مین زیادہ ترچوہان ہین اور راٹہور ہین ایک شخص چند دیہات کا ٹہاکر ہے درباب رشتہ داری قدیم قانون ہنود کے پابند ہین اور اپنی نسل ہین اور سوا ے راجپوتون کے کسی اور قوم مین شادی نہین کرتے ہین ہریانہ ودیگر ممالک مین دیگر نسل کے رانگہڑون یعنی مسلمان راجپوتون مین اون کی رشتہ داری ہوتی ہے اونکے نام اکثر خالص ہندی ہوتے ہین اور بجای خان کے زیادہ ترسنگہ کا لفظ نام کے ساتہہ لگاتے ہین ؛

خانزادون سے پیشتر پٹہان حاکم ہوئے تہے حکام زمانہ سلف مین صرف انہین لوگون کی عمدہ قبرین کہ اونکی حکومت کی قومی یادگار ہین ملتی ہین اب وہ زراعت پیشہ ہین اور نہ معزز ہین ـ چند بڑے دیہات مین سیدون کی آبادی ہے تعلیم وتربیت کے ذریعہ سے یہہ لوگ ہندوستانی ریاستون مین بہی بہت رسوخ پاتے ہین اس ریاست مین بہت نوکر ہین اور جے پور والور کے علاقہ کے سید معزز عہدون پر ممتاز ہین ؛

ضروریات انتظام کیواسطے راج الور بارہ مندرجہ ذیل تحصیلون مین منقسم ہے الور ـ راجگڈہ ـ تجارہ ـ رامگڈہ ـ گوبندگڈہ ـ کٹہومر ـ لچہمن گڈہ ـ تہانہ غازی باننسور ـ بہروڑ ـ منڈاور ـ کشنگڈہ چنانچہ ہرایک کا حال علیحدہ لکہا جاتا ہے

شہر وپرگنہ الور

شہر الور دارالریاست دامن کوہ مین کہ حسب تشخیص فریزر صاحب قرب وجوار کی سرزمین سے ۱۲۰۰ فیٹ برتر ہے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۴ دقیقہ طول البلد شرقی ۷۶ درجہ ۴۰ دقیقہ پر آباد ہے اس پہاڑ کا سلسلہ کوہ اراولی سے ملا ہوا ہے پہاڑ کے اوپر قلعہ پختہ بہت وسیع اٹہارہ ہاتہہ فصیل قلعہ کی بلند ہے اوسکو بالا قلعہ کہتے ہین اوسکے چار دروازے ہین ایک سورج پول دوسری چاند پول تیسری لچہمن پول ـ چارمی اندہیری دروازہ اور قلعہ مین عالیشان محل بنا ہوا ہے قلعہ کے اندر چار کنڈ اور ایک تالاب واقع ہین ایک کنڈ کا نام ٹونڈیا ہے اور دوسرےکا چاند پول اور تیسرے کا سورج پول چوتہے کا بہیا اور تالاب کا نام

सूर्यपोल
चांदपोल
लछमनपोल
अंधेरी
टूंडया
भरवा

सलेमसागर سلیم ساگر مشہور ہے سلیم ساگر کے قریب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگ صاحب کی چھتری
ہے اور پاس ہی باوڑی بنی ہوئی ہے قلعہ کا اندھیری دروازہ بجانب مغرب
بہت نشیب مین ہے کہ سات سو سیڑہی چڑھ کر ڈنڈہ قلعہ پر پہونچتے اور درمیان
कुठंकी بالا قلعہ و شہر اور فراز کوہ پر دو برجین بنی ہین ایک کا نام چٹنکی اور دوسری کا
काबुलखुर्द کابل خورد ہے فصیل شہر پناہ سے بالا قلعہ تک ان برجون سے طرفین کو پختہ
دیوار ملی ہوئی ہے قلعہ شہر پناہ کی فصیل و خندق خام ہے کہ سمت ۱۹۳۲ مین بحکم
مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب تعمیر ہوا تہا شہر کے پانچ دروازے مع گھوگھس
پختہ بنے ہوئے ہین دروازون کے یہہ نام ہین ۔

लादया मालाखेड़ा लाल देहली हुजूरी

لادیہ دروازہ ۔ مالا کہیڑہ دروازہ ۔ لال دروازہ ۔ دہلی دروازہ ۔ حضوری
دروازہ ۔ ہر دروازہ پر توپخانہ ہے بیرون حضوری دروازہ شیر پلے ہوئے
ہین ایک شیر سیاہ مطلق ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ کو
सागर خرید کیا تہا ۔ عین پہاڑ کے دامن پر اس سے مشرق مین تالاب ساگر بہت
وسیع پختہ تعمیر کا بنا ہوا ہے سمت ۱۹۲۹ مین بحکم مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب تعمیر
ہوا تہا اوسمین پہاڑ کا بارش کا پانی پختہ نہرون سے جمع ہوتا ہے اور وقت
ضرورت پختہ نہر کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہے ساگر سے مشرق مین رفیع الشان محلات
سرکاری ہین ایک محل پورانا مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کے عہد کا ہے دوسرا
بعہد مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب تعمیر ہوا تہا محلون کی نسبت تہارنٹن صاحب
کے گزیٹیر مین لکہا ہے کہ اوسمین جہروکے بہت ہین اور دیوارون پر جابجا
تصویرات مثل کشتی فیلان و سواری رئیس و درباریان و اوتاران ہندو

مذہب منقوش ہین محل کا صدر دروازہ شرق رویہ ہے تالاب ساگر کے مغرب و
شمال مین مندر بہت خوبصورتی سے واقع ہین اور ساگر سے جنوب مین اور
محل سے گوشہ جنوب مغرب مین بخششورجی مہادیو کا مندر اور مہاراؤ راجہ बखतेश्वर
بختاور سنگھ صاحب کی چھتری واقع ہین چھتری کی تعمیر سرخ وسفید پتھر کی اور
نقش و نگار سے بہت خوبصورت ہے محل کیجانب شمال ایک مختصر پائین باغ
ہے اوسمین کرکری خانہ ہے ہر قسم کے جانور عجائب غرایب اور رنگین خوش آواز किरकिरीखा
موجود ہین طرف جنوب محل کے اصطبل ہے کہ بنظر شوق گھوڑون کو زیر نظر
رکھا ہے محل کے دروازہ کے آگے ایک مختصر صحن ہے اوسکے وسط مین آب
نوشیدنی کا بہت عمیق کنوا ہے اس صحن کا بڑا دروازہ ہے اوس سے گذر کر
ایک دوسرا بہت وسیع صحن ہے اس صحن سے جنوب مین دفتر صدر اور محکمجات
کی کچہریون کے مکانات ہین اور شمال مین مہاراؤ راجہ کی سواری کے اندر بلاس इंद्रविलास
کے رکھنے کا مکان ہے مغرب و شمال ہین مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب کی مہارانیون
کے تعمیر کرائے ہوئے بڑے بڑے مندر ہین مغرب مین دو مندرون کے درمیان
بہت بڑا دروازہ ہے جسے بھومیہ دروازہ کہتے ہین اس دروازہ پر भोमया
نقار خانہ ہے کہ صبح و شام دو پہر وغیرہ اوقات معمولی پر بجتا ہے اس دروازہ
تک محلات سرکاری کی حد سمجھی جاتی ہے آیندہ شہر ہے آبادی شہر کی بہت
گنجان اور زیادہ تر پختہ عمارت کی ہے اور چوسر کا بازار ہے اوسکے وسط مین
ایک بڑا مکان معروف ترپولیہ مگر چار دروازون کا واقع ہے اور ترپولیا तिरपोलया
محلون کے درمیان ایک وسیع مربع کشادہ ہے اور اوسکے بیچ مین جگناتھ جی کا

بلند کرسی دار مندر ہے مندر کے زینہ پر اور صحن مین ہر روز سر شام کو گنڈری جمع ہوتی ہے

الور کے دروازون سے باہر بہی ہر طرف بہت آبادی ہے خصوص لال دروازہ سے باہر ہمیشہ سے بہت رونق رہتی تہی درمیں لا بعہد انتظام میجر کیڈل صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ عمدہ و عالیشان مکانات مدرسہ و شفاخانہ و کیڈل گنج و کوتوالی و سراے تعمیر ہونے سے زیادہ تر آراستگی و خوبصورتی ہوگئی ہے

کیڈل

شہر سے جنوب مین مالاکھیڑہ دروازہ باہر ایک وسیع احاطہ پختہ چار دیواری کا بنام اکہاڑہ و گھوڑا پھیر مشہور ہے اوسمین ایک باغ اور طویلہ اسپان سرکار اور سیرگاہ کا اچھا مقام ہے۔ کثرت باغات نے نواح الور کو سرسبز کر رکھا ہے

अखाड़ा घोडाफेर

خصوص باغ بنی بلاس عرف موتی ڈونگری کہ شہر سے قریب دو میل جنوب مشرق مین پانسو بیگہ خام اراضی پر ہے اوسمین ایک بہت بڑی باوڑی اور گرد نواح مین چاہات بہ تعداد کثیر ہین موتی ڈونگری ایک مکان باغ کے قریب بجانب مشرق پہاڑی پر بنا ہوا ہے اس باغ مین ہر قسم کے درخت اطراف و ممالک سے کمال شوق و خرچ سے جمع کئے گئے ہین باغ کے اندر بہت عمدہ محل و بارہ دری ہین اور اونمین آرایش کا بہت سامان ہے بند سیلی سیڑہ سے نہر آئی ہے اوس سے آبپاشی ہوتی ہے دوسری کمپنی باغ کہ شہر کے لال دروازہ سے باہر بہت قریب بعہد مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب تیار ہوا عمدہ ہے تیسرے شہر سے بفاصلہ ایک میل بجانب شمال مشرق ایک باغ بنام بنجے باغ مشہور ہے وہان بہی مختصر محل ہے دسہرہ کے روز وہان

बनेविलास मोतीडूंगरी

सीलीसेढ़

बिजेबागका

مہاراؤ راجہ صاحب کی سواری جاتی ہے اور بڑا میلہ ہوتا ہے انکے علاوہ دیگر
اور سرداروں کے باغات شہر سے ہر طرف بکثرت ہیں شہر الور کی آبادی
۱۰۵۰۱۴ گہر اور ۵۱۳۵۲ آدمیوں کی ہے الور کے پہاڑ میں بہت قسموں
کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور شکاری جانور بکثرت ہیں۔
شیر کے شکار کیواسطے بمقامات بنیک و مادہوگڈہ وسیلی سیری و چاند پہاری बनेक
و بہانگڈہ و کہیڑہ و کالی کہو و نجنت پورہ اودیاں بنی ہوئی ہیں از جملہ माधोगढ़ सीलीसेढ़ बांदपहाड़ी
تحصیل الور میں تین پرگنات حسب ذیل شامل ہیں؛ भांगढ़ खेड़ा

مالاکہیڑہ واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ कालीखोह नरहनपुर
۴۲ دقیقہ پر ہے وہاں پختہ قلعہ اور برف کا کارخانہ ہے سمت ۱۸۲۳ میں مہاراؤ
راجہ پرتاپ سنگہ صاحب نے گڑہی بامنولی سے کہ الور سے ۱۲ میل جنوب مشرق बांमोली
میں عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ
پر واقع ہے توپیں و گوکڑ بخت سنگہ ٹہاکر سے چہین کر مالاکہیڑہ کے قلعہ میں
چڑہا لے تہے؛

بہادر پور الور سے گیارہ میل شمال مشرق میں عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ پر واقع ہے وہاں بہی پختہ قلعہ
ہے سمت ۱۸۴۲ میں غلام حسین چیلہ نواب میر خاں نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مہاراؤ
راجہ پرتاپ سنگہ صاحب نے جنگ مردانہ کرکے اوسکو شکست دی اور قلعہ کو
محفوظ رکہا؛

ڈہرہ تیسرا پرگنہ متعلق تحصیل الور ہے مگر اوسمیں کوئی بات قابل تحریر نہیں؛ डहरा

ہر سہ پرگنات مین ۲۱۳ گانوں اس تفصیل سے ہین ـ

خالصہ	جاگیر	خیرات
۱۳۵	۶۱	۱۷

اور کل تحصیل کی جمع سالانہ یک لکھہ ہفت ہزار روپیہ معالعہ رہے ؛

علاقہ الور مین پانچ بڑے میلے ہوتے ہین ـ

भरथरी इंदोक — ایک بہرتہری جیکا میلہ بہادون بدی اشٹمین کو اندوک کے پہاڑ مین ؛

चूहड सिंह शाहपुर — دوسرا چوہڑ سدہ کا بیساکہہ بدی ۱۴ کو شاہ پور کے پہاڑ مین ؛

تیسرا بسنت کا بجی باٹکا پر ماد سدی ۵ کو ؛

रूपवास — چوتہا جگنا تہہ جی کا بمقام موضع روپباس اساڑہ بدی ۹ کو ؛

सीलीसेढ — پانچوین سیتلا کا بند سیلی سیڈہ پر بیساکہہ بدی ۸ کو ؛

واضح ہو کہ الور سے بفاصلہ پانچ کوس جنوب مغرب مین پہاڑون کے درمیان ـ سیلی سیڈہ کا بند ہے کہ چند کوس کے احاطہ مین عمیق پانی بہرا رہتا ہے اور کنارہ پر عمدہ محل اور باغات ہین اور وہان سے شہر الور تک پختہ نہر ہے کہ اوس کی آبپاشی سے زراعت اور باغات گرد نواح شہر کو بہت فایدہ پہونچتا ہے اور بہت رونق و سیرابی ہے ؛

सोंठ खेरेटा सेरावास ढाढोली पनरेडा गोंडोली किलोली देवला कमालपुर — مواضعات سیلی بیری و شاہ پور و سونٹہہ ـ کہریٹہ ـ سیرا واس و کالی کہو و ڈہاڈہولی و پترودڑہ مین سرکاری رُوندہ ہین کہ گہاس بکثرت پیدا ہوتی ہے اور موضع سونٹہہ کہریٹہ کا تمباکو نوشیدنی بہشت ہوتا ہے اور مواضعات گیلوٹی و جہاوری و کہریٹہ مین چکی و کونڈے پتہر کے بنتے ہین اور دیولہ و کمال پور و ڈہاڈہولی

مین اگر کہاری نمک کے ہین اور موضع پرتہی لوپزہ و اکبر لوپزہ و بالیٹہ و آپہ پرتھی پور [illegible]پور
مین کارخانہ ہاے مانذری جاری ہین کہ لوہا بنایا جاتا ہے مگر کان ثوری بالیٹا سادلا
کی نہین ہے ❊

اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور زمین مٹیار ہے تعداد مزروعان کل علاقہ
کی ۱۴۲۴۰ ہے حد شرقی تحصیل الورکے پرگنات پہن گڈہ و ناگڈہ سے ملی
ہے حد شمالی کشنگڈہ و منڈاور سے غربی بانسور و تہانہ غازی سے اور جنوبی
راجگڈہ سے ❊

پرگنہ راج گڈہ

یہہ شہر الور سے بفاصلہ ۱۹ میل جنوب کیطرف عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۴ دقیقہ
طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پر واقع ہے اور بجز الور کے تمام قصبجات
متعلقہ راج سے بڑا اور بہتر ہے سمت ۱۸۲۷ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب
نے آباد کیا تہا شہر پناہ مع خندق خام مکانات و دوکانات پختہ بازار بارونق
و کیفیت ہے مہاجنان آسودہ حال اور کئی آدمی بہت دولتمند ہین اندر شہر
کے ایک پہاڑی ہے اوسپر چہوٹا سا قلعہ بنا ہے اوسمین سرکاری محل نہایت عمدہ
اور خوشنما ہین اور اوس چہوٹی پہاڑی سے جسپر قلعہ ہے دیگر بلند پہاڑ ملا ہوا
ہے اوسپر سنگین و مستحکم قلعہ ہے محل کے نیچے جنوب کیطرف ایک بند ہے اوسکے پال
راجہ باگہہ سنگہ بڈگوجر کا قدیم مکان ہے بند مین بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اس
بند کا نام باگہولا ہے کہ راجہ باگہہ سنگہ نے سمت ۱۷ مین بنوایا تہا راستہ گہاٹی جہری بाघोला
اور راجگڈہ کے درمیان بندکیسولا ایک سیرگاہ ہے اور شہر کے گرد چند باڑہ انار केसोला

اور دہرم سالہ وغیرہ عمارتین بہت ہین مثل الور کے یہان بہی باغات بکثرت ہین اور سیرابی زمین سے سبز وشاداب رہتے ہین یہان کے باغون کا رنگترہ مشہور ہے کہ بڑا اور شیرین ہوتا ہے ؛

سمت ۱۸۳۹ مین مہاراجہ پرتاب سنگہ والی جیپور نے اور سمت ۱۸۱۲ مین دکہنیون نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مگر دست تصرف اونکا نہ پہونچا ؛

شہرپناہ کے تین دروازے ہین -

بسوہ دروازہ - वसवा

پاچہڑی دروازہ -

الور دروازہ -

اور ایک دریچی ہے اوسکو راٹہوڑون کی ٹیچی کہتے ہین - راج کی ٹکسال اس شہر مین واقع ہے کہ سکہ جات سیم وزر وس مسکوک ہوتے ہین - دو ہزار چارسو اٹہارہ گہر ۱۱ آدمیون کی آبادی ہے لکڑی کے رنگ وغیرہ کا کام بہت ہوتا ہے ؛ पई

اس شہر مین بندرون کی بہت کثرت تہی رعایا کا اون سے ناک مین دم آرہا تہا بہت نقصان اوٹہاتے تہے تہوڑے عرصہ سے ایک شخص ہے اونکے پکڑنے کا ٹہیکہ لیکے اور تمام بندرون کو پکڑ کے دور چہوڑ دئے - رفاہ رعایا کیواسطے مدرسہ جات انگریزی وفارسی وہندی اور شفاخانہ مقرر ہین ؛

مشرق کیطرف پہاڑ سے پوری نکلتی ہے جس سے لوہا بنتا ہے عہد سلطان علاؤالدین غوری سے اس کان آہن کی نمود ہے ؛

اور کان معروف جیوواله سے سنگین پکے مکانات کی چہتون کے اچہے نکلتے ہین जिवाले
اور موضع کہوہ دریبہ مین کان نحاس یعنی تانبے کی ہے سس اوسکا دار الضرب खोहदरीबा
راجگڈہ مین سکوک ہوتا ہے اور بوجہہ کہو دیجانے کے اس کان مین چشمہ ہاے
پانی جابجا نکل آئے ہین اوس پانی سے طوطیا و کسیس و پہٹکری دستیاب ہے جس
کاچ رنگا جاتا ہے بنتا ہے اور موضع بجالی مین سنگ قلمی بہت تحفہ نکلتا ہے वहाली
اور شہر راجگڈہ و قصبہ تہلہ و مواضعات کہوہ و بہادری و نیا گانون مین टहला
کارخانجات ماندری کے جاری اور لوہا بنایا جاتا ہے پہاڑ علاقہ راجگڈہ खोह बहादरी
مین بہت ہین اور جو دیہات اندر حلقہ پہاڑون کے بسے ہین جہنڈے کے گانو नयागांव झींड
کہلاتے ہین اون دیہات مین مکانات کی پوشش برگ درختان سے ہے
قصبہ جات راجپور و رینی و ٹہلہ و ماچہڑی تحصیل راجگڈہ مین شامل ہین रैनी
راجپور عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ राजपुर
پر واقع ہے قصبہ ماچہڑی عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۵ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ واقع ہے یہہ قصبہ مہاراؤ راجہ صاحب کا قدیم مسکن ہے
اور وہان بندوقین اچہی تیار ہوتی ہین ٭

کوہ ماچہڑی پر باراہی دیبی کا مندر ہے چیت سدی ۸ کو میلہ ہوتا ہے ٭ बाराही
پرگنہ راجگڈہ مین ۱۴۲ دیہات ہین از انجملہ خالصہ ۱۱۲ جاگیر ۷ معافی ۲۳
ہین- زمیندار اقوام مینہ کے بہت اور برہمن و ٹہاکر کمتر ہین زمین دیہات کی
مٹیار و دومٹ ہے پیداوار اوسط درجہ کی ہوتی ہے پہاڑون مین کہانر
اور بانس پیدا ہوتا ہے کانکواڑی کا بانس مشہور ہے برچہی بہالہ کا ڈانڈہ

कांकर खाली اور لاٹھیان اوس سے بنتی ہین — کانگوارٹی کا قلعہ بالاے کوہ ہے ہر چہار
طرف قلعہ کے بانس کا بن ہے یہہ صحرا درندون کا مسکن ہے بجز ایکراہ کے
دوسری راہ قلعہ کی نہین اور جس پہاڑ پر یہہ قلعہ ہے وہ پہاڑ بہت وسیع ہے
پہاڑ کے اوپر زراعت ہوتی ہے اور جابجا پانی کے چشمے جاری ہین اس پہاڑ
आसावरी کے دو درے ہین ایک کا نام اساوری اور دوسرے کا کابڑہی ہے دونون
कावड़ी مہاراجہ جے سنگہ والی جیپور کے بنائے ہوئے ہین قلعہ کانگوارٹی کے قریب ایک
हंसी रानी چوبرجہ ہے اوسکے پاس ہنسی رانی کا محل واقع ہے کہ جے پور کی مہارانی
خفا ہوکر چلی آئی تہی اوس نے اوس محل کو بنایا تہا اور زیر کوہ مندر سری
नीलकंठ نیل کنٹہہ جی مہادیو کا ہے موضع دیوتی مین ایک بند ہے اوسکو رام ساگر و
देवती بند دیوتی کہتے ہین اس بند کے پال مین شیشہ بلایا گیا ہے کانگوارٹی
राम सागर کی آب و ہوا بہت ناقص ہے خصوص مردکو بہت نقصان کرتی ہے، وہان کے
तालाब باشندگان کی عمر بہت کم ہوتی ہے اور موضع تالاب مین ایک بڑا تالاب ہے
सैन راجہ سین بڈگوجر نے سمت ۱۲۰۲ مین تعمیر کیا تہا اور بوجہہ برآمد ہونے پانی کے
चत्र साल اوسکے حسب ایماء منجمان چتر سال پسر خود کو مع زوجہ اوسکی راجہ مذکور نے
ناف تالاب مین زندہ دفن کرکے اوپر اوسکے مکان بنوا دیا تہا کہ علامت
ठपरी اوسکی موجود ہے اور دیہات رینی سے ایک نالہ موسوم ٹہپری پرگنہ چہن گڈہ
काला खेडा وکٹہومر کو جاتا ہے برسات مین اوسکے پانی سے بندات کالاکہیڑہ وسموچی
समूची
दानया ودانیا پرگنہ کٹہومر بہرتے ہین اور کہیڑہ راجور پرگنہ ٹہلہ سے ایک نالہ جاری
खेड़ा राजोर ہوکر بان گنگا مین جا ملا ہے اس علاقہ مین قلعہ جات بہت ہین تفصیل اونکی

حسب ذیل۔
راجگڈہ۔ راج پور۔ قصبہ تہلہ۔ قصبہ رینی۔ جامڑولی۔ بہوڈہ۔ اوگری
رام پورہ۔ کانکواڑی۔ گڑہی بلوہ۔ بنجاری۔ گڑہ ڈولہ۔ بجالی ہین۔
قلعہ راجپور مین بہت مکانات ہین مگر ایک بارہ دری بہت عمدہ ہے۔
اس پرگنہ مین مدرسہ جات حسب تفصیل ہین۔
راجگڈہ۔ ماچہڑی۔ دہمرٹیہ۔ راجپور۔ تہلہ۔ رینی۔ جامڑولی۔
پرگنہ کی آبادی بہ تعداد ۱۰۲۲۱۱
راجور اور دیوتی جنکا ذکر ہوا وہ مقامات ہین جہان اس ملک مین کچھوالیجیون
کا دخل ہونے سے پیشتر بڈگوجر نسل کے راجپوت حکمران تھے کہ اونکی بیدخلی
اور کچھوالون کی عملداری ہونے کی مفصل کیفیت باب چہارم کی پہلی فصل مین
بمد جیپور لکہی گئی ہے۔
اس علاقہ مین بارہ گانو دو راجہ کے یعنی مشترک عملداری راج الور وراج
جیپور تہے کہ محاصل اونکا بحصہ نصفا نصف دونون سرکارون مین جاتا تہا
مگر انتظام مین ہرطرح کی دقت وخرابی رہتی تہی اسواسطے ۱۸۷۰ع مین
باہتمام کپتان ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تقسیم ہوئی۔
تفصیل اونکی یہہ ہے۔

پرگنہ راج گڈہ	پرگنہ راج پور
کرناول۔ نیملہ۔ بیجے نگر۔ دہیاون سوتی واڑہ	اگاولی۔ چمان پورہ۔ کہوہرہ۔ ریواسہ
بنجاوالی۔ لال سنگہ پورہ۔ رام سنگہ پورہ	

तासा बंजावली लालसिंहपुरा रामसिंहपुरा नीमपुरा ग्रमावली मोतीवाड़ा

اس علاقہ کے حد شرقی پرگنہ لچھمن گڈھ غربی تہانہ غازی و پرتاب گڈھ جنوبی علاقہ راج جیپور شمالی پرگنہ الور ہین ؛

پرگنہ تجارہ

الور سے تیس میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۵۵ دقیقہ پر قصبہ تجارہ واقع ہے اوسکے مدت آبادی کی نسبت مختلف روایتین ہین ہنود یقین کرتے ہین کہ پانچہزار برس سے اوس نے صورت ظہور پائی ہے عہد سلطنت جرجودہن ولد دہرت راشٹر مین سسرماجیت اس ملک کا راجہ تہا اور موضع سرہٹہ کو جو تجارہ سے دو کوس جانب مشرق زیر کوہ آباد ہے دار الحکومت رکھتا تہا تیجپال خلف الرشید اوسکا ایکروز شکار کنان اس نواح سے گذرا یہہ ویرانہ سرسبزی و شادابی سے باکیفیت نظر آیا بنا بران اوسکو خیال آبادی پیش نہاد ہوا چنانچہ ساعت سعید مین اوس نے آبادی کی طرح ڈالی اور اوسکا نام ترگزنگ رکہا سنسکرت مین ترتین کو کہتے ہین اور گزنگ گڑہ کو اوسوقت مین یہان بہی تین گڑہ واقع تہے اسلیے اس نام سے موسوم کیا مدت مدید گذرنے اور کثرت استعمال زبان خلایق سے ترگزنگ کا تجارہ مشہور ہوگیا اور مہابہارت تاریخ ہندی سے آشکار ہے کہ عہد سلطنت جرجودہن کا اخیر دواپر مین ہوا ہے جو کہ دور کلجگ کے اسوقت سمت ۱۹۳۵ مین چار ہزار نوسو اٹہتر برس گذرے ہین لہذا حکومت سسرماجیت کو مدت پانچہزار برس گذرتے ہین شک نہین اسوجہہ سے آبادی تجارہ کو بہی پانچ ہزار برس ہوئے ہین لیکن اہل اسلام اسمین

دुर्जोधन
धतराष्ट्र
सम्भुमाजीत
सरहटा
तेजपाल
त्रगाड़ंग
द्वापर
कलिजुग

یہہ اعتراض کرتے ہین کہ طوفان نوح کے صدمہ سے جسکی طغیانی کو قریب پانچہزار
برس ہوئے کسی آبادی یا عمارت کا نشان باقی نہین رہا پس آبادی تجارہ
کو اوس سے پیشتر کا کیونکر یقین کیا جاوے علاوہ اسکے پانچہزار برس کی
کوئی علامت یا عمارت یہان نظر نہین آتی اس سے اوسکا اعتبار نہین
ہوتا تاریخ مرآت مسعودی مین لکہا ہے کہ سلطان محمود سبکتگین نے سنہ ۴۱۲ھ
مین ہندوستان پر یورش کی تب سید ابراہیم بارہ ہزاری اور استاد
سپہسالار مسعود غازی ڈہندگڈہ متصل ریواڑی پر لڑنے لگا ڈہندپال धुंदगढ़ धुंदपाल
راجہ مقابلہ سے عاجز آکر قلعہ خام ریواڑی کو اپنے چہوٹے بہائی تیج پال
کے پاس بہاگ گیا اوسکے تعاقب مین لشکر اسلام بہی ریواڑی مین پہونچا
وقت شب تیج پال نے شبخون مارا بارہ ہزاری مارا گیا مگر اوسکے ساتہیون
نے بڑی مردانگی کی آخرکار تیج پال تجارہ کو بہاگ آیا سید دوست محمد بارہ
ہزاری کا نانا بہی اوسکے پیچہے آیا محاصرہ کرکے تیجپال کو گرفتار کرلیا اور ریواڑی
لیجاکر مسلمان کرنے کے بعد اوسکا نام جلال خان رکہا اور خانہ زاد خطاب
دیا تیجپال کی گرفتاری مین مسلمانون کے چار سو سوار مارے گئے اونمین سے
رکن عالم شہید کا مزار موضع کالیا مین گنبد تاتار خان کے قریب موجود ہی रुकनआलम कालया
دوسرے روشن شہید کی قبر میران صاحب کی درگاہ کے قریب ہے تیسرے रोशनशहीद
بہیکن شہید کی درگاہ آبادی سے متصل کربلا کیطرف ہے چوتہے مجروح کو भीकन
کوٹ قاسم کیطرف لیگئے تہے ۔ چنانچہ اس حال سے ظاہر ہے کہ تجارہ کی آبادی
آٹہہ سو ستر برس سے پہلے کی ہے اور گمان ہوسکتا ہے کہ ہزار برس سے بہی

صحیح دریافت نہین ہوتا کہ کس نے آباد کیا اور کس سال مین اور تجارہ نام کیونکر ہوا ؛

کسی تاریخ سے ظاہر نہین ہوتا کہ کبھی کوئی راجہ تجارہ مین ہوا ہے اس سبب سے یقین ہوتا ہے کہ سابق مین یہہ قصبہ بطور موضع آباد تہا مگر عوام الناس مشہور کرتے ہین کہ راجہ تیج پال یہان حکمران ہوا ہے اور وہ راجپوت جادون نزاد راجہ تہن پال سے تہا نہ کہ راجہ سسر اجیت والی سرہند سے جب قلعہ تہن گڈہ پر مسلمانون کے متصرف ہونے سے جادون راجپوت ہر طرف متفرق ہوئے اکثر نے پیشہ قطاع الطریقی اختیار کیا اور جس کسی کو کہین کوئی جگہہ دستیاب ہوئی اوس نے وہان سکونت اختیار کی عجب نہین کہ اوسکی اولاد سے کسی وقت کوئی تیج پال نامی قابو پاکر تجارہ مین آرہا ہو جو محل مردہون کے محلہ مین واقع ہے اور مردہہ و شیخ اوسمین رہتے ہین اوسکو تیجپال کا تعمیر کیا ہوا بتلاتے ہین اگرچہ تحقیق نہین کہ راجہ تیج پال کس زمانہ مین ہوا مگر قیاساً بمرور چہہ سو برس حکومت تیج پال کو خیال کرتے ہین اور تیج پال کی اولاد مین کوئی شخص نامی گرامی نہوا جو مشہور رہتا سنہ ۸۵۵ ہجری مین ملک بہلول سرہند سے آکر بادشاہ ہوا اور دوسرے سال محمد شاہ سرقی پر فتح پاکر میوات مین آیا تب احمد خان خانزادہ بن جلال خان بن فیروز خان بن بہادر خان نے کہ میوات مین حکومت رکہتا تہا اطاعت اختیار کی ملک بہلول نے اوس سے سات پرگنے لیکر اونکی حکومت تاتار خان کو دی اون پرگنات مین تجارہ بہی تہا اسلئے تاتار خان تجارہ مین بر سر حکومت

थिन पाल

رہا تاتار خان کی قبر موضع کالیا کے گنبد مین کہ آبادی تجارہ سے بفاصلہ ایک
میل مشرق مین ہے موجود ہے ملک بہلول اڑتیس برس آٹھہ ماہ سات روز
حکومت کرکے سنہ ۸۹۴ ہجری مین مرا اوسکے انتقال پر شہزادون مین ملک
تقسیم ہوا تو تجارہ شہزادہ عالم خان عرف سلطان علاؤالدین کے حصہ مین
آیا اوس نے سنہ ۹۰۰ ہجری مین بمقام تجارہ آکر آبادی قصبہ اور پہاڑ
کے درمیان علاول پور شہر آباد کیا محل شاہانہ اور بازار اور مساجد و अलावलपुर
چاہات تیار کیئے دو پہاڑون کے درمیان خام بند باندہا اور اوسکے
متصل باوڑی بنائی اور قریب آبادی تجارہ طرف شمال ندی جاتی تہی
اوسکا پل باندہا کہ علامت اوسکی موجود اور گنبد کلان جسکو بہرتہری کا भरथरी
گنبد مشہور کرتے ہین تعمیر کیا اور آبپاشی کیواسطے نہر سے ممیح بخنہ بطور نہر
جاری کیا اور گنبد کانچ والہ متصل عیدگاہ مع گنبد ناتمام قریب محل اور कांचवाला
نو محلہ مقبوضہ ملا دلخان اور عمارت موضع سرہٹہ اور چار دیواری پختہ
موضع خلیل پوری و باعث بیٹری امرا و شاہزادہ علاؤالدین کے یادگار खलीलपुर
ہین تا بحدیکہ اوسکا موددی مسمی گیلا مہاجن ہی بہت مخیر اور فیاض ہوا نامदहेड़ी
مشہور ہے کہ مال علاؤالدین کا اور جس گیلا کا علاؤالدین اور اوس کے
عزیزون کی قبرین یہان ایک گنبد مین ہین ۔ پٹہانون کی سلطنت کے
زوال سے ستر برس بعد تک علاول پور و تجارہ مین پٹہانون کا ہی قبضہ
رہا +
سنہ ۹۲۸ ہجری مین ہمایون بادشاہ نے میوات کا ملک اپنے چہوٹے بہائی مرزا

ہندال کو دیا اور مرزا ہندال نے تجارہ میں آکر سکونت اختیار کی اور آبادی تجارہ کی قریب گوشہ مشرق و شمال میں قصر دلکشا اور دیوانخانہ جو محل مشہور رہے اور راوسمین خانزادے رہتے ہین رہنے کیواسطے بنایا اور حمام اور لال مسجد اور مہمان سراے جسکو بلی جی کی حویلی کہتے ہین اور پُل جو قاضیون کا بند مشہور ہے تعمیر کئے حمام جو پیش مسجد تھا منہدم ہوگیا مسجد قایم ہے لیکن بوجہہ شورش شیر شاہ افغان وہ بہمہ وجوہ تیار ہونے پائی اور پل اور بند قاضیان بضرورت روکنے ندی کے باندہا تا صدمہ ندی سے مکانات کو آسیب نہ پہونچے اور سرراہ موضع اسلیم پور باغ معروف اندھیری اوجالی مع بنگلہ وچاہ کے چالیس بیگہ زمین پر نصب کیا دس برس تک مرزا ہندال عیش و نشاط سے تجارہ مین حکمران رہا ۹۴۷ ہجری مین مرزا ہندال ہمایون شاہ کے ساتھہ بنگالہ کو گیا اور پہر ایسے اتفاقات ہوئے کہ واپس آسکا جب از سر نو ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد ۹۶۳ ہجری مین ہمایون شاہ کا انتقال ہوا اور اکبر نے تخت نشین ہوکے ہیمون بقال ساکن ریواڑی کو قتل کیا ملان محمد پیر مع فوج شاہی ہیمون کے عیال واطفال ومال واسباب کو کہ تجارہ مین تھے لیجانیکے واسطے متعین ہوا ملان محمد پیر نے علاولپور و تجارہ کے پٹھانون کو قتل کرکے ہیمون کا خزانہ واسباب تاراج کیا اور حسن خان خانزادہ رئیس میوات بابر شاہ کی لڑائی مین مارا گیا تھا اوس کی دختر سے اکبر شاہ نے نکاح کیا ۔

اکبر شاہ کے عہد مین بتقرر عامل و قانون گو وچودہری وغیرہ کل سلطنت کا

सलेमपुर
अंधेरीउजाली

اختتام ہوا اوسمین تجارہ بہی دارالحکومت قرار پایا اور اٹھارہ پرگنات مفصل
ذیل اوس سے متعلق ہوئے -

حویلی تجارہ - اینڈور - اوجینہ - امرا ومری - تہانہ کوہرہ - نگینہ - نیکوان
بموہرہ - بیسرد - ابریز کوٹلہ - فتح آباد - فیروز پور جہرکہ - پور - ساکرس
شانٹہا واڑی - جہمرودت - کرنٹرہ - خان پور -

इंदौर
उजीना
कमरा कमरी
थनाकोहरा
नगीना
नेकवा
बमोहरा
बेसरू
शावेज़कोट
फ़तहाबाद
फ़ीरोज़पुर झि
रुर
साकरस
सांठावाड़ी

جوکہ حکومت گاہ بہ اسم سرکار نامزد ہوکر ماتحت صوبہ رہتے تہے لہذا تجارہ کی سرکار بہ تحت صوبہ دہلی ہوئی اور بوجہ بود و باش سابق مرزا ہندال کے تجارہ کو بہ لقب حویلی ملقب کیا اس سبب سے حکمرانی خاندان تیموریہ تک کاغذات مین حویلی تجارہ لکہنے کا عملدرآمد رہا ؛

غازی گدن فقیر اوسکا مزار مسجد نو محلہ کے قریب ہے اکبر کے عہد مین کراماتی مشہور تہا اگرچہ خاندان مداریہ سے تہا مگر خواجہ معین الدین چشتی کی اعتقاد سے اوس موری کے نیچے جو اوسیکے نام سے مشہور ہے پڑا رہتا تہا آخر بہت محنت کے بعد اوسکو تجارہ کی ولایت حاصل ہوئی مریدون کے ساتہہ تجارہ کو آتا تہا موضع کانکرہ پرگنہ کشنگڈہ مین پہونچکر رفع حاجت کو ٹہیرا تہا قضارا ایک باجرہ کے کہیت مین سے کسی ہمراہی نے خوشے توڑ لیے مالک کہیت کی عورت حفاظت پر تہی اوس نے جو دیکہا کہ کوئی بال توڑ کر لیے جاتا ہے دشنام دہی کرتی پیچہے چلی آئی جب قریب میانہ شاہ گدن کے پہونچی اوس نے غوغا سنکر نام پوچہا اوس نے شاہ گدن کو بہی صلواتین سنائین اور بہت اصرار کے بعد اپنا نام مان بی بی بتلایا فقیر نے کہا بالتے بی بی کیا ہے مان باپنے یہہ

بات کہتے ہی وہ مردہ ہوگئی یہہ حال دریافت ہوتے ہی گہرکو دوڑی اور
اپنے خاوند سے سب حال کہا وہ تیرکمان لیکر دوڑا اس عرصہ مین فقیر سکہپال
مین سوار ہوکر تہوڑی دور چلا تہا اوس نے قریب پہونچکر ایسا تیر مارا کہ دوسار
ہوگیا فقیر نے وقت نزع مین وصیت کی کہ جس جگہہ ہمارا سکہپال رکہنے کے
بعد پہر نہ اوٹہے اوسی جا ہمکو دفن کردینا چنانچہ جہان سے سکہپال نہ اوٹہہ سکا
وہان دفن کرکے مقبرہ بنایا گیا دیوان عیدی مین اوسکے مرنے کی تاریخ سنہ ۱۰۰۱ھ
لکہی ہے مردہون کے محلہ مین جو تیج پال کا محل مشہور ہے وہ سنہ ۹۹۱ھ ہجری
مین کہ اکبر کا عہد تہا از سر نو تعمیر ہوا اب سیدون کے قبض و دخل مین ہے شاہجہان
کے عہد مین خلیل اللہ حاکم تجارہ تہا اوس نے شاہ گدن کی خانقاہ بنوائی
جب اورنگ زیب عالمگیر نے شاہجہان کو قید کرکے سلطنت اپنے اختیار مین
لی اکرام خان خانزادہ نے کہ متصل باگہور کے ملکپور مین رہتا تہا بغاوت کی
اور غارتگری کا شیوہ اختیار کرکے حاکم تجارہ کو نقارہ و نشان چہین کے
نکالدیا عالمگیر نے اوسکی تنبیہہ کو فوج بہیجی فوج نے موضع بامٹ ہیڑی پر
ڈیرہ کیا اکرام خان کو تاب مقابلہ نہوئی حاضر ہوگیا مگر عفو مکافات اعمال
کا مستحق متصور نہوکر قتل کیا گیا متعلقان اکرام خان سے جو یہہ سنا باروت
بچہاکر اپنا جوہر کیا اکرام خان کے دو لڑکے حامد خان و ناہر خان سیانجی کے پاس پڑہتے تہے سیانجی
اونکو لیکر فرار ہوگیا اور اپنے گہر مدت تک پوشیدہ رکہا۔ عالمگیر کے بعد
محمد شاہ عرف بہادر شاہ معظم الدین کو ہارا تاجدار ہوا تب حامد خان
پسر اکرام خان نے استدعا معاش کی سند معافی موضع ملکپور محررہ

कसोर
गलकपुर

बामटहेडी

سنہ ۱۱۲۱ ہجری اوسکو رحمت ہوئی پادشاہان مابعد کے عہد مین باجیراؤ پیشوا کہ بزبداتک دخیل تہا لوٹ مار کرتا ہوا دہلی تک پہونچا اوسوقت جوراجا جے رئیس تہون علاقہ بہرت پور نے غارتگری شروع کر کے علاول پور وتجارہ کو بہی تاخت وتاراج کیا اور آتش زنی سے عمدہ عمارتین خراب برباد کردین اوس دار وگیر مین اکثر طعمۂ شہباز اجل ہوئے جو بچے بیکبینی ودوگوش بہاگ کر جہان امن ملا پناہ پذیر ہوئے ایک عرصہ تک آبادی مین جغد وبوم اور باغون مین زاغ وزغن کے نشیمن رہے خوف سے کسیکو جرات وہمت آبادی نہوئی جب بادشاہ نے کسیقدر انتظام کیا صورت امن ہوئی اور اندیشہ نے لوگون کے دل کو فرصت دی تجارہ مین آدمی آکر آباد ہونے لگے آخرش تجارہ بخوبی آباد ہوگیا علاول پور مین کسی نے سکونت اختیار نکی اوسوقت سے علاولپور ویران چلا آتا ہے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے عہد مین علاول پور کے مکانات کا پتہر اوکہاڑکر قلعہ ودیگر عمارتون مین لگایا گیا اور تجارہ کے مکانات ابتک وہین کے پتہرون سے بنائے جاتے ہین ٭

بعد زوال سلطنت تیموریہ کے مہاراجہ سورجمل صاحب ملک میوات پر متصرف ہوئے تب اونہون نے کشنگڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اوس زمانہ مین بمقام بارہ حسن پور کہ تجارہ سے دو کوس ہے میان مراد شاہ قطب وقت تہے مہاراجہ سورجمل صاحب اونکے بہت معتقد ہوئے اور اونکی سکونت کیواسطے مکان اندرونی کہ دروازہ بیرونی تعمیر کردہ پیربخش کے علاوہ ہے

بنوایا اور موضع حسن پور مصارف کیواسطے معافی مین دیا کہ ابتک معاف ہے
سنہ ۱۰۹۵ ہجری مین میان مراد شاہ نے وفات پائی گیارہوین رجب کو ہرسال
اونکا عرس ہوتا ہے ❊

سنہ ۱۰۹۱ ہجری مین سکھون نے آکر تجارہ کو لوٹا اوسکے بعد سنہ ۱۲۰۴ ہجری تک
تجارہ مین نجف قلیخان کی عملداری رہی کہ وہ بادشاہ سے باغی ہوکر اس
نواح کے ملک پر قابض ہوگیا تہا اوسکی طرف سے ملک محمد خان ولاور جنگ
اس پرگنہ مین حاکم تہا ❊

بعد ازان مرہٹون نے پاٹن کے میدان مین مہاراجہ جودہ پور واسمعیل خان
کو شکست دیکر ملک پر قبضہ کیا تو تجارہ مین بہی اونکی عملداری ہوگئی ایک
تاریخ مین لکہا ہے کہ مرہٹون نے تجارہ جارج طامس صاحب اپنی فوج کے
افسر کو دیدیا کہ اوس نے سزار سرکشی باشندگان کیواسطے شہر مین آگ
لگادی اور وار ارژنگ تجارہ مین درج ہے کہ مرہٹون کیطرف سے دو عامل
قوم پنڈت مقرر ہوئے ایک مہاراجہ سیندہیہ کیطرف سے اور دوسرا انجانب
پیشوا اور مصاحب خان خانزادہ شاہ آباد مختار عاملان مقرر کیا گیا مصاحب خان
نے جواہر خان کو اپنے شامل کرکے چندروز مین بندوبست کامل کرلیا جب تسلط
بخوبی ہوگیا جواہر خان و عاملون کو بالاے طاق رکہکر ایسا مستبد ہوا کہ بجز
مصاحب خان کے کسیکا کچہہ وجود نہ رہا عامل بیچارے میر فرش کیطرح رکہے
رہتے تہے جواہر خان کو یہہ امر ناگوار گذرا قاضی محمد سعید خان و ابو برکات خان
کو متفق کرکے معرفت لشکر خان برادرزادہ خود دیوان باگہوڑیہ کو اشتعالک

دی اور ایک پنڈت عامل بھی بہاگ کر میوان یا گھوڑیہ کے پاس چلا گیا میوان نے قصبہ تجارہ پر یورش کی جہانگیر خان و دیگر خانزادہ با مع مہاجنان کے شریک مصاحب خان ہوئے مہاجنان نے مصاحب خان سے وعدہ کیا کہ اگر چاندی سونے کے گولون کی ضرورت ہوگی ہم دینگے مگر شہر کا بندوبست رہے لوٹ نہونے پاوے مصاحب خان نے جابجا مورچہ بندی کی بجز مکان جواہر خان و محلہ قاضی واڑہ کے تمام قصبہ مین انتظام کامل ہوگیا کسیطرف سے میوان کو آبادی مین داخل ہونیکا گذر نرہا آخرش میوان نے شہر کے باہر ڈیرہ کردیا دو ماہ تک مورچہ بندی رہی اور بندوق چلتی رہی بعدہ میوان نے ایک روز حملہ کردیا اور آبادی کے اندر ایک حویلی مین چار پانچ آدمیون کو جان سے مارا اور مکانات شہر کو آگ لگا دی تمام مورچے خالی کرائے مصاحب خان حویلی قصبہ و بازار مین شام تک لڑتا رہا ہنگام شب نکل کر قلعہ مین چلا گیا پوشیدہ نرہے کہ گنبد کلان علاؤالدین کے گرد مین سابق قلعہ خام تہا حاکمون کی کچہری اوسمین ہوتی تہی جو وہان جمعیت مرہٹون کی تعینات تہی اس باعث مصاحب خان نے اوسمین پناہ لی لیکن شہر فتح کرکے میوان نے قلعہ کا بہی محاصرہ کرلیا مصاحب خان تاب نلاکر شاہ آباد کو فرار ہوگیا قلعہ کو مفتوح کرکے میوان نے تلاش مہاجنان کی محلہ قاضی واڑہ مین جائے امن دیکھکر مہاجن پوشیدہ ہوگئے تہے دلیل خان پسر جواہر خان خانزادہ و دیوان ہری سنگہ رئیس برہمنان نے اونکو ساتھ لیجاکر سپرد میوان کردیا دس ہزار روپیہ مصادرہ کے مہاجنان سے ٹہیراکر میوان نے حسب جعفر

بقالان سے وصول کیا اور ساتھہ لیکے کسی مہاجن نے بخوشی اور کسی نے تنگ
طلبی سے زر ذمگی اپنا ادا کر دیا سرکار مرہٹہ سے فوجداری ریواڑی وکوٹقاسم
अम्रतराव विस्वासराव ودتجارہ کے امرت راو وبسواس راو کو تفویض ہوئے سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین میواتا
مرہٹون سے چھوٹ گئی مہاراجہ صاحب والی بہرتپور دخیل ہوئے پنڈت
सदानंद سدانند حاکم تجارہ مقرر ہوا اورشیخ غلام حسن وغلام حسین کہ ہردو برادر
حقیقی تھے عہدہ عاملی پر نامور کئے گئے اوسوقت مین میو نہایت شورش
رکہتے تھے عاملان مذکور کی اون سے ہر روز جنگ وجدل رہتی تہی وہ دونو
بہائی بڑے جری وشجاع تھے پال گہاسیڑیون پر غلام حسن اور پاگہوڑیہ
پر غلام حسین ہر صبح چڑہ کرجاتے تھے اور تمام روز اون سے لڑتے رہتے
تھے جب شام کو واپس اکر کمرین کہولتے تو دس دس بارہ بارہ گولیان
دونون کی کمرون سے گرتین کبہی اونکو بندوق کی گولی سے آسیب نپہونچا
اور میوان کو اونہون نے عاجز وزبون کر دیا سنہ ۱۲۱۹ ہجری تک تجارہ مین
जानबर्त्तीस लाफनटीन مہاراجہ صاحبان بہرتپور کا عمل رہا بعدہٗ ہیجرجان بتیس لافنٹین بہادر
برق جنگ فدوی شاہ عالم نے اپنا عامل بہیجدیا اس انقلاب مین شکل انتظام
ماضیہ بالکل تبدیل ہو گئے یعنی جو پرگنات تحت حکومت تجارہ تہی وہ جدا نکل
گئے اور بجاے سرکار لقب پرگنہ کا باقی رہگیا بلکہ پرگنہ مین سے بہی پانچ گانو
علیحدہ ہوکر پرگنہ رامگڈہ مین شامل ہو گئے اس غدر سے پیشتر اکثر دیہات
مین خانزادون کا زمینداری تہا اور جاٹ گوجر اہیر وغیرہ بہی بعض بعض
گانو مین زمیندار تھے میوان کا نام ونشان تہا عہد شاہ عالم مین غدر دیکہکر

سیوان نے دست تصرف دراز کیا اور خانزادون سے تمام دیہات چھوڑا
نومبر ۱۸۰۳ء مین لاسواڑی و سینتہری پرگنہ رامگڈہ کے سیدان پر لارڈ لاسवाडी सेंथरी
لیک صاحب بہادر سپہ سالار نے مرہٹون کی فوج کو شکست مطلق دیکر
ملک پر اپنا قبضہ کیا تب بجلدوے اوس خیرخواہی کے کہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ
صاحب نے فوج انگریزی کی اعانت سے کی تہی ✣
سنہ ۱۸۰۵ء مین بشمول دیگر پرگنات کے پرگنہ تجارہ سرکار ابدپایدار انگریزی
سے مہاراؤ راجہ صاحب موصوف کو ملا کہ اوسوقت سے مہاراؤ راجہ صاحبان
والی الور کے قبض و تصرف مین ہے بعد انتقال مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ
صاحب کی مسند نشینی پر نزاع ہوکر اخیر مین تجارہ اونکے طوایف زاد خلف
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو ملا کہ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری سے ۱۲ محرم
سنہ ۱۲۷۱ ہجری تک مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب تجارہ مین حکمران رہے اور
آبادی قصبہ سے دو میل مشرق مین ایک پہاڑ پر کہ اوسکے نیچے بندہے عالیشان
مکانات قلعہ و محل و بنگلہ تعمیر کرائے اونمین سے محل اور بنگلہ تعمیر قلعہ بمہت
تیار ہوگئے قلعہ ناتمام رہگیا اور ریاست تجارہ راجپوتانہ کی ریاستون مین
شمار ہوئی کہ حال مفصل اوسکا تاریخ مین لکہا جاویگا بعد انتقال مہاراجہ
بلونت سنگہ صاحب کے تجارہ پہر الور مین شامل ہوگیا کہ ابتک بدستور ہے تجارہ
کے تحفہ جات ایک میتہی کہ بہت خوشبودار ہوتی ہے دوسری مرچ سرخ کہ
چھوٹی مگر بہت تیز ہوتی ہے تیسرے دیسی کاغذ سفید اچہا بنتا ہے جو کہ
جفت پاپوش کہ خوش قطع اور سبک ہوتے ہین ✣

قصبہ مین ہنود کے گیارہ مندر ہین مگر ونمین کوئی ایسا نہین جسکی عمارت عمدہ شمار کیجاوے البتہ سرد گیون کا مندر کہ سمت ۱۹۵۵ مین دولت رام وغیرہ نے بنوایا تہا بہت آراستہ وخوشنما مکان ہے معابد مسلمانون کی گیارہ مسجدین ہین ازانجملہ مسجد واقع مکان تحصیل چودہری ہدایت خان نے سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین تعمیر کرائی تہی ٭

مفاد عام خلایق کیواسطے اسپتال اور مدرسہ جات انگریزی وفارسی و ہندی راج سے اور ڈاکخانہ سرکار ابد قرار انگریزی سے مقرر ہین ٭

تجارہ کی آب وہوا عمدگی مین مشہور ومعروف ہے باغات کی کثرت سے نواح تجارہ سرسبز ہے مشرق وشمال مین اراضی زرعی بہت خراب ہے کہ پہاڑ کی رو سے تمام زمین کٹ گئی ہے غرب وجنوب مین سطح زمین ہموار ہے اور اجناس فصلین کی پیداوار ہوتی ہے خاص قصبہ کی زمینداری نصف مالیون کی چہارم سیوان کی اور چہارم خانزادون کی ہے کل تعداد دیہات ۱۹۱ ہے اونمین سے تین معافی کے ہین باقی سب خالصہ کے اور پرگنہ کی جمع [illegible]

آبادی پرگنہ تجارہ کی ۳۵۳۱۲ بدین تفصیل ۔

ہندو		مسلمان	
۱۷۴۰۷		۱۸۱۱۲	
کاشتکار	غیر کاشتکار	کاشتکار	غیر کاشتکار
۵۴۲۲	۱۱۷۸۵	۱۲۴۲۴	۴۹۸۰۱

ٹپوکڑہ یہہ پرگنہ شامل تحصیل تجارہ ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین یہان کی تحصیل
شکست ہوگئی اب صرف ایک پیشکار رہتا ہے اور تہانہ مقرر ہے پیشتر ترزل
سلطنت شاہ عالم بادشاہ تک قصبہ اینڈور پرگنہ سے نامزد تہا ہنگام تنزل (इंदौर)
سلطنت سنہ ۱۷۸۱ء مین مرہٹے قابض ہوگئے تہے جب نجف قلیخان نے زور کیا
اور انتظام مرہٹون مین تخلل واقع ہوا میوان نے سرکشی اختیار کی اور
قصبہ اینڈور کو تاخت وتاراج کیا سنہ ۱۸۰۳ء بعہد دخیل کاری نواب نجفقلی
خان موضع جہوانہ مین تحصیل قایم ہوئی اور پٹہ جہوانہ بجاے پرگنہ اینڈور (झिवाना)
لکہا جانے لگا سنہ ۱۷۷۵ء مین گہاسیڑہ کارا وٹپہ جہوانہ پر متصرف ہوگیا آٹہہ (घासेड़ा)
برس اوسکی عملداری رہی سنہ ۱۸۵۲ء مین مہاراجہ صاحب بہرت پور نے راو
گہاسیڑہ کی سرکوبی کی میوان نے اوسکو مغلوب دیکہکر میدان خالی پایا
جہوانہ کو غارت کیا بعد فتح یابی مہاراجہ صاحب بہرت پور ٹپوکڑہ پرگنہ مقرر ہوا
اور وہان کچہری تحصیل مقرر ہوئی قصبہ ٹپوکڑہ تجارہ سے شمال کیطرف لگ بہگ
بارہ میل ہے سنہ ۱۷۰۰ء مین ٹہاکر بہیم سنگہ نروکہ ساکن گڈہی نے اوسکو آباد
کیا تہا آبادی کے وقت آدمی ٹپریا یعنی جہونپڑیان ڈالکر ٹہیرے اسوجہ
سے عوام الناس اوسکو ٹپریا کہتے رہے شدہ شدہ ٹپریا کا ٹپوکڑہ ہوگیا
گڈہی ٹپوکڑہ جسمین تحصیل ہے ٹہاکر بہیم سنگہ نے بنائی ہے سنہ ۱۸۵۹ء مین راو
نے پرگنہ ٹپوکڑہ سرکار بہرت پور سے ٹہیکہ مین لیا تہا تین برس اونکے ٹہیکہ مین
رہا بعدہ راج الور کی عملداری ہوگئی کہ ابتک ہے ۔
قصبہ ٹپوکڑہ مین ۵۶۶ گہر اور ۰۸۹ - آدمی ہین مہاجن و گوجرون کے پرگنہ

धौलीपहाड़ी
गंधौला

مین ۹۵ گانوہین موضع دہولی پہاڑی وموضع گندہولہ مین بادشاہی
خواجہ سرایان کے بناے ہوے بہت عمدہ ہین یہہ دریافت نہین ہوتا کہ
وہ کس عہد مین بناے گئے ❊

پرگنہ ٹپوکڑہ مین ۹۱۵۹۶ آدمی شمار ہوے ہین زمیندارہ میوان کا اس
علاقہ مین زیادہ ہے تین گانو خانزادون کے ہین اور ڈہائی ٹہاکرون
کے جاگیر ومعافی کا کوئی گانو نہین ہے تحصیل تجارہ مین پرگنات تجارہ
وٹپوکڑہ کے ۲۰۱ گانو جمعی یک لکہ [illegible] ہین جو دیہات تجارہ
وٹپوکڑہ سے مشرق مین ہین اونکی زمین اکثر ناقص ہے رو پہاڑ نے
بہت زمین کو کاٹ دیا ہے اور جو باقی ہے اوسمین ریت کی کثرت ہے
اوسمین باجرہ موٹہہ اور گوار کی پیداوار ہوتی ہے اور شمال ومغربی
دیہات کی زمین دومٹ مٹیار ہے اور تمام سطح زمین ہموار ہے فصلین
کی پیداوار اور چاہات وبندات سے آبپاشی ہوتی ہے تفصیل بندات
یہہ ہے ❊

सैदपुरबारका
भिंडूसी
जलालपुर
रामबास
नीमली
ढूंढाना
चांघड़ीकलां
पाटन
नौगांवा
इमलाकी

پرگنہ تجارہ قلعہ سید پور بارکہ - بہنڈوسی - جلال پور - رام باس -
نیملی - ڈوڈہانہ - جانوڈی کلان - پاٹن -
پرگنہ ٹپوکڑہ نوگانوہ - املاکی -

علاقہ تجارہ مین کسی قسم کی کان نہین ہے خاص تجارہ مین جانب مشرق ایک
فرلونگ کے فاصلہ پر چند ٹیکڑی ہین وہان سے برسات مین لوگون کو
لوہان کے ڈیلے ملتے ہین نہین معلوم کہ کوئی کان ہے یا دفینہ ماسبق اور

کوئی سنڈی بہی اس علاقہ مین نہین ہے ٹپوکڑہ سے آمد رفت مال کی بیوپاری
کوا ور تجارہ سے فیروزپور جہرکو رہتی ہے اور علاقہ تجارہ مین بمقام پار چین
بتاریخ ۱۱- رجب عرس سالار بادشاہ کا ہوتا ہے میوا ور سیوتی شب بہر جمع رہتے
ہین اور کوئی بڑا میلہ نہین ہوتا ہے پرگنہ ٹپوکڑہ مین بہادون سدی ۴
کو میلہ ظاہر پیر کا ہوتا ہے مدرسہ جات حسب تفصیل ہین -
قصبہ تجارہ قصبہ شاہ آباد قصبہ ٹپوکڑہ موضع جہوانہ موضع کمال پور — शाहाबाद कमालपुर
کوئی ندی اس علاقہ مین ایسی نہین ہے کہ ہمیشہ جاری رہے پہاڑ سے
جو رو برسات کی آتی ہے وہ ندی صاحبی مین جا ملتی ہے اور حدود — साहबी
اربعہ اس علاقہ کے یہہ ہین -
شرقی پرگنہ فیروزپور جہر و پرگنہ نوح ضلع گوڑگانوہ ایک پہاڑ کہ پارہ کوہ — नूह
ارا ولی ہے حد فاصل ہے -
شمالی پرگنات تاوڑو وریواڑی - — तावड़ू
غربی پرگنات ریواڑی وکوٹ قاسم وپرگنہ کشنگڈہ -
جنوبی پرگنہ کشنگڈہ

پرگنہ رامگڈہ

یہہ قصبہ الور سے مشرق کیطرف بفاصلہ ۱۲ میل عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۳۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ پر واقع ہے رامگڈہ کی آبادی
مدور ہے مکانات زیادہ تر خس پوش ہین ۱۵۲۱ گہر ۵۰۸۱ کس کی آبادی
قلعہ آبادی سے ملا ہوا بجانب شمال ہے سابق مین جو برجہ خود دمرز پہ تنگ

नौगांवा
मारकपुर

نرو کرنے بنایا تھا بعدہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مضبوط قلعہ
اور اوسکے گرد پختہ خندق تعمیر کرائے دوسود و کانون کا بازار بہت
ناقص ہے گرما مین پانی چاہات کا خشک ہوجاتا ہے رامگدہ مین سولی اچھی
پیدا ہوتی ہے پرگنہ مین ۱۲۸ دیہات ہین ازانجملہ خالصہ جاگیر معافی
ہین اس علاقہ مین قصبہ جات **مارکپور نوگانوہ** واقع عرض
بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۸ دقیقہ

खिलोरा
मलकपुर
रघुनाथगढ़

کہلورہ ملکپورہ رگہناتہہ گدہ ہین زمین
دیہات کی مٹیار و بہوڑہی کل پرگنہ کی آبادی ۵۳۴۹۹ کس کی ہے

मूंगाना
माइंसनई
रूपारेल
लासवाड़ी

موہنگانہ کے بارہ کی ندی کہ یہان **مائنس نئی** اور **روپاریل**
لاسواڑی ناموں سے مشہور ہے اور راج کی جنوب مغربی سرحد
قریب جے پور نکلی راج الور مین سو میل کے قریب بہکر پرگنہ گوپال گدہ راج
بہرت پور مین داخل ہوئی ہے جیکو منٹ صاحب نے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ پر آغاز چشمہ سے پچاس میل
کے فاصلہ پر عبور کیا تب تہوڑے سے پانی سے آہستہ بہتی تہی اور وہان
سے تیس میل بڑہ کر بمقام لاسواڑی ۳۱ - اکتوبر کو خفیف نالہ تہے اور
اوسکے کنارے بلند اور دشوار گذار تہے یہہ ندی گہاٹ چندآور سے

घाट
चंदावर

دو شاخون مین منقسم ہوئی ہے ایک بطرف پچھمن گدہ جاتی ہے دوسری

चिरवाड़ी
नसवाड़ी
मालपुर

چرواڑہی کی راہ سے موضع نسواڑہی عرف لاسواڑہی و مالپور
کے ہزارہی بند مین جاتی ہے اور وہان چند دیہات پرگنہ گوپال گدہ

راج بہرتپور سے گذر کر قصبہ پیپل کہیڑہ و دیہات نکٹ پور و بخشو کا پرگنہ | पीपलखेड़ा नकटपुर (कुतुबपुर)
گوبند گڈہ کو کر علاقہ الور سے علیحدہ وسط علاقہ بہرت پور مین واقع ہین انسے
کرتی ہے اور پہر راج بہرت پور مین داخل ہوجاتی ہے ؛

لاسواڑی جسے نسواڑی بہی کہتے ہین اس ندی کے کنارہ پر ایک گانو ہے مگر لارڈ لیک صاحب کی فتح سے کہ صاحب موصوف بہادر لاسواڑی کے لقب سے ملقب تہے ہندوستان و انگلستان بلکہ کل یورپ مین مشہور ہے یہہ گانو عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۹ دقیقہ پر واقع ہے یکم نومبر ۱۸۰۳ء کو اس میدان مین درمیان مرہٹون اور جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار فوج انگریزی کے جنگ عظیم واقع ہوکر مرہٹون کو شکست مطلق ہوئی مرہٹون کی فوج مین مہاراجہ سیندہیہ صاحب کی سترہ قواعد دان پلٹنین نوہزار آدمیون کی اور تین ہزار سوار اور بہتر توپین محکوم مونسیر ڈوڈرنایک جو فرانسیس تہین انگریزی فوج مین صرف سوار پیادون سے پانچ گہنٹے پیشتر کمال تیزروی سے پہونچے تہے اس معرکہ مین سوارونکا بہت نقصان ہوا خصوصاً دشمن کی عمدہ توپون سے مگر پیادون کے پہونچتے ہی یکبارگی حملہ کرکے توپین بند کردی گیئن اور چار بجے سہ پہر کے دشمن کی کل فوج تباہ ہوگئی اس موقع پر انگریزی فوج نے کمال استقلال و بہادری سے کام کیا انگریزی فوج کے ۱۷۲ کس مقتول اور ۶۵۲ مجروح ہوئے دشمن کا بازار و سامان لشکر اور اسباب اور ہاتہی د

भीनासियर डोडरनायक

اونٹ چھہ سو بیل اور مختلف دہاتون کی ۷۶ تھیر توپین چوالیس جہنڈے چونسٹھہ بیٹیان محمولہ باروت وگولہ تین کراچیان محمولہ خزانہ مع ستاون گاڑی بندوقون کی لوٹ مین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی کو حاصل ہوئی ۱۸۵۱ع مین اس فتح کا لندن مین تمغا، تیار ہوا اور حسب منظوری جناب فیض مآب ملکہ عالیہ پس ماندہ افسران وسپاہیان فوج کو تقسیم ہوا ؛

علاوہ روپاریل کے اس پرگنہ مین دو چہوٹی ندیان اور ہین ایک ندی
چوہڑ سدہ اور دوسری لندوہا کہ علاقہ تجارہ وکشنگڈہ سے آکر اور चुहड़सिंह
اس پرگنہ مین دونون ملکر بعد سیرابی وبہرنے دہڑ کے علاقہ فیروزپور کو लंघोहा
جاتی ہین اتریا کے بند سے بہی زمین کی بہت سیرابی ہوتی ہے اکثر دیہات इतरया
مین نیشکر ہوتا ہے اور گندم نخود وجو کی پیداوار زیادہ ہے اور سوا
قلعہ خاص رامگڈہ کے دیگر قلعات نوگانوہ ورگہنا تہہ گڈہ وبجرنگ گڈہ वजरंगगढ
اور گڈہیان کہیڑلی ومارکپور مین ہین بمقام شیرپور باندہولی جیٹہہ खेडली शेरपुरबांधोली
ماہ کی پورنماشی اور دسہرہ کو لال داس کا میلہ ہوتا ہے اور بہادون लालदास
سدی ۴ کو میلہ پیلاسن کا موضع پوٹہی دیہہ جاگیر مین ایک پہر رہتا ہے पेलासन पूठी
اور خاص رامگڈہ مین بمقام باغ سرکاری بہادون سدی ۷ کو ہنومانجی
کا میلہ ہوتا ہے اور جاولی واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۳ دقیقہ طول जावली
بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۶ دقیقہ مین ایک رونده ہے رسالہ متعینہ رامگڈہ کو
گہاس اوس سے آتی ہے اور پولہ بکثرت ہوتا ہے حد مشرقی رامگڈہ علاقہ
گوبند گڈہ وگوپال گڈہ متعلقہ راج بہرت پور سے ملی ہے اور حد مغربی پرگنہ

کشنگڈہ والورسے اورحدجانب شمال علاقہ فیروزپورجہرضلع گورگانوہ و دیہات کشنگڈہ سے ملحق ہے اورحدجنوب پرگنہ لچھمن گڈہ وپرگنہ نگر راج بہرت پورسے ملحق ہے ٭

پرگنہ گوبندگڈہ

یہہ قصبہ راگڈہ سے گیارہ میل اورالورسے بائیس میل کافاصلہ رکہتاہے اورجانب مشرق واقع ہے اوسکابازاربہت کشادہ اوربارونق ہے مکانات پختہ وخام زیادہ ترخس پوش ہین ١٩١٤ گہراوربچ ٥٧٤٢ آدمیون کی آبادی ہے بالوشاہی یہان کامشہورہے واقعی اچہاہوتاہے کہتے ہین کہ ایک دفعہ حلوائی نے سوامن کاایک بالوشاہی بناکرمہاراؤراجہ صاحب کونذرکیاتہاآبادی سے شمال مین کچہہ فاصلہ پرقلعہ خام مہاراؤ راجہ بختاورسنگہ جیوکابنایاہواہے اورقلعہ کے قریب ایک سرکاری باغ ہے اوریہہ قصبہ بہی عہدمہاراؤراجہ صاحب سے آبادہواہے وگرنہ سابق مین گہوساولی آبادی گوبندگڈہ سے جنوب کیطرف بستاتہاگہوساولی مین نواب ذوالفقارخان خانزادہ کابنایاہواقلعہ ہے کہ اوس نے علیگڈہ نام رکہاتہایہہ شخص بہت جری اوربہادرتہااپنی شجاعت کے سامنے کسی کوخیال مین نہین لاتاتہاسمت ١٨٤٢ مین مادہوراؤسیندہیہ وکیل مطلق شاہ عالم بادشاہ نے فوجداری پرگنہ گہوساولی پرذوالفقارخان کومقررکیا جب فوج مرہٹہ کی طرف دہلی سے شکست کہاکرآئی ذوالفقارخان نے پہر فوج کولوٹ لیااس رنج سے مرہٹون نے مہاراؤراجہ بختاورسنگہ صاحب

वालूशाही

घुसावली

اتفاق کرکے ذوالفقارخان کو شکست دی اور گہوساولی سے نکال دیا اوسوقت
سے گہوساولی ویران اور بجاے اوسکے گوبندگڈہ آباد ہوا اور پرگنہ
قرار پایا نواب ذوالفقارخان کے دو بہائی تہے ایک ناہرخان کہ وہ
वहरावत नालड़ بہراوت مین رہتا تہا دوسرا ثابت خان وہ تاکڑا مین مسکن گزین تہا
اولاد ناہرخان سے جواہرخان نامی ایک شخص تجارہ مین رہتا ہے
علاج گہوڑونکا خوب جانتا ہے اور اولاد ثابت خان سے بندہ علیخان
ہے کہ سرکار الور مین نوکر اور ذوالفقارخان لاولد مرگیا پرگنہ گوبندہ گڈہ
पीपलखेड़ा مین ۵۲ گانو خالصہ ایک معافی کا کل ۵۳ گانو ہین پرگنہ پیپل کہیڑہ تحصیل
گوبندگڈہ مین شامل ہے پیپل کہیڑہ مین بہی قلعہ ہے مدرسہ جات اس
मसरावत علاقہ مین یہہ ہین - گوبندگڈہ پیپل کہیڑہ بہس راوت زمین علاقہ
کی اچہی ہے زمیندارہ میوان کا ہے پرگنہ مین ۲۴۱۷۷ - آدمی ہین
حد شرقی وجنوبی وشمالی علاقہ راج بہرت پور اور حد غربی پرگنات رامگڈہ
وبچہمن گڈہ ہین ؛

پرگنہ کہومر

یہہ قصبہ گوبندگڈہ سے گیارہ میل جانب دکن اور بچہمن گڈہ سے گیارہ
میل طرف پورب کے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۷ درجہ ۸ دقیقہ پر واقع ہے بتاریخ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۰۳ء مرہٹون
کی فوج نے جو دکن سے مفرور ہوکر آئی تہی اس قصبہ کو تباہ وبرباد
کیا تہا ۳۱ - اکتوبر کو جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار فوج انگریزی

پہونچی تب دشمن مفرور ہو گیا تہا صاحب موصوف نے بدستور تعاقب جاری
رکہہ کے دوسرے روز بمقام لاسواڑی حملہ کیا اور قوم غنیم کو تباہ کر کے
فتح عظیم حاصل کی +

تمام قصبہ مین ایک رام لال ساہ کی حویلی بڑی ہے ورنہ اکثر مکانات خرابی
مین آٹہہ سو برس سے اس قصبہ کی آبادی ہے لاکہا سنگہ ٹہاکر کٹاریہ نے करारया
اوسکو آباد کیا تہا مردمان باشندہ کٹہومر تعداد ۲۲۷۹ ہین اور ۴۷۳
گہر ہین تحصیل و تہانہ و چہاونی رسالہ ایک مقام پر ہین اور مدرسہ
بہی اونکے قریب ہے بازار بہت ناقص ہے اور سواد آبادی نہایت
غلیظ ہے ایک باغ رام لال ساہ کا اس قصبہ مین پورانا ہے اور ایک
باغ دیوکرن مہاجن نے سر شاہ راہ دیگ نیا لگایا ہے باغبان نے اس
باغ مین ایک درخت لہسوڑہ خورد پر پیوندی گوندی اور لہسوڑہ
کلان کا چڑہایا ہے کہ ایک درخت مین تین قسم کے درخت ہین جمعہ کو
اس قصبہ مین بازار ہوتا ہے برتن و کپڑہ وغیرہ کی خرید فروخت ہوتی
ہے اور منڈی کٹہومر سے غلہ علاقہ جیپور و بہرت پور کو جاتا ہے اور پرگنہ
سونکہر متعلق اس تحصیل کے ہے۔ سمت ۱۲۲۱ مین ٹہاکر جیت سنگہ چوہان نے सोंखर
قصبہ سونکہر کو آباد کیا ہے اور دونون پرگنون مین ۱۰۵ گانو ہین از انجملہ
۷۶ خالصہ ایک موضع باڑکا عوض تنخواہ کی سپاہ کو دیا ہوا ہے اور ایک बाड़का
گانو جاگیر کا ہے اور چہبیس گانو معافیات کے اس علاقہ کے وسط مین موضع
مان کہیڑہ و لاٹکی و کہیڑہ دیہات راج بہرت پور واقع ہین اور راستہ مانखेड़

नलचेड़ा घेड़ी موضع تلچھیڑہ وگھیڑی دیہات تحصیل کٹھومر علاقہ راج بھرت پور بیچ مین

ہین - قصبہ سونکھر مین مدرسہ ہے - قلعہ کٹھومر منہدم ہوگیا صرف ایک قلعہ

समूची خام سموچی مین ہے کہ بعہد مہاراؤ راجہ بختاورسنگہ صاحب سنہ ۱۸۱۱ مین تعمیر

ہوا تہا اور بندات علاقہ کٹھومر مین حسب ذیل ہین -

कालाखेड़ा टेटपुरी दांतया बसई بند پختہ کالاکہیڑہ - بند ٹیٹ پوری - بند داتنیہ - بند سموچی - بند بسئی

یہہ چارون بند خام ہین اور قسم زمین اس علاقہ کی ہٹیار اور روہٹ

ہے اجناس خریف اچھی پیدا ہوتی ہے جو زمین زیر بندات ہے اوسمین

सांखरी मदपुरी सालवाड़ी कालवाड़ी बनूखर ربیع خوب ہوتی ہے اور موضعات داتنیہ وسونکھری ومدپورہ - و

سالواڑی وکالواڑی وبنوکہر مین چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین اور

بنوکہر کی پہاڑی مین ابرق کی کان ہے اور کوئی اسیلہ کلان اس علاقہ

مین نہین ہوتا موضع بسئی مین ایک مندر بہت پورانا بنا ہوا ہے اوسکے

دروازہ کی دیوار پر پتہر مین بخط ہندی کچھہ لکہا ہوا ہے مگر وہ پڑہنے

مین نہین آتا نہ معلوم کس خط مین وہ تحریر ہے تمام علاقہ مین ۱۱۲۶۸۳ -

آدمی ہین اور مدرسہ جات حسب ذیل -

قصبہ کٹھومر - قصبہ سونکھر - موضع بنوکہر حد شرقی وشمالی وجنوبی پرگنہ

کٹھومر کے علاقہ راج بھرت پور سے پیوستہ ہے اور حد غربی پرگنہ

لچھمن گڈہ سے ؛

پرگنہ لچھمن گڈہ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل گوشہ شرق وجنوب مین اور کٹھومر سے ۱۲ میل

مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۵
دقیقہ پر واقع ہے لچھمن گڈہ کی آبادی کچھہ عجیب نہین اور نہ بازار اچھا ہی
مکان خس پوش بہت ہین آبادی سے قریب پختہ قلعہ ہے اگرچہ یہہ قلعہ
اب خراب ہوگیا ہے مگر سمبت ۱۸۴۳ مین خوشحالی رام و دولت رام بلدیہ کے
اغوا سے نواب نجف خان نے فوج کثیر اور مضبوط توپخانہ سے اس قلعہ
پر حملہ کیا تب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مدت تک مقابلہ کیا آخرکار
موسم برسات قریب آجانے پر نواب نے مجبور محاصرہ برخاست کرلیا قلعہ
کے اندر ایک مختصر مگر خوش وضع محل بنا ہوا ہے آبادی سے قریب ایک بند
ہے اور ایک سرکاری باغ ہے مگر بے مرمت البتہ دیو بخش کوٹھیاری کا باغ
سرسبز و شاداب ہے قصبہ لچھمن گڈہ مین ۹۶۶ گہر ۳۷۷۹ آدمی ہین
اور تحصیل مین ۱۶۶ گانو ہین ان مین سے ۱۱۸ خالصہ کے ۴۵ جاگیر کے ۳
معافی کے - موج پور واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۲ دقیقہ طول بلد मौजपुर
مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ اور ہرسانہ قصبہ کہلاتے ہین - موضع کہڈیانہ हरसाना
مین دو کنڈ اچھے بنے ہوئے ہین اور کیڑہ مین خام قلعہ ہے موضع ڈہولاگڈہ खुड़ियाना केरडा धौलागढ
مین بیساکہ سدی کو دیبی کا میلا اچھا ہوتا ہے آمدنی چڑہاوہ سرکار مین
داخل ہوتی ہے اور موضع حسن پور مین میلہ قاضی ملک کا تاریخ ۱۰ ذیقعد हसनपुर
کو ہوتا ہے - بہتون خورد مین ظروف گلی اچھے بنتے ہین - کہیڑہ ورجن سال बहतून
کے متصل پہاڑ پر ایک کنڈ موسوم کرولی گنڈ ہے اور ایک کنڈ کہیڑہ
سارنگ پوری و جاہرو کے پہاڑ مین ہے اور کہوہرہ ملاولی دیہہ جاگیر सारंगपुरी

ٹہاکر مہتاب سنگہ مین چکّی وکونڈے پتہر کے بنتے ہین اور وہ پتہر بہت کم گہستا
बूंटोली ہے اور بونٹولی مین بہی کونڈے وغیرہ بنائے جاتے ہین مگر وہان کا پتہر
रैनीजा بہت گہستا ہے پچہمن گڈہ خاص وکہیڑلی بودہا ورنیجہ ہاٹ وکنواڑہ مین
कनवाडा نمک کہاری کے اگر ہین اور قصبہ معوج پور مین ایک ٹرونڈہ موضع بیدکا
बिदरका مین خس بہت نکلتا ہے - موضع بدرکہ مین گیرو کی کان ہے مدرسہ جات

حسب ذیل ہین -

बडोदामेव गंडोरा پچہمن گڈہ - معوج پور - ہرسانہ - بڑودہ میو - گنڈورہ -

اس علاقہ کی زمین بہت اچہی ہے اقسام اوسکی مٹیار و ڈوہٹ ہین بدنبات

حسب تفصیل ہین -

लीली टोडा बटपुरी لچہمن گڈہ - معوج پور - لیلی - ٹوڈہ - بٹ پوری -

ایام برسات مین اس نواح مین پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ گاڑی کا
گذر مطلق نہین ہوتا اور کل علاقہ سیراب ہوتا ہے نیشکر کی پیداوار بہت ہے
زمیندارہ میوان کا ہے کل علاقہ مین ۹۸۱۶۶ - آدمی ہین حد اس پرگنہ
کی مشرق مین پرگنہ کہومر سے مغرب مین پرگنات الور و راجگڈہ سے شمال
مین پرگنات گوبندگڈہ و راجگڈہ سے اور جنوب مین راج جیپور سے
ملی ہے ؛

پرگنہ تہانہ غازی

یہہ قصبہ الور سے بفاصلہ ۲۴ میل گوشہ مغرب وجنوب اور جیپور سے ۴۲ میل
شمال مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ

۲۱ دقیقہ پر ایک پہاڑی کے نیچے آباد ہے فصیل و خندق خام ہے شہر پناہ
کے دو دروازے اور ایک کہڑکی ہین مہمان سراے اور چہاونی رسالہ کی
شہر سے باہر ہین بالاے پہاڑی قلعہ پختہ بنا ہوا ہے سمت ۱۸۳۲ مین نواب
نجف خان مع فوج راج جیپور اس قلعہ پر حملہ آور ہوا تہا مگر زر معاملہ لیکر
چلا گیا ؛

سمت ۱۹۳۲ مین مہاراو راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قلعہ و شہر پناہ وغیرہ کی
مرمت کرائی تہی سمت ۱۹۳۴ مین ایکدفعہ راج جیپور کی عملداری ہوگئی تہی مگر
سمت ۱۹۴۳ مین برخاست ہوکر بدستور مہاراو راجہ صاحب کا قبضہ ہوگیا
مکانات و بازار واقع قصبہ پختہ ہین ۵۹۸ گہر ۲۳۶۹ کس کی آبادی ہے
علاقہ تہانہ غازی تمام کوہستان ہے تحصیل پرتاب گڈہ شکست ہوکر
شامل تہانہ غازی ہوگئی ہے اور پرگنہ نرائن پور تہانہ غازی سے خارج नरायनपुर
ہوکر تحت بانسور مین آگیا قصبہ تہانہ غازی سے پرتاب گڈہ گوشہ مغرب बानसूर परतापगढ़
و جنوب مین بفاصلہ ۱۲ میل ہے ابتدا مین موضع پلاسانہ سمت ۱۵۹۳ مین पिलासाना
آباد ہوا تہا سمت ۱۸۰۳ مین مہاراو راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے ماہ کاتک
قصبہ پرتاب گڈہ کی بنا ڈالی اور چیت سمت ۱۸۳۲ مین قلعہ کی تعمیر شروع کی
سمت ۱۸۳۴ مین ایکدفعہ عملداری جیپور کی ہوگئی سمت ۱۸۴۳ مین مہاراو راجہ صاحب
نے اہلیان جے پور کو بیدخل کرکے پہر اپنا قبضہ کیا قلعہ کے اندر دیبی
پون رُدیبی کا مندر ہے یہہ قلعہ پہاڑی کے اوپر ہے اور اوسکے نیچے पवनरूपी
قصبہ کی آبادی ہے قلعہ کے دو دروازہ ایک غرب رویہ دوسرا شرق رویہ

اور اندر آبادی سے قلعہ کا راستہ ہے اور قلعہ کے ہر چہار طرف بنی ہے
آبادی قلعہ کی گرد شہر پناہ پختہ ہے اور خندق خام ہے علاوہ کہڑکی کے
वसला دو دروازہ ہین ایک بسوہ کیطرف دوسرا تہانہ غازی کیطرف جو دروازہ
جانب تہانہ غازی ہے اوسکی طرف شہر کے باہر بہی آبادی ہے اور پرگنات
- अजबगढ़ عجب گڈہ و بلدیو گڈہ شامل علاقہ پرتاپ گڈہ ہین عجب گڈہ قصبہ پرتاپگڈہ
سے آٹہہ میل مشرق و جنوب کیطرف ہے پرتاپ گڈہ و عجبگڈہ کے درمیان موضع
झिरी جہری ہے جہان سے پتہر سفید جہری مکرانہ کے پتہر سے مشابہ نکلتا ہے —
मकराना عجب گڈہ پہاڑون کے درمیان آباد ہے آبادی کے قریب ایک پہاڑ ہے
اوس پر گڈہی پختہ بنی ہوئی ہے اور اس قصبہ مین ایک باغ سرکاری آم کے
درختون کا ہے وہانکا آم نامی ہے کہ بہت بڑا و شیرین و بے ریشہ ہوتا
बलदेवगढ़ ہے قصبہ عجب گڈہ سے بجانب بلدیو گڈہ ایک بڑا تالاب پختہ بنا ہوا ہے
सोमसागर اوسکو سوم ساگر کہتے ہین سمت ۱۶۵۴ مطابق سنہ ۱۰۳۹ ہجری مین بعہد محمد
सोमा جلال الدین اکبر سوما حجام ملازم راجہ مادہو سنگہ برادر مان سنگہ والی جیپور
जगदेव نے باہتمام جگدیو معمار تیار کیا اوسکے ایک پتہر پر یہہ عبارت مع ممانعت
قسمیہ ہلاکت جانورون کے کندہ ہے - عجب گڈہ سے بجانب مشرق آٹہہ میل
کے فاصلہ پر بلدیو گڈہ ہے عجب گڈہ اور بلدیو گڈہ کے درمیان الور سے
۳۸ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۷ دقیقہ طول بلد
आनगढ़ مشرقی ۷۶ درجہ ۲۲ دقیقہ پر بہان گڈہ واقع ہے مادہو سنگہ برادر مانسنگہ
راجہ جیپور نے اوسکو آباد کیا تہا لیکن مدت دراز سے ویران مطلق ہے

صرف ایک بیراگی استھل مین رہتا ہے بہان گڈہ کی عمارت پختہ ہے محل عالیشان
اور بہت عمدہ ہے سامنے محل کے بازار ہے مگر دوکانین سب خالی پڑی
ہوئی ہین شہرپناہ پختہ ہے زیر محل کچھ درخت آم وکیوڑہ کے لگے ہین
اس نواح کی خلایق کا اعتقاد ہے کہ بہان گڈہ مین جن اور بہوت رہتے
ہین انسان کو آباد نہین ہونے دیتے بہان گڈہ کے قریب موضع گولا کا باس گोलाकावास
مین بوری کی کان ہے اوس سے لوہا بنتا ہے اور وہان ایک باوڑی
راج الور وجیپور کی شرک ہے ۱۹۰۲ مین میجر ہاریسن صاحب نے ہردو
ریاستون کی حدبست کرکے منارہ ہاے پختہ تعمیر کرائے تہے قصبہ بلدیوگڈہ
کو جاتے ہوئے راستہ سے کچھ فاصلہ پر ایک باغ ہے اوسکو نرائنی ماتا नरायनी
کا باغ مشہور کرتے ہین اوس باغ کے اندر چہوٹا سا پختہ منڈہ اوسی
نراین کا بنا ہوا ہے اوسکو نارائنی دیبی کہتے ہین منڈہ کے سامنے کنڈ
ہے اوسکا پانی گرم رہتا ہے اور جاری ہے چند دیہات کی آبپاشی اوس
سے ہوتی ہے اور کیوڑہ اس باغ مین بکثرت ہے قصبہ بلدیوگڈہ میدان
مین آباد ہے قلعہ خام زمین دوز آبادی سے تہوڑے فاصلہ پر ہے قصبہ
بلدیوگڈہ کے چہار جانب پہاڑ محیط ہین لنگورون کی کثرت ہے اور دریان
بلدیوگڈہ وکہوہ دریبہ پرگنہ راجگڈہ کے پہاڑ حایل ہین تحصیل تہانہ غازی खोहदरीबा
مین ۱۳۵ گانو ہین اونمین سے ۱۱۵ خالصہ ۱۳ جاگیر ۷ معافی ہین —
یک لکہہ [illegible] کی جمع سالانہ ہے زمینداری مینہ وٹہاکرون کی زیادہ ہے
ہرچند پہاڑ اس علاقہ مین کثرت سے ہین مگر زمین اچہی ہے نیشکر بہت پیدا

देघल — ہوتا ہے موضع دیتہل کا قند سیاہ مشہور ہے کہ نہایت عمدگی وصفائی سے تیار
ہوتا ہے اوسی گانو مین آب کشی کیواسطے ڈول آہنی بہت اچہے تیار ہوتے
वांदरोल — ہین تہانہ غازی سے پانچ میل مغرب مین باندرول کا گہاٹہ ہے کہولہ
پہاڑ مین ایک برج بنا ہوا ہے اور ایک باوڑی ہے راج کے سپاہی
मालोतान — وہان تعینات رہتے ہین - موضع مالوتانہ کا تماکو بہت اچہا ہوتا ہے ؎
सालेटा — سالیٹہ کے پہاڑ مین سنگین پٹیان چہت کے کام کی نکلتی ہین گودڑہ کشورداس
गुढाकिशोर दास — مین سُرمہ اور سیسہ کی کان ہے مگر اوسکے کارخانہ مین خرچ اسقدر ہوتا ہی
टोडी पिंजरान उदयनाथ — کہ کچہہ منافع نہین رہتا - موضع ٹوڈی پنجران مین کنڈ اودے ناتہہ
गढबसई — جوگی کا ہے درخت گولر کی جڑ مین سے پانی جہرتا ہے موضع گڈہ بسی مین
چہینٹ چہپتی ہین اور دور تک جاتی ہین - پرگنہ مین کل آدمی تعداد
۵۲۱۱۹ ہین اور مقامات ذیل پر مدارس ہین -
सूरतगढ — تہانہ غازی - عجب گڈہ - پرتاب گڈہ - صورت گڈہ - گولا کا باس -
आगर जैतपुरा — آگر - جیت پورہ -
اس علاقہ مین شہد خالص اور ارزان ملتا ہے سبب یہہ کہ پہاڑون مین
شہد کی مکہیون کے چہتے بہت ہین پرگنہ تہانہ غازی کی سرحد مغرب و جنوب
مین راج جے پور سے ملی ہے مشرق مین پرگنہ راجگڈہ سے شمال مین پرگنہ
بالنسور سے ؎

پرگنہ بالنسور

یہہ قصبہ الور سے مغرب کیطرف ۲۴ میل اور تہانہ غازی سے شمال مین ۱۲ میل ہے

ایک پہاڑی پر قلعہ ہے بمتی ماہ بدی ۹ سمہ ۱۹۳۲ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب
نے اس قلعہ کی تعمیر شروع کی تہی پہاڑی سے نیچے قصبہ بانسور آباد ہے
یہہ قصبہ نہ بہت بڑا ہے اور نہ اچہا ہے تہوڑی دوکانین ہین اور چہوٹا
سی سراے ہے ۵۲۹ گہر ۲۲۳۳ آدمیون کی آبادی ہے نواح قصبہ
بانسور مین ریت بہت ہے اور پرگنات رامپور وہمیرپور و ہرسورہ رामपुर हमीरपुर हरसोरा
ونراین پور وگڈہی ماموڑ اس تحصیل سے متعلق ہین اور چار گانو پرگنہ नरायनपुर गढीमामोड
بڑودکے بہی شامل ہوئے ہین تحصیل مین کل گانو ۱۵۴ ہین از انجملہ ۱۴۲
خالصہ ۱۱ جاگیر ۱ معافی +
قصبہ نراین پور بانسور سے بفاصلہ آٹہ میل دکن کیطرف ہے نراین پور नरायनपुर
کو اور سے جاتے ہوئے نراین پور سے پانچ میل پر پہاڑ مین ایک مقام
ہے جسکو تال برچہ کہتے ہین وہان تین کنڈ ہین ایک گرم پانیکا دو ٹہنڈے तालबृक्ष
کے اور کئی چہتریان و مینارہ پختہ بنے ہوئے ہین ایک مندر ہے اوسمین
بیراگی رہتا ہے درخت ہر قسم کے خودرو اوگے ہوئے ہین کہجور کے درخت
کثرت سے ہین ایک کہجور مین برخلاف درختان کہجور کی سات شاخین نکلی
ہوئی ہین ۔ اور کول پرگنہ نراین پور مین باغ سرکاری ہے وہان کہجور कूल
اور کیتکی کثرت سے ہے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ کے غدر مین کسی نے اوس پیڑ کو
جلا دیا تہا اب جڑین اوسکی ہری ہوئی ہین موضع بسئی متعلقہ نراین پور वसई
مین چٹائی کہجور کی اچہی بنتی ہین ۔ موضع بلالی مین چیت بدی اشٹمین बिलाली
کو سیتلا کا بڑا میلہ ہوتا ہے بعد اختتام میلہ کے نراین پور خاص مین کئی روز

تک دوکاندار قیام رکھکر اسباب فروخت کرتے ہین بلالی کا پہاڑ علاقہ راج
مین کل پہاڑون سے بلند ہے ۔ رام پور ۔ حاجی پور ۔ ہمیر پور ۔ دامن रामपुर
کوہ مین قریب قریب آباد ہین بانسور سے رام پور تین کوس جانب مشرق ہے हाजीपुर हमीरपुर
اور حاجی پور چار کوس گوشہ شمال و مشرق مین اور اوسی طرح ہمیر پور
بفاصلہ پانچ کوس ان قصبون مین باہم ڈیڑہ یا دو کوس کا فاصلہ ہے
ہنگام برسات ان قصبون کے سواد مین ایک جڑ زمین سے اوگتی ہے
اوسکو سرا کہتے ہین اوس ایک جڑ مین سات قسم کے غلہ کے درخت نکلے
ہوتے ہین یعنی بن و مکا و باجرہ و تل و موٹھہ و چولا و مونگ یہہ چیز عجائبات
سے ہے اور موضع کوہری پرگنہ بانسور کے پہاڑ مین ایک قسم کا پتھر ہے کہ खोहरी
وقت بنانے کے تماکو نوشیدنی کو اگر اوس سے کوٹا جاوے تو وہ مثل
خمیرہ کے خوشبودار ہوجاتا ہے لیکن زیادہ کوٹنے سے تماکو ہلکا ہوجاتا
ہے کڑوا نہین رہتا ۔ قصبہ حاجی پور مین قلعہ پختہ مہاراؤ راجہ بختاور
سنگہ صاحب کا بنایا ہوا ہے سمت ۱۸۶ مین بشن سنگہ شیخاوت سرکاری جمعیت
سے باغی ہوکر اس قلعہ مین ٹہیرا تہا اوسکو خارج کرکے بہ تقرر قلعدار جمعیت
جدید متعین کی گئی قصبہ ہمیر پور مین لوہا بنتا ہے اور قصبہ رام پور کے
جہینڈہ مین روندہ سرکاری ہے اور اس علاقہ مین بند موضع باٹریہ اچہا वावरया
ہے اور لال پورہ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کا بنایا ہوا خام लालपुरा
قلعہ ہے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کے عہد مین ٹہاکر لکہہ ہمیر
سنگہ باغی ہوئے تب اونہون نے اول اس قلعہ کو لیا اور بعد ازان قصبہ

نراین پور کو ٹوٹا تہا قصبہ ہرسورہ بانسور سے شمال کیطرف بفاصلہ دس میل ہے یہان جاجم و توشک وغیرہ بہت عمدہ چہاپی جاتی ہین - علاقہ بانسور کی زمین دوسٹ و بہوڑ ہے اور اکثر دیہات مین شیخاوت راجپوتان کا زمیندارہ ہے کل آبادی بتعداد ۱۰۹۳۷۹ ہے مدرسہ جات حسب تفصیل - بانسور - ہرسورہ - ہمیرپور - ہاجی پور - موروری - مہین پور اور چوکیات پولیس قصبہ رام پور - ہرسورہ - ہمیرپور - لال پورہ - نراین پور مین - حد مشرقی اس تحصیل کے پرگنہ الور سے ملتی ہے اور پہاڑ حد فاصل ہے اور حد غربی پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتری متعلق راج جیپور سے کہ صاحبی ندی کی دہار خط سرحدی ہے - حد جنوبی پرگنہ تہانہ غازی سے ملحق ہے اور شمالی پرگنات منڈاور و بہروڑ سے ٭

हस्तोरा

मोरोरी
महीपुर

پرگنہ بہروڑ

یہہ قصبہ الور سے گوشہ شمال و مغرب مین تیس میل کے فاصلہ پر بہت آبادان ہے مکانات سنگین و دوکانات بازار پختہ ہین ۱۲۲۵ گہر ۵۲۱۳ - آدمیون کی آبادی ہے قصبہ سے کچہہ فاصلہ پر دو محلہ بستے ہین ایک جیت پورہ دوسرا سبل پورہ اور ان دونون مین کسیقدر فاصلہ ہے اور آبادی قصبہ سے پورب کی جانب قلعہ خام جدا ہے یہہ قلعہ بعہد عملداری مہاراجہ صاحبان والی بہرت پور تعمیر ہوا تہا سمت ۱۹۳۱ مین مہاراو راجہ ترلب سنگ صاحب نے مرمت کرائی سمت ۱۸۶۱ مین نراین راو مرہٹہ اس قلعہ سے لڑا تہا

जैतपुरा

सबलपुरा

قصبہ سے شمال مین رسالہ کی چھاونی ہے اور مغرب مین تین باغ اور باوڑی
واقع ہین باغ بنسی دہر مین چھتری اچھی بنی ہوئی ہے اور مہابخش بہت
بہت آسودہ ونامی شخص ہے خاص قصبہ بہروڑ مین بماہ بہادون ظاہر پیر کا
माहन चडौद — میلہ ہوتا ہے پرگنہ مانڈن و بڑود شامل علاقہ بہروڑ ہین اس تحصیل مین
۱۳۰ گانو ہین اونمین سے ۱۱۲ خالصہ ۱۴ جاگیر ۴ معافی ماہ اسوج وچیت
दहमी — مین دہمی کا میلہ ہوتا ہے مویشی کی خرید و فروخت اوسمین ہوتی ہے
اس علاقہ مین بیل بہت اچھا ہوتا ہے اور کثرت سے فروخت ہوتا ہے بہادون
हमीदपुर नांगल — مین بمواضع حمید پور و نانگل و مہاراج باس میلہ جات ظاہر پیر ہوتے ہین
महाराजपास — اس علاقہ مین زمین اچھی ہے فصلین کی اجناس پیدا ہوتی ہین قصبہ
بڑود واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ
۲۷ دقیقہ بہروڑ سے مشرق کیطرف بفاصلہ پانچ میل ہے۔ بڑود کی روند بہت
بڑی ہے شکار ہرن ورو جہہ کا اس روند مین کثرت سے ہے ۔ بڑود
کا رانا رئیس نیمرانہ کا یکجدی اور قوم سے چوہان ہے مانڈہن بہروڑ سے
شمال مین بفاصلہ ۱۷ میل ہے مکانات پختہ بنے ہوئے ہین اور چھوٹا
سا قصبہ ہے پہاڑی پر پختہ قلعہ ہے اس نواح کے پہاڑون مین زیادہ تر
سیاہ سلیٹ کا پتھر ہے اوسمین یہہ خوبی ہے کہ اکثر مکانات صرف پتھر سے
بلا چونہ یا مٹی کے چُن دیئے جاتے ہین چند برسات گذرنے بعد پتھرون مین
باہم وصل ہو کر مثل پختہ عمارت کے ہوجاتا ہے - بہروڑ و مانڈہن کے
नीमराना — درمیان عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر نیمرانہ کا

علاقہ ہی پرگنہ نیمرانہ مین دس گانوین سابق مین راجہ بجے سنگہ رئیس نیمرانہ نے
مرہٹون کو مدد دی تہی اسپر پیشگاہ لارڈ لیک صاحب سے مہاراو راجہ بختاور
سنگہ صاحب کو حکم ہوا کہ نیمرانہ کے رئیس کو خارج کردین جب راج سے فوج
کشی ہوئی رئیس نیمرانہ تاب مقابلہ نہ لاکر مفرور ہوگیا لارڈ صاحب ممدوح
نے بشمول دیگر پرگنات نیمرانہ بہی مہاراو راجہ بختاور سنگہ صاحب کو مرحمت
کیا بارہ برس رئیس نیمرانہ خارج رہا بعد ازان حکام انگریزی نے بجے سنگہ
کے نیمرانہ مین آباد ہونے کا حکم دیا کہ مہاراو راجہ صاحب نے راجہ مذکو
کو از سر نو آباد کیا عہد ایجنسی کپتان آسپی صاحب مین کچہہ اسامیان متعلق कुम्पी
مقدمہ فوجداری مع وکیل کے نیمرانہ سے طلب ہوئین راجہ ایسری سنگہ نے
اونکے بہیجنے مین تامل کیا اسپر خود رئیس طلب ہوا اوس نے حاضری
مین تمرد و سرکشی کی تب فوج بہیجی گئی راجہ ایسری سنگہ رئیس نیمرانہ نے
خبر پاکر اپنے قبایل قصبہ شاہجہان پور ضلع گورگانوہ کو بہیجدیے اور خود
دہلی کو چلا گیا اخراج رئیس پر نیمرانہ مین راج کا تہانہ و تحصیل مقرر ہوگئی
دو برس بعد متعلقان رئیس نیمرانہ پہر آکر آباد ہوئے اور راجہ ایسری سنگہ
مدت تک کلکتہ مین بحضور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دادخواہ رہا
سنہ ۱۸۴۹ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے باستقرار مہاراو راجہ
صاحب علاقہ نیمرانہ رئیس کو دلادیا اور تین ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ راج
مقرر کیا رئیس نیمرانہ کو محصول سایر لینے کی ممانعت ہوئی اور انتظام
فوجداری سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکہا ۔ رئیس نیمرانہ کا محل پہاڑ

پیرا اور اسکے نیچے قصبہ کی آبادی ہے اس نواح کے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ملتا ہے - تحصیل بہروڑ کے علاقہ مین ۵۲۹۱۸ - آدمی ہین اور زمین دومٹ اور بہوڑ ہے - مانڈہن مین تہانہ ہے اور بڑود و تسینگ دیہہ جاگیر و نیزن پور باس و دوگہڑہ مین چوکیات پولیس ہین مدرسہ جات حسب ذیل ہین -

नसींग

जैनपुरबास दोघड़ा

बہروڑ - مانڈہن - بڑود - دوسود - گونتی -

दुसोद गून्ती

حد علاقہ بہروڑ کی مشرق مین پرگنہ منڈاور سے ملی ہے مغرب مین علاقہ کہیتڑی راج جیپور و پرگنہ نارنول علاقہ پٹیالہ و پرگنہ کانٹی علاقہ نابھہ سے شمال مین پرگنہ ریواڑی ضلع گورگانوہ و کانٹی سے اور جنوب مین پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی و پرگنہ بانسور سے ہے ؛

پرگنہ منڈاور

قصبہ منڈاور الور سے ۱۹ میل شمال و مغرب مین واقع ہے اوسکی آبادی کے تین طرف پہاڑ محیط ہے شمال کیجانب کہولی ہوئی ہے اوس سے آمدرفت ہے شمال مین آبادی سے ملی ہوئی چہوٹی پہاڑی پر کالیخان شہید کی درگاہ ہے قصبہ منڈاور کے مکانات پختہ ہین لیکن شکستہ پڑے ہین جہان اب آبادی ہے سابق مین وہان ویرانہ تہا اوس سے مشرق کیطرف دامن کوہ مین خانزادے رہتے تہے - راؤ مدن سنگہ چوہان پسر راجہ سنکٹ رئیس نیمرانہ نے خانزادون کو قتل کرکے آبادی

मकार

کی طرح ڈالی اور سکونت اختیار کی اوس سے پیشتر موضع لاہرو دین سکونت گزین تہا ایک روز شکار افگنان اس نواح مین آیا ہنگام شکار ایک | लाहरोद
گیدڑ نے اوسکا مقابلہ کیا شگونی ساتہہ تہے اونہون نے مدن سنگہ کو
وہان آبادی کرنیکا ایمار کیا اور بیان کیا کہ اگر اسوقت آبادی کی بنا
ڈالی جاوے تو یہہ جگہہ تمہاری اولاد سے کبہی خالی نہو چنانچہ راو مدن سنگہ
نے اوسی وقت تہونی نانگل گاڑہنے کی رسم جو شروع آبادی مین ہوتی | थूनी नागल
ہے ادا کی کہ اوسکی اولاد اب تک قابض و متصرف ہے زمان شاہی مین
چوہانون نے سرکشی اختیار کی تہی اسپر وے علاقہ سے خارج کیے گئے راو
راجدیے نے سرکار شاہی مین کچہہ کار نمایان کیا تہا اوسکے جلدو مین | राजदे
اوس نے اپنے علاقہ کے واگذاشت کی درخواست کی حکم ہوا کہ بشرط مسلمان
ہونے کے تمہارا علاقہ تمکو مل سکتا ہے اسپر راو چاند برادر راو راجدیے
مسلمان ہوا علاقہ منضبط واگذاشت ہوا۔ راو چاند منڈاور مین راو راجدیے
نیمرانہ مین اور راجدیے کا چہوٹا بہائی بڑود مین سکونت گزین ہوئے اور
یہہ مقرر ہوا کہ نیمرانہ مین جب کوئی رئیس مسند نشین ہووے راو چاند
کی اولاد پانون کے انگوٹہے سے اوسکے ٹیکا کرے چنانچہ راو گلاب خان رئیس
منڈاور تک یہہ رسم جاری رہی اب موقوف ہو گئی راو چاند کی اولاد سے
راو اکبر علیخان پسر راو گلاب خان مسند ریاست پر متمکن ہے سرکار سے ہزار
روپیہ نانکار کے ملتے ہین موضع ہاڈا ہیڑی کا نصف خرچ مین اور موضع | हाडाहेड़ी
باوڈ استمرار ہے اور سرکار سے اونکی تعظیم بہی ہے پیشتر ساہان وآبیرو | बावद

سردارانہ رکہتے تہے اب بے انتظامی کیوجہ سے اسقدر جایداد پراون کا
حال ابتر ہے کہ محتاجون سے بدتر ہین - آبادی قصبہ منڈاور سے مغرب
مین پہاڑی پر راؤصاحب کی حویلی ہے اوسکے برابر جنوب کیطرف بند ہے
بند کے تین طرف پہاڑ ہے اس بند مین ایک سراوگیون کا مندر بہت پرانا
ہے مگر ویران پڑا ہے اور جو پہاڑ آبادی سے دکن مین ہے اوسکی چوٹی
بہت بلند ہے اوسکو ماہ روشن کہتے ہین اور اوسکے قریب ایک کہولا
ہے اوسمین سے پانی جہرتا ہے اور چند خودرو درخت اوگے ہوئے ہین
ایک فقیر کا تکیہ ہے مگر اوسمین کوئی نہین رہتا ہے آبادی کے قریب ایک
رسول شاہیون کا تکیہ ہے وہ پرفضا جگہہ ہے اوسکے نزدیک ایک پختہ
باوڑی ہے راؤ فیروز کے عہد مین بیدا سے مہاجن نے مفلسی مین बैदा
خزانہ پاکر اوسکو بنوایا تہا کہتے ہین کہ اوس نے کار تعمیر ختم ہونے پر معمار
کے ہاتہہ کٹوا لیے تہے تاکہ دوسری جگہہ ایسی باوڑی نہ بنا سکے باوڑی
کے نزدیک راؤجی کا باغچہ اور رنگ راجو شاہ کی درگاہ ہین قصبہ سے باہر
مشرق کیطرف ایک بڑا باغ ہے منڈاور کا پانی بہت شیرین ہے اور
مٹکہ گلی یہان اچہا بنتا ہے پانی بہرنے کیوقت جہرتا رہتا ہے اس سے اوس
مین پانی بہت ٹہنڈا رہتا ہے - قصبہ کے زمیندار مسلمان چوہان ہین
۳۳ گہر اور ۱۲۴۱-آدمیون کی آبادی ہے - پرگنہ جہنڈولی اونگولی اور اوکسنکوٹ اور औंडोली कस्नीकोट
وتتارپور مع چہہ گانو پرگنہ مانڈہ ہن کے شامل تحصیل منڈاور ہین اس ततारपुर
تحصیل مین ۱۳۰ گانو ہین اونمین سے ۱۱۲ خالصہ ۴ جاگیر ۴ معافی -

قصبہ جیند ولی منڈاور سے آٹھہ میل سرراہ الور ہے اور قصبہ کرنیکوٹ بفاصلہ آٹھہ میل مغرب کیطرف لب ندی صاجی واقع ہے - کرنیکوٹ مین قلعہ خام تعمیر کردہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب آبادی سے بفاصلہ نصف میل ہے - صاجی ندی کے کنارہ پر سرکاری روند ہے ؛

موضع کرواری پرگنہ منڈاور مین پٹی چہت و توڈہ سنگین کی کان ہے موضع کرواری | किरवारी

ساید مین پہاڑ پر ایک لرزان پتہر ہے کہ ہوا سے جنبش کرتا ہے اوسکے | सायदा

نیچے مہادیو کا مندر ہے اوسکے متصل پختہ کنڈ ہے شیوراتری کو میلہ ہوتا ہے - علاقہ تحصیل منڈاور مین ۶۰۹۲۰ - آدمی ہین اور مدرسہ جات مفصل ذیل ہین -

منڈاور - پیہل - کرنیکوٹ - جیند ولی - مین پور - بہانوت - تانکہ - جونایچہ | पेहल मैनपुर भानोत मानथा तेनापचा

اس علاقہ کی زمین مٹیار ہے پیداوار اچہی ہوتی ہے اجناس فصل خریف کی پیداوار زیادہ ہے - سرحد پرگنہ کی مشرق مین پرگنہ کشنگڈہ سے مغرب مین علاقہ نیمرانہ و بہروڑ سے شمال مین پرگنہ باول راج نابہہ وکوٹ قاسم راج جیپور سے جنوب مین پرگنہ بانسور سے ملی ہے ؛

پرگنہ کشن گڈہ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ پر ہے قصبہ کی خام شہرپناہ ہے اوسکے تین دروازہ ہین ایک قصبہ بانس کیطرف ہے دوسرا بجانب بموہرہ تیسرا | वांस बमोहरा

تجارہ کے رخ -

یہہ قلعہ مہاراجہ سورجمل صاحب والی راج بہرتپور کا تعمیر کیا ہوا ہے - سمت ۱۸۶۴ مین ملک کا تبادلہ ہوا تب سے راج الور مین داخل ہوا ہے وقت تبادلہ بابت سامان موجودہ کے راج الور سے لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیا گیا تہا - کشنگڈہ سے ایک میل جنوب مین موضع کرپال نگر جسکو قصبہ

हरपालनगर

پاس کہتے ہین واقع ہے وہان آبادی بہت ہے اور بازار بہت اچہا مکانات پختہ اور مہاجنان آسودہ حال ہین یہان چہینٹ اچہی تیار ہوتی ہین قصبہ کشنگڈہ مین ۱۰۵ گہر ۲۳۷۹ - کس کی آبادی ؛

फतहआबाद
हरसोली
इसमैलपुर
बाघोड़

تحصیل کشنگڈہ مین پرگنات بمہورہ و فتح آباد و ہرسولی واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴ دقیقہ اسمعیل پور - باگہوڑہ - شامل ہین ؛

घासोली

قصبہ فتح آباد مین مٹی کے برتن اچہے بنائے جاتے ہین ہرسولی و گہاسولی مین چوکیات پولیس مقرر ہین گہاسولی مین میلہ صاحب جی کا بماہ بہادون

पालपुर

اور قریب موضع پالپور کے جیٹہہ سدی ۲ کو میلہ نبی رانی کا ہوتا ہے اس تحصیل مین ۱۵۸ گانو ہین اونمین سے ۴۴ خالصہ کے ۹ جاگیر کے ۵ معافی کے ہین زمینداری میوان کی زیادہ ہے زمین دومٹ و مٹیار ہے پیداوار کامل ہوتی ہے علاوہ کشنگڈہ مین ۴۷۰۲۷ - آدمی شمار ہوئے ہین - مدرسہ جات یہہ ہین -

नांगल
नयाकापुर

کشنگڈہ - فتح آباد - نانگل - سالیاکاپور - بموہرہ - ہرسولی - اسمعیل پور

اس علاقہ کی حد شرقی پرگنہ فیروزپور جھرو تحصیل تجارہ سے حد غربی پرگنہ منڈاور سے حد شمالی کوٹ قاسم راج بجے پور سے حد جنوبی پرگنہ الور و راگڈہ سے ملحق ہے ؞

تاریخ قدیم

باب چہارم کی اول فصل مین مہاراجہ صاحبان والی جیپور کا کرسی نامہ لکہا گیا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ اودے کرن بارہوین راجہ کی اولاد مین نروکہ راجپوت ہین کہتے ہین کہ اودے کرن کے آٹہہ پسر تہے اونمین سے چہہ کی اولاد مین سے شیخاوت و راجاوت و نروکہ ہین انمین سب سے بڑا اور مستحق ریاست بیر سنگہ تہا مگر اتفاقیہ سبب سے نرسنگہ سب سے چہوٹا مسند نشین اور بیر سنگہ دعوی مسند سے دست بردار ہوا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ قبل پیدایش نرسنگہ کے بیر سنگہ کی شادی کیواسطے کہنڈیلہ سے نربان راجہ کے ہان سے ڈولہ آیا تہا اودے کرن نے دختر راجہ کہنڈیلہ کے حسن کی تعریف سنکر اپنے ساتہہ شادی کرنے کی درخواست کی مردمان ہمراہی ڈولہ نے اول عذر وانکار کیا مگر بہت اصرار ہوا تو یہہ شرط پیش کی کہ رانی نربان جی سے جو لڑکا پیدا ہو بلالحاظ استحقاق اپنے برادران کلان کے مسند نشین ہووے چنانچہ منظور ہوکر اقرار نامہ لکہا گیا اور کنور بیر سنگہ نے بنظر سیری خواہش اپنے باپ کے دعوی مسند سے دست بردار ہوکے اقرار نامہ پر دستخط کردئے چنانچہ رانی نربان جی سے نرسنگہ لڑکا پیدا ہوا بیر سنگہ اودے کرن کے انتقال پر بہ ایفاء اقرار خود اوسکو مسند نشین کرکے ایام نابالغی مین انتظام راج کرتا رہا اور اوسکے ہوشیار ہوجانے پر ریاست سے غیر متعلق ہوکر موضع آباد مین سکونت اختیار کی اور بلقب

راؤ ملقب ہوا ✤

راؤ بیر سنگہ کے بعد راؤ مہراج - راؤ نروجی - راؤ لالہ جی - راؤ اودا جی راؤ لاڈخان - راؤ فتح سنگہ - راؤ کلیان سنگہ کے بعد دیگرے ہوئے ✤ مہراج نرو لالہ اودا لاڈسا فتہسنگہ کلیان سنگہ

راؤ کلیان سنگہ نے حسب اجازت مرزا راجہ جے سنگہ مع کیرت سنگہ خلف دوم اوسکے بمتی کاتک سدی ۹ سمت ۱۷۲۰ کامہ مین جاکر انتظام سرکشی سیوان کیا اور مرزا راجہ جے سنگہ حسب الحکم شاہنشاہ اورنگ زیب واسطے انتظام ملک دکن اور گرفتاری سیواجی کے منگسر بدی ۸ سمت ۱۷۲۱ کو عازم دکن ہوا چنانچہ اوسکو گرفتار کرکے دہلی پہونچایا مگر جب بادشاہ کی بدنیتی سے اپنی بد عہدی کا خوف ہوا اوسکو مفرور کر دیا اس حرکت و تیزاوسکی عام طریقہ سے کہ وہ بادشاہ کو ہیچ سمجھتا تہا اورنگ زیب نے رنجیدہ ہوکر کیرت سنگہ کو کامہ سے طلب کیا کہ وہ بمتی اسوج سدی ۱۳ سمت ۱۷۲۳ حاضر ہوا اورنگ زیب نے بخلاف حقیقت رام سنگہ برادر کلان کے کیرت سنگہ سے مسند نشین کرنیکا اقرار کرکے اوسکو اپنے باپ جے سنگہ کی ہلاکت پر آمادہ کیا اوس نے بمقام برہان پور جے سنگہ کو زہر دیکر مارا اور وہان سے دہلی کو واپس ایا بمتی ساون سدی ۴ سمت ۱۷۲۸ کامہ مین خبر پہونچی کہ کہتریون اور سوبتون نے کیرت سنگہ کو زہر دیکر مارڈالا اسکی رانی ٹہڈ گوجرجی ستی ہوئی اوس کے حکم سے تیرہ سو کس اہل قبیلہ کہتریون اور سوبتون کے قتل ہوئے ستی ہونے کیوقت راؤ کلیان سنگہ نے پوچہا تجہے کیا ارشاد ستی نے اس دوہہ مین جواب دیا ✤

جاؤ لسواب دیس مین راؤ کلیانجی آپ
آگی کل مین ہوئینگے پرتاپیک پرتاپ

چنانچہ اسوج بدی ۲ سمت ۱۷۴۲ کو راؤ کلیان سنگہ نے کامہ سے راجپوتیا ماچہڑی مین آکر سکونت اختیار کی - ستی کی وصیت واقع مین بہت مفید ہوئی کیونکہ تہوڑے دنون بعد کہتریون اور سومیتون کی مظلومی کا حال سنکر دہلی سے شہزادہ بہادر شاہ مع فوج کثیر کامہ مین آیا اور اوس نے ہمراہیان کیرت سنگہ کو سخت سزا دی مگر راؤ کلیان سنگہ اس سے بچ گیا ٭

ज़ुगरसिंह
तेजसिंह
जोरावरसिंह
मुहब्बतसिंह

راؤ کلیان سنگہ کے بعد راؤ آنوکرسنگہ و راؤ تیج سنگہ و راؤ زورآور سنگہ و راؤ محبت سنگہ ہوئے ٭

عہد حکومت مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب خلف راؤ محبت سنگہ صاحب بملتی جیٹہہ بدی ۲ سمت ۱۷۹۷ تولد ہوئے تہے اونکی جاگیر سوروثی بہ تحت راج جیپور ڈہائی گاؤن کی

ماچہڑی	راجگڈہ	رام پور
یک	یک	نصف

کی تہی ابتداء سے بہت ہوشیار ولیئق وصاحب اقبال تہے اول راج جے پور مین بہت رسوخ واقتدار حاصل کیا سمت ۱۸۲۲ مین بخوبی وقیافہ شناسون نے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور کو آگاہ کیا کہ راؤ پرتاب سنگہ صاحب ماچہڑی والہ کی آنکہون مین چکر ہین اور یہہ علامت

صاحب اقبال وحکومت ہونیکی ہے یقین ہے ویسے آپکے راج مین فتور پیدا کرکے خودسر ہونگے اس سے مہاراجہ مادہوسنگہ صاحب کے دل مین رنج پیدا ہوگیا اور راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب سے کینہ رکھنے لگے ایک روز دونون بالاتفاق شکار کیواسطے گئے تہے کسی نے حسب ایما مہاراجہ صاحب گولی چلائی کر راؤ راجہ صاحب کے جسم سے لگتی ہوئی گئی مگر موثر نہوئی اونپر عداوت کا سب حال کہل گیا بخوف جان قیام جے پور مناسب نسمجھکر اپنی جاگیر کو چلے گئے اور چند روز بعد بہرت پور پہونچے وہان مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور نے بہت خاطر ومہمان داری کی اور وظیفہ مقرر کرکے موضع دہہرہ مین کہ بہرت پور سے بفاصلہ سات کوس ڈہرا مغرب مین ہے ٹہرایا سمت ۱۸۲۴ مطابق سنہ ۱۷۶۸ء مین مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کا ارادہ پشکر جی اشنان کرنیکا ہوا چونکہ اوس زمانہ مین مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور اور مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور کے درمیان رنجش تہی اور مہاراجہ بجے سنگہ صاحب والی جودہ پور کی مہاراجہ صاحب جیپور سے نا اتفاقی اور مہاراجہ صاحب بہرت پور سے یگانگت تہی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کو قیاس سے دریافت ہوگیا کہ اثنا راستہ پشکر کے مہاراجہ صاحبان بہرت پور وجے پور کے درمیان لڑائی ہوگی اسپر یا توبہ اعتقاد خالص محبت وطن اور بلحاظ قرابت تعلق راج جے پور کے یا دونون ریاستون کی نا اتفاقی مین فایدہ حاصل کرنیکی نیت سے جس وقت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے اون سے کہا

کہ پشکر اشنان کرنے کیواسطے آپ ہی چلین تو بہ لطایف الحیل کنارہ کش ہوکر وہان سے رخصت ہوئے جسوقت موضع وہڑہ سے کوچ ہونیوالا تہا کنیزک صفائی ظروف کیواسطے مٹی کہودتے تہے وہان اوسکو اشرفی و روپیہ وغیرہ زر کثیر کا دفینہ ملا راؤ راجہ صاحب نے اوسکو از راہ عطیہ رحمت یزدانی تصور کرکے اونٹون پر بار کیا اور عازم جے پور ہوئے جے پور پہونچکر مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب کو مہاراجہ صاحب والی بہرتپور کے ارادہ اشنان پشکر اور اپنے بنظر خیرخواہی حاضر ہوجانے سے مطلع کیا تو اوہون نے بہت خوش ہوکر تحسین و آفرین کی ؀

मांवडा جب وقت معاودت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کے ماؤنڈہ کے میدان مین جیپور و بہرتپور کی فوجون مین لڑائی ہوئی تو راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب بشمول دیگر ٹہاکران و سرداران راج جے پور فوج بہرتپور سے برسر مقابل

खेडा آئے اون کے ہمراہیون مین سے ٹہاکر منگل سنگہ سردار کہیڑہ و اندر سنگہ

मोहनपुर سردار موہن پور مجروح شدید ہوئے اس معرکہ مین بڑا کشت و خون ہوا طرفین سے ہزارہا آدمی مجروح و مقتول ہوئے جیپور کیطرف سے عنقریب کل مشہور سردار تہ تیغ ہوئے راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے کمال بہادری و جانفشانی کی بلکہ نزدیکہ ٹہاکرون کا تو یہہ قول ہے کہ اونکی مدد کے بغیر جے پور والون کو اس لڑائی مین عہدہ برا ہوتا مشکل ہوتا بظہور اس خدمت نمایان کے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب نے جاگیر ماچہڑی کہ سابقاً ضبط ہوگئی تہی واگذاشت کردی اور بعطاے خطاب راؤ راجہ معزز و ممتاز کیا ؀

اس لڑائی سے چار روز بعد مہاراجہ مادہوسنگہ صاحب والی جیپور کا انتقال
ہوگیا مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب صغیر سن مسند نشین ہوئے اور اون کی
والدہ منتظم کار ریاست ہوئین اس سے راج مین ابتری و بدنظمی پیدا ہوئی
راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر باتفاق کل فرد کون
کے خودسری اختیار کی سمت ۱۸۲۹ مین نواب مرزا نجف خان سے کہ سپہ سالار
فوج بادشاہی ہوکر مرہٹون کی مدد سے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ صاحب
مین بہرت پور پر حملہ آور ہوا تہا اتفاق پیدا کیا اور عین ضرورت کے وقت
مین نواب کے شریک ہوکر برسانہ و دیگ کی لڑائیون مین جنکے سبب سے اکثر | बरसाना
محالات راج بہرت پور سے نکل گئے بہت امداد و اعانت کی اور سنہ ۱۷۷۶ ع
مطابق سمت ۱۸۳۳ مین فوج بہرت پور سے آگرہ خالی کرایا اس خیرخواہی کے
جلدو مین بہ سفارش نواب مرزا نجف خان پیشگاہ شاہ عالم بادشاہ
سے اونکو خطاب راؤ راجگی و منصب پنجہزاری و جاگیر ماچہڑی وماہی مراتب
بلا وساطت و تعارف غیرے حاصل ہوا اور ماچہڑی ہمیشہ کیواسطے راج
جیپور سے علیحدہ ہوگئی

اس عزل و نصب و دارو گیر کے زمانہ مین کہ سلطنت دہلی مین انواع فتنہ و فساد
برپا تہے مانوڑہ کی لڑائی اور مہاراجہ مادہوسنگہ کے انتقال سے جیپور مین ضعف | मांवडा
و خرابی پیدا ہوگئی تہی نجف خان کی فوج کشی سے اہالیان راج بہرت پور
کو فرصت نہ تہی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے وقتاً فوقتاً محالات مندرجہ
ذیل راج جیپور پر اپنا قبضہ کیا اور قلعات تعمیر کرائے اور جمعیتین متعین کر

بنیاد ریاست کو استحکام دیا ؛
سمت ۱۸۲۲ مین قلعات ٹہلہ وراج پور تعمیر کرائے سابقا ٹہلہ مین مہاراجہ سوائی
جے سنگہ نے سمت ۱۷۷۲ مین چو برجہ بنوایا تہا اب اوسکو به اضافہ برج و فصیل
قلعہ بنایا گیا ؛
سمت ۱۸۲۸ مین راجگڈہ قدیم آباد کردہ راجہ باکہہ سنگہ بڈگوجر سے مغرب مین موضع
कुन्नीवास کورنی باس و محمد پور مین شہر راجگڈہ بسایا اور بنیاد قلعہ کی ڈالی اور بہار
دیوتی مین کہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور نے سمت ۱۷۷۲ مین بنایا
تہا جل محل احداث کیا زیر پال بند باغ لگایا ؛
سمت ۱۸۲۹ مین قلعہ مالاکہیڑہ تعمیر کرایا ؛
سمت ۱۸۳۰ مین تہانہ غازی و پرتاب گڈہ و عجب گڈہ و بلدیو گڈہ مین قلعات
सेथल मेंड बैराठ आंबेला भाभरा ताल.धोला पिरागपुर डब्बी हरदेवगढ़ खिकराय बावडीखेडा
مستحکم ہوئے ہین علاوہ مقامات مذکورہ کے انہین ایام مین محالات سیتہل
و میڑ و بیراٹہ و آنبیلہ و بہابہرہ و تالہ ڈہولہ - پراگپورہ و ڈبی عرف
ہردیوگڈہ و سکرای و باوڑی کہیڑہ بہی راو راجہ کے قبض و تصرف مین
آگئے تہے مگر کچہہ مدت بعد پہر شامل راج جے پور ہو گئے ؛
اسی اثنا مین نواب نجف خان کے متواتر حملون سے راج بہرتپور مین ضعف
آگیا تہا اور راجہ صاحب نے اوس راج کے محالات پر بہی دست تصرف
دراز کیا سمت ۱۸۳۲ مین دیہات نواح الور پر متصرف ہوئے سپاہ بہرتپور
متعینہ قلعہ الور کو بسبب ابتری کار و بار و متفرق و علیحدہ ہو جانے علاقہ
کے عرصہ ایک سال تک تنخواہ نملی تہی ملازمان سپاہ نالان تہے فوجدار

نول سنگہ قلعہ دار نے چند عرایض بہ استدعائے تنخواہ کے بہیجین و نکا کچھ
جواب حاصل نہوا آخر کار وہ بمشورہ افسران سپاہ بمقام کانکواڑی مہاراؤ کاکواڑی
راجہ پرتاب سنگہ صاحب کیخدمت مین حاضر ہوا اور تمام سرگذشت بیان کرکے
بہ شرط اداے تنخواہ قلعہ خالی کر دینے کا اقرار کیا مہاراؤ راجہ صاحب نے
نہایت خوش ہوکر بذات خود جاکے سپاہ کی تنخواہ تقسیم کی اور بمتی منگسر
سدی ۴ سمت ۱۸۳۲ مطابق ۲۵ - نومبر ۱۷۷۵ء قلعہ الور مین اپنا قبض و
دخل کیا ؛
مخفی نرہے کہ سابقًا قلعہ الور کورہ پارہ یعنی صرف پتہرون کا چنا ہوا تہا اور
نکومبپ راجپوتون نے جو چوہانون کی شاخ ہین بنوایا تہا سمت ۱۵۴۹ مین علاول خان نکمپ
خانزادہ نے نکومپون کو قتل کرکے قلعہ پختہ تیار کیا جب حسن خان پسر
علاول خان مقابلہ بابرشاہ مین مارا گیا قلعہ پر مغلون کا دخل ہوا پہر جبکی
بادشاہی ہوئی وہی متصرف رہا ہنگام تنزل سلطنت مغلیہ مہاراجہ صاحب
بہرت پور مالک ہوئے اون سے مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے قبضہ مین
آیا اونہون نے شہر الور کی شہرپناہ و خندق خام بنوائی وسط بازار مین ترپولیہ تعمیر
کرایا اور ہر چہار جانب چوپڑ کا بازار ترتیب دیا قلعہ کے اندر محل بنایا اور
اوسکے نیچے پرتاب بند تیار کرایا ؛
اوسی سال یعنی سمت ۱۸۳۲ مین سردیپ سنگہ نروکہ سے کہ بطور جاگیردار راج جیپور
پرگنات بیجہن گڈہ ورام گڈہ پر قابض تہا کوئی حرکت ناشایستہ ظہور مین
مین آئی کل برادران ہمقوم مہاراؤ راجہ صاحب کی خدمت مین شاکی ہوئے

اونہون نے باتفاق برادران اوسکو بمقام سورج پور سزاے سخت دی اور
پرگنات پر اپنا قبضہ کیا پیشتر یہہ علاقہ پرگنہ سورج پور کہلاتا تہا اور جہان
لچھمن گڈہ ہے تو ڈر آباد ایک گانو قریب دو سو برس سے ویران پڑا تہا
टोडाभाद
سروپ سنگہ نے اوسکو سمت ۱۸۱۲ مین آباد کرکے گوپال گڈہ نام رکہا تہا مہاراؤ
راجہ صاحب نے ٹہاکر مذکور کو خارج کرنے کے بعد قصبہ کا نام لچھمن گڈہ
رکہدیا ؛

قصبہ بیل گڈہ مین بُدہ سنگہ نامی جاگیردار بادشاہی تہا وہ لاولد فوت ہوا
تب وہان کے زمینداروں مین سے جو اہیر تہے اہلکاران راج الور کے
پاس آکر مستدعی انتظام ہوئے اور جو میو تہے اونہون نے ذوالفقارخان
عرف جُلّا رئیس گہوساولی عرف گوبندگڈہ سے بندوبست کی درخواست
کی چنانچہ دیوان بہگوان داس نے راج الور کیطرف سے جاکر بندوبست
کرلیا ذوالفقارخان بہی سیکری تک گیا مگر جب دیوان کے پہونچنے اور
راج کا بندوبست ہوجانے کی خبر پائی واپس چلا آیا تہوڑے دنون بعد
ذوالفقارخان صدمۂ مرگ پسر سے دیوانہ ہوکر جے پور کو چلا گیا اور گہوساولی
پر بہی مہاراؤ راجہ صاحب کا قبضہ ہوا ؛

سمت ۱۸۳۲ اور سمت ۱۸۳۹ کے درمیان اونہون نے راج بہرت پور کے محالات
مندرجہ ذیل پر بہی قبضہ کیا ؛
بہادرپور جسمین سمت ۱۸۳۳ مین قلعہ تعمیر کرایا ۔ دہرہ سمت ۱۸۳۳ ۔ جیندولی سمت ۱۸۳۳
بالسور سمت ۱۸۳۲ ۔ بہروڑ سمت ۱۸۳۶ ۔ بڑود سمت ۱۸۳۶ ۔ ہرسورہ سمت ۱۸۳۶ ۔ اسپور سمت ۱۸۳۲

حاجی پور سمت ۱۸۳۵ - بمیر پورت

مگر یہہ ممالک اونکو بغیر جنگ وجدل بلکہ چند مرتبہ شکست کہانیکے حاصل ہوئی تہے کیونکہ نواب مرزا نجف خان جو سابق مین اونکا بڑا دوست وخیر خواہ تہا داعیۂ ملک گیری کو دیکہکر مخالف ہوگیا تہا اور محاربہ بموضع رستیہ مین کہ دیگ سے چہہ میل بہ غرب مین واقع ہے اوس نے اونکی کل فوج کو تباہ و برباد کردیا تہا +

اس نقصان کا معاوضہ راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ بسوہ علاقہ جیپور واقع سرحد الور کو قتل وغارت کرکے حاصل کیا کہتے ہین کہ اس لوٹ مین بیس لاکہہ روپیہ کا مال اونکے ہاتہہ آیا تہا +

الور کے مورخ نے لکہا ہے کہ سمت ۱۸۳۵ مین مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب برادر خورد مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب راج جیپور مین مسند نشین ہوئے تہا ونہون نے حسب اشتعالک راول جی ناتہاوت و دولت رام ہلدیہ بذات خاص جمعیت لیکر راجگڈہ پر فوج کشی کی اور بسوہ پہونچکر مقیم ہوئے مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب پانچ سو سوار لیکر بوقت شب جے پور کے لشکر مین گئے خوف یا غفلت سے کوئی شخص مانع نہوا خاص مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر پہونچکر دروازہ پر پکہال کا بہینسہ کہڑا تہا اوسکو قتل کیا اور وہان سے ناتہاوت ٹہاکرون کے ڈیرہ پر جاکر چند آدمی مارے اور راجگڈہ کو معاودت کی جس وقت لشکر سے نکلے جیپور کی فوج بہ تعداد کثیر تیار ہوکے متعاقب ہوئی اثناء راستہ سخت مجادلہ وقوع مین آیا اور طرفین سے صدہا آدمی مارے گئے ازانجملہ

سانونت سنگہ نربان بھی کمال بہادری وجوانمردی سے لڑکر مارا گیا اوسکی
شکل مہاراو راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی شکل سے بہت مشابہ تھی فوج جیپور
کے لوگ اوسکی نعش کو خود مہاراو راجہ صاحب کی خیال کرکے بہت خوشی سے
مہاراجہ صاحب کے روبرو لیگئے مہاراجہ صاحب نے بہت محظوظ ہوکر
نعش کو بہت تعظیم و تکریم سے داغ دلوایا جب مہاراو راجہ صاحب کو یہ حال معلوم
ہوا اونہون نے فوراً مہاراجہ صاحب کو خط لکہا کہ پرتاب سنگہ نروکہ زندہ
ہے اس بات سے آپ غافل نہو جاوین مہاراجہ صاحب کو اس تحریر پر
ندامت ہوئی اور افسران فوج کو حکم دیا کہ اسیوقت راجگڈہ پر چلو بعد فتح
کے واپس آکر کہانا کہاوینگے خوشحالی بوہرہ مصاحب راج نے کہ سابقاً مہاراو
راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے پاس نوکر تہا اور اسوقت درپردہ خیرخواہ
تہا عرض کی کہ فتح راجگڈہ مشکل ہے اسپر آپ اصرار نفرماوین غرض بوہرہ
خوشحالی رام کی فہمایش سے لڑائی موقوف رہی اور باہم صلح ہوکر اور مہاراجہ
صاحب مع فوج کے جیپور کو واپس گئے مگر اس عرصہ مین دریافت ہوا کہ پرگنہ
پراگپورہ و باوڑہ وغیرہ چند محالات پر اہالیان راج جےپور نے پہر قبضہ کر لیا
پिरागपुरा पावटा
ہے اور مہاراجہ صاحب نے خوشحالی رام بوہرہ کو مہاراو راجہ صاحب کو
بہت رنج ہوا ٹہاکران تحت راج جےپور سے ساز و آمیزش کرکے یہ تجویز کی
کہ مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کو مسند سے اوتار کر کوئی رئیس مقرر کیا جاوے
اس غرض سے فوج مہاراجہ سیندہیہ کو چڑہاکر جےپور پر لیگئے اور بمقام
کشنگڈہ ڈونگری پر ڈیرہ کیا مہاراجہ صاحب نے خائف ہوکر پہر صلح کی

درخواست کی اسپر مہاراوٗ راجہ صاحب نے بہ لحاظ تعلق قدیم اور سرپرستی
راج جے پور کے تین شرطون سے صلح منظور کی۔
اول رہائی خوشحالی رام بوہرہ ؛
دوم اخراج دولت رام ہلدیہ ؛
سوم واگذاشت محالات منضبطہ چنانچہ مہاراجہ صاحب نے قبول کر کے
بوہرہ خوشحالی رام کو آزاد بلکہ مصاحب راج کیا اور دولت رام سیندہیہ
کو راج سے خارج کیا کہ وہ جودہ پور کو چلا گیا اور جن پرگنات پر قبضہ کیا
تہا چہوڑ دئے۔ اسپر مہاراوٗ راجہ صاحب نے مہاراجہ سیندہیہ کی فوج
کو روانہ کر دیا اور جسکے واسطے تجویز مسند نشینی جیپور کی تہی اوسکو مہاراجہ
سیندہیہ سے سند عطاے علاقہ مانٹ وہاین دلوادی اور خود اپنی
ریاست کو واپس آئے ؛ मान्द महावन
پیشتر جو لکہا گیا ہے کہ مہاراوٗ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ لسوہ علاقہ
راج جیپور کو لوٹا اور بیس لاکہہ روپیہ کا مال حاصل کیا اوسکا زمانہ تحقیق
نہین ہوا ہے مگر غالباً مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب والی جیپور نے راجگڑہ پر
فوج کشی کی اوس سے بعد کا یہہ واقعہ ہے کیونکہ اول تو تاریخ مین لکہا ہے
کہ یہہ اونکی آخرین مہم تہی دوسرے مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کی فوج کشی
پر اونہون نے صرف بطور شبخون کے رواردی مین حملہ کیا تہا تیسرے ممکن ہی
نہ تہا کہ بموجودگی فوج کثیر راج جیپور کے فرصت مین لسوہ کو لوٹتے ؛
مہاراوٗ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی رفاقت مین ہوشدار خان و نبی بخش خان

والہی بخش خان شیخون نے بہت نمایان کام انجام دئے ہین ایک قدیم تاریخ مین لکہا ہے کہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے ہمیشہ زبردست اور قوی فریق کے شامل رہکر اپنی قوت اور مرتبہ کو ہر طرح قایم رکہا ❊

الور پر قابض ہونیکے بعد کہ اوسوقت سے بنا ریاست سمجہی جاتی ہے اور اوسیوقت سے نروکون نے اونکو اپنا سرگروہ قبول کیا تہا پندرہ برس راج کرکے بہتی پوہ بدی ۵ سمت ۱۸۴۸ مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۷۹۱ء انتقال کیا مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب بہادر سپاہی تہے اونکی جوانمردی کی اکثر روایتین زبان زد خاص وعام ہین ❊

زمانہ فرمان روائی مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے اولاد نہ تہی اسواسطے اونہون نے بختاور سنگہ صاحب صاحبزادہ ٹہاکر تہانہ کو کہ بیجدی ہین متبنی لیا جسطرح اونکو تبنیت کیواسطے پسند کیا وہ بہی قابل تحریر ہے - کل سردارون کو مع اونکے اطفال کے ایک مکان مین جمع کرکے انواع طرح کے کہلونے وکہلائے اور لڑکون سے کہا کہ اپنی اپنی طبیعت کے موافق جو کہلونہ چاہین لے لین بختاور سنگہ صاحب نے بلاتامل تلوار وڈہال کا کہلونہ اوٹہالیا اور خود بخود مہاراؤ راجہ صاحب کی گودی مین جا بیٹہے اونہون نے فی الفور اونکو اپنا وارث قرار دیا یہہ روایت کل کے زبان زد ہے اور کوئی اسکی تردید نہین کرتا اسواسطے صحیح معلوم ہوتی ہے ❊

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے انتقال پر مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب
بعمر پندرہ سال مسند نشین ہوئے اور اپنے باپ کے طریقہ پر بخوبی عمل
کرکے ملک کو بہت بڑہایا وقایع راج سے ظاہر ہے کہ اونہون نے شمال
مین پرگنات باول وغیرہ علاقہ راج بہرت پور اور جنوب مین کوٹ پوتلی دبالیے بावल
تہے مگر پہر قابض نہ رہ سکے ٭

ابتدا مین دیوان رام سیوک نے دکہنیون سے سازش کرکے راجگڈہ کا
محاصرہ کروایا اور راجی گوڑجی کو اغوا کرکے باہم نا اتفاقی پیدا کی اس
سبب سے مہاراؤ راجہ صاحب نے ناراض ہوکر اوسکو گرفتار کرنا چاہا مگر
وہ بہی با اختیار تہا علانیہ گرفتاری مین احتمال فساد سمجھکر یہہ تجویز کی کہ
صلاح مشورہ کے حیلہ سے اوسکو طلب کیا اور سواری مین اپنے ساتہ
ہاتہی پر خواصی مین بٹہاکر روانہ ہوئے اثنا راستہ ہاتہی بٹہاکر خود
شمبہو سنگہ تور خاص چوکی کے گہوڑے پر سوار ہوگئے اور شمبہو سنگہ کو دیوان
کے برابر ہاتہی پر بٹہا دیا شمبہو سنگہ نے اوسکو اپنے قابو مین کرکے راجگڈہ
پہونچا دیا مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو سزاے اعمال کو پہونچایا ٭

سمت ۶۱ مین شادی کرنے کیواسطے کچہ دن علاقہ جودہ پور کو گئے تہے بعد
شادی وہان سے واپس آئے تب اثنار راستہ بمقام جے پور مہاراجہ
صاحب جے پور نے دیرہ پر آکر رسم ماتم پرسی ادا کی اور مہاراؤ راجہ صاحب
اون سے ملنے کیواسطے محل مین گئے اور پرگنات دوسہ وبسوہ وگوڈہ दौसा
وسینتہل وتالہ دہولہ - دبیر احصہ وباوڑی کہیڑہ ودوبی وسکراے بسवा गुढा सैथल

सिकराय . दुब्बी . बावड़ीखेड़ा . बैजार ताला धौला

داخل راج الور تہے بعوض رسم ماتم پرسی پیش کش کئے کہ ابتک راج جیپور مین شامل ہین ÷

اسی اثنا مین نبی بخش خان وہوشدار خان وغیرہ شخصون کو کہ عہد مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب مین مختار کاروبار ریاست تہے اپنی بااختیاری وکارگذاری سے نہایت تکبر آگیا اپنے زعم مین مہاراؤ راجہ صاحب کا کچہہ وجود نہ سمجہتے تہے بلکہ ایک روز شیخ الہی بخش نے گفتگو سے بے ادبانہ سے ارتکاب گستاخی بہی کیا اسپر زنگ ملال آئینہ دل مہاراؤ راجہ صاحب پہ بیٹہہ گیا خدا کی پناہ آقا رنامدار کی رنجش کا تابعدار کو کہان یارا سے تحمل ہے آخرش شیخ عہدہ برا نہو سکے مکافات اعمال کو پہونچے یعنی زہر ہلاہل سے مارے گئے اور اون کے بعد نواب احمد بخش خان خلعت وکالت راج سے ممتاز ہوئے ÷

چونکہ اسوقت ممالک درمیان دہلی وآگرہ پر سرکار انگریزی کا قبض ودخل ہوگیا تہا اور مہاراجہ ہلکر وغیرہ مرہٹون کی فوج سے فوج انگریزی بسرورِی لارڈ جنرل لیک صاحب سپہ سالار سرکار تہی اتفاقاً بہہ لڑائی اسی راج کے علاقہ مین واقع ہوئی بمقام کٹہومر مرہٹون نے دانا فوجدار سکنہ بڈبرہ کلان اور ساجی برہمن سکنہ کٹہومر کو بلا وجہہ قتل کر ڈالا اس رنج سے
वडवरा
اونکی اولاد مہاراؤ راجہ صاحب کے حضور مین مستغیث ہوئی اون کی درخواست پر بہگوانداس ٹونگرہ مع فوج کے تعینات ہوا اوس نے ملازمان
सांगड़ी
مرہٹون کو کہ تعینات قلعہ کٹہومر تہے قتل کیا اور پانچسوان جرار قلعہ مین جہونکر

واپس آیا یہہ خبر مہاراجہ سیندہیہ نے گوش زد کر کے ایک کمپو انتقام کیواسطے
تعینات کیا کہ کٹہومر پہونچکر قلعہ خالی کرنے کا خواستگار ہوا ہرچند جوانان
راج الور متعینہ قلعہ قلیل تر تہے لیکن شجاعت سے اونکی کثرت کو خیال مین نلائے
اور مقابلہ آرا ہوکر دادِ مردانگی دی چونکہ اونمین اور انمین رات دن کا فرق تہا بالآخر
بوجہہ قلت جوانان راج مارے گئے اور قلعہ پر مرہٹون کا تصرف ہوگیا چونکہ
شادی و غم سلف سے توام ہین عین سرور اس فتح مین فوج مرہٹون کو
خبر ملی کہ لارڈ لیک صاحب متعاقب آپہونچے فوراً ہوش پرواز کر گئے قلعہ
کٹہومر مین پناہ مشکل سمجہکر کشنگڈہ کیطرف راہی ہوئے موضع لاسواڑی لासवाड़ी
و سینتہری پرگنہ رامگڈہ مین کہ برسر ساحل رود پاریل ندی ہے لشکر نے सेंथरी
قیام کیا اور لشکری لوگ فکر خورونوش مین مبتلا ہوئے ناگاہ لارڈ لیک
صاحب نے برسر وقت پہونچکر حملہ خونریز کردیا ملک الموت کو سرپر دیکہکر
فوج مرہٹہ کے حواس باختہ ہوگئے کیکو حربہ کرنیکا ہوش نرہا اسوقت
مین نواب احمد بخش خان وکیل دڑہاکر سمرتہہ سنگہ کلیانوت نے مع جمعیت
راج دایکہزار میوان کے پہونچکر کمال خیرخواہی و جانفشانی سے فوج
انگریزی کی مدد کی چونکہ اوسوقت بضرورت تعاقب منفروران فوج
دشمن بند ہزاری پر ندی کو روک کر راستہ کرنیکی ضرورت تہی نواب
احمد بخش خان نے حسب الارشاد حکام فوج انگریزی فی الفور پانی بند
کرکے راستہ بند کروا دیا مرہٹون کی لوٹ سے راج الور کی فوج اور میوان
کو بہنی مال کثیر ہاتہہ آیا اور سرکار انگریزی کو فتح کامل حاصل ہوئی ؛

یہہ لڑائی یکم نومبر ۱۸۰۳ع کو واقع ہوئی اور بتاریخ ۱۴ - نومبر ۱۸۰۳ع مطابق ۲۶ - رجب ۱۲۱۸ ہجری و اگہن بدی ۱۵ سمت ۱۸۶۰ یعنی گیارہ روز بعد لارڈ لیک صاحب نے راج الور سے عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ باب اول منضبط کیا اوسکے بموجب ریاست الور ظل حمایت سرکار انگریزی مین داخل ہوئی اور یہہ قرار پایا کہ جب ضرورت ہو راج الور کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین حاضر ہوا کرے ٭

اور بذریعہ سند مندرجہ ذیل پرگنات مفصلہ سند بجلدوے خیرخواہی ایام جنگ مرہٹہ کے سرکار انگریزی سے مہاراو راجہ بختاورسنگہ صاحب کو عطا ہوئی ٭

سند عطیہ جنرل لارڈ لیک صاحب بنام مہاراو
راجہ سوائی بختاورسنگہ صاحب والی الور

متصدیان حال و استقبال و عاملان وچودہریان وقانوگویان پرگنہ اسمٰعیل پور و منڈاور مع تعلقات دربار پور و رتاے و نیمرانہ و ماڈہن دگہیلوٹ و بیجواڑ و سرائے و دادری و لوہارو و بدہوانہ و بہونکر متعلقہ صوبہ شاہجہان آباد کو واضح ہو کہ درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراو راجہ سوائی بختاورسنگہ صاحب کے اتحاد و دوستی مستحکم ہوئی ہے اسواسطے بنظر ثبوت اور اعلان اس امر کے لارڈ لیک صاحب حکم دیتے ہین کہ اضلاع مذکورہ بالا مہاراو راجہ صاحب کو اونکے مصارف کیواسطے بشرط منظوری امیر العظام نواب گورنر جنرل لارڈ ویلزلی صاحب

इसलैम पुर
मुंडावर
दरबारपुर
रताय
नीमराना
माढन
धीलोट
बीजवाड
सराय
दादरी
लुहारू
बुधवाना
भोकर

کے دئے جاوین ٭

نواب گورنر جنرل صاحب کا حکم منظوری صادر ہونے پر یہہ سند واپس لیجاوے گی اور بجاے اسکے دوسری سند دیجاویگی اوسوقت تک یہہ محال راجہ صاحب کے قبضہ مین رہیگی ٭

تفصیل پرگنات

اسمعیل پور - منڈاور مع تعلقات دربار پور - رتائے نیمرانہ - ناہر بجواڑ - گہیلوٹ - سرائے - دادری - لوہارو - بدہوانہ - بہونگر

دستخط جنرل لارڈ لیک صاحب

ازانجاکہ نواب احمد بخش خان وکیل نے اپنے آقا کی و نیز سرکار اَبد پایدار انگریزی کی کمال خیر خواہی کی تہی مہاراؤ راجہ صاحب نے بعوض حصول اس سند کے پرگنہ لوہارو بطور انعام نواب موصوف کو عطا کیا کہ اونکے نبیرہ نواب علاؤ الدین خان خلف نواب امین الدین خان کے قبضہ مین ہے اور اسیطرح لارڈ لیک صاحب نے بجلدوے حسن خدمات پرگنہ فیروزپور جہرمرحمت کیا تہا کہ مدت تک اونکے قبضہ مین رہکر بزمانہ اونکے بیٹے نواب شمس الدین خان کے بہ ثبوت جرم قتل مسٹر ولیم فریزر صاحب کمشنر وریزیڈنٹ دہلی نواب کو سزاے پہانسی ہوئی اور پرگنہ فیروزپور بضبط سرکار ہوکر شامل ضلع گوڑگانوہ ہوا ٭

چونکہ پرگنات دادری و بدہوانہ دارالریاست الور سے فاصلہ دراز پر

ہین بعد مسافت کے سبب سے اونکے بند وبست مین انواع مشکلات پیش آتی تہین اسواسطے بنظر اسلوبی انتظام و آسایش رعایا سنہ ۱۸۰۵ مین جب اول لڑائی کے بعد چند پرگنات راج بہرت پور سے واپس لئے گئے تہے حسب اقرار نامہ مندرجہ ذیل پرگنات دادری و بدہوانہ وغیرہ کا تبادلہ پرگنات کشن گڈہ و تجارہ و ٹپوکڑہ و کٹہومر کے ساتہہ عمل مین آیا اور چونکہ اہالیان راج الور نے لاسواڑی پر بند باندہ کر رو بارہ یل ندی کو روک دیا تہا اور اوس سے راج بہرت پور کا نقصان تہا اسواسطے بند لاسواڑی کے کہولے رہنے کی شرط بہی درج اقرار نامہ ہوئی ؛

اقرار نامہ مقبولہ وکیل راج الور مین احمد بخش خان مختار مطلق منجانب مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب اپنے اور مہاراؤ راجہ صاحب موصوف کیطرف سے اقرار کرتا ہون کہ بعوض عطاے کشنگڈہ و تعلقات اوسکے و سامان موجودہ قلعہ کے ایک لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی مین داخل کیا جاوے گا اور پرگنات تجارہ و ٹپوکڑہ و کٹہومر لیکر عوض مین دادری و بدہوانہ وہونکر دئے جاوینگے اور بند لاسواڑی کا جسقدر فواید مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور کیواسطے ضرور ہے ہمیشہ کہلا رہیگا - مہاراؤ راجہ صاحب اس اقرار نامہ کے بموجب صحیح صحیح عمل کرینگے ؛

دستخط

مٹکاف صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل

مہر نواب احمد بخش خان

سنہ ۱۸۱۱ء مین سرکار انگریزی کو دریافت ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے معاملات راج جیپور مین دخیل و شریک ہوکے خوشحالی رام نامی ایک شخص کو وزیر جے پور کرنے کیواسطے فوج دینے کے عوض مین محمد شاہ خان مہم آور پٹھان کو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ ماہوار دینے کا اقرار کیا ہے ـ

ازانجا کہ تعلقات فیما بین سرکار ذوی اقتدار انگریزی اور راج الور کے بموجب بلا اطلاع و اجازت سرکار موصوف کسی غیر ریاست سے اس قسم کا معاملہ کرنا ناجایز تہا مگر عہدنامہ مین کہ عنقریب مساوی درجہ کی عبارت سے لکہا گیا ہے اس باب مین کوئی شرط خاص نہ تہی اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب سے عہدنامہ جدید متضمن ممانعت کامل خط و کتابت معاملات ملکی مین کسی غیر ریاست کے ساتہہ بتاریخ ۱۶- جولائی سنہ ۱۸۱۱ء منضبط کرایا گیا*

عہدنامہ منجانب مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی ماچہڑی

ازانجا کہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب رابطہ احدیت صادق و یگانگت کامل بہ استحکام و استواری تمام قایم ہوگیا ہے اور ضرور ہے کہ اس احدیت و یگانگت کو مشہور و معروف کیا جاوے اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب اپنے اور اپنے وارث و جانشینون کیطرف سے عہد کرتے ہین کہ بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی کے کسی دوسرے رئیس یا ریاست سے عہد و پیمان یا معاملہ نکرینگے اسواسطے مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب کیطرف سے یہہ عہدنامہ بتاریخ ۱۶- جولائی سنہ ۱۸۱۱ء

مطابق ۲۴ جمادی الثانی سنه ۱۲۴۶ ہجری مرتب وتحریر ہوا ہے اور واضح ہو کہ عہدنامہ جو سابق مین مابین دونون سرکارون کے مرتب ہوا تہا اُس عہدنامہ سے منسوخ نہین ہوا ہے بلکہ مقبول ومنظور ہوا ہے ؛

دستخط ومہر مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب

سمت ۱۸۶۹ مطابق سنه ۱۸۱۲ع مین مہاراؤ راجہ صاحب نے بخیال دعوی سابقہ قلعات ڈبی وسکرار ودیہات متعلقہ محالات مذکور پر کہ علاقہ راج جیپور مین ہین بہ زبردستی اپنا قبضہ کرلیا چونکہ یہہ امر عہدناجات فیمابین سرکار انگریزی اور ریاستہاے الور وجے پور کے خلاف تہا اسواسطے صاحب رزیڈنٹ دہلی نے قلعات مذکور خالی کردینے کیواسطے متواتر لکہا مگر مہاراؤ راجہ صاحب بعد رخصت سابقہ اصرار کرتے رہے بلکہ اخیر مین صاف انکار کردیا سرکار انگریزی نے چاہا کہ راج الور سے عہدنامہ فسخ کردیا جاوے مگر اوس زمانہ مین پنڈارہ وغیرہ غارتگر ملک مین پہر کر ریاستون کو لوٹتے تہے اور صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے ریاستین اونکے پنجہ ظلم سے محفوظ ہوئی تہین اگر عہدنامہ فسخ ہوتا تو ریاست بالکل تباہ ہوجاتی اسواسطے یہہ قرار پایا کہ فوج کشی کرکے محالات مذکورہ حکماً مہاراؤ راجہ صاحب سے خالی کرائے جاوین بلکہ سرکار یہانتک ناراض ہوگئی تہی کہ اگر واقع مین لڑائی شروع ہوجاوے تو پرگنات عطیہ لارڈ لیک صاحب واپس لئے جاوین اور اگر اسپر بہی باز نہ آوین تو کل ریاست ضبط کیجاوے چنانچہ بسرکردگی جنرل مارسل صاحب فوج کشی ہوکر بہتی منگسر بدی ۱۱ سمت ۱۸ فوج انگریزی داخل

मारसल

قصبہ بہادرپور ریوبی مہاراؤ راجہ صاحب نے نواب احمد بخش خان وکیل کو فوج مین بہیجکر بتعمیل حکم گورنمنٹ تعلقات ڈبی وسکرا کو فوراً خالی کردیا اور بابت فوج خرچ تین لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی مین داخل کیا کہ فوج واپس گیی اس فوج خرچ کے عوض مین اونہون نے اپنی رعایا پر محصل جدید جاری کرکے چہہ لاکہہ روپیہ وصول کیا ؛

اخیر وقت مین مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کو خلل دماغ سے ایک عارضہ جسے خفقان مذہبی کہتے ہین ہوگیا تہا اوسکی کیفیت ارزنگ تجارہ مین اس طرح لکہی ہے کہ ایک دفعہ موضع علاوکہیڑ قریب شہر الور مین بتقریب سیر شکار دیرہ ہوا تہا تماشا کُشتی پہلوانان کیواسطے اکہاڑہ تیار ہونیکا حکم دیا جس جگہہ اکہاڑہ بنایا گیا وہان کسیکی قبر تہی لوگون نے عرض کیا کہ اکہاڑہ کے پاس مسلمانون کا مقابر ہے بزعم حکومت مہاراؤ راجہ صاحبنے اوسکو اوکہڑوا دیا اوسی شب اونکی طبیعت بیمار ہوی شدت درد سے طاقت وہوش جاتے رہے میان فداحسین رسول شاہی کے پاس جاکر کہ اون سے نہایت معتقد تہے دعاے صحت کی درخواست کی اونہون نے تسلی و دلاسا کی محل کو واپس گئے تو پہر اوسی شدت سے درد ہوا پہر آدمی کو میان صاحب کے پاس بہیجا وہ عرض حال کررہا تہا کہ اونکے ہمراہیون مین سے ایک فقیر بنگ کے نشہ مین پکارا اوٹہا کہ راجہ ہمیشہ ہرن وگیدڑ کا شکار کرتا تہا اس مرتبہ اوس نے شیر کا شکار کیا ہے ہمکو طاقت نہین کہ مدد کرین جس مزار کو اوس نے توڑا ہے اوسکو از سر نو تعمیر کرادی اور نذر و نیاز سے معذرت

ओझा
नहचलनाथ
परता

خواہ ہو تو وے خطا معاف کرین آدمی نے واپس آکر مہاراؤ راجہ
صاحب سے یہہ حال کہا اونہے یکبارگی غضبناک ہوکر رسول شاہیون کے
واسطے سخت حکم نافذ کیا میان فداحسین یہہ خبر پاکر کوٹ قاسم کو فرار کر گئے
اوجہا برہمن و نہچل ناتہہ جوگی و پرتا بینہ نے کہ سرکار مین اختیار رکہتے تہے
حسب الحکم جور و بدعت کو رواج دیا اور کوئی دقیقہ ظلم و تعدی مین باقی نہ چہوڑا
اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ شاہ رسول پیشوائے طریق رسول شاہی کی قبر کہ
سنہ ۱۱۰۰ ہجری مین مرے تہے اور گور مولوی محمد حنیف اونکے مرید کی کہندہ
کراکے خون خوک چہڑکا اور اوس جگہہ بت قایم کئے اور اونکی ہڈیون کو
گدہے پر بار کراکے عملداری سے باہر بہیجدیا کہ ابتک تکیہ رنگ علی شاہ واقع
فیروزپور مین موجود ہین اور جو فقیر رسول شاہی دستیاب ہوا اوس کے
کان و ناک کاٹ لئے اور ہر ایک مزار الور و بہادرپور کے نقارہ و شامیانہ
و غلات اوٹہا منگائے اور مزار غالب شہید و خانقاہ کمال چشتی ہمشیرزادہ
سلیم چشتی مع دیگر مزارات الور و مزار سید جلال الدین واقع بہادرپور کو
منہدم کردیا اور مسجدون اور چاہات مین شور کا خون ڈالا اور اذان
و نماز و ذبح کی ممانعت قطعی کردی مسلمانان مظلوم کو نماز عید الضحی و قربانی
نصیب نہوئی میان فداحسین کا بہائی پادشاہ دہلی کا وزیر تہا اوسکے ذریعہ
سے میان فداحسین نے پادشاہ سے مظلومی مسلمانان الور کا حال عرض کرایا
اور پادشاہ نے حکام انگریزی سے سفارش کی - ارژنگ تجارہ مین آو
لکہا ہے حسب سفارش پادشاہ سرکار انگریزی سے فوج کشی ہوئی اور

نواب احمد بخش خان نے زر کثیر خرچ کرکے ریاست کو بچایا - مگر صحیح یہہ ہے کہ ایک صاحب انگریز ظلم و زیادتی کی تحقیقات کیواسطے متعین ہوئے تہے اونکی تحقیقات سے ظہور ان حرکات کا بیماری جنون کے سبب سے پایا گیا اور اسی عرصہ مین مہاراؤ راجہ صاحب کا انتقال ہوگیا کچہہ تدارک و بازپرس اوسکی ظہور پذیر نہوئی رپورٹ سنہ ۱۸۲۶ و ۲۷ء مین علاوہ ان ظلمون کے یہہ بہی لکہا ہے کہ نواب احمد بخش خان کے پاس جس نے کمال خیرخواہی وجانفشانی کرکے ریاست کو بڑہایا تہا اور اوسکے عوض مین عطیہ پرگنہ لوہارو حاصل کیا تہا ورجس سے اب ناراض ہوگئے تہے مسلمانون کے کان اور ناک کا بہرا ہوا ایک مٹکہ بہیجا تہا ٭

بہتی ماگہہ سدی ۲ سمت ۱۸۸۳ مطابق تاریخ ۱۵ صفر سنہ ۱۲۴۳ ہجری و سنہ ۱۸۲۷ء مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب نے اسی عارضہ مین جہان فانی سے رحلت کی اور موسی طوایف مدخولہ اونکے ساتہہ ستی ہوئی اونکے انتقال پر سرکار انگریزی مین سوال پیش ہوا کہ ملک جدید عطیہ لارڈ لیک صاحب واپس لیا جاوے یا کیا آخرکار یہہ تجویز قرار پائی کہ ملک بخشیدہ کا واپس لینا مناسب نہین ہے

زمانہ مسندنشینی مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب و راجہ بلونت سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کے موسی طوایف کے بطن سے ایک دختر

چांदबाई — مسوسہ چاند بائی اور ایک پسر بلونت سنگہ صاحب بعمر چہہ سال تھے اور انہون
थाना — نے اپنے برادر زادہ بنے سنگہ صاحب عمر ہفت سالہ خلف ٹہاکر تہانہ کو چند سال
سے اپنے پاس رکہا تہا اور اگرچہ حسب قاعدہ متبنی نہین لیا تہا مگر ہمقوم لوگ
بطور متبنی سمجہتے تہے اور شاید اونکی نیت مین بہی ایسا ہی تہا چنانچہ چاند بائی
कान्हसिंह ततारपुर — کی شادی ٹہاکر کاہنہ سنگہ تتارپور والہ کے ساتہہ ہوئی اور مسندنشینی کی
بابت بحث پیدا ہوئی کہ بنے سنگہ صاحب ہون یا بلونت سنگہ صاحب چنانچہ
रावहरनरायन हलदिय नोनिधराम — ہمقوم ٹہاکرون اور راو ہرنراین ہلدیہ و دیوان نوندرام نے بلونت سنگہ
صاحب کی مسندنشینی کو ناجایز رکہکر بنے سنگہ صاحب کو راجہ مقرر کرنا چاہا لیکن
चेले — مسلمان اور چیلے بسردری نواب احمد بخش خان اون سے متفق نہوئے اور
جانب دار بلونت سنگہ صاحب کے رہے *
بنظر رفع فساد بالاتفاق دونون کی مسندنشینی پر اتفاق کیا گیا اور ماہ سدی
रामू अखयसिंह सालगराम — سمت ۱۸ کو ہر دو مسندنشین ہوئے رامو خواص و ٹہاکر اکہے سنگہ و دیوان سالگرام
نے دہلی مین بخدمت مٹکاف صاحب رزیڈنٹ واسطے حصول خلعت مسندنشینی
کے جاکر دو خلعت ملنے کی درخواست کی صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہہ امر
ریاستون کے قاعدہ سے خلاف ہے کسی ریاست مین دو رئیس نہین ہوئے
اسکے انجام مین نزاع و فساد پیدا ہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ بنے سنگہ
صاحب بلقب مہاراو راجہ ملقب ہوکر مسندنشین ہون اور بلونت سنگہ صاحب
مختار و کارپرداز ہوکر انتظام راج کرین اونہون نے عرض کیا یہہ دونون
بہائی رام چندر و لچہمن کی سی جوڑی ہے انمین کبہی نزاع نہوگا بہ اتفاق

راج کرینگے غرض بہت تکرار کے بعد مجبور صاحب نے اونکی درخواست منظور کی اور صدیکو درخواست کرکے دو خلعت ساوی درجہ کے منگا دئے اور حسب درخواست نواب احمد بخش خان ورامو خواص وٹہاکر اکہی سنگہ انتظام راج کیواسطے اشخاص مندرجہ ذیل حسب منظوری گورنمنٹ مقرر ہوئے۔

نواب احمد بخش خان وکیل بخدمت سرکار اوترا ایل کمپنی۔

ٹہاکر اکہی سنگہ بانکاوت مصاحب راج۔ बांकावत

دیوان نوندرام وسالگرام بخشی فوج۔

دیوان بال مکند دیوان منتظم راج۔

ٹہاکر شمبہو سنگہ تور قلعہ دار الور۔ शिम्भूसिंह तवर

اور بجارہ وٹپوکڑہ کا پرگنہ نواب احمد بخش خان نے ٹہیکہ مین کہ تاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۲۳۲ ہجری سے اونکا پرگنہ مذکور مین دخل ہوا۔

سنہ ۱۲۳۴ تک دیوان ومصاحب نے باہتمام کار ریاست کیا جب دونون راجہ سن بلوغ کو پہونچے شیرون کیطرح غرانے لگے مشہور ہے وہ دردیٹ در گلیے بہ جسیندود وبادشاہ دراقلیمے نگنجند بنا ہے تکرار یہہ ہوئی کہ جنرل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ نے جوڑی پستول اور ایک پیش قبض بطور تحفہ بہیجی تہی سوار ہونیکے وقت دونون نے ان ہتہیارون کو طلب کیا مہاراو راجہ نے صاحب نے پستول اور پیش قبض لے لئے اور راجہ باونت سنگہ صاحب کے ہاتہہ مین صرف ایک پستول آیا پیش قبض نکلنے سے بہت رنجیدہ ہوئے علاوہ جوش حکومت کے جوانی بہی باعث اشتعال طبع ہوا

پہر تو یہہ نوبت پہونچی کہ گدی کے اوپر کہنی چلنے لگی اور روز بروز رنج وکدورت
زیادہ ہوتی گئی ❊

قاعدہ ہے کہ نزاع کیوقت خوشامدی اغوا و اشتعالک کرنے والے طرفین کو
پیدا ہوجاتے ہین کل ملازمین ریاست دو فریق مین منقسم ہوگئے نواب
احمد بخش خان ابتدا سے راجہ بلونت سنگہ صاحب کے طرفدار تہے اس
سبب سے ہمراہیان مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب اندیشہ و رنج سے نواب
मल्ला खुशाल जहाज़
احمد بخش خان کی بیخ کنی مین چارہ جو ہوئے مسمیان ملا و خوشحال و
جہاز چیلہ ہا اور نندرام دیوان نے ایک سیو سے کہا کہ اگر تو نواب
احمد بخش خان کو جان سے مار ڈالے تو چہہ ہزار روپیہ نقد اور ایک
گانو ہم تجہکو جاگیر مین دین طمع سے اوس نے قبول کرکے نواب احمد بخش
خان کے قتل کا وعدہ کیا آٹہہ ماہ تک داؤگہات مین رہا مگر موقع نہ پایا
بستم شعبان ۱۲۳۸ ہجری کو بمقام دہلی قابو پاکر بوقت شب خیمے مین جاکر
اور بحالت خواب مین شمشیر آبدار کے تین وار کئے تیسری ضرب مین تلوار
ٹوٹ گئی تب خیمہ سے نکلکر بہاگا اپنی دانست مین وہ کام تمام کرچکا تہا لیکن
نوابصاحب کی زندگی باقی تہی کوئی زخم کاری نہ آیا پنجہ قضا سے نجات
پائی جراحت خفیفہ کا ڈاکٹری علاج ہونے لگا چند عرصہ مین شفاء کلی پاکر
غسل صحت کیا سیو مجرم مفرور ہوکر براہ راست الور پہونچا اور خواستگار
انعام مقررہ ہوا ترغیب دینے والون نے اداے انعام مین حیلہ و حوالہ
کیا باہم نزاع ہوا اس ذریعہ سے راز نہفتہ کہل گیا سیو کو بلونت سنگہ صاحب نے

گرفتار کر لیا اوس نے مفصل ماجرا بیان کیا ملا خوشحال و جبار حیلہ اور
نند رام دیوان قید کئے گئے راموخواص بہاگ کر دہلی گیا اول نواب احمد بخش
خان کے دیرہ پر گیا نواب نے اوسکی طرف توجہ نکی اس باعث سے اوس نے
منشی کرم احمد سرشتہ دار جنرل اکٹرلونی صاحب کو کئی لاکہہ روپیہ دینا کیا
اور اوسکو اپنا ممد و معاون بنایا و رپیشگاہ جنرل صاحب سے درستی
مقدمہ کی شکل نکالی جنرل صاحب بہی اوسپر توجہ رکہنے لگے بلکہ ایک روز
ہنگام ملاقات نواب احمد بخش خان کو مقدمہ الور مین سفارش کرنیکی ممانعت
کلی کی راموخواص نے اپنا رسوخ دیکہکر جنرل صاحب سے عرض کی
کہ بعض مفسدون نے راجہ بلونت سنگہ صاحب کو اغوا کر کے الور مین فساد
کرا رکہا ہے اگر ارشاد ہو اوسکا انسداد کیا جاوے جنرل صاحب نے
اوسکی خاطر سے اجازت دیدی راموخواص نے اوسی وقت ہواخواہان
مہاراجہ بنے سنگہ صاحب کو تحریر کیا کہ بجز راجہ بلونت سنگہ صاحب کے اورون
جلد تر کام تمام کرین یہہ اشتعالک پاکر بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ ۱۲۳۹ ہجری مطابق
ساون سدی ۱۰ سمت ۱۸۸۱ راجپوتون نے جمع ہو کر شہر کے دروازون
کا بندوبست کرلیا اور محل پر یورش کی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب
کو لکہے سنگہ کی حویلی مین لے آئے اور نصف شب سے جنگ و جدال شروع
کیا پہر دن چڑہے راجہ بلونت سنگہ صاحب زنانہ محل مین چلے گئے اون
کی طرف سے دس آدمی مارے گئے باقی نے ہتہیار رکہہ کر امان چاہی
اور جان سلامت لیگئے اور مال و اسباب اونکا غارتگری مین آیا راجہ

वलीजी بلونت سنگہ صاحب ایک حویلی واقع شہر مین نظر بند کئے گئے اور ٹہاکر بلی جی
'फासट اور کپتان فاسٹ صاحب اور ٹامی صاحب اونکے ہمراہی قید ہوئے
टामी
महलरास یہہ لڑائی الور مین محل راسہ کے نام سے مشہور ہے کہ عین محل کے اندر
واقع ہوئی ہتی ؛

جنرل اکٹرلونی صاحب و نواب احمد بخش خان نے صدر کو اپنی اپنی رپورٹین بہیجین اوسکے جواب مین حکم آیا کہ حسب صلاح نواب احمد بخش خان عمل کیا جاوے اور راضی نامہ لیا جاوے اوس زمانہ مین کلکتہ کیطرف کچھہ خرخشہ تہا اوس طرف فوج جاتی تہی اس سبب سے الور کے فیصلہ مین تعویق ہوئی نواب احمد بخش خان نے فیروزپور آکر تجارہ و ٹپوکڑہ کے ٹہیکہ سے دست کشی اختیار کی ابتدا مین جنرل اکٹرلونی صاحب نے چاہا تہا کہ راجہ بلونت سنگہ صاحب کو پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر دلوا دین مگر مہاراجہ راجہ بنی سنگہ صاحب نے یہہ بہی منظور نکیا بعد چندے جنرل صاحب جیپور کو گئے رامو خواص و نواب احمد بخش خان بہی ساتہہ تہے خواص مذکور بحصول رخصت الور کو آتا تہا اثناء راہ دریافت ہوا کہ کلا و خوشحال جہاز و نندرام رہا ہوگئے یہہ خبر سنتے ہی اوسکے ہوش جاتے رہے اور بہونچکر لوگون کو زجر و توبیخ کی اور اونکو بدستور قید کر دیا جنرل صاحب جے پور سے کوچ کرکے الور کیطرف آتے تہے حال رہائی قیدیان سنکر نہایت افروختہ و برہم ہوئے رامو خواص و اکہے سنگہ ٹہاکر استقبال کیواسطے
दौसा گئے رامو راجگڈہ مین مقیم رہا اور اکہے سنگہ بمقام دوسہ حاضر ہوا جنرل صاحب

نے ارشاد کیا ہمکو خواص بدعہد سے کچھ سروکار نہین ہے ہمنے اور جانا
سو قوت رکہا بہرت پور کو جاوینگے اگہے سنگہ نے اس حال سے خواص
کو مطلع کیا وہ دوڑکر جنرل کیخدمت مین حاضر ہوا اونہون نے فرمایا
تم نے بدعہدی کی ہے اب اگر ہماری خوشی چاہتے ہو تو قیدیون کو
مع اونکے رہا کرنیوالون کے بحراست دہلی پہونچادو اور نصف ملک
ومال راجہ بلونت سنگہ صاحب کو تقسیم کردو ورنہ مستعد جنگ ہو خواص
آرسے ملے کرکے چلا آیا اور کچھ تعمیل حکم نکی وقت مراجعت دہلی جنرل صاحب
نے مقام فیروزپور سے پہر بتاکید تمام لکہا جب اوسپر بہی کچھ عمل نہوا تو
رپورٹ سرکشی گورنمنٹ کو ارسال کی اوسپر بعد فتح درجن سال و سنہ لیتی
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب والی بہرت پور انگریزی فوج بحکومت لارڈ
کمبرمیر صاحب کا الور کیطرف کوچ ہوا ہنوز حد راج مین نہ پہونچی تہی कम्बरमेर
کہ الور مین زلزلہ پڑگیا جب کچھ چارہ نہوا مجبور راجہ بلونت سنگہ صاحب کو
رہا کرکے باساز وسامان جنرل صاحب کے پاس بہیجا موضع ککرابیٹہ ہم ملاقات ककरावेढम
راج بہرت پور مین پہنچکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے جنرل صاحب سے ملاقات
کی نواب احمد بخش خان ساعی تہے کہ بموجب خلعتون کے نصف ملک راجہ بلونت سنگہ
صاحب کو تقسیم ہوجاوے اور طرفداران مہاراو راجہ بنی سنگہ صاحب نے بشہادت
دہرم شاستر اور رجپوتانہ کے اکثر ریاستون کے عذر کیا کہ طوائف زادہ وکنیزک زادہ
اولاد اپنی باپ کی جگہہ مسند نشین ہوئی یا اوسکی ریاست متروکہ مین حصہ پانیکی
مستحق نہین ہوتی البتہ اوسکی معاش جسقدر گذارہ کے واسطے کافی ہو مقرر کردیجاتی ہے

بعد بحث و تکرار کے آخر کار یہہ قرار پایا کہ ملک جمعی چار لاکہہ روپیہ جو سرکار
انگریزی سے مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب مرحوم کو مرحمت ہوا تہا
راجہ بلونت سنگہ صاحب کو دیا جاوے اور باقیماندہ راج تصفیہ مہاراؤ
راجہ بنی سنگہ صاحب رہے اسمین بہی یہہ دقت ہوئی کہ پرگنہ کشنگڈہ
جسمین بہت مضبوط قلعہ ہے مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب نے دینا
منظور نکیا اور پرگنہ کٹہومر تجارہ سے جہان راجہ بلونت سنگہ صاحب کو
رہنا منظور تہا بہت دور ہے اس سبب سے اوسکو اونہون نے لینا
نچاہا اسواسطے بالعوض پرگنات کشنگڈہ و کٹہومر کے دو لاکہہ روپیہ
سالانہ نقد مقرر ہوکر دیگر پرگنات بذریعہ اقرارنامہ مہاراؤ راجہ بنی سنگہ
صاحب مندرجہ ذیل راجہ بلونت سنگہ صاحب کو دئے گئے اور یہہ قرار پایا
کہ راجہ بلونت سنگہ صاحب اور اونکی اولاد صلبی مالک ریاست کے ہین
اگر وے یا اونکے وارثون مین سے کوئی لاولد رہے تو تبنی نہ لینے پاوے
ریاست پہر الور مین شامل ہوجاوے ٭

اقرارنامہ مقبولہ مہاراؤ راجہ سوائی بنی سنگہ صاحب والی راج الور

ازانجاکہ چند پرگنات تجارہ و ٹپوکرہ و رتاسے و منڈاور وغیرہ سرکار
انگریزی سے معرفت جناب لارڈ لیک صاحب کے راؤ راجہ بختاور سنگہ
صاحب مرحوم کو عطا ہوئے تہے بین حسب الارشاد سرکار انگریزی بقبالہ
سادی پرگنات مذکور نصف نقد اور باقیماندہ ملک برادر عزیز راجہ
بلونت سنگہ اور اوسکے وارثون کو دوام کیواسطے دیتا ہون راجہ موصوف

ملک مقبوضہ اور مواجب نقد کا مالک ذی اختیار رہیگا اگر وہ یا اوس کی اولاد مین سے کوئی لاولد مرجاوے اور وارث صلبی کوئی نرہے تو ملک مذکور ریاست الور مین بہرشامل ہوجاویگا اگر راجہ موصوف یا اوسکی اولاد مین سے کوئی اپنے گہر کی اولاد کے سواے کوئی کسیکو متبنی لے تو خلف متبنی کو ملک اور مواجب نقد نہ ملیگا اور ملک جو راجہ موصوف کو دیا جاوے یکجا اور سرحد ممالک سرکار انگریزی سے ملحق ہوگا اور وہ سرکار انگریزی کی ظل حفاظت مین رہیگا اور میرے اور راجہ موصوف کے درمیان برادرانہ رابطہ رہیگا اور سرکار انگریزی واسطے ایفا اور وبجا آوری اس عہدنامہ کے میرے اور اوسکے درمیان کفیل رہیگی متی ماہ سدی ۶ سمت ۱۸۸۲ مطابق ۱۴- رجب سنہ ۱۲۴۱ ہجری و ۲۱- فروری سنہ ۱۸۲۶ء

دستخط و مہر مہاراو راجہ صاحب　　دستخط و مہر سی ٹی مٹکاف صاحب

نواب گورنر جنرل صاحب نے بہ اجلاس کونسل اس اقرارنامہ کو بتاریخ ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۲۶ء تصدیق کیا

راجہ بلونت سنگہ صاحب والی تجارہ

اسطرح مالک ملک ہوکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری سے محرم سنہ ۱۲۶۱ مطابق سنہ ۱۸۴۵ء تک عرصہ بیس سال تجارہ مین راج کیا راجہ صاحب بہت فیاض دستی تھے بڑے بڑے رئیسون کی برابر

داد و دہش کرتے تھے فیاضی و سخاوت کے سبب سے سولہ ہزار روپیہ ہوا
کی قسطین جو بوجہہ دولاکھہ روپیہ سالانہ کے اور سے ملتی تھین سالہاے
آیندہ کی فروخت کردیتے تھے اوراسپر بہی ملازمین ریاست کی تنخواہ
مدت تک چڑہی رہتی تہی تاہم کوئی تنگدست و نالان نہ تہا کیونکہ بخشش و
انعام وغیرہ انواع حیلون سے پرورش ہوتے تھے تنخواہ رقم بالائی
سمجھی جاتی تہی مگر اونکے مزاج مین ایک قسم کا مذہبی وہم تہا کہ بعد رفع حاجت
کے تین تین گہنٹون تک مٹی سے ہاتہہ دہوتے تھے منون مٹی اور چند
تہان پارچہ کے ہرروزہ خرچ ہوتے تھے دن مین چند بار غسل کرتے جو
کوئی کسی نجس چیز کے قریب ہوکر گزرتا اوسکو غسل کراتے بلا غسل اپنے
حضور مین نہ آنے دیتے تھے کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ
بہ تقریب دورہ تجارہ مین آئے اور اونہون نے ہرچند چاہا کہ راجہ
صاحب سے محل مین ملاقات کرین مگر اونہون نے اس وہم سے کہ اگر
صاحب محل مین آوینگے تو محل ڈہلوانا پڑے گا محل مین ملاقات نہ کی۔
خورونوش مین کمال محتاط تھے صرف ایک دفعہ اور وہ بہی قلت سے
کہاتے تھے شب کو بیدار رہکر کاروبار ریاست کرتے تھے دن کو سوتے
تھے اونکے زمانہ مین تجارہ مین اکثر عمارتین خصوص قلعہ و حویلی و بنگلہ کہ
ایک پہاڑ پر تجارہ سے دو میل مشرق مین واقع ہے تعمیر ہوئین اور چند
باغات لگائے گئے ارادہ تہا کہ پہاڑ کے نیچے شہر آباد کرین مگر اوسکا ظہور
نہوے پایا اونکے انتقال سے قریب تین سال پیشتر ایک لڑکا پیدا ہوا تہا

مگر تیرہ ماہ کا ہوکر مرگیا اوس سے ایک سال بعد رانی صاحبہ کا انتقال ہوا
ان متواتر صدمون سے نہایت غمزدہ ہوکر گہبرا گئے بمشکل تمام ایک
سال پکڑا آخر راہی ملک بقا ہوئے ملک بدستور راج الور مین شامل ہوا
اور زیور جواہرات مال واسباب اور ہاتہی گہوڑے وغیرہ سواریان
اس کثرت سے گئین کہ الور کا توشہ خانہ بہر گیا اور کل کارخانجات مین
رونق آگئی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے بہی اس موقع پر کمال
دریا دلی کو کام فرمایا کہ ملازمین ریاست تجارہ کو جو جس سررشتہ کا ملازم
تہا اوسکو اپنے راج کے اوسی سررشتہ مین شامل کرکے بدستور نوکر رکہا
صرف چند کس درباری جو ذات خاص راجہ صاحب مرحوم سے تعلق رکہتے
تہے بہ ایصال تنخواہ مستعفی ہوکر رخصت ہوگئے ۞

انتظام مہاراؤ راجہ سوائی بنے سنگہ صاحب

مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا حال اور علیحدگی تجارہ تک کے واقعات
پیشتر لکہے گئے ہین بعد بیقیدی راجہ بلونت سنگہ صاحب کے مہاراؤ راجہ
بنے سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے ریاست مین حکمران رہے مگر سرکار انگریزی
سے نارسائی رہی مجرمان اقدام ہلاکت نواب احمد بخش خان اگرچہ بوجہ عدم
ثبوت سزائے جرم سے بری ہوگئے مگر اونکی نسبت حکم تہا کہ راج مین
کسی معزز عہدہ پر مقرر نکئے جاوین بجائے تعمیل اس حکم کے مہاراؤ راجہ
صاحب نے اونکی عزت وتوقیر بہت بڑہائی اور بڑے عہدون پر مامور

کیا اسواسطے صاحب رزیڈنٹ نے وقت ملاقات دیگر رئیسون کے مہاراو
راجہ صاحب سے ملاقات نکی اور ۱۸۲۸ء مین نواب گورنر جنرل صاحب
نے بہی وکیل الور کو اپنے حضور مین نہ آنے دیا ۱۸۳۱ء مین دریافت
ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے راج جے پور سے خط وکتابت کرکے یہہ
درخواست کی ہے کہ مثل ماتحت رئیسون کے اطاعت و زرکشی نذر کرکے
وہان سے خلعت ماتم پرسی حاصل کرین اس قسم کی خط وکتابت عہدنامہ
کے خلاف تہی مگر زیادہ باز پرس کے لایق متصور نہو کر صرف ہدایت ہوئی
کہ شرایط عہدنامہ سے ایسی خلاف ورزی نکیا کرین اور نواب احمد بخش
خان کے نقصان کا تلافی نکرنیکی علت مین جرمانہ تجویز ہوا چند سو قعون
پر راج الور سے ایسی ہی لاپروائی اور عدم تعمیل احکام گورنمنٹ ظہور
مین آئی اور ہر مرتبہ راہ راست پر لانے کیواسطے فوج کشی وغیرہ سے
چشم نمائی کی ضرورت ہوئی ؀

اوس زمانہ مین اہلکاران راج ازبس محیط تہے اور راج کا کارخانہ
زمیندارانہ طور پر تہا ملازمان اپنی اپنی فلاح کے خواہان تہے بہبودی
کارخانہ جات وخزانہ راج کا کسیکو کچہہ خیال نہ تہا - رعایا وحشی صفت
اور پیشہ ور غارتگر تہی اور کبہی اصلاح پذیر ومغلوب نہ ہوتی تہی
انمین تعداد و سرکشی مین سب سے زیادہ میو تہے مہاراؤ راجہ صاحب
نے بمشکل تمام اونکو مغلوب کیا دیہات جلا کر اور مویشی چہین کر سزا سے
سخت دی ؀

سمت ۱۸۹۳ مین بعد سرکوبی مفسدان موضع کولاچی مین کہ میوان کا مقدم مسکن کौलाची
تہا قلعہ تعمیر کراکے اوسکا رگہناتہہ گڈہ نام رکہا اور اسیطرح سمت ۱۸۹۲ مین रघुनाथगढ़
قلعہ بجرنگ گڈہ تعمیر کرایا اور ہر دو قلعات مین فوج متعین کی اہلکاران बजरंगगढ़
راج کی خیانت و بدچلنی کے حالات مہاراؤ راجہ صاحب بخوبی دیکہتے
تہے مگر براہ دوراندیشی کچہہ نہ کہتے تہے وقت مناسب کے منتظر تہے آخر
قابو پاکر ملا جیلہ کا کہ تسلط و زبردستی سے راج مین - اوپر اللہ اور نیچے
ملا - مشہور تہا اسطرح استیصال کیا کہ اوسکے مارے جانے کا راز کسیکو मद्य
ظاہر نہوا اور اکثر دخیل کارون کو ایسی حکمت عملی اور حسن تدبیر سے بیدخل
کیا کہ تہوڑے عرصہ مین کوئی خلش باقی نرہا تاہم بہتری کی شکل برآمد
نہوئی خسارہ کا عالم بدستور رہا چنانچہ عہد دیوان جگناتہہ و بیجناتہہ जगन्नाथ बैजनाथ
مین بعض اوقات کارخانہ جات مین فاقہ کی نوبت گذرتی تہی تب سمت ۱۸۹۳
مین بوساطت آغا صاحب خوشنویس شاگرد رشید میان میر پنجہ کش کے
منشی امو جان کو کہ کمشنری و رزیڈنٹی دہلی کا سررشتہ دار تہا طلب کرکے خلعت
دیوانی دیا اور مرزا اسفندیار بیگ کو کہ ریاست فیروزپور مین نواب
شمس الدین خان کا ملازم تہا نایب دیوان مقرر کیا اوس زمانہ مین
علاوہ دیگر کارپردازان کے ساہ دولہچند ساہوکار و فوطہ دار راج
ایسا غالب و حاوی تہا کہ ریاست ورنا یا اوسکے پنجہ مقروضی مین گرفتار
تہی راج مین آمدنی کی قلت اور خرچ کی کثرت تہی اسی سبب سے فصل
بفصل اوس سے بہ تقرر سود گران قرض لیا جاتا تہا اور کل علاقہ راج

کا زمیندارہ بہی اوسکا مقروض تہا کہ سودی قرض لیکر راج کی جمع ادا کرتے تہے اور جو کچہہ پیداوار زراعت ہوتا اوسکو گماشتگان فوطہ دار بالا بالا اوٹہا لیجاتے بیچارے زمیندار خورو نوش روزمرہ کیواسطے بہی اوسی کے محتاج و دست نگر رہتے تہے ؛

منشی امو جان پردیسی نوکری پیشہ آدمی تہا اور اہتمام کار ریاست کیواسطے بوجہہ زیر باری زر کثیر کی ضرورت تہی اوس نے چاہا کہ ساہ دولیچند سے کسیقدر روپیہ لیکر کچہہ مدت تک اجراء کار کرے اور اس عرصہ مین صورت اضافہ آمدنی و تخفیف مصارف پیدا کرکے آیندہ کا بندوبست کرے ؛

اس نیت سے وہ چند مرتبہ ساہ دولیچند کے مکان پر گیا مگر تقرر منشی امو جان سے کل قدیم اہلکاران کو اور اونکے اتفاق سے ساہ دولیچند کو بڑا حسد تہا چاہتے تہے کہ روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہہ سے انتظام نہ کر سکے اور چندروز مین ذلیل ہوکر چلا جاوے ساہ دولیچند نے اوس سے ملاقات نکی اور ہر مرتبہ کہلا بہیجا کہ آرام مین ہین اخیر مین منشی امو جان نے طیش مین آکر جواب دیا کہ اب تمام عمر آرام کرو اور واپس آکر معرفت گنپت و رام پت ساہوکاران ریواڑی اجراء کار مصارف روزمرہ کیا اور سب سے ساہ دولیچند کا حساب کرکے جسقدر روپیہ اوسنے انواع ناجایز طریقون سے راج کے ذمہ قایم کر رکہا تہا اوس سے زیادہ اوسکے ذمہ برآمد کیا اور بہ ضبطی نقد و زیور و مال و اسباب خزانہ

गनपति
रामपति

راج مین دخل کرایا چنانچہ سنہ ۱۸۴۰ مین مبلغ سات لاکھ روپیہ بعد منہائی درج جمع خرچ راج ہوا ہے اور سرزان حال پرگنات مین اپنی طرف سے تحصیلدار مقرر کرکے حکم عام جاری کردیا کہ زمینداروں سے اول جمع سرکاری وصول کیجاوے گماشتگان ساہ دولیچند اپنے قرضہ کی بابت کسی سے تقاضا و تنگ طلبی نکرنے پاوین اگر کوئی اپنی خوشی سے ندی تو حسب قاعدہ عدالت مین دادخواہ ہون کر ان تجویزون سے چند روز مین ساہ دولیچند کا سب کارخانہ درہم و برہم ہوگیا اور راج کی زیرباری رفع ہوکر ہر سررشتہ وکارخانہ مین آسودگی پیدا ہوگئی غرض چند سال تک منشی اموجان اور مرزا اسفندیار بیگ نے بالاتفاق بہت عمدگی و اسلوبی سے راج کا کام کیا اور بتقرر محکمہ جات مال و عدالت وغیرہ و اصلاح جملہ سررشتہ جات ہر طرح رونق و ترقی دی منشی اموجان اگرچہ نہایت عقیل و ذی علم و صاحب لیاقت تہا مگر اتنی بڑی ریاست کا مختار کلی ہوکر طمع کو ضبط مین نہ رکہہ سکا جب دیکہا کہ ریاست ہر طرح آسودہ و فارغ البال ہوگئی ہے تغلب و رشوت ستانی و خیانت شروع کی مرزا اسفندیار بیگ علاوہ علم و عقل و بیدار مغزی کے جوہر دیانت بہی رکہتا تہا انتہا درجہ کا پرہیزگار و متخیر و پابند شریعت تہا منشی اموجان کے حرکات کو دیکہہ کر مانع آیا منشی اموجان نے کہا کہ مرزا صاحب آپ دم نقد تن تنہا ہین کچہہ عیال و اطفال نہین رکہتے آپکے مصارف کیواسطے تین سو روپیہ ماہوار کافی سے بہی زیادہ ہے آپکی پرہیزگاری بجا و راست ہے

مین عیال دار ہون ہزار طرح کے اخراجات میرے ذمہ لگے ہوے ہین
روزگار کا کچھہ اعتبار نہین ہے اپنے اور اپنے اہل قبیلہ کی ضروریات
آیندہ کا فکر ہے صرف تنخواہ مصارف حال کیواسطے بہی کفایت نہین
کرتی مجھسے دیانت داری کیونکر ہو سکے مناسب ہے کہ آپ اپنے طریقہ
پر عمل کرین مجھکو اپنی کارروائی کرنے دین ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار
ہوتا ہے کوئی کسیکا شریک نہین مرزا نے پہر فہمایش کی کہ ہم لوگ پردیسی
ہین رئیس نے اپنی قدر دانی سے بُلاکے اور اپنے قدیم پشتینی اہلکارون
سے واسطہ و تعلق ترک کرکے بڑے عزت و اعتبار سے ہمکو ریاست کا
کلی اختیار دیا ہے ہمکو لازم نہین ہے کہ بے ایمانی و بددیانتی کرکے رئیس
یا اوسکی رعایا کا نقصان کرین دشمن عیب جوئی مین لگے ہوے ہین
کوئی بات مخفی نہین رہتی انجام کو راز کہولیگا ہمکو رئیس سے اور رئیس
کو دیسی اہلکارون سے خفت و ندامت ہوگی اور سزاے اعمال بد برابر
کہ دنیا مین ذلت و بدنامی اوٹہاوینگے اور عاقبت مین گنہگار ہونگے
اپنے آقا کی حرام خوری کرنا خداوند تعالے کی نافرمانی ہے اور گذارہ
کی یہہ صورت ہے کہ آدمی کی جو معاش ہوتی ہے اوسمین رفع الوقتی
کرتا ہے جب آپ ڈیڑہ سو دو سو روپیہ کے منشی تہے تب کیونکر گذارہ ہوتا
تہا جو اب سات سو روپیہ مین نہین ہوتا اور فکر آیندہ کی جو کہے
سو ہر حال مین خداوند کریم رازق ہے جس نے ابتک عیش و آرام
عزت و حرمت سے روٹی دی ہے وہی آیندہ کو بہی دیگا اگر ایک جگہہ

بند ہوجاوے گی دوسری جگہہ بہم پہونچاوینگا - مرزانے اس طوالت سے
وعظ کہا جب تو اموجان کو ضبط نرہا برہم ہوکر بولا مرزا صاحب آپ اپنی
ہوشیاری وکارگذاری کے زعم مین نہ آوین آپکا کام کسی طفل مکتب سے
لے لونگا آپ میرے نایب ہین منیب نہین کہ جو اس تاکید سے نصیحت کرو
آخرکار مرزا اسفندیار بیگ اپنی خیرخواہی سے پشیمان ہوکے اور
تربیت نااہلرا چون گردگان برگنبدست ۔ سمجھکے خاموش ہوگیا اور اموجان نے حسب
قول اپنے مہارا اور راجہ جے سنگہ صاحب سے اجازت لیکر اپنے بہائی
فضل اللہ خان کو کہ اونہین ایام مین تحصیل علم ختم کرچکا تہا نیابت پر
مقرر کیا اور مرزا کو مدرسہ کی خدمت دلواکر ریاست کے کام سے بیدخل
کیا فضل اللہ خان بہی اگرچہ تندمزاج ومغرور اور انتہا درجہ کا طامع
مگر ذہانت ومتانت مین برق تہا چند روز مین کام سے واقفیت پیدا
کرکے کل کام اپنے ذمہ لے لیا اور صرف چار یا پنج گہنٹے ہر روز بیٹہکر
کل کاروبار کو باحسن الوجوہ انجام دینے لگا اموجان کو بہی فرصت وبیفکری
ہوگئی کہ سواے دربارداری مہارا اور راجہ صاحب کے کام بہت کم کرتا تہا
اور تیسرا بہائی انعام اللہ خان کہ وہ تینون مین سب سے زیادہ خوش
اخلاق تہا بخشی گری یعنی سپہ سالاری راج پر مقرر ہوا اگرچہ تینون لیاقت
وہوشیاری مین ایک دوسرے سے فایق تہے مگر تینون ہی بدذات
وشرابخوار وتماشہ بین وقمارباز وفریبی تہے الغرض ان لوگون نے
باتفاق چند دیگر لیق اشخاص دہلی مثل غلام علیخان مہتمم عدالت فوجداری

ومولوی سلیم الدین ومیر مہدی علی وحکیم سلطان سنگہ وبہادر سنگہ و
گوبند سنگہ وغیرہ نے ریاست کا اچھا بندوبست کیا اور خود بہی بہت روپیہ
پیدا کرکے مالامال ہوگئے مرزا صاحب بہی تسبیح ومصلاً لیے ایک گوشہ مین نماز
ووظیفہ پڑہتے اور لڑکون کو پڑہاتے رہے مگر بگلے کیطرح ظاہرا عبادت مین
مگر باطناً مچہلی کے شکار مین مصروف تہے۔ ضبط وبردباری وسادگی و
کینہ وری کا اس شخص پر خاتمہ تہا کیا ممکن ہے کہ کوئی اوسکی تدبیرون سے
آگاہ ہوا ور کیا مجال ہے کہ کوئی ظرافت یا دل لگی سے محظوظ کرسکے ہر ایک
سے کمال سنجیدگی وثقاہت سے کلام کرنا جہان کسیطرف ذرہ تبسم ہوا جاناگیا
کہ مرزا صاحب اوسکے جانی دشمن ہین اور اوسی پر غضب نازل ہونیوالا
ہے اور ملنے کی یہہ کیفیت تہی کہ خواہ کوئی آدہی رات کو گیا ایسا نہوا کہ بار نہ پایا
ہوتا بجز یکہ بیت الخلا مین ہوتے اوسوقت تک بہی کسیکو عرض کرنیکی
ممانعت نہ تہی ظاہر مین بجز عبادت وشغل مطالعہ وتعلیم علم کی کچہہ مصروفیت
نہ تہی مگر مخفی انتظام راج کی سب تجویزین ہوتی تہین غرض کام سے علیحدہ
ہونیکے دس بارہ برس تک ایسے غیر متعلق رہے کہ کسیکو اونکی عداوت کا
گمان نہ رہا بلکہ خود اسوجان وغیرہ بالکل غافل ہوگئے انجام کار ۱۸۵۱ع
مین اسوجان کے آور دگان مین سیتا رام کہتری دہلی اور رام لال کا تہہ
سیتارام
بہرور کو کہ دونون تحصیلدار تہے مخبر بناکے مہاراؤ راجہ صاحب کے حضور
مین غماضی کرائی چونکہ وقت تقرر اسوجان کے مہاراؤ راجہ صاحب نے
یہہ بہی عہد کیا تہا کہ تاوقتیکہ تمہارے متوسلون مین سے کوئی شکایت نکریگا

غیر شخص دیسی یا پردیسی کی فریاد یا استغاثہ پر ہرگز التفات کیا جاوے نگارت جو
اونکے سپاہ مین سے دو شخصون نے خیانت کا مفصل حال بیان کیا تو تحقیقات
لازم آئی اور تحقیقات سے صرف تینون برادران کی نسبت بیس لاکھ
روپیہ کا تغلب ثابت ہوا تینون بہائی مع جملہ متوسلون کے قید ہوئے آخرکار
سات لاکھہ روپیہ مصادرہ دیکر رہائی پائی مرزا اسفندیار بیگ بجائے
اونکے دیوان مقرر ہوا دو برس اوس نے بلا شراکت غیرے کام کیا اوسکے
مزاج مین شک بہت تہا اپنے جامہ کا بہی اعتبار نہ تہا جس کام پر دو آدمیکا
تہے چار مقرر کئے دیہات کے حسابات علیحدہ منگانے کیواسطے پٹوارہ کا पटवारा
محکمہ مقرر کیا خود تو سخت دیانت دار تہا یہہ چاہتا تہا کہ کوئی کوڑی نہ کہائے
زیادہ کاوش و بے اعتباری سے بہی کام خراب ہوتا ہے آخر اجرا کار مشکل
ہوا تو مہاراو راجہ صاحب نے کام کی تقسیم اسطرح کی کہ مرزا کو دیوان خصوصی
یعنی افسر کل رکہا اور راموجان اور دیوان بالمکند سہیل وال کو نصف نصف सहेलवाल
ملک کے سررشتہ مال کا اہتمام سپرد کرکے دیوان جنوبی و دیوان شمالی نامزد
کیا اسی اثنا مین نمن نامی ایک چابک سوار نے مہاراو راجہ صاحب کے नमन
مزاج مین بہت دخل پایا اگرچہ عمارت و کوٹہیار وغیرہ چند کارخانون کا افسر
تہا مگر بہت بااختیار ہوگیا تہا اور ایصال مصادرہ و خرید مال و مویشی
وغیرہ کا کام بہی اوسکو سپرد تہا اس کام مین اوس نے خلائق پر بہت ظلم
و تشدد کیا مصادرہ نہایت سختی سے وصول کیا اور سوداگرون کو نصف
و تہین چہارم قیمت دیکر مال تجارت چہین لیا ظلم کو وہ باعث ناموری

سمجھتا تہا اور علانیہ کہتا تہا کہ کسی کے ساتھہ نیکی کرونگا تو وہ مداح وشکر گزار نہوگا اور بدی کرونگا تو شکایت اور واویلا سے مجھکو تمام ملکون مین مشہور کریگا اوس زمانہ مین ممن نے مرزا سے بہی خصومت پیدا کر لی مگر مرزا اوس سفلہ مزاج کو مثل حشرات الارض کے کہ موسم برسات مین پیدا ہو کر موجب تکلیف ہوتے ہین اور شروع سرما مین خود بخود مر کر غائب ہوجاتے ہین ہیچ سمجھتا تہا ؛

الغرض سنہ ۵٦ تک اسطرح ریاست کا کام چلتا رہا پچہلے پانچ سال مین مہاراجہ بنے سنگہ صاحب مرض فالج مین مبتلا ہو کر بہت تکلیف اوٹہاتی تہی اس سے کاروبار ریاست کو ضبط و اختیار مین نہ رکہہ سکے مرزا اور دیوان بالمکند اپنی ذات واحد سے کام کرتے تہے اور نامو جان کے ساتہہ بڑا گروہ ہوشیار ولیئق وفریبی آدمیون کا تہا جماعت کرامات مشہور تہی مہاراؤ راجہ صاحب کی بیماری کی حالت مین روز بروز اپنے اقتدار کو زیادہ کرکے انجام مین مختار کل ہوگیا ؛

مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے اپنے عہد مین ریاست داری کے جملہ سامان بہم پہونچائے عالیشان عمارتین تعمیر کین مثلاً محل بود و باش جسکا مستیش محل نگار خانہ چینی اور منزل متصل نواس ارم تزئین اور مکان اجلاس گویا بادشاہونکا دیوان خاص ہین اور موتی ڈونگری کا محل اور باغ بنے بلاس کہ زینت اور فضا مین نظیر نہین رکہتے اور بند سیلی سیڑہ الور سے دس میل پر تیار کرکے سنہ ۱۹ مین نواح الور تک نہر نکالی کہ اس

ہنر و دیگر بندات کی تیاری سے علاقہ الور کو کشمیر بنادیا اور نصب باغات و
تعمیر گہوگہس لال دروازہ و حضوری دروازہ و احاطہ گہوڑا پہیر و جہتری
مہاراجہ بختاور سنگہ صاحب لب ساگر اور فیلخانہ و رتہہ خانہ - و جیلخانہ وغیرہ
سے سواد الور کی رونق بڑہائی - اگرچہ خود چندان تربیت یافتہ نہ تہے
مگر علوم و فنون کے بہت قدردان تہے کتب خانہ مین سنسکرت و فارسی
و ہندی کی عمدہ و نایاب کتابین جمع کین از انجملہ ایک گلستان سعدی
آغا صاحب خوشنویس کی لکہی ہوئی پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کی ہے اور
قاضی عصمت اللہ کا دستخطی قرآن شریف بہت بیش بہا ہے اور مردان
اہل کمال اس مرتبہ کے بہم پہونچائے کہ کسی ریاست مین نہ تہے چنانچہ
پنڈت روپ ناراین دہرم شاستری و بید و پنڈت موتی رام و پرتہی ہر
منتر شاستری و اوجہا نیلامبر و پنڈت لچہمن دت اسی اپنے علم مین یکتا
روزگار تہے مولانا فضل حق خیر آبادی آفتاب ہند - ممن و میانجان
چابک سوار - تان رس خان کلاونت - امرت سین و عنایت حسین و رحیم سین
ستار نواز - سکہدیو و صدیق پہلوان - جید اکاریگر - سیتارام مستری -
میر باقر علی پٹہ باز - میان میر و آغا صاحب خوشنویس - شیخ ابراہیم شمشیر
ساز - عبداللہ کتہک کہ ہر ایک اپنے اپنے ہنر و فن مین وحید عصر و منتخب
زمانہ تہا سرکار مین ملازم تہے - گہوڑے ہر نسل و قوم کے بہت عمدہ جمع
کیئے تہے اور ہر ایک کارخانہ و سررشتہ پر برابر نظر رکہکر سبکو یکسان ترقی
دی +

रूपनारायण
धर्मशास्त्री
वैद्य
मोतीराम
गिरधीधर
मंत्रशास्त्री
ओझानीलाम
लछमीधर

कात्यप

قبل انتقال اونکو اپنی خیر خواہی بجانب سرکار ذوی الاقتدار انگریزی ثابت کرنیکا موقع ملا ✦

سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین جب بشدت تمام بیمار رہتے تہے اپنی منتخب فوج مشتمل آٹہہ سو پیادہ و چار سو سوار و چار ضرب توپ بہ افسری چمن سنگہ خلف راجہ پدم سنگہ بہادر صاحبان انگریز محصور قلعہ آگرہ کی امداد و اعانت کیواسطے بہیجے تہے سوار ون مین زیادہ تر خاص چوکی کے کل راجپوت تہے اور باقیما ندہ مسلمان خاس चौकी
تہے اثنار راستہ بمقام اچہنیرہ واقع سڑک درمیان بہرتپور و آگرہ باغیون अछनेरा
کے برگڈ نیمچ و نصیر آباد نے اون پر حملہ کیا افسر فوج و کل مسلمان و توپخانہ باغیون سے سازکرکے علیحدہ ہوگئے اور راجپوتون کو جنمین زیادہ تر لادہ धावा
کے تہے شکست فاش ہوئی بچپین آدمی جنمین دس نامی سردار تہے مارے گئے اونکے وارثون کو مابعد سرکار انگریزی سے خلعت ملے جسوقت اس خرابی کی خبر الور مین پہونچی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب قریب المرگ تہے حواس سلب ہوچکے تہے اسواسطے اس غم آلودہ ماجرا کے سننے سے بچ رہے قوت ناطقہ جاچکی تہی اور صرف بذریعہ تحریر کے اپنے دلکا مطلب ظاہر کرتے تہے چنانچہ اخیر مین اونہون نے یہہ حکم لکہا تہا کہ قلعہ سے لاکہہ روپیہ او ترواکر فوج مین بہیجدو ✦

شروع غدر مین اونہون نے دیوان اموجان کو پرگنہ فیروزپور ضلع گوڑگانوہ کے بندوبست کیواسطے بہیجا تہا مگر اموجان کی طمع اور میوات کی سرکشی اور مہاراؤ راجہ صاحب کی بیماری کے پرضرر نتایج سے اوس علاقہ کا بندوبست

نہوسکا مگر نوگانوہ مین قلعہ تعمیر کراکے اپنے علاقہ کا بندوبست کر دیا +
مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب کی حیات کا نہایت ظالمانہ اور بدترین فعل یہ
تہا کہ اونکی سخت بیماری کی حالت مین مرزا اسفندیار بیگ کی اشتعالک ہی
سیدا چیلہ وغیرہ چند اشخاص نے ممن چابک سوار وگنیش چیلہ وبلدیو بقول
کی نسبت مہاراو راجہ صاحب کی ہلاکت کیواسطے جادو کرنیکا اتہام لگا کے
تینون کو بیگناہ قتل کرا دیا اور سیدا نے چند مسلمانون کے منہہ مین سور
کی ہڈیان دلوا کر سخت اذیت پہونچائی چنانچہ سیدا نے تو چند روز بعد ہی
اپنے اعمال کی سزا رواجبی پائی کہ بمقام اچہنیرہ کمال بیرحمی کے ساتہہ مارا
گیا اور اخیر مین مرزا صاحب نے بہی اپنا کیا پا لیا +
ساون بدی ۹ سمبت ۱۹۱۴ مطابق اگست سنہ ۱۸۵۷ع مین مہاراو راجہ بنے سنگہ
صاحب نے انتقال کیا باوجودیکہ اونکی بیالیس برس کے عہد مین رعایا پر بہت
ظلم ہوا تہا تاہم راجپوت اونکے نام کو بڑی عزت وتوقیر سے یاد کرتے ہین
اور جب کسی سبب سے اونکو بہت خوشی ہوتی ہے تب کہتے ہین کہ مہاراج
بنے سنگہ کا زمانہ پہر آگیا ہے اونکے چلن ورویہ کی نسبت سنہ ۱۸۴۲ع کی رپورٹ
مین لکہا ہے کہ اختیار وحکومت کے حریص شوکت وتجمل وتکلف کے شوقین
بلا گوارا کرنے اپنے نقصان کے عدل گستری کے خواہشمند بعض اوقات
انتہا درجہ کے فیاض اور کبہی کامل بخیل خوش مزاج مگر بعض اوقات سخت
بیرحم فی الجملہ قدیم زمانہ کے ہندوستانی رئیسون مین عمدہ وپسندیدہ
عوام تہے اونکے اچہے کام یاد ہین اور بد فراموش ہوگئے اب خلایق اونکو

صرف نیکی و دعا سے خیر سے یاد کرتے ہین ۞

عہد حکومت مہاراوٗ راجہ شیودان سنگھ صاحب

शाहपुरा

مہاراوٗ راجہ شیودان سنگہ صاحب بہتی بہادون سدی ۱۴ سمت ۱۹۰۲ مہارانی شادلو دالی کے بطن سے پیدا ہوئے تہے تیرہ سال تک اپنے والد کے عہد شفقت مین پرورش پاکے اونکے انتقال پر بہتی ساون بدی نومین سمت ۱۹۱۴ مین مسند نشین ریاست ہوئے اگرچہ حسب دستور مروجہ نابالغ رئیس کے مسند نشین ہونے پر محکمہ ایجنسی مقرر ہوکر انتظام ریاست سرکار انگریزی کی طرف سے ہوتا ہے مگر یہہ عین غدر و فساد کا زمانہ تہا سرکار انگریزی باغیان نمکحرام کے مقابلہ مین مصروف جنگ و جدل تہی اور بعد فتح دہلی کے بہی تعاقب و سرکوبی باغیان مفرور اور اپنے ملک کے نظم و نسق کی ضروریات سے اسقدر فرصت نہوئی کہ غیر ریاست کے بندوبست کی فکر و تدبیر کرے علاوہ بران منشی اموجان و مرزا اسفندیار بیگ دیوانان ریاست نے مہاراوٗ راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم کی ضبط و نگرانی مین سالہا سال تک کاروبار ریاست کو باحسن الوجوہ انجام دیا تہا اون کی لیاقت و کارگذاری پر سبکو اعتبار تہا اور اونکے عیبون کا اوسوقت تک حکام انگریزی پر اظہار نہوا تہا اور بعد فتح دہلی اونہون نے اکثر اشخاص باغیان مفرور دہلی کو گرفتار و سزایاب کراکے سرکار انگریزی مین بہی اپنی خیرخواہی ظاہر کردی تہی اسواسطے حکام انگریزی نے

کاروبار ریاست کا اونہین کے اہتمام سے انجام پانا مناسب سمجھا جیسا
کہ پیشتر لکھا گیا ہے اموجان کا فریق زبردست اور مرزا اسفند یار بیگ
پست ہوگئے تھے مہاراو راجہ شیودان سنگہ صاحب حسب عادت طفلی
ناچ رنگ عیش وآرام مین مصروف ہوئے مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب
کے مرتے ہی شغل نوشتخواند اور نیک وبد صحبت کی قید ین یکلخت موقوف
ہوگیئن چنانچہ مشہور ہے کہ مسند نشین ہوتے ہی اول اونہون نے
اوستاد ٹہاکر پرشاد کی آمد رفت محل مین بند ہونیکا حکم دیا تہا کہ وہ
پڑہنے کی بہت تاکید کیا کرتا تہا اموجان وغیرہ اول تو کام مین مصروف
رہتے تہے دوسری اونکی باطنی خواہش بہی یہی تہی کہ رئیس غافل وبیخبر
رہے تو ہمکو روپیہ پیدا کرنیکا موقع ملیگا تیسرے اونہین کے عزیز واقارب
رشتہ دار وسفارشی دہلی کے مسلمان اطفال ونوجوان جنکو بجز اوباشی
کوچہ گردی وشرارت کے معاملات ریاست سے مطلق وقوف نہ تہا شب
روز صحبت مین رہتے اونکے اختلاط وموانست سے مہاراو راجہ صاحب
کا مزاج کار ریاست سے ایسا متنفر اور بدصحبت کا ایسا خوگر ہوگیا تہا کہ
اموجان وغیرہ کسی کام کی مشورت یا نیک نصیحت دینے کی غرض سے جاتے
تو باریاب نہوتے چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ ضروری کام لیکر گئے اور دیر تک
بیٹہہ کر بغیر ملے واپس آئے ❊

جب رات دن مسلمان اوباش لڑکون کی صحبت رہی تو ظاہر ہے صحبت تاثر
آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے مہاراو راجہ صاحب کی بہی کل عادات

وحرکات مسلمانی ہوگئین مگر مسلمانی بہی اسلام کی خوبیون سے خالی اور
عیبون سے بہری کہ سب شراب و بنگ پیتے تہے ناچ رنگ دیکہتے بلکہ سچ
تو یہہ ہے اونہون نے اکثر مسلمانون کو اپنی صحبت مین ملا کر اسلام سے
بہی کہو دیا مگر ہنود خصوصاً ٹہاکرون سے کمال نفرت تہی کہ اونکو اپنی راے
مین دواب ومویشی کے برابر سمجہتے تہے کوئی نزدیک نہ آنے پاتا تہا۔
جب رئیس کی یہہ کیفیت ہوئی تو اموجان وغیرہ نے اپنی حرص وطمع کی
دامن کو خوب فراخی دی اور مال کار نہ سوچکر ریاست کو لوٹنا شروع
کیا اموجان نے مہارانی صاحبہ شاہپورہ والی کو تو مہاراؤ راجہ بنی سنگہ
صاحب کی حیات سے اپنی ہمشیرہ بنا رکہا تہا کہ اس سبب سے مہاراؤ راجہ
شیودان سنگہ صاحب اونکو ماموں کہتے تہے اندنون مین تحقیق نہ کیا
کہ اونہون نے مسئلہ اسلام کے بموجب کہ ماموں زاد بہن سے نکاح جائز
ہے تینون بہائیون مین سے کسی کی لڑکی سے شادی کرنیکا ارادہ کیا
اسطرف مرزا اسفندیار بیگ اپنی قدیم خصومت ومعہودہ عادت سے گہات
مین لگے ہوئے تہے اونہون نے اس حال کو بخوبی تمام مشہور کرکے راجپوتون
کو آمادہ فساد کیا اگرچہ یہہ معاملہ صحیح تہا مگر مرزا اونکا حامی مددگار نہوتا تو تعجب
ہے کہ بخوف باز پرس سرکار انگریزی راجپوتون کو جرات ارتکاب فساد
نہوتی مگر مرزا نے بعذر قومی مسلمان ہونے رئیس کے کسیطرح کی باز پرس
سرکار انگریزی سے نہونیکا اطمینان کر دیا اور کل راجپوتان افسران رسالہ
جات وقلعداران وکپتان پلٹن کو شریک مجمع کر لیا ان سب کا سرگروہ ٹہاکر

لکہدہیر سنگہ عرف لکہہ جی تہا یہہ شخص اگرچہ خاندان مین رئیس سے بہت قریب تہا مگر مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کے عہد مین اوسکی کچہہ قدر و منزلت نہ تہی علاوہ جاگیر موضع بیجواڑ کے سو روپیہ کی تنخواہ مقرر کردی مگر مہمان نوازی اور نمود خرچ بہت تہا اس سبب سے اوسکا گذارہ نہوتا تہا اکثر تنگدست رہتا تہا ؛

اسی اثنا مین ایک اور سبب پیدا ہوا جسکے سبب سے فساد جلد تر وقوع مین آیا مرزا اسفندیار بیگ کا دیرہ جب سے دیوان حضوری ہوا تہا اکہے سنگہ کی حویلی مین تہا اور اموجان ایک علیحدہ مکان مین رہتا تہا چونکہ اکہے سنگہ کی حویلی بہت وسیع مکان ہے اور اکثر دیوان راج کا دیرہ اوسی مین رہتا تہا۔ اموجان اس زمانہ مین مختار کلی تہا اسواسطے اوس نے مہاراؤ راجہ صاحب سے اوس مکان مین رہنے کی اجازت لے لی اور مرزا سے مکان خالی کرنیکا تقاضا شدید کیا اس سے مرزا نے فساد کے جلد تر وقوع مین آنے کی تحریک کی ؛

الغرض لکہدہیر سنگہ نے بجمعیت کثیر راجپوتون کے بوقت شب اموجان کے مکان پر حملہ کیا محمد نصیر خلف فضل اللہ خان برادر اموجان و عارف علی خدمتگار اموجان کو قتل کیا بدرالدین چوبدار مجروح ہوا اموجان و فضل اللہ خان و انعام اللہ خان نے بہاگ کر جانین بچائین رات بہر ہنگامہ برپا رہا صبح کیوقت تینون بہائی گرفتار ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے ٹہاکر رتیوت سنگہ لاوہ والہ کی معرفت مفسدون کو اس امر پر رضامند کیا کہ

اموجان کو مع برادران و متعلقان کے دہلی کو جانے دین چنانچہ اون کو
معتبر آدمیون کی حراست سے صحیح و سالم راج کی سرحد سے باہر کردیا گیا
اگست سنہ ۱۸۵۸ع مین یہہ واردات واقع ہوئی ٹہاکر لکہدہیر سنگہ نے فی الفور
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کپتان نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راج بہرتپور निकसन
کو اطلاع دی کپتان نکسن صاحب فوراً الور کو روانہ ہوئے ٹہاکر لکہدہیر
سنگہ نے مع جمعیت کثیر راجپوتون کی سرحد راج پر آکر اون سے ملاقات
کی اور اپنی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی و ریاست خود ظاہر کی
الور پہونچکر صاحب نے رئیس کو دیکہا کہ نہایت سینہ زور و سرکش ہے
اور اپنے برادران سے انتقام نہ لیے جانے پر نہایت مغموم و رنجیدہ
ہے کپتان نکسن صاحب نے کمال ضبط و مستقل مزاجی سے کام کیا اور
بسروری ٹہاکر لکہدہیر سنگہ صاحب پنچایت سرداران انتظام کاروبار
کیواسطے مقرر کرکے تقرر ایجنسی کیواسطے صدر کو رپورٹ کی کہ نومبر ۱۸۵۸
مین کپتان امپی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اوسوقت ریاست इम्पी
کے ہر سررشتہ مین ابتری و خرابی ہو رہی تہی اونہون نے کمال لیاقت
و استقلال و محنت سے کاروبار ریاست کا انتظام کیا اسمین اون کو
بڑی مشکلات پیش آئین اونمین مقدم تر رئیس کی مداخلت و مخالفت تہی
سنہ ۱۸۵۹ مین جب تک مہاراو راجہ صاحب کامل چودہ برس کے نہوئے
تہے اونہون نے بشمول اکثر بدمعاشون کی تجویز کی کہ محکمہ جات ایجنسی
و پنچایت کو بزبردستی برخاست کردیا جاوے اور لکہدہیر سنگہ کو مار ڈالا جاوے

اس غرض سے افسران فوج مین سے چند زبردست شخصون کو اپنے
شامل کیا حسن اتفاق سے کپتان ایبی صاحب نے بروقت خبر پاکر
اس مجمع کے شرکا رکو گرفتار کرلیا اور اس اجتماع مین دیوانان مخرج
دہلی کی سازش ثابت ہوئی اسواسطے اونکو بحصول نظوری حکام صدر دہلی وبنارس ومیرٹھ
مین تین علیحدہ مقامات پر رہنے کا حکم دیا کہ مدتک امو جان میرٹھ مین و فضل اللہ خان بنارس مین اور
انعام اللہ خان دہلی مین رہے اور کچھ عرصہ بعد مرزا اسفندیار بیگ
کو فریب اور افترا پردازی کی ثبوت پر بہ تقرر پنشن تین سو روپیہ ہوا
الور سے نکالدیا کہ وہ چند سال زندہ رہکر بریلی مین مرگیا اوس کے
مرنے کے بعد جب امو جان وغیرہ بنارس ومیرٹھ سے دہلی مین آگئے تہے
ایک روز فضل اللہ نے امو جان سے کہا کہ بہائی افسوس ہے اندہا
مرگیا اوس سے بدلا نہ لے سکے اوس نے جواب دیا کہ شکر کرو جب وہ
مرا ہے تب تمکو دہلی دیکہنا میسر آیا ہے ورنہ اوس بدمعاش کی تدبیرون
نے الور چھوڑانیکے سواے وطن سے بہی نکالدیا تہا ✤

مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب کے وقت مین راج الور ہندوستان
کی عمدہ ترین ریاستون مین سے سمجھا جاتا تہا اور دیوانان مخرج کو
لارڈ ایلنبرو صاحب کی پیشگاہ سے خوش انتظامی کی سند ملی تہی یا تو
اونہون نے ریاست کے اصل حال کو چہپا کر سبز باغ دکہایا تہا یا جسوقت
کپتان ایبی صاحب نے کام شروع کیا ابتری وخرابی غایت درجہ پر
پہونچ گئی تہی کہ اونکو سررشتہ مال وکل کارخانجات مین انتہا کی بدنظمی ولوٹ

نظر آئی چنانچہ اونہون نے اپنی رپورٹ مین لکہا ہے کہ تنخواہون کی چہٹیان
ن پر ہوا کرتی تہین اور کل تنخواہین ششماہی پر ملتی تہین ۔
مثلاً ایک پلٹن کو تنخواہ دینی ہوتی تو اوسکی کل زر تنخواہ کی چہٹی دو تین
تحصیلون پر ہو جاتی پلٹن کا ایک گروہ چہٹی لیکر تحصیل کو جاتا تحصیلدار
اوس روپیہ کو چند دیہات پر تبلا دیتا سپاہیان پلٹن بطور خود دیہات
سے روپیہ وصول کرتے کم و بیش کل تنخواہون کے دینے کا یہی طریقہ جاری
تہا گانو سقیم الحال ہوتا یا تحصیلدار اوس گانو سے ناراض ہوتا تو رعایا
لٹ جاتی گرسنہ سپاہ کہ تنخواہ نملنے سے سخت و خونخوار ہو تی تہی زمینداروں
کا برتن و کپڑا نچہوڑتی ۔ اور بے ذریعہ شخص چہٹی لیکر مدت تک تحصیل پر
پڑا رہتا تا وقتیکہ عملہ کو رشوت دیکر رضامند نکرتا روپیہ وصول نکر سکتا
ریاست سے خارج ہوئے اوسوقت تک اس سررشتہ مین دیوانان کا
کلی اختیار تہا اور اونکے دوست و متوسلون کے سوائے کوئی کسی عہدہ
پر نوکر نہوتا تہا سرکاری جمع کے سوائے ہر گانو مین سے اونکے واسطے کسی قدر
روپیہ بطور نذرانہ مقرر تہا اور سررشتہ خام تحصیل سے بیکس رعایا پر
ظلم و تعدی ہوتا تہا کہ انواع اذیت و تشدد سے صدہا گہر چہوڑکر چلے گئے
اور روز بروز زیادہ زمین بنجر ہوتی گئی جمع سرکاری سے رعایا محتاج
نہوئی اور نہ آبادی مین کمی آئی مگر دیوانان و اہلکاران تحصیل کی طمع
و بے ایمانی سے کہ اپنے فایدہ کی نظر سے ہر ایک دوسرے کے ظلم پر چشم پوشی
کرتا تہا اور رعایا تباہ و برباد ہوتی تہی ؛

ایبی صاحب کے انتظام کے عمدہ نتایج مین صرف ایک ہی اور جا اصلاحین اونکے زمانہ مین ہوئین اونکو مفصل لکھنے کیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے ۔
محل کے بڑے صحن مین راج کے کل محکمہ جات کی کچہریون کیواسطے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا شہر کے بازار وگلی کوچون مین پختہ فرش بنوادیا احاطہ گہوڑا پہیر کے قریب آرام وآسایش خلایق کیواسطے بہت عمدہ تالاب معروف ایبی تال بنوایا کہ اوسمین سیلی سیڈہ کی نہر سے پانی بہرا رہتا ہے الور وتجارہ کے درمیان سڑک تیار کرائی اور مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی کہ رئیس جہالراپاٹن کی ہان ہوئی بہت شان وشوکت سے کی کپتان نکسن صاحب نے پنچایت مقرر کی تہی اوس نے کام اچہی طرح نکیا اسواسطے کپتان ایبی صاحب نے اوسکو موقوف کیا اور بمفسدہ ۱۸۵۹ء کے بعد عرصہ تک بلا پنچایت اہتمام کار کیا سنہ ۱۸۶۰ء مین پانچ ٹہاکرون کی پنچایت مقرر ہوئی مگر بقول ایبی صاحب اونکی بدر یا نتی اس غایت کو پہونچی کہ اون سے اچہا بندوبست ہونے کی امید مطلق نرہی اسواسطے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ ۔ ٹہاکر نند سنگہ ۔ پنڈت روپ نارایں کی پنچایت جدید مقرر ہوئی اس پنچایت نے ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ء تک کہ اوس تاریخ کو مہاراؤ راجہ صاحب کو اختیار ملا تہا بہت عمدگی سے کام کیا ۔
کپتان ایبی صاحب نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست الور مین ٹہاکر لکہدہیر سنگہ وپنڈت روپ نارایں کے حسن خدمات وامداد واعانت کا بیان کرنے کیواسطے کوئی لفظ کافی نہین ۔ اور پنڈت روپ نارایں کی نسبت رپورٹ

سنہ ۱۸۶۶ء مین کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ نہایت عمدہ تجربہ کار دیانتدار وہوشیار اہلکار ہے ریاست کے سب لوگ اوسکا بہت عزت و اعتبار کرتے ہین ؛

البتہ مہاراؤ راجہ صاحب کی بدعادتون کی اصلاح کپتان ایبی صاحب سے نہو سکی خود لکہتے ہین - کہ آمدرفت وہمنشینی روزمرہ وفہمایش وچشم نمائی ونرمی وسختی وغیرہ کل ذریعون سے تدبیر کی مگر کچہہ کارگر نہوئی - کل زمانہ انتظام ایجنسی مین مہاراؤ راجہ صاحب کی تین خواہشین رہین -

اول حصول اختیارات حکومت راج ؛

دوم دیوانان مخروج سکنار دہلی کو الور مین طلب کرنا ؛

سوم سزادہی ٹہاکران نرو کہ ؛

چنانچہ اختیار ریاست حاصل ہوتے ہی اونہون نے لکہدہیر سنگہ کو بیجا طلب جانیکا حکم دیا اور موضع بانگروٹی کہ حسب خواہش مہاراو راجہ بنیسنگہ صاحب مرحوم سنہ ۱۸۵۸ء عہد انتظام ایجنسی مین دیگئی تہی ضبط کر لی جس طور سے بانگروٹی دیگئی تہی اوسپر لحاظ کرکے گورنمنٹ نے اس ضبطی مین دست اندازی کرنے سے اعتراض کیا مگر رئیس کو ہدایت کی کہ سرکار انگریزی ٹہاکر کی حسن کارگذاری سے بہت خوش ہے اگر اسکے سوا اوس سے اور کچہہ زیادتی ہوگی تو سرکار بہت ناخوش ہوگی ؛

وانگروٹی

جیسا کہ لکہا گیا ہے بتاریخ ۱۴ - ستمبر سنہ ۱۸۶۳ء سن بلوغ کو پہونچکر مہاراؤ راجہ صاحب نے اختیار ریاست حاصل کیا مگر محکمہ ایجنسی بدستور رہا سنہ ۱۸۶۴ء مین

اوتہون نے کلکتہ جاکر پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب مین اپنی ہوشیاری و
ذہانت ثابت کی اگرچہ نواب صاحب کو اونکی نسبت نیک گمان نہ تہا مگر احتیاطاً
آگاہ کیا کہ اگر الور مین کسیطرحکا فساد ہوگا تو اوسکے انسداد کیواسطے سرکار انگریزی
سے کچھہ مدد نہ ملیگی اس نصیحت کی ضرورت بہت جلد ظہور مین آئی کہ بتاریخ
یکم جون سنہ ۱۸۶۴ع میان جان چابک سوار جس سے مہاراؤ راجہ صاحب
ناراض ہوگئے تہے بمقام راجگڈہ مارا گیا اگرچہ اس قتل کے ارتکاب کا
اشتباہ قوی خود مہاراؤ راجہ صاحب کی نسبت تہا مگر شہادت ضابطہ
سے اوسکا کچھہ ثبوت نہ پہونچا تاہم گورنمنٹ نے لکہا کہ جس طور سے آپکے
آدمیون نے میان جان کے مارے جانیکا حال بیان کیا ہے اوس
سے ہمارا اطمینان نہوا - اوس زمانہ مین کپتان ہملٹن صاحب پولٹیکل
ایجنٹ راج تہے اونکی رپورٹون مین کچھہ اختلاف اور تحقیقات مقدمہ
مین سستی پائی گئی گورنمنٹ نے مہاراو راجہ کو بہ اعتبار عمر وعقلمندی
کے لایق انتظام ریاست اور مستحق حصول اختیار کلی تصور کرکے ایجنسی
برخاست کرلی اور کپتان ہملٹن صاحب کو پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے تبدیل
کردیا مہاراؤ راجہ حال یہہ بہی لکہا کہ نواب گورنر جنرل صاحب کو کسیطرح یقین
نہین ہوسکتا کہ مہاراؤ راجہ صاحب اپنی رعایا پر قابل اطمینان کے حکومت
کرینگے مگر انتظام ریاست مین مداخلت کرنے کیواسطے یہہ وجہہ معقول نہین
ہے - مہاراو راجہ صاحب نے اس سے یہہ نتیجہ نکالا کہ برخاستگی ایجنسی
سے گورنمنٹ کا مقصود یہہ ہے کہ رئیس اپنی بدچلنی سے خود خراب ہوجاوے

اسواسطے اونہون نے ثابت کرنا چاہا کہ مین ہر ایک رئیس ہندوستان کے برابر
انتظام کرنیکی لیاقت رکہتا ہون اول سال مین اپنی کل لیاقت انصرام کو
ریاست مین صرف کیا اور نہایت خوش وضعی سے کام انجام دیا مگر یہہ امر
اونکی طبیعت و عادت کے خلاف تہا جلد چہوڑ دیا دیوانان مخرج کو کہ بنارس
مین تہے اور سے خط وکتابت نرکہنے کی شرط پر دہلی مین رہنے کی اجازت ہوگئی
مہاراؤ راجہ صاحب نے بفور والیسی اونکے کل انتظام ریاست اونکو سپرد کردیا
اور قریب چار ہزار روپیہ کے تنخواہ مقررکی کہ ماہ بماہ پہونچتی رہی رشوت
ستانی پہر بدستور جاری ہوگئی اور کل اہلکار جنہون نے بزمانہ کپتان امپی
صاحب خیرخواہی کی تہی موقوف ہوکر بجاے اونکے پردیسی مسلمان زیادہ
تر دہلی کے نوکر ہوئے کوئی شخص جسکو نوکری یا مقدمہ کی ضرورت ہوتی پہر
دہلی جاتا اور زر قیمت ادا کرکے اپنی امید حاصل کرتا پہر وہی خرابی جو
ابتدار زمانہ مسندنشینی مین ہوئی تہی پیدا ہوگئی یعنی بدمعاش لوگ جسقدر
بیشتر تہے اوس سے زیادہ جمع ہوگئے اور خود دیوان جو باوجود بدایمانی
کے لیق وہوشیار تہے اور بصورت موجودگی اور بخوف جواب دہی حرکات
ناشایستہ مین مانع ہوتے گورنمنٹ کی ممانعت کی وجہہ سے نہ آسکے اور مواخذہ
و ذمہ وری سے بالکل بری رہے ؛

اسی اثنا مین مہاراؤ راجہ صاحب نے چند حرکات گستاخانہ کرکے مہاراجہ
صاحب والی جیپور سے نااتفاقی پیدا کی اور اپنی ریاست کے ٹہاکرون
سے انواع نزاع برپا کیے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ اشنان گنگا کا حیلہ کرکے جیپور

کو چلا گیا ❊

۱۹۲۲ مطابق ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب اپنی ننسال کو بمقام شاہپورہ
कानोता جاتے تہے اثنای راستہ بمقام موضع کانوتہ واقع پانچ کوس مشرق جیپور کرنل
ईडन ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و میجر بینن صاحب پولیٹکل جیپور
سے ملاقات ہوئی ہر دو صاحبان نے مہاراؤ راجہ صاحب کو فہمایش کی کہ
ٹہاکر لکہدہیر سنگہ آپکا چچا اور راج کا خیر خواہ ہے اوسکو اپنے ساتہہ لیجاؤ مہاراؤ
راجہ صاحب نے اونکی سفارش پر مطلق خیال نکرکے جواب دیا کہ مین نے
اوسکو نکالا نہین ہے وہ خود پُشکر اشنان کا حیلہ کرکے چلا آیا ہے جسطرح
ایا ہے اوسیطرح چلا جاوے کوئی منع نہین کرتا مگر مین اپنے ساتہہ نلیجاؤنگا
اسپر ہر دو صاحبان کو بہت رنج ہوا اور مہاراجہ صاحب جے پور پیشتر سے
ناراض تہے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ نے اپنی مصیبت زدگی کے رنج سے اور اس
امید سے کہ حکام انگریزی جو مجہسے واقف ہین مہربانی رکہتے ہین وے
اور میرے ہمقوم شریک رنج و درد ہونگے علاقہ راج جے پور سے غارتگرون
लालपुरा کا گروہ بہم پہونچاکے راج الور پر حملہ کیا اول لعل پورہ کے قلعہ مین دخل
नरायनपुर کیا قصبہ نراین پور کو لوٹا اس عرصہ مین پنڈت روپ نراین نے الور کیطرف
वांदरोल بمحنت و جانفشانی بندوبست کامل کیا بمقامات گہاٹہ باندرول و
لاکا باس بخوبی مقابلہ ہوا لکہدہیر سنگہ کے ساتہہ کے بہت غارتگر مارے گئے
راج کی فوج خصوصاً باندرول کے گہاٹہ مین قرولی کے جادون راجپوتونے
सतीदान मेडल। خوب داد شجاعت دی غارتگرون مین ستی دان میرٹہہ بڑا بہادر تہا

اوس نے بہی اپنے جوہر دکہائے مگر لکہدہیر سنگہ کو جو خیال تہا کہ سیر سابقہ
راج الور کے دیگر ٹہاکر بہی بغاوت کرینگے محض خام وبیہودہ ثابت ہوا اون
کی ناراضگی اس درجہ کو نہ پہونچی تہی کہ علاقہ غیر مین جاکر وہان سے ریاست
پر حملہ کرین اسواسطے لکہدہیر سنگہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی اور شکست
کہاکر بہاگ گیا اس عرصہ مین مہاراؤ راجہ صاحب شاہ پورہ سے واپس آگئے
راج الور نے بابت اون نقصانون کے جو لکہدہیر سنگہ کے حملون سے ہوئے
بوجہہ پناہ دہی راج جیپور پر دعوی کیا اہالیان راج جیپور نے اوس
سے زیادہ اپنا نقصان قایم کرکے الور پر دعوی کردیا حکام کو راج جیپور
اور ٹہاکر لکہدہیر سنگہ کی رعایت تہی اسواسطے راج الور کے دعوی پر کچہہ
التفات نہوا اخیر مین کپتان روبرٹ صاحب نے کسیقدر توجہہ سے تحقیقات
شروع کی تہی کہ اس عرصہ مین ڈاکٹرون کی رپورٹ مشعر احتمال پیدا ہونے
وبا کے اجتماع مردمان اہلمقدمہ سے کراکر تحقیقات ملتوی کرائی گئی اور
گورنمنٹ کو رپورٹ ہوئی کہ واقعات کی اصلیت تحقیق نہین ہوتی ہے
ہرچند سر سیٹن کار صاحب سیکرٹری صیغہ ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ
۱۹- اگست سنہ ۱۸۶۸ع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکہا کہ لکہدہیر سنگہ نے
علاقہ جیپور مین جمعیت بہرتی کرکے الور مین فساد کیا اوسکی تحقیقات کا ختم
ہوجانا قابل اطمینان نہین ہے نواب گورنر جنرل صاحب کی سمجہہ مین
نہین آتا کہ شکایت طرفین کے واقعات کیونکر تحقیق نہین ہوسکتے ہین
مگر اس تحریر پر کچہہ عمل نہوا اور چند روز مین یہہ معاملہ رفت وگذشت

ہوگیا۔ خود لکہدہیر سنگہ کی بداعمالی سے گورنمنٹ آف انڈیا بہت ناخوش ہوئے مگر اوسکے سبب اشتعال طبع پر بہی لحاظ رکہا اور راجہ صاحب کو ہدایت ہوئی کہ اوسکی پنشن اور موروثی جاگیر بدستور جاری رکہین اور لکہدہیر سنگہ کو حکم ہوا کہ علاقہ راج الور وجے پور سے باہر جہان چاہے رہے چنانچہ ٹہاکر نے تو بتعمیل حکم اجمیر کی بود و باش اختیار کی مگر مہاراؤ راجہ صاحب نے اقرار تعمیل کرکے تہوڑے دنون بعد موضع بیجواڑ کو بالکل مسمار کردیا اور وہان کی زمین پر زراعت بالکل نہونے دی ؛

ان معاملات کے درپیش رہنے سے نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے مہاراؤ راجہ صاحب کو مدت تک مسند نشین و اختیار ریاست کا خلعت ندیا سنہ ۱۸۶۷ع مین جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکا چلن وروبہ اصلاح پذیر و درست ہوجانے کی رپورٹ کی تب دس ہزار روپیہ کا خلعت عنایت کیا ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ع کی رپورٹ مین کرنل کیٹنگ صاحب نے لکہا کہ بسبب نہونے کسی پولٹیکل افسر کے اس ریاست کے حالات دریافت نہین ہوتے ہین مہاراؤ راجہ صاحب وکیل کو یا مجہکو کسی حال سے مطلع نہین کرتے ہین اسواسطے الور مین کوئی افسر متعین ہونا چاہیے گورنمنٹ سے جواب آیا کہ ہماری نزدیک وہان کوئی افسر مقرر ہونے کی ضرورت نہین ہے اس سال مہاراؤ راجہ صاحب نے منشی کانجیمل مہتمم سررشتہ تعلیم کی سعی سے علاقہ راج کے کل قصبات اور بڑے دیہات مین مدرسہ جات مقرر کئے کہ سولہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ

سے پانچہزار طالب علم تربیت پاتے تہے ؛
مئی سنہ ۱۸۶۹ مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی مقرر ہو کر بشمول بہرت پور و دہولپور و قرولی الور بہی اوس سے متعلق ہوا اور کپتان والٹر صاحب کے بحصول رخصت جانے پر کپتان جیمس بلیر صاحب قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ؛ जेम्स विल

اس زمانہ مین راجہ نیمرانہ و راج الور کا دیرپا تنازعہ بکفالت سرکار انگریزی فیصل ہوا راجہ کے ذمہ تین ہزار روپیہ سالانہ خراج قرار پایا کہ معرفت سرکار انگریزی راج الور مین داخل ہوگا اور باہتمام کپتان ایبٹ صاحب نیمرانہ کے علاقہ کی حدبست اور دیہات دو راجہ مشترکہ راج جےپور و الور کے باستصواب ہر دو راج تقسیم ہوئے اس سال کی رپورٹ مین کرنل کئیک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پہر لکہا کہ الور مین جدا پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہونے کی ضرورت ہے مگر صدر سے پہر اوس پر کچہہ التفات نہوا ؛ नीमराना

لیکن انتظام راج الور کا حال روز بروز خراب ہوتا گیا ساڑہے بیس لاکہہ روپیہ جو وقت عطاء اختیار راج مہاراو راجہ صاحب کو سپرد کیا گیا تہا تمام و کمال خرچ ہوگیا اور فضول خرچی کی کارروائی کیواسطے سمت ۱۹۲۵ مین ملازمان سررشتہ جات انتظام راج کی تنخواہ نصف کیگئی اکثر موروثی جاگیرین اور مذہبی و خیراتی عطیات تعدادی اسی ہزار روپیہ سالانہ ضبط ہوئے ان حرکات اور ایسے ہی دیگر ناعاقبت اندیش تجویزون سے عوام الناس

رنجیدہ ہوگئے پنڈت روپ نارائن گرد اور راج نوکری چھوڑکر چلے گئے
منشی رشک لال مہتمم عدالت بجائے اونکے مقرر ہوئے اور عدالت پر عبدالرحیم
اور ڈپٹی کلکٹری پر شمشاد علی کہ بجز سفارش دیوانان دہلی کے کچھہ استحقاق
ولیاقت نرکہتے تھے مقرر ہوئے ٭

مہارانی جہالی صاحبہ سے مہاراج کنوار پیدا ہوئے اس خوشی میں مہاراؤ
راجہ صاحب نے جشن شاہانہ کیا اور داد و دہش و دعوت عوام و تقسیم
و سرود و روشنی مین لاکہوں روپیہ خرچ کردیا اور ۱۲۸۶ھ ۱۸۷۰ء مین شہزادہ
ڈیوک آف ایڈمبرہ صاحب نے حسب درخواست مہاراؤ راجہ صاحب ڈ्यूक आफ एडं बरा
رونق بخش الور ہوکر ریاست کو اعزاز و اقتیاز بخشا بعد سیر دیگ کے موضع
سالپور مین رہکر اول سیلی سیڑہ پر تشریف لے گئے وہان کے تماشا اور सालपुर
شکار شیر سے فراغ پاکر رونق افزا الور ہوئے اول روز تیل کی بو
سے متنفر ہوکر روشنی بند کرادی دوسرے روز موتی ڈونگری سے
تا محل اور بالائے قلعہ روشنی چراغان کی جو کیفیت ہوئی تحریر نہین
ہوسکتی محل مین ہر طرح کی آرائش کیگئی اور سامان محفل و دعوت کا
کمال تکلف و تجمل سے مہیا کیا گیا پہر رات گئے شاہزادہ صاحب بہادر
محل مین رونق بخش ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے انواع و اقسام
کی نذرین پیش کین از انجملہ تلوار عجیبہ ساخت شیخ ابراہیم شمشیر ساز تھی
جسکی گلکاری دورویہ اور جال کمر مین موج دریا کیطرح ہوتی روان
تہے بعد تناول طعام رقص و سرود سے حظ اوٹہایا پہر تماشۂ آتشبازی کی

کیفیت غریبہ مشاہدہ فرماکر خیام فلک احترام کو مراجعت کی صباح کوچ ہوگیا
بڑودہ میں بین مقام کرکے شاہزادہ صاحب تشریف لیگئے مہاراؤ راجہ صاحب
بہادر واپس آکر جلسہ مین جسکا جملہ سامان مہیا تہا مصروف ہوئے اور اس
گمان سے کہ اب ملکہ معظمہ کے صاحبزادہ سے دوستی ہوگئی ہے جو دل مین
آویگا کرینگے کوئی مزاحم نہین ہوسکتا گمراہ ہوگئے ✦

فروری ۱۸۶۱ء مین مصارف بیجا سے خزانہ مین روپیہ کی قلت ہوکر فوج
کی تنخواہ مدت دراز کی چڑہ گئی سب تکلیف پانے لگے اسپر رسالہ والون
نے ایک روز متفق ہوکر تنخواہ کیواسطے عرض کیا مہاراؤ راجہ صاحب نے
اونکی سرکشی کا یقین کرکے منجملہ اٹہارہ رسالہ جات کے پندرہ رسالہ جات
کو مع سواران خاص چوکی کے یکقلم موقوف کردیا اور بجائے اون کے
ایک رسالہ بنام نہادیوڈی گارڈ اور دوسرا بنام رجمنٹ زیادہ تر
مسلمانون سے بہرتی کیئے ٹہاکر منگل سنگہ سردار گڈہی اور دیگر ٹہاکر جنکی
جاگیرین ضبط ہوئی تہین پہلے ہی سے کشیدہ تہے بارگیرون کی معزولی کو
لطیفہ غیبی سمجہے اور باہم اتفاق سے یکدل ہوگئے یہہ حال دیکہکر برانگیختگی
جواہر سنگہ ٹہاکر کہیڑلی سے تمام ٹہاکر دغدغہ ضبطی جاگیر سے اندیشہ مند
اور مہاراؤ راجہ صاحب سے کشیدہ تہے اون سے متفق ہوئے اور سبنے
بلوہ آرائی پر کمر باندہی۔ رسالون کے بارگیر جو برخاست ہوئے کل راجپوت
تہے جنکے بزرگون نے ریاست کے بنانے مین مدد دی تہی اونکی نوکری
ویسے ہی موروثی تہی جیسے جاگیرداروں کی جاگیرین اور خود رئیس کی

ریاست یہہ لوگ ریاست کے بڑے سرداروں کے بہائی ورثہ دار تہے
اس خیال سے کہ معافی کی ۱۸۱ جاگیرین تو بیشتر ہی ضبط ہوگئی ہین اور
ہر ایک کو خوف ہے کہ خدا جانے کسوقت جاگیر ضبط ہو جاوے سب بخوشی تمام
بالاتفاق آمادہ فساد ہوگئے جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب
نے سالہا سال سے راجپوتون کی تحقیر اور اونکے مذہب و رسمیات کی
توہین مین کسی موقع پر درگذر نہ کی تہی تو اونکا مستعد فساد ہونا عجب
जेम्सबिलेर نہ تہا بہ استماع اس حال کے کپتان جیمس بلیر صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ
مشرقی فوراً تشریف لائے اور بمقام راجگڈہ مہاراؤ راجہ صاحب و سردارون
کے درمیان صفائی کرانے مین جسقدر انسان کے اختیار مین ہوتا ہے
کوشش کی مگر کچہہ کارگر نہوئی مہاراؤ راجہ صاحب اونکی فہمایش کو
مطلق خیال مین نہ لائے مجبور کپتان جیمس بلیر صاحب واپس گئے الور
سے جانے کے چند روز بعد مارچ سنہ ۱۸ع مین صاحب موصوف کا دہلی
مین انتقال ہوگیا حالات ریاست الور کا فکر اونکے مرنے مین بہت معاون
ہوا کہ اس مفسدہ کی بابت حالت بیماری مین بستر پر پڑے ہوئے بہت
কৈডেল مفصل رپورٹ لکہوائی تہی بجاے اونکے کپتان کیڈل صاحب مقرر ہوئے
اونکو گورنمنٹ آف انڈیا سے حکم ہوا کہ فریقین کے درمیان ثالثی کرین
چنانچہ الور پہونچکر اونہون نے بہت کوشش کی کہ مہاراو راجہ صاحب
اور ٹہاکرون کی صلح ہو جاوے مگر مطلق کارگر نہوئی ریاست زیر بار تہی
خزانہ خالی تہا ہر شعبہ مین بدنظمی تہی اور متوسلین ریاست مین سے

بہت زبردست لوگ نصف سے زیادہ ریاست کے قابض آمادہ فساد تھے
مہاراجہ صاحب کے پاس کوئی مشیر و منتظم نہ تہا جسکے ذریعہ سے لوگون کو عتاب
ہوتا اور جو اونکے رفیق شیخ عبدالرحیم و ابراہیم سوداگر و شمشاد علی بیگ
تہے وہ اپنے ہی تعرف بیجا کے خوف سے گہبرا گئے ابراہیم سوداگر تو مفرور
ہوگیا عبدالرحیم و شمشاد علی بیگ مستعفی ہوکر گئے مہاراؤ راجہ صاحب نے
کثرت مروت سے اونکو کل مواخذہ سے بری کرا دیا ٹہاکرون نے معاملات
راج کو حسب مراد اپنے پاکر چاہا کہ مہاراؤ راجہ صاحب کو راج سے بیدخل
کرکے اونکے صاحبزادہ شیو پرتاب سنگہ کو مسند نشین کرا دین مگر مشیت ایزدی शिवप्रतापसिं
سے چارہ نہین چند روز نگذرے تہے کہ اونکا انتقال ہوگیا تہوڑے دنون
بعد مہارانی جہالی جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا مہاراؤ راجہ صاحب ان جाली
متواتر صدمات سے سخت مغموم ہوئے ادہر کپتان کیڈل صاحب کی رپورٹ
پر حکم تقرر ایجنسی آگیا انتظام راج کیواسطے پنچایت مقرر ہوئی صاحب
پولیٹکل ایجنٹ پریزیڈنٹ ہوئے اور مہاراؤ راجہ صاحب ایک ممبر پریزیڈنٹ
سے دوم نمبر پر اور باقی ممبر مندرجہ ذیل۔

ٹہاکر لکہدہیر سنگہ	ٹہاکر ہردیو سنگہ	ٹہاکر منگل سنگہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ

پنڈت روپ نارائن - مقرر ہوئے +
اس تجویز مین مہاراؤ راجہ صاحب کی رضامندی و تعظیم و تکریم کا بدرجہ

نہایت لحاظ رہا اونکے مصارف ذاتی کیواسطے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار
مقرر ہوا اور عملہ مفصلہ ذیل۔

اسپان سواری	اسپان گاڑی	شتر	فیل	رتھ بہلی
۱۰۰	۲۶	۴۰	۴	۱۰

استعمال خاص کیواسطے مقرر ہوا اور یہہ بہی کہا گیا کہ جب ضرورت ہو ریاست
کے کل ہاتہی گہوڑون واونٹون وغیرہ کا استعمال کرین مگر مہاراؤ راجہ
صاحب نے اس بند وبست کو کبہی منظور نکیا بدستور وہی فضول خرچی
جاری رکہی اونکی راے مین ریاست کی نصف آمدنی خاص اون کے
مصارف کیواسطے تہی جو زر نقد ماہوار مقرر ہوا اوسمین سے سلمان طازمان
سابق بوڈی گارڈ کو تنخواہ دیتے رہے کہ اس سے جلد زیربار ہوگئے बोडीगाडे
صرف چار مرتبہ اجلاس مین شامل ہوئے اور اخیر اجلاس مین ممبران پنچایت
کے ساتہہ بہت ناشایستگی سے پیش آئے بجاے اسکے کہ اصحاب پنچایت
کو اسلوبی انتظام مین مدد دیتے اونہون نے ہرطرح خلل پیدا کیا
سنہ ۱۸۷۸ع مین اونکا طریقہ ایسا خطرناک ہوگیا کہ صلح ور لوگون کو وقوع
فساد کا خوف پیدا ہوا جیلخانہ مین فساد ہوا اوسکے سرگروہ وبانی مبانی
مہاراؤ راجہ صاحب کے رفیقون مین سے ثابت ہوئے ایجنسی مین تقریب
سالگرہ ملکہ معظمہ دربار ہوا اوسمین ٹہاکرون کا علانیہ ہتک کیا اونہون
نے یہانتک ارادہ کیا کہ راجگڑہ جاکر ٹہاکرون مین سے کسی کے لڑکیکو پسند

کرکے اپنے پاس تربیت دین اور متبنی لین اس غرض سے کہ ٹہاکرون مین
باہم عداوت کرادین۔ چند کمدرجہ ٹہاکرون کو جنہون نے سالگذشتہ کی
مفسدہ مین اراضیات پر بطور خود قبضہ کرلیا تہا اور اسواسطے چھوٹی
پڑین آمادہ فساد کرنے مین کوشش کی الغرض حالات ایسے پرخطر ہوگئے
کہ سرکار انگریزی کو جمعیت متعینہ ایجنسی جو ڈہائی سو کس سے دسمبر گذشتہ
مین صرف پچاس کمی گئی تھی بڑہانی پڑی اور مہاراؤ راجہ صاحب کو
صاف وصریح ہدایت کرنیکا حکم آیا کہ اگر کوئی فساد پیدا ہوگا اور وہ بالواسطہ
یا بلا وساطت آپ کی جانب سے تحقیق ہوگا تو آپ کو کسی ایسی جگہہ بہیجا
جاویگا کہ وہان سے آپ کاروبار ریاست مین کسی طرح کی مزاحمت
نہ کرسکین گے ÷
اوسی زمانہ مین ثابت ہوا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ٹہاکر لکھدہیر سنگہ
کو مارنے کیواسطے سازش ہوئی ہے موتی ناظر کہ توم کا بینا اور بدچلن
تہا اور رئیس کے روبرو بہت رسوخ رکہتا تہا اسکا بانی مبانی ہوا چنانچہ
وہ اور چند دیگر بینہ گرفتار ہوئے اس گرفتاری سے مفسدان اور گورنمنٹ
کی ہدایت سے مہاراؤ راجہ صاحب اپنی حماقت سے متنبہ ہوگئے اور اگرچہ
اونہون نے بندوبست کو اوسوقت بہی قبول نکیا مگر شرارت چھوڑدی
نومبر ۱۸۷۱ء مین جمعیت متعینہ ایجنسی پہ کم کرکے صرف پچاس آدمی رکہہ لئے
گئے ÷
تقرر پنچایت سے پیشتر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاگیر وغیرہ عطیات کی جنکو

مہاراو راجہ صاحب نے ضبط کیا تہا تحقیقات کامل کی تہی اور ہر مقدمہ مین
مہاراو راجہ صاحب کی بے انصافی اور بداخلاقی ثابت ہوئی بعض دیہات
پر بہاٹ و چارن قابض تہے یہہ لوگ کل راجپوتانہ مین سب سے زیادہ
معزز سمجہے جاتے ہین انمین سے اکثر عطیات سوسو برس کے تہے اور
پٹہ جات تانبہ پتر پر کندہ تہے کہ کمال استقلال و اطمینان کیواسطے ایسے
پٹہ جات دئے جاتے ہین دیگر دیہات مہاراو راجہ پرتاب سنگہ و بختاور
سنگہ صاحبان کے زمانہ مین بہادرانہ نمایان خدمتون کے عوض مین
ملے تہے اور اسطرح ذریعہ معاش سے محروم کرنے کی سختی مین کسی کے
ساتہہ کچہہ دلجوئی نہ کی گئی تہی حسب منظوری گورنمنٹ ضبطیان برخاست
کرکے یہہ دیہات واپس دئے گئے - بعد ازان موروثی عہدہ ہای فوج
سے جو لوگ موقوف ہوئے تہے اونکی تحقیقات کی گئی یہہ بہی اکثر اوسی
قوم مین سے تہے جسکے جاگیردار ہین اور خاندان رئیس سے بہ قرابت برادری
یا رشتہ داری تعلق تہی اگرچہ ان قدیم ملازمون کی بحالی کے باب
مین اہالیان پنچایت اور عوام الناس متفق اللفظ تہے مگر اشخاص متعدد
کے استحقاق کی نسبت رائے مین اختلاف تہا اور جہان ایک عہدہ کیواسطے
چند اشخاص دعویدار تہے وہان یہہ تحقیق کرنا ضرور تہا کہ براہ انصاف
کون مستحق ہے ؀

اسطرح عدل گستری اور رضاجوئی عوام الناس کرکے اور خلایق کے
زبردست و دادخواہ گروہ کی مقدم شکایتین رفع کرکے صاحب پولٹیکل

तालापत्र

ایجنٹ نے اون زیادیون پر توجہہ کی جو ایام مفسدہ مین خود بخود پیدا ہوگئی تہین جہان کوئی خاندان ایسا تہا جسکی کئی پشتون سے عظمت چلی رہی تہی مگر کسی وقت مین تہی اور اب بجز اہل خاندان کوئی اوسکا مویّد نہ تہا نزاع و تشدد ہو رہا تہا ایسے مقامات پر جو لوگ بانی مبانی بدنظمی تہے سمجہتے تہے کہ ہم اسیطرح خود اختیار ہوجاوینگے اس نظر سے اونہون نے راج کی جمع دینا چہوڑ دیا تہا اوس جمع کو مع دیگر محاصل کے خود وصول کرتے تہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے اِلور مین آنے پر اونہون نے تہاکرون کی فہمایش اور صاحب کے حکم پر مطلق خیال نکیا جب تدبیرات رضاجوئی و حقرسی انتہا کو پہونچ گئین اونکو ہوش مین لانا مشکل تہا چند لوگون کو سزاے قید و جرمانہ دیگئی اور سب اطاعت پذیر ہوگئے ایسین حالیان کونسل نے بہت مدد دی ؛

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے پہونچتے ہی مہاراؤ راجہ صاحب کی بے حد فضول خرچی اور ریاست کی زیربار ی کی اطلاع گورنمنٹ کو کردی تہی ستمبر ۱۸۵۷ء مین اختیار ریاست ملا تہا تب خزانہ مین ساڑہے بیس لاکہہ روپیہ تہا اور جب اکتوبر ۱۸۷۰ء مین بے اختیار کئے گئے خزانہ خالی تہا اور سولہ لاکہہ روپیہ کا قرضہ ہوگیا تہا اسطرح سات برس کے عرصہ مین بالکل بے فایدہ کامون بلکہ پرضرر کامون مین ساڑہے چہتیس لاکہہ روپیہ یعنی علاوہ آمدنی سالانہ ریاست کے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوا اس قرضہ مین سے سات لاکہہ روپیہ تاؤ زیر

ریاست کا تہا کہ تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے کمال مصیبت مین تہے اس
زیر باری کے دفعیہ کیواسطے گورنمنٹ نے دس لاکہہ روپیہ بتقرر سود
پانچ روپیہ فیصدی سالانہ قرض دیا اورا وسکی قسطین اول سنہ ۷۲-۱۸۷۱ء
مین ایک لاکہہ کی اور سالہاے آیندہ مین تین لاکہہ روپیہ سالانہ کی
قرار پائین اس قرضہ کے ملنے سے اداے تنخواہ ملازمین کہ پندرہ ماہ
سے نہ ملی تہی اور اداے قرضہ سودی کثیر التعداد کی قابلیت حاصل ہوئی
اسطرح سب مشکلات رفع ہوگئین اور ہر سررشتہ ریاست کا انتظام اور
فضول ونا کارہ ملازمون کی برخاستگی شروع ہوئی مہاراؤ راجہ صاحب
نے زمانہ با اختیاری مین اپنے حظ نفس کے ہر صیغہ مین خرچ بہت
بڑہا دیا تہا - پہلوان شکارگاہ گنجن خانہ جسمین قوال طوایف نقال
رقاص داخل تہے بہ اداے تنخواہ موقوف کئے گئے اور رئیس کو
ہدایت ہوئی کہ اونمین سے جسقدر مناسب سمجہین اپنے مشاہرہ معینہ
مین سے تنخواہ دیکر رکہین تنخواہ امتیازی یعنی درباری لوگون کی
جو ایام نابالغی مین تیرہ ہزار روپیہ ماہوار تہی بیالیس ہزار روپیہ
ماہوار ہوگئی عنقریب کل ہنود موقوف ہوگئے تہے اور دہلی کے
مسلمان دیوانان مخرورج کے دوست و رشتہ دار نوکر ہوئے تہے اب
جو لوگ کسیقدر مستحق تہے رکہے گئے اور باقی ماندہ بہ اداے تنخواہ
برخاست کئے گئے ؁

سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء مین کوئی بڑا معاملہ وقوع مین نہ آیا مگر سررشتہ جات ریاست

کی آراستگی وترقی برابر ہوتی رہی اور ایسی اصلاحین کی گئین کہ ہمیشہ
مفید وکارآمد ہونگی مہاراجہ راجہ صاحب انتظام ریاست سے بدستور
دست بردار رہے اجلاس پنچایت مین کبہی شریک نہوئے محکمہ پنچایت نے
بہت اچہی طرح کام کیا ٹہاکر ہردیو سنگہ ممبر پنچایت کا کہ زبردست سردار
اور خاندان رئیس مین قریب رشتہ دار تہا انتقال ہونے سے راج کا
بڑا نقصان ہوا دیانت وصاف باطنی مین اوس نے خوب نام پیدا کیا
تہا پنچایت مین بجاے اوسکے اوسکا بہائی ٹہاکر بلدیو سنگہ ممبر ہوا ملک
کے امن وامان مین کسیطرح خلل واقع نہوا دورہ مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے کل رعایا کو خوش اور شکرگذار پایا کئی مرتبہ ٹہاکران ودیگر
متوسلان ریاست نے تباہی سے بچانے کے عوض مین شکریہ ادا کیا اور
ہمیشہ مستعدی سے تعمیل حکم کی ؀

سنہ ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ء مین انتظام راج بدستور رہا عافیت وبہبودی رعایا جو کوشش
کی گئی اوس سے عوام الناس بہت خوش ہوئے مالگذاری مین ساڑہے
سات روپیہ فیصدی کا اضافہ بخوشی تمام منظور کیا ؀

مسٹر ادلیوہر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورگانوہ کی شہادت تحریری سے دریافت | जोलिवर
ہوا کہ شمال شرقی پرگنات ریاست کے رہنے والے میو ویسے ہی خوش و
فارغ البال ہین جیسے علاقہ انگریزی ضلع گورگانوہ کے اور اکثر میو جو زمانہ
سابق مین زیادہ ستانی سے تنگ ہوکر اوس ضلع مین جاکے مسکن گزین
ہوئے تہے اس تین برس کے عرصہ مین پہر اپنے وطن کو آگئے ؀

اس سال مین میجر کیڈل صاحب پولٹکل ایجنٹ بحصول رخصت بیس ماہ
ولایت کو تشریف لیگئے اور بجاے اونکے کپتان پولٹ صاحب بطور قایمقام
مقرر ہوئے اور بجاے کپتان پولٹ صاحب محکمہ بندوبست کا کام کپتان
ایبٹ صاحب نے انجام دیا ؛

تحقیقات سرسری سے دریافت ہوا کہ شروع انتظام ریاست سے یکم
اگست گذشتہ تک مہاراو راجہ صاحب نے ستانوہ ہزار روپیہ قرض
لیا اسمین سے لعہ سوداگرونکا تہا اور [illegible] ملازمین کارخانجات
خانگی کا کہ اسطرح بشمول قرضہ سابقہ کل قرضہ بتعداد ایک لاکہہ پچیس ہزار
ہوگیا دوکاندار قرضخواہونکا تو خود قصور ہے کہ اونکو پیشتر اطلاع دیگئی
ہتی کہ کوئی مہاراو راجہ صاحب کو قرض دیگا تو اوسکے ادا کرنے کی ریاست
ذمہ وار نہوگی ؛

گورنمنٹ سے دس لاکہہ روپیہ قرض لیا گیا تہا اوسمین سے ساڑہے پانچ
لاکہہ روپیہ ادا ہوکر بتاریخ ۳۱ - مارچ ۱۸۷۴ع مع سود صہ لاکہہ [illegible]
باقی رہا اور یہہ قرار پایا کہ اسمین سے نصف ماہ آیندہ مین ادا ہوکر باقیماندہ
تین ششماہی کی قسطون سے نومبر ۱۸۷۵ع تک ادا کیا جاوے ؛

۱۴ - ستمبر ۱۸۷۴ع کو دہلی سے الور تک ریل کے ذریعہ سے آمد رفت جاری
ہوئی مہاراو راجہ صاحب نے صاحبان انگریز دہلی کی بہت تکلف سے دعوت
کی بتاریخ ۶ - دسمبر یہہ ریل کی شاخ باندی کوئی پر راجپوتانہ کے ریلوے
اعظم سے شامل ہوئے ؛

۱۱- اکتوبر ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ شیو دان سنگھ صاحب کہ مدت سے بعارضہ دماغی مریض تھے اپنی اونتیسوین سالگرہ سے چند روز بعد بیکنٹھ باشی ہوگئے اونکے انتقال پر کچھ نزاع و فساد ہوا بسبب لاولد ہونیکے سند نشین کے واسطے تحقیقات شروع ہوئی ۔

ضرور تھا کہ نیا رئیس حسب دستور راج نروکون کی بارہ کوٹڑی مین سے ہو اور کوٹڑیون مین اتفاق نتہا کوئی تو ایک خاندان کے رواج پر عمل کرتا تھا اور کوئی دوسرے کی نظیر دیتا تھا کوئی قریب رشتہ کو ملحوظ رکھنا
چاہتا تھا انجام مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ لکھدہیر سنگھ ٹھاکر بیجواڑ اور منگل سنگھ बीजवाड
ٹھاکر تھانہ کی نسبت بارہ کوٹڑیون سے رائے لیجاوے چنانچہ ۲۲- نومبر थाना
۱۸۷۴ء کو ایسا ہی کیا گیا زیادہ لوگون نے منگل سنگھ کے استحقاق کی تائید کی اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب نے منگل سنگھ کا راج الور مین سند نشین ہونا منظور فرمایا ۔

مہاراؤ راجہ سوائی منگل سنگھ صاحب بہادر

۱۴- دسمبر ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ منگل صاحب سند نشین ہوئے ۱۲- نومبر ۱۸۷۴ء کو پندرہوین سالگرہ تھی اہلکاران ریاست اور زیادہ تر جاگیردارون نے اونکی سند نشینی کو بخوشی تمام قبول کیا مگر ٹھاکر لکھدہیر سنگھ اور بارہ کوٹڑی کے مددگارون اور بعض دیگر جاگیردارون نے اطاعت نہ کی اور باوصف متواتر فہمایش کی نذر نہ دی تو ۲- فروری ۱۸۷۵ء کو اونکی جاگیرین انتظام

راج مین لیکر کسیقدر قرق کی گئین اور لکھہ بیر سنگہ کو حکم ہوا کہ اجمیر مین جاکر رہے دیگر سرکش ٹہاکر خلاف حکم اوسکے ساتہہ گئے مگر وہان رہنے نہ پائے ؛ یہہ مخالف جاگیردار تعداد مین کل جاگیرداروں سے ساتوین حصہ کے تہے اور اونکی جاگیرین بہ اعتبار آمدنی کل جاگیرون کا چھٹا حصہ تہی ٹہاکر لکھہ بیر سنگہ نے سابق مین بڑی خدمتین کی تہین اس سے اسوقت اوسکی سزادہی کمال افسوس کا باعث تہی ؛

مارچ ۱۸۶۷ع مین مہاراؤ راجہ صاحب حسب الارشاد نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دربار دہلی مین گئے نوابصاحب موصوف و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

पटयाला नाभा پنجاب سے ملاقات کی اور مہاراجہ صاحبان پٹیالہ و ناہبہ سے کہ اون کی ریاستون کی سرحدین الور سے ملحق ہین روابط دوستانہ مستحکم ہوئے ؛

मनफूल اخیر فروری مین پنڈت من پہول ستارہ ہند نے مہاراؤ راجہ صاحب کی اتالیقی پر مقرر ہوکے کام شروع کیا ؛

بندوبست سابق مین اس نظر سے کہ مہاراو راجہ صاحب مرحوم کیطرف سے مخالفت و خلل اندازی کا احتمال تہا اور اصلاحون کی ضرورت تہی انتظام قومی اور متسلط ہونا چاہیئے تہا پنچایت سرداران کی مدد کامل کیجاتی تہی اونکے انتقال پر کچہہ مخالفت اور ضرورت امداد پنچسرداران نہ رہی اس واسطے حسب ہدایت گورنمنٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی مداخلت و امداد کم کی گئی میجر کیڈل صاحب متواترہ کوشش و تندہی سے انتظام کامل کرگئے تہے اس سے امداد و مداخلت کی کچہہ ضرورت نہ رہی تہی ؛

زیادہ تر انقلاب عدالت کے کام مین ہوا کہ محکمہ پنچایت سماعت اپیل کے کام سے سبکدوش ہوگیا اور عدالت اپیل علیحدہ مقرر ہوئی کہ فوجداری دیوانی و مال کی اپیل سماعت کرتی ہے جن مقدمات مین بصیغہ دیوانی ہزار روپیہ تک دعوی ہو یا بصیغہ فوجداری تین برس تک کی قید کی سزا ہو اس عدالت کے احکام ناطق ہوتے ہین اور حد اختیار فوجداری سے زیادہ سنگین مقدمات ابتدائی کی ہی تحقیقات ہوتی ہے سزاے سنگین کی تجویز پنچایت سے ہوتی ہے اور اخیر منظوری پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے نقشہ جات ماہانہ کل محکمہ جات کے پنچایت مین آتے ہین اور وہان ہر ایک محکمہ کے مثل ملاحظہ کیواسطے طلب ہو سکتی ہے ؛

پنچایت سے احکام خزانہ مصارف معینہ اور امداد شادی وغیرہ حسب معمول کے جاری ہوتے ہین اون کے سواے جو ہوتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی منظوری کیواسطے آتے ہین - قاعدہ ترتیب بجٹ یعنی برآورد آمدنی وخرچ سے جو میجر کیڈل صاحب نے بڑی محنت سے جاری کیا تہا بڑی قید ہوگئی ہے ہر روزہ کے مصارف ہر ایک مد مصارف بیز الزدون ہوتے جاتے ہین اور ہر ایک مد کی فضول خرچی یا غلطی اندراجات منظوری زاید از مقدار معینہ اور دیگر مد کی گنجایش بوجہہ کمی خرچ کا حال ہر روزہ معلوم ہوتا رہتا ہے یہہ برآورد بہ تجویز عہدہ داران راج باصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر تیار ہوتی ہے اور بڑے عہدہ دارون کی تقرری بہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی منظوری سے ہوتی ہے ؛

صاحب پولیٹکل ایجنٹ اگرچہ ہر ایک مستغیث کے حال پر متوجہ ہوتے ہین مگر اس نظر سے کہ محکمہ جات ریاست کی سیاست مین ضعف نہ آوے مستغیثون کو اپنے پاس جمع نہین ہونے دیتے مگر عرضیان دینے کی ممانعت بالکل نہین ہے ؎

سرکار انگریزی کے قرضہ کا اصل دس لاکھ روپیہ اپریل ۱۸۷۵ء مین ادا ہوگیا باقیماندہ یک لکھ ... بابت سود کے اکتوبر ۱۸۷۵ء مین ادا ہونا قرار پایا ؎

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے قرضہ کی تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اوسکی تحقیقات سے کل قرضہ بتعداد یک لکھ ... مالہ ثابت ہوا اوس مین علاوہ زر قیمت جایداد خاص متروکہ رئیس کے للعہ ... لاکھ خراج سے ادا کیا گیا ؎

بتاریخ ۲۲ - اکتوبر ۱۸۷۵ء مہاراؤ راجہ صاحب اجمیر کے میو کالج مین داخل ہوئے اور کالج مین سب سے اول اونہین کا داخلہ ہوا ہے اکثر موجبات ہر جہ لحاظ کرکے دیکھا گیا تو ۱۸۷۵-۷۶ء مین اونہون نے اچھی ترقی کی اون کے داخل ہونے سے چند ہفتہ بعد نواب ویسرائے صاحب اجمیر مین رونق افروز ہوئے اونکی تشریف آوری کے سبب سے عرصہ تک اونکی طبیعت تحصیل علم پر متوجہ نرہی اسکے بعد صرف ایک مہینے پڑہنے لکھنے مین مصروفیت رہی تہی کہ حسب درخواست اونکے دہلی مین فوج کی قواعد دیکھنے کیواسطے جانے کی اجازت ہوگئی وہان سے آگرہ جاکر

جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے جناب موصوف سے ملاقات و بازدید ہوئی شہزادہ صاحب سے زبان انگریزی مین گفتگو کی اونکی شفقت و عنایات کے بہت مشکور ہوئے اور شہزادہ صاحب بہی اون سے بہت خوش و محظوظ ہوئے ایک مہینے غیر حاضر رہکر پہر کالج مین پہونچے طبیعت اونکی بمقابلہ کتابون کے سیر و شکار کیطرف زیادہ مایل ہے ؛

مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی مہاراجہ صاحب والی کشنگڈہ کی چہوٹی دختر سے قرار پائی اور اخیر اپریل ۱۸۷۶ء مین بمقام الور رسم نسبت ادا ہوئی ہیجر سینٹ جان صاحب پرنسپل کالج نے مہاراؤ راجہ صاحب کے ساتہہ تعلیم و نیز سیر و شکار مین بہت محنت کی ؛

ٹہاکران مخالف مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا بلوہ فرو ہوگیا ستمبر ۱۸۷۵ء مین ٹہاکر لکہدہیر سنگہ بمقام جیپور مرگیا اگرچہ معاملہ مسند نشینی مین وہ گمراہ و سرکش ہوگیا تہا مگر قدیم وضع کا بہت اچہا راجپوت تہا اور اوقات غدر پر سرکار انگریزی مین اوس نے اپنی بڑی خیر خواہی ثابت کی تہی اس سبب سے کہ اوسکی اہل قبیلہ بہی اوسکے ساتہہ چلے گئے تہے اوسکی جاگیر عرصہ تک راج کی قرقی مین رہی جسطرح دیگر مخالف ٹہاکرون کی جاگیرین جو وقت مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کو نذر نہ دینے کی علت مین قرق ہوئی تہین پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری مسند نشینی ہو جانے پر اونکے وارثون کو واگذاشت ہوگئین لکہدہیر سنگہ کا کوئی قریب تر خیر خواہ وارث

सन्द्रभान

نہ تہا کہ اوسکو جاگیر واگذاشت کیجاتی ۔

دسمبر ۱۸۶۸ء مین میجر کینڈل صاحب نے بیس مہینے کی رخصت سے واپس آکر میجر پولٹ صاحب سے پولیٹکل ایجنسی کا کام لیا اور میجر پولٹ صاحب نے کپتان ایبٹ صاحب سے محکمہ بندوبست کا کام لیا بعد اختتام بندوبست میجر پولٹ صاحب بذریعہ سارٹیفکیٹ بیماری رخصت حاصل کرکے ولایت کو گئے جس زمانہ مین قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ رہے اونہون نے بہت عمدگی سے کام انجام دیا دسمبر ۱۸۶۸ء مین ایک لکھہ [illegible] روپیہ بقایاے قبضہ سرکار انگریزی تمام وکمال ادا ہوگیا ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء تک ساڑہے پانچ سال کے انتظام ایجنسی مین کل قرضہ تعدادی [illegible] لکھہ [illegible] روپیہ سالانہ ادا کیا گیا باوصف ان مصارف کثیر کے مارچ ۱۸۶۸ء مین جب سابقہ روپیہ خرچ ہوچکا تہا اور آمدنی جدید آئی نہ تہی خزانہ مین معہ لکھہ [illegible] روپیہ تہا ۔

۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین مہاراؤ راجہ صاحب کی تحصیل علم مین بہت خلل واقع ہوا بعد تعطیل چہہ ہفتون کے کہ شیر کے شکار مین صرف ہوئے تہے شروع جون مین کالج کو واپس گئے جولائی مین پنڈت من پہول ستارہ ہند اتالیق مہاراؤ راجہ صاحب کا جس سے ناموافقت رہی تہی استعفاء منظور ہوا اور اگست مین کپتان مارٹلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بجاے اوسکے مقرر ہوئے باستثناء دس یوم تعطیل دسہرہ کے یکم دسمبر تک مہاراؤ راجہ صاحب کالج مین رہے اس عرصہ مین اونہون نے نوشتخواندین توجہ ان

मारटली

محنت نکی مگر صاحبان انگریز و میم صاحبات کی صحبت مین متواتر رہکر بہت فایدہ
حاصل کیا اور جسقدر علم کتابی مین کمی ہوئی اوسیقدر علم زبانی سے فایدہ
اوٹھایا یکم دسمبر سے الور مین آئے اوس وقت سے جو کچھ ہوا اوسکی کیفیت
کپتان مارٹلی صاحب نے اپنی رپورٹ مین لکھی ہے ؛

رپورٹ کپتان مارٹلی صاحب محافظ مہاراؤ راجہ صاحب والی الور
بخدمت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۳ع

سنہ ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ع مین مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کی تعلیم مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی
بابت رپورٹ ارسال کرتا ہون ؛

جب مین بماہ اگست مہاراؤ راجہ صاحب کی محافظت و اوستادی کے عہدہ
پر مقرر ہوا مہاراؤ راجہ صاحب مئو کالج مین طالب العلم تھے ؛
یکم دسمبر کو بوجہہ انتقال دادی صاحبہ کے اونکو یکایک الور مین آنا پڑا
اوس وقت سے ۲۰ دسمبر تک کہ اوس تاریخ کو جلسہ قیصری دہلی مین شریک
ہونے کیواسطے گئے تھے الور مین رہے شروع جنوری مین دہلی سے واپس
آنے پر اونکی شادی کی رسمین شروع ہوئین اور الور سے کشنگڈہ کو گئی
اور دس روز تک جاری رہین کشنگڈہ مین بتاریخ ۲۰ فروری مہاراجہ
صاحب کی دختر دوم سے شادی ہوئی کشنگڈہ سے واپس آکر بتاریخ
۱۲ مارچ داخل الور ہوئے اوس سے دس روز بعد تک رسمیات مذہبی
متعلقہ شادی جاری رہین کہ اسطرح یکم دسمبر سے اخیر مارچ تک موجبات
ضروری سے نوشت خواند مین بالکل ہرج رہا ؛

اب مہاراؤ راجہ صاحب ڈہائی تین گھنٹہ روزمرہ خاص میری نگرانی مین انگریزی اردو و فارسی پڑہتے ہین انگریزی بخوبی بول سکتے ہین اور پڑہ سکتے ہین البتہ ہجے کرنے اور لکہنے مین مشق کم ہے سو اسکا اونکو بہت فکر ہے اور بہت محنت کرتے ہین ؎

حساب سے بہی واقفیت ہے اور ہندوستان کی تاریخ وجغرافیہ بھی اچھی طرح یاد ہے اردو کو اچھی طرح پڑہ لکہہ اور بول سکتے ہین اور کسیقدر فارسی بہی جانتے ہین ؎

پڑہنے کے بعد میرے ساتہہ عدالت کی کچہریون مین سے کسی مین جاتے ہین تاکہ اونکی کارروائی کے طریقہ سے واقفیت ہو اسمین بہت دل لگاتے ہین اور تین چار گہنٹہ تک مقدمات کو بہت توجہہ سے سنتے ہین ؎

نوجوان مہاراؤ راجہ صاحب طرز وطریقہ مین بہت خوش اخلاق ہین امور نصب کے کرنیکا فکر رکہتے ہین صلاح لینے مین پس وپیش نہین کرتے اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر عمل کرتے ہین شکار کا شوق رکہتے ہین مگر اوس شوق کو تحصیل علم مین خلل انداز نہین ہونے دیتے امید ہے کہ چند مہینے مین اونکی تعلیم مین بہت ترقی ہوگی ؎

بارٹلی صاحب کے تحت مین مدرسہ ٹہاکران کے مدرس جنسے مہاراؤ راجہ صاحب نے میو کالج مین داخل ہونے سے بیشتر پڑہا تہا پڑہاتے تہے ضربیات متواترہ ایسی پیش آتی رہین کہ سالتمام مین صرف ساڑہے پانچ ماہ پڑہنا ہوا ؎

ٹہاکران مخالف مسند نشینی کی جاگیرین ضبط ہوئی تہین اونکے گذارہ کیواسطے زر نقد علی قدر مراتب دیا گیا اور حسب منظوری مہاراؤ راجہ صاحب مادہو سنگہ نامی خوش وضع لڑکا بجاے ٹہاکر لاکہہ سنگہ متوفی متبنی ہوکر جاگیر موروثی پر قابض کیا گیا ؛ माधोसिं

جسونت سنگہ خلف کنیزک زاد مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کا کچہہ نزاع وتکرار کرتا رہا وہ چاہتا ہے کہ ایک ثلث ریاست پر بلا شراکت غیرے خود اختیاری سے قابض ہو جاوے ؛ जसवंतसिं

نومبر سنہ ۱۸۷۰ع مین دادی روپ کنور جیصاحبہ بیوہ مہاراؤ راجہ بے سنگہ صاحب مرحوم کہ نہایت عقیل تہین اور مدت دراز سے زنانہ سے متعلق کل کاروبار کا اہتمام اونہین کے اختیار سے ہوتا تہا بیکنٹھ باشی ہوئین اونکی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ سالانہ ریاست مین شامل ہوئی اور اسیقدر جایداد مہارانی صاحبہ جدیدہ کو دیگئی کہ ایک کی ضبطی اور دوسرے کی علیحدگی سے آمدنی راج مین کچہہ کمی وبیشی عاید نہوئی ؛ रूपकंवर

اہالیان محکمہ پنچایت نے اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیا اونمین سے پنڈت روپ نراین اور ٹہاکر منگل سنگہ گڑہی والہ کو سرکار انگریزی سے خطاب راے بہادر عطا ہوئی کہ اسکے وے ہرطرح مستحق تہے ؛

سرداران پنچایت مین ٹہاکر مہتاب سنگہ کہورہ والہ کا انتقال ہوا وہ کل امور مین نہایت تربیت یافتہ ٹہاکر تہا خوش چلنی وعالی حوصلگی سے ہر ایک پر خطر ودقیق موقع پر اوسکا اعتبار کیا جاتا تہا انتظام راج مین اوس نے بہت खोरा

مدد دی تہی اس سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکے بہت مشکور تہے عین جوانی مین اوسکا فرمان راج الورسکے بہت نقصان کا باعث ہوا ہے مہاراو راجہ صاحب کی مسند نشینی پرا ونکی جیب خرچ کیواسطے ایکہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا تہا مگر چونکہ اونکے کل مصارف راج کے کسی نہ کسی مد مصارف مین سے ہوتے تہے زر جیب خرچ ماہ بماہ فراہم ہوکر زرکثیر جمع ہوگیا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خزانہ راج سے علیحدہ خانگی خزانہ جمع ہونے کے پر ضرر نتایج کا خوف کرکے مہاراو راجہ صاحب کو آگاہ کیا اونہون نے صاحب موصوف کی صلاح کو بخوبی سمجھکر اور قبول کرکے فوراً حکم دیا کہ آیندہ کو جیب خرچ کی رقم خزانہ سے نہ دیجاوے اسمین مہاراو راجہ صاحب کی کمال دانشوری ظاہر ہوئی +

اور اس سے زیادہ عقلمندی اور دریا دلی نیوتہ معاف کرنے سے ثابت ہوئی مہاراو راجہ صاحب کی شادی مین تین لاکہہ روپیہ خرچ ہوا راج مین قدیم دستور ہے کہ شادی کا خرچ بنام نہاد نیوتہ رعایا و ملازمین راج سے وصول کیا جاتا ہے مگر مہاراو راجہ صاحب نے اپنے اس حق کو براہ فیاضی و غربا پروری اپنے ہی خاص ارادہ سے چہوڑ دیا +

مثل اکثر ہندوستانی ریاستون کے الور مین بہی رئیس کی شادی پر نیوتہ لیا جاتا ہے کل ملازمین تنخواہ دار ادنےٰ و اعلےٰ کے بلا استثنا تنخواہ دو ماہ وضع ہوجاتی ہے ایک سال کا حق قانونگویان و نمبرداران دیہات سے اور پچاس روپیہ و پچہتر روپیہ فی گہوڑہ نوکری کرنیوالے جاگیرداروں سے

آمدنی سالتمام کا چہارم کل دیگر جاگیرداران سے اور سات آنہ سے دو روپیہ فی بیگہہ تک خفیف معافیداروں سے اور اسیطرح دیگر لوگون سے وصول کیا جاتا ہے ٭

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کی شادی مین ملے لکہہ سے زیادہ سالیانہ بابت نوتہ کے وصول کیا گیا تہا اور اگرچہ یہہ رقم کثیر تہی مگر بمقابلہ رنج و تکلیف و سختی کے جو اوسکے ایصال سے خلایق کو پہونچی بہت خفیف تہی اوس نے ملازمان تنخواہ دار کو رشوت ستانی و تغلب پر آمادہ کیا اور جاگیردار وغیرہ دیگر اشخاص کو سالہاسال مبتلا رمصیبت قرضہ رکہا اور اکثر لوگون کو بالکل تباہ کر دیا ٭

صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تو صرف یہہ رائے تہی کہ ایصال نیوتہ مین تخفیف کر کے حسب حیثیت بعض لوگون کو بالکل اور بعض کو کسیقدر معاف کیا جاوے مگر جب مہاراؤ راجہ صاحب سے گفتگو ہوئی تو اونہون نے اول ہی از خود یہہ دریافت کیا کہ بغیر ایصال زر نیوتہ کے ریاست کی معمولی آمدنی سے ہی مصارف شادی کا سرانجام ہو سکتا ہے اور جواب مین کہا گیا کہ ہان یہہ امر ممکن ہے تو فی الفور ایما کیا کہ ہم جانتے ہین ہماری شادی مین کسی سے نیوتہ نہ لیا جاوے کیونکہ بخلاف اسکے کہ شادی مین ہر فرقہ خلایق کو خوشی و شادمانی ہو نیوتہ وصول کرنے سے شادی اکثر لوگون کے رنج و افسوس کا باعث ہوگی اسپر حسب خواہش مہاراؤ راجہ صاحب کے پنچسرداروں کا اجلاس ہوا اوسمین بہی اونہون نے ازسرنو اپنا دلی ارادہ ظاہر کیا اور بموجب اوسکے کسی سے نیوتہ نہ لیا گیا ٭

نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب کشور ہند نے مہاراؤ راجہ صاحب اس عادلانہ اور پر سخاوت تجویز سے نہایت محظوظ ہو کر تحسین و آفرین کی ❊ نومبر ۱۸۷۱ میں مہاراؤ راجہ صاحب بہادر کو اختیارات نظم و نسق راج حاصل ہوئے اور انہین ایام مین میجر طامس کیڈل صاحب بہادر وہی سی پولٹیکل ایجنٹ راج عہدہ ایجنسی مارواڑ پر تبدیل ہو کر جودھپور کو تشریف لے گئے ❊

میجر طامس کیڈل صاحب بہادر وہی سی

جس عمدگی سے میجر کیڈل صاحب بہادر نے عرصہ زاید از چھ سال تک انتظام راج کر کے ہر طرح رونق و ترقی بخشی ہے اوسکی تعریف حد و پایان سے باہر ہے جو اصلاحین و آراستگی سررشتہ جات انتظام و کارخانجات ریاست و شہر و قصبات مین اونکی عہد حکومت مین ظہور پذیر ہوئے ہین کیفیت راج سے صریح ظاہر ہین اونکی فیاضی و رحم دلی و عدل گستری کا کل ریاست مین ہر ایک متنفس تہِ دل سے شکر گذار و ثنا خوان ہے کل علاقہ مین کوئی بشر نہین جو کسی طرح کی تکلیف و بد سلوکی کا شاکی ہو واقعی خداوند تعالے نے اونکی ذات مین ایسے عمدہ اوصاف جمع کیئے ہین کہ عام شخصون مین تو کہان حکام والا مقام مین بہی کم ہوتے ہین خلایق الور بوجہ ملازم و رعایا اونکے لطف و اکرام کے عوض مین ہر دم ترقی عمر و دولت و اقبال کیواسطے دست بدعا ہے اور یقین ہے کہ پشتین تک ہمیشہ اونکو دعاء خیر سے یاد کریگی ❊

گوشوارہ جمع و خرچ راج الور

نام سال	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سنہ ۷۰و۱۸۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
سنہ ۷۱و۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
سنہ ۷۲و۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
سنہ ۷۳و۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
سنہ ۷۴و۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
سنہ ۷۵و۱۸۷۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
تخمینہ سنہ ۷۶و۱۸۷۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•

تفصیل آمدنی راج الور

مدات آمدنی			سنہ ۱۸۶۰و۶۱	سنہ ۱۸۶۱و۶۲	سنہ ۱۸۶۲و۶۳	سنہ ۱۸۶۳و۶۴	سنہ ۱۸۶۴و۶۵	سنہ ۱۸۶۵و۶۶	تخمینہ سنہ ۱۸۶۶و۶۷
جمع اراضی	مالگذاری	بقایا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		حال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باغات		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نہر		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بنی	چرائی شتران	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		بانس				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		کٹہ کیتانی				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات آمدنی		سنه ۷۰و۷۱ ۱۸	سنه ۷۱و۷۲ ۱۸	سنه ۷۲و۷۳ ۱۸	سنه ۷۳و۷۴ ۱۸	سنه ۷۴و۷۵ ۱۸	سنه ۷۵و۷۶ ۱۸	تخمینه سنه ۷۶و۷۷ ۱۸
جمع اراضی	خراج جاگیرداران		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زرونده	فروهی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		باگرباچهه				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کان سنگ		••	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سوائی جمع	سایر		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	آبکاری		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	دارالضرب		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدات آمدنی			سنہ ۶۰ و ۱۸۶۱	سنہ ۶۱ و ۱۸۶۲	سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳	سنہ ۶۳ و ۱۸۶۴	سنہ ۶۴ و ۱۸۶۵	سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶	سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷
سوائی جمع	عدالت	جرمانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		رسوم دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		کاغذ اسٹامپ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نمک		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ماندری		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بادہ مبلغان سود		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تفاوت غیر حاضری تنخواہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نزول		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدات آمدنی			سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	تخمینہ ۱۸۶۶ و ۶۷
سوائی جمع	تقاوی و قرضہ	تقاوی	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		قرضہ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات	ڈاکخانہ	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		جیلخانہ					[illegible]	[illegible]	[illegible]
		مویشی خانہ					[illegible]	[illegible]	[illegible]
		متفرقات					[illegible]	[illegible]	[illegible]
بالائی	مدرسہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	شفاخانہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل مصارف راج الور

مدات مصارف	سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱	سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷
مصارف ذاتی مہاراؤ راجہ صاحب بہادر	ایک لاکھ لعہ ۸ ما ۵ سہ	دو لاکھ للعہ ۸ ما ۸ عہ	ایک لاکھ ۵ ۸	ایک لاکھ لعہ ۸	للعہ ۸ ما ۵ سہ	•	•
خواص وچیلہ	•	•	معہ ۸ ما للعہ	عہ ۸ ال معہ	عہ ۸ ما لسہ	معہ ۸ معہ	لوعہ ۸ ما لسہ
رسوئی و باورچیخانہ	•	•	•	صما عہ	عہ ۸ ما عہ	عہ ۸ صما لعہ	عہ ۸
مائین جیبہ مصارف اندرون محل	•	•	•	الما عہ	معہ ۸ لما سہ	عہ ۸ سما للعہ	عہ ۸ الا صہ
شکارخانہ	•	•	•	•	معہ ۸ الا عہ	معہ ۸ الا لسہ	عہ ۸ صما سہ
توشہ خانہ	•	•	•	للعہ ۸ ما اللعہ	معہ ۸ سا سہ	صہ ۸ سا صہ	صہ ۸ لما سہ

	مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷
متعلق محل	پالکی خانہ	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سلح خانہ	•	:	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مشعل خانہ	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	گنجین خانہ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف	پہلوان	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	برتن خانہ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	برف خانہ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]

مدات مصارف		سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	۱۸۶۱ و ۶۲	۱۸۶۲ و ۶۳	۱۸۶۳ و ۶۴	۱۸۶۴ و ۶۵	۱۸۶۵ و ۶۶	۱۸۶۶ و ۶۷
[illegible]	متفرقات	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
[illegible]	اسپان سواری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	اسپان بگی خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	اسپ بارگان بچہ کش	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	فیل خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	رتھ خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	گاڑی خانہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱ع	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲ع	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ع	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ع	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ع	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع
	شترخانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مویشی خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	پنچایت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	منشی خانہ						[illegible]	[illegible]
[illegible]	محکمہ مال	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	تحصیلات	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	حقوق نمبرداران	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	حقوق قانون گویان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	حقوق پٹواریان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	معافی	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	دفتر صدر	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	کوٹھیار	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	نزول	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷
تنخواہ ملازمان خارج	ماندری	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	کان سنگ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
محکمہ جات عدالت	عدالت اپیل	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	عدالت دیوانی	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	عدالت فوجداری	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	شتر پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تھانہ جات	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]

مدات مصارف	سنه ۱۸۶۰و۶۱	سنه ۱۸۶۱و۶۲	سنه ۱۸۶۲و۶۳	سنه ۱۸۶۳و۶۴	سنه ۱۸۶۴و۶۵	سنه ۱۸۶۵و۶۶	سنه ۱۸۶۶و۶۷
فوج — محکمہ بخشیگری	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
توپخانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قلعات	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]
سواران رسالہ‌جات	یک لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]
خاص چوکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نجیب پلٹن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خاص پلٹن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰و۶۱	سنہ ۱۸۶۱و۶۲	سنہ ۱۸۶۲و۶۳	سنہ ۱۸۶۳و۶۴	سنہ ۱۸۶۴و۶۵	سنہ ۱۸۶۵و۶۶	سنہ ۱۸۶۶و۶۷
فوج	بختاور پلٹن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	توپخانہ شتری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	رسالہ نقدی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات براوریان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	امتیازی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کپتان وچاران						[illegible]	[illegible]
	خوشنویس						[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	سنه ۶۰و۶۱ ۱۸	سنه ۶۱و۶۲ ۱۸	سنه ۶۲و۶۳ ۱۸	سنه ۶۳و۶۴ ۱۸	سنه ۶۴و۶۵ ۱۸	سنه ۶۵و۶۶ ۱۸	سنه ۶۶و۶۷ ۱۸
امتیازی وغیره	ہرکارہ ڈیوڑھی	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]
	ڈاکخانہ	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]
سامان پارچہ	کوٹھی دسہرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	فراش خانہ	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]
شعبۂ عمارت	مکانات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سڑک	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بندات	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷
[illegible]	کارخانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	عملہ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نہر	•	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	جیلخانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مطبع	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدات مصارف	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷
گدہ کپتانی	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہپر بندی	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
باگہ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
باغات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمۂ پولیٹکل ایجنسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمۂ بندوبست	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
وکلاء راج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدات مصارف		سنہ ۶۰ و ۱۸۶۱	سنہ ۶۱ و ۱۸۶۲	سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳	سنہ ۶۳ و ۱۸۶۴	سنہ ۶۴ و ۱۸۶۵	سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶	سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷
اتالیق مہاراجہ صاحب		•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خیرات و مذہبی	پن یعنی خیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تہوار خرچ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	قحط	•	•	•	•	•	•	•
بخشش وغیرہ	نیوتہ شادی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نیوتہ غمی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدات مصارف	سنہ ۷۰ و ۷۱ ۱۸	سنہ ۷۱ و ۷۲ ۱۸	سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸	سنہ ۷۳ و ۷۴ ۱۸	سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸	سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸	سنہ ۷۶ و ۷۷ ۱۸
مہمانداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تقاوی زمینداران	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قرضہ متفرق	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرایہ گاڑی	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
بہشتہ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
اخبار و کتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اخراجات سفر شملہ و دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنه ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷	سنه ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶	سنه ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵	سنه ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴	سنه ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳	سنه ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲	سنه ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱	مدات مصارف
[illegible]	[illegible]	·	·	·	·	·	متفرقات [illegible]
·	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سایر خرچ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سررشتهٔ تعلیم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سررشتهٔ دار الشفاء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان مصارف معمولی
·	[illegible] لکهه [illegible]	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	·	·	ادای قرضهٔ سرکار انگریزی

مدات مصارف	سنہ ۷۰ و ۷۱ ۱۸	سنہ ۷۱ و ۷۲ ۱۸	سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸	سنہ ۷۳ و ۷۴ ۱۸	سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸	سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸	سنہ ۷۶ و ۷۷ ۱۸
ادائے قرضہ متفرق فرنگی یا مع تنخواہ ملازمان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•
ادائے قرضہ فرنگی مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم	•	•	•	•	[illegible]	•	•
مصارف شادی مہاراؤ راجہ صاحب حال	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
بقایائے موجودہ خزانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شمال صدر

میجر ایبی صاحب نے مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ نابالغی مین دہ سالہ بندوبست کیا تہا مہاراؤ راجہ صاحب نے با اختیار ہونے پر اوسین مداخلت نکی یہہ بڑی خیر ہوئی اس بندوبست کے اہتمام مین وے خود شریک تہے اور اپنے دستخط سے پٹہ جات جاری کئے تہے اور اختیار ہوا اوس سے پیشتر اقرار کرلیا تہا کہ بدعہدی نکرینگے اس قید سے ریاست کو فایدہ عظیم ہوا ہے بلکہ جو دیہات کسی وجہہ سے بندوبست سے خارج رہگئے تہے اور بہرا انتخاص شل سوتی ناظر کے ہاتہہ پڑے اونکا حال دیکہتے ہوئے یہہ شرط رعایا و راج کے حق مین ذریعہ نجات ہوئی - تاہم اگرچہ جمع مین اضافہ نہوا وقت معینہ سے چار پانچ مہینے پیشتر کہ ہنوز زراعت کہڑی ہوتی تہی جمع وصول کرنیکا طریقہ جاری ہوگیا تہا چنانچہ اسکا فوراً انسداد کیا گیا کہ پہر بدستور فصلین کے اوقات معینہ پر قسطین وصول ہونے لگین زمینداروں نے اس تبدل کو بوجہہ زیر باری سوداگران کے بمنزلہ معافی بین پچیس روپیہ سمجہا ؛ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے عملہ تحصیلات کی تنخواہ ہے ۲ سالے رسے وضع اعمالہ معاف کردی تہی اس تخفیف سے تنخواہ -

تحصیلدار	پیشکار	محرر
سه	صه	صدر

رہ گئی تہی مگر باوصف تخفیف لوگ عہدون کے شوق سے تقرر کے امیدوار
تہے اور دیوانان مخروج دہلی اونکی فرختگی سے زرکثیر پیدا کرتے تہے سب لوگ
علانیہ قبول کرتے تہے کہ اس تنخواہ سے گذر کرنا غیر ممکن ہے اور رشوت ستانی
وتغلب سے اوس سے زیادہ پیدا کرتے تہے اور رعایا سے نذر فصلانہ لینے
کا دستور جاری تہا ٭

اسکے دفعیہ کیواسطے نالایق وغیر معتبر تحصیلدارون کو جو حال مین مقرر ہوئے
تہے برخاست کیا گیا کل عملہ کی تنخواہ بقدر ۲۵؍ روپیہ سالانہ مقرر کی گئی اور
کل اہلکارون کو ایک تحصیل سے دوسری مین بدلکر جس مقام پر اونکی پہلی
کارروائی نامعلوم تہی وہان اچہی طرح کام کرنیکا اور اعمال نامہ مین ورق
جدید لوٹنے کا موقع دیا گیا اگرچہ اسوقت بہی تنخواہ مقدار واجب سے کم
تہی اسپر جو کوئی اہلکار لیاقت سے استحقاق ثابت کرتا گیا اوسکا اضافہ ہوتا
رہا۔ سترہ تحصیلون مین سے بارہ رکہی گئین یہہ بہی ریاست کی خوش نصیبی
تہی کہ مسٹر طامس ہدرلی صاحب عہدہ ڈپٹی کلکٹری پر مقرر ہوا بندوبست
سہ سالہ کرنے مین اوس نے اپنی صاحب کو بہت مدد دی تہی بعد ازان
منتظم کہتری و ڈپٹی کلکٹر راج بہرت پور رہا وہ تجربہ کار اور معتمد اہلکار ہے
اس بڑے عہدہ پر ایسے شخص کا ہونا نہایت غنیمت ہے بعض مقدمات قسم
دیوانی بہی سررشتہ کلکٹری مین فیصل ہوتے ہین نومبر ۱۸۵۴ء مین طامس
ہدرلی صاحب مقرر ہوئے اوس سے پیشتر ایسے مقدمات کی بہت کثرت تہی
اگر کسیکا بہت مدت کا مشتبہ قرضہ ہوتا اور اوسکو عدالت دیوانی سے امید

حصول ڈگری ہوتی تو وہ محکمہ مال مین جاکر تعداد قرضہ اور مدعاعلیہ یا اوسکی
بہائی بھتیجہ پوتے پردوتے کا نام تبلا دیتا بلا تحقیقات مقدمہ درج رجسٹر
ہو جاتا اور سرکار مدعی ہو کر کل زر دعوی مدعی اور نقد چہارم اپنا
حق مزید بران مدعا علیہ سے وصول کر لیتی اس سے بڑا ظلم ہوتا تہا
چنانچہ موقوف کی گئی ۞

میجر ایبی صاحب کا کیا ہوا بندوبست دہ سالہ سنہ ۱۸۶۲ء کی فصل ربیع
مین ختم ہوا جنوری سنہ مذکور مین کپتان پولٹ صاحب نے مہتمم بندوبست
مقرر ہوکے تا وقت ہو جانے پیمایش و پختہ بندوبست کے سرسری بندوبست
کے واسطے تحقیقات شروع کی تو دریافت ہوا کہ اگرچہ بندوبست دہ سالہ
کی جمع علی العموم کل ریاست مین نرم تہی مگر بعض دیہات کی جمع بمقابلہ دیگر
دیہات کے سخت تہی اسواسطے بنظر فایدہ رعایا اور کاشتکارون کے
لازم آیا کہ دیہات کی جمعبندی از سرنو کیجاوے اور اسطرح پر کہ مصارف
بندوبست اور تعمیرات آبپاشی کیواسطے جمع مین اضافہ ہو ۞

ہر گانو کے حالات کی بخوبی تحقیقات ہوئی اس تحقیقات سے یک لکہہ [illegible]
کا اضافہ اور [illegible] کی تخفیف مناسب متصور ہوئی اور بندوبست
دہ سالہ کا مطالبہ کہ [illegible] لکہہ [illegible] تہا باضافہ یک لکہہ [illegible]
بہ تعداد [illegible] لکہہ [illegible] ہوگیا بمقابلہ ایزادی رقبہ مزروعہ و تعداد
قلبہ و چاہات پختہ کے کہ زمانہ بندوبست دہ سالہ مین ہوئی ہے یہ اضافہ
کم تہا ۞

تعداد چاہات	تعداد قلبہ	تعداد رقبہ مزروعہ	وقت
۱۲۳۶۴	۲۹۱۶۲	[illegible] لاکہہ [illegible] ایکر	شروع بندوبست دہ سالہ
۱۳۴۳۷	۴۰۳۰۷	[illegible] لکہہ [illegible] ایکر	اختتام بندوبست دہ سالہ
۱۰۷۳	۱۱۱۴۵	[illegible] لکہہ [illegible] ایکر	اضافہ کل
۸	۳۸	[illegible] ایکر	اضافہ فیصدی

اس بندوبست مین زرمالگذاری خریف و ربیع کی قسطون سے برابرو
کیاجاتا تہا مگر خریف کا پیداوار ربیع کی پیداوار سے زیادہ تہا اس سبب سے
کاشتکارون کو ربیع کی جمع اداکرنے مین دقت پیش آتی تہی بندو-
حال مین ہر فصل کی قسط بمقدار پیداوار اوسکی کم وبیش مقرر ہوئی -
سنہ ۱۸۷۱ کی قسط خریف [illegible] لکہہ [illegible] کی تہی اور سنہ ۱۸۷۲ کی خریف
مین [illegible] لکہہ [illegible] باضافہ ڈیڑہ لاکہہ بلا دقت وبدشوار
ہوا اور ربیع کی فصل مین بیس ہزار روپیہ کی کمی ہوئی زرمالگذاری کا
باوصف اضافہ بروقت اور بآسانی وصول ہوجانا تشخیص کی صحت
اور اہالیان بندوبست کی لیاقت وخبرداری کی دلیل کافی ہے
کپتان پولٹ صاحب نے پیمایش کا کام حتے الامکان پٹواریون سے لینا
تجویز کرکے اونکو بڑی محنت سے پیمایش سکہائی ڈیڑہ سو آدمی کہ اون
سے ۵۵ پٹواری دیہات ۱۰ طالبعلم مدرسہ الور اور باقیماندہ پردیسی آدمی تہی

پیمایش مین مصروف ہونے پٹواریون کی تعلیم کے سبب سے بہت دیر ہوگی
مگر یہہ امر بہی کہ جہانتک ممکن ہو پردیسی کم نوکر رکہے جاوین ضروری تہا
اور ریاست مین ہمیشہ بسبب ضرورت ساح این موجود رہنے کا فایدہ
اس توقف کے نقصان سے زیادہ ہے ؛

بندوبست سہ سری کی جمع ایسی نرم تہی کہ ۱۸۶۳-۶۴ء مین منجملہ کل زر جمع
کے کہ مع ایک ایک روپیہ فیصدی مصارف تعلیم و دار الشفا کے لیے لکہ
ہ لاکہ سے تہی صرف ا ہزار ۷۰۰ روپیہ باقی رہا اور ثابت ہوا کہ جمع سخت
نہ تہی رعایا نے بخوشی و آسانی ادا کی ؛

شروع ۱۸۶۳ء مین اکثر پرگنات کی پیمایش شروع ہو گئی تہی مارچ مین بعلاوہ
پیمایش پٹواریان کو کل تحصیلات مین جہان پیمایش شروع نہین ہوئی
تہی متعین کیا گیا اور بندوبست کیواسطے پرگنات حسب تفصیل تقسیم ہوئے

بہ تحت خاص کپتان پولٹ صاحب مہتمم بندوبست	بہ تحت ہیرالال سپرنٹنڈنٹ
رامگڈہ لچھمن گڈہ الور بانسور گوبندگڈہ کہومر	راجگڈہ تہانہ غازی

بہ تحت رام گوپال سپرنٹنڈنٹ

کشنگڈہ منڈاور بہروڑ

ہر ایک فریق معلم ہٹواریان و پٹواریان کو جنکے کام کا امتحان ہوتا گیا اپنے شامل کرتے گئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کل راج کی پیمایش اپریل ۱۸۶۷ع مین ختم ہوگئی کوئی گانو پیمایش سے باقی نرہا اور باوصف اس جلدی کے کام بصحت ہوا۔ سپرنٹنڈنٹان نے اپنے اپنے علاقہ مین اور صاحب مہتمم بندوبست اور لاله منی لال نے لچھمن گڈہ و رام گڈہ مین اور طامس ہررلی صاحب نے الور و بانسور مین انواع مقدمات کی سماعت کی صاحب مہتمم بندوبست نے زیادہ تر مقدمات اپیل کی سماعت کی اور کہین کہین ابتدائی بہی سنی اور یہہ دستور رہا کہ ہر پرگنہ مین تاریخ مقرر کرکے اشتہار دیدیا جاتا کہ اوس تاریخ تک عرایض دعوی لاے جاوین بعد ازان تا وقت تکمیل مثل کوئی عرضی نہین لیجاتی اور پہر بصورت ثبوت سبب معقول توقف کے مقدمہ محکمہ بالاصدر مین سپرد کردیا جاتا تہا

اس بندوبست مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست تین منصرم تہے۔

اول نجم الدین صدر منصرم تنخواہ دار سو روپیہ ماہوار

دوم ہیرالال۔

سوم رام گوپال دونون بمشاہرہ دو دو سو روپیہ ماہوار ان تینون اہلکارون نے ممالک مغربی و شمالی مین رہ کر بڑا تجربہ حاصل کیا تہا پیمایش کیواسطے ملک تین حصص مین منقسم تہا اور سہ جرہ مین جاری تہین اور منصرم و نایب منصرم اور کل پر صدر منصرم نگرانی کرتے تہے

ایک پیمایش صاحب مہتمم بندوبست کے تحت مین تہی اور ایک ایک دو دو
سپرنٹنڈنٹون کے تحت مین ٭

ان پیمایشون کے سوائے لیق پٹواری اپنی اپنی تحصیلون کو بہیجے گئے تہے
کہ دیگر پٹواریون کو پیمایش سکہاوین اور دیہات کی پیمایش کراوین ۔
ساحان حلقہ جات زیادہ ہوئے تب چہوٹی پیمایش کرنے والے بہی انہین
مین شامل ہوگئے اور جانچ کرنے والے عملہ نگران حال مین اضافہ ہوگیا ۔
وقت اختتام کام پیمایش مین کسان مندرجہ ذیل صرف تہے ۔

پٹواریان علاقہ اور	طلبار مدرسہ جات اور	امین اضلاع انگریزی
۵۸ کس	۴۵ کس	۹۰ کس

باوجودیکہ ۱۲۰ کس سے زیادہ ساحون کو اور بہی پیمایش سکہائی گئی
تہی کل کام مین دو برس ہی صرف ہوئے اور نقشہ جات بہت صحت سے
مرتب ہوئے پیمایش کشتوار سے پیشتر حسب قاعدہ حدبست ہوگئی تہی ہر
متنازعہ سرحد کا صحیح نقشہ مرتب کیا گیا سرحد مذکور پر نقشہ مین دو مقامات غیر
متنازعہ قایم کرکے دو خط مختلف رنگ کے بطور حد رقبہ متنازعہ ایک حسب دعوی
ایک فریق کے اور دوسرا حسب خواہش فریق ثانی قایم کرکے رقبہ متنازعہ
نقشہ پر علیحدہ کردیا جاتا تہا اور بعد فیصلہ کے سرحد منفصلہ کے بموجب
خط کہینچا جاتا اس قسم کے نقشہ جات ہمیشہ کار آمد ہونگے ٭
معاملات بسوہ داری وکاشتکاری مین صاحب مہتمم بندوبست ونیاب

نैनीताल ڈولڈکا

پولیٹکل ایجنٹ و پچسرداران و دیگر اہلکاران قدیم ریاست کے باہم مشورت
رہی اور صاحب مہتمم بندوبست نے نینی تال مین بہی جاکر اسباب مین بہت
تحقیقات کی فیصلہ مقدمات مین کسیقدر عرصہ کے قبضہ کا حقیت کی دلیل
قطعی سمجہنا واجب تہا مگر اوس عرصہ کا بجاے بارہ سال کے کسی معروف واقعہ
سے شروع ہونا مناسب متصور ہوا اسواسطے مدت تیرہ سال کہ جب کپتان
ابہی صاحب نے اول بندوبست کیا تہا میعاد سماعت مقدمات دعوی
حقیت قرار دیگئی قبضہ مالکانہ کے ثبوت خاص قبضہ واقعی یا پٹہ جات ہردو
بندوبست مین نام کا درج ہونا یا حق مجرائی دوروپیہ فیصدی کا پانا
سمجہی گئین بعض مقامات پر وصولیابی ڈہول ڈنکا یعنی لاگ شادی دلیل
بسوہ داری متصور ہوئی اور بعض مقدمات مین لوگون نے باوصف
نہونے نام کے کاغذ مین اپنا واقعی قبضہ ثابت کیا ہ

اگر کسی غیر منقسم گانو مین کسی شخص کا قبضہ حصہ وراثت سے کم جایداد پر تہا
اور اوس نے بموجب شجرہ کرسی نامہ دیہہ کے تقسیم اراضی چاہے تو حتی الامکان
اوسکو بقدر کمی اراضی شاملات سے معاوضہ دلایا گیا قبضہ مین عزل و نصب
نہ کیا گیا ہ

حق کاشتکاری - جس کاشتکار نے ابہی صاحب کے اول بندوبست
سے صرف جمع دی لگان ندی یعنی مثل مالکانہ کی اوسی قسم کی زمین کی بابت
اور بلاحصول پٹہ ہمیشہ اوسی زمین پر قابض رہا وہ مستحق کاشتکاری سمجہا
گیا اگر وہ بذریعہ پٹہ قابض تہا یا مالکان کو اختیار کمی و بیشی لگان تہا یا اگر

وہ مالگذاری سے زیادہ جمع دیتا تھا یا مالک جب تپایا اوسکو بیدخل کردیتے تو ملی الحال
سمجھا گیا کہ وہ مستحق کاشت نہ تھا الا اگر اوس شخص کے قدیم مالک یا سابق مالگذار
یا معافیدار ہونیکی وجہہ سے یا اور کسی خاص صورت سے اوسکا حق کاشتکاری
تسلیم کیا گیا تھا اور ہر ایک مزارع جو مستحق کاشت نہ تھا مگر دو پشت سے گانوں میں
کوئی زمین کاشت کرتا تھا یا سوا اسپی صاحب کے اول بندوبست سے کاشت
کرتا تھا اوسکے قبضہ کاشت مین زمین بقدر استقرار اوسکے گذارہ کے رکہی
گئی مگر وقت تیاری مثل حقوق کے جسقدر تھی اوس سے زیادہ نہ دی
گئی ؛

اول درجہ کے کاشتکارون کے ذمہ لگان جو علاوہ جمع مصارف دیہی
کیواسطے کافی تھی اوس سے زیادہ نہین لگائی مگر اورون کے ساتھ
کچھہ رعایت نہوئی ؛

تشخیص شرح لگان اور تحقیق نکاسی گانوں کے واسطے تدبیرات مندرجہ رپورٹ
بندوبست مسٹر کولوین صاحب پر عمل کیا گیا اور وہ بہت کارآمد ہوا ؛ कोलविन
بجز ایک پرگنہ کے جسکی پیمایش اول ہوئی کسی دیگر پرگنہ مین قسم اراضی خسرہ
مین نہین لکہی گئی مگر نقشہ دیہہ پر سرخ یا نیلی پنسل سے ہر ایک قسم کی زمین
کے چک کاٹ دئے گئے پڑتال کرنیوالا اہلکار نقشہ کے ذریعہ سے وقت پڑتال
وسعاینہ موقع کے اقسام زمین چکون کا بخوبی امتحان کرسکتا تھا لہذا زانزوہ
ہر ایک گانوں کی ہر قسم اراضی کا شرح لگان انواع طریقہ سے دریافت
کرتا تھا ؛

کاشتکاران اور مالکان سے علیحدہ علیحدہ استفسار حال کر تا مقدمات درمیانی مالک و کاشتکار سے اکثر صحیح تعداد منکشف ہو جاتی اوسکی تحقیق کرنے مین کسی ذریعہ کو باقی نہ چھوڑا گیا بعض گانو کا سابقاً ٹھیکہ ہوا اور اوسکے کاغذ موجود پائے کہین گانو ملحق السرحد جاگیر مین ہے کہ جاگیر دار نے اپنے گانو کی شرح جمع کا سب حال کہدیا۔ بعض مقامات پر راج کے چیلون کی تھوڑی تھوڑی معافی ہے اون سے شرح لگان دریافت کیگئی کہ بے اعلے درجہ کی لگان لیتے ہین اور کوئی وجہ اخفا نہین رکھتے اہلکاران پرگنہ و سکناء قرب وجوار سے بند وبست گذشتہ کی شرح جمع پرگنہ دریافت کی گئی بعض دیہات سے جنکی جمع سنگین تھی اور اس سبب سے اونمین جمع سے زیادہ لگان لیجاتی تھی اور نہ وجہ اخفا رکھتے تھے شرح لگان دریافت ہوئی اور شرح باجہہ جمع دیہہ سے کہ کل زمین پر تھی اکثر کمتر درجہ زمین کی شرح کہ بقبضہ کمینان دیہہ تھی معلوم ہوئی ٭

شرح لگان مین بڑا اختلاف ہے شمال مین چاہی زمین پر پانچ روپیہ سے دو روپیہ فی بیگھہ تک مختلف ہے اور جنوب مین نو روپیہ سے تین روپیہ تک شمال مین بارانی عہ فی بیگھہ سے زیادہ کی نہین ہے الور کے قریب عہ کی ہے اور اوس سے جنوب مین عہ کی جمعبندی مین کل پیداوار دیہہ یعنی کاشت اراضی وغیر مزروعہ و تالاب و میوہ درختان و درختان وغیرہ پر لحاظ ہو گیا ہے اگرچہ راج مین اراضی غیر مزروعہ بہت ہے مگر زمیندارون کے قبضہ مین کم ہے ایسے قطعات مین سے اکثر پہاڑ ون پر اور کشادہ رقبہ

مین سرکاری رونده وبنی و شکارگاه ہین جنوب ومغرب کے اکثر پہاڑ
راج کے قبضہ مین ہین اونمین کسیکا مویشی چرنے کیواسطے جاوے تو بہی
محصول لیا جاتا ہے ناقابل زراعت مین زیادہ تر پہاڑی زمین ہے
کہ ڈیڑہ آدہ بیگہہ تک کی ہوسکتی ہے یا جہان گانو کی حالت کو دیکہکر
مناسب ہوا اوسکو جمعبندی سے بالکل خارج کیاگیا اس بندوبست مین
جن پرگنات کی تشخیص سنہ ۴۷ء و ۵۱ء تک ہوچکی تہی بمقابلہ جمع سابقہ کے جمع جدید
حسب تفصیل مقرر ہوئی +

نام پرگنہ	جمع بندوبست دو سالہ امپی صاحب	جمع بندوبست سرسری حال	جمع سال اول بندوبست حال	جمع سولہویں سال بندوبست حال کی
تجارہ	یک [illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
رامگڈہ	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
کشن گڈہ	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
الور	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
گوبندگڈہ	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
کٹھومر	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
لچھمن گڈہ	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
راج گڈہ	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
منڈاور	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
میزان	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

اس جمعبندی پر جو اعتراض ہوئے اونکی تحقیقات اوس وقت تک نہولی تھی اسواسطے قرار پایا کہ سال رواں مین تخفیف مجوزہ کا صرف بطور التوا مطالبہ نکیا جاوے اور اضافہ مین سے صرف نصف لیا جاوے چنانچہ تک ہزار مالگذاری زیر تخفیف مجوزہ منجملہ للعہ سالانہ نصف اضافہ کے مجرا ہوکر باسنہ معاف لئے گئے ؛

اسیطرح تہانہ غازی و بہروڑ و بانسور باقیماندہ تین پرگنات مین کمی بیشی کی ضرورت اور بندوبست دہ سالہ پر اول سال مین ٭ فیصدی اور آخر سال مین ٭ فیصدی اضافہ کی امید تہی ؛

ایک سوال ہے کہ بسبب رواج ٭ مالگذاری مروجہ راجپوتانہ کے بمقابلہ رقم پختہ بمیعاد سالہاے کی جسکا ادا کرنا آفات ارضی و سماوی سے زمینداران دیہات کے اختیار سے اکثر باہر ہو جاتا ہے کیا رعیت وار بندوبست بہتر نہوتا اسکی یہہ صورت ہے کہ بندوبست ابہی صاحب سے پیشتر تعین مالگذاری سالانہ کیواسطے چار طریقے جاری تہے ۔

اول کنکوت ...... یعنی فصل موجودہ کہیت کا تخمیناً اندازہ کرنا ؛ | कनकूत.

دوسرے بٹائی ...... پیداوار تیار شدہ کو بروے وزن حسب حصص معینہ تقسیم کرلینا ؛ | बटाई

تیسرے چکوتہ ...... گانوکے ذمہ ایک مجمل رقم جسکی تفریق بذا جیہہ بذمہ زمینداران ہوتی تہی مقرر کردینا اور یہہ عمل اکثر چند فصل اور چند سال کیواسطے ہوتا تہا ؛ | चकोता

वीचेडी
چوتہے بیگھڑی .... حسب رواج پرگنہ کاشتکارون سے بلحاظ قسم اجناس فی بیگہہ لگان لینا ؛

اکثر اوقات ایک ہی گانوین مختلف اسامیون سے بٹائی وچکوتہ وبیگھڑی کے تینون عمل ہوتے تہے ؛

ठेका
پانچوین ٹہیکہ .... ایک یا چند سال کیواسطے زمینداران یا کسی شخص کو ٹہیکہ دینا ٹہیکہ دار کو اختیار ہوتا تہا کہ خواہ حسب شرح مروجہ پرگنہ کے یا مندرجہ صدر طریقون مین سے کسی طریقہ سے وصول کرتا چالیس برس پیشتر سے یہہ طریقہ زیادہ رایج ہوگیا تہا غالباً مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب کے مسلمان مختارون نے جاری کیا تہا اور ابہی صاحب کے بندوبست سے پیشتر عنقریب کل ریاست مین یہی عمل جاری تہا ؛

اس سے ظاہر ہے کہ قدیم رواج بجاے تعداد معینہ کے رعیت وار سے زیادہ مطابق تہے مگر سررشتہ تعداد معینہ کا اجرا اوسوقت سے ہوگیا تہا جبتک حکام انگریزی کو ریاست کے کام مین کچہہ مداخلت نہ تہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ اول نے صرف اوسکو قبول کرکے ترقی دی اسواسطے جمعبندی دیہہوار کو چہوڑنے سے سررشتہ جدید جاری کرنے کا الزام عاید ہوتا ؛

یاد رکہنا چاہیے کہ رعیت وار جمعبندی کی ہندوستانی طریقہ مین چند

خرابیان ہین پس اب بہی اوسکے اجرا سے بہتری کی امید نہ تہی اوسکی ناکامیابی
کی دلیل ایک تو یہی ہے کہ سیرابی کی بابت جو لاگپانی سیراب شدہ کہیتون پر لگایا
گیا تو اوسمین انواع دقتین پیدا ہوئین سیرابی غیر معمولی ہے جس گانوین
بہ اعتبار سیرابی سالانہ رقبہ کثیر کی جمع زیادہ کیجاوے اوسمین سالہا سال
تک کسیقدر زمین بہی سیراب نہو اس لحاظ سے جو یہہ تجویز کی گئی کہ نقشہ کے
بموجب ہر سال رقبہ سیراب شدہ کی پیمایش ہوکر اوسپر شرح معینہ لاگپانی
لیاجاوے تو دیہات سیرابی کی کل زمینداروں نے التجا کی کہ باوصف موجودگی
نقشہ جات جو اختیار سالانہ جمعبندی سے ہوگا سوا اہلکاران تحصیل کو نہین
دینا چاہیے اور علی العموم کل کا یہی اعتقاد تہا +

البتہ کم آبادی کے ملک مین رعیت وار بندوبست اچہا ہوتا ہے مگر ایسے
ملک مین جہان غیر مزروعہ زمین نہین ملتی کہ اور مین بعد بندوبست تین
سال مین یہی حال ہوجاویگا اور جہان مزارع بمقابلہ باہمی کاشت کے واسطے
تیار ہین ایسا اتفاق نہوگا کہ زمینداروں کو ہر ایک کہیت دیہہ کی ذوامی
کاشت کا انتظام کرنے مین کچہہ دقت ہو بلکہ برعکس اوسکے گانوکے ہر ایک بہوٹے
چہوٹے کہیت کی مناسب جمعبندی کرنے مین بڑی مشکل ہوتی +

بندوبست سرسری و نیز بندوبست شانزدہ سالہ مین راج کا لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور چار سال دو ماہ کے عرصہ مین کام ختم ہوا اور کل ریاست کے
جسکا صحیح رقبہ قریب تین ہزار مربع میل ہے تختہ مسطح سے پیمایش ہوکے صحیح
نقشہ جات مرتب ہوئے اور پٹواریون کو تعلیم کرکے اون سے پیمایش کا کام

لیا گیا اوس سے اول تو بند وبست کے خرچ مین کفایت ہوئی اور ہمیشہ کیواسطے پیمائش کرنیوالون کا مستعد عملہ راج مین ہو گیا سانزدہ سالہ بندوبست مین سال اول کی جمع معہ لکھہ معہ ۲ صما لہ اور اخیر سال کی عہ لکھہ ۲ لمامعہ قرار پائی اور بندوبست سابقہ کی جمع پر لہ ۴ سے تک فیصدی کا اضافہ ہوا ہے لیکن چونکہ بندوبست سابقہ مین بعہد مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم زمیندارون کو چار مہینے پیشتر زر اقساط ادا کرنے سے بوہرون کا سود اور زر بٹہ چہرہ شاہی و سکھہ الور کے روپیہ اور نذر فصلانہ تحصیلدار وغیرہ سے زر کثیر ادا کرنا پڑتا تہا اور اب وہ رقمین کہ عسہ وعسہ فیصدی تک تہین موقوف ہو گئین اونکو اس بندوبست سے بجائے زیر باری کے بہت سبکدوشی ہو گئی ہے ؛

نرمی بندوبست کا ثبوت یہہ ہے کہ خریف ۱۸۷۶ کے مطالبہ تعدادی عہ لکھہ معہ ۲ للعہ مین سے عہ لکھہ للعہ ۲ صما للعہ وصول ہو کر صرف الہ ۲ صما عسہ باقی رہا اس سے ظاہر ہے کہ کپتان پولٹ صاحب نے یہہ بندوبست راج اور رعایا دونون کے حق مین بہت مفید کیا ہے ؛

سائر

۱۸۷۲ سے پیشتر اس سائر کا انتظام نہایت خراب تہا ۹۴ گہاٹون یعنی گذرگاہون پر چوکیات تہین اونمین مختلف شرح سے جا بجا محصول لیا جاتا تہا اور ایک چوکی کے محصول کی دوسری پر پڑتال نہوتی تہی

घाटों

بعض راستون پر کثرت چوکیات سے محصول گران لیا جاتا تہا بعض پر بالکل نہین لیا جاتا تہا آمدنی سایر کا من ابتداء سمت ۱۹۲۶ لغایت سمت ۱۹۳۲ بحساب ایک لاکہہ بتیس ہزار سالانہ ٹہیکہ مقرر تہا اس زر ٹہیکہ مین سے محکمہ پنچایت نے اپنے تقرر سے تہوڑے دنون بعد بالعوض معافی دو آنہ فی من محصول آمد رفت غلہ کے کہ علاوہ محصول چوکیات کے لیا جاتا تہا پندرہ ہزار روپیہ معاف کردیا ؛

اس خرابی کا انتظام کرنا ضرور تہا مدت کی تحقیقات کے بعد محاصل کی شرح اوسط نکالی گئی درآمد و برآمد مال پر ایک شرح محصول صرف ایک مقام پر لینے کیواسطے مقرر کی گئی اور اندرونی آمد رفت کیواسطے اوس سے چہارم محصول مقرر کیا گیا اور یہہ بہی حکم ہوا کہ محصول وصول کرکے شرف روانہ دیا کرے اور اوسکی نقل یعنی مثنیٰ اپنے پاس رکہا کرے کہ پہر اونکی دفتر صدر مین اکر مطابقت دیکہال ہوا کرے بجز اہالیان کونسل اور چند معزز و دیانت دار اہلکارونکے یہہ تجویز سکو ناپسند ہوئی بلکہ خود بقالون کو بہی یہی منظور تہا کہ جو سر رشتہ پیشتر سے بے دستور تہے اور بجاے ایک روپیہ کے ایک کوڑی محصول ہو جاتا تب بہی تبدیل پر رضامند نتہے اسکا سبب یہہ ہے کہ اکثر کے بقال ریواڑہی و فیروزپور اور بہرتپور والون کے گماشتہ اور اڑہتی ہین اور جو مال بہیجتے اور منگاتے ہین ایسے راستون سے گذرتا تہا جہان چوکیان نتہین اس سے اونکے خیال مین بجاے تخفیف محصول کے بد نظمی مین فایدہ تہا ٹہیکہ دار سایر بہی شاکی تہا کہ شرح بہت کم ہوگئی ہے اور اگر بندوبست سابقہ کے منافع کا حال معلوم ہوتا تو شاید

وہ اسپر مطلق رضامند نہوتا مقامات واقع وسط ریاست شل اور پر یہہ
شرح بہت نرم ہوگئی اور دور کے مقامات جہان صرف ایک چوکی کا محصول
لیا جاتا تہا محصول گران ہوگیا ؛

الغرض اس عزل ونصب مین بڑی مشکلات پیش آئین اور صرف اس لحاظ سے
کہ سررشتہ مجریہ سابقہ سے تجارت پر بہت روک تہی اور اس یقین سے
کہ لوگ اسکے فوایدسے آگاہ ہوکر جلد پسند کرینگے اس تبدل کا عمل درآمد لابد
سمجہا گیا چنانچہ جو امید تہی جلد حاصل ہوگئی اور سررشتہ جدید کی نسبت
کہ نومبر ۱۸۷۱ سے جاری ہوا تہا مئی ۱۸۷۲ مین کسیکو شکایت نرہی ٹہیکہ دار
کو بہی بہت فایدہ ہوا کیونکہ رونہ جات کے جاری ہونے سے مال تجارت کا
چوکیات سے بچکر نکلنا غیر ممکن ہوگیا اور بعض اجناس کا محصول بہی گران
تہا ششماہی مین سایر دارنے ایک لکہہ للعہ ۲ ماللعہ وصول کیا گو دو چند
منافع ہوگیا اور انجام مین ریاست و رعایا کو بہت فایدہ ہونے
کی امید قایم ہوئی درآمد و برآمد مال تجارت کے نقشہ جات تیار ہونے لگے اور
جو حال سابقاً جہل و تاریکی مین رہتا تہا بخوبی معلوم ہونے لگا اور ان
نقشہ جات کی روسے یہہ بہی دریافت ہوا کہ انقضاء میعاد ٹہیکہ پر شرح محصول
مین بغیر اسکے کہ آمدنی راج مین کمی عاید ہوا اور بہی تخفیف کرنیکی قابلیت ہوگی
۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ مین افزونی محصول سایر سے ریاست کی آمدنی مین بہت اضافہ
ہوا اجراء رونہ جات سے ملازمان ٹہیکہ دار کی بددیانتی کا انسداد ہوکر
اوسکو بہی بہت منافع ہوا اور رعایا کو جا بیجا محصول ادا کرنے کی تکلیف نرہی -

کمیٹی نے ایک نقشہ محصول جدید اجناس کا بنایا اوسمین بجاے ۲۵۲ - اجناس
محصولی سابق کی صرف ۲۹ - اجناس پر محصول رکھا اسپر بہی آمدنی راج مین
کمی نہوئی - اختتام میعاد ٹہیکہ سے پیشتر یہہ نقشہ اس نظر سے جاری کیا گیا تہا
کہ بستعیان ٹہیکہ آیندہ اوسکی نسبت حسب دلخواہ اپنی تحقیقات کرلیں چنانچہ
یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جب آیندہ کا ٹہیکہ نیلام ہوا ایک لکہہ صـــہ کی بولی بہ اضافہ
صـــہ روپیہ ایک سال کیواسطے بولی گئی باوصف تخفیف محاصل علی الخصوص
آدہ آنہ من محصول غلہ کے جسکا سالگذشتہ مین عــــہ ہزار وصول ہوا تہا
ایسے نتیجہ کا حاصل ہونا ازبس باعث اطمینان اور ریاست کی بہبودی اور
انتظام ریاست کے اعتبار کی قوی دلیل تہا اور شش ماہی گذشتہ کے نقشہ
آمدنی سایر سے ظاہر ہوا کہ ٹہیکہ دار جدید کو ٹہیکہ دار سابق سے بہی زیادہ منافع
ہوگا اسپر اختتام سال پر محاصل مین اور بہی تخفیف کرنا قرار پایا چنانچہ دار
راج کی یہہ راے ہوئی کہ بشرط قایم رہنے آمدنی سابق یعنی ایک لاکہہ بیس ہزار
روپیہ کے محصول اجناس مین جہانتک ممکن ہو تخفیف کیجاوے اس سال مین
ٹہیکہ دار نے دو لکہہ عــــہ ہزار وصول کیا اور بعد اداے زر ٹہیکہ
سرکاری اور مصارف ایصال کے صـــہ کا فایدہ اوٹہایا ؛
جب نقشہ جدید کے بموجب بہی تعداد مرکوزہ سے زیادہ آمدنی ہوئی تب
کل محاصل اندرونی جسکا للصـــہ روپیہ آتا تہا مگر اوسکے وصول کرنے میں
بڑی دقت ہوتی تہی اور اوس سے تجارت پر بڑی روک تہی موقوف کردیا
گیا اسکے علاوہ اکثر خفیف رقمین جو لینے کے قابل نہ تہین معاف ہوئین ٹہیکہ داروں سے

یہہ شرط ہوئی تھی کہ فریقین مین سے کوئی چاہے تو ایک سال ختم ہونے پر ٹھیکہ فسخ کردیا جاوے اسواسطے نقشہ جدید مرتب ہونے پر اوسکو اس نقشہ کے بموجب ایک لاکھہ صـ سال مین ٹھیکہ لینے کیواسطے کہا گیا تو اوس نے بخوشی قبول کیا ٭

سن ابتدا یکم سیتمبر ۱۸۷۳ع لغایت ۲۸ - فروری ۱۸۷۴ع ششماہی اول مین چبوترہ شہرالور کی آمدنی بقدر ساٹھہ ہزار روپیہ ہوئی اور سالگذشتہ کی اس ششماہی مین بقدر ایک لاکھہ سولہ ہزار ہوئی تہی اس کمی کا سبب پیداوار محلوج کی قلت تہی کہ صرف اوسی کے سبب سے ٹھیکہ دارکو ـ روپیہ کا نقصان ہوا اور قحط بنگالہ کے سبب سے تجارت مین سستی ہوئی وہ مزید بران تہی چونکہ گذشتہ برسون مین ٹھیکہ دارکو ـ ہزار روپیہ سال کا منافع ہوا تہا اسواسطے اس نقصان کے عوض مین صرف پانچہزار روپیہ کی معافی مناسب متصور ہوئی ٭

الغرض ـ سایر مین قاعدہ جاری کرنے سے کہ سابقاً اوسمین انتہا درجہ کی ابتری تہی آمدنی ریاست زیادہ ہوگئی حالانکہ اس بندوبست کا مقصود اضافہ آمدنی نہ تہا اور بہدران حال محصول غلہ اور کل تجارت اندرونی کا محصول موقوف ہوگیا کہ اب بمقابلہ محصول سابقہ کے کل اجناس پر بہت خفیف اور منجملہ اجناس محصولی سابق کے دس مین سے ایک پر اور کل علاقہ ریاست مین صرف ایک جگہہ لیا جاتا ہے اور شرح محصول جدید سے علاوہ کسیقدر اضافہ آمدنی راج کے رعایا کو بڑی آسایش اور تجارت مین

بہت افزونی ہوئی ہے ؛
پیشتر سے خیال تہا کہ ریل جاری ہونے سے آمدنی محصول راہداری مین کمی ہوگی اسواسطے ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ کا ٹہیکہ ہونے سے پہلے شرح محاصل مین تخفیف اضافہ کیا گیا مگر اجراے ریل سے تہوڑے دنون بعد تحقیق ہوا کہ سال آیندہ مین بغیر اسکے کہ آمدنی سایر کی مقدار حال یعنی یک لکہہ ستر روپیہ مین کمی ہو شرح محاصل اجناس مین تخفیف کرنی لازم آویگی ؛
۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ مین بضرورت دریافت مقدار درآمد و برآمد غلہ کی ایکپائی فی من محصول غلہ پر لگایا گیا اور اس سے دریافت ہوا کہ ۱۰ لاکہہ من غلہ آیا اور ۱۰ لکہہ مع ۱۷ ہزار منوان گیا یعنی درآمد کے علاوہ ۱۷ ہزار من برآمد ہوا علاوہ غلہ کے اس علاقہ مین جنس برآمد محاوج اور رہے کہ اس سال مین بقدر ۱۰ لاکہ ۱۰ ہزار روپے کی ؛

دارالضرب

دارالضرب راجگڈہ بوجہہ منافع نہونے کے بند ہونے کے لایق تہی مگر چونکہ وہ خودمختیاری وحکومت راج کی علامت تہی ابتدا مین اوسکا موقوف کرنا مناسب نہ سمجہا گیا تہا ۱۸۵۸ مین روپیہ مین اسقدر آمیزش ہوئی کہ چار برس تک لوگون نے سکہ ڈلوانے کیواسطے چاندی دینا موقوف کیا ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ سے بیشتر سال کے عرصہ مین ہر سال ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار سے زیادہ روپیہ تیار ہوا اور اوس سے آمدنی خرچ

خرچ	آمدنی
۱۰۰۰	۱۷۰۰

रानशाही

اگرچہ سکہ راؤ شاہی کے روپیہ کی اصل قیمت سکہ انگریزی کے روپیہ سے
بقدر آٹھہ آنہ فیصدی کم ہے مگر اس راج مین بلاوجہ نا واجب اوسکا بمقابلہ
انگریزی روپیہ کے خزانون مین دو روپیہ فیصدی کا بادہ لیا جاتا
تہا زمیندارون کو اختیار تہا کہ خواہ حالی یعنی راؤ شاہی روپیہ دیوین
یا چہرہ شاہی باضافہ دو روپیہ فیصدی بادہ کے داخل کرین بازار
مین اس بادہ کا کم و بیش نرخ رہتا تہا اداے قرضہ فرنگی ریاست
کیواسطے چھہ لاکہہ روپیہ سکہ انگریزی منگایا گیا تب یہہ بٹہ پانچ چہہ روپیہ
فیصدی تک ہوگیا تحصیل کیوقت دریافت ہوا کہ خزانون مین کل حالی روپیہ
جمع کرلیا اس امید سے کہ اگر سکہ انگریزی کا روپیہ پہلے نرخ سے لیا جاویگا
تو راج کا نقصان متصور ہوگا اسواسطے زمیندار ہم سے حالی روپیہ خریدینگے
اور ہمکو بہت فایدہ ہوگا مگر اونکی یہہ امید حاصل ہوئی ایک حکم جاری
ہوگیا کہ اس فصل مین صرف انگریزی روپیہ قدیم شرح سے لیا جاویگا
اس سے حالی روپیہ کی قدر کم ہوگئی اور ستمبر ۱۸۷۱ء مین دوسرا حکم او
جاری ہوا کہ آیندہ کو خزانہ راج مین کل داد و ستد دونون سکون کی
برابر ہوا کریگی اس سے دونون روپیون کی قیمت برابر ہوگئی رعایا کو
بہت فایدہ ہوا اور بقالون کا نقصان ہوا ؛

کل ٹانبہ جو گیارہ سال کے اندر کانون سے پیدا ہوا تہا بقدر السۂ عاسے
دار الضرب مین ٹکے بنائے گئے راج مین چہارم لیجاتی تہی یہہ ٹکے بہت
بہاری بصورت ایک من مین بہ تعداد ۲۰ ۷ ہوتے ہین اونکا نرخ فی روپیہ

۱۸ سے ۳۲ تک کم وبیش ہوتا رہتا ہے سکون کے اجرار - پیسہ - دہیلا -
چہدام - دمڑی - آدہی ہوتے ہین چونکہ بمقابلہ آنہ اور روپیہ کے اونکی
قیمت کم وبیش ہوتی رہتی ہے اس سے بہت دقت تہی اسواسطے اہالیان
کونسل نے تجویز کی کہ آیندہ کو انگریزی سکہ کا پیسہ جاری کرایا جاوے
کہ دارالضرب کلکتہ سے طلب کیا گیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے پندرہ ہزار
روپیہ کا پیسہ بمنہائی ع۸ فیصدی قیمت بطور کمیشن بہیجا مگر خریدارون کو
مانع سے دیا گیا اس سبب سے اوسکے اجرا مین توقف ہوا سنہ ۱۸۴۷ع مین
بیس ہزار دوسو روپیہ کا پیسہ گورنمنٹ سے اور خریدا گیا اور بازار مین
انگریزی سکہ کا پیسا چلنے لگا مزدورون کو مزدوری اسی پیسے سے دیجاتی
تہی مگر لکڑی وگہاس بیچنے والے اسوجہ سے کہ دو پیسے آدہ آنہ سے زیادہ
ہوتے ہین اپنی اجناس کو راوشاہی ٹکے سکے حساب سے بیچتے رہے
خزانہ مین داد ستد فقط انگریزی روپیہ کی ہوگئی اور خزانہ مین رائج
کی ضرب کا ئے لکہ لت ع۱۳ فیصدی تہا اوسکے چلنے مین پرکہنے کی دقت
سے ہرج ہوتا تاہم مہاراو راجہ صاحب حال کی مسندنشینی پر اون کے
نام سے کسیقدر روپیہ بنوایا گیا
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین دربار الور نے ایکٹ سکہ جات سے جسکے بموجب ہندوستانی
رئیسون کو اپنے نام کا سکہ دارالضرب انگریزی مین ڈلوانیکا اختیار ہے
متمتع ہونے کیواسطے گورنمنٹ آف انڈیا سے عہدنامہ کیا اور دو لاکہ
روپیہ سکہ حالی مناسب سکہ سے مسکوک ہونیکواسطے دارالضرب کلکتہ بہیجا

بھیجا گیا اور وہان سے بہت عمدہ روپیہ مہاراؤ راجہ صاحب کے نام کا تیار ہوکر آیا ہندوستان مین سب سے پہلے دربار الور نے ہی ایکٹ سکہ جات پیہ عمل کیا ہے ؛

बटछपी

بٹ چھپی

ہر تیسرے سال راج سے وزنہ ہا سے جدید تیار ہو کے جاری کیے جاتے تھے اونکی تیاری کا منافع اور مُہر کرنے کی لاک مالکانہ لیجاتی تھی یہہ وزنہ بدشکل اور خراب لوہے کی تیار ہوتے تھے صرف پارچہ کا ٹکر مہر کردیتے تھے اور تھوڑے دنون کے استعمال سے وزنہ ہا گھس جاتے تھے چنانچہ ۱۸۷۱و۱۸۷۲ع مین سال تبدیلی وزنہ ہا تھا اسواسطے کارخانہ روڑکی سے دس ہزار روپیہ کی وزنی ڈہلوان لوہے سکہ انگریزی کے طلب ہوکر تقسیم ہوئے اور دوسرے سال پانچہزار روپیہ کی وزنے اور تقسیم ہوئے اس سے راج مین ہی بہت فایدہ ہوا ہے ؛

मांदरी

ماندری

سابق مین تیاری آہن کے اس راج مین بہت کارخانجات تھے چنانچہ جابجا کیٹ کے ڈہیر موجود ہونے سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین لوہا بکثرت تیار ہوتا تھا مگر اب صرف تیس چھوٹی ماندری یعنی بھٹیان جاری ہین اون مین سالتمام مین پندرہ ہزار من لوہا تیار ہوتا ہے اور اوسکی تیاری کیواسطے چارلاکھ اسی ہزار من لکڑی کا ایک لاکھ بیس ہزار من کویلہ مطلوب ہوتا ہے اگر اسقدر لکڑی فروخت کیجاوے تو شاید اوسکی قیمت لوہے کے کارخانہ کی کل

कीट

آمدنی سے زیادہ ہو مگر کارخانہ مین صدہا آدمی پرورش پاتے ہین اسواسطے
اوسکا جاری رہنا مناسب سمجہا گیا ہے مگر اب انگریزی لوہا بکثرت آنے سے
اس لوہے کی قدر روز بروز کم ہوتی جاتی ہے شاید انجام مین کارخانہ بند
ہوجاوے۔

سشتہ نزول

سشتہ نزول مین کل مکانات مملوکہ راج واراضی سکنی کے فروخت وکرایہ
پر دینے اور بیع ورہن اراضیات ومکانات پر محصول راج لینے کا کام ہوتا
تہا اس محصول کی شرح بیع پر فیصدی پچیس روپیہ اور رہن پر ساڑہے بارہ
روپیہ فیصدی تہی اگرچہ صرف چار ہزار روپیہ سال کی آمدنی تہی مگر رعایا پر
بڑا ظلم ہوتا تہا رہن وبیع اراضی ومکانات کی اطلاع دہی مخبرون پر منحصر تہی
اور مخبر منفعت کامل حاصل کرتے تہے چالیس برس تک کی بیع ورہن کو جنکی
نسبت سنگینی محاصل کی وجہہ سے راج مین اطلاع نہوئی تہی چہیڑ چہیڑ کر مخبرون
نے خوب روپیہ کمایا اور متعلقین نے خوشی سے مخبرون کو روپیہ دیا ۱۸۸۰ع
مین یہہ سشتہ ایک بڑے مستعد افسر کو مفوض ہوا اوس نے کل مقدمات موجودہ
مین قواعد معینہ پر سختی سے عمل کیا اور ریاست مین بڑا ظلم ہوا اسواسطے سشتہ
کی ترمیم کی گئی اور محصول بیع ورہن کو سابقًا اس حیلہ سے کہ کل زمین مملوکہ راج
ہے بہت گران تہا بیع پر چار آنہ روپیہ سے ایک آنہ روپیہ اور رہن پر دو آنہ
روپیہ سے آدہ آنہ روپیہ کیا گیا اس سے آمدنی سشتہ نزول مین شاید کمی
ہوئی مگر بمقابلہ تکلیف ومظلومی رعایا کے کہ انتظام جدید سے موقوف ہوئی راج کا

یہہ نقصان کچھہ بہی نہین ہے ۞

ڈاکخانہ

راج الور مین تین ڈاکخانجات انگریزی بمقامات الور و راجگڈہ و تجارہ ہین بذریعہ ریل اور ہرکارون کے ڈاک آتی جاتی ہے جہان ہرکارہ لیجاتے ہین حفاظت کے واسطے راج کے سوار ساتہہ جاتے ہین ان ڈاکخانجات مین خطوط بیرنگ زیادہ آتے جاتے ہین ہندوستانیون کو یقین ہے کہ بیرنگ خط ضرور پہونچتا ہے ۞ ان تین ڈاکخانون کے سواے فایدہ رعایا و راج کے واسطے تحصیلون مین راج کے ڈاکخانجات مقرر ہین - پاؤ آنہ پیڈ خط پر اور آدہ آنہ بیرنگ پر محصول لیاجاتا ہے اور خط کا ایک وزن تین ماشہ سمجہا جاتا ہے اور اعاللعہ ماہوار کا خرچ ہے اگرچہ محصول خطوط کی آمدنی تخمیناً ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ سے بہت کم ہوتی ہے مگر باتفاق فایدہ آمدرفت لفافجات کارسرکار کے یہہ ڈاکخانجات بمقابلہ خرچ کے بہت مفید ہین خصوص مقامات واقع لب سڑک ریل کو ریل مین ڈاک جانے سے اور بجاے ہرکارون کے جاگیر دارون کے سوار کہ سال تمام مین چہہ مہینے نوکری کرتے ہین اور بیشتر کچہہ نہین کرتے تہے دیگر مقامات کی ڈاک لیجانے پر متعین ہونے سے خرچ مین بہت کفایت ہوئی کہ بجاے صعہ سالانہ کے صرف اللعہ سالعہ سال کا خرچ رہگیا بعد تقرر سوارون کے کل پرگنات کو ایک روز مین ڈاک آنے جانے لگی اور اجراے کار مین بہت آسانی ہوئی اور خرچ سے چندم تبہ زیادہ فایدہ ہونے لگا ۞

میونسپل کمیٹی

म्युनिसिपल कुमेटी

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین شہرالور کیواسطے میونسپل کمیٹی مقرر ہوئی اور بتدریج شہر کے کانون کا انتظام کرنے لگی حفظان صحت کیواسطے انواع اصلاحین جاری ہوئین ڈاکٹر ملن صاحب متعلق ایجنسی نے ایک یادداشت لکہی اوس سے اہالیان کمیٹی کو بہت مدد ملی مصارف کیواسطے باشندگان شہر کی آمدنی پر فی روپیہ دو پائی محصول لگاکر آٹہہ ہزار روپیہ سال کی آمدنی قایم کی گئی اوسمین سے تنخواہ عملہ و پولیس و خرچ صفائی ادا ہونے لگی ؀

मलन

کمیٹی کے افسر پنڈت روپ نراین صاحب پنجہ دار راج ہین مگر ممبران کمیٹی کی کم توجہی سے صرف تین چار ممبرون کو کل کام کرنا پڑتا ہے تدبیرات حفظان صحت اور دیگر اصلاحون مین کمیٹی نے بہت مدد دی اور بعض ممبرون نے چودہریان اقوام کو شادی و غمی کے مصارف کے حدود مقرر کرنے پر آمادہ کرکے راج کی بڑی نوکری کی - اونمین سوامی گوجرمل اور موتی لال سب سے اول ہین ؀

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین بجاے محصول خانہ وار کے جس سے سب لوگ ناراض تہے اور جو بڑی مشکل سے آٹہہ ہزار روپیہ وصول ہوتا تہا اجناس تجارت پر خفیف محصول لگایا گیا اور اوسکا بائیس ہزار روپیہ کا ٹہیکہ ہوگیا اس سے سب لوگ خوش ہوئے راجگدہ و تجارہ مین بہی کمیٹیان مقرر ہوئین اور ایسا ہی محصول لگایا گیا مگر احتیاط کی گئی کہ یہہ محصول راہداری نہو جاوے ؀

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین شہرالور کے بازار و کوچون مین لعل ٹینین نصب ہوکر ہر روز روشنی

ہوشتگی +

سنہ ۱۸۷۵ء مین تینون شہرون کی کمیٹیون نے بہت اچہا کام دیا اور پسندیدہ

عوام ہوگئین شہرون کی تدبیرات حفظان صحت مین بہت ترقی ہوئی اور بہت

اصلاحین عمل مین آئین آمدنی اس تفصیل سے ہوئی -

تجارہ	راجگڈھ	الور
[illegible]	[illegible]	[illegible]

خصوص الور کی کمیٹی مین بہت لئیق اور صاحب اقتدار لوگ ہین اکثر مقدمات

قوم وازدواج کے فیصلہ کیواسطے اونکو سپرد ہوسلتے ہین اور انتظام راج

مین کمیٹی سے کئی طرح پر مدد ملتی ہے ؛

عدالت فوجداری

زمانہ بااختیاری مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم مین جب دیوانان مخرج دہلی

مین بیٹہے ہوئے الور کی حکومت کرتے تہے دوخواجہ سرا ایک موتی ناظر اور دوسرا

نشاط علیخان ناظر اور تیسرا پیارےجی اوجہا مہاراؤ راجہ صاحب کا گورو بہت

زبردست ہوگئے تہے انمین سے موتی ناظر قوم سے مینہ تہا اور پیارے جی مینون

پر بڑی شفقت رکہتا تہا +

میجر امپی صاحب کے زمانہ مین مینون کی سخت نگرانی ہوتی تہی اوقات معینہ

پر اونکی شمار کیجاتی تہی اور کوئی تیز رو سواری نہین رکہہ سکتا تہا مگر موتی

اور پیار جی کی عنایت سے یہہ قیدین سب رفع ہوگئین میون کے پاس سواری کیواسطے عمدہ اونٹ ہوگئے اور جانے آنے کی کچھہ ممانعت نرہی بلکہ مشہور ڈاکو میے جنکی کرنل ہاردی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کو مدت سے تلاش تہی مہاراو راجہ صاحب کی خدمت مین حاضر رہتے تہے اور اسوجہہ سے کہ راجپوتون کے خلاف اون سے امداد و دستگیری کے متوقع تہے مہاراو راجہ صاحب اون پر کمال مہربانی فرماتے تہے + हारसी

اگر الور کیطرف سے بوجہہ نا امیدی پیش رفت تدبیر یا کاہلی کے میون کی تاکید و تنبیہہ مین کوتاہی ہوئی ہوتی تو چندان لحاظ کے قابل نہوتی کیونکہ انگریزی علاقہ مین بہی با وصف نہایت سخت تدبیرون کے اونکا انسداد کامل نہوسکا ہے مگر ایک واردات سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ سرکار انگریزی سے میون کے جرایم کے انسداد مین جو کوشش ہوتی ہے اوسمین راج الور کیطرف سے صرف امداد و اعانت مین ہی پہلو تہی نہین ہوتی ہے بلکہ علانیہ بڑی جہد و کوشش سے خلل اندازی کیجاتی ہے +

علاقہ الور کے قزاق و میون مرتکبان واردات علاقہ غیر کی گرفتاری کیواسطے سرشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کی ایک جمعیت سرحد الور پر کوٹ پوتلی پر مقیم تہی اور کرنل ہاروی صاحب اور اونکے ماتحت افسر راج الور سے ہمیشہ خواہان امداد رہتے تہے اور راج سے اقرار بہی ہوتا تہا مگر اوسکا کبہی ایفا نہوا + कोटपुतली

کپتان پولٹ صاحب لفٹنٹ کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل تہے اگست ۱۸۷۰ء

لکہا ہے اور کے کسی اہلکار کی ہمت نہین ہے کہ گرفتاری مجرمان مین مدد دے
بلکہ یہہ بہی ہمت نہین ہے کہ خلل انداز ہونے سے باز رہے بلکہ جواونمین بایذات
ہین اونہون نے مجہسے خفیہ صاف کہدیا ہے کہ اگر ہم تمکو مدد دین تو خود مارے
جاوین ٭

ایک روز کسی نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر دی کہ ایک مخبر علاقہ الور مین بوجود گی
ڈکیتون کی اطلاع دہی کی علت مین قید ہوا ہے اوس قیدی کا ٹکٹ دیکہا
گیا تو اوسمین جرم — انگریزی گارد کو علاقہ الور مین لانیکا — لکہا تہا۔
مثل دیکہی گئی تو اوس سے بہی کوئی ایسا امر نہین پایا گیا جس سے اوس شخص
کی سزا دہی کسیطرح واجب سمجہی جاتی یہہ خاص فوجدار کا حکم تہا اور حکم مین
انگریزی گارڈ کی نسبت کسیطرح کی زیادتی کرنیکا حیلہ بہی درج نہین تہا۔
اس سے بدتر فوجداری کا انتظام اور کیا ہو سکتا ہے پولیس کا کوئی علیحدہ
عملہ نہ تہا تہانہ جات مین جو سپاہی رہتے تھے مدت معینہ کیواسطے قلعون سے
آتے تہے اور بدلجاتے تہے یہہ لوگ اکثر کاہل وجہ دافیونی راجپوت قلیل تنخواہ
اور محض ناکارآمد ہوتے تہے ٭

اس انتظام مین بڑی مدت صرف ہوئی کیونکہ راجپوت لوگ موروثی ملازم تہے
بجز قصور کے موقوف نہین ہو سکتے تہے مجبوراً اون سے ہی کام لینا پڑا جو لوگ
قلعہ سے علیحدہ کر کے کسی اور کام پر مقرر کئے گئے اونکی تنخواہ کا اضافہ ہوا اونکو
پہر قلعہ مین بہیجنا داخل سزا متصور ہوا اسطرح تہوڑے عرصہ مین اچہے آدمی
جمع ہو گئے ٭

تہانہ داروں کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے پندرہ وبیس روپیہ
ماہوار کردی تہی پہر تیس روپیہ ہوئے اور جو لوگ مستحق سمجھے گئے اونکا اور
بہی اضافہ ہوا ایک مستعد سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوکر نہایت شریر قوم غارتگر
مینون کی نگرانی کرنے لگا اور مینون کو از سرنو قواعد مجریہ سابقہ کا پابند کیا گیا
مگر صرف اونہین مینون سے جو بدپیشہ ہین تعرض کیا گیا دیگر مینون سے کچہہ
واسطہ نہ تہا جن مینون کی اوقات معینہ پر شمار کیجاتی تہی تعداد مین ۲۲۰۶
تہی اور علاوہ اونکے دیگر مینہ اگرچہ تا وقت زراعت کرتے رہنے کے شمار نہین
کئے جاتے تاہم زیر نگرانی تہے قرب وجوار الور کے مینون مین سے شاہجہان پور
کے مینے نہایت شریر و بدپیشہ ہین ؛
سابق مین فوجدار نہایت غیر معتبر شخص تہا وہ موقوف ہوکر بجائے اوسکے بخشی
رشک لال کہ قدیم اہلکارون مین سب سے بہتر ہے مقرر ہوا عملہ فوجداری
کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے سماہت سے بالمضاعف کردی تہی اسکا
یہہ نتیجہ ہوا کہ رشوت ستانی بکثرت ہونی لگی اسواسطے عملہ کی تنخواہ بدستور سابق
کیگئی مقدمات جلد فیصل ہونے لگے ؛
ریاست مین کوئی باضابطہ قانون جاری نہین ہے مگر عدالتون مین مجموعہ
تعزیرات ہند کی پیروی ہوتی ہے اگرچہ اوسپر بہی بالکل عمل نہین ہے عدالتون
کے اختیارات کہ سابقاً غیر محدود تہے سال ۱۸۷۲ سے محدود ہوئے تحصیلدارون
کو ایک مہینے کی قید بیس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہوا اور اونکے احکام کا فوجدار
کی عدالت مین اپیل ہونے لگا ؛

فوجداری ایک برس تک کی قید تین سو روپیہ تک جرمانہ کا اختیار اس ست
سنگین تر مقدمات پنچایت مین بہیجے اور چہہ مہینے تک کی قید اور تیس روپیہ تک
جرمانہ کا اپیل نہو ٭

حکمہ پنچایت   تین برس تک کی قید پانسو روپیہ تک جرمانہ زیادہ سنگین مقدمات
ایجنسی مین بہیجے جاوین اور حکمہ ایجنسی مین اپیل ہو ایک سال تک کی قید دو
سو روپیہ تک جرمانہ کا اپیل نہو ٭

سنہ ۱۸۶۳ء مین مینون کے انتظام کیواسطے مجموعہ قواعد جاری ہوا اور اوس
پر بہت سختی و تاکید سے عمل کیا گیا اوسکے بموجب نقشہ جات حاضری تیار ہوتے
ہین کوئی مینہ بلا حصول اجازت نامہ بہ تعین میعاد اپنے گہر سے کہین نہین
جا سکتا ہے ٭

الور سے چہہ میل کے فاصلہ پر مینون کی ایک آبادی بناکر اونکی تربیت و اصلاح
کی تجویز ہوئی اور اونکی ششماہی اول کے چلن و رویہ سے امید قایم ہوئی
کہ چوری و غارتگری چہوڑکر کاشت و زراعت کرینگے ٭

ڈاکو مینون کو جو اس ریاست و قرب و جوار سے جاکر دیگر ممالک ہندوستان
مین ارتکاب واردات سنگین کرتے ہین گرفتار کرنے مین کچہہ کوتاہی نہوئی بلکہ
اسمین ایسی کوشش ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد
ڈکیتی نے بہی تعریف کی ٭

नानगा विश्ना تین مجرم ڈکیت مینون مین سے جو گرفتار ہوئے نانگا و بشنا جمعدار تہے کہ پیشتر
اونکے واسطے سزاے دایم الحبس بعبور دریاے شور تجویز ہوئی تہی پہر بزمرہ مجرزان

بہرتی ہوگئے تہے اور بمرور عرصہ چار سال کوہ آبو سے مفرور ہوکے پہر اپنے
قدیم پیشہ مین مصروف ہوئے تہے ؛

جون گذشتہ مین مالوہ مین زر نقد کا دہاڑا پڑا اوسکے سرغنہ مجرمان سکنار
شاہجہان پور ضلع گورگانوہ تہے منجملہ اونکے چہبیس کس کو گرفتار کرکے بماہ دسمبر
اندورکو بہیجا گیا اور چند مجرم دیگر گرفتار ہوئے کہ اسطرح سالتمام مین پچاس
کس مجرم اضلاع مختلفہ کو جہان وے مرتکب جرم ہوئے تہے بہیجے گئے اون کی
گرفتاری مین منشی رتنک لال نوجدار نے بہت کوشش و تندہی کی اس
کارگذاری مین اوسکی تنخواہ مین سو روپیہ سے چار سو روپیہ ہوگئے ؛

بنظر دریافت کیفیت جرم دخترکشی کے مردم شماری پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا
کہ بمقابلہ لڑکون کے لڑکیان نزدیک راجپوتون مین بحساب ۵۱ فیصدی اور
شیخاوتون مین بحساب ۲۶ فیصدی دیگر ہنود مین ۴۳ فیصدی اہیرون
مین ۵ فیصدی مسلمانون مین ۴۴ فیصدی ہین ؛

اس حساب سے خواہ نخواہ گمان ہوتا ہے کہ الور کے راجپوتون مین دخترکشی
جاری ہے مگر مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم نے بشمول دیگر اصلاحون
کے انسداد دخترکشی مین بہی کمال کوشش کی تہی اور یہان کے راجپوتون
کا حال اگر بدتر نہین تو بعینہ ویسا ہی جیسا دیگر ریاستون کے راجپوتون کا ہے ؛
ریاست مین جو بطور عارضی چند سال کیواسطے تحت انتظام انگریزی مین آئی
تہی انسداد جرم کی سخت تدبیرات مروجہ ممالک مغربی و شمالی کا جاری کرنا
خلاف مصلحت سمجہا گیا پس صرف ایک تدبیر مصارف شادی کی تخفیف سے

امید ہوئی کہ ارتکاب جرم مین کسیقدر کمی واقع ہو مگر دوم درجہ کی ریاستہا مثل الور مین اس تدبیر کا اجرا بہی دشوار تہا ❊

الور کے راجپوتون کی اودہپور جیپور وجودہپور کے راجپوتون سے رشتہ داری ہے تا وقتیکہ کسی تدبیر کو بڑی ریاستون کے لوگ منظور نکرلین یہان سے شروع ہونا محال ہے مہاراجہ صاحب جیپور نے اسباب مین کسیقدر کوشش کی ہے مگر دیگر ریاستون کے تعصب سے اونکی تدبیرین بہی کچہہ کارگر نہوئین تا وقتیکہ بتحت گورنمنٹ انگریزی کل اقسام کے راجپوتون کی پنچایت ہو کے معقول و کارگر تجویز نکیجاوے متفرق و بلا شراکت تدبیرون سے کوئی مستقل نتیجہ پیدا نہین ہو سکتا ❊

الور کے ذی عزت آدمیون کی پنچایت سے دیگر اقوام ہنود کے مصارف شادی غمی کی مقدار مناسب تجویز ہوئی اور ہر قوم کے لوگون نے اوسکو بخوشی تمام قبول کیا صرف راجپوتون مین جنکے واسطے سب سے زیادہ ضرورت تہی جو امر مندرجہ صدر سے کچہہ تجویز نہو سکی ❊

سال ۶۹-۱۸۶۸ء مین قواعد نسبتی مینون پر اچہی طرح سے عمل ہوا الور کے قریب آباد کے مینون کی اصلاح مین جو تدبیر ہوئی اگرچہ بالکل کامیاب نہوئی مگر کوشش رایگان بہی نگئی اونمین سے کوئی اس سال مین ماخوذ عدالت نہوا اور اپنی گذارہ کے لایق زراعت بہی کی اہلکار پولیس جنکے ذمہ اونکی نگرانی تہی دیانتدار ہوگیا اگر اونہون نے ارتکاب جرم کیا ہو اور اوس نے مخفی رکہا ہو تو عجب نہین ہے ❊

انتظام میون کیواسطے جو قواعد بموجب ایکٹ اقوام جرایم پیشہ کے گورنمنٹ پنجاب
نے جاری کیئے ہین امید ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون مین جاری ہونگے
جب تک یہہ نہوا ور سپردگی مجرمان کیواسطے باہم ریاستون کے قاعدہ عام جاری
نہو ایک ریاست کی کوشش کچھہ کارگر نہوگی ؛

اس سال مین ایک واردات قتل کی ہوئی اوسکے مجرم کو سزا پہانسی دیگئی
اور آٹھہ مقدمات قتل انسان مستلزم سزا کے وقوع مین آئے غارتگری کی
کوئی واردات نہوئی ؛

پولیس الور نے اس سال مین بہی مجرمان مندرجہ رجسٹر ٹہگی و ڈکیتی کو گرفتار
کیا ایک مشہور گروہ برادران سکنا علاقہ جیپور مین سے تین کس دہوکلا धोकला
باگہلا مفرور جیلخانہ سادہو گرفتار ہوئے مگر اوبرہ نامی جو تہا شخص آزاد رہا बाघला साधु
ایک اور شخص مسمی بخشا مفرور و مندرجہ رجسٹر گرفتار ہوا - افسران پولیس उंवरा बख़्शा
کی تنخواہ کا بجلد وسے حسن خدمت اضافہ ہوا اور سپاہیون کی فوج سے
علیحدہ ہوکر شامل عملہ پولیس ہونے سے کارروائی فوجداری مین بہت ترقی
ہوئی اور اونکی تنخواہ بہی زیادہ ہوئی ؛

چوکیدارون کی تنخواہ کا بہی انتظام ہوا سابق مین وسے علاوہ اپنے لاگ
چوکیدارہ گانو کے اپنے اپنے علاقہ مین گذرنے والے مال تجارت پر محصول
بنام نہاد دہول اوڑائی لیتے تہے چونکہ اس سے عوام کو تکلیف تہی اسواسطے धूलउड़ाई
موقوف کرکے صرف تنخواہ گانو سے مقرر کی گئی - جنوب و مغربی پرگنات کے
کل دیہات مین علی العموم مینہ قوم کے چوکیدار ہین مگر شمال و مشرقی پرگنات

مین جہان میوان کی آبادی ہے مینہ نہین ہین میوان کے بعض دیہات
بغیر چوکیدارون کے اپنی حفاظت کا کام چلاتے ہین ؛

ब्रैडफोर्ड

سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء مین میجر بریڈفورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد
ڈکیتی نے چند مخبر بنجیب گرفتاری مجرمان کیواسطے الورمین متعین کئے اور راج
سے اونکو بخوبی مدد دیگئی ؛

पटियाला
नाभा

پٹیالہ اور نابہہ کی ریاستون سے عہد نامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان کے
باب مین خط و کتابت رہی مگر عہد نامہ منضبط نہوا بلکہ دربار نابہہ نے تو
سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین سلسلہ سپردگی مجرمان جو پیشتر سے جاری تہا وہ بہی موقوف کردیا
اس سے کارروائی مقدمات مین ہرج واقع ہوا تو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ کو اطلاع دینے پر اہلکاران نابہہ نے پہر سلسلہ سپردگی جاری کرنیکا
اقرار کیا مگر اسباب مین کوئی تحریر ضابطہ نہ آئی اور نہ کوئی مجرم سپرد ہوا ؛
تعاقب و گرفتاری مجرمان کیواسطے حسب ہدایت گورنمنٹ راج الور نے دو
قواعد مندرجہ ذیل قبول کئے ؛

اول ہر ایک ریاست کے اہالیان پولیس مجرمان کے تعاقب مین گرما گرم
دوسری ریاست کے علاقہ مین چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین
پولیس کو اطلاع دین اور مجرمون کو گرفتار کرکے اوس پولیس کے حوالہ کرین
تاکہ حسب ضابطہ طلب کرنے کیوقت تک مجرم پولیس مذکور کی حراست مین
رہین ؛

دوم جب کسی ریاست کے اہالیان پولیس کو خبر پہونچے کہ دوسری ریاست کے

علاقہ مین جرم مخفی ہین یا خانہ نہ رہتے ہین تو وسے اوس ریاست کی حد
کے اندر چلے جا وین اور ریاست مذکور کے قریب ترین پولیس کو نشاندہی
کرین کہ پولیس مذکور اونکو فوراً گرفتار کرین اور تا وقت طلبی حسب ضابطہ کے
مجرمان کو اپنی حراست مین رکھین ؛

ضلع وزیرآباد مین جرایم سنگین مثل قتل و غارتگری و نقب زنی بہت کم وقوع
مین آئے مگر چوری مویشی و سرقہ خفیفہ کی کثرت رہی اور یہہ کثرت سیون
کی عادات بدلنے سے ہوئی ہے سابق مین وسے جمعیت کثیر سے صدہا کوس
حیدرآباد دکن تک جا کر مالیت سنگین کی غارتگری و رہزنی کیا کرتے تھے
اور خفیف چوریون کیواسطے گہر پر کم آدمی رہتے تہے جب سے نگہبت اونکے
مال مفرورہ کی ضبط و نگرانی کیواسطے سخت قواعد مقرر ہوگئے اون پر بخوبی
تمام عمل کیا گیا ہے تب سے اونکو سنگین وارداتون کے ارتکاب کی فرصت
اور موقع نہین ملا ہے مگر وقتاً فوقتاً قابو پا کر خفیفہ چوریان کرنے لگے ہین
اور جو لوگ نامی غارتگر تہے سارق مویشی ہوگئے ہین ؛

عرصہ سولہ ماہ کے اندر ۴۲۸ مقدمات مین مبلغ عالعہ کا قیمتی مال چوری
گیا اوسمین سے ۴۴ مقدمات مین لعہ کا مال برآمد ہوا علاوہ
مال برآمدہ کے چوکیدارون ذمہ ورسے مبلغ ۲۰ لعہ بطور زر
معاوضہ مدعیون کو دلایا گیا چوکیدارون کی ذمہ وری وارداتین
انواع قباحتین ہین منجملہ اونکے مقدم یہہ ہے کہ بغیر اسکے کہ بددیانت ذریعہ
سے روپیہ پیدا کرین مقدمات سنگین مین زر معاوضہ کا مطالبہ ادا نہین کرسکتے

مگراس سے بہتر سررشتہ بہی جو ہندوستانی ریاست مین حقرسی مدعیان
کیواسطے کارگر ہوا ابتک نظر نہین آیا ہے ؛

مینون کا گانو کہ بمرور عرصہ چار سال آباد ہوا تہا جسقدر امید تہی اوس سے
زیادہ ترقی پر ہے اور راج کا مالگذار ہوگیا ہے باشندگان دیہہ نے اپنے
قدیم پیشہ چوری کو چہوڑ دیا ہے اور محنت و ایمانداری سے اپنے اور عیال
واطفال کی پرورش کرتے ہین اگرچہ یہہ لوگ نگرانی کامل مین رہتے ہین مگر کاشت
زمین کیواسطے اسقدر درخواستین گذرین کہ مجبور حدود دیہہ کو ہر طرف سے
بڑہانا پڑا ؛

اہالیان پولیس نے اپنا کام اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونکی کارگذاری
دیگر ریاستون کی پولیس سے بہتر سمجہی گئی اور بہت مجرم گرفتار کرکے دیگر
ریاستون اور اضلاع کو بہیجے ؛

۱۸۶۶و۱۸۶۷ع مین جرایم خفیف بہی اگرچہ علاقہ انگریزی کی نسبت زیادہ واقع
ہوئے مگر بمقابلہ سالگذشتہ کم ہوگئے چوری مویشی مین بہت کمی ہوئی اور
سبب اسکا یہہ کہ اہلکارون نے ہر ایک گانو کے مویشیون کا رجسٹر لکہوا کر اون کی
کوسِنگ حفاظت کامل کرائی یہہ سررشتہ کرنل کیٹنگ صاحب نے جاری کیا تہا مگر بجز اس
اس سال کے علاقہ الور یا کسی دیگر ریاست مین اوسپر کبہی عمل نہوا ؛
اسمین صرف اسقدر تکلیف کرنی پڑی کہ پٹواریون سے رجسٹر مویشیان مرتب
کراکے اوسکی بروقت خانہ پری ہوتی رہی اس سے سارقان مویشیون
کی وارداتون کا بہت انسداد ہوا ؛

سنہ ۱۸۷۶ء مین ۷۴ مجرم گرفتار ہوکر دیگر اضلاع و ریاستون کو بہیجے گئے اور گیارہ ڈکیت مندرجہ رجسٹر محکمہ ٹہگی وڈکیتی کو اہالیان پولیس الور نے گرفتار کیا جس سبب جستی و تندہی سے وے مجرمان علاقہ غیر کی تلاش وگرفتاری مین کوشش کرتے ہین واقعی تحسین وآفرین کے لایق ہے ؎

مینون کے انتظام ونگرانی کیواسطے علاوہ قواعد مروجہ سابق کے بتحریکیات کارروائی جو قواعد گورنمنٹ پنجاب نے شاہجہان پور کے مینون کیواسطے جاری کیئے ہین یہان بہی جاری ہوئے اور اون پر کمال تاکید وکوشش سے عمل کیا گیا ؎ शाहजहांपुर

جیلخانہ

مئی سنہ ۱۸۶۹ء مین بتقریب تولد مہاراج کنوار مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب نے ۴۷۰ قیدی موجودہ محبس رہا کرکے جیلخانہ کو صاف کردیا تہا وقت تقرر ایجنسی تک تیرہ مہینے کے عرصہ مین ۱۲۳ قیدی جمع ہوئے مگر اونمین میعادی صرف ۱۵ کس تہے صفائی مکان کے سوائے قیدی کچہہ کام نہین کرتے تہے اونکا وقت نہایت کاہلی سے بسر ہوتا تہا داروغہ محبس کو قلیل رشوت دینے پر قیدی کا رشتہ دار اوس سے مل سکتا تہا داروغہ محبس موقوف ہوا اور خوش نصیبی ریاست سے جارج ہدرلی صاحب داروغگی پر مقرر ہوا جب قیدیون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ پر حملہ کیا اوس نے بہت جوانمردی اور مستعدی ثابت کی فوراً بند وبست کیا گیا کہ اس قسم کی واردات پہر ظہور مین نہ آوے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وقوع اس واردات کا جार्ज हिदरली

بیرونی سازش سے ہوا تہا۔

کرنل کیٹنگ صاحب الور مین تشریف لائے تب احاطہ جیلخانہ کے اندر زینہ تہا اوسکے ذریعہ سے ممکن تہا کہ قیدی چہت پر چڑہ کے مفرور ہو جاوے حسب الحکم صاحب موصوف زینہ علیحدہ کرایا گیا اور احتمال مفروری رفع ہوا۔

مکانات مسکن قیدیان بصرف مبلغ للعہ ۔ ۃ اما ۔ آہنی شلاخون سے علیحدہ کئے گئے تاکہ آپسمین گفتگو نکر سکین اور رہا ہوا بند نہو سابق مین جیلخانہ پر پلٹن کی جمیعت متعین رہتی تہی بجاے اوسکے محافظان جیلخانہ کی جمیعت علیحدہ مقرر ہوئی اور اوسیقدر آدمی پلٹنون مین سے کم ہوئے کہ اسطرح راج کے خرچ مین کچہہ کمی و بیشی نہوئی ایک جمیعت جسکی تنخواہ للعہ ۔ ۃ روپے سالانہ کی ہے پلٹنون سے علیحدہ ہوکر ایک بیڑہ بنام نہاد محافظ جیلخانہ ہوگیا ہے اونکو انفیلڈر الفل بندوقین دیگئی ہین کہ بندوقون کی قیمت اور وردی و باروت گولی مین للعہ ۔ ۃ عا ۔ خرچ ہوا۔

جارج ہدرلی صاحب نے جیلخانہ مین چند مفید کارخانجات جاری کئے اور چند قیدیون کو محبس آگرہ مین کام سیکہنے کیواسطے بہیجا کہ قیدیون کی مشقت سے آٹہہ مہینے مین اسـ ۃ سالانہ اضافہ کا فایدہ ہوا قیدیون کو خوراک بدین تفصیل ملتی ہے جسمین دو ثلث جو اور ایک ثلث نخود ہوتے ہین چودہ چہٹانک ۔ دال آدہ پاؤ ترکاری پاؤ بہر۔

زیر تجویز قیدیون کو پاو بہر جہر کم ملتی ہے موسم سرما مین بجاے جہر کے صرف جو ملتے ہین قیدیون سے حسب قاعدہ انگریزی جیلخانون کی خوراک لینے کیواسطے

کہا گیا تو اونہون نے انکار کیا اس خوراک مین فی کس قریب [illegible] ماہوار
خرچ ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر مینرس سمتھ صاحب ڈپٹی سرجن جنرل حلقہ آگرہ و ڈاکٹر مور صاحب سپرنٹنڈنٹ مेनरससिमथ मूर
جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئے
چنانچہ ڈاکٹر مور صاحب نے رپورٹ ۱۸۷۲ء مین لکہا ہے کہ الور کا جیلخانہ ہندی
ریاستون کے کل جیلخانون سے بہتر ہے بلکہ بعض صورتون مین اکثر انگریزی
علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے مسٹر جارج ہدرلی صاحب نے اول بتحت
نگرانی ڈاکٹر ڈونی صاحب اور بعد ازان حسب ہدایت ڈاکٹر ملن صاحب डौनी मलन
جیلخانہ کا اچہا انتظام کیا [illegible] سے [illegible] تک اوسط تعداد قیدیان ۱۴۴
رہی [illegible] مین علاوہ خرچ تعمیرات کے جیلخانہ کا خرچ بہ تعداد [illegible]
[illegible] ہوا اور ۲۹ قیدیون کی مشقت سے [illegible] کی آمدنی ہوئی
باقیماندہ قیدی غیر منفعت کامون مین مصروف رہے ۔

[illegible] مین خرچ جیلخانہ بدین تفصیل ۔

خوراک	پارچہ	تنخواہ محافظان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

عملہ	متفرقات	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہوا اور قیدیون کی مشقت سے بعدہٗ مالیت وصول ہوکر خرچ بذمہ راج
صرف بتعداد للعہٗ ـ ـ رہا ؛
جیلخانہ سے متعلق ایک پاگلخانہ بہی ہے کہ اوسمین سنین ماضیہ مین مجنون
حسب تفصیل رہے ؛

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء
۲۱	۲۷	۲۱

عدالت دیوانی

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین عدالت دیوانی کا کام فوجداری سے بہتر نہ تہا بہت کم مدعی دادخواہ ہوتے تہے اور جو کسیکو ڈگری ہوجاتی تو اوسکا اجراء غیر ممکن تہا عملہ کی تنخواہ چار سو روپیہ سے ... رہ گئی تہی اور کام بند ہوگیا تہا ؛
تقرر ایجنسی پر تنخواہ عملہ بدستور بحال ہوئی اور ریاست کی خوش نصیبی سے منشی رامدیال کہ سابق مین ملک اودہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تہا اور اب دوسو روپیہ ماہوار کی پنشن پاتا ہے اور سر جارج کوپر صاحب نے जार्जकूपर اوسکو ہندوستانی اہلکارون کا عمدہ نمونہ لکہا ہے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ؛
تحصیلدارون کو پانچ روپیہ تک کی نالش سماعت کرنے کا اختیار تہا اوسمین بہی بلا منظوری عدالت دیوانی صدر اونکی ڈگری جاری نہین ہوسکتی تہی

اب اونکو سو روپیہ تک کی نالش سماعت کرنے کا اختیار دیا گیا اور اونکے
احکام کا اپیل عدالت دیوانی صدر مین ہونے لگا ؛
حاکم دیوانی کو بلا حد کل نالشات کی سماعت کا اختیار ہے پچاس روپیہ سے
زیادہ دعوی کے مقدمات کا اپیل سابقاً پنچایت مین ہوتا تہا اور وقت
تقرر محکمہ اپیل سے محکمہ مذکور مین ہوتا ہے قبل تقرر محکمہ اپیل پنچسرداران کل
کل مقدمات اپیل کی سماعت کرتے تہے اونکے فیصلہ سے سو روپیہ سے زیادہ
دعوی کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ؛
منشی رامدیال حاکم عدالت اپیل مقرر ہوا ہے اوسوقت سے منشی ہیرالال کہ
سشتہ بند وبست مین سپرنٹنڈنٹ تہا بجاے اوسکے حاکم عدالت دیوانی
مقرر ہوا ہے اور انتظام عدالت دیوانی مین چند سال سے بہت ترقی ہوئی
ہے کہ عدالت صدر و تحصیلات مین مقدمات بکثرت اور جلدی سے فیصل
ہوتے ہین اور مدعیون کی بخوبی حقرسی ہوتی ہے ؛

عدالت اپیل

سنہ ۱۸۷۵ء مین محکمہ عدالت اپیل کہ راج الور مین یہہ بالکل نیا سشتہ ہے انتظام
منشی رامدیال مقرر ہوا اور محکمہ پنچایت عدالتون کے اپیل کے کام سے سبکدوش
ہوا مگر محکمہ اپیل کے احکام کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے ابتدا مین یہہ
تجویز ہوئی تہی کہ دیوانی مین جو مقدمات ہزار روپیہ تک کے دعوی کے
اور فوجداری مین تین برس تک کی قید کے محکمہ اپیل مین فیصل ہوجایا کرینگے

اونکا آیندہ اپیل ہوا کرے چونکہ اس سے زیادہ سنگین مقدمات بہت کم ہوتے ہین ہجسیر داران راج کو خیال ہوا کہ ہمارے اختیارات سماعت اپیل محض فضول ہین کہ کوئی مقدمہ نہین آتا اسواسطے ۱۸۸۷ء مین محکمہ اپیل کے اختیار مین کمی ہوئی اور پانچ سو روپیہ سے زیادہ دعوی دیوانی اور ایک برس سے زیادہ سزاے قید فوجداری کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہونے لگا ؛

کمیٹی مجوزین قانون

۱۸۸۷ء مین مجموعہ ضوابط فوجداری کہ قوانین مروجہ علاقہ انگریزی اور رسم و رواج راج پر مبنی ہے مرتب کرنے کیواسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور اوسی طریقہ سے دوسری کمیٹی نے ایک مجموعہ ضوابط دیوانی ترتیب دیا اور بہ تحت نگرانی میجر پولٹ صاحب مجموعہ قواعد مال مرتب ہوا تہا کہ اوسپر بخوبی عمل ہوتا ہی امید ہے کہ مہاراول راجہ صاحب کے با اختیار ہو جانے پر بہی یہہ قوانین انتظام راج مین بہت کار آمد ہونگے بلکہ یقین ہے دیگر ریاستون کو بہی اپنے علاقہ مین قوانین مرتب کرنے مین ان سے بہت مدد ملیگی ؛

سررشتہ تعمیرات

سابق مین اگرچہ محل وغیرہ سرکاری مکانات مین عمارت کا کام بہت ہوتا تہا اور عہد ایجنسی میجر ابہی صاحب مین الور و تجارہ کی سڑک تیار ہوئی تہی اور بندات آبپاشی بہی تیار ہوتے رہتے تہے مگر راج مین کوئی باضابطہ سررشتہ

تعمیرات نہتابد

سنہ ۸۱ء مین ایجنسی مقرر ہوئے پر میجر کیڈل صاحب نے پنڈت شمبھوناتھ
اسسٹنٹ انجینیر کو بھرتپور سے طلب کرکے اس ریاست کے اہتمام پر مقرر کیا
اوسوقت سے تیاری مکانات و سڑک وبندات وغیرہ ہر قسم کی تعمیرات اور
کارخانہ تیاری اسباب چوبین وآہنی اس ریاست سے متعلق ہوگئے اور کل
کارروائی مثل تیاری تخمینہ جات وحصول منظوری واجراے تعمیر بطور امانی
یا بہ تعین ٹھیکہ حسب طریقہ مروجہ علاقہ انگریزی ہونے لگے کر سات سال آیندہ
مین جو کام تیار ہوئے بشرح لاگت سالوار درج نقشہ کیے جاتے ہین ؛

نقشہ تعمیرات راج الور

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۷۱و۷۲	سنہ ۱۸۷۲و۷۳	سنہ ۱۸۷۳و۷۴	سنہ ۱۸۷۴و۷۵	سنہ ۱۸۷۵و۷۶	سنہ ۱۸۷۶و۷۷	میزان
مکانات	مکان مدرسہ الور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	اسطبل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تالاب ابھی ساگر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]
	چھاونی سواران	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]
	مکان جیلخانہ، پاگلخانہ ودوکان کارخانہ تجنس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مکان کارخانہ	[illegible]	.	.	.	.	.	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۱	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۶	میزان
	بدررو و پاخانہ جات شہر	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
	اسپتال	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]
	مرمت محل	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	[illegible]
	مکان کوتوالی جدید	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	مرمت مکان ٹھاکر [illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	برج قلعہ	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	مرمت مکان پنڈت [illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنه ۱۸۴۳و۴۴	سنه ۱۸۴۴و۴۵	سنه ۱۸۴۵و۴۶	سنه ۱۸۴۶و۴۷	سنه ۱۸۴۷و۴۸	سنه ۱۸۴۸و۴۹	میزان
[illegible]	گودام طویله	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	باورچیخانه محل	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	مکان خزانه	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	مکان وکیل واقع کوه آبو	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	مرمت قلعه	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
	بازار جدید	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مکان سٹیشن مهاراوراجه صاحب واقع ریل	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنه ۷۱ و ۱۸۷۲	سنه ۷۲ و ۱۸۷۳	سنه ۷۳ و ۱۸۷۴	سنه ۷۴ و ۱۸۷۵	سنه ۷۵ و ۱۸۷۶	سنه ۷۶ و ۱۸۷۷	میزان
[illegible]	جهیندلائی گهاٹ	•	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
	تهانه و تحصیل بانسور	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مکان دفتر صاحب پولیٹکل ایجنٹ	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بورڈنگ ہوس میو کالج اجمیر	•	•	•	•	[illegible]	•	[illegible]
	دفتر محکمہ مال	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بنگلہ مسافران	•	•	•	[illegible]	•	•	[illegible]
	ڈاکخانہ	•	•	•	[illegible]	•	•	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۷۱و۷۲	۱۸۷۲و۷۳	۱۸۷۳و۷۴	۱۸۷۴و۷۵	۱۸۷۵و۷۶	۱۸۷۶و۷۷	میزان
مکانات	مکانات تھانہ وتحصیل الور	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تھانہ وتحصیل رامگڈھ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تھانہ وتحصیل لچھمن گڈھ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تھانہ وتحصیل کٹھومر	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	گوبندگڈھ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	کشنگڈھ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	منڈاور	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	۱۸۶۲ و ۶۳ء	۱۸۶۳ و ۶۴ء	۱۸۶۴ و ۶۵ء	۱۸۶۵ و ۶۶ء	۱۸۶۶ و ۶۷ء	۱۸۶۷ و ۶۸ء	میزان
مکانات	بہروڑ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	تہانہ تجارہ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	سرا جدید	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مکانات کمپنی باغ	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
	بورڈنگ ہوس مدرسہ الور	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	چادر پختہ بمقام کہوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]				[illegible]
	چادر پختہ راج پورہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]				[illegible]

تقسیم تعمیر	نام تعمیر	۶۲و۱۸۶۱	۶۳و۱۸۶۲	۶۴و۱۸۶۳	۶۵و۱۸۶۴	۶۶و۱۸۶۵	۶۷و۱۸۶۶	میزان
تعمیرات آبپاشی	بندخام راج پورہ	[illegible]	.	.	.	.	.	[illegible]
	بندخام رینی रैनी	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]
	بندخام گہاٹ دریا پایل ندی پر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہر سال توڑا جاتا ہے
	نہر	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	.	.
	बाबरया بند و چادر پختہ موضع بابریہ	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]
	मगोरी بند و چادر پختہ بہگیری	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
	अटरया بندخام اٹریہ	.	.	[illegible]	.	.	.	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنه ۱۸۶۱ و ۶۲	سنه ۱۸۶۲ و ۶۳	سنه ۱۸۶۳ و ۶۴	سنه ۱۸۶۴ و ۶۵	سنه ۱۸۶۵ و ۶۶	سنه ۱۸۶۶ و ۶۷	میزان
[illegible]	बंद पख्ता मुंडाना بند پخته مندانه	·	·	[illegible]	·	صما لـعه	·	[illegible]
	بند پخته تجاره	·	·		·	·	·	
	بند خام چھمن گڑھ	·	سالالعه	الـ۳ ما عیه	·	·	·	الـ۳ ما عه
	बाघोर بند خام باگھپور	·	·	·	الـ۳ صما	اما صه	·	الـ۳ ما صه
	खंडरेत بند پخته کھندروت	·	·	·	·	·	۱/۸	۱/۸
[illegible]	تولاب شهر الور	مع۳ اما صه	سعـ۳ لـعه	اعـ۳ اما عه	اللعـ۳ مع صه	·	·	مع۳ عالی صه
[illegible]	سترک راجگڑھ	سما صه	مع۳ سما عه	سع۳ عالالعه	مع۳ اما الصه	اللعـ۳ لالـصه	اللعـ۳	سـ۳ عالیه

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء	سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء	میزان
سڑک	سڑک دیگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سڑک الور کشنگڈھ وتجارہ - ۳۲ میل	•	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کشنگڈھ وکھیرتھل وتجارہ - ۲۰ میل	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	شہر الور سے اسٹیشن ریل تک ۲½ میل	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]
	شہر الور سے سیلی سیڑھ کو ۸½ میل	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	الور سے رامگڈھ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	لچھمن گڈھ مالاکھیڑہ	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷	میزان
	سڑک کبیر تہل و بانسور	•	•	•	•	•	صــــ ۃ	صــــ ۃ
	سڑک سجارو و وزیرپور	•	•	•	•	•	اعــــ ۃ	اعــــ ۃ

سالانہ مصارف کی میزان اسواسطے نہیں لکھی ہے کہ
ان مقدم تعمیرات کے علاوہ متفرق و عملہ
مین اور بھی خرچ ہوا
ہے

منجملہ ان تعمیرات کے مکان مدرسہ و شفاخانہ و سراے و کوتوالی و بازار جدید معروف کیڈل گنج ہے کہ سب لال دروازہ سے باہر ہین شہر کو بہت رونق و ترقی ہوئی ہے اور علاوہ اس روپیہ کے جو درج نقشہ ہوا ہی متفرق مرمت و تیاری اشیاء کارخانہ مین کہ جو کسی خاص مد کے ذیل مین نہین آئے ہین زر کثیر خرچ ہوا ہے ؛

اس سرشتہ کا اہتمام ایک نہایت لیئق و مستعد و ہوشیار و دیانت دار شخص پنڈت شمبہوناتہہ انجنیر کو مفوض ہے پنڈت شمبہوناتہہ قوم سے سورج دوج برہمن دہلی کے رہنے والے ہین ابتدا مین چند سال تک سرشتہ تعمیرات اضلاع دہلی و میرٹھہ مین نوکر رہے تہے کہ وہان کے حکام سے عمدہ اسناد کارگذاری حاصل کین ؛

مارچ سنہ ۱۸۶۱ء مین بعہد میجر پوفری صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج بہرت پور مین بعہدہ اسسٹنٹ انجنیری مقرر ہوئے چنانچہ اونکی وہان کی کارگذاری کے حالات راج بہرت پور کی تاریخ مین درج ہوئے ہین ؛

۱۵ - دسمبر سنہ ۱۸۷۰ء کو میجر کیڈل صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج الور نے بدریافت خواہش نوکری راج الور کے چٹہی مندرجہ ذیل تحریر کی ؛

پنڈت شمبہوناتہہ صاحب

منشی گوپال کشن کہتے ہین کہ تم یہان نوکری چاہتے ہو اگر یہہ امر صحیح ہے تو مین تمکو وہی تنخواہ و مواجب جو تم اب پاتے ہو بخوشی تمام دونگا جواب خط کا بواپسی ڈاک بہیجو اور مہربانی کر کے بنگلہ واقع صحن ایجنسی کا نقشہ سطح و ارتفاع

بکیمچو ۹

۲۷- دسمبر ۱۸۸۰ء کو دوسری چٹھی اس مضمون سے لکہی -

پنڈت شمبھوناتہہ صاحب اسسٹنٹ انجنیر راج بہرتپور

مینے آپکو اسسٹنٹ انجنیری راج الور پر مقرر کرنا تجویز کرکے کپتان پولٹ صاحب کو لکہا تہا کہ آپ کو میرے پاس نوکر ہونیکی اجازت دینے کیواسطے دربار سے درخواست کرین -

کپتان پولٹ صاحب نے جواب مین لکہا ہے کہ پنڈت شمبھوناتہہ کے رہنے سے راج بہرتپور کو فایدہ ہے اسواسطے ہم اونکے تبادلہ مین کوشش کرنا نہین چاہتے لیکن چونکہ مین آپ کو یہان بلانے کیواسطے لکہہ چکا ہون اب اوس سے منحرف نہین ہوسکتا - اسواسطے آپ کو لکہتا ہون کہ اگر آپ بلا تامل راج بہرتپور کی نوکری سے مستعفی ہونے پر رضامند ہین تو آپ کو وہی تنخواہ جسپر وہان ہین یہان دونگا مہربانی کرکے بواپسی ڈاک جواب لکہین کیونکہ اس معاملہ کا بالکل طے ہوجانا ضرور ہے ؎

ڈاکٹر ہاردی صاحب سرجن ایجنسی راجپوتانہ شرقی نے چٹھی مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۸۱ء مین لکہا ہے کہ مین پنڈت شمبھوناتہہ اسسٹنٹ انجنیر راج بہرتپور کو ساڑہے چار سال سے جانتا ہون وہ بہت ہوشیار اور صاحب علم شخص ہے مین ہمیشہ سے سمجہتا ہون کہ وہ اپنے پیشہ کے کام مین بہت مستعد ہے مسٹر ہوم صاحب انجنیر سابق راج بہرتپور اوسکی لیاقت و دیانت کی بہت قدر کرتے تہے مین یہہ چٹھی بہت خوشی سے دیتا ہون اور چاہتا ہون کہ وہ

الورمین اپنے جدید عہدہ پر خوش رہے ؛

۷ - فروری ۱۸۷۱ء کو میجر کیڈل صاحب نے تیسری چٹھی اور لکھی ؛

کچھ عرصہ پیشتر آپ نے لکھا تھا کہ مین نے بہرت پور کی نوکری چھوڑ دی ہے
اوسوقت سے مین آپ کے یہان پہونچنے کا بہت فکر سے انتظار کرتا ہون
کیونکہ کام کرنے کا موسم رایگان جاتا ہے مہربانی کرکے جسقدر جلد ممکن
ہو براستہ اکبر گڈہ آجاوین مین یا نزدہ روزہ آیندہ مین مقامات
کٹھومر و پہمن گڈہ ٹہیرونگا ؛

ڈاکٹر ڈونی صاحب ایجنسی سرجن الور نے اپنی چٹھی مورخہ یکم جون ۱۸۷۱ء
مین لکھا ہے کہ پنڈت شمبہو ناتھ انجنیر راج الور نہایت ہوشیار اہلکار رہے
چند سال گذشتہ کے عرصہ مین راج الور مین تعمیرات مفید عام مکانات
وسڑکین و بندات وغیرہ بالکل اوسی کی نگرانی سے اور بلحاظ مضبوطی
وکفایت بہت فایدہ سے تیار ہوئے ہین کہ اوسکی لیاقت اور خوش انتظامی
کی بہی عمدہ دلیل ہے ؛

قریب دو برس سے مین بہی اوسکو جانتا ہون اور ہمیشہ اوسکو خوش اخلاق
با مروت نہایت محنتی و چست و متلاشی علم و محقق صدق پایا ہے ؛

میجر کیڈل صاحب وہی سی پولیٹکل ایجنٹ اوسپر کمال بخصوصیت اعتبار
شفقت فرماتے ہین اور وہ اسی لایق ہے مین اوسکو ہمیشہ شوق سے یاد
رکہونگا اور امید ہے کہ آیندہ پہر ملاقات کرتا رہونگا ؛

تاریخ ۱۳ - مارچ ۱۸۷۶ء کپتان پولٹ صاحب نے کہ بزمانہ رخصت میجر کیڈل جنا

قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ رہے تہے اپنے سارٹیفکیٹ مین لکہا ہے ٭

پنڈت شمبھوناتھ انجنیر راج کو مین پانچ سال سے جانتا ہون راج الور مین اوس سے زیادہ مجھکو کسی دوسرے شخص کا پاس نہین ہے وہ تربیت یافتہ انجنیر محنتی ہوشیار اور نہایت معتمد ہے اوس نے حسب ہدایت میجر کیڈل صاحب ریاست مین بڑے کام کئے ہین کہ اونکی تفصیل سالانہ رپورٹون مین درج ہے مین اوسکی ترقی و بہبودی کا بدل خواستگار ہون ٭

انتخاب رپورٹہاے سالانہ انتظام راج الور مرتبہ میجر
کیڈل صاحب بہادر وہی سی پولٹیکل ایجنٹ راج الور

رپورٹ سنہ ۷۲-۱۸۷۱ء فقرہ ۵۹ - اگر ہم نے پنڈت شمبھوناتھ کو کہ دانشمند اور مشاق ہندوستانی انجنیر ہے اور ہمدران حال ایسا دیانت دار ہے کہ جن افسران انگریزی کے تحت مین رہا اونہین سے عزت و اعتبار حاصل کیا ہے نوکر نہ رکہا ہوتا تو ایسے بڑے کامون کو جنکا ذکر ہوا ہے شروع نکرسکتے ٭

رپورٹ سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء فقرہ ۵۰ - سالگذشتہ کی رپورٹ مین مین نے پنڈت شمبھوناتھ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف لکہی تہی اور اب مین صرف اسیقدر لکہتا ہون کہ میری نظر مین اوسکا اعتبار و عزت ہمیشہ کی نسبت زیادہ ہوئے ہین دیانت دار ہوشیار عمدہ مشاق انجنیر صاحب عقل و تمیز اور با اینہمہ اپنی لیاقتون کا چندان نازان نہین اوسمین جملہ اوصاف کہ اس عہدہ کیواسطے چاہئین متفق ہین ٭

رپورٹ سنہ ۷۴-۱۸۷۳ء فقرہ ۶۸ - پنڈت شمبھوناتھ انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی

کارگذاری بدستور ویسی ہی حسب اطمینان رہی ہے جیسی پیشتر تھی اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا ہے اور مین اوسکی بہت قدر و منزلت کرتا ہون ❊

رپورٹ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع۔ فقرہ ۔ ۳۵ ۔ سررشتہ تعمیرات راج الور کا انتظام ہندوستانی انجنیر پنڈت شمبھوناتھ نے جسکی تعریف سابقہ رپورٹون مین لکھی گئی ہے تحسین و آفرین کے لایق کیا ہے وہ بالکل اس عہدہ کے لایق ہے اوسکے بنوائے ہوئے کام مضبوط اور دیرپا ہین اور تعمیرات تیار شدہ زیر نگرانی صاحبان انگریز کے مقابلہ مین ایسے ارزان ہین کہ تعجب ہوتا ہے۔ مثلاً ضلع اجمیر کی تعمیرات ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع کے کل خرچ تعدادی سے لکھہ للعہ عاعہ مین سے مبلغ للولعہ سامعہ یعنی ۱۲ فیصدی عملہ کا خرچ ہے اور الور کے اوسی سال کے خرچ تعدادی یک لکھہ سما عہ مین صرف صما للعہ یعنی فیصدی ۶ خرچ عملہ ہوا ہے اجمیر مین نرخ مصالح الور کے نرخ سے دوچند و سہ چند ہے پس اس کفایت خرچ عملہ کے ساتھ الور مین دوچند و سہ چند کام تیار ہوا ہے ❊

رپورٹ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع۔ فقرہ ۔ ۴۷ ۔ چھہ سال گذشتہ کی ہر سالانہ رپورٹ مین پنڈت شمبھوناتھ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف لکھی گئی ہے چونکہ اوسکی کارگذاری بدستور ویسی ہے پس اوس کی تعریف پھر لکھنا غیر ضروری ہے ❊

۱۹۔ اکتوبر ۱۸۷۷ع کو میجر کیڈل صاحب نے ایک مراسلہ کے اخیر مین لکھا ہے کہ سب سے زیادہ تعریف کے لایق پنڈت شمبھوناتھ ہے وہ بہت

بے غرور اور ثقہ شخص ہے اور مین اوسکو اپنا دوست کہنے مین بڑا فخر سمجہتا ہون اوس سے زیادہ باستحقاق شخص کیواسطے پیشگاہ نواب وائسرائے صاحب مین کبہی سفارش ہوئی ہے ؛

اور اپنی چٹھی موسومہ پنڈت شمبہوناتہ مین بتاریخ ۱۴ - دسمبر ۱۸۸۷ صاحب موصوف نے لکہا ہے - اے دوست - سالگذشتہ مین مینے جو کچہ آپ کی نسبت میجر والٹر صاحب کو اس امید سے لکہا تہا کہ دربار اعظم مین آپکو کچہہ امتیاز حاصل ہو اوسکی نقل بہیجتا ہون میری سفارش پر کچہہ عمل ہوا کیونکہ راج الور کے سردارون کو دو راے بہادری عطا ہونے ہین کہ دو ممبران کونسل کو مل گئین - مگر مین آپکی کارگذاری کی بدستور ویسی ہی قدر کرتا ہون جیسی ہمیشہ کرتا تہا اور جو عمدہ کام آپنے میرے تحت مین کیا ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکہونگا ؛

سر شتہ تعلیم

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے اختیار ریاست پانے سے تہوڑے دنون بعد مصارف تعلیم کیواسطے مالگذاری راج پر ایک روپیہ فیصدی لگایا تہا کہ اس سے مبلغ ۰۰۰ ۵ صا سالانہ راج مین آتا تہا ۱۸۷۶-۱۸۷۵ء مین سر شتہ تعلیم کا خرچ اس سے زیادہ ہوگیا تہا مگر جلد تخفیف ہوکر بارہ ہزار روپیہ سال تک کا خرچ رکہا گیا کہ اسطرح راج مین ۰۰۰ ۳ صا سالانہ کا منافع ہوتا رہا ؛

ایجنسی مقرر ہونے پر اس شتہ مین بہی اصلاح ہوئی اور یہہ خرچ آمدنی سے
سوا ہوگیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا اول دورہ ہوا تب اکثر مدرسہ جات
خراب اور طالبعلم کاہل اور کم استعداد تہے چند مدرس موقوف ہوئے اور
دیگر مدرسون اور طلبا علم کو تاکید ہوئی دوسرے دورہ کے وقت تک
بہت ترقی ہوئی چار مدارس بہت عمدہ ہوگئے خصوص تجارہ کا مدرسہ
فیروزپور ضلع گورگانوہ کے مدرسہ کی ہر طرح برابر تہا سنہ ۱۸۷۰ع مین علاوہ
الور کے ہائی سکول اور ٹہاکر سکول کی ۱۶ تحصیلی اور ۴۴ حلقہ بندی مدارس
تہے اور اونمین ۲۷۸۵ طالبعلم تربیت پاتے تہے اور مارچ سنہ ۱۸۷۰ع مین کپتان
بلیر صاحب نے جو تعداد لکہی اوس سے ۵۸۴ زیادہ تہے ؎

الور کے ہائی سکول مین ۲۸۲ طالبعلم تہے جب سے مہاراؤ راجہ بنےسنگہ
صاحب نے مقرر کیا تہا یہہ مدرسہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کی چہتری
مین تہا یہہ مکان بے موقع اور تکلیف کا تہا اسواسطے شہر کے لعل دروازہ
سے باہر مدرسہ کا بہت عمدہ وعالیشان مکان تیار کرایا گیا ؎

جنوری سنہ ۱۸۷۱ع مین ٹہاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا اور ٹہاکرون ودیگر شرفا
کے لڑکے اوسمین داخل ہوئے اوسمین بہت جلد ۱۵ طالبعلم ہوگئے اور
اول سال مین ہی اونہون نے بہت ترقی کی اس غرض سے کہ اوس مین
صرف سردارون اور شریفون کے لڑکے پڑہین یہہ تجویز قرار پائی کہ
لڑکون کا داخلہ محکمہ پنچایت کے حکم سے ہوا کرے ؎

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین تقرر ہیڈ ماسٹر کی ضرورت پیش آنے سے دو بنگالی طالبعلم

مستند بی اے و ایم اے کلکتہ سے بلائے گئے اگرچہ صاحب پرنسپل کلکتہ یونی ورسٹی کالج نے اونکی تعریف لکھی تھی مگر اس مدرسہ مین اون سے کچھ انصرام کار نہو سکا اس ملک کے اوضاع واطوار و زبان سے بالکل واقف نہ تھے اور اپنے روزمرہ کی ضروریات کو بھی ہندوستانی زبان مین بیان نہین کر سکتے تھے اور باوجود حصول اسناد اعلےٰ درجہ کے اون کو انگریزی بولنے اور لکھنے مین بھی بالکل مہارت نہ تھی اور بہت بدخط لکھتے تھے اسواسطے بعد امتحان تین مہینے کے اون سے استعفا لیا گیا اور حسب ہدایت صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب صاحب پرنسپل دہلی کالج نے دو طالبعلم بھیجے کہ اونمین سے ایک ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اور دوسرا ہیڈ ماسٹر ٹھاکر سکول مقرر ہوئے۔ مدرسہ جات علاقہ راج الور کے ۵۴ طالب علمون کو محکمہ بندوبست و دیگر رشتہ جات راج اور قرب وجوار کی ریاستون مین نوکری ملی۔ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین پنڈت روپ نارائن صاحب ممبر پنچایت نے دو زنانہ مدرسہ جات مقرر کیے اونمین جلد ۴۲ لڑکیان برہمن و بنیہ اقوام کی پڑھنے لگین ؛

یونیورسٹی — यूनिवरसिटी

डैरेक्टर आफ पबलिक इन्स ट्रकशन

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین ۱۹ حلقہ بندی مدارس جدید مقرر ہو کے کل بہ تعداد ۶۰ ہو گئے اکثر زمینداران دیہات نے درخواست کر کے مدرسہ جات مقرر کرائے اس سے ثابت ہوا کہ رعایائے علاقہ علم کی قدر کرتی ہے۔ ہائی سکول الور مین طالبعلم زیادہ ہو گئے مگر مدرسہ ٹھاکران مین ۸۲ ۴۹ رہگئے اس کمی مین لالہ شیام جی رائے بی اے ہیڈ ماسٹر کا کچھ

قصور نہ تہا مگر اصل سبب یہہ تہا کہ اس راج کے ٹہاکر کم مقدور ہین اور اونکو اتنا شوق پیدا نہوا تہا کہ اپنے لڑکون کو اور مین رکہنے کا خرچ گوار کرتے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ بیس کم استعداد ٹہاکرون کے اطفال راج کے خرچ سے بورڈنگ ہوس مین رہا کرین اسوقت تک جو چند طالبعلم رہتے تہے اپنا روپیہ خرچ کرتے تہے ؛

اسوقت تک کسی مدرسہ مین فیس نہین لیجاتی تہی اور مدرسہ جات کا کل خرچ آمدنی تعلیم فیصدی ایک روپیہ جمع سے ادا ہوتا تہا مگر تجارت پیشہ لوگ جنکو مدارس سے سب سے زیادہ فایدہ ہے کچھہ نہین دیتے تہے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۴ء سے ہائی سکول الور اور بعض تحصیلی مدارس مین فیس مروجہ مدارس علاقۂ انگریزی سے نصف لیجاوے اور زمیندار لوگ جو جمع پر ایک روپیہ فیصدی دیتے ہین ادائے فیس سے معاف رہین اگرچہ احتمال تہا کہ اس تدبیر سے ایک دفعہ طالبعلمون کی کچھہ کمی ہوگی مگر چونکہ جو چیز مفت مین ملتی ہے اوسکی کوئی قدر نہین کرتا یہہ بہی امید تہی کہ لوگ علم کی قدر کرینگے اور اونکو بہت فایدہ ہوگا ؛

پنڈت روپ نراین صاحب کی کوشش سے دو جدید زنانہ مدرسہ جات جاری ہوکر شہر مین چار مدارس اور اونمین ۱۰۱ پڑہنے والی لڑکیان ہوگئین اور قصبات مین بہی دس زنانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے ؛

سنہ تعلیم کا خرچ عہ تا عہ سے عہ تا صما ہوگیا کہ منجملہ اوسکے لوعہ تا صہ کی آمدنی ایک روپیہ فیصدی جمع سے تہی اور باقیاندہ

راج سے دیا جاتا تہا افزونی خرچ مین منشی کانجمل انسپکٹر سرشتۂ تعلیم
کی تنخواہ کا اضافہ اور وظیفہ جات طلباء علم کہ جدید مقرر ہوئے داخل تہے
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین تعداد مدارس ۸۶ سے ۸۹ ہو گئی اور انکے سوائے تقرر
مدرسہ جات کی درخواستین منشی کانجمل کے پاس اور بہی گذرین طالب علمون
سے زر فیس وصول کرنیکا سرشتہ جاری ہوا اور اس سبب سے کہ درسی
کی کل کتابین راج سے ملتی ہین کسیکو گران بہی نہ معلوم ہوا باشندگان قصبہ جات
رام پور و اکبرپور و جامرولی علاوہ ایک روپیہ فیصدی جمع کے خرچ مدرسہ جات
کیواسطے ۱۰۰ و ۵۰ و ۲۵ اور دیتے ہین اس سبب سے وہ ادائے زر
فیس سے معاف رہے ؛
چونکہ ایک روپیہ فیصدی جمع صرف رعایائے زراعت پیشہ سے لیا جاتا ہے
اسواسطے براہ انصاف واجب ہے کہ یہہ کل روپیہ صرف دیہاتی
مدرسہ جات مین خرچ ہوا کرے مگر اسوقت تک ان مدرسون مین منجملہ
بیس ہزار روپیہ کے پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تہا دیہاتی مدرسون
کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ زمیندار حساب و کتاب مین پٹواریون کے
دست نگر نہ رہین ؛
مدرسہ سے متعلق ایک عمدہ کتابون کا مختصر کتب خانہ جمع کیا گیا اور عام اجازت
ہوئی کہ جو کوئی چاہے کتب خانہ مین جاکر سیر و مطالعہ کیا کرے ؛
سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مدرسون کی تعداد ۹۷ ہو گئی اور سرشتۂ تعلیم مین ...
روپیہ خرچ ہوا اسمین بعد منہائی ... ایک روپیہ فیصدی جمع

اور [illegible] باقیماندہ روپیہ راج سے دیا گیا میجر پولٹ صاحب قایم مقام
پولٹیکل ایجنٹ نے ایک مختصر نورمل سکول مقرر کیا اوسمین دس دس مدرس
دیہاتی مدرسون کی تحصیل و ترقی علم کیواسطے آنے لگے - بارہ زنانہ مدرسون
مین [illegible] سالتمام کا خرچ ہوا اور ۲۰۱ لڑکیان پڑہنے والی
ہوگیین ڈاکٹر ملن صاحب نے الور کے ہائی سکول و ٹہاکر سکول کے امتحان
مین بہت کوشش کی اور دونون مدرسون مین بہت ترقی ہوئی ؛

[illegible] مین ہائی سکول الور کا ایک طالبعلم کلکتہ یونی ورسٹی کے امتحان
انٹرنس مین کامیاب ہوا مدرسہ جات راجگڈہ مین ہیڈ ماسٹر کے مدت تک
بیمار رہنے سے کسیقدر ابتری ہوئی باقی کل مدرسون نے بہت ترقی کی
کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دورہ مین ہر ایک کا امتحان لیا تو بہت خوش
ہوئے ؛

पन्द्रह زنانہ مدرسون مین ۳۰۱ لڑکیان پڑہتی رہین شہر الور کے مدرسہ جات
البتہ ترقی پر ہین مگر قصبہ جات مین باوجودیکہ مقرر ہوئے چار برس گذری
ابتک کچھہ ترقی و استقلال کی صورت نہوئی ؛

اس سال مین سررشتہ تعلیم کا خرچ حسب تفصیل

فیصدی ایک روپیہ جمع سے	فیس طلبا	خزانہ راج
[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل بہ تعداد [illegible] ہوا بجہ مصارف ہائی سکول و ٹہاکر سکول و

इन्ट्रेंस

بورڈنگ ہوس کی آمدنی فیصدی ایک روپیہ جمع و فیس طلبا کل مصارف
سررشتہ تعلیم کیواسطے خزانہ راج سے جو دیا جاتا ہے انہین تین جگہہ کا
خرچ ہے ؛

جب سے یہہ سررشتہ مقرر ہوا ہے اوسکا اہتمام منشی کانجیل ریاست کے قدیم
و وفادار ملازم کو مفوض رہا تہا اس شخص نے صرف اپنی ذاتی لیاقت اور
عمدگی اخلاق سے یہہ فضیلت اور قدر و عزت حاصل کی تہی اونکے والد
سیتارام صرف مستری تہے اور بندوق وغیرہ بنانیکا کام کرتے تہے مہاراج
راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم نے کانجیل کی ذہانت و متانت دیکہکر اونکو
تحصیل علم کیواسطے آگرہ کالج مین بہیجا تہا اونہون نے اس موقع کو غنیمت
سمجہکر فایدہ کامل حاصل کیا کہ عمدہ عالم ہوگئے اور انگریزی بولنے اور
لکہنے مین انتہا درجہ کی قابلیت پیدا کی اور اپنے زاد بوم کے خیرخواہ
صادق ہوئے کہ الور مین علم کی ترقی جسقدر ہوئی صرف اونہین کے
سبب سے ہے اونہین کی سعی سے مہاراو راجہ شیودان سنگہ صاحب مرحوم
نے مصارف سررشتہ تعلیم کیواسطے جمع پر ایک روپیہ فیصدی لگایا کہ اس
ذریعہ سے سررشتہ قایم رہا ورنہ رئیس کی فضول خرچی کے سبب سے موقوف
ہوجاتا اور جب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے انتظام راج کی اصلاح کی تہی
کانجیل نے صلاح نیک دیکر اور نہایت مفید معلومات بہم پہونچا کر صاحب
ممدوح کی بہت مدد کی اور اپنے کام کو اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونہین
کے وقوف حالات خلایق الور سے اس راج مین تربیت نے فروغ پایا ؛

شروع سنہ ۱۸۷۵ء مین منشی کانجیمل نے مدت تک مبتلا مرض رہکر بہت تکلیف پائی اور تاریخ ۲۰ مئی کو اونکے انتقال کی خبر پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو نہایت غم والم ہوا اس شخص کے انتقال سے راج الور کو سخت صدمہ پہونچا ہے کہ حسن اخلاق ولیاقت وخیرخواہی وجملہ اوصاف کی رُو سے وہ اپنے عہدہ کیواسطے ایسا مستحق ولایق تہا کہ بجاے اوسکے مقرر ہونے کیواسطے کوئی ایک شخص جو بہمہ صفت موصوف ہو بہم نہ پہونچ سکا مجبور صاحب پولٹکل ایجنٹ نے سررشتہ تعلیم کو چند شخصون پر منقسم کرکے بندوبست کارروائی کیا

فوج

فوج کا بندوبست جیسا قدیم سے تہا یا جیسا مابعد عہد انتظام ایجنسی مین ہوا مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کو بالکل پسند نہوا اونہون نے ایک محکمہ سپہ سالاری کا دہلی مین اور دوسرا الور مین مقرر کرکے صرف اوس کے انتظام مین ہی بڑا انقلاب پیدا نکیا بلکہ قدیم موروثی بخشی کو بے اختیار کرکے اوسکی تنخواہ موقوف کردی اور راجپوت سوارون کے پندرہ سالہ جماعت اور فتح پلٹن کے چارسو سپاہی موقوف کرکے بجاے اونکے مسلمانون کی فوج مفصلہ ذیل بہرتی کی اور بالکل صورت بدلدی

۱۹۲۷

سواران	۸۸۰	پیادگان	۹۵۷

بوڈی گارڈ	رجمنٹ	شیودان پلٹن	میواتی	خانزادہ
۱۱۹	۷۶۱	۴۶۹	۲۸۷	۲۰۱

سنہ ۱۸ مین جب تک موقوف شدہ راجپوت اور بہرتی جدید کے مسلمان موجود رہے مخالف فریقون کی رضامندی مین کوئی تدبیر پیش نگئی آخر کار بہرتی جدید کو موقوف اور راجپوتون کو بحال کیا گیا تب امن کی صورت پیدا ہوئی ؛

شروع سمت ۱۹۲۹ مین فوج کی کیفیت حسب تفصیل ذیل تہی ؛

نام فوج	آدمی	توپ	گہوڑے	اونٹ	بیل	خرچ
توپخانہ اسپی	۲۳	۴	۲۹	۰	۰	[illegible]
توپخانہ جنسی یعنی نرگاوان وشتری	۳۸۰	۴۵	۰	۳۳	۲۰۳	
اٹھارہ رسالہ جات راجپوتان	۱۵۴۳	۰	۱۲۶۲	۰	۰	[illegible]
رسالہ نقدی	۱۲۶	۰	۱۲۶	۰	۰	[illegible]
فتح پلٹن	۶۶۵	۰	۰	۰	۰	[illegible]
خاص پلٹن	۳۶۲	۰	۰	۰	۰	[illegible]

نام فوج	آدمی	توپ	گہوڑی	اونٹ	بیل	خرچ
نجتاور رپلٹن	۳۶۴	•	•	•	•	[illegible]
۴۳ قلعات	۲۲۸۹	•	•	•	•	یک لکہہ [illegible]
متفرق برادریان	۴۲۶	•	•	•	•	[illegible]
زنبورک	۱۰۰	•	•	۱۰۰	•	[illegible]
میزان	۷۴۹۸	۴۹	۱۴۱۶	۱۳۳	۲۰۳	ے لکہہ [illegible]

کاغذ مین یہہ فوج کیسی ہی کثیر التعداد معلوم ہو اصل مین کسی کام کی نہین ہے نہ قواعد جانتی ہے نہ وردی رکہتی ہے اور نہ اچہے ہتیار ہین صرف پولیس کے کام کی ہے ؛

فوج مندرجہ صدر کے سواے راجپوت جاگیردار ہین کہ بالعوض جاگیر کے سوارون سے نوکری کرتے ہین - دفتر بخشی گری مین کل جاگیر ونکی تعداد یک لکہہ [illegible] لکہی ہے مگر اصل مین تین لاکہہ سے زیادہ ہے اسکے عوض مین ریاست ۷۰۹ سوارون سے نوکری لے سکتی ہے اونمین سے ۲۵۲ معاف رہتے ہین صرف وقت ضرورت پر حاضر رہتے ہین باقیماندہ سالتمام مین چہہ مہینے حفاظت ڈاک وپولیس وغیرہ کی نوکری کرتے ہین قریب سو آدمی کے پیادہ بہی جاگیردار ہین ؛

جب راج کا انتظام تحت ایجنسی مین آیا فوج از بس کشیدہ خاطر تہی اکثر موروثی

رسالدار اور قلعدار بےقصور موقوف ہوکے بجاے اونکے غیر مستحق جدید لوگ مقرر ہوئے تھے موقوف شدہ راجپوت اہالیان کونسل مین سے کسی نہ کسی کی رشتہ دار تھے چنانچہ جدید غیر مستحق ملازم موقوف ہوکر مستحق و قدیم بارعایت مقرر کیئے گئے ؛

پندرہ مہینے کی تنخواہ یکمشت دیگئی اور آیندہ کو دو ماہہ پر تنخواہ ملنے لگی آدہ آنہ فی روپیہ جو بابت حق تحریر وغیرہ وضع ہوتا تہا معاف ہوا اور اکثر خفیف شکایتین رفع ہوئین ؛

ہر تیسرے سال لوند کے مہینے کی تنخواہ فوج کو ملا کرتی تہی اور جتنے مہینون مین وضع ہوجایا کرتی تہی مہاراو راجہ صاحب نے بجاے اونکے کل فوج کی تنخواہ سے لوند کا مہینا وضع کرایا کہ یہہ بہی ایک مصیبت سمجھی گئی اگست ۱۸۷۱ء مین یہہ معاملہ محکمہ پنچایت مین پیش ہوا تو قرار پایا کہ آیندہ کو تنخواہون کا حساب انگریزی مہینون سے ہوا کرے اور چونکہ راج کا ہندی سال وسط اگست سے وسط ستمبر تک مختلف تاریخون کو واقع ہوتا ہے یکم ستمبر شروع سال اور ۳۱- اگست اخیر سال قرار پایا فوج کو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ تنخواہ ہر ماہ ملیگی اور حساب مین صفائی ہونے سے راج کا بہت فایدہ ہوا ؛

۱۸۷۲و۷۳ء مین پلٹن و قلعات کی جمعیتین بہ تعداد ۱۰۱ جو جیلخانہ و تہانجات وغیرہ مین متعین رہتی تہین اونکی تنخواہ فوج سے علیحدہ کرکے اونہین سررشتہ جات مین لگائی گئی اور تنخواہ مین کسیقدر اضافہ ہوا - فوج کم کردیگئی

رشش کی گئی مگر موروثی عہدہ یا ہونے سے کارگر نہو سکے تاہم حتی المقدور
خالی اسامیون پر کسیکو مقرر نکیا اس سے کسیقدر کمی ہوئی ٭
راج مین ہمیشہ سے دستور ہے کہ غیر حاضری بلا رخصت کی بابت سوارون
کی تنخواہ سے زر تفاوت وضع ہوتا ہے چنانچہ جاگیر دارون کے ذمہ تفاوت
کا [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ چڑہ رہا تہا اور سالہا سال سے حساب صاف نہوا
تہا بلکہ راج کے حساب مین ناواجب روپیہ لکہہ رکہا تہا جاگیر دار اس مطالبہ
بہت خایف و ناراض تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اون جاگیرون
مین جو درمیان مین مہاراؤ راجہ صاحب سے براہ ظلم ضبط کی تہین اور
پہر واگذاشت ہوئین [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ معاف کیا اور باقیماندہ کی
تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر کی کہ مبلغ [illegible] روپیہ غلط و ناواجب ثابت
ا اور باقیماندہ [illegible] روپیہ کے ایصال کی قسطین مقرر ہوئین اس سے
کل جاگیر دار بہت خوش ہوئے ٭

سررشتہ حفظان صحت

مہاراؤ راجہ شیو دان سنگہ صاحب مرحوم نے مثل خرچ مدرسہ کے شفاخانون
کے خرچ کا بہی ایک روپیہ فیصدی مالگذاری راج پر لگایا تہا کہ اس سے
[illegible] روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی تہی اور خرچ صرف دو ہزار روپیہ سالانہ
کا تہا جب ایجنسی مقرر ہوئی تو روپیہ کی گنجایش دیکہکر عمل مین اضافہ خرچ
کیا گیا کہ آمدنی و خرچ برابر ہوگئے ٭

سنہ ۷۱و۱۸۷۲ء مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاردی صاحب کرتے تہے مگر اوسی سال مین ڈاکٹر ملن صاحب متعلق ایجنسی الور کرنے لگے دوسرے سال مین ڈاکٹر ڈونی صاحب مقرر ہوئے ؛

سنہ ۷۴و۱۸۷۵ء مین ڈاکٹر ملن صاحب پہر آگئے ؛

راج مین تین دار الشفا بمقامات الور و راجگڈہ و تجارہ مین اگرچہ ڈاکٹر صاحبان کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی کہ دیگر پرگنات مین بہی شفاخانجات مقرر کیئے جاوین مگر نیٹو ڈاکٹرون کی قلت کے سبب سے اس ارادہ پر عمل نہو سکا تاہم حسب خواہش باشندگان ملک کہ بمقابلہ انگریزی علاج کے ہندوستانی علاج کو پسند کرتے ہین حکیم و بید ملازم راج پرگنات مین متعین ہوکر بندوبست معالجہ خلایق کیا گیا ؛

ریاست مین ٹیکہ لگانے کا عمل جاری ہوگیا ہے دیگر اقوام کی نسبت راجپوت و مینہ و مسلمان اسکے زیادہ مخالف ہین ابتک اونکا تعصب نہین گیا ہے کہ اکثر برسر مقابلہ ہوجاتے ہین اور حسب تحریر ڈاکٹر ڈونی صاحب عوام کا یقین اسپر ہے کہ ٹیکا لگانے سے انگریزون کا مقصود یہہ ہے کہ ہنود کے نہکلنک اوتار اور مسلمانون کے امام مہدی کو کہ پیدا ہونے والے ہین ہلاک کرین ؛

سنہ ۷۵و۱۸۷۶ء مین اس سررشتہ مین بہت ترقی ہوئی شفاخانون مین علاج کرانے اور بچون کو ٹیکا لگوانے سے جو خلایق کو تعصب تہا وہ رفع ہوگیا اور رحیم عفیر رعایا فایدہ کثیر حاصل کرنے لگی ؛

اسپیان الورکا اہتمام مادہو نراین نیشو ڈاکٹر کرتا ہے یہہ شخص بہت محنتی و نیکنام و خوش اخلاق ہے کل حکام جنکے تحت مین کام کیا ہے اوسکی حسن کارگذاری سے خوش ہین اور باشندگان شہر اوسکے حسن سلوک سے مشکور رہین اور بہت خوشی سے علاج کیواسطے آتے ہین ؛

طویلہ و دیگر دواب خانجات

الورکا طویلہ گہوڑون کی عمدگی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور ہے عہد انتظام ایجنسی مین بہی یہی کوشش رہی کہ اس عمدگی مین کسیطرح کمی عاید نہو چنانچہ ایساہی بندوبست ہوا ؛

طویلہ اسپان سواری

انتظام ایجنسی شروع ہوا اوس سے پیشتر کے سنوات مین تعداد اسپان حسب تفصیل رہی تہی ؛

سمت	تعداد اسپان	تعداد کمی	خرچ سالانہ
سمت ۱۹۲۴	۵۷۸	۰	یک لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۷	۶۹۰	۲۱۸	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	۲۷۲	۶	[illegible]

منجملہ ۲۱۸ گھوڑون کے جو سمت ۱۹۲۴ مین کم ہوئے ۔ ۲۷ رسالون مین بھیجے
گئے ۲۵ مر گئے باقیماندہ مختلف طور سے علیحدہ کئے گئے - ۲۷۲ باقی رہے اونمین
سے سو راس خاص مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کی سواری کیواسطے متعین
کئے گئے مگر اونھون نے منظور نہ کئے اور ۱۷۲ رئیس و ریاست دونون
کے استعمال کیواسطے رکھے گئے تھے ؛

گھوڑون کی خوراک کی قیمت مین بہت تخفیف ہوئی عمدہ گھوڑون کو علاوہ
دانہ کے آدہ سیر سے ڈیڑہ سیر تک کھانڈ اور آدہ سیر سے ایک سیر تک روغن زرد
اور دس پندرہ سیر دودہ ملتا تھا اسمین تخفیف ہوکر مناسب خوراک مقرر
کی گئی اور وے پیشتر سے بھی زیادہ قوی و تندرست ہوگئے ؛

اسپان بگی خانہ

بگی خانہ مین زیادہ تر گھوڑیان ہین اون سے جو بچے پیدا ہوتے ہین نر
خاص طویلہ و رسالہ جات مین بھیجدئے جاتے ہین اور مادہ بگی خانہ مین
رہتی ہین سنوات گذشتہ مین اونکی تعداد اسطرح رہی تھی ؛

سمت	تعداد	کمی	خرچ
سمت ۱۹۲۴	۱۰۷	۰	مبلغ ؏ ا صہ
سمت ۱۹۲۲	۱۶۴	۶۳	مبلغ ؏ اعا صلہ
سمت ۱۹۲۵	۱۰۱	۱	مبلغ ؏ عہ تشہ

سمت ۱۹۲۱ کی مین سے پانچ مرگئے ہ ۵ ایک رسالہ متعینہ اودے پور بہیجے گئے کہ
وہان سے جب ضرورت ہو گاڑی کہیچنے کیواسطے آسکین باقیماندہ مین
سے ۲۶ خاص مہاراؤ راجہ صاحب کے استعمال کیواسطے متعین ہوئین ؛

طویلہ پیدائش اسپان

اس طویلہ مین دیگر طویلون کی نسبت اصلاح کی زیادہ ضرورت تہی گہوڑیان
اور بچہیرے اگاڑی پچہاڑی سے بندہے رہتے تہے گہوڑیان کبہی نہین
کہولی جاتی تہین اور بچہیرے بہی کم کہولے جاتے تہے اور خاطر خواہ
کودنے کی آزادی اونکو کبہی نہین ملتی تہی اس سے گہوڑیان اکثر بیمار
رہتی تہین اور بچہیرے کم جیتے تہے اور جو جیتے بہت ضعیف الجسم اور کمزور
ہوتے تہے اور اگرچہ اونکو بہت فضول خوراک یعنی علاوہ دانہ کے دس
بیس سیر دودہ اور کہانڈ اور گہی ملتے تہے تاہم تیار ہونے پر کوئی گہوڑا
ڈہائی سو روپیہ سے زیادہ قیمت کا نہوتا تہا اور ہر ایک کی پرورش
مین ہزار پندرہ سو روپیہ خرچ ہوتا تہا ؛

جب کوئی گہوڑی ضعیفی یا کسی اور سبب سے ناکار آمد سمجہی جاتی وہ
اس طویلہ مین بہیجی جاتی اب ناکار آمد گہوڑیان سب نکالدی گئین اونکی
خوراک کا واجب طریقہ جاری کیا گیا اور اونکے رہنے کیواسطے تین احاطے
بنوائے گئے کہ اسمین گہوڑیان اور بچہیرے کہلی رہنے لگے اور کاہل ضعیف
قوی ہیکل اور چالاک ہو گئے ؛

تفصیل پیدایش و وفات بچھیرہا

سنہ	تعداد گھوڑیان	تعداد پیدایش بچھیرہا	تعداد وفات بچھیرہا
سنہ ۶۷ و ۱۸۶۸	۲۰۴	۷۳	۴۰
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹	۱۹۹	۶۴	۶۰
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰	۳۰۴	۶۲	۴۲
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱	۲۳۸	۶۵	۳۱
ششماہی سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲	۸۱	۳۵	۷۰

ان سررشتہ جات کی آراستگی و انتظام مین خاص شیو بخش نے بہت کوشش کی ہے یہہ شخص بہت ہوشیار و محنتی و چست و چالاک ہے کل دواب خانجات راج دہنی و دڑونداوسی کے اہتمام مین ہین فضول خرچیون کی تخفیف و اصلاح مین اوس نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو بہت مدد دی ہے مہاراو راجہ صاحب مرحوم کو یہہ تدبیرین ناگوار گذری تہین اسواسطے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اون کو مفصل لکہا ہے ؛

سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ مین گئو سالہ کا خرچ بقدر تین ہزار روپیہ سالانہ تہا ربیلون کی کثرت پر خیال کرنے سے کہ صرف ادہنین کیواسطے ہین یہہ خرچ فضول تہا

آتا تہا گئو سالہ کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ رتہہ خانہ وغیرہ کارخانہ جات کیواسطے نرگاؤ پیدا ہوا کرین اور رحل اور کوٹہیار کے خرچ کے واسطے دودہ دہی ہوتا رہے چنانچہ دودہ دہی تو جسقدر ہونا چاہیئے تہا اوسکا عشر عشیر بہی نہوا اور محافظ گئو سالہ اچہے جانورون کے عوض ناقص بدل دیتے یا اونکو بالکل علیحدہ کردیتے کوئی پرسان نہ تہا اسواسطے اس سررشتہ کے انتظام کی بہی تدبیر کی گئی کل عمدہ گائین منتخب کی گئین اور ایک عمدہ بچار الور سے اور چار حصار کے سرکاری گاؤخانہ سے خرید کر منگائے گئے اوس زمانہ مین گئو سالہ مین چار سو مویشی تہے اور خوش انتظامی سے امید تہی کہ چند سال مین عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نقشہ ذیل سے ثابت ہے ؁

نقشہ دواب خانجات راج الور

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۱ء	مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	مارچ سنہ ۱۸۷۶ء
فیل	۳۳	۲۴	۳۴
شتر	۱۱۱۴	۱۴۴۸	۱۵۴۸
بہینس	۲۷۳	۳۱۸	۳۷۷
بیل	۵۱۷	۴۰۵	۵۳۷

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۱ء	مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	مارچ سنہ ۱۸۷۶ء
مادہ گاؤ	۳۶۲	۴۳۲	۴۴
بچھڑہ	۳۵۰	۳۶۹	۴۴۶
سانڈ گھوڑہ	۱۷	۱۷	۷
اسپ مادگان بچہ کش	۸۰	۶۹	۴۱
بچھیرہ بچھیری	۴۰	۱۱۶	۱۲۹
اسپان سواری	۲۸۲	۲۶۲	۳۰۴
اسپان بگی خانہ	۱۶۸	۹۴	۷۳
اسپان رسالہ جات	۱۴۴	۱۲۵۴	۱۲۴۳

سررشتہ بیوتات

اس سررشتہ سے طویلہ و فیلخانہ و رتھ خانہ و شتر خانہ وغیرہ کو اجناس خرچ روزمرہ دیجاتی ہے شروع بندوبست ایجنسی پر الٹا ذریعہ روزکا خرچ تھا کل سررشتہ مین ابتری ہو رہی تھی خرچ کی کچھ قید نہ تھی اور حساب کی پڑتال چند سال سے ہوئی تھی متصدیون کی تنخواہ پانچ پانچ روپیہ ماہوار تھی اور وہ بھی دو برس سے نہ ملی تھی تاہم وسے نزیا اور

خوش پوش تھے اور اس شعبہ مین نوکر ہونے کی ہر شخص تمنا رکھتا تھا
چنانچہ ایک موقع ایسا آگیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے کل عملہ یک قلم
موقوف کیا اور سیٹھ لاب چند کو جس نے پیشتر بعہد انتظام ہیجر اپی
صاحب یہہ کام کیا تھا اجمیر سے طلب کرکے اس شعبہ کا اہتمام سپرد کیا
مگر کچھ عرصہ بعد دریافت ہوا کہ سیٹھ لاب چند بجاے کار سرکار کے اپنے
خانگی کامون مین زیادہ مصروف رہتا ہے اسواسطے اوسکو علیحدہ کرکے
پنڈت روپنراین صاحب پنجسر دار راج نے عرصہ تک خود کام کیا اور بعد از ان
اونکے صاحبزادہ پنڈت رام چرن صاحب نے کیا اور پنڈت رام چرن
صاحب ریاست جہالاواڑ مین بعہدہ ڈپٹی کلکٹری مقرر ہوگئے اوسوقت
سے پہر پنڈت روپ نراین صاحب کرنے لگے ؛
۱۸۷۰ع مین حسب دستور ستمرہ چند دوکاندار سامان مطلوبہ بطور ٹہیکہ
روزمرہ بہم پہونچاتے تہے اونکو بازاری نرخ سے ایک مہینے کے اندر
قیمت ملجاتی تھی اسواسطے وے نرخ گران رکہتے تہے اور راج کا نقصان
ہوتا تہا کم وزنی وناقص جنس وجعلی حساب وغیرہ انواع ذریعون سے
ریاست کو لوٹتے تہے اونکی دغابازی اسقدر مشہور تہی کہ اونکی چہٹہیات
مین سے آدہ آنہ وضع ہوتا تہا ؛
اسواسطے یہہ ٹہیکہ جسکو مودیخانہ کہتے تہے موقوف کیا گیا اور چند گماشتے
نوکر رکہہ کے جہان ارزانی ہوئی وہین خرید اجناس کیواسطے بہیجے
گئے اس سے بہت کفایت ہوئی مگر گماشتے بہی اپنا فایدہ مقدم سمجہنے لگے

تب پہر سالانی اجناس کے بہ اجراے اشتہارات ٹہیکہ جات مقرر کیئے گئے اور کل اجناس خوش خرید عمدہ قسم کی اور ارزان نرخ سے خریدی گئی۔ ان تدبیرون سے جو خرچ سابق مین چار لاکہہ سالانہ ہوتا تہا سنوات آیندہ مین حسب تفصیل ہوا۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱	۱۸۷۱ و ۱۸۷۲	۱۸۷۲ و ۱۸۷۳
۲ لکہہ ـــ ۱۵ ۱۳۵	۵ لکہہ ـــ ۲۱ ۱۱	۵ لکہہ ـــ ۱۵ ۱۹

فصل وار ارزانی نرخ پر اجناس خریدنے اور کوٹہیار مین بطور امانی کہنے سے خرچ کی تخفیف ہوئی اور بازار مین نرخ اجناس جو روزمرہ کی خریداری سے گران ہوکر باعث تکلیف رعایا رہتا تہا ارزان رہا غرض اس بندوبست سے راج و رعایا دونون کو فایدہ پہونچا ؛

تنازعات سرحدی

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ مین کپتان ابٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے ۱۱ مقدمات تنازعہ سرحدی فیمابین راج الور و جےپور کا فیصلہ کیا اور تین سے چار منسوخ ہوکر مکرر فیصل ہونے کے لایق سمجہے گئے باوجودیکہ اہالیان جیپور نے انواع طرح سے خلل اندازی کی اور اکثر موقعون پر بابت فیصلہ واجب کے ناراضگی ظاہر کی مگر صاحب نے اپنا کام بہت انصاف و صفائی سے کیا مہاراجہ صاحب جیپور کا مین منشا رہے کہ سرحد کا نزاع

رفع ہو اور جسطرح اہالیان الور علاقہ راج جے پور کو دبایا نہین چاہتے
اسیطرح مہاراجہ صاحب کو بہی علاقہ الور کا دبانا منظور نہین ہے مگر اونکے
اہلکار اپنے فواید کی غرض سے فیصلہ کرنا نہین چاہتے تہے ٭

موسم سرما ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین دو راجہ الور و جے پور کے بارہ دیہات تقسیم
ہوئے ان دیہات پر دونون ریاستون کا مشترک قبضہ رہنے سے
ہمیشہ تکرار و نزاع رہتا تہا میجر کیڈل صاحب و میجر برٹیڈ فورڈ کپتان ~~ਮੇਡਫੋਰਡ~~
ایبٹ صاحب نے کل حالات دیہی تحقیق کر کے تقسیم واجب کر دی کہ
فریقین راضی ہوگئے ٭

راج الور و ضلع گورگانوہ کے درمیان بہی نزاع سرحدی بہت تہی راج
سے معتمد اہلکار متعین ہوا اوس نے باتفاق تحصیلدار ضلع گورگانوہ بجز
ایک یا دو مقدمون کے سبکا برضامندی فیصلہ کر دیا۔ تجارہ اور
فیروزپور کے درمیان ایک بڑا تنازع سرحدی تہا کہ اوسکا چیف کورٹ
پنجاب تک اپیل ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوہ و صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے باتفاق فیصلہ کیا ٭

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین رعایا راج جے پور نے چند مقامات پر فساد کر کے نزاع
سرحدی کو تازہ کیا اور اہالیان راج نے سرحد منفصلہ پر مینارہ جات
تعمیر ہونے دئے اور حسب عادت معہودہ نالشات پیش کین ہر مقدمہ
کی واقعی حقیقت رعایا علاقہ الور کے بیان کے موافق پائی گئی مگر
کسی مقدمہ مین اہالیان جے پور سے دروغ نالش کی بازپرس نہوئی۔

مسٹر اورین صاحب مہتمم بندوبست گورگانوہ نے مدت کے تنازعہ سرحد موضع پرتاب پورہ علاقہ الور اور گردہر پور علاقہ نابہہ کا حسب دعوی راج الور فیصلہ کیا ؛

سرحد جے پور پر سب سے بڑا سنگین مقدمہ موضع راجپوتہ علاقہ جے پور اور دیہات پرگنہ بانسور علاقہ الور کا تہا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین دونون ریاستون نے کپتان ایبٹ صاحب پر منحصر کیا کہ باہ نومبر صاحب موصوف نے فیصلہ کیا اور زمین متنازعہ راج الور مین شامل ہوئی ؛

سرحد ملحقہ پٹیالہ و نابہہ پر لفٹنٹ میسی صاحب اسسٹنٹ کمشنر پنجاب نے رفع نزاع کر کے مینارے تیار کرائے ؛

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین صاحب مہتمم بندوبست ضلع گورگانوہ اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ الور نے مقدمہ موضع ساہتو علاقہ الور و کتنوکہ علاقہ گورگانوہ کا فیصلہ کیا ؛

۷

تیسری فصل

راج دہولپور

راج دہولپور جسکے شمال و مشرقی سرحد پر آگرہ کا انگریزی ضلع اور جنوب مشرقی پر دریاے چمبل ملحق سرحد شمالی راج گوالیار اور مغربی پر قرولی وعلاقہ راج بہرت پور ہین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۵۷ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۳۲ دقیقہ اور ۲۸ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے شمال مشرق سے جنوب مغرب مین اوسکا طول ۵۴ میل اور سمت مخالف مین عرض ۳۲ میل اور ۱۶۲۶ مربع میل کا رقبہ ہے ÷

دریاے چمبل جو اس ریاست کی جنوب مشرقی سرحد ہے مشرق کیطرف بہتی ہے اور اس راج کی حد پر قریب ساٹھ میل بہکر ضلع آگرہ اور راج گوالیار کی سرحد ہوگئی ہے یہان گنگا جسکو اس نواح مین اوٹنگن کہتے ہین چند میل تک سرحد پر بہکر قریب چودہ میل ملک کے اندر مشرقی سمت مین جاتی ہے اور وہان سے آگے اس راج اور ضلع آگرہ کے درمیان بیس میل تک خط سرحدی ہوئی ہے اثنا رراستہ واقع سرحد عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۷ دقیقہ پر جانب راست
पारवती یعنی جنوب سے پاربتی نامی ایک نالہ کہ ملک قرولی سے جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف بہکر داخل راج دہولپور ہوا ہے اسمین شامل ہوا ہے —

ملک کے مشرقی حصہ کا سطح علی العموم ہموار اور ریتہ کا ہے جنوب مغربی
حصہ پہاڑی ہے کہ علاقہ گوالیار کے پہاڑون سے مسلسل پست پہاڑیان
پہیلی ہوئی ہین زمین اگرچہ اصل مین ناقص ہے مگر متواتر آبپاشی سے
زرخیز ہوگئی ہے اور جس سال بارش اچھی ہوتی ہے عمدہ فصل زراعت
سے ملبوس ہوجاتی ہے اور جابجا کثرت درختان اُنہ سے بڑی رونق
ہے اس علاقہ مین بڑے قصبات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ ہین
کہ اونکا حال آیندہ لکہا جاویگا - اور بڑی سڑک آگرہ و گوالیار کی ہے
اور قریب قریب اوسی کے متوازی ریل کی سڑک تیار ہوئی ہے ؛

دہولپور خاص دارالحکومت سڑک آگرہ و گوالیار پر آگرہ سے ۳۴
میل جنوب مین اور گوالیار سے ۳۷ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۶
درجہ ۴۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۸ دقیقہ پر واقع ہے شہر سے
ایک میل پر جنوب مین چنبل ندی ہے کہ سڑک پر اوسکا کشتیون سے
عبور ہوتا ہے مگر چار میل برتر بمقام کیتری جہان اوسکا عرض پون میل
ہے پایاب رہتی ہے موسم برسات مین اس دریا کی طغیانی سے کنارہ
راست پر دور تک زمین غرق آب ہوجاتی ہے مگر کنارہ چپ جسپر قلعہ
واقع ہے بہت بلند ہے اوسطرف پانی نہین چڑہ سکتا ہے یہان بہت
عمدہ قدیم زمانہ کی مسجدین اور مقبرے ہین ایک مسجد کی نسبت کہتے ہین کہ
سنہ ۱۶۳۴ء مین شاہجہان نے بنوائی تہی اور چند دیگر مکانات اوس سے
بہی پہلے زمانہ کے ہین یہہ سب مکانات نہایت خوش وضعی اور ناپ کے

عمدہ پتہر کی تعمیر سے تیار ہوئے ہین دہولپور بہت قدیم شہر ہے حسب روایت
धौला باشندگان ملک ٹفنتہلر صاحب نے لکہا ہے کہ دولہ نامی کسی رئیس نے
آباد کیا تہا کہ اوسی کے نام سے دہولپور موسوم ہوا کہتے ہین کہ اوسکو
ایک بڑا جسیم سرخ پتہر نظر پڑا اوس نے حکم دیا کہ اوسکو کندہ کرکے ایک
مکان بنایا جاوے مگر جب تحقیق ہوا کہ اوسکا عمق اسکام کیواسطے کافی
نہین ہے تو اوسکو ہموار کرکے اوسمین تالاب کہودوایا اور اوسکے قریب
محل و مسجد و سیرگاہ و چاہ بنوائے اب بہی وہان فرودگاہ کا میدان اور
صاحب رزیڈنٹ سابق کا تیار کرایا ہوا مسافرخانہ کا بنگلہ ہے کہ بنگلہ کو
مہاراناصاحب نے خرید لیا تہا ❊

باڑی یہہ قصبہ راج کے جنوب مغربی حصہ مین پہاڑون کے درمیان
دہولپور سے اٹہارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۸ دقیقہ
طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۴۲ دقیقہ پر واقع ہے بجز اسکے کہ ایک پرگنہ
کا صدر ہے اوسمین کوئی امر قابل تحریر نہین ہے ❊

راج کہیڑہ یہہ قصبہ بہی پرگنہ کا صدر ہے اور دہولپور سے شمال
مشرق مین بفاصلہ ۲۳ میل عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ پر واقع ہے ❊

मनया **منیہ** ایک بڑا گانو لب سڑک آگرہ و گوالیار آگرہ سے ۲۵ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۹
دقیقہ پر واقع ہے ❊

رجوہ لب سڑک آگرہ و باڑی آگرہ سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ ۱۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۳۳ دقیقہ پر واقع ہے ؛

تاریخ ریاست

قریب ڈیڑہ سو برس پیشتر مہارانا صاحب والی دہولپور کے بزرگ موضع گوہد مین کہ قلعہ گوالیار سے اٹہائیس میل شمال مشرق مین واقع ہین زمیندار تہے قوم سے جاٹ اور بہت محنتی و جنگ آور ہوتے ہین اونکی رعایا بہی زیادہ تر جاٹ ہے اور جاٹون کا نکاس راجپوتون سے بتلاتے ہین ؛ محنت اور بہادری کی وجہ سے اوہنون نے سنہ ۱۷۲۵ و ۱۷۴۰ع کے درمیان باجے راؤ پیشوا کی خدمت مین رسوخ حاصل کیا اور اوس زمانہ کی افراط و تفریط مین بہ تحت مرہٹون کے گوہد کے حاکم ہوگئے جس رئیس نے یہہ حکومت حاصل کی اٹہارہوین صدی کے وسط مین مرگیا اور اوسکا بہتیجا جانشین ہوا اوس نے بہی دانشمندی سے حدود ریاست کو بڑہایا مرہٹون اور جنگ آوران شمال کے درمیان بدعوی سلطنت جو معرکہ ہوا اوسمین وہ سب سے علیحدہ رہا اور جب ۱۷۶۱ع مین بمقام پانی پت شکست کا دن آیا اور مرہٹے برباد و تباہ ہوکر منفرق ہوگئے اوسی روز رانا لوکیندر سنگہ کے چچا نے گوالیار کے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور لوکیندر سنگہ نے رانا گوہد کا خطاب اختیار کیا ؛

چہہ برس تک اس خود اختیاری پر سے اعتراض نکیا مگر عرصہ درمیانی مین زور پکڑ کے سنہ ۱۷۶۶ء مین مرہٹون نے پہر اپنا تسلط شروع کیا اور جنرل رگہناتہہ راؤ نے جو مابعد پیشوا ہوا ہندوستان برترین گوہد کے رانا کو پست کرنا چاہا مگر رانا نے بہی قلعہ کو مستحکم اور فوج کو قواعد سے آراستہ کر لیا تہا اور بذات خاص بہی زبردست اور بہادر آدمی تہا ایسا مقابلہ لیا کہ مرہٹون کے دانت کہٹے ہو گئے اور رگہناتہہ راؤ کو صلح کرنی پڑی آخر کار مرہٹون نے تین لاکہہ روپیہ لیکر فوج برخاست کی اور رانا لوکیندر سنگہ کو اپنے تحت مین خود اختیار رئیس منظور کیا ۔

بتاریخ ۲ - دسمبر سنہ ۱۷۷۹ء سرکار انگریزی نے اس غرض سے کہ اپنے ممالک پر حملہ ہونیکا انسداد کیا جاوے اور احاطہ بمبئی کے معاملات ملک گیری مین دشمنون کو مغالطہ دیا جاوے مرہٹون کے سرکش خراج گذار رانا لوکیندر سنگہ سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل اتفاق واحدیت پیدا کی ۔

عہدنامہ

फ़ोर्ट विलियम شرائط عہدنامہ مرتبہ مقام فورٹ ولیم بنگالہ یعنی کلکتہ فیما بین نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل منتظم مہمات آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی منجانب کمپنی موصوف و مہاراجہ لوکیندر سنگہ صاحب بہادر رانا گوہد منجانب خود و وارثان و جانشینان خود ۔

قلم اول درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ لوکیندر سنگہ

افواج مہاراجہ صاحب یا دونون شامل حال بذریعہ جنگ یا صلح کے مرہٹون سے حاصل کرینگے بجز اون چہہ محالات کے جو ملوکہ قدیم مہاراجہ صاحب مگر مرہٹون کے قبضہ مین ہین اس حساب سے کہ ایک روپیہ مین سے -

سرکار کمپنی	مہاراجہ صاحب
۹ ر	۷ ر

تقسیم ہوگا کل آمدنی کی اوسط مقدار طرفین کے اپنی جمع دہ سالہ کے ذریعہ سے تحقیق کرینگے اور ملک و قلعیات جو مہاراجہ صاحب کی اور رانا لوکیندر سنگہ کو اپنے تحت مین خود اختیار رئیس منظور کیا ؛

بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۷۸۱ء سرکار انگریزی نے اس غرض سے کہ اپنے ممالک پر حملہ ہونیکا انسداد کیا جاوے اور احاطہ بمبئی کے معاملات ملک گیری مین دشمنون کو مغالطہ دیا جاوے مرہٹون کے سرکش خراج گذار رانا لوکیندر سنگہ سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل اتفاق و احدیت پیدا کی ؛

عہدنامہ

फ़ोर्ट विलियम شرائط عہدنامہ مرتبہ مقام فورٹ ولیم بنگالہ یعنی کلکتہ فیما بین نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل منتظم مہمات اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی منجانب کمپنی موصوف و مہاراجہ لوکیندر سنگہ صاحب بہادر رانا گوہد منجانب خود و وارثان و جانشینان خود ؛

قلم اول درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ لوکیندر سنگہ

قسم ششم جب انگریزی فوج مہاراجہ صاحب کے ملک کی حفاظت یا
غیر ملک کی فتح کرنے مین مصروف ہوگی مہاراجہ صاحب تعمیل طلب خدمت متعلق
بکار اوسکی انجام دہی فوج انگریزی کے کمان افسر کی تدبیر سے ہوگی ۔

قسم ہفتم جب کبھی مہاراجہ صاحب اور سرکار کمپنی کی فوجین بالاتفاق
کہین وادسکی لڑائی پر ہونگی تب انگریزی فوج کا کمان افسر خدمات تعمیل
طلب مین مہاراجہ صاحب کی صلاح لیگا مگر بصورت اختلاف رائے فیصلہ
[illegible] فوج انگریزی کی رائے
کے پاس پہونچنے پر جب [illegible]
جب تک اونکو مطلوب ہوگی اونکے پاس رہیگی اور جب [illegible] رخصت [illegible]
تب واپس آویگی اس فوج کے مصارف بحساب بیس ہزار روپیہ [illegible]
چہلی دار چلن بنارس یا دیگر سکہ ہم قیمت تعداد مذکورہ ماہواری فی پلٹن
بہ تعداد مروجہ حال مع توپخانہ معمولی مہاراجہ صاحب ادا کرینگے جس روز
سے فوج ممالک سرکار کمپنی یا علاقہ نواب اودہ سے کوچ کریگی اوسی روز
سے یہہ مطالبہ شروع ہوگا اور جس روز اوسی مقام پر واپس پہونچ
جاویگی اوس روز تک جاری رہیگا کہ حساب درج ہوتا رہیگا اور ایک
منزل چار کوس کی سمجھی جاویگی ۔

قسم سوم یہہ فوج مہاراجہ صاحب کی ملک کو غیر و خانگی دشمنون سے
محفوظ رکھنے اور مرہٹون سے فتح کرکے اونکے ملک کا اضافہ کرنے مین
مصروف رہیگی ۔

قسم چہارم اس عہدنامہ کے بموجب جو ملک کہ افواج سرکار کمپنی یا

صاحب سے منظوری حاصل کر لیجاوے اونکے ملک مین بہیجا جاوے گا
فوج کی کار خدمات کیواسطے اونکی رعایا بیگار مین نہ پکڑی جاوے گی
اور نہ بجز خاص مہاراجہ صاحب کے اونپر کوئی کسی طرح کی حکومت کریگا

بمقام فورٹ ولیم کلکتہ بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۸۱۷ء

بمہر و دستخط مرتب ہوا

ان شرایط کے بموجب ۱۸۱۷ء مین انگریزی فوج بہ تعداد دو ہزار چار سو کس بہ تحت حکومت کپتان ولیم یو فم صاحب مقرر ہوا ... ب سے کمپنی مین ... شرن رکمپنی نے حصہ کا روپیہ بعد منہائی مصارف تحصیل بطور خراج مہاراجہ صاحب کیطرف سے سرکار کمپنی کے خزانہ مین داخل ہوتا رہیگا ؛

قلم پنجم جب کبہی سرکار کمپنی اور مہاراجہ صاحب کی افواج کو بالاتفاق حدود ممالک مہاراجہ صاحب سے باہر مرہٹون سے لڑانا مناسب متصور ہوگا تو وقت پہونچنے درخواست تحریری کے مہاراجہ صاحب دس ہزار سوار نوکری مین مہیا کرینگے اور طرفین سے اپنا اپنا روپیہ علیحدہ خرچ کرینگے اور اگر بوقت والیسی فوج انگریزی بجانب ممالک سرکار کمپنی مہاراجہ صاحب اونکی خدمت کے خواہان ہو کر رکہنے کی درخواست کرینگے تو وقت درخواست سے حسب شرایط مندرجہ قلم دوم فوج کا خرچ ادا کرینگے مگر سرکار کمپنی کو اختیار نہوگا کہ مہاراجہ صاحب کی فوج کو اوجین و اندور کی حدود سے دوسریطرف اونکی خاص منظوری کے بغیر بہیجین اور نہ اسکے لیئے ان سے درخواست کرینگے ؛

گوالیار اور گوہد پر حملہ کیا اور سرکار انگریزی نے رانا صاحب کی کچھہ
مدد نکی رانا صاحب سے اونکا مقابلہ ہونا مشکل تہا مدت کے محاصرہ
کے بعد گوالیار خالی کرنا پڑا گوہد چہین لیا گیا اور خود رانا صاحب قید ہوگئے
مگر پہر بہی انقلاب پیدا ہونیوالا تہا ۱۸۰۳ء مین سرکار انگریزی نے مہاراجہ
دولت راؤ جانشین مادہوجی سیندہیہ سے لڑائی شروع کی امباجی
انگلیہ کہ ملک گوہد مین اونکی طرف سے حاکم تہا سرکار انگریزی کی فتح دیکھکر
یا تو دراصل یا صرف ظاہر مین اپنے آقا سے باغی ہوگیا اور سرکار انگریزی
کے شامل ہوکر بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل اقرار کیا کہ گوالیار و دیگر
اضلاع جو رانا صاحب گوہد کو آپ دیا چاہتے ہین بشرطیکہ میرے دیگر
ملک مقبوضہ کو بلا تعین خراج مکفول کردین خالی کر دونگا ۔

عہدنامہ راجہ امباجی راؤ انگلیہ

عہدنامہ اتفاق واحدیت فیمابین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ
امباجی راؤ انگلیہ بمراد دست برداری راجہ امباجی چند اضلاع سے
جنمین قلعہ گوالیار و گوہد وغیرہ کہ ابتک بطور ٹہیکہ راجہ موصوف کے پاس
تہے واقع ہین بحق سرکار انگریزی و بمراد کفالت سرکار انگریزی راجہ
امباجی کے اون ملکون کا مالک ہوجانے مین جنمین قلعہ نرور وغیرہ ہین
مرتبہ جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی موجودہ
ہندوستان بمجاز اختیارات اندرین باب عطیہ جناب نواب ابرالوقار

ریچارڈ مارکویس آف ویلزلی صاحب بہادر نائٹ معروف ترین سلسلہ سنٹ پیٹرک و معزز ترین مشیر خاص بادشاہ انگلستان و کپتان جنرل و سپہ سالار کل افواج بری انگلستان متعینہ ہندوستان و گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل فورٹ ولیم بنگالہ منجانب آنریبل کمپنی و راجہ امباجی راؤ انگلیہ منجانب خود و وارثان و جانشینان ٭

قسم اول آنریبل کمپنی اور راجہ امباجی راؤ انگلیہ اور جانبین کے وارث اور جانشینون کی دوستی واحدیت مستقل قایم ہوئی اس احدیت کے بموجب ایک فریق کے دوست و دشمن دونون فریق کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور کوئی فریق اس شرط سے منحرف نہوگا

قسم دوم راجہ امباجی اقرار کرتا ہے کہ وہ قلعہ گوالیار کو مع اضلاع مفصلہ ذیل و قلعات واقع اضلاع مذکور کہ اب تک اوسکے ہاتھ مین رہے ہین سرکار کمپنی کو دیدیگا اور جسوقت افسران سرکار انگریزی پہونچینگے بلا توقف و تامل قبضہ کرا دیگا اور یہہ بہی اقرار کرتا ہے کہ قلعات و اضلاع مذکور کو سرکار کمپنی جسطرح مناسب و ضرور سمجھے مستعمل کرے وہ کسیطرح اپنی طرف سے اونپر دعوی نکرے گا ٭

عہ لکھہ ستہ

گوالیار خاص	انتری پیچ محالات چک لوان سلبانی و چینو	امباپور	سموولی
للعہ	یک لکھہ ستہ	للعہ	ستہ

پرپہارگڈھ وتعلقہ سرواری یک لکھہ	تعلقہ چیتور صـــــہ	پرگنہ دہولپور یک لکھہ صـــــہ	باڑی صہ لکھہ	पारहागढ सरवारी चनोर
راج کھیڑہ ـــــہ	سدی مع تعلقہ صہ لکھہ عـــــہ	اٹیر یک لکھہ صـــــہ	پہوسپ عـــــہ	सदी अटेर फाम्प
تعلقہ امری صـــــہ	مالاوہ ـــــہ	اسو یک لکھہ	جگنی ـــــہ	अमरी मालावा असू तगनी
سرائے جولا عـــــہ	دوندری للـــــہ	انہون یک لکھہ	نورآباد عـــــہ	सरायजुल दंदरी अनहोन नूरआबाद
اٹورا صـــــہ	بہادرپور ـــــہ	بلوٹھی عـــــہ	کرواس صـــــہ	अटोरा बहादरपुर बिलोठी कुरवास
حویلی گوہد صـــــہ	پیہٹ صـــــہ	سکاہاری ملـــــہ		गोहद सीहट सुकल्हार

تعلقہ امان عہ	اندر کی صہ	بدہانک ہ	بہاندری ھ لکہہ	गआमन इंदरकी विध्यानक आंदरी
بہدوا یہ	لیہار وضلع وگنج و کاہٹی ھ لکہہ	گوجرہ ہ	کٹولی ھ لکہہ	मोंठ लेहार गंज काहटी गूजरा कटोली
لاوان کلان عہ	پرگنہ نوح صہ	پرگنہ بٹوہ صہ	دیوگڑہ صہ	लावान नोह बीटवा देवगढ

قسم سوم بلحاظ دوستی و یگانگت اونرایبل کمپنی کے کہ راجہ اسباجی نے اپنی طرف سے اس عہد نامہ کے شرایط قبول کرکے ثابت کی ہے سرکار انگریزی راجہ اور اوسکے وارث و جانشینون کو قلعہ نرور اور اضلاع منفصلہ پر مع قلعہ جات متعلقہ کے جنکی نسبت راجہ کے اہلکارون نے اوسکے قبضہ مین ہونا ظاہر کیا ہے قابض رہنے کی کفالت دیتی ہے ان ممالک کی بابت سرکار راجہ سے کچہہ خراج یا لگان طلب نکریگی ؀ نरवर

لعہ لکہہ للعہ لمار

پرور خاص لعہ	تعلقہ سرادرین لعہ	تعلقہ بڑادونگری للعہ صار	دگڑولی خراس للعہ	परवर सरादरेन बड़ादोगरी डगरोली खरास

राजगढ़ खमेसघेरा माराई माही	راجگڈہ معہ ۂ صبار	کہیس گہیرہ سہ ۂ صبار	ناساے وغیرہ الہ ۂ	ماہی لاہ ۂ
सासीराम सोकनी करयावल देवगढ़	ساسی رام صہ ۂ	سوکنی معہ ۂ	کریاول عہ ۂ	دیوگڈہ الہ ۂ صبار
मस्तरी गोपालपुर डूंगरपुरमगरोली टपासकराई	مرستری صہ ۂ	تعلقہ گوپال پور صہ ۂ	ڈونگرپورمگرولی صہ ۂ	ٹپاس کرائی سہ ۂ
वीतरवास रामपुर मावली शोली दोदाकनार स्यार	بیترواس وغیرہ للہ ۂ ١١	دیہات گوالیار جو نزورسے متعلق ہوگئے رام پور ماولی شولی صہ ۂ	دوداکنار عہ ۂ	سیار ۂ
सीतलगढ़ वीजापुर दोदनगर पुरी	سیتل گڈہ وغیرہ یک لکھ ۂ	بیجاپور دودنگر مہ ۂ	پوری لہ ۂ	سرسائی پارن للہ ۂ
सरसाई पारन धतलपुरमहराव शादोरा दोलागढ़करस तनोरी	اٹل پور بہادون صہ ۂ	لوان پرگنہ شادورہ الہ ۂ صبار	دہلاگڈہ کرسنہ صہ ۂ صبار	قلعہ شورہی الہ ۂ

بدریحقہ دیہہ کہرہ [illegible]	دیہات انعام چہتری ترینکی [illegible]	پرگنہ کوکل چہتری [illegible]	تعلقہ الن پور [illegible]	बदरेहफ़ादेह खेरा गोकुलकली ग़नलपुर
کوبخ یک لکھہ [illegible]	سیپری [illegible]	کولارس [illegible]	ارنی [illegible]	कोंच सीपरी कोलारस ग़रनी
گنارہ [illegible]	برایت [illegible]	اوجا براولی [illegible]	ایجار جیار براون [illegible]	गनारा बरायत भोजबरोली रचार भियार बदावन
تعلقہ بیلہری [illegible]	تعلقہ چرگانو [illegible]	موضع کونیرو [illegible]	راناگڑہ کرکوان [illegible]	बिलहरी चरगांव कोनेरो राजागढ़ करकवान
موکری [illegible]	بوشیرہ [illegible]	گردائی [illegible]	لاہرت بیرچ [illegible]	मोकरी वोशेरा गरवाई लाहरतबेरच
موضع گنہہ بدروہ [illegible]	تعلقہ مالوہ [illegible]	رومالی برواسگہ سیاری [illegible]	تعلقہ دوان سرا [illegible]	गनहबिदरवा मालवा रुमाली बरवा सागर स्यारी दवोसराय

باگیون   پرگنہ ماموہنی   बाघगेान मामेाहनी

قلم چہارم راجہ امبا جی راؤ بلا منظوری سرکار انگریزی کسی انگریز یا فرانسیس یا کسی اور شخص کو رعایا سلاطین یورپ مین سے اپنے پاس نوکر یا کسی اور طرح نہ رکھیگا ٭

قلم پنجم بزمانہ جنگ حال یا آیندہ کے جو راجہ کے ملک کے قرب وجوار مین سرکار انگریزی کے دشمنون سے ہو راجہ امبا جی مع اپنی کل فوج کے کمپنی کی فوج مین شامل ہوگا اور اس حالت مین اگرچہ راجہ اپنی فوج کا کلی مالک ہے مگر حسب صلاح و نصیحت صاحب کمان افسر فوج انگریزی کے کاربند ہونا منظور کرتا ہے ٭

قلم ششم ازانجا کہ عہدنامہ حال کی قلم سوم کے بموجب سرکار انگریزی راجہ امبا جی کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنے کی کفیل ہوئی ہے راجہ امبا جی اقرار کرتا ہے کہ اگر کسی دوسری ریاست سے اوسکا تنازعہ ہوگا تو اول وہ مقدمہ کو سرکار انگریزی کے پیش کریگا تاکہ سرکار بہ رضامندی فیصلہ ہوجانے مین کوشش کرے اگر فریق ثانی کی شرارت سے بہ رضامندی فیصلہ نہو سکے تو راجہ امبا جی سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کریگا اوس حالت مین مدد دیجاوے گی۔ راجہ امبا جی منظور کرتا ہے کہ اوس مدد کا خرچ اوس شرح سے جو دیگر روسا ہند سے

قرار پائی ہے ادا کریگا ÷

قلم ہفتم توپین و میگزین سامان جنگی جو قلعہ مین ہے اور سرکار کمپنی کو دیا جاویگا سرکار کمپنی کی ملکیت متصور ہوگا ہمدران حال راجہ امباجی کو اختیار رہے کہ زر نقد و غلہ وغیرہ ہر قسم کا مال بجز جنگی سامان کے جو کچہہ قلعہ مین ہو بیجاوے حکام سرکار انگریزی کی طرف سے کچہہ مزاحمت نہوگی ÷

قلم ہشتم سرکار اونرایبل کمپنی قبول کرتی ہے کہ جب کبھی راجہ امباجی درخواست کریگا اوسکو اجازت ہوگی کہ مع اپنے رشتہ دار و قبایل ومال کے جہان چاہے ممالک کمپنی کے اندر کسی مقام پر جو پسند ہو رہے سرکار کمپنی کیطرف سے اوسکو کچہہ مزاحمت نہ ہوگی ÷

قلم نہم جب سرکار کمپنی اور مرہٹہ رئیسون کی صلح ہوگی اونرایبل کمپنی راجہ امباجی کو اوس صلح مین بطور دوست سرکار کمپنی کے شامل تصور کرے گی ÷

قلم دہم جب کوئی سرکار انگریزی اور راجہ امباجی کا دشمن امباجی کے ملک پر حملہ آور ہوگا اور فوج انگریزی بہ اتفاق فوج راجہ دشمن کے مقابلہ مین مصروف ہوگی تو اس حالت مین راجہ امباجی کو انگریزی فوج کا خرچ دینا ہوگا ÷

عہدنامہ بالا متضمن دس قلم بہ مہر و دستخط جناب جنرل گرارڈ لیک صاحب بمقام سرینڈہی صوبہ اکبرآباد بتاریخ ۱۶ - دسمبر ۱۸۰۳ء مطابق یکم رمضان

سنہ ۱۲۱۸ ہجری و پوہ سدی ۲ سمت ۱۸۶۰ اور بمہر و دستخط راجہ امباجی راؤ انگلیہ بتاریخ مذکور حسب ضابطہ مرتب و مقبول ہوا ۞

جب عہدنامہ مشتمل قلمہائے بالا بہ مہر و دستخط جناب نواب امیر النظام مارکوئس ویلزلی صاحب بہادر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل راجہ امباجی راؤ انگلیہ کو دیا جاویگا یہہ عہدنامہ مہری و دستخطی جنرل گرارڈ لیک صاحب واپس ہوگا ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۰۴ کو تصدیق ہوا

اس عہدنامہ کے بموجب جو ملک سرکار انگریزی کو حاصل ہوا وہ بجز شہر و قلعہ گوالیار بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۰۴ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ باب اول رانا کیرت سنگ خلف رانا لوکیندر سنگہ کو دیا گیا اور شہر و قلعہ گوالیار سرکار نے اپنے قبضہ مین رکہا امباجی انگلیہ شروع سے ایفاء تعہد مین سینہ سیاہ تہا اوس نے مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کو سرکار انگریزی سے خصومت کرنے مین ترغیب دی اسواسطے اوسکا عہدنامہ منسوخ و کالعدم ہوگیا ۞

بعد ازان عہدنامہ سرجی انجن گانو فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجہ سیندہیہ مرتبہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ کے قلم نمبر ۹ جسمین یہہ اقرار تہا کہ — جن ماتحت رئیسون سے سرکار انگریزی نے عہدنامہ کرلیا ہے اون سے بشرطیکہ مہاراجہ سیندہیہ کے ملک واقع جنوب ممالک مہاراجگان جے پور و جودہ پور و راناگوہد مین سے کہ اوسکی آمدنی مہاراجہ سیندہیہ کے عملدارون نے بطور سرانجامی اداے تنخواہ فوج کیواسطے مدت سے وصول کی ہے

सरजेअंजनगांव

کسی رئیس کو نہ دیا جاوے مہاراجہ سیندہیہ دعویدار ہونگے ۔ نزاع پیدا ہوا مہاراجہ سیندہیہ نے اعتراض کیا کہ گوہد کے رانا اون ماتحت رئیسون کے شمار مین نہین آسکتے کیونکہ اونکے خاندان کے حقوق معدوم ہوگئے ہین اور اونکا ملک بیس برس سے ہمارے قبضہ مین رہا ہے ۔ عرصہ تک خوف رہا کہ شاید مہاراجہ سیندہیہ سے عہدنامہ فسخ کرنا لازم آوے کیونکہ عہدنامہ امباجی راؤ اور سرکار کی فتح کے ذریعہ سے حق بجانب سرکار انگریزی تہا مگر یہہ مباحثہ مہاراجہ سیندہیہ کے ساتہہ عہدنامہ ۲۷ - فروری ۱۸۰۴ء مشعر اتفاق و احدیت منضبط ہونے مین مانع نہوا اگرچہ اونہون نے تہوڑے دنون بعد صاحب رزیڈنٹ کے لشکر پر حملہ اور غارتگری کی اور صاحب کو قید کرلیا مگر جب ۱۸۰۵ء مین لارڈ کورن ولیس صاحب نے صلح و امن کی تدبیر اختیار کی مہاراجہ سیندہیہ سے صلح کرنا منظور ہوا اور رانا صاحب کے طریقہ سے یہہ بہی ضرور سمجہا گیا کہ اون سے فسخ تعلق کیا جاوے چنانچہ بذریعہ عہدنامہ ۲۳ - نومبر ۱۸۰۵ء کے گوالیار اور گوہد مہاراجہ سیندہیہ کو دئے گئے مگر بطور معاوضہ نقصان رانا صاحب کے اسوجہہ سے کہ شرائط عہدنامہ کے ایفا مین کسی ایسے سبب سے کوتاہی نہوئی تہی جسمین رانا صاحب کا قصور ہو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل پرگنات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ رانا صاحب کو دئے گئے کہ اسطرح گوہد کے رانا دہولپور کے رانا ہوگئے اور درمیان ممالک مہاراجہ سیندہیہ اور راج دہولپور

کے دریاے چنبل سرحد قایم ہوئی ؛

عہدنامہ

فیمابین سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ سوائی رانا کیرت سنگہ صاحب لوکیندر بہادر مشعراسکے کہ رانا کیرت سنگہ صاحب ملک و قلعہ گوہد وغیرہ سے بحق سرکار کمپنی دست بردار ہوں اور سرکار کمپنی رانا کیرت سنگہ صاحب کو پرگنات دہول پور و باڑی و راج کہیڑہ کی ریاست پر مسند نشین کرے مرتبہ مسٹر گریم مرسر صاحب بمجاز اختیارات اندرین باب عطیہ اونرایبل سر جارج بارلو صاحب بیرونٹ گورنر جنرل ممالک انگریزی واقع ہندوستان منجانب اونرایبل کمپنی و مہاراجہ سوائی رانا کیرت سنگہ صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان ؛

قلم اول ازانجاکہ بتاریخ ۲۹- جنوری ۱۸۰۴ء مطابق ۱۵- شوال سنہ ۱۲۱۸ ہجری و ۳ پہاگن سمت ۱۸۶۰ درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ راناکیرت سنگہ صاحب کے عہدنامہ اتفاق و یگانگت بمضمون فواید باہمی فریقین مرتب ہوا تہا مگر چونکہ مہاراج رانا صاحب گوہد وغیرہ کے ملک کا انتظام نکرسکے اور فوج کمک سرکار کمپنی کا خرچہ ادا کرنے مین اپنے قول کا ایفا نکرسکے اس سبب سے فریقین کے مطالب حاصل نہوئے اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ کیرت سنگہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور منسوخ و کالعدم متصور ہو ؛

ग्रेममरसर

قلم دوم مہاراج رانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ ملک و قلعہ گوہد وغیرہ پر کہ عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے اونکو مکفول ہوئے تہے سرکار انگریزی کے حکام کو قابض کرا دینگے تا کہ سرکار جسطرح مناسب سمجہے بندوبست کرے ؛

قلم سوم سرکار انگریزی اس خیال سے کہ عدم ایفاء شرایط عہدنامہ سابق مہاراج رانا صاحب کیطرف سے بسبب بے استعدادی اور عدم موجودگی ذریعون کے ظہور مین آئی ہے مہاراج رانا صاحب کو کافی ملک دینا منظور کر کے اقرار کرتی ہے کہ اصلاع دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ بموجب فہرست دیہات متعلقہ کے جو اضلاع مذکورہ مین داخل ہین مہاراج صاحب اور اونکے وارث و جانشینون کو ملکیت مین دیگی مہاراج رانا صاحب اپنی طرف سے منظور کرتے ہین کہ اضلاع قرب و جوار کے قابضون سے حدود پرگنون کی بابت تنازعہ نکرینگے اور اونکی وسعت جسقدر مہاراج رانا صاحب کے قابض ہونے سے پہلے ہے اوسیقدر رکہینگے ؛

قلم چہارم چونکہ بموجب قلم سوم اس عہدنامہ کے پرگنات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ حسب درخواست مہاراج رانا صاحب اونکو بطور ملکیت دیئے گئے ہین اور احکام عدالت و مطالبہ سرکار اونرایبل کمپنی سے بری رہینگے مہاراج رانا صاحب کل تنازعون کا خواہ اندرونی ہون یا بیرونی تصفیہ کرنا اپنے ذمہ رکہتے ہین سرکار اونرایبل کمپنی کے ذمہ اونکی امداد و حفاظت بالکل نہ رہیگی ؛

یہہ چار قلمون کا عہدنامہ بموجب شرائط مقبولہ فریقین مقررہ مقام گوالیار تاریخ ۱۹ - دسمبر ۱۸۰۵ع مطابق ۲۸ - رمضان ۱۲۲۰ و ۱۲۱۳ فصلی سمت ۱۸۶۲ بمہر و دستخط مسٹر گریم مرسر صاحب و مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب قریب آگرہ بتاریخ ۱۰ - جنوری ۱۸۰۶ع مطابق ۱۹ - شوال ۱۲۲۰ ہجری و ۱۲۱۳ فصلی سمت ۱۸۶۲ حسب ضابطہ مرتب و منضبط ہوکر فریقین کو دیا گیا ؛

جب عہدنامہ مذکور بمہر و دستخط جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل مہاراج رانا صاحب کو دیا جاوے گا یہہ عہدنامہ دستخطی و مہری گریم مرسر صاحب واپس لیا جاویگا ؛ مہر رانا صاحب

اس عہدنامہ کو جناب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل تصدیق کیا ۱۸ - مارچ مہر کمپنی دستخط جی ایچ بارلو صاحب و جی اڈنی صاحب و جی لمسڈن صاحب ؛

فہرست دیہات پرگنہ دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ جو رانا کیرت سنگہ صاحب کو دیئے گئے ہین اس عہدنامہ کے ساتھہ ہے مگر طوالت کے سبب سے اس مقام پر اوسکا لکہنا ضرور متصور نہوا ؛

رانا کیرت سنگہ صاحب کی خواہش یہہ تہی کہ جو بندوبست پیشتر ہوچکا تہا وہی غیر مبدل رہی تاہم اونہون نے اس تبادلہ کو منظور کرلیا مگر اونکے اور مہاراجہ سیندہیہ کے درمیان کبہی موافقت و رضامندی نہوئی سال ۱۸۳۱ع مین جب مہارانی بیجا بائی صاحبہ اور اون کے بہائی مہاراج ہندو راو گوالیار سے نکالے گئے تب رانا صاحب نے اونکی بہت تواضع و

مہمانداری کرکے راجہ گوالیار کے ساتھہ اپنی خصومت ظاہر کی ۱۸۲۶ء
مین کامل عمر پاکر رانا کیرت سنگہ صاحب نے انتقال کیا اور اونکے بیٹے
مہارانا بہگونت سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے ۱۸۳۷ء مین اونکو سرکار
انگریزی سے ریاست کا خلعت ملا ؛

۱۸۴۱ء مین مہارانا صاحب نے بہت ناواجب طریقہ سے مہاراجہ
سیندہیہ کے ساتھہ عداوت ثابت کی یعنی اپنے علاقہ کے سراوگی
بقالون پر مہاراجہ سیندہیہ کے ساتھہ سازش رکھنے کا الزام قایم
کرکے اونکی سندرین سے پارستاتہہ کی مورت اوکھڑوادی اور بجاے
اوسکے مہادیو استہاپن کردیا مہاراجہ سیندہیہ نے اس حرکت کو اپنی
رنج کا باعث تصور کرکے سرکار انگریزی مین استغاثہ کیا مگر اونکو فہمایش
کی گئی کہ ہرچند مہارانا صاحب کا یہہ فعل بہت ناپسندیدہ ہے مگر ایسا نہین
ہے جسمین سرکار انگریزی حسب قاعدہ مداخلت کرسکے ؛

۱۸۵۷ء کے غدر مین مہارانا بہگونت سنگہ صاحب نے جو صاحبان انگریز
گوالیار سے مفرور ہوکر آئے تھے اونکو بحفاظت وخاطرداری تمام پناہ دیکر
سرکار انگریزی کی بہت خیرخواہی کی وسکے جلدومی مین بشمول دیگر روسا
ہندوستان اونکو سند استحقاق متبنی لینے کی سرکار سے عطا ہوئی ہے
رانا بہگونت سنگہ صاحب بہت خوش مزاج وبامروت ہردلعزیز مگر
ضعیف الطبع اور کاروبار ریاست سے متنفر تھے اس سبب سے نظم و
نسق ریاست اونکی بہاوج کے اہتمام سے کہ نہایت عقیل وہوشیار

و منتظم عورت تہی انتقام پایا سنہ ۱۸۶۱ء مین اونکے انتقال کے بعد ایسی بدنظمی و
فساد برپا ہوئے اور قرضہ سے اسقدر زیرباری ہوئی کہ مہارانا صاحب
کو بہاگ کر آگرہ جانا اور سرکار انگریزی سے خواستگار دستگیری ہونا
پڑا اسپر سرکار سے تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ دیونہس مختار راج نے جو
ایام غدر مین بہی علاقہ انگریزی کے دیہات ضلع آگرہ مین مرتکب غارتگری
اور اپنے راج کا بدخواہ ہوا تہا مہارانا صاحب کو بیدخل کرنیکی تجویز
کی ہے اسپر اوسکو ریاست سے خارج کر کے بنارس مین قید کیا گیا سنہ ۱۸۶۲ء
مین مہارانا صاحب نے گنگا دہر راؤ برادر راجہ سر دنکر راؤ کو
اپنے راج کا دیوان اور اوسکی نیابت مین منشی بہولال کو منتظم مقرر کیا
کہ اونہون نے سنہ ۱۸۶۹ء تک بہت عمدگی سے کام کیا اونکے اہتمام سے راج
مین بہت ترقی ہوئی اور حکام انگریزی کی متواتر صلاح و نصیحت سے مہارانا
صاحب بہی کام پر متوجہ رہے ؀

مگر گجرا نامی ایک مسلمان کسبی مہارانا صاحب کے مزاج پر بہت حاوی
تہی وہ فضول خرچی کرا کے ریاست کو زیربار کرتی تہی اور کاروبار
ریاست مین خلل انداز ہو کے انواع ابتری و خرابی پیدا کرتی تہی
اوسکے سبب سے لڑکیون کی خرید فروخت لغرض بداخلاقی بہت ہوتی
تہی چنانچہ یہہ حال ظاہر ہوا تو اگست سنہ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے
باتفاق کپتان کنیوٹ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ دہولپور
مین جا کر تحقیقات کی ثابت ہوا کہ بلاشبہہ سابق مین لڑکیون کی خرید و

فروخت کثرت سے جاری تہی مگر وقت تقرر دہرم راج سے کم ہوگئی ہے
انجام مین سماۃ بیجا وچند دیگر مرد وعورت جنکی نسبت ارتکاب جرم کا
اشتباہ قوی ہوا نکالے گئے اور خاص مقدمات کو اسقدر عرصہ گذر گیا
تہا کہ ثبوت قانونی نسبت مدعا علیہم بہم پہونچنا محال تہا سماۃ گجرا کو محل
سے نکالکر علیحدہ مکان مین رکہا گیا اور ہدایت ہوئی کہ اگر معاملات ریاست
مین مداخلت کرے گی یا اور کسیطرح شرارت یا اعانت ارتکام جرم کریگی
تو دہولپور سے بہی نکالی جاویگی مہارانا صاحب نے بہی اس انتظام سے
اونکی قید واطاعت سے کسیقدر آزادی پائی اور اوسکے اور روزینہ
رسالدار وغیرہ بد وضع اشخاص کے طریقہ مین بہت فرق ہوگیا اونکے
ارتکاب بدی کی طاقت زایل ہوگئی اور اونکو عبرت ہوئی کہ اگر ہمارے
سبب سے کسیطرح ریاست کی بدنامی ہوگی تو گورنمنٹ فوراً نکالدیگی
اگرچہ اکثر لوگ جو اونکی بدی کے بہت شاکی تہے چاہتے رہے کہ اون کو
ریاست سے خارج کیا جاوے مگر چونکہ مہارانا صاحب کی اون پر کمال
مہربانی تہی اور اونکے نکالنے سے بہت رنج ہوتا بغیر کسی خاص قصور کے
اونکو نکالنا مناسب نہ تہا کیونکہ مہارانا صاحب نہایت بامروت حلیم الطبع
اور تعصب وبیرحمی سے بالکل پاک تہے بلاضرورت شدید ایسے شخص کو
رنج پہونچانا ازبس نازیبا اور خلاف انسانیت تہا ❊

مہارانا صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد ریاست کہ ۱۸۶۷ء مین بعمر ۲۱ سال
تہے اوباشی وبدچلنی سے نہایت خراب حال ہوگئے تہے اور اکثر بیمار رہتے

تہے اونکے اور مہارانا صاحب کے درمیان انتہا درجہ کی نا اتفاقی تہی جیساکہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو تحقیق ہوگیا تہا صرف صاحبزادہ کے انتقال کے ساتہہ ختم ہوئی اگرچہ اخیر مین اونہون نے بہت تکلیف پاکے محل مین رانی صاحبہ کے پاس رہنا منظور کرلیا تہا مگر کچہہ فایدہ نہوا کچہہ عرصہ بعد راہی ملک بقا ہوئے ۞

مگر مہارانا صاحب کے نبیرہ یعنی مہارانا صاحب حال کہ ۱۸۶۷ء مین صرف بعمر چار سال تہے ابتدا سے بہت ذہین وہوشیار اوراپنے داداکے بہت عزیز تہے اونکی زود فہمی اور بیدار مغزی پر ہرایک کو تعجب آتا تہا صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اوسیوقت سے یقین تہا کہ مہارانا صاحب کے بعد یہی مسند نشین ہونگے اسواسطے اونکی تعلیم وتربیت بہ اہتمام تمام کرنے کی صلاح دی اور یہہ بہی فہمایش کی کہ اونکو ایسی صحبت سے جس نے اونکے والد کو خراب کیا ہے علیحدہ رکہنا چاہیئے چنانچہ مہارانا صاحب نے ایسا ہی انتظام کیا اور مسٹر مارٹین صاحب ملازم راج کو اونکی تعلیم پر متعین کیا کہ تہوڑے عرصہ مین اونہون نے اچہی استعداد حاصل کی ۞

۱۸۷۰ء مین مہارانا صاحب نے کلکتہ مین جاکر شہزادہ ڈیوک آف اڈنبرہ صاحب سے ملاقات کی اور پیشگاہ جناب ملکہ عالیہ انگلستان سے مہارانا صاحب کو خطاب وتمغاے ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا اس سبب سے کہ تمغاء مذکور حسب ضابطہ دینے کا موقع مناسب بہم نہ پہونچا

گورنمنٹ سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو حکم ہوا اور اونہون نے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ شرقی کو ہدایت کی چنانچہ بتاریخ ۶ - دسمبر ۱۸۶۹ء
دربار خاص مین بمقام بہرت پور دیا گیا اوسکو لیکر مہارانا صاحب
استقبال شہزادہ صاحب مین شریک ہونے کے واسطے کلکتہ کو گئے تہے
سنہ ۱۸۷۱ء مین اکثر موجبات لاپری سے گنگادہر راؤ اپنے عہدہ کی دشوار
کام کو انجام نہ دے سکا اگرچہ کسیقدر عرصہ تک مہارانا صاحب کے مشیرون
مین رہا مگر انصرام کاروبار سے مطلق دست بردار ہو گیا اوسکا مددگار
منشی پربہولال جو کچہہ عرصہ تک مختار مطلق ہو گیا تہا اور اوس عرصہ مین
اوس نے حسب منشاء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کام کرنے مین کوشش کی
تہی مہارانا صاحب کی خوشنودی اور اعتبار حاصل نکرسکا بلکہ راؤ
راجہ سرونکر راؤ بہی جسکے سبب سے یہان آیا تہا اوس سے خوش نرہا
گنگادہر راؤ نے جب تک وہ رہا بہبودی ریاست مین دیانت اور
دلدہی سے کوشش کی اور انتظام کو اصلاح مناسب دی منشی پربہو
لال برخاست ہوا کچہہ عرصہ تک راؤ راجہ ونکر راؤ نے خود کام کیا بعد ازان
حکیم عبدالنبی خان پٹیالہ والا کہ وہان سے مورد عتاب مہاراجہ صاحب ہو کر
یہان آیا تہا منتظم ریاست ہوا وہ قریب نو مہینے سے مہارانا صاحب کا مشیر
تہا بمقام آگرہ نواب گورنر جنرل صاحب سے ملاقات ہونے کے بعد مہارانا
صاحب نے اوسکو دیوان مقرر کیا ؎

اس دیوان نے جو اصلاحین کین اونمین مقدم یہہ تہین ؎

اصل اداے قرضہ ذمگی ریاست ؛
دوم چند باشندگان دہولپور کی بدچلنی سے دو سال گذشتہ مین دربار کی نیکنامی مین فرق آگیا تہا اوسکا دفعیہ کیا ؛
سوم ملک ڈانگ متوازی دریاے چمبل کے سرکش و بدپیشہ گوجرونکا کامل انسداد کیا ؛
شروع سال مین راج کے ذمہ قریب پانچ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا اسمین سے زاید از دو لاکہہ ملازمون کی تنخواہ تہی کہ دیوان نے تقسیم کی اور اپریل مین صرف سوا چار مہینے کی تنخواہ باقی رہگئی باقیماندہ قرضہ مین سے دو لاکہہ پر کچہہ سود نہ تہا کیونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جنکے ہان ولیعہد ریاست منسوب ہوئے تہے دلوادیا تہا اسوجہہ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اس قرضہ کی نسبت چندان فکر کرنیکی ضرورت نہ تہی ساہوکارون کا قرضہ پچاس ہزار تہا اور دوکانداردن کا صرف چند ہزار لیس جس قرضہ کے ادا کرنیکے سبب سے زیادہ ضرورت تہی اسّی ہزار سے زیادہ نہ تہا دیوان نے بیان کیا کہ اگرچہ کمی محصول سایر سے جو سڑک آگرہ و گوالیار کی تجارت پر معاف ہوگیا ہے و نیز ژالہ زدگی و آگ لگنے کے نقصان سے آمدنی ریاست مین بہت کمی ہوئی ہے تاہم چند ماہ دیگر مین کفایت خرچ کرکے اس قرضہ مین سے کسیقدر ادا کیا جاویگا ؛
لب دریاے چمبل ڈانگ کی پہاڑی اور نالون کی سرزمین پر راج کی پولیس بہت کمزور تہی علاقہ دہولپور کی ڈانگ کے گوجر گوالیار اور قرولی

کے علاقہ جات مین جاکر مویشیون کو بہ تعداد کثیر گہیر لاتے اور بہ آسانی ورہی طرف کو چلتا کردیتے اور زیادہ تر خرابی یہہ تہی کہ علاقہ گوالیار اور قرولی کے گوجر ضبط انتظام مین تہے کہ دہولپور مین اونکی کبہی کوی شکایت نہ سنی قرولی مین مہاراجہ مدن پال صاحب کے سخت انتظام اور افزونی قدر پیداوار زراعت نے چوپان و سارق مویشی گوجرون کو محنت شعار کاشتکار کردیا تہا مگر دہولپور مین انسداد جرم کی کوئی تدبیر نہوئی تہی سرقت رہزنی غارتگری چوری مویشی وغیرہ کل جرایم مین دو چار روپیہ جرمانہ کی سزا کافی سمجہی جاتی تہی علاوہ اسکے مسمی دیو ہنس مفسد و بدنام وزیر سابق دہولپور کہ بہ پاداش اعمال بنارس مین قید ہوا قوم سے گوجر اور راج کا مصاحب اونکا حامی و مددگار تہا — دیوان نے یہہ بندوبست کیا کہ کل علاقہ ڈانگ کا انتظام ایک شخص کو مفوض کرکے اوسکے پاس زبردست جمعیت تعینات کی اور سوا اس انتظام کے اوسکے ذمہ کچہہ کام نرکہا سابق مین یہہ علاقہ دو تحصیلون مین منقسم تہا کہ ہر ایک کا تحصیلدار دوسرے کی کارروائی مین حارج ہوتا تہا علاوہ اسکے دریاے چمبل کے گہاٹون اور بدمعاش دیہات مین تہانہ جات مقرر کرکے جان و مال کی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا ؀

دیوان عبدالنبی خان کی نسبت صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ — اوسکے پاس لارڈ لارنس صاحب گورنر جنرل سابق و کرنل رچرڈ لارنس صاحب و جنرل ٹیلر صاحب و دیگر جلیل القدر حکام زمانہ حال کی اسناد موجود ہین

اون سے ثابت ہے کہ اوس نے بڑی خیرخواہی کی ہے اور جو تجویزین اوس نے کی ہین اون پر قایم و مستحکم ہے اگرچہ اوس نے بہت سفر کیا ہے اور زمانہ کے حالات سے بہت واقف ہوشیار ہے اسکے سوائے عظیم الشان جنٹلمان ہندوستان سے جب وے انصرام خدمات گورنمنٹ پر ممتاز رہے ہین ہم صحبت ہونیکا اتفاق ہوا ہے مگر یہہ امر کہ اوسکا اس عہدہ پر مامور ہونا دھولپور کے واسطے مفید ہوگا یا نہین امتحان پر منحصر ہے لیکن مفصل حالات کی اطلاع دینے اور ہر امر کو علانیہ کہنے سے ثابت ہوتا ہے کہ علم و لیاقت و استقلال طبیعت سے وہ اپنے ارادون کو پورا کریگا ؛

اکتوبر مین نواب گورنر جنرل صاحب سے ملاقات ہونے کے بعد مہارانا صاحب کاروبار ریاست مین بہت محنت کرنے لگے مگر مشکل تہی کہ جب کسی سبب سے اونکا التفات نہوتا اجراے کار ناممکن ہوجاتا لیکن ہندوستانی ریاستون مین کوئی ایسی نہین ہے جسمین یہہ نقص نہو اوسکا دفعیہ صرف ذریعہ سے ہوسکتا ہے کہ مقدمات کے مختصر مگر صاف حالات حکم قطعی کیواسطے عرض کیے جاوین چنانچہ دیوان نے بہی یہی تدبیر کی اور بموجب قواعد مرتبہ جدیدہ کے محکمہ جات کا کام بقید اختیارات و کارروائی تقسیم کرکے اجلاس کے کام مین بہت تخفیف کی ؛

دیوان نے خرچ مین بہی تخفیف کی اور اوسکے نزدیک اور تخفیف ممکن تہی کہ فوج کا خرچ زیادہ تہا اور عطیات معافی چند سال گذشتہ مین حد غایت سے تجاوز کر گئے تہے بندوبست مالگذاری مین یک لکہہ ستر ہزار

کا اضافہ تجویز ہوا مگر شروع سالگذشتہ مین جب بندوبست جدید ہوا اوتہا
بقایاے عدم وصول دولاکہہ روپیہ تہے اور اس زمانہ مین اوس سے
دوچند یعنی پچاس روپیہ فیصدی ہو گی اس صورت مین صہ فیصدی
کا اضافہ مناسب وقت نہ تہا اگرچہ دیوان کہتا تہا کہ باقی رہنے مین
تحصیلدارون کا قصور ہے سو شاید زیادہ محنت وکوشش سے بقایا
کم رہجاتی اور یہہ بہی صحیح ہو کہ بندوبست جدید سے اکثر زمیندارون
کو فایدہ ہوا تہا مگر اس سے بجاے اضافہ کے لازم آیا کہ بندوبست
جدید ہوا در جمع کی تفریق از سر نو کیجاوے ۔

باوجود نقصان للعہ روپیہ معافی محصول مال تجارت سڑک گوالیار
و آگرہ کی شرح محصول اجناس سایر مین اضافہ نہوا اسکا معاوضہ ریاست
اضافہ مالگذاری سے چاہتی تہی ۔

اس سال مین راج سے ایک رپورٹ متضمن حالات بندوبست گورنمنٹ مین
ارسال ہوئی اوسکا خلاصہ یہہ ہے ۔

خلاصہ رپورٹ راج دہولپور

لارڈ میو صاحب گورنر جنرل ہندوستان نے عندالملاقات بمقام آگرہ
بتاریخ ۲۷- اکتوبر سنہ ۱۸ راج کے انتظام مین چار نقص تبلاے تہے
اول فوج کی تنخواہ کا سولہ سترہ ماہ سے چڑہا ہونا ۔
دوم ریاست کے ذمہ قرضہ کثیر ہونا ۔

سوم انتظام عدالت ناقص ہونا ۔
چہارم تعمیل احکام سرکاری اور سڑک آگرہ و گوالیار کی حفاظت خاطرخواہ
نہ ہونا ۔
مہارانا صاحب نے نومبر ۱۸۷۰ء سے اپریل ۱۸۷۱ء تک حسب صلاح دیوان انتظام
راج کی تجویز کی محکمہ جات تو پیشتر سے تھے مگر اب اونکی ترمیم و اصلاح ہو ترقی
عمل مین آئی ۔
نومبر ۱۸۷۱ء سے حکیم عبدالنبی خان اہلکار قدیم پٹیالہ سے جو اتفاقاً ملاقی ہوا
اور جسے بیس برس سے جانتے تھے نظم و نسق ریاست مین صلاح لیتے رہے
بعد ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب مقام آگرہ جنوری ۱۸۷۲ء مین
اوسکو خلعت و خطاب دیوانی کا دیا اور اسلوبی انتظام کے واسطے محکمہ جات
ذیل مقرر کیے ۔
اجلاس خاص جسمین خود مہارانا صاحب بہ اعانت دیوان کام کرتے ہین
سماعت اپیل و فیصلہ مقدمات سنگین و دیگر معاملات راج طے ہوتے ہین
روز تقرر محکمہ سے ہر روز اجلاس کرتے ہین ۔
محکمہ پنچ داران بطور شاخ اجلاس خاص جسمین مختلف اقوام کے لوگ
شریک ہین اور کل معاملات کی رپورٹین بہ درج رائے اجلاس خاص
کو بھیجتے ہین ۔
محکمہ مال جسمین دو حاکم ہین ایک معاملات زمین مثل مالگذاری و معافی
وغیرہ طے کرتا ہے دوسرا محاسب و مہتمم مصارف ہے ۔

عدالت اعلے فوجداری و دیوانی کہ اسکی کارروائی کیواسطے قواعد مناسب مقرر کیئے گئے ہین اور اس محکمہ مین دو نائب ہین ایک فوجداری کا کام کرتا ہے دوسرا دیوانی کا اونکے اختیار سے زاید جو مقدمات ہون اونکو اول حاکم طے کرتا ہے اپیل پنچایت مین ہوتا ہے وہان سے بذریعہ خلاصہ دراے مثلین اجلاس خاص کو جاتی ہین ٭

دفتر علاقہ غیر جسمین علاقہ انگریزی و دیگر ریاستون کے معاملات و خبرگیری افواج و مسافرین انصرام پاتے ہین ابتک جو بے التفاتی کی شکایت اس باب مین تھی آیندہ نرہیگی ٭

افسری فوج ۔ سابق مین یہہ شتر نہ تہا محکمہ مال سے تنخواہ تقسیم ہوتی تھی حساب وغیرہ کی بہت ابتری رہتی تھی اب ایک افسر مع عملہ مقرر ہوا ہے وہ تنخواہ تقسیم کرے گا اور اوسی کی معرفت کل احکام جاری ہون گے ٭

عدالت ماتحت ٭

انتظم ڈانگ ۔ سابقًا یہہ علاقہ کہ لب دریاے چمبل واقع ہے اور پہاڑی اور نالون کی سرزمین ہے اور جرایم پیشہ لوگ بکثرت رہتے ہین دہولپور اور باڑی کی دو تحصیلون مین منقسم تہا اور ضعف حکومت رہتا تہا اب اوسکے انتظام پر ایک افسر مع فوج متعین ہوا ہے دیہات کے قلعات جو مفسدون کیواسطے جاے پناہ تہے شکست کیے گئے اور تہانہ جات کی جمعیت زیادہ کی گئی اور مفسد دیہات جیسے کہ وکالا کہیت و مغل پورہ

आतिराजपुर बीजा

آتی راج پورہ و بیجا وغیرہ مین چوکیات پولیس جدید مقرر ہوئی ہین چمبل کے گہاٹون پر حفاظت کے واسطے چوکیدارون کی جمعیت تعین ہوئی ہین ÷

فوج مین دو رسالون کو قواعد سکہائی گئی ہے ان رسالون مین سات سو سوار ہین انکی آراستگی مین جو خرچ ہوا ہے دیگر فوج کی تخفیف سے نکالا جاوے گا ÷

قلعہ جات کی فوج مین اصلاح و آراستگی ہوئی ہے غیر حاضری کی تنخواہ وضع کرنیکا سررشتہ موقوف کیا گیا ہے اور سستی و کاہلی رفع ہونے کی غرض سے یہہ دستور جاری کیا ہے کہ ایک قلعہ سے دوسرے مین بدلتے رہین ÷

بنظر تخفیف مصارف آمدنی و خرچ کا بندوبست کیا گیا ہے اس ریاست مین چار سررشتہ جات ہین -

ملکی - خاصگی - فوج - معافی ملکی سررشتہ مین محکمہ جات مال و عدالت و تہانہ جات و جیلخانہ و شفاخانجات وغیرہ سررشتہ جات انتظام داخل ہین انکا خرچ [illegible] ہے اسمین سے باوصف ترقی مدارس و شفاخانجات کے [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے ÷

خاصگی مین سولہ کارخانجات خانگی و تہوار وغیرہ مہارانا صاحب کے ذاتی مصارف بہ تعداد دیے لکہہ [illegible] ہین اون مین [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے ÷

فوج مین بالفعل تخفیف غیر ممکن ہے ❖
معافی پنشن دارون کا سررشتہ ہے اوسکا خرچ بہ تعداد ... ہے منجملہ اوسکے ... کا اضافہ حال مین ہوا ہے تخفیف ممکن نہین ہے مگر خرچ مین ہرطرح کفایت کیجاویگی ❖
سڑک آگرہ و گوالیار پر تجارت کا محصول معاف ہوا ہے میو کالج اجمیر کے چندہ مین پچیس ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ اور راج کہیڑہ و باڑی مین شفاخانجات جدید مقرر ہوئے ہین ❖

خاتمہ خلاصہ رپورٹ راج

ان اصلاحون کے علاوہ مہارانا صاحب کا ارادہ تہا کہ تعمیرات آبپاشی تیار کراوین ایک طرف دریاے چمبل اور دوسری طرف بان گنگا اور درمیان مین چند دیگر ندیان ہونے سے اس ریاست مین ترقی زراعت اور افزونی پیداوار کے بہت ذریعے ہین مگر ریاست کی زیر باری مانع تہی اور امید تہی کہ قرضہ سے سبکدوش ہوجانے پر مہارانا صاحب ضرور اپنے ارادہ کا عمل درآمد کرینگے ❖
۱۸۷۵ء مین دیوان نے حساب پیش کیا اوسکے بموجب ... لکہہ ... قرضہ ذمگی ریاست باقی رہا تہا اور دربار کو امید تہی کہ علاوہ پٹیالہ کے دو لاکہہ روپیہ بلاسود کے کل باقیماندہ قرضہ ادا ہوجاویگا کیونکہ صرف آٹہہ مہینے کے عرصہ مین ... سے زیادہ ادا کردیا تہا ❖

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء سے مہارانا صاحب کو وسیع و ہوادار جیلخانہ تیار کرانے کی صلاح دیگئی تہی اور ڈاکٹر سٹوورٹ صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات ممالک مغربی و شمالی کو نقشہ بہی دکہایا تہا مگر روپیہ کی قلت سے تیار نہو سکا بہر حال آسایش قیدیون کیواسطے یہہ بندوبست کیا تہا کہ زیادہ میعاد کے قیدی جیلخانہ باڑی مین جہان کا مکان بہتر ہے بہیجے جاتے تہے اس سال یعنی سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین مہارانا صاحب نے عمدہ آب و ہوا کے موقع پر بہت وسیع جیلخانہ جسمین راج کے کل قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے تعمیر کرایا کہ خفیف و سنگین کل قیدی اوسمین رہنے لگے ؛ स्कूल

اسی طرح حسب صلاح حکام انگریزی فارسی و ہندی کا مدرسہ مقرر کیا کہ اوسمین اگرچہ عرصہ تک خاطر خواہ ترقی ہوئی مگر ابتدا سے ہی طالب علم بکثرت داخل ہو گئے ؛

ڈانگ کے گوجرون کے انسداد جرایم کی جو تدبیر سال گذشتہ مین کیگئی تہی بہت کارگر ہوئی چوری مویشی وغیرہ جرایم مین جو مجرم گرفتار ہوئے اونکو سزاے واجب دیگئی اور وقوع جرایم بہت کم ہوا ؛

سڑک اعظم آگرہ و بمبئی کی حفاظت کا انتظام اول تو پیشتر سے اچہا تہا کہ وارداتین کم ہوتی تہین بمرور عرصہ چار سال ایک دفعہ سارقان حملہ آور بہر موقع گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے تہے کہ ایسا ہندوستانی ریاستون مین کم ہوتا ہے اور اب بہ اضافہ جمعیت مستعد پولیس و اجراے سلسلہ گشت گرداوری وقوع واردات کا انسداد کامل کیا گیا اور موضع ذکاسہ दनकासा

علاقہ ضلع آگرہ واقع سرحد دہولپور کے مجرمان مرتکب جرایم کے سزایاب ہونے سے بدمعاشون کو ایسی عبرت ہوگئی کہ سالتمام مین غارتگری ڈاک یا اور کسی قسم کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی میل کارٹ کے ساتھہ دوسری گاڑی مین راج کی مسلح جمعیت حفاظت کیواسطے جاتی ہے موسم سرما مین اس سڑک پر فوج بہت آتی جاتی ہے اور علاقہ راج مین مقامات دہولپور و نیچ دو پڑا دہین ہر ایک فوج کے ہندوستانی سپاہی و بہیر کے لوگ پارچہ وغیرہ مال کی چوری کی شکایت کرتے ہین بعض کا مال تو واقع مین چوری جاتا ہوگا مگر یہہ بہی تحقیق دریافت ہوا کہ مہاراناصاحب کسیقدر فیاضی سے اور کسیقدر بدنامی سے بچنے کیواسطے بفور پہونچنے اطلاع چوری کے معاوضہ دیتے ہین اور ہندوستانی فوج کے لوگ اس حال سے آگاہ ہوکر بدعوی باطل زر معاوضہ لیتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دیوان کو ہدایت کی کہ یہہ دستور موقوف کیا جاوے کیونکہ سفر مین فوج اپنی حفاظت کی خود ذمہ وار ہوتی ہے البتہ دربار سے یہہ ضرور ہے کہ انسداد واردات کا بندوبست کامل کیا جاوے اور جیساکہ اب ہوتا ہے تمام کل علاقہ مین راج کا آدمی فوج کے ساتھہ رہے مگر بجز ایسی صورت کے جبکہ وقوع واردات اور رعایاے راج کا مرتکب جرم ہونا ثابت ہو معاوضہ ہرگز نہین دینا چاہیے ؀

سڑک آگرہ وبمبئی پراس ریاست مین چمبل ندی کا عبور ہوتا ہے اوس کے محصول گہاٹ کی بابت گوالیار اور دہولپور کے درمیان ایک مدت سے

تنزاع تہا آخر کا گورنمنٹ نے راج گہاٹ کو بہ اہتمام صاحب انجنیر افسر شتہ راजघाट
تمیرات سفوض کرکے فیصلہ کیا تہا کہ بعد وضع مصارف باقی ماندہ آمدنی گوالیار
اور دہولپور کی ریاستون مین تقسیم ہوجایا کرے اور کہیتری کا گہاٹ खेतरी
شترک رہے پہر صاحب انجنیر کے اہتمام سے راج گہاٹ پر کشتیون کا پل بنایا
گیا مگر مہارانا صاحب نے اس عذر سے کہ راج گہاٹ طرفین سے ہمارا ہے
نصف آمدنی کے لینے سے انکار کیا ایک دفعہ یہہ پل آندہی کے زور سے ٹوٹ
کر بہ گیا اور پل تیار ہونے کے وقت سے کشتیون کا رکہنا موقوف ہوگیا
تہا اسوجہہ سے تین روز تک آمدرفت موقوف رہی چونکہ یہہ پل بدتر کیبی
سے بنا ہوا اور سادہ گڑہی ہوئی لکڑیون سے بندہا ہوا تہا اوسکے متواتر
شکست ہونے کے خوف سے یہہ تجویز قرار پائی کہ پیونکا پل مثل آگرہ و
متہرا کے پلون کے تیار کرایا جاوے موسم برسات مین جب ندی کی
طغیانی ہو پیپے زیادہ کرکے پل کو بڑہا دیا جاوے چونکہ سڑک آگرہ و گوالیار
پر آمدرفت بکثرت رہتی ہے امید تہی کہ آمدنی بہت ہوگی اور اس نظر سے
کہ سڑک کا دوازدہ ماہی جاری رہنا ضرور ہے اگر کسیقدر نقصان ہو تو
بہی پل کا تیار ہونا ضرور سمجہا گیا اور کشتیون کے پل مین یہہ بہی خرابی
تہی کہ مسافر کثرت سے آجاتے تو یکبارگی عبور نہین کرسکتے تہے ٭

۱۸۷۱و۱۸۷۲ع مین دہولپور مین دفتر تار برقی مقرر ہوا اوسمین مہارانا صاحب
نے اول خبر گورنمنٹ کو بابت شکریہ تقرر اس دفتر کے بہیجی ٭

تحقیقات سے دریافت ہوا کہ ریاست دہولپور کے شمالی حصہ مین پتہی

वनक्षेर معدنی چیزین برآمد ہوسکتی ہین مہارانا صاحب نے مسٹر وان کلیر صاحب نامی
जरमनी ایک شخص باشندہ جرمنی کو اس تحقیقات کیواسطے نوکر رکہا اس شخص نے
کسیقدر خاک گلاکر کچھہ دہات نکالی اور بیان کیا کہ چاندی ہے اوسکو بنظر
دریافت اس امر کے کہ یہہ معدنی پیداوار اسقدر قیمتی ہے یا نہین کہ
بعد اداے مصارف اوس سے کچھہ فایدہ کی امید ہوسکی کلکتہ کو بہیجی
گیی ؛

اگست ۱۸۷۲ع مین دیوان حکیم عبدالنبی خان کا انتقال ہوا مہارانا صاحب
نے بنظر حق شناسی اوسکے بہائی غلام حسین کو بجاے اوسکے دیوانی
پر مقرر کیا مگر اوس نے بجز انتظام جیلخانہ وحفاظت سڑک آگرہ وگوالیار
وغیرہ ضروری کاموں کے اور کچھہ کام نکیا ؛

اسی اثنا بتاریخ ۹ - فروری ۱۸۷۳ع مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کا انتقال
ہوا اونکے طریقہ کی نسبت صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ مہارانا
صاحب نہایت خوش مزاج و بامروت وہر دل عزیز ہین سرکار انگریزی
کے نہایت وفادار رفیق اور جناب ملکہ معظمہ فرمانرواے انگلستان و
ہندوستان کے صادق خیر خواہ ماتحت ہین اسکے اثبات مین وے
کسی موقع پر کوتاہی نہین کرتے ہین اور تعداد کثیر مسافران خصوص صاحبان
انگریز وافسران سرکاری کے جو علاقہ دہولپور مین ہوکر گذرین نہایت
تکلیف ومحنت سے تواضع ومہمانداری کرتے ہین ؛

۱۸۶۹ع سے پیشتر ریاست دہولپور ایجنسی راجپوتانہ واقع آبو سے متعلق تہی

مگر جب کثرت بدنظمی کی بہت شکایت پہونچی سنہ مذکور مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ راج بہرت پور کو نگرانی انتظام بہرت پور کا حکم ہوگیا چنانچہ اس نگرانی
سے ریاست کو بہت فایدہ پہونچا سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع سے جب کرنل کیٹنگ صاحب
نے کل ریاستون کو ماتحت ایجنسیون سے متعلق کیا ریاست دہولپور
متعلق بہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی ہوئی اسواسطے کپتان روبرٹ صاحب
کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل راجپوتانہ شرقی تہے مہارانا صاحب کے
انتقال کی خبر پہونچتے ہی دہولپور مین پہونچے اور راج کا انتظام شروع
کیا مہارانا صاحب کے انتقال پر دیوان غلام حسین وغیرہ پردیسی
لوگون نے درخواست کی کہ تاوقتیکہ پیشگاہ گورنمنٹ سے انتظام راج
کی نسبت کچہہ حکم صادر ہو مجہکو آگرہ مین رہنے کی اجازت ہوجاوے
چنانچہ کپتان روبرٹ صاحب نے اجازت دیدی کہ اونکے چلے جانے
سے کچہہ فساد نہوا اور راؤ راجہ سر دنکر راؤ منتظم راج مقرر ہوے تب کپتان
روبرٹ صاحب نے بلحاظ حسن خدمات سابقہ کے غلام حسین کی راج
سے پنشن مقرر ہونے کی درخواست کی ؛

راؤ راجہ سر دنکر راؤ صاحب کے سی ایس آئی نے بلحاظ ملازمت قدیم
راج کے بلا اخذ تنخواہ وغیرہ انتظام ریاست کرنے کی درخواست کی کہ
گورنمنٹ سے منظور ہوئی بتاریخ ۱۶ اپریل کپتان روبرٹ صاحب نے انتظام
ریاست راؤ راجہ صاحب کو سپرد کیا اونہون نے خود محافظ ہوکے
اپنے بہائی گنگادہر راؤ کو کہ بلقب نانا صاحب مشہور ہین اپنا مددگار

مقرر کیا عدم موجودگی سردنکرراؤ صاحب مین نانا صاحب اہتمام کار
کرتے رہے مگر چونکہ ضروریات خانگی کی وجہہ سے راؤ راجہ صاحب کا قیام
دہولپور مین ممکن نہ تہا اور اکثر اوقات بیمار رہی رہتے تہے اور گنگادہر
راؤ سے بلا اعانت انصرام کار نہین ہوسکتا تہا راؤ راجہ صاحب نے
دہولپور مین علیحدہ محکمہ ایجنسی اور میجر ڈنہی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس ممالک مغربی و شمالی کے پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہونے کی درخواست کی کہ
گورنمنٹ سے منظور ہوکے علیحدگی ایجنسی اور تقرر میجر ڈنہی صاحب عمل
مین آیا اور تاریخ ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۸۷۳ع سے میجر صاحب نے کام شروع کیا
مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کے نبیرہ معروف پیارے راجہ صاحب بجای
اونکے مسندنشین ہوئے اونکی تعلیم و تربیت کی نسبت راؤ راجہ سردنکرراؤ
صاحب کی ابتدا مین یہہ راے ہوئی تہی کہ بالفعل مہارانا صاحب کیواسطے
بہترین تعلیم اونکی والدہ صاحبہ کی ہے کہ اونکے والد مہاراجہ نرندر سنگہ
صاحب والی پٹیالہ نے اونکو نہایت عمدہ طور سے تربیت دی تہی اس سے
وے نہایت ہوشیار و لیق ہین مگر ہمدران حال راؤ راجہ صاحب نے
ایک انگریزی خوان برہمن اوستادی کیواسطے تلاش کرکے یہہ تجویز
بہی کی کہ موسم سرما مین پانچ سات اطفال ہم خاندان مہارانا صاحب
منتخب کرکے اونکی صحبت مین رکہے جاوین کہ سب بالاتفاق اوستاد
سے پڑہا کرین اور چہہ گہنٹہ آپسمین انگریزی بولا کرین اور کبہی کبہی آگرہ
جاکر صاحبان انگریز و میم صاحبہ ہا کے ساتہہ آمد شد و گفتگو کرکے انگریزی

زبان مین صحت و صفائی سے بولنے کی عادت پیدا کرین مہارانا صاحب
اگرچہ ابتدا سے نہایت ذکی و ذہین مگر بہت نازک اندام تھے اسواسطے
اونکی تندرستی اور طاقت کا بڑہانا سب سے مقدم سمجھا جاتا تھا ۔
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین ہیڈ ماسٹر مدرسہ دہولپور انگریزی پڑہاتا رہا اور دیگر
اوستادون سے سنسکرت و فارسی و ہندی کی ابتدائی کتابین
پڑہتے رہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ صغیر سن مہارانا صاحب
کے چلن رویہ سے بہت بہتری و ترقی کی امید ہے پیپرچیس ۔ پولو पिपरचेस पोलो
جمناسٹکس ۔ کرکٹ انگریزی کہیلون مین بڑے شوق سے شامل ہوتے जमनास्टिक किरकिट
ہین ابتدا مین بہت نازک تھے مگر اب تن آور روز بروز زیادہ کام
کے متحمل ہوتے جاتے ہین دسمبر سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مسٹر نورمن नोरमन
صاحب ایک نوجوان شخص کو موسم سرما مین بمقام دہولپور قیام رہنے
کیواسطے طلب کرکے اس غرض سے رکہا کہ اونکی صحبت سے مہارانا صاحب
کو اونکی صحبت مین رہنے سے فایدہ ہوا اور بیرونی سیر و شکار سے جسم
و روح کو توانائی حاصل ہو صاحب موصوف چند ماہ تک رہ کر دو سو روپیہ
تنخواہ پاتے رہے اخیر مئی مین واپس گئے اونکے قیام سے جو مقصود
تہا بخوبی حاصل ہوا مہارانا صاحب کے تحصیل علم مین بہی تغافل نہوا
ہے ایجنسی مین ہمیشہ انگریزی بولتے ہین اور پڑہنے لکہنے مین بخوبی مشق
ہے حساب جغرافیہ اور تاریخ پڑہتے ہین سنسکرت و ہندی مین اچہی
ترقی کی ہے اور فارسی پڑہنے کا بہی شغل جاری ہے ۔

۱۸۷۴و۱۸۷۵ع مین مہارانا صاحب کی تربیت مین بہت ترقی ہوئی اور اونکے مزاج اور چلن رویہ کی پختگی سے امید بہبودی جو پیشتر سے تہی حاصل ہوگئی مزاج مین غایت درجہ کی اہلیت اور راست بازی ہی اور نہایت شریفانہ طریقہ اور عمدہ اخلاق ہین اب عین وقت ہے کہ اونکو اعلے درجہ کی علمون کی تحصیل مین مصروف کیا جاوے کہ حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اسکی تجویز مناسب کی گئی ✤

جنوری ۱۸۷۶ع مین مہارانا صاحب جناب فیض مآب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے دربار مین شریک ہوئے پہر بتواریخ ۳۱ - جنوری و ۲- فروری وقت تشریف فرمائے و معاودت گوالیار کے اثناء راستہ شہزادہ صاحب دہولپور مین رونق افروز ہوئے اور مہارانا صاحب نے تواضع و مہمانداری سے ہرطرح اپنی خیرخواہی ثابت کی ✤

۱۸۷۶و۱۸۷۷ع مین بہی مہارانا صاحب کا شغل تحصیل علم بدستور جاری رہا جنوری ۱۸۷۷ع مین حسب الارشاد جناب نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند مہارانا صاحب دہلی کے جلسہ مین کہ جناب فیض مآب ملکہ عالیہ انگلستان کے خطاب مستطاب قیصرہ ہند اختیار کرنے کی تقریب سے منعقد ہوا تہا شامل ہوئے اس موقع پر نواب ویسراے صاحب نے منجانب جنابہ قیصرہ ہند صاحبہ ایک علم مزین بہ اسلاح خانگی راج مہارانا صاحب کو عطا کیا ✤

مہارانا صاحب کو اعلے درجہ کے علمون مین حسب قاعدہ تربیت دینے

کے واسطے جو تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوئی اوسپر
بخوبی عمل ہوا مسٹر گبہان صاحب اسسٹنٹ انجنیر نے کہ سال گذشتہ سے
راج مین مقرر ہوئے وقت فایزی دہولپور سے مہارانا صاحب کی تعلیم
زبان انگریزی وتحریر وحساب وجغرافیہ وکرۂ ارضی وسماوی وعلوم
طبعی وغیرہ اپنے ذمہ لی اور مسٹر ڈائٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج نے
منظور کیا کہ اونکی ماہانہ ترقی کا امتحان لیتے رہینگے اور نگرانی رکھینگے پٹیالہ
اور دہلی کے سفرون سے جو اونکی خواندگی مین ہرج ہوا ہے اوسپر
لحاظ کیا جاوے تو اس سال کی تحصیل علم کا نتیجہ بہت اچھا ہے مہارانا
صاحب کے اخلاق واطوار ومزاج وطریقہ جیسے چاہیے ویسے ہین انگریزی
کا علم مجلسی بہت اچھا ہے اور ہر شاخ علوم مین روز بروز ترقی کرتے ہین
ابتدا مین جب راو راجہ سردنکر راو صاحب نے کام شروع کیا پنجداران
راج ۔ راو راجہ دہر ۔ دریاو سنگہ جاٹ رشتہ دار مہارانا صاحب ۔
کنور سہر دیو سنگہ ہم خاندان مہارانا صاحب ۔ لوبچہن سنگہ ملازم قدیم ریاست
میر عابد علی متوطن علاقہ بہرت پور و ملازم قدیم دہولپور ۔ لالہ سندر لال
ملازم قدیم ریاست تہے ۔ ہر چہار رشتہ جات مال و فوجداری و دیوانی
و فوج کا کام محکمہ پنچایت مین ہوتا تہا خزانہ بہی تحت حکومت محکمہ پنچایت
تہا کہ پنچدارون کے دستخط سے احکام خزانہ جاری ہوتے تہے مگر اوس
پر مہر دولہیہ صاحبہ یعنی والدہ مہارانا صاحب کرتی تہین اور محل کا
انتظام خاص دولہیہ صاحبہ کے تحت حکومت مین تہا وقت تقرر میجر ڈی

صاحب صرف تین پنجسردار - راؤراج دہر[1] - کنور ہردیو سنگہ[2] - لالہ سندر لال[3]
تہے اور ۱۸۵۵ء و ۱۸۵۶ء مین لالہ پنچو سنگہ مقرر ہوا ؛

वीचूसिह

۱۸۶۴ء و ۱۸۶۵ء مین راؤراج دہر پنجسردار کا انتقال ہوکر ریاست کو سخت صدمہ
پہونچا باقیماندہ سردار بدستور کام کرتے رہے کل سردارون اور علی الخصوص
ٹہاکر پنچو سنگہ کی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے اور صاحب پولیٹکل
ایجنٹ اونکی امداد و اعانت کے بہت مداح و ثناخوان ہین ؛
مہارانا صاحب مرحوم کے انتقال پر کپتان روبرٹ صاحب کو آٹہہ لاکہہ
سے زیادہ روپیہ کا قرضہ ریاست کے ذمہ ملا اسمین سے چار لاکہہ فوج
واہلکاران ریاست کی تنخواہ کا تہا دو لاکہہ ساہوکارون کا اور قریب
دو لاکہہ راج پٹیالہ کا تہا اور خزانہ مین واسطے ادا سے اس قرضہ کے
صرف [illegible] کہ وہ بہی بطور قرض آئے تہے موجود پائے - کپتان صاحب
موصوف نے تحقیقات کی تو صحیح تعداد قرضہ [illegible] لاکہہ [illegible]
ثابت ہوئے اسمین سے یک لاکہہ [illegible] بہ اہتمام راؤراجہ سردنکر
راؤ ادا ہوکر وقت تقرر میجر ڈیہی صاحب سے [illegible] لاکہہ [illegible]
باقی رہا پہر صاحب موصوف نے بضرورت ادائے تنخواہ ملازمان و قرضہ
سودی مبلغ یک لاکہہ [illegible] قرض لیا کہ یکم جنوری ۱۸۶۲ء کو کل
[illegible] لاکہہ [illegible] ہوگیا اسمین سے [illegible] لاکہہ [illegible] من ابتدا
یکم جنوری ۱۸۶۲ء لغایت ۱۳ - مارچ ۱۸۶۵ء ادا کیا ہر ایک قرض خواہ کی علیحدہ
مثل مرتب ہوکر ایک ایک رقم کی نسبت محکمہ پنچایت سے علیحدہ حکم ہوا جسکو

ادسمین بہی کسیقدر کمی ہوگی مگر حساب صاف رہیگا؛
اس تیسری قسط کا ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ بہیجا گیا اور گورنمنٹ کا لے لکہہ معہ شد روپیہ باقی رہا؛
سنہ ۱۸۷۳ء مین راؤ راجہ سردنکر راؤ صاحب نے انتظام راج کیواسطے چہہ تحصیلین دس تہانہ جات ادربیس چوکیان پولیس کی مقرر کین اہتمام محکمہ مال کیواسطے ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اور عدالت دیوانی مین بمقامات دہولپور و باڑی وراج کہیڑہ دو دو تحصیلون پر ایک ایک منصف مقرر ہوا تحصیل کی کچہریان اونکے زیر عدالت قرار پاکر منصفون کو ہزار روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار ہوا اور حاکم اول دیوانی کو ہزار روپیہ سے زیادہ دعوی کے ابتدائی مقدمات اور منصفون اور تحصیلدارون کے فیصلجات کا اپیل سماعت کرنے کا اختیار ہوا۔ فوجداری مین ادنے حاکم تحصیلدار بہ اختیار پانچ روپیہ تک جرمانہ اور ایک ہفتہ تک کی قید اور اون سے برتر حاکم عدالت فوجداری بہ اختیار قید تین سال تک و جرمانہ تین سو روپیہ تک تجویز ہوئی ان سب سے اعلے محکمہ پنچایت قرار پایا اور مقدمات سنگین قتل عمد وغیرہ بعد ترتیب و تحقیقات و تحریر رائے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین ارسال ہونے لگے؛
وقت تقرر میجر ڈنہی صاحب منشی پربہو لال ناظم یعنی حاکم عدالت فوجداری و دیوانی اور منوہر لال ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے مگر منوہر لال میجر ڈنہی صاحب کے پہونچنے سے چند روز بعد کہین دوسری جگہہ نوکر ہوکر چلا گیا

اوسوقت سے محکمہ مال کا کام صاحب پولیٹکل ایجنٹ خود کرنے لگے اور خزانہ
کا کام ابتدا سے صاحب نے اپنے اہتمام مین رکہا موہن لال خزانچی کا
صاحب کو بہت اعتبار ہے اور اوسکا حساب بہت صحیح رہتا ہے ہندی
حساب کے مطابق انگریزی مین بہی حساب مرتب ہوتا ہے اوسمین کل
چیٹھیات کی نقل رہتی ہے پنچایت کے مہر و دستخط و نمبر رجسٹر کے سوا
احکام خزانہ پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوتے ہین اسکے سوا
میجر ڈینی صاحب نے محکمہ جات کے عملہ کا بندوبست کیا اور طریقہ
تحریر حاضری وغیرہ جاری کرکے جلد اجراے کار کا ضابطہ قایم
کیا ؛

راؤ راجہ سرد نکر راؤ نے نظم نسق راج کی تجویز کرکے با ستدعاے
منظوری گورنمنٹ مین بہیجی تہی اوسکی منظوری کا حکم بذریعہ چٹہی صاحب
سیکرٹری گورنمنٹ صیغہ ممالک غیر نمبری ۱۷۴۱ مورخہ ۱۴ جولائی
سنہ ۱۸۷۳ع صادر ہوا ؛

بندوبست مالگزاری

सिमथ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر ڈبلیو ایچ سمتھ صاحب
مہتمم بندوبست ضلع آگرہ کو اونکی معمولی خدمتون کے علاوہ اہتمام
بندوبست راج دہولپور کی نگرانی عام کرنے کیواسطے حکم منظوری نافذ
کیا دربار دہولپور کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو اس کام مین
نہایت عقیل و تجربہ کار افسر مثل سمتھ صاحب سے مدد ملی ہے اونہین

کی لیاقت نظم ونسق وزود فہمی امور جزویات وخاقلانہ نگرانی سے یہہ
عمدہ نتایج کہ اونکی رپورٹ سے آشکار ہین حاصل ہوئے ہین +
پنڈت کنہیالال ایک مستعد اہلکار کہ سابقًا بندوبست ضلع کانپور مین
نوکر تہا بندوبست راج دہولپور مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اوس نے
ایسی محنت وصحت و دیانت سے انصرام کار کیا کہ ترتیب دفتر کیواسطے
دوسرا ڈپٹی کلکٹر مقرر کرنے کی ضرورت رفع ہوگئی اوراسی کثرت
کار مین اوس نے انجام مین اپنی جان تصدق کی کہ جولائی ۱۸۷۶
مین اوسکے انتقال سے راج کو بہت نقصان پہونچا۔ مسٹر سمتہ صاحب
نے منشی درگا پرشاد کی خدمتون کو راج دہولپور مین منتقل کیا کہ وہ
بمشاہرہ دوسو روپیہ ماہوار سپرنٹنڈنٹ بندوبست مقرر ہوا اوسکے
تقرر سے کام بخوبی جاری ہوگیا کیونکہ منشی درگا پرشاد ہوشیار معتمد
اور تجربہ کار اہلکار ہے +
ٹہاکر بیجو سنگہ پنجسر دار راج نے جسکو ابتدا سے محکمہ بندوبست کا کام تحقیقات
مفوض ہے کمال محنت و دیانت داری و دانشوری سے انجام دیا ہے
اوسی کے سبب سے جو مشکلات ہندوستانی ریاستون کے بندوبست مین
عارض ہوتے ہین دہولپور مین بالکل واقع نہوئین اور جس شایستگی و
عجلت سے کام شروع ہوا اوسیطرح جاری رہا +

مضمون رپورٹ ہائے مسٹر سمتہ صاحب مہتمم بندوبست

مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۷۶ء و ۱۲ جون ۱۸۷۶ء

محکمہ بندوبست کی کیفیت تین مدات مین منقسم ہے -

اول پیمایش -

دوم ترتیب دفتر -

سوم مصارف -

پیمایش مین حدبست اور تصفیہ تنازعات سرحدی بھی داخل ہین +

حدبست کا کام میرے نینی تال سے واپس آنیکے بعد شروع ہوا تھا
اور شروع اکتوبر مین پرگنات گرد و ملنیہ مین ختم ہوگیا اور پرگنہ کولارس
گرد، منیا، کولارس
مین جاری تھا کہ اسطرح تینون پرگنات امینون کو پیمایش کرنیکیواسطے
تیار ہوگئے پیشتر سے خیال تھا کہ ہندوستانی ریاست مین جہان غالباً
شاہنشاہ اکبر کیوقت سے کبھی پیمایش نہوئی تھی دیہات کی حدود قایم
کرنی بہت مشکل ہوگی مگر بخلاف اوسکے پیمایش کا یہہ ابتدائی مگر ضروری
کام عجیب آسانی سے ہوگیا تنازعات بہت کم ہوئے اور جو ہوئے بہت
خفیف تہے اگرچہ بوجہہ معقول خوف تہا کہ جو نزاع مدت سے خفتہ و نہفتہ
پڑےہے ہین سرسبز و بیدار ہونگے مگر حسن اتفاق سے زمینداران دیہات
ملحق الحد کے درمیان کہین قدیم یا جدید نا اتفاقی ظہور پذیر نہوئی
سرحدات عوام کو بخوبی معلوم تہین اور زیادہ تر اتفاق باہمی سے طے
ہوگئین صرف چند مقامات پر درمیان راج دہولپور اور دیگر ریاستون

کی اسوجہہ سے کہ طرفین کے اہلکارون کی موجودگی کی ضرورت سے
بہت توقف ہوتا ہے تنازعات سرحدی باقی رہ گئے ٭
شروع اکتوبر مین مینے دہولپور مین پہونچکر حسب صلاح صاحب پولیٹکل
ایجنٹ امین ونگران کار پیمایش مقرر کئے اور مساحون کی جماعتین جابجا
متعین کین اور اونکی ہدایت کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ۲ اکتوبر
کو پیمایش شروع ہوئی کام بہت استقلال سے جاری رہا اور عجلت
وصحت بہی بتدریج روز بروز زیادہ ہوتی رہین کہ ۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ء سے
۳۱- مارچ سنہ ۱۸۷۶ء تک ساڑہے پانچ مہینے مین ۴۲۰۴۸۴۶ بیگہہ مساوی
۷۵۵۴۳۳- ایکر یعنی ۳/۴ ۵۲۲ مربع میل زمین پیمودہ ہوئی اور
یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ء سے ۹- جولائی سنہ ۱۸۷۶ء سواچار مہینے کے عرصہ مین
۵۰۴۴۴ ۳۰۲ ایکر یعنی ۱/۴ ۵۳۲ مربع میل زمین کی پیمایش ہوئی تاریخ
۹- جولائی کو کل رقبہ ریاست کہ بتعداد ۷۶۵۴۳۳- ایکر مساوی
۱۰۵۵ مربع میل کی بہی پیمایش ہوکر کام ختم ہوگیا ٭
ابتدا مین سمجہا گیا تہا کہ پیمایش کا کام تین برس کے عرصہ مین یا سال
آٹہہ مہینے ہوکر چوبیس مہینے مین ختم ہوگا مگر سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین جب کسی قدر
کام ہوگیا تحقیق ہوا کہ صرف ساڑہے نو مہینے مین کل کام ہوجاویگا
چنانچہ یہہ امید حاصل ہوئی کہ ابتدا ز ۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ء سے ۹-
جولائی سنہ ۱۸۷۶ء تک آٹہہ ماہ بیس یوم مین ہمہ جہت ختم ہوگیا جس عجلت
سے یہہ کام امینون کے اہتمام سے ہوا ہے اگر مساحان مشتر دیومیہ

کرنے تو اونکی بہی تعریف کا باعث ہوتا ہ

مگر یہہ تاریخین خاص پیمایش کے شروع اور اختتام اور خسرہ موقع کی خانہ پری کی ہین پڑتال صحت کا کام و امتحان اقسام زمین و ذریعہ آبپاشی و تصدیق جمعبندی و صفائی کاربندوبست موسم سرما سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء تک ہوتی رہی تاہم کل میدانی کام مین ڈیرہ برس سے زیادہ صرف نہوا اور جس کفایت سے ہوا ہے تشریح آیندہ سے واضح ہوگا ہ

اول تو اس کام کے سرانجام کیواسطے عملہ ایسا عمدہ جمع کیا تہا کہ علی العموم نہین ملتا ہے جس وقت صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب مہتمم بندوبست کو صدور حکم منظوری تقرر امینان سے اطلاع دی صاحب مہتمم بندوبست نے امینون کے مجمع کثیر کو جو بسبب موجودگی عملہ رونیو سروے نیٹی ہال تہے یا جن اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین پیمایش جاری تہی متلاشی روزگار تہے اس حال سے مطلع کیا چونکہ وہ پیمایش قریب الاختتام تہی مشاق و ہنرور امینون کا عملہ جنہون نے بہترین حکام کی پیش دستی مین تجربہ حاصل کیا تہا بہم پہونچ گیا اس موقع کو غنیمت سمجہکر بذریعہ اہلکاران قسم اول یکبارگی پیمایش کا کام شروع کیا گیا ہ

علاوہ اسکے کثیر الرقبہ قطعات غیر مزروعہ اراضی کی پیمایش مزروعہ زمین کی کشتوار پیمایش سے سہل ہوتی ہے چنانچہ علاقہ راج مین ممالک مغربی و شمالی کے کل اضلاع کی نسبت غیر مزروعہ زمین بہت تہی پرگنات نسیہ وکرد و کولاری مین کل رقبہ مین سے ۴۶ فیصدی تحقیق ہوئے اور

دیگر پرگنات مین اس سے بہی زیادہ تہے کام کی صحت و عمدگی کی نسبت
صاحب مہتمم بندوبست نے خود امتحان کر کے اپنا اطمینان کیا خطوط
سرحدی و ہیئت کشتوار اور مناسبت موقع سے نقشہ جات نہایت صحیح
مرتب ہوئے ہین بسبب قلت نگرانی کے خوف تہا کہ شاید امین لوگ جیسا
کہ عام دستور ہے چند علیحدہ کہیتون کو ایک قطعہ مین شامل کر کے
غلط کام کرینگے اس نظر سے متواتر امتحان کر کے گرفت کرنا چاہا اگر کوئی
غلطی نملی پس تحقیق ہوا کہ فی الجملہ یہہ کام جسقدر تختہ مسطح کے ذریعہ سے
ممکن ہے کمال صحت سے تیار ہوا ہے اور ان دیہہ وار نقشون کے
ذریعہ سے پرگنات و کل راج کے بہت صحیح و کارآمد نقشہ جات تیار ہو سکینگے
اور جیسا کام ایسے ہی عملہ کے ذریعہ سے بصرف کثیر ممالک مغربی و
شمالی مین ہوتا ہے ویسا ہی اس عملہ سے بکفایت تمام تیار ہوا ہے
روزمرہ کا اوسط کام ہر ایک تختہ مسطح سے مارچ ۱۸۷۶ء تک اڑتالیس
بیگہہ ایک بسوہ یعنی تخمیناً پچیس ایکڑ ہوا مگر شروع سے اخیر تک کار روزمرہ
کی اوسط بہی زیادہ ہوتی گئی کہ اخیر مین کل پیمایش کے اوسط مابین
اونتیس ایکڑ دریافت ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ پیمایش کا خرچ جسقدر
صاحب مہتمم بندوبست نے خیال کیا تہا اوس سے بہت کم ہوا اونہون
نے اپنے سابقہ تجربہ سے سمجہا تہا کہ ہر ایک امین اوسط درجہ روزمرہ
سترہ بیگہہ اراضی کی پیمایش کریگا مگر تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ ہر ایک نے
اوس سے قریب دو چند کام کیا اول یہہ تجویز ہوئی تہی کہ امینون

کی تنخواہ بارہ روپیہ سے اٹھارہ روپیہ ماہوار تک کی مقرر کیجاوے اور
اقل درجہ کام روزمرہ کرنے کی مقدار مقرر کیجاوے مگر پہر یہہ تجویز نامناسب
متصور ہوکے امینون سے بہ تقرر اجرت فیصدی بیگہہ ٹہیکہ مین کام
کرایا گیا اس اجرت کی شرح سب جگہہ سے کم مقرر ہوئی یعنی زمین مزروعہ
فیصدی بیگہہ عہ/ا اور غیر مزروعہ پر فیصدی بیگہہ صرف ۸ر کر اس تدبیر
سے امینون نے محنت و تندہی کرکے زر اجرت اوسی اندازہ سے
جسقدر بارہ روپیہ سے اٹھارہ روپیہ تک تنخواہ تجویز ہوئی تہی پیدا
کیا اور راج کے خرچ اور وقت مین بہی بہت کفایت ہوئی ؛

ترتیب دفتر بندوبست مین سب سے زیادہ ضروری اور
دقیق کام ترتیب مثل ہے کہ مسودہ خسرہ اور جمعبندی سے بہت ہوشیاری
کے ساتہہ مثل بندوبست بنائی ہوتی ہے کہ اوسمین اول پرتال رقبہ
وہیت کشتوار دوم میزان تفصیلات سوم تیاری صاف جمعبندی چہارم
فراہمی حالات دیہی داخل ہوتے ہین یہان صاحب مہتمم بندوبست کو
ابتدا سے سادگی منظور رہی اسواسطے یہہ تجویز کی کہ صرف چار کاغذون
کی ترتیب کل کامون کے واسطے کافی ہوگی اول خسرہ دوم نقشہ دستی
سوم حالات دیہی چہارم جمعبندی کہ منجملہ اونکے تین ہمیشہ کیواسطے سررشتہ
بندوبست سے تیار ہون اور چوتہا اول بندوبست مین تیار کیا جاوے
اور پہر سال بسال پٹواری مرتب کرتے رہین ؛

خسرہ طریقہ مروجہ ممالک مغربی و شمالی سے مختلف طور پر بنایا گیا ہے اراضی

مزروعہ اور اقسام اجناس کے خانون کو اس خوبی سے ترتیب دیا
گیا ہے کہ زمین و اقسام و پیداوار ربیع و خریف کی میزان دینے مین
وقت اور خرچ کی بہت کفایت ہو ؛
اقسام زمین کی تفریق سادہ طریقہ مروجہ دیہات سے جسکے بموجب زمیندار
اپنی زمین پر شرح لگان قایم کرتے ہین کی گئی ہے شرح لگان باعتبار
بعد یا قریب کہیت کی آبادی دیہہ سے تشخیص کیجاتی ہے گانوسے ملحق کسی
معین عرض کا حلقہ گونڈ کہلاتا ہے اور اوسکی شرح لگان سب سے زیادہ
ہوتی ہے گونڈ کے گرد کے حلقہ معروف منجہا کی شرح اوس سے کم ہوتی
ہے اور بعید ترین حلقہ معروف بار کی شرح سب سے کم ہوتی ہے
علی العموم ایک حلقہ کے اندر چاہی زمین کی شرح لگان مین قدرتی اختلاف
خاصہ زمین کے سبب سے بہت کم اختلاف ہوتا ہے مگر البتہ بارانی بار زمین
قطعات ریگستانی و نالون وغیرہ کا لگان ہموار چکنی زمین کی لگان
سے بہت کم ہوتا ہے اسواسطے اوسکی اول و دوم دو قسمین کی گئین
اس سے زیادہ تقسیم اقسام کی ضرورت نہ تہی حالات دیہی اردو زبان
مین لکہے جاتے ہین اگرچہ وے صاحب مجوز جمع کو تشخیص مین مدد دینے
کیواسطے ہوتے ہین اور اسوجہہ سے انگریزی سے زیادہ تر متعلق ہین
عنقریب کل حالات خسرہ سے معلوم ہوتے ہین اور جو حال اوس سے
نہین دریافت ہوتا کاغذات قانونگو یا دفتر صدر سے لیا جاتا ہے اور
کاغذ سے پٹواری کا کچہہ تعلق نہین ہوتا ہے ؛

نقشہ جمعبندی کا ساتوان خانہ کہیوٹ کیواسطے ہے کہ اوسکے سبب سے علیحدہ کاغذ بنانے کی ضرورت رفع ہوگئی اوسمین ہرایک شخص خواہ زمیندار یا اسامی کے کاشت کی زمین کی تعداد مع زر ہیچ خواہ وہ صرف جمع سرکاری دیتا ہو یا ذمہ وران اداسے جمع سرکاری کو بطور لگان دیتا ہو درج ہین اور خانہ کیفیت مین خاص رواج وحقوق و حالات متعلق بہ دیہہ یا خاص اشخاص لکہنے کی گنجایش ہے ہندوستانی ریاست مین زیادہ دقیق و پیچدار کاغذ بنانے کی اسسبب سے کہ آیندہ کو اونکا مرتب ہوتا رہنا اور اونپر عمل ہونا دشوار ہے ضرورت نہتی جمعبندی کی پیشانی یہہ ہے۔

نام تہوک دیہی۔ نمبر شمار۔ نام کاشتکار۔ نمبر کہیت مندرجہ خسرہ تعداد اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ۔ مقدار لگان مع شرح۔ اسکی پیشانی کے چہپے ہوئے کاغذ وقت شروع خسرہ پٹواری کو دئے جاتے ہین۔ ہرایک محال کیواسطے ایک کاغذ ہوتا ہے جسطرح کہیتون کی پیمایش ہوتی جاتی ہے اس نقشہ کی خانہ پری ہوتے ہی خسرہ ختم ہوتا ہے تب منصرم اس پرچہ کی پرتال کرتے ہین بعد تصدیق اوسکے کوایف درج جمعبندی ہوتے ہین ٭

جس ریاست مین عوام کی تحریری و تقریری زبان ہندی ہے اور دفترون مین بہی زیادہ تر اوسی کا استعمال ہے دفتر دیہی کا بہی اوس زبان وحروف مین مرتب ہونا مناسب ہے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی

کہ مسودات خسرہ وجمعبندی کو پٹواری صاف کرین چنانچہ پٹواریان
نے اس کام کو بہت اچھی طرح کیا مگر منصرمون کی دیہات مین تصدیق
کیواسطے جانے کی ضرورت سے پٹواریون کو عرصہ تک گانو مین ٹھہرنا
پڑا اس سبب سے وے عرصہ تک صفائی کے کام مین مصروف نہو سکے
مگر حالات دیہی کا ہندی مین لکہنا ضرور نہین ہے اسواسطے مستعد محررون
سے اردو مین لکہائے گئے +

سنہ ۱۸۷۷ و ۱۸۷۶ع مین بجز نقل وصفائی وترجمہ کے ترتیب مثل مین کچہہ کام
باقی نرہا اور اوسمین سے بہی زیادہ ترہوگیا تشخیص جمع کی شروع
کرنے مین صرف اوسکی تکمیل کا انتظار تہا اوریقین تہا کہ موسم سرما آیندہ
مین جمع مشخص ہوکر زمینداروں کو سنا دیجاویگی +

خرچ سنہ ۱۸۷۷ و ۱۸۷۶ع تک بندوبست کا کل خرچ ۔ مارچ سنہ ۱۸۷۷ع تک ۔ مارچ سنہ ۱۸۷۷ع تک

عہ ۱۰۱۱۱۸ ۸۲۲

میزان ۱۳۱۱۸ ہوا اوریقین ہوا کہ خرچ آیندہ دس ہزار روپیہ
سے زیادہ نہوگا مگر ۱۰۱۸ بابت پیمایش اراضی جاگیر بذمہ
معافیداران وبابت حدبست بذمہ زمینداران وقیمت آلات پیمایش
بذمہ پٹواریان تہا بعد منہالی اس قسم کے بندوبست کا کل خرچ پچاس ہزار
روپیہ سے تجاوز نکریگا +

عملہ ممالک مغربی وشمالی کے اکثر اضلاع کا بندوبست اونہین ایام

مین ختم ہونے سے صاحب مہتمم بندوبست کو مشاق و تجربہ کار اہلکار پسند و منتخب کرکے نوکر رکہنے کا بہت اچہا موقع ملا تہا کہ اونہون نے اپنا کام بہت اچہی طرح انجام دیا اول سال مین ترقی پیمایش و صحت کا پنڈت کنہیالال ڈپٹی کلکٹر بندوبست کی کوشش و توجہ سے ہوئی تہی کہ اوس نے احکام نافذہ کی کمال اطاعت سے و بلاتفاوت تعمیل کی اور دوسرے سال مین بہی اوسکی محنت و دیانت سے حکام کی نظرون مین اوسکا اعتبار روز بروز زیادہ ہوتا گیا اوسکے انتقال سے محکمہ بندوبست کو سخت صدمہ پہونچا مگر اوسکی کوشش ولیاقت سے کام اس درجہ کو پہونچ گیا تہا کہ بجاے اوسکے اوسی رتبہ و تنخواہ کا اہلکار مقرر کرنے کی ضرورت نرہی صرف منشی درگا پرشاد کہ سابقاً ضلع آگرہ مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست تہا بمشاہرہ دوسو روپیہ ماہوار مقرر ہوا وہ بہی بہت تجربہ کار و نیک چلن و مستعد اہلکار ہے

خاتمہ رپورٹ بندوبست



جمع وخرچ ریاست

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین راو راجہ سردار راو صاحب نے سال آیندہ کی آمدنی کا تخمینہ بہ تعداد ... لکہہ ... ما لیہ کیا تہا اسمین ... لکہہ ... مال کا تہا باقی سایر و خراج جاگیرات و نذرانہ وغیرہ بالائی رقمون کا مگر

یکم جون ۱۸۷۲ء تک صرف دو لکھہ ستر ہزار ... وصول ہوا باقی عدم وصول رہا سالہاے گذشتہ کی سختی و زیادہ ستانی اور بارش ۱۸۷۱ء کی غرقی اور جنوری ۱۸۷۲ء کے پالے سے رعایا تباہ ہوگئی تہی اکثر زمیندار گانوٴ اور ہزارہا بیگہہ غیر مزروعہ رقبہ چہوڑکر بہاگ گئے تہے باقی ماندہ مطلق محتاج تہے اصل مالگذاری معینہ غیر ممکن الوصول تہی زیادہ تشدد کیا جاتا تو باقیماندہ زمینداروں کی مفروری کا بہی خوف تہا اسواسطے دوسرے سال کا مطالبہ بقدر سے لکھہ ... رکہا گیا ہر ایک گانوٴ کی کیفیت تحقیق کی جو وصول ہوا مجرا دیکر بحسب ضرورت و نقصان تخفیف جمع ہوئی اشتہار جاری ہوا کہ جمع معینہ سے زیادہ کچہہ نہ لیا جاویگا محاصل و لاگ ناواجب مروجہ سابق کہ بہ تعداد ... سالانہ تہی مطلق معاف ہوئی اور ... کے علاوہ اون کی منہائی ہوئی اس سے رعایا کا بخوبی اطمینان ہوگیا اور آمدنی صرف بقدر سے لکھہ ... رہگئی افزونی کاشت اراضی اور آبادی زمینداران مفرورین کوشش عمل مین آئی ... تقاوی خرید نرگاوان و تخم کیواسطے دیا گیا اور ... مرمت چاہات و تالابون مین خرچ ہوا سایر مین بجاے چالیس ہزار کے ... آمدنی ہوئی اس سشتہ کا انتظام اچہا نہ تہا اہلکارون کی نسبت مقدمات بددیانتی دایر ہوئے اونکے واسطے تجویز سزا ہوئی ... سر مہتر جاگیر دار ریاست کا نذرانہ مسندنشینی تعدادی دس ہزار روپیہ بوجہ نقصان

جاگیر حسب درخواست اوسکے اور پچھیر داران و راؤ راجہ ڈنگر راؤ کی صلاح سے ایک سال کیواسطے ملتوی رہا اسطرح کل آمدنی ریاست بعد منہائی۔

مالگذاری	سایر	نذرانہ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سمت ۱۹۳۰ کی بابت بہ تعداد دمعہ لکھہ [illegible] رہگئی ٭

سمت ۱۹۳۱ مین ہرطرح کی منہائی و تخفیف کے بعد زر مالگذاری بقدر [illegible] لکھہ [illegible] مقرر ہوا کہ سال گذشتہ یعنی سمت ۱۹۳۰ کی نسبت اکیس ہزار روپیہ کا اضافہ تہا ٭

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ کی جمع تشخیص کرنے مین حسب رپورٹ نمبری ۴۶ مورخہ ۷۔ جولائی سنہ ۱۸۷۵ یہہ قرار پایا کہ زر مالگذاری حسب جمعبندی سمت ۱۹۲۶ باضافہ دو روپیہ فیصدی تخمیناً مقرر کیا جاوے اور بغرض تعین جمع دیہہ وار نقشہ جات جمع وصولی مین ابتداء سمت ۱۹۲۰ لغایت سمت ۱۹۳۰ مرتب ہوکر محکمہ پنچایت مین پیش ہوئے تحصیلدار و قانونگو و چودہری و کل دیگر اہلکاران ریاست جنسے کچھہ حال قابلیت دیہات معلوم ہونے کی امید تہی پنچایت مین طلب ہوئے ہرایک سے راے لی اور بخوبی بحث و گفتگو کرکے دیہات کی جمع مقرر کی بعض گانو مین سمت ۱۹۲۶ کی جمع کی نسبت بارہ روپیہ فیصدی تک کا اضافہ اور بعض مین بیس روپیہ فیصدی تک کی تخفیف ہوئی اخیر مین [illegible] لکھہ [illegible] سالانہ کی جمعبندی ہوئی نمبرداران دیہات

دہولپور مین طلب ہوکے جمع سنائی گئی اور نا دہندگی بدایت ہوئی کہ اگر
اس سے زیادہ مطالبہ کیا جاوے تو وہ ناجایز ہے ہرگز مت دو اگر ایسا
انکار مت کرو ہر ایک تحصیل کی کچہری کے دروازہ پر جمع دیہات متعلقہ
کا نقشہ چسپان کیا گیا بحالت نہونے پیمایش ملک اور عدم دریافت
حالات دیہی و دیگر کاغذات دفتر کے واسطے جمع دریافت کرنے کے
واسطے اس سے بہتر ذریعہ اور کچھہ نہ تہا ❊

اپریل سنہ ۱۸۷۴ء سے مارچ سنہ ۱۸۷۵ء تک کے لکھے سے ثابت ہے کہ مبلغ ... مال سے وصول
ہوا اس سے بنظر ظاہر تخفیف جمع کا نقصان معلوم ہوتا ہے مگر اصل
مین یہہ نقصان نہین ہے راج مین ایصال جمع جون سے مئی تک
ہوتی ہے اسواسطے رقم مندرجہ صدر راج کے حساب سے سال تمام
کی آمدنی نہین ہے اسمین دو ماہ سمت ۱۹۳۰ کی اور دس ماہ سمت ۱۹۳۱ کی
ہین پس جمع مقررہ مین صرف چند مقامات پر کسیقدر ترمیم کرنیکی
ضرورت ہوئی اور اسطرح مبلغ پچیس ہزار روپیہ کی تخفیف لازم
آئی ❊

پرگنات منیا اور گرد مین قحط سمت ۱۹۲۵ کی سختی اور چند سال سے ۲۶ دیہات
کی زمین متواتر سیلاب کی غرقی سے زمینداران دیہات گانو چھوڑکر
چلے گئے تہے ان دیہات مین اخیر موسم سرما تک پانی بہرا رہتا ہے اور
باقیماندہ آبادی مین امراض پیدا کرتا ہے اور اخیر مین سطح زمین پر
ریہہ یعنی خاک شور چھوڑ جاتا ہے اس حال کو دیکھتے ہوئے تاوقتیکہ پانی

نکلنے کا بندوبست قرار واقعی نہوجاوے زمینداران مخروسج کے ازسرنو
آباد ہونے کی امید نہین ہو سکتی علاوہ اسکے سال بسال زمین زیادہ
ضعیف اور زمیندار زیادہ مفلس ہوتے جاتے ہین اسواسطے بنظر انسداد
وکمی نقصان آیندہ حتی الامکان کچھہ تجویز کرنا لازم آیا اراضی غرقی
वरलथ کی مجمل پیمایش اور قیاساً زمین کا ڈہال اور پانی کا نکاس دیکھکر برتہہ
उसंगन اور اوسنگن ندیون مین نالہ کاٹنے کی تجویز ہوئی اور امید تہی کہ بارہ
تیرہ سو روپیہ کے خرچ سے اسی سال مین تیار ہوجاویگا مگر اوسکے
اہتمام کیواسطے تربیت یافتہ انجنیر کی ضرورت تہی اور ان دیہات کی
جمع کہ بتعداد ... ہے بمقابلہ جمع سابق کے سخت نہین ہے اس غرقی
سے نجات پاوین تو آیندہ بہی بخوشی دے سکینگے اسواسطے تخفیف
جمع نکرکے صرف التواء مطالبہ کیا گیا ہے کسی گانو مین کل زمین غرق
نہین ہوتی ہے مگر البتہ جزو اعظم غرق ہوتا ہے پس اس سال مین
دس ہزار روپیہ کا ایصال ملتوی رہا پرگنہ راج کہیڑہ کے اکیس دیہات
खपरा مین کہیرہ کیڑہ کہ کسی سال مین پیدا ہوکے زراعت نخود کے تخم و بیج کو
کہاجاتا ہے باعث نقصان ہوا کہ اس سے تخفیف جمع لازم آئی علاقہ
रेहना ریہنہ کے اٹھائیس گانو واقع نالہ ہاے لب دریاے جمبل جنمین تنور
راجپوت اور گوجر رہتے ہین ہمیشہ سے باعث تکلیف ہین اگرچہ زمین اچھی
ہے مگر آبپاشی نہین ہوسکتی پانی سطح زمین سے بہت عمیق ہے جمع
سخت نہین ہے مگر تنور راجپوت بدخرچ اور مفلس ہین اور گوجر بجا

محنت کشاورزی کے ارتکاب جرایم سے معاش پیدا کرنے کو بہتر سمجھتے ہیں
کل علاقہ مین زراعت کم ہوتی ہے نالون کی بود و باش اور دشوار گذار
مقامات کی وجہہ سے یہہ لوگ ہمیشہ فوج کشی کے بغیر جمع نہین دیتے تہے
اب بہی اگرچہ فریب و تساہل کرتے ہین مگر مقابلہ نہین کرتے صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے دورہ مین نمبرداروں سے حالات دیہی کی تحقیقات
کی مقدم شکایتین تین تہین۔ سختی جمع - پانی کی قلت - قرضہ - سختی جمع
کی تحقیقات پیمایش کے بغیر ممکن نہ تہی پانی کی قلت مین کچہہ شبہہ
نہ تہا چاہات و تالاب تیار کرنے کی تدبیر کی گئی اکثر مقامات پر بند و
تالاب بنانے کے موقعے بہت اچہے ہین مگر اونکی تیاری کیواسطے انجنیر
ضرور چاہیئے۔ قرضہ کی شکایت رفع ہونا مشکل ہے اور اوسکے دفعیہ
کے بغیر کل تدبیرین لاحاصل ہین اور سرکاری تدبیر سے صرف چند روز
انسداد ہوسکتا ہے رعایا کی ناعاقبت اندیشی سے پہر وہی حال ہوجاوے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور پنچیرداروں نے نمبردار و زمینداروں
سے کچہہ سختی نہ کی کیونکہ اول تو سختی ہر مقام پر خراب ہے اور خصوص
یہان کہ ایک شخص پر سختی کرنے سے صدہا اوسکے جانب دار ہوجاتے
نہایت پر مضرت ہوتی علاوہ اسکے لب دریاے چنبل سرحد گوالیار
پر واقع ہونے سے ان دیہات کا سمہالنے والا بہی کوئی نہین ہے
کہ اوس علاقہ مین رہ کر متواتر واردات کرجاوین اور گرفتار ہوسکین
فہرست قرضہ مرتب کراکے قرضخواہوں سے بند و بست اداے قرضہ کی

تدبیر کی گئی - پرگنہ راج کہیڑہ مین بابت نقصان زراعت کرم کہیرہ اور
قرضہ وکمی کاشت علاقہ ریہنہ سے گیارہ ہزار روپیہ جمع مین کم ہوا اور
ریہنہ مین نائب تحصیلدار باڑی متعین ہوا ۞

बाड़ी
कुलारी
बसई

پرگنات باڑی - کلاری مین انواع موجبات سے چار ہزار روپیہ
کا التوار ایصال وتخفیف لازم آئی پرگنہ بسئی مین کچہہ تخفیف ہولی کل
راج مین اشتہار دیا گیا کہ سمت ۱۹۳۲ مین اضافہ جمع مطلق نہوگا ۞
اقساط ایصال جمع خریف مین ۱۴- اکتوبر و ۱۲- سمبر اور ربیع مین ۲-
فروری و ۲۰- اپریل مقرر ہین خریف کی اقساط غیر مبدل رہتی ہین
مگر ربیع کی بسبب ضرورت ۳۱- مارچ و ۳۱- مئی سے مبدل ہوجاتی
ہین مگر یہہ التوا صرف انہین دیہات کے واسطے ہے جنسے ایصال
جمع کی امید کامل ہوتی ہے سرکش وغیر معتمد سکنار ڈانگ و دیگر دیہات
واقع سرحد کو اسمین داخل کرنا خلاف مصلحت ہے دہونس و دستک
وغیرہ سے زمینداروں کا بہت نقصان ہوتا ہے اس واسطے اوسمین
حتی الامکان کمی ہوئی ۞

جون ۱۸۷۵ء مین بخبیر داران راج دہولپور نے تجویز کی کہ شروع و اختتام
سمت راج کی تاریخین بموجب سنہ مروجہ سرشتہ مال و دفتر ہاے گورنمنٹ
ہندوستان کے یکم اپریل و ۳۱ مارچ مقرر کیجاوین اور یکم جون و
۳۱- مئی مروجہ سابق موقوف ہوکے سمت مجریہ حال کی روسے کل
حسابات وکاغذات راج مرتب ہوا کرین ۞

سمت ۱۹۳۲ کی جمع سے لکھہ [illegible] تجویز ہوئی تہی دیہات کی جمع
مین کچھہ اضافہ نہوا تہا مگر یہہ خفیف اضافہ اس سبب سے ہوا کہ موضع
ساہن پور جاگیر سے خالصہ مین منتقل ہو گئے اوسکی جمع کا راج کی آمدنی साहनपुर
مین اضافہ ہوا ؛

اس سمت مین کل جمع لکھہ [illegible] سالیانہ بدین تفصیل

بقایا سنوات گذشتہ	سال حال	قسط چہارم بحساب سمت آئندہ
[illegible]	لکھہ [illegible]	[illegible]

وبحساب حال پیشگی سال آئندہ وصول ہوا مگر چونکہ جمع حال مین سے
[illegible] باقی رہا اس صورت مین پیشگی سمت ۱۹۳۳ کا صرف
[illegible] وصول ہوا چونکہ یہہ بقایا بہی مابعد وصول ہو کر سمت ۱۹۳۲
کی جمع وصولی سے لکھہ [illegible] ہو گئی پس اس سمت کی جمع مین صرف
[illegible] کا نقصان ہوا ؛
یہہ نقصان زیادہ تر اونہین پرگنات مین واقع ہوا جنمین سال گذشتہ
مین ہوا تہا یعنی ملنیہ وگردین مین [illegible] علاقہ ریہنہ پرگنہ راج کہیڑہ مین [illegible]
پرگنہ باڑی مین [illegible] کولاری مین [illegible]
پرگنات ملنیہ وگردین دفعیہ نقصان غرقی کیواسطے نل کہودنے کی تجویز
ہوئی اوسمین مبلغ [illegible] خرچ ہوا اگرچہ بسبب اختلاف موسم
کے کہ بارش شروع مین کم اور اخیر مین زیادہ ہوئی یہہ نالہ جات

چندان کارآمد نہوئے مگر تاہم اون سے بہت فایدہ پہونچا جس زمین میں
ہوکر یہہ نالے بنائے گئے ہین نرم ریتہ کی ہے اس سبب سے اونکو زیادہ
ڈہلوان بنانا مناسب نہ تہا کہ پانی کے زور سے زمین کٹ جاتی چونکہ
یہہ تدبیر ابتدائی تہی اسمین زیادہ روپیہ خرچ کرنا بہی قرین مصلحت
نہ تہا اسواسطے نالون مین فی میل ایک فٹ کا ڈہال رکہا گیا اور عرض
اوپر سے سات فیٹ اور نیچے سے تین فیٹ اور اوسط عمق ساڑہے
چار فیٹ کا - پس اگرچہ جسقدر پانی نکالنے کیواسطے تجویز کی گئی تہی اوسکو
بہ تدریج نکال سکتے تہے مگر ستمبر مین علی التواتر کثرت سے بارش ہوئی
اوسکا پانی اون سے نہ نکل سکا سرزمین غرق آب ہوگئی اور قبل اسکے
کہ یہہ پانی نالون سے نکلے دیہات مین فصل خریف کو بہت نقصان پہونچا
اور جن دیہات کا پانی نالون سے نہ نکل سکا اونمین بہت نقصان
ہوا نو دیہات دوہائی - بسیر پور - بیل پور - ناگولی - سانڈرہ -
لوہاری - جاٹولی - محمد پور - اور ریلہ مین جو پانی موسم سرما مین
بہی بہرا رہتا قبل اسکے کہ زمین فصل ربیع کیواسطے کاشت کیجاوے
نکل گیا اور ان ویران دیہات کے زمیندارون سے جسقدر کاشت
ہوسکتی اوس سے زیادہ زمین نکل آئی اور سالہاے گذشتہ کی
نسبت بیماری بہی کم ہوئی اس سے ان مغروق دیہات کی حالت
مین بہت فرق آگیا تاہم اداے مالگذاری کیواسطے اوپر تقاضا کرنا واجب
نہوا اور جسقدر زمین غرق سے نکلتی گئی اوسی کی کاشت کیواسطے

दुवाती
भिसीरपुर
बीलपुर
नागोली
सांदरा
लोहारी
जाटोली
मुहम्मदपुर
रोरैला

مزارع جدید بہم پہونچاکر آباد کرنے مین کوشش عمل مین آئی انمین نو
آباد ہونیکا سلسلہ بتدریج مگر استقلال سے جاری ہو جدید ایسا میان گڑ
آباد ہوئے لیکن صرف تین دیہات برونده - دایری - بلگانو مین بिरोंदा
۷۰ جدید پل تیار ہوئے تاہم ان دیہات کی جمع سمت ۱۹۳۲ مین چار ہزار दायरी बिलगांव
سات سو روپیہ کی کمی عاید ہوئی ؛
بند موضع بشنوده سے جسمین قریب ایک میل طول مین اور ایک ثلث बिशनोदा
میل اوسط عرض مین پانی بہریگا امید ہے کہ جو پانی جنوب مغربی بلند
زمین سے ان پرگنون کے پست قطعات مین آکر بہرتا ہے آئندہ کو
مسدود رہکر یہہ سرزمین سالانہ غرقی سے محفوظ رہیگی ؛
موضع پنچ گانو واقع بلند زمین پرگنہ گر زمین بسبب تلف ہوجانے چاول पंचगांव
کی زراعت کے کہ ابتدا مین بارش خفیف ہوئی اور کاشتکار معمولی
وقت پر تخم ریزی نکر سکے ایک ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ؛
دیگر نو دیہات موضع ساندرہ - فرخ پور - نرپورہ - پرانی چھاونی सांदरा
بہاگیرتھہ پورہ - بمرولی - بری پورہ - بسئی ڈانگ - بچپہ مین بعد افلاس फरुखपुर नरपुर
کہتونی جدید مرتبہ پٹواری کے بوجہہ افلاس زمینداران و کاشتکاران पुरानीछावनी बमरोली
کے تخفیف کرنی مناسب سمجھی موضع ساندرہ و فرخ پور مین زمیندار बरीपुरा बसईडांग बीचपा
اسقدر مقروض ہوگئے تھے کہ کاشتکارون پر زیادہ ستانی کرنے
کے سوائے اونکے گذارہ کا بھی کوئی ذریعہ نہ تھا اور خصوص ساندرہ
مین آمرکی ندی کی طغیانی سے رقبہ کثیر عمدہ اراضی پر ریتہ پھیل گیا اور मुरकी

سبب سے براے دوام تخفیف جمع لازم آئی مگر دربار نے اس قسم کی
دوامی کمی وبیشی بندوبست پختہ پر منحصر رکھکر ہر گانو کے ساتھہ سال بسال
بطرز مناسب عمل کرنا مناسب سمجھا فی الحال انتظام خاص ریاست مین لیا گیا - نورپور
وپیرانی چہاونی وبہاگیرتہ پورہ مین مطالبہ سرکاری واقع مین سنگین
تہا اسواسطے مثل ساندرہ کے بشرط نتیجہ بندوبست التوا ایصال
جمع کیا گیا ‫.

بمرولی دریاے چمبل کے کنارہ پر نالون مین واقع ہے وہان کی
عمدہ زراعت چمبل کی آبپاشی پر موقوف ہوتی ہے سمت ۱۹۳۲ مین اس
ندی کی طغیانی کم ہوئی اس سبب سے پیداوار کم ہوئی برہی پورہ
وبسئی ڈانگ مین گوجر زمیندار ہین اونہون نے اپنی اسامیون کو اسقدر
تنگ کیا کہ ایک سرکاری اہلکار کا متعین کرنا ضرور ہوا اسکی بدچلنی سے
کام زیادہ خراب ہوا کہ اوسکو موقوف کیا اور گانو خاص راج کے انتظام
مین لیا گیا ‫.

بیچہا مین زمیندار سالہا سال سے آپسمین تنازعہ کرکے برباد ہوگئے ہین
سمت ۱۹۳۲ مین دربار نے بذریعہ پنچایت اونکے نزاع کا تصفیہ کرایا فریقین
نے فیصلہ پنچایت کو قبول نکیا تب حکم ہوا کہ گانو کسی غیر شخص کو دیگر چند
سال کیواسطے مستاجری بندوبست کیا جاوے ان دو دیہات مین ۳۰ ستائیس
جمع مین کم ہوا کہ اسطرح پرگنات گرد ونمنیہ مین لعہ ۵ کا نقصان ہوا ‫.
تعلقہ ریہنہ پرگنہ راج کہیڑہ مین نایب تحصیلدار متعین کرکے زمینداروں

کے قرضہ کا بندوبست کرنیکی تجویز ہوئی تہی اوسمین ثابت ہوا کہ تاوقتیکہ
اونکے دیہات کو خاص ریاست کے انتظام مین لیکر آیندہ کو راج گرالیا
ونیز اس راج مین اونکو قرضہ نہ ملنے کی تدبیر نہ کیجاوے صرف اداے قرضہ
سابقہ کی تدبیر سے کچھ فایدہ نہین ہوسکتا ہے مجبور صرف اسیقدر مناسب
سمجھا گیا کہ ہر ایک گانو پر نگرانی کامل رکہکر ہر ایک مین حسب موقع تجویز کی
کیجاوے اور جو لوگ خود اپنا بندوبست کرین اونکو خرید تخم و زرگاو
وغیرہ کیواسطے تقاوی دیکر اور ذریعہ آبپاشی بہم پہونچا کر مدد دیجاوے
اور جو بارہ دیہات سب سے خراب تہے انتظام خاص مین لئے گئے اونمین
سے بغیر اسکے کہ شرح لگان یا کاشتکارون کی محنت مین زیادتی کی گئی
ہو اور باوجود مشکلات و مخالفت زمینداران کے بجاے [illegible] نا
موعہ جمع سمت ۱۹۳ کی اس مین عہ ید مالحہ روپیہ وصول ہوا۔
دیگر حصص ریاست کی نسبت علاقہ ریہنہ مین بہت کم ترقی ہوئی ہے
زبردست تنور ٹہاکر و گوجرون کو جو بذریعہ تمرد و سرکشی ہمیشہ سزا سے
محفوظ رہے مثل دیگر کمزور زمیندارون کے پابند قواعد و مطیع احکام
راج ہونا بہت ناگوار ہے اگرچہ علانیہ مقابلہ نہین کرسکتے مگر پیداوار اراضی
کو بہترین و بادیانت ذریعہ معاش سمجھنے پر رضامند نہین ہوتے امید ہے
کہ انتظام متواترہ سے اونکا یہ طریقہ چہوٹ جاویگا اور تمام دیہات
کی نظر اور نتایج بندوبست مال اور آسانی کاشت اراضی سے کردیا
آبپاشی سے ضرور ہوگی اونکے چلن و رویہ مین بہت ترقی ہوگی الخ

پرگنہ مین کل نقصان بہ تعداد ۳ سنہ عالعہ رہا پرگنہ باڑی مین بسبب
قلت بارش ابتدائی موضع کان پورتالاب جسمین سنگہاڑہ پیدا ہوتا ہے
نہ بھرا اور نو دیہات مین تخفیف جمع ہوئی اسوجہہ سے ایک ہزار پانسو
روپیہ کا نقصان ہوا ٭

پرگنہ کولاری کے تین دیہات مین ژالہ زدگی زراعت ربیع خراب ہوکر
دو سو روپیہ کی کمی جمع ضرور متصور ہوئی ٭

پرگنہ بسیری مین کچھہ تخفیف جمع ہوئی ٭

[illegible] مین زر مالگذاری بہ تعداد [illegible] سالگذشتہ
سے بہ اضافہ [illegible] تجویز ہوا یہہ اضافہ جمعبندی کی بیشی سے
نہین ہوا مگر موضع برکہیڑہ وٹیہری دہرآنتی کی جاگیر سے داخل خالصہ
ہونے کے سبب سے ہوا ٭

اس سال کل روپیہ [illegible] بدین تفصیل ـ
بقایاے سنوات گذشتہ [illegible] جمع حال [illegible]
بیشگی سال آیندہ [illegible] ٭

اس سال مین [illegible] تخفیف جمع بسبب افلاس زمینداران و
نقصان زراعت اور [illegible] معاوضہ اراضی درآمدہ ریل و
ناکار وغیرہ کل [illegible] کا نقصان ہوا پرگنات ملیہ وگردمین
[illegible] کی تخفیف ہوئی ان پرگنون کے سفرق دیہات مین
اخراج پانی کے نالون سے بہت فایدہ ہوا اور نقصان جمع زیادہ تر

बरखेड़ा
टेहरी
धेहरान्नी

اون کے سواے دیگر دیہات مین ہوا ہے علاوہ نو دیہات مندرجہ
رپورٹ سالگذشتہ کے موضع ساہن پور مین کہ جاگیر سے منتقل ہو کر خالصہ
خالصہ مین آیا تہا اور جاگیرداروں نے آپسمین نزاع کرکے جاگیر حاصل
کی تہی تخفیف جمع ہوئی اونہون نے اپنی خوشی سے بالعوض جاگیر کے سالانہ
نقد تنخواہ لینا منظور کیا تہا یقین ہے کہ تقادی دینے اور نرم جمع تقرر
کرنے سے جو نقصان اونہون نے کیا ہے اوسکا دفعیہ ہو جاویگا ✦
گہیر۔ بامرولی اور نیاگانو مین بہی چند وجوہات سے تخفیف ضرور घेर
متصور ہوئی اسکے سواے جو تخفیف ہوئی وہ بالعوض اراضی درآمدہ बामरोली
سڑک ریلوے کی تہی یہہ زمین اعــ ۂ لمالـہ روپیہ کی قیمتی تہی کہ नयागांव
اوس سے گردونیہ کے پرگنات مین لعــ ۂ امعـہ کا نقصان ہوا
پرگنہ راج کہیڑہ مین سمــ ۂ سامعـہ کی تخفیف جمع ہوئی تہوڑا کا اور
گوجروں نے نیک چلنی اختیار کی اور خام دیہات کا اچہا بندوبست
رہا ✦
پرگنہ باڑی مین موجبات مختلفہ سے الــ ۂ اعامعـہ کی تخفیف ہوئی ✦
پرگنہ تسیری مین زمینداران موضع جٹپورہ کا استحقاق سوردینا کا जटवारा
قایم ہوکر جمع مین سے کم ہوا پرگنہ کولاری مین ژالہ زدگی سے دو گانو
مین لعــ کی تخفیف ہوئی ✦
اس سال بعد منہائی معاوضہ اراضی درآمدہ ریل اور نامکار کی تخفیف
جمع بحساب صرف پونے دو روپیہ فیصدی ہوئی اور ایصال جمع میں

کچھ مشکل نہوئی کہ سبب بخوشی ادا کردی وسایل آبپاشی کے اجرا سے زراعت مین بہت ترقی ہوئی جدید اسامیان آکر آباد ہوئین اور پیدا وار فصلین بہی اچھا ہوا اور علاقہ ریہنہ مین بہت ترقی ہوئی تحصیلداران وعملہ مال کی کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے اونہون نے کار و بار بندوبست مین اوس سررشتہ کے عملہ کو بہت مدد دی ؂

ٹانکہ دار

सिरमथरा مہارانا صاحب دہولپور کے تحت مین دو علاقہ جات سر متہرہ اور
बिजोली بجولی کہ سرمتہرہ کا راؤ اور بجولی کا ٹہاکر کہلاتے ہین خراج گذار ہین سرمتہرہ کی آمدنی لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے وہان سے بیس ہزار روپیہ سالانہ خراج آتا ہے اور بجولی کی آمدنی کم ہے وہان سے الہ سالانہ داخل ہوتا ہے - دونون رئیس مہاراجہ صاحب قرولی کے خاندان مین سے جادون راجپوت ہین دونون کسیقدر خود اختیار ہین مسند نشینی پر مہارانا صاحب کو نذرانہ دیتے ہین اور راج سے اونکو موافقت ہے - اسیطرح موضع نرول کہ علاقہ راج گوالیار کے اندر واقع ہے
निमरोल اگرچہ اصل مین ٹہانکہ داری نہین ہے مگر اوسکی جمع آتی ہے وہ ٹانکہ داری کی ذیل مین لکہی جاتی ہے اس گانو کی جمع اعہ عار ہے ؂ ۱۸۷۶ء مین ٹانکہ بجولی اور جمع نرول کا الہ اعام عہ ۱۲ پائی وصول ہوا اور سرمتہرہ کے ذمہ ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء کا آٹہہ ہزار روپیہ تہا

اوس سے بوجہ زیر باری کے کہ بیٹے کی شادی سے ہوئی تھی اس
مطالبہ کا ملتوی رہنا چاہا کہ منظور ہوکر حسب اقرار اوسکے وصول کیا گیا

نانکار

اس راج مین ۳۸۰ دیہات مالگذار ہین اون مین سے ۲۱۰ دیہات علاوہ
جمع سرکار مبلغ لعہ ۃ مالوسے بابت نانکار کے ادا کرتے ہین یہہ روپیہ
مختلف دیہات مین پندرہ روپیہ سے لما صہ تک بشرح مختلف تقسیم
ہوتا ہے ؛
اصل مین نانکار راج کی جمع دیہہ مین سے ایک دو یا چند نمبرداران
کو ملتے تھے بعض اوقات یہہ نانکار کسی زمانہ فساد مین راج کی یا خود نا
صاحب کی خیرخواہی کرنے کے عوض مین ملی تھی اور بعض کو کسی گھاٹ
یا سرحد موقع فساد کے انتظام کے جلدو مین عطا ہوئے تھے مگر بیشتر صورتون
مین علاوہ پانچ روپیہ فیصدی جمع کے زبردست ٹہاکرون کو اس غرض
سے مقرر ہوئے تھے کہ وے سب لوگون کو راج کی اطاعت کرنے پر آمادہ
کرین ہمیشہ سے خبرداران و دیوانان و تحصیلداران کے نزدیک
نانکار بڑا دقیق معاملہ رہا ہے کہ کسی کی سمجھہ مین نہین آتا ہے جہان شاملات
یعنی کل نمبرداروں کے مشترک ہے کچھہ نزاع نہین ہوتا مگر جہان صرف
ایک یا دو شخص مستحق ہین اور دون کیطرف سے اوسے نانکار یا دو سیفد
جزو جمع مین عذر و شکایت ہوتی رہی ہے اصل حال کی تحقیقات نہایت

دشوار ہے یا بندگان نانکار کے پاس سند نہین ہین یہہ امر کسی ذریعہ سے تحقیق نہین ہوسکتا کہ کب کس نے اور کسوجہہ سے نانکار مقرر کی تہی سمت ۱۹۱۲ کے دفتر تحصیل یا دیوانی مین یہہ تو پتہ ملتا ہے کہ فلان نمبردار کو قدیم سے نانکار ملتی ہے اور سمت ۱۹۱۲ کے بعد کے نانکارون کی تاریخ تقرر ملتی ہے مگر اوسکی وجہہ نہین ملتی ٭

اب کل نانکارون کا ایک کاغذ مشتمل جملہ حالات کہ دفتر تحصیل و دیوانی و زبانی شہادت سے معلوم ہوسکے مرتب ہوا جن مقدمات مین ثابت ہوا کہ نانکار بلا شرط یا بعوض خدمت یا بندہ یا اوسکے بزرگ کی مقرر ہوئی تہی بحال رہی اور جن مقدمات مین موقع دیہہ یا حالات متعلق سے ثابت ہوا کہ نانکار بالعوض حفاظت گہاٹ یا سرحد کے یا ایصال جمع مین اعانت کرنے کے عوض مقرر ہوئی تہی تحقیقات کی گئی کہ بندہ نے خدمت معینہ کو کسطرح انجام دیا ہے اور اوسکو آگاہ کیا گیا کہ بشرط اداے خدمت اوسکو ملے گی ٭

ابتدا مین نانکار دیہات کی جمع سرکاری کا جزو تہا قبل عطاے یہہ رقمین راج کی ملکیت تہین اور بعد عطاے دیہات سے علاوہ جمع سرکاری کے وصول ہوتی تہین پس نانکار یا تو سرکار کا حق ہے یا اوس شخص کا جسکو سرکار نے عطا کردی مگر گانوکا کچھہ حق نہین ہے اگر پنجسرداران راج مناسب سمجہین کہ کسی شخص کو نانکار ملے تو وہ شامل جمع ہوکے اور جمع کا ایک جزو متصور ہوکے راج مین لیجاوینگے ٭

اور یہہ دستور کہ نمبردار زر نالکار کو اول گانوکی آمدنی سے وضع کرکے باقی آمدنی بوجہ جمع سرکاری تحصیلون مین داخل کرین جبکہ انکا موقوف کیا جاوے گا اور آیندہ کو پابندگان نالکار جمع سرکاری وصول ہوجانیکے بعد نہ کہ قبل اوسکے وصول کرینگے ۔

جاگیر

اکسٹھہ دیہات جمعی یک لکہ للعہ ۃ اعاصہ اس راج کے وقتاً فوقتاً جاگیر مین دیئے گئے ہین کل جاگیرین بالعوض نوکری ملی ہین اور کسیقدر سوار کی نوکری کل جاگیرداروں کے ذمہ واجب ہے جاگیرون کی شرائط و قواعد بہت مشکل ہین کوئی صفائی سے ظاہر نہین کرتا ہے ۔

اوباری

مہاراناصاحب نے جاگیرداروں کو جسقدر آمدنی کا گانو دینا تجویز کیا اوس سے گانو کی جمع کسیقدر زیادہ ہے تو وہ زیادتی اوباری کہلاتی ہے کہ بابت واجب اوسکا خزانہ راج مین داخل کرنا جاگیردار کے ذمہ ہوتا ہے کہ اسطرح ۲۹ جاگیرونمین اوباری کا السنہ ماسبق واجب الطلب ہے مگر سابقاً مہاراناصاحب مرحوم کی مروت کے سبب کوئی جاگیردار اوباری داخل نہین کرتا تہا چونکہ یہہ رقم مدت سے عدم وصول تہی اور چند مقدمات بعذرات اداے اوباری دائر ہوئی اسواسطے

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے تا وقت تحقیق ہو جانے حقوق و مطالبہ ہر دیہہ کے بذریعہ بند و بست مال مقدمات مذکور مین فیصلہ کرنا ملتوی رکہا اور اس سبب سے زر او یاری کے ایصال مین بہی التوا رہا ۴

نقد سوای جاگیر

جہان زر معاوضہ نوکری مجوزہ مہارانا صاحب سے جاگیر کی آمدنی کم ہے اوس کمی کا روپیہ خزانہ راج سے دیا جاتا ہے اسکو نقد سوای جاگیر کہتے ہین یہہ روپیہ ۱۴ جاگیرون مین ۱۸ حصہ ہے دفتر ریاست سے صحیح حال تحقیق نہونے کی وجہ سے بخیرداروں نے مطالبہ زر او یاری اور ادائے زر نقد سوای جاگیر کو یکسان التوا مین رکہا ۴

دیہات معافی و اراضی معافی و جاگیر

چوالیس دیہات جمعی لدسہ ۲۰ ہزار سے زیادہ تر برہمن لوگون کو معافی لاخراج مین معین ہین ان چوالیس دیہات معافی اور ۱۱۶ دیہات جاگیر کی سوای مہارانا صاحب مرحوم کے زمانہ مین قطعات اراضی جاگیر و معافی مین دینے کا عام دستور ہوگیا تہا اونکا صحیح حال کاغذات دفتر سے تحقیق نہین ہوتا ہے مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کے زمانہ مین جو ابتری کل شعبہ جات مین تہی وہی اسمین تہی جس شخص کو سو بیگہہ اراضی جمعی ایک روپیہ فی بیگہہ ملنے کا حکم ہوا اوس نے بصورت زبردست ہونے کے کل گانو کی عمدہ ترین اراضی

سے پانچ روپیہ فی بیگہہ جمع کی دو سو بیگہہ لے لی اگرچہ کل معافیات میں
ایسا نہین ہوا مگر اکثر مقامات پر ہوا ہے ؛

پرگنہ باڑمی مین دریافت ہوا کہ مہارانا صاحب کے ایک مصاحب نے
فقط زمین زاید از تعداد معینہ اور بہتر قسم کی لینے پر قناعت نکر کے
کل گانو کے سات پختہ چاہات کو اوسمین داخل کر لیا۔ اکثر صورتونمین
رقبہ اراضی مین چندان اضافہ نہوا ہے مگر عنقریب کل مین جیسی زمین
دینی تجویز ہوئی تھی اوس سے اعلے درجہ کی لی گئی ہے کہ اس سے
زیادہ نقصان ہوا ہے سو بیگہہ کے معافی دار نے اضافہ کرکے تو شاید
ایک سو پندرہ بیگہہ لی ہو مگر جب اوس نے بجائے ایک روپیہ فی بیگہہ
کے دو روپیہ فی بیگہہ کی لی تو بہت فرق ہوگیا ایسے مقدمات مین بہت مشکل ہوتی ہے اور
ہر ایک مقدمہ کا حال دوسرے سے مختلف ہوتا ہے سختی و تشدد کرنا
مقتضاء انصاف نہین کیونکہ جن اراضی پر بیس یا پچاس برس سے
قبضہ ہے اگرچہ وہ زمین تعداد معینہ سے زیادہ یا بہتر قسم کی ہے مگر بیدخل
کرنا صریح زیادتی ہے ؛

اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے اور وے صرف اسی ذریعے سے
کہ فلان وقت مین مہارانا صاحب کے حکم سے ملی تھی بیس تیس برس
سے قابض ہین بلا شبہہ حکم دفتر تحصیل مین درج ہوا تھا مگر دفتر ابتر
ہوگیا یا تحصیلدار بدلنے پر اوسکو اپنے ساتھ لے گیا کہ اب کوئی کاغذ
نہین ملتا ہے اس صورت مین اگرچہ زمین کا ملنا تحقیق ہے مگر یہ نہین

معلوم ہوتا کہ کسقدر کس قسم کی ملی تہی ؛

مجبور ہر ایک گانو کی ایسی معافی وجاگیرون کی کہ کس قسم کی کتنی زمین ملی تہی تحقیقات عمل مین آئی ہر مقدمہ مین جیسا تحقیقات سے ثابت ہوا اوسی کے بموجب عمل کیا گیا اور مقدم تحقیقات د اخیر تجویز اوسکے بندوبست سخته پر منحصر رہی ؛

شرشته سایر

سن ۱۲۷۸ء میں سایر کی آمدنی بمقابلہ آمدنی سالگذشتہ کے ... زیادہ ہوئی اور ... تخفیف عملہ سے کم ہوا اسطرح اس سرشتہ کی مدجمع مین کل ... کا اضافہ ہوا اس سال مین کل انتظام سرشتہ پر نظر ہوکر مراتب مندرجہ ذیل کی اصلاحین عمل مین آئین ؛

اول - عملہ کے ازسرنو مقرر ہوسے اور خدمتون کے نوعدیگر تقسیم ہونے سے اگرچہ صرف ... کی کفایت ہوئی مگر اجرار کار مین بہت عجلت و اسلوبی پیدا ہوگئی ؛

بیشتر چوکیات پر محصول لیا جاتا تہا اوسکی پرتال کا کوئی ذریعہ نہ تہا اب روانہ جات کے جاری ہونے سے اوسپر بہت روک ہوگئی ہے روانہ جات مین قسم اجناس وزن وشرح محصول ومحصول وصول شدہ تاریخ ایصال وتخط گیرندہ درج ہوتے ہین ایک نقل کتاب مین رہتی ہے دوسری محصول ادا کرنے والے کو دیجاتی ہے متواتر نگرانی اور غیر معمولی اوقات پر امتحان ہونے سے زرمحاصل کا تغلب دشوار ہوگیا ہے ؛

دوم - تخفیف محاصل سخت جن سے تجارت مین کمی ہتی عمل مین آئی یہہ
سختی افیون و نمک کی بہرتی مین بخصوصیت بارج تہی ﴿
سڑک اعظم آگرہ و بمبئی و راج دہولپور پر محصول بالکل معاف ہونیسے
اس سڑک کی تجارت پر سررشتہ سایر کی کچھہ داخلت نہین ہے لیکن اگر
افیون پر تین روپیہ بارہ آنہ فی من سخت محصول نہوتا تو جو افیون
کوٹہ سے گوالیار اور اندور کو جاتی ہے قرولی سے اس راج مین سڑک
اعظم پر آتی مگر بخلاف اوسکے راج دہولپور سے بچنے کیواسطے دو منزل
کے فرق سے قرولی کے نالون کے راستون سے گوالیار کو جاتی تہی اسی
طرح بہرت پور کا نمک گوالیار وغیرہ کو جانیوالا راج دہولپور کے محصول
چار آنہ فی من سے محفوظ رہنے کیواسطے سڑک اعظم پر حد ریاست سے
باہر چڑہنے کی غرض سے بہت پہیر کہا کر انگریزی علاقہ سے جاتا تہا ﴿
محکمہ پنچایت نے افیون کا محصول فی من دو روپیہ بارہ آنہ اور نمک کا
فی من دو آنہ رکہدیا اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مال علاقہ راج مین آنے لگا اور
آمدنی محصول مین اضافہ ہوا مگر قبل اسکے کہ فواید کامل حاصل ہون محصول
افیون مین ایک روپیہ بارہ آنہ اور محصول نمک فی من ایک آنہ اور کم
کرنا ہوگا ﴿
سوم - نمک کی بکری پر سخت محصول ہونے سے محصول کی چوری بہت
ہوتی تہی اوسکی گرفتاری کیواسطے تنخواہ کثیر کا عملہ رہتا تہا اسیواسطے
نمک کا محصول آٹہہ آنہ من سے چار آنہ من کیا گیا - دہولپور مین نمک

بہت نہین ہوتا ہے بیرونجات خصوص بہرت پور سے آتا ہے بہانگ چرس
گانجہہ و تماکو کی فروخت کا ٹہیکہ شامل تہا تماکو علیحدہ کرکے باقی کا ٹہیکہ ہوگیا
تماکو پر عہ فی من محصول مقرر ہوا اور فروشندگان کو بہ اداے چار روپیہ
سال اجازت نامہ ملتا ہے شراب کی ساخت و فروخت کا ٹہیکہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع کے
واسطے الـــہ صماسے مین ہوا ؛

خفیف محاصل جنسے غریبون پر بہت ظلم ہوتا تہا مثلاً سر بوجہہ گہاس و لکڑی
وغیرہ اور خانگی ساخت کے تہوڑے سوت پر معاف ہوئے موٹے پارچہ
کی تیاری پر چہہ پائی سے چار پائی فی روپیہ محصول رکہا گیا ؛
ان تدبیرون سے آمدنی سایر مین ایسی افزونی ہوئی کہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع صـــہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع الـــہ صماحہ
تہی سو ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع مین صـــہ ہوگئی ؛
آمدرفت افیون کا محصول صرف ایک روپیہ فی من رکہا گیا اور اوسکی فروختگی
پر تیس روپیہ سے سولہ روپیہ فی من رکہا گیا اس سے آمدنی محصول صماحہ
سے سماسے ہوگئی اور نمک کا محصول تخفیف شرح کے سبب سے اـــہ سما
سے اـــہ لماسے ہوگیا اور موٹے پارچہ کی آمدنی بجاے للعہ کے ساصہ
ہوئی تماکو کے محصول مین آٹہہ آنہ اور کم ہوکے صرف ایک روپیہ من رہا اس
سے اوسکی آمدنی صمالوسے سے الـــہ مالسہ ہوگئی ؛
مگر یہہ محصول صرف بازار مین بکنے والے تماکو کا ہے دیہات مین جو تماکو
استعمال روزمرہ کیواسطے کاشت و تیار ہوتا ہے اس سے باہر ہے اگرچہ
تماکو کل عوام الناس کے خرچ مین آتا ہے مگر یہہ نہایت ضروری جنس نہین

اسواسطے براہ انصاف لازم ہے کہ اوسکے خرچ سے ریاست مین آمدنی ہوا کرے مگر اسکی تدبیر تحقیق ہونی ضرور ہے کہ بغیر اسکے کہ رعایا پر کسی طرحکی سختی ہو کل تماکو پر جو ریاست کے اندر پیدا ہوا ور خرچ مین آوے ساو محصول لیا جاوے ❊

زیرہ کی کاشت اوسکے جلد فروخت ہونے سے بہت ہو گئی چونکہ اوسکی کاشت بہت آسان ہے اوسکی پیداوار کو ترغیب دینا بہت مناسب ہے اوسکی بکری پر آٹھہ آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے چونکہ نرخ زیرہ کا فی من چھ روپیہ ہے یہہ محصول گران معلوم ہوتا ہے اسواسطے تجویز ہے کہ نصف یعنی چار آنہ من محصول کر دیا جاوے ❊

آبکاری کا ٹھیکہ بہ اضافہ چار سو روپیہ کے ایکہزار نوسو روپیہ مین ہوا یہہ اضافہ زیادہ تر سینڈہیہ کی ریل پر کثرت آمدرفت مردمان ہونے سے ہوا ہے ❊

مسکرات کا ٹھیکہ شرح سابق یعنی عاد عہ مین ہوا ❊

بدری ناتھہ سپرنٹنڈنٹ سایر نے اہتمام کار بہت دیانت و ہوشیاری سے کیا اہلکاروں کیطرف سے رعایا پر زیادتی ہونے کی کوئی شکایت نہ آئی پانچ مقدمات چوری محصول دایر ہوکے مجرمون کو سزا سے قید جرمانہ ہوئی ❊

سنہ ۱۸۸۰ء مین آمدنی بہ تعداد ۔۔۔ ہوئی اور سپرنٹنڈنٹ نے اپنا کام اوسی عمدگی سے انجام دیا ❊

آمدنی کی متفرق رقمین

کسرات ٹہیکہ دار کوٹہے یعنی مودیخانہ بہ طویلہ و فیلخانہ و مویشی خانہ کے اناج کیواسطے دانہ راتب وغیرہ مہیا کرتا ہے اوس سے دوسو روپیہ ماہوار بطور نذرانہ لیاجاتا ہے جب صاحب پولٹیکل ایجنٹ اول دہولپور مین آئے تہے سرکاری جانورون کی خوراک کا سامان بہ دشواری تمام ملتا تہا اکثر بقالان بازار انکار کرجاتے تو اونکو فاقہ ہوتا تہا صاحب نے ماہوار زر قیمت ادا کرنے کا اقرار کیا تب بہی بہت مشکل و شک سے منظور ہوا اگرچہ عرصہ بعد حال بدل گیا اور ایک ساہوکار نے بہر سانی سامان کیواسطے تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرکے دوسو روپیہ ماہوار نذرانہ داخل کرنا منظور کیا اور وہ سامان قیمتی چار ہزار روپیہ کہ ایک مہینے کے خرچ کے واسطے کافی ہے ہمیشہ تیار رکہتا ہے جنس کے وزن اور عمدگی کا ہر روزہ امتحان کرلیاجاتا ہے اور اہلکار خاصگی کی چٹہی سے بعد پڑتال محکمہ پنچایت کے ماہواری روپیہ اداکیاجاتا ہے ؛

اس دوسو روپیہ ماہوار کے سوائے کل بیوپاریون سے قیمت مال خریدشدہ پر آدہ آنہ فی روپیہ کی دستوری لیجاتی ہے وہ بہی کسرات مین داخل ہے سابق مین یہہ دستوری افسران رشتہ جات لیتے تہے اب خزانہ راج مین جمع ہوتی ہے ؛

سنہ ۱۸۷۶و۷۵ء مین خریداجناس کم ہونے کے سبب سے زر کسرات ذمگی ٹہیکہ دار

بہی اکیس سو روپیہ سے کم ہوکے اٹھارہ سو روپیہ سال رہگئے ✤

سٹامپ کاغذ سٹامپ کی فروختگی اگرچہ علاقہ راج مختصر ہونے کی وجہہ سے قلیل ہے مگر سال بسال جسطرح راج کی عدالتون کا اعتبار زیادہ ہوتا گیا زیادہ ہوئی ہے سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء کے مقابلہ مین سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء کی آمدنی تعداد ایام زیادہ ہوئی اور سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین مبلغ الـ ۃ صـ اوس سے بہی زیادہ وصول ہوا

پیداوار باغات کثرت پیداوار انبہ اور خاطر خواہ نگرانی کے ذریعہ سے سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء کی نسبت سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین الـ ۃ الـ ... کی آمدنی زیادہ ہوئی مگر سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین پیداوار انبہ کم ہونے کی وجہہ سے کمی واقع ہوئی ✤

چمڑہ مویشی قدیم دستور ہے کہ علاقہ راج مین جتنے مویشی مرتے ہین اونکی کہال پر راج مین محصول لیا جاتا ہے اس محصول کا ٹہیکہ ہوجاتا ہے اور ٹہیکہ دار زر محصول چمارون سے وصول کرتا ہے ✤

سیر بحری موسم برسات مین دریاے چمبل کے چار گہاٹون کے عبور کرنے کا محصول لیا جاتا ہے اسکی راج مین تہوڑی سی آمدنی ہوتی ہے اور کشتیون کے پُل واقع سڑک اعظم آگرہ و بمبئی کا اہتمام صاحب انجنیر متعلق ایجنسی وسط ہند کو ہے کہ اوسکا محصول اونکی معرفت وصول ہوکے بعد منہائی مصارف و نصف حصہ راج گوالیار کے باقیماندہ نصف اس راج مین آتا ہے ✤

مندر نرسنگ جی راج کے خاص دیوتا نرسنگ جی کے مندر کی

آمدنی بعض دیہات پرگنہ راج کہیڑہ سے وصول ہوکے بعد ادخال خزانہ
راج خاصگی سررشتہ سے راج مین دیجاتی ہے ؛

فروخت اسپان طویلہ راج کے گہوڑے فروخت ہوتے ہین
اونکی قیمت کی بہی ایک رقم درج جمع وخرچ ہوتی ہے ؛

نذر آمدنی نذر مین علاوہ نذرات کے جو ملازمان ورعایائے ریاست
مہارانا صاحب کو دیتے ہین ٹہاکرون کا نذرانہ بہی کہ موروثی جاگیر پر
مسندنشین ہونے کے وقت داخل ہوتا ہے شامل ہے ؛

وضعات غیرحاضری ملازمان ریاست مین سے جو لوگ
بلاحصول رخصت یا میعاد رخصت سے زیادہ غیرحاضر ہوجاتے ہین اونکی
تنخواہ ایام غیرحاضری وضع ہوکر راج مین داخل ہوتی ہے ؛

آمدنی متفرق تحصیلات سے سنہ ۱۸۷۵و۷۴ع مین اسی آمدنی
مین زرطلبانہ وبیدا وار اراضی منضبطہ کہ اوسوقت تک شامل دیہات
ہوئی تہی داخل تہی سنہ ۱۸۷۶و۷۵ع مین انتظام چوکیداران دیہات بمت سخت حکو
راج مین لانے کی غرض سے زرنقد جو اونکو منجملہ معاش معینہ کے گانوسے
ملتا ہے راج مین وصول ہوکے تقسیم ہوا اور اس مد مین درج ہوا مگر
سنہ ۱۸۷۷و۷۶ع مد امانت مین داخل ہوکر اس سے علیحدہ ہوا ؛

امانت اس مد مین زیادہ تر آمدنی اس وجہہ سے ہوتی ہے کہ عملہ
وفوج کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے تب اکثر ملازم تعیناتی پر یا اورکسی طرح غیرحاضر
ہوتے ہین اونکی تنخواہ روز تقسیم سے ایک مہینے تک امانت مین رہتی ہے

اگر کوئی شخص اس میعاد کے اندر درخواست کرتا ہے تو اوسکو ملجاتی ہے
اور بانقضاء میعاد تک کوئی طلب نکرے تو پہر داخل سیاہہ ہو کر جمع ہوجاتی
ہے اور اگر دوسرے مہینے کی برآورد مین درج ہوسکے اوسکے بعد منظور نہوجاوے
تو نہین ملتی ؛

بازگردان تقاوی وغیرہ کا روپیہ جو راج سے کسی کو بطور قرضہ
ملتا ہے وہ وقت ایصال بازگردان مین جمع ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین زر کثیر
واسطے تعمیر چاہات و دیگر ضروریات زراعت کے دیا گیا تہا چونکہ ایصال
زر تقاوی مین ایک سال کی مہلت دیجاتی ہے اوس مین سے بہت کم سنہ
۱۸۷۶ و ۷۷ع مین جمع ہوا اور باقی سنہ ۱۸۷۷ و ۷۸ع کیواسطے وصول طلب رہا ؛

فروخت سرپتہ گاہ و کوئلہ وچرائی وفروخت گاہ اس مین
بہی معمولی آمدنی ہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین مسٹر س گلو ہر وکمپنی ٹہیکہ داران تعمیر
سسینڈیہ ریلوے نے کوئلہ بہت خرید کیا اس سے فروخت کوئلہ کی آمدنی
زیادہ ہوئی اور چرائی مویشیان وفروخت گاہ موضع ایلٹہ کا ٹہیکہ بتعداد سलय
پانچ سال مقرر ہوا۔ فروخت گاہ سے بجز اسکے اور کچہ فایدہ نہوا کہ اوسکے
خرچ کا کام جلد اور ایام دربار مین بمقام آگرہ بحسب ضرورت گہاس مہیا
ہوگئی جس گہاس کا فروخت کرنا منظور تہا موٹی تہی فروخت نہوسکی سرپتہ
گہاس کا ٹہیکہ الف ۔ روپیہ سال کو ہوا اور فروخت کوئلہ صرف راج سے متعلق
ہے باڑی کے قرب وجوار کے جنگلون مین کوئلہ بہت تیار ہوتا ہے سابق مین
کچہ سررشتہ نہ تہا دور تک درختون کو بلا امتیاز و بلا لحاظ ضرورت دار

کرکے کویلہ بناتے تہے اور اوسمین سے سیکڑون من چوری ہوکر آگرہ کو
جاتا تہا اور زمیندار و دیگر سکنا دیہات اس لوٹ مین شریک ہوتے تہے
اب ہر ایک گانو کابن آٹہہ حصون مین منقسم ہوکے ایک سال مین صرف ایک
حصہ کاٹا جاتا ہے اور باقیماندہ کو بڑہنے کیواسطے مہلت دیجاتی ہے بڑی
عمارتی لکڑی حفاظت سے رکہی جاتی ہے حفاظت درختان و انتظام
درو کرنے لکڑی مطلوبہ اور کویلہ بنانیکا زمیندارون کے ذمہ ہے اور
اسکے عوض کسیقدر لکڑی اپنے صرف کے واسطے کاٹ لینے کا اون کو
استحقاق ہے ❊

بر سر موقع ساڑہے پانچ من کویلہ کی تیاری مین ایک روپیہ خرچ ہوتا ہے
مگر خرچ باربرداری سے اوسکی قیمت جسقدر دور جاتا ہے بڑہتی ہے باڑی
مین جو موقع سے قریب ترین تحصیل ہے چار من پر ایک روپیہ ہوگیا ہے
سابق مین بمقام باڑی ایک لوہارون کا گروہ رہتا تہا مگر راج سے کویلون
کا نرخ نہایت گران یعنی فی روپیہ دو من ہوگیا اس سے وے سالہا گذشتہ
مین اوٹہہ گئے مگر نرخ ارزان یعنی فی روپیہ تین من کیا گیا تو چند لوہار
واپس آئے کہ اون سے فروخت کویلہ اور باڑی کی تجارت مین بہت
فایدہ ہوا ❊

گہاس کی پیداوار کے واسطے سولہ روندہین ہین اونمین للعہ ۱۲ من
گہاس پیدا ہوتی ہے اسمین سے للعہ عا من راج طویلہ و فیلخانہ و مویشیخانہ
و فرودگاہون مین خرچ ہوتا ہے باقیماندہ مہ صہ ۴ من فروخت ہوتا ہے

کسیقدر آگرہ کو جاتا ہے اور کسیقدر چرائی کیواسطے دیا جاتا ہے ❊

فروخت برنج کہنہ ریاست کے سب قلعون مین کہنہ برنجی توپین شکستہ زمین پر پڑی ہین پچھیس دارون نے اونمین سے بیس توپون کا پیتل کہ ہرایک مین اسّی من ہے فروخت کرنا منظور کیا اور اسکا مین پیتل سے نصف قیمت یعنی پانچ آنہ سیر کا بیس ہزار روپیہ وصول ہونے کی امید ہوئی ۱۸۷۵ء-۷۶ء مین اونمین سے کسیقدر بحساب ... فی من فروخت ہوا اور ۱۸۷۶ء-۷۷ء مین اوس سے چہہ ہزار روپیہ وصول ہوا ❊

مصارف ریاست

۱۸۷۳ء-۷۴ء مین راؤ راجہ دنکر راؤ صاحب نے اکثر بیش قرار تنخواہ کے اور جدید ملازم جو کچہہ کام نہین کرتے تہے برخاست کر کے ہر شتہ کے ضروری ملازمون کی فہرست مکمل مرتب کی اور روقت تقرر میجر ڈیلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو دی ❊

راج مین پیشتر ملازمون کی کوئی صحیح فہرست نہ تہی اکثر تنخواہ دار سالہا سال حاضر نہ تہے بعض مدت سے مرگئے تہے اور تنخواہ جاری تہی اور اکثر پیر نحیف اور شیر خوار بچے محررون اور سوارون اور گولہ اندازون اور قوالون مین نوکر تہے وقت تقسیم تنخواہ ہرایک شخص کو طلب کر کے تحقیقات کامل کیگئی جو تنخواہ ناواجب نظر آئی موقوف ہوئی ملازمان کا نقشہ انگریزی مین مرتب ہو کے ہرایک ملازم کو تنخواہ ملنا ہوا اور واجب الطلب مدت گذشتہ کا

سارٹیفکیٹ دیا گیا فوج ا ے لماکس تنخواہ دار ے ۓ ماعہ ماہوار اور
خاصگی یعنی ملازمان خانگی مین ال ے ماکس تنخواہ دار لعہ ۓ سا ماہوار رکھے
گئے اگرچہ یہہ بہی زیادہ تہے مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور راؤ راجہ سر ڈنکر
راؤ کی رائے مین سبکا یکبارگی موقوف کرنا مناسب نہوا مگر خالی عہدون
پر بہرتی کرنا اور کسیکو جدید ملازم کرنا موقوف رہا ؛

ریاست کے ناکارہ ہاتہی گہوڑہ اونٹ بیل گاسے وغیرہ دواب جہانتک
نکالے گئے اور باقیماندہ کی فہرست مرتب ہوکے دانہ چارہ کا بندوبست
کامل کیا گیا فیلبان وسائیسون مین تخفیف ہوئی سالتمام کے خرچ کیواسطے
دانہ چارہ فصل پر بکفایت خرید ا گیا مصارف راج کی مقدم مدین ــ
جیب خرچ ـ خاصگی ـ ملکی ـ فوج ـ معافیات ہین ؛

جیب خرچ معمولی جیب خرچ عہ ۓ لا ماہواری کہ ہر مہینے محل
مین پہونچانے کیواسطے متصدیان جیب خرچ کو دیا جاتا ہے اوسکی تفصیل
یہہ ہے ــ

مصارف سندر زرنگ جی	ماجی صاحبہ رانی مہارانا کیرت سنگہ صاحب مرحوم	وظیفہ رانی نیوا جی صاحبہ مع پسر و دختران	ہتوہار و خیرات خرچ
ماصہ	ماعہ	لاہر	ال ے ۓ مار
میوہ کا خرچ ملازمان محرمہ داران و تقریب شادی و تولد و غمی	خیرات روزمرہ سلیرتہ	تنخواہ عورات ملازم و عملہ ڈیوڑہی محل	مصارف مہارانا صاحب اور ان کی والدہ مہارانی و دلہیہ صاحبہ
لاہر	اعامر	لاصعہ	سعہ ۓ صمار

۱۸۷۶و۷۵ء مین اس سررشتہ کے غیر معمولی مصارف حسب تفصیل ذیل ہوئے

تواضع شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب	خلعت و زیور و سلاح شہزادہ صاحب	تواضع مہاراجہ سیندھیہ صاحب و انعام ملازمان	مصارف دربار و مرمت و تیاری ہودج فیلان و رخت اسپان و عطر دان و پاندان طلائی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پیشہ یعنی رسم چوتھی سال انتقال مہاراناصاحب مرحوم کی دوسرے اور چوتھے سال بقدم سمجھی جاتی تھی +

[illegible]

میزان کل [illegible]

خاصگی مین تنخواہ ملازمان و عملہ شترہ و خرچ خوراک دواب سرکاری و بیشہ ملازمان متعینہ خدمت غیر معمولی داخل ہین کہ ۱۸۷۶و۷۵ء مین

تنخواہ عملہ	خوراک دواب وغیرہ	
[illegible] عاصہ	[illegible]	جملہ [illegible] ماہوار کے

حساب سے سالتمام کا خرچ یک لکھہ [illegible] ہوا تنخواہ عملہ تعداد [illegible] عاصہ کی تفصیل یہہ ہے —

پنڈت	ہنکرانت	وکیل	حکیم
اعالمعہ	لاعہ	ساعہ	اعالعہ
متصدیان ریاست	خزانہ خاصگی	نوبت خانہ	طوائف
عاعہ	االلعہ	عہ	ماعہ
اہلکاران خاصگی	چوبدار	ہرکارہ چپراسی	گنگاجلی و دواخانہ
ماعہ	ماعہ	ماعہ	عہ
چیلہ سرکاری	شاگرد پیشہ	طویلہ خاص	طویلہ بارگیری
لعہ	العہ اعاللعہ	اعاعہ	صماعہ
فیلخانہ	شترخانہ	شکارخانہ و جانورخانہ	گاؤخانہ مع مادہ گاؤ وغیرہ
ماعہ	عہ	مااللعہ	ماعہ
باغات سرکاری	کارخانہ	اطفال سرکاری	پنشن
[illegible]	ماعہ	مالہعہ	العہ لمار

اسکے علاوہ اس سررشتہ مین مصارف غیر معمولی کیواسطے ہزار روپیہ ہوا

اور مقرر ہے اسمین خرید و مرمت ڈیرہ و خیمہ و فرش و فانوس و اشیاء آرایش
متعلقہ فراشخانہ و ساز و سامان طویلہ و فیلخانہ و شترخانہ و گاؤخانہ و جملہ
اسباب آہنی و برنجی و چرمی مطلوبہ کارخانہ جات راج و خرید اسپان و
فیل و شتر وغیرہ داخل ہین اگرچہ معمولی برسون مین اس خرچ کیواسطے زرمقرر
کافی ہے مگر اس سال مین دربار دہلی کی وجہہ سے غیرمعمولی خرچ بہت
ہوا کہ مہاراناصاحب مرحوم کے وقت انتقال سے خرید و مرمت اسباب
بالکل نہوئی تہی ٭

شروع انتظام ریاست مین عملہ خاصگی مین بہت تخفیف ہوئی تہی اور بعد ازان
ہوتی رہی بجز ایسی صورت کے جہان بنظر استحقاق وراثت اور نوکری
کی ضروریات سے لازم آیا جو اسامی موت استعفا یا موقوفی سے خالی
ہوئین اونپر کسی کو مقرر نکیا ٭

سنہ ۱۹۰۶و۷ع مین جیب خرچ و خاصگی ہر دو سررشتہ جات مین غیرمعمولی ضروریات
سے مبلغ [illegible] حسب تفصیل ذیل خرچ ہوا ٭

خرید و مرمت اشیاء طلائی و نقرئی	خرید و مرمت سامان سواریان	خیمہ و رتہہ گاڑی وغیرہ	خرید اسپان نرگاوان وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بہتہ ملازمان و ملازمان غیر معمولی	خرچ سفر دہلی	دعوت وغیرہ رؤسا بمقام دہلی و دھولپور	سفر پٹیالہ اول بتقریب انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم و دوم بتقریب مسند نشینی مہاراجہ صاحب حال
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ نسبت مہارانا صاحب

[illegible]

ملکی و فوج مین تنخواہ اہلکاران سررشتہ جات انتظام اور سپاہ پیادہ و سوار و توپخانہ وغیرہ کے داخل ہے ۞

معافی اس سررشتہ سے نوسوکس برہمن و پوجاری و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون کو نقد وظیفہ ملتا ہے علی العموم یہہ وظیفہ بذریعہ اسناد عطیہ مہارانا صاحبان سابق مقرر ہوا تھا اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے مگر اونکے استحقاق کے کاغذات دفتر راج سے تصدیق ہوتی ہے مگر تحقیقات سے ان وظائف مین بہت فریب دریافت ہوا ایک سند اصل مین برہمن کو ملی تھی نہ معلوم کسطرح ایک مسلمان کے ہاتہہ آگئی اور جن اشخاص کو مرے ہوئے

عرصہ گذر گیا تہا اونکے نام سے روپیہ وصول کیا جاتا تہا +
اسطرح ۱۹۰۹-۱۹۱۰ء مین زر معافی لت ۵۵ سے ۵۵ رہگیا اور دوسرے سال
مین بضرورت تحقیقات حقوق مشتبہہ بذریعہ کمیٹی خاص ونیز بوجہ عدم حاضری
اہل یا بندگان ۵۵ مطالبہ کا مطالبہ التوا مین رہا اور دریافت
ہوا کہ اسمین سے بہت کمی ہو گی +

شرح تعمیرات

مکانات ۱۹۰۹-۱۹۱۰ء مین اکثر مکانات راج کے کہ مدت سے خراب شکستہ
پڑے تہے مرمت ہوئی صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی بود و باش کیواسطے چہہ
کمرون کی کوٹہی مع برآمدہ کی تجویز ہوئی اسوقت تک صاحب ڈاک بنگلہ مین
رہتے تہے اور اوسمین کچہری کرتے تہے اوسمین صرف ذوخس پوش کمرے
تہے ہر وقت خوف رہتا تہا کہ آگ نہ لگجاوے شہر مین زیادہ چہپر ہونیکی
وجہہ سے آگ بہت لگتی تہی ملازمان سرکاری متواتر بجہانے کیواسطے جاتے
تہے ایک روز بگی خانہ کے قریب آگ لگی تب راج کی عمدہ بیش قیمتی بگی بمشکل
بچائی گئی +
شہر مین کوئی مکان کچہری کے لایق نہ تہا اسواسطے علاوہ کچہری ایجنسی کے
پنچایت کی کچہری بہی ڈاک بنگلہ مین ہونے لگی اور وہان ہی پنچایت کا دفتر
رہنے لگا مختصر مکان مین اسقدر مجمع کثیر رہنے سے بہت تکلیف تہی +
۱۹۱۰-۱۹۱۱ء مین تعمیر بنگلہ ایجنسی اچہی طرح جاری رہی اور سرکاری محلون کی

مرمت مین زر کثیر خرچ ہوا کہ دوسرے سال بنگلہ بہمہ جہت تیار ہوگیا اور
محل مین ہی کچھہ مرمت کا کام باقی نہ ہا تب دربار نے فوج کی چھاونی پختہ
गहान سنگین چہہت کی تیار کرانی شروع کی مسٹر گہان صاحب نے ان کامون کی
تعمیر مین بہت کوشش کی اور کفایت سے تیار کرائے اس سے دربار انکی
حسن کارگذاری کا شکر گذار رہا ॥

تعمیرات آبپاشی ۷۵-۱۸۷۴ء مین منجملہ کل مزروعہ رقبہ ریاست
کی سیراب زمین صرف دس فیصدی بیگہہ تہی مگر کل پرگنات مین وسایل
آبپاشی کی تعمیر کا خاطر خواہ سامان ہونے سے توقع ہوئی کہ واجبی خرچ سالانہ
سے چند سال مین مزروعہ رقبہ مین سے بیس فیصدی سیراب ہو جاوے
گا اسواسطے تجویز ہوئی کہ آیندہ برسات سے پیشتر تیس ہزار روپیہ کے
صرف سے ۱۵ چاہات اور ۲۳ تالابون کی تعمیر و مرمت کیجاوے اکثر چاہات
دولاوہ ہین اور ہر ایک لاؤ سے پانچ بیگہہ زمین سیراب ہوتی ہے پس جدید
چاہات سے ۱۵۰ بیگہہ اراضی چاہی ہو جاویگی جن تالابون کی مرمت ہوئی
زیادہ تر بادشاہی وقت کے ہین کہ مدت سے خالی و شکستہ و مرمت طلب
پڑے ہین او نمین سے بعض بڑے قطعات اراضی کو سیراب کر سکتے ہین
खानपुर مثلاً موضع خانپور پرگنہ باڑی کا تالاب پانسو بیگہہ اراضی کو سیراب کرسکتا
ہے کہ آٹھہ آنہ اور بارہ آنہ فی بیگہہ سے تین روپیہ فی بیگہہ جمع کی ہوجاوے
لیکن اقل درجہ کل تالابون سے فی تالاب پچاس بیگہہ زمین کی سیرابی
تصور کیجاوے تو بھی اسکا ضگہ سیرابی تالاب اور کل ا۔۔لا بیگہہ سیرابی

جاہات و تالاب ہوجاوے۔ اسپر دو روپیہ فیصدی اضافہ جمع کے حساب
سے بصرف مبلغ تیس ہزار روپیہ کہ اوسمین سے دس ہزار روپیہ تقاوی
تعمیر چاہات بازگردان ہوگا صعہ ٦ سار روپیہ کا اضافہ جمع ہوگا ؛
سابق مین تقاوی اسطرح تقسیم ہوتی تہی کہ چاہ جدید تعمیر کرنے پر مبلغ پچیس
روپیہ مہاراناصاحب کیطرف سے بطور بخشش مرحمت ہوتے تہے اور
باقیماندہ لاگت چاہ نو تعمیر و کل خرچ مرمت چاہ کہنہ مین جو روپیہ دیاجاتا
تہا مع سود فیصدی بارہ روپیہ سالانہ دو تین برس کے عرصہ مین وصول
کیاجاتا تہا اور زمین متعلقہ چاہ اوسی وقت سے چاہی متصور ہوکے
اضافہ جمع ہوتا تہا ؛
خرید بزگادان و تخم کیواسطے روپیہ اکثر بوہرہ دیتا تہا اور مع سود فیصدی
پچیس روپیہ دوسرے سال وصول کرلیتا تہا ؛
اور تالاب تیس برس کے عرصہ مین صرف ایک بمقام دہولپور تعمیر ہوا تہا
اور اوسمین کل راج کی لاگت لگی تہی ؛
چونکہ تقاوی دینے کا یہہ طریقہ زمینداروں کے حق مین بہت مضر تہا اس
واسطے قواعد جدید مندرجہ ذیل مقرر ہوئے جہان زیادہ کاریگری کا کام
ہوا اور دس روپیہ فیصدی لاگت پر منافع کی امید قوی ہو یورا سنے
تالابوں کی مرمت اور جدید کی تعمیر راج سے کیجاوے سیراب شدہ زمین
کی جمع مین اضافہ ہووے وہی سود زر لاگت متصور ہوکے دیہات سے
زر لاگت وصول نکیاجاوے ؛

چاہات کی مرمت و تعمیر کیواسطے بعد تحقیقات ضرورت چاہ و حیثیت مالک
و اطمینان وصول ہوجانے کے روپیہ بطور قرضہ بلاسود ملاکرے یہہ
روپیہ دو قسطون سے تحصیلدار کے پاس بہیجا جاوے اور وہ طرز تقسیم
کی نسبت اپنی دلجمعی کرکے تصدیق کردی - چاہ جدید کی تعمیر پر پچیس روپیہ
معاف ہوتا ہے باقی وصول کیا جاوے جو چاہ بذریعہ تقاوی تیار کیا جاوے
اوسپر جب تک زمیندار ایک سال کامل کا فایدہ حاصل نکرلے اضافہ جمع
نکیا جاوے ٭

از سر نو آباد ہونے والے زمینداروں کو دو روپیہ نقد اور لکڑی و
پولہ وغیرہ تیاری مکان کیواسطے مفت ملے اور خرید نرگاوان کیواسطے
روپیہ قرض دیا جاوے خرید نرگاوان و تخم کے قرضہ پر صرف بارہ روپیہ
فیصدی سالانہ سود لیا جاوے اور قرضہ سرکار سے دیا جاوے ٭
چنانچہ صرف تعمیر و مرمت چاہات کیواسطے چھبیس ہزار روپیہ دیا گیا -
تقاوی چاہات کی اسقدر درخواستین گذرین کہ بنظر گنجایش خزانہ راج
سبکا منظور کرنا غیر ممکن تہا اسواسطے جہان ضرورت شدید دیکھی گئی وہین
کے چاہات کیواسطے تقاوی دیگئی ٭

اسیطرح تالابون کی تعمیر و مرمت کی بہی اسقدر گنجایش ہے کہ بلاموجودگی
انجینیر تجربہ کار و زر مطلوبہ کے خاطر خواہ کام جاری نہین ہوسکتا ٭
یقین کامل ہے کہ تالاب و چاہات مین ایک لاکھہ روپیہ خرچ کیا جاوے
تو اوسکا منافع بعد مجرائی مصارف ضروری مرمت وغیرہ کے بہی دس روپیہ

فیصدی سے کم نہوگا اور بعد ازان خالص رعایا آسودہ و مالا مال ہوجاویگی ؛

سنہ ۱۹۰۵ع ۰۶ مین پرگنات گرد و منیہ مین اخراج پانی کیواسطے نالی کہودوائی گئی اون سے بلحاظ اونکی قلیل لاگت کے فایدہ کثیر ہوا۔ پانچ گانو کے زمینداروں نے بشرط تیار ہوجانے نالہ کے قبل برسات اوسکی تیاری کا خرچ اپنے پاس سے دینا منظور کیا چنانچہ بصرف ۱۱ صے یہہ کام تیار ہوا اور زر لاگت زمینداروں سے وصول نہونا ٹہیرا اور آیندہ کو نالون کی تیاری کا سلسلہ جاری رہنے کی تجویز ہوئی نو دیہات کا فاضل پانی خارج کرنے کے واسطے نالہ کا تخمینہ بہ تعداد اٹہارہ سو روپیہ لاگت مرتب ہوا ؛

چار سو روپیہ کے خرچ سے شہر دہولپور کا پانی نکالنے کیواسطے کہ دلہن آکر گلی کوچون مین پانی بہر کر زمین غرق رہتی تہی ایک نالہ تیار ہوا اس پانی کے نکلجانے سے اول سال مین ہی دہولپور و دیہات قرب و جوار مین بیماری بہت کم ہوئی ؛

منجملہ ۳۲ تالاب منظور شدہ کے ۱۹ قبل برسات تیار ہوگئے اور ۱۴ کی تعمیر بعد انقضاے برسات سال آیندہ پر منحصر رہی - ان تالابون اور ۸ دیگر چاہات کی تیاری کیواسطے مبلغ ۰۰۰۰ کا خرچ منظور ہوا ان تالابون مین سے صرف تین تالاب واقع دہور نیمرول و نچگانو سے اٹہارہ سو بیگہہ زمین کی سیرابی کی امید ہے ؛ निरोल पचगांव

विशनोदा اب سب سے زیادہ ضروری کام موضع بشنودہ واقع آٹھ میل مغرب
دہولپور کی بلند سرزمین کا بند ہے برسات مین گرد نواح کے پہاڑون
کا پانی قریب بشنودہ کے ایک گہاٹہ مین متفق ہوکر مواضع بشنودہ۔
चांदपुर چاندپور۔ بلگانو۔ کہیرہ۔ سارنی۔ جاکی۔ پورینی۔ امرارہ۔
विलगाव केहरा सारनी منیرہ۔ اودے۔ بسیرپور۔ دوباتی۔ وغیرہ کی پست زمین پر پہیلتا
जाकी ہے کہ اوس سے چہہ ہزار بیگہہ زمین غرق آب ہوکے غیر مزروعہ رہجاتی
जाफो पूरेनी ہے جس گہاٹہ مین سے پانی نکلتا ہے تخمیناً ایک میل طول مین اور اوسط
उमराश मनेरा عرض مین ۱۷۶۰ فیٹ ہے مشرق مغرب اور جنوب مین پہاڑون سے گہرا
उदय वसीरपुर ہے صرف شمال کیطرف کشادہ ہے اسطرف نہایت تنگ مقام پر ۱۴۰۰
दुवाती فیٹ کا عرض ہے اوسپر خام بند مع پختہ پشتہ کے بنانے کی تجویز ہے
اس احاطہ مین دو سو ایکہ رقبہ پر قریب دس فیٹ پانی بہریگا اور تین چار
लाटोस فیٹ مٹی کی تہ کے نیچے زمین پہاڑی ہے۔ مسٹر لاٹوس صاحب متعلق
سندیا ہیہ ریلوے نے اس موقع کو دیکہکر تجویز تیاری بند مناسب
سمجہی اور اوسکے خرچ کا بقدر بارہ تیرہ ہزار روپیہ اندازہ کیا تعمیر
کیواسطے کاٹون کا پتہر بر سر موقع موجود ہے اور کنکر تین میل کے فاصلہ پر
ملسکتا ہے ؀

गहान اخیر سنہ ۱۸۷۶ء مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر گہان صاحب اسسٹنٹ
انجنیر سررشتہ تعمیرات سرکاری کو راج دہولپور مین متعین کیا اونہون نے
تعمیرات اخراج پانی و برآمد گی اراضی مغروقہ واقع شمال دہولپور وفیمابین

شہر دہان گنگا کی تجویز ملاحظہ کرکے جو تجویز پیشتر سے تہی پسند کی نیا نالہ جو
سرحد موضع برونڈہ ونگر ونور دسر کولی ودلہارہ ومہاراج پور و
نیک پور وڈبرہ ومنیہ کی حدون مین ہوکر گذرتا ہے اور اوس کی
کہودوائی پیشتر سے جاری تہی باہتمام مسٹر گہان صاحب ختم ہوئی
سنہ ۱۸۷۶ کی برسات مین دونون نالون نے بخوبی کام دیا اور بہت زمین
غرقی سے محفوظ ہوکے قابل زراعت کی گئی مگر قبل اسکے کہ اس برآمدگی
زمین سے فایدہ حاصل ہو دیہات کے از سرنو آباد ہونے کے واسطے عرصہ
کثیر چاہیے ۔

बरोंदा नगर नोर सरकोली दुल्हार महाराजपुर नेकपुर डबरा

صفائی شہر دہولپور کیواسطے جو تجویز سال گذشتہ مین ہوئی اور اس سال
مین بہی جاری رہی اوس سے شہر وگرد نواح کے باشندون کی تندرستی
کو بہت فایدہ پہونچا مسٹر گہان صاحب نے سنہ ۱۸۷۴ سے سنہ ۱۸۷۶ تک کی تعمیر و
مرمت شدہ تالابون وچاہات کا ملاحظہ کیا اور اپنے اہتمام سے پندرہ
تالاب اور ۷۴ چاہات دیگر راج کے صرف سے تیار کرائے کہ اوسی سال
مین آبپاشی کیواسطے کارآمد ہوئے ۔ انمین بارہ قدیم بادشاہی بند تہے کہ
اونکے پشتہ وچادر وغیرہ تیار کراکے مرمت ہوئی اور باقیماندہ مقامات
مناسب پر جدید تیار ہوئے چاہات مین ۷۶ قدیم خارج از کار تہے اور
۸۰ جدید تیار ہوئے مسٹر گہان صاحب نے ۲۹ دیگر مقامات پر آبپاشی
کے تالاب تعمیر کرانے کی تجویز کی دربارہ تالابون کی لاگت اور
تخمیناً سیراب ہونیوالی اراضی کے رقبہ اونمین سے چوبیس کی تیاری

منظور کی کہ موقع مناسب پر جب روپیہ کی گنجایش ہو گی اونکی تعمیر شروع کیجاویگی ان چوبیس تالابون مین غالباً بحساب اوسط سات روپیہ فی تالاب کل سولہ ہزار آٹھہ سو روپیہ خرچ ہوگا اور اس لاگت پر پندرہ روپیہ فیصدی سے کم راج کا فایدہ سالانہ نہوگا باقیماندہ پندرہ تالابون مین خرچ زیادہ ہے اور فایدہ کی کم امید ہے اسواسطے اونکی تعمیر وقت آیندہ پر منحصر رہی اور بند تشنودہ بہی جسکا پیشتر ذکر ہوا آیندہ پر موقوف رہا مسٹر گہان صاحب نے پیمایش کی تو اوس سے یہہ اشتباہ پیدا ہوا کہ پیمایش شدہ رقبہ کا پانی اس وسعت کے تالاب کو بہرنے کیواسطے کافی ہوگا یا نہین *

سڑک سیندہیہ ریلوے کے سٹیشنون سے طرفین کو بغرض آسانی آمدرفت واجراے تجارت سڑکین تعمیر کرانی تجویز ہوئین اور سڑک باڑی کو پرانی چہاونی تک کہ دہولپور سے چار میل مغرب مین ہے بڑی آبادی ہے اور وہان راناصاحب کے قدیم محل ہین اور جیلخانہ بہی وہین ہے پختہ تیار کرانا قرار پایا اور شہر دہولپور سے سٹیشن ریل تک سڑک پختہ مع پلون کے تیار کرائی گئی *

عدالت فوجداری و دیوانی

محکمہ عدالت فوجداری و دیوانی کا حاکم ناظم کہلاتا ہے اس عہدہ پر منشی پرہولال بہت ہوشیار ولایق وتجربہ کار شخص مقرر ہے اوس نے ابتدا

سے اپنے کام کو ایسی محنت و دیانت سے انجام دیا ہے کہ حکام اوس کی
کارگذاری سے بہت خوش ہین مقدمات جلد فیصل ہوتے ہین اور
ارتکاب واردات مین بہت کمی واقع ہوئی ہے اور ریاست مین ہرطرح
امن وامان ہے ؛
سابقاً اکثر مقدمات فوجداری کی اطلاع راج مین نہوتی تھی زمیندار بطور
خود فیصل کر دیتے تھے مال مسروقہ واپس کر کے یا بوعدہ مدعی کا راضی نامہ
کر کے مجرم سزا سے محفوظ رہجاتے تھے اگرچہ یہہ طریقہ بہت بد تھا مگر ایسی
ریاست مین جہان اوسوقت تک جرم کو جرم نہین سمجھتے تھے اسقدر خوف
سرکار بہی غنیمت تھا اور اکثر مقدمات مین اہالیان پولیس باوجود کارروائی
صدر کو اطلاع نکرتے بطور خود تصفیہ کرا دیتے ؛
انتظام جدید مین عملہ پولیس و کارروائی سررشتہ مین اصلاح و ترقی ہوکر
یہہ دستور موقوف ہوئے اور ہر مقدمہ خفیف و سنگین کی سرکار مین اطلاع ہونے
لگی پولیس کو بجز انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان ماخوذ و تحقیقات ابتدائی
کے فیصلہ مقدمات کا اختیار نہ رہا کل مقدمات عدالت مین فیصل ہونے لگے
کہ اس بندوبست سے وارداتون کا انسداد ہوگیا اور ڈکیتی و رہزنی
وغیرہ کوئی وقوع مین نہ آئی علاقہ ریہند مین گوجر نہایت شریر و بدپیشہ
رہتے ہین اونکی آیندہ نیک چلنی کی طمانیت کیواسطے ۲۰۰ کس سے جو
بدمعاشون سے فعل ضمانت لیگئی ؛
سڑک آعظم آگرہ و بمبئی کی حفاظت کا بہ تعین عملہ پولیس مستعد و گشت گرداوری

وغیرہ انتظام کامل ہوا کہ رہزن... کی کوئی واردات ہوئی اس
سڑک پر باوجود کثرت آمدرفت مسافران ومال تجارت وڈاک گاڑی
وشکرم شتری وبہیہ وغیرہ کہ شبانہ روزی جاری رہتے ہین واردات
کا ہونا واقع ہین اہالیان پولیس کی حسن کارگذاری کی قوی دلیل ہے
عدالت مین دستور تھا کہ جب کسی مجرم کا علاقہ گوالیار یا بھرت پور یا دولی
مین مخفی یا پناہ پذیر ہونا ثابت ہوجاتا تو حسب ضابطہ درخواست گرفتاری
مدعاعلیہ معرفت ریاست مذکور کرکے مقدمہ کو زیر تجویز سے خارج کردیتے
اوراسکا سبب یہہ تھا کہ اونکو علاقہ غیر مین گرفتاری مدعاعلیہ سے ایسی
مایوسی تھی کہ وہان کی کارروائی کے انتظار پر مقدمہ کو زیر تجویز
رکھنا عبث سمجھتے تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس امید سے کہ ان ریاستون
مین باہمی اتفاق واحدیت سے مجرمون کی گرفتاری وسپردکرنیکا سررشتہ
جاری ہوجاویگا حکم دیا کہ ایسے مقدمات اور وقوع واردات سے تا انتظام
گرفتاری مجرم بعلاقہ غیر ایک سال تک زیر تجویز رہا کرین ۞

چوری مویشی مین مجرم اکثر مویشیون کو علاقہ گوالیار مین لیجاتے ہین اور
مدعی اونکے پیچھے جاکر خواہ اصل مجرم یا کسی متوسط شخص کو زر منہائی
دیکر واپس لے آتے ہین اس ریاست مین منہائی لینے دینے کا طریقہ
بہت جاری ہے خصوص جس مقدمہ مین مجرم گوالیار کے ہوتے ہین ضرور
لیجاتے ہین ۞

چوری مویشی مین ثبوت جرم بھی بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ گرفتاری

مدعا علیہم اگر مدعی کا مویشی واپس ہوجاوے تو وہ خود مدعا علیہ کی بریت
کا خواستگار ہوتا ہے اور اگر مدعا علیہ متوطن علاقہ گوالیار ہوتا ہے تو اسکی
گرفتاری غیر ممکن ہوجاتی ہے ؛

پولیس کا خرچ سمہ ۸ عاصہ ماہوار کے حساب سے للعہ ہزار روپیہ
سالانہ تھا مہارانا بھگونت سنگہ صاحب کے انتقال کے بعد کہ ضرورت انتظامی
تھی اکثر ایسے مقامات پر پولیس رہنے کی ضرورت تھی جہان اب بالکل
ضرور نہین ہے پس ممکن ہے کہ اس خرچ مین سے آٹھ سو روپیہ ماہوار
کے حساب سے نو ہزار چھ سو روپیہ سال کی کفایت ہوجاوے ؛

چمبل کے گھاٹون پر حفاظت کیواسطے چوکیدار مقرر کرنے اور زمینداران
دیہات کو ذمہ وار حفاظت کرنے سے چوری مویشی مین کہ اس ملک مین کثرت
سے صرف یہی جرم ہوتا تھا بہت کمی ہوگئی ہے ؛

جیلخانہ کا مکان پرانی چھاونی مین دہولپور سے پانچ میل پر واقع ہے
صفائی مکان و انتظام خورد و نوش قیدیان اچھا ہے جیلخانہ مین مشقت
کا سلسلہ جاری کرنے مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہت مشکل پیش آئی
اول صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ آگرہ سے درخواست کی تھی کہ یہان سے
چند قیدی کام سیکھنے کیواسطے ریاست کے خرچ سے محبس آگرہ مین رکھے جاوین
مگر وہان قیدیون کی کثرت تھی اس سبب سے بالفعل التوا رہا بہر الحال
حال چند قیدی ٹاٹ بنانے اور رسی بٹنے مین مصروف رہتے تھے اور
اجراے مشقت دری و پارچہ بافی و ساخت کاغذ کیواسطے کارخانہ بنا

کی اور بسبب ضرورت اونکے واسطے اوستادونکر رکھنے کی تجویز ہوئی ﴿
اس ریاست مین سب سے زیادہ جرم پیشہ قوم ٹہاکر ہین اون سے کم کاچہی اور کاچہیون سے کم گوجر ہین ﴿
۲۳- جون ۱۸۷۵ء کو بوقت نصف شب جیلخانہ مین فساد ہوا چند سپاہیون کے سازسے سات قیدیون نے جنمین پانچ ٹہاکر تہے اپنی جولان کاٹ لین اور جس احاطہ مین یہہ لوگ تہے اوسکا دروازہ بہی عمداً کشادہ رکہا گیا بارہ بجتے ہی ساتون قیدی حیرت زدہ سنتری کے پاس سے بلاتامل بہاگے جمعیت کو جگایا اور دیگر قیدیون کو مفروری سے باز رکہنے کیواسطے دروازہ بند کیا گیا اور تعاقب کرکے مفرورون مین سے چہہ آدمیون کو گرفتار کرلیا اونہون نے اس جرأت وچستی سے مقابلہ کیا کہ سب زخمی ہوئے بلکہ ایک تومابعد زخمون کی تکلیف سے مرگیا ساتوان قیدی اوسوقت ہاتہہ نہ آیا مگر عرصہ بعد ضلع اگرہ مین گرفتار ہوگیا بعد انسداد فساد تحقیقات ہوئی تو تین سپاہیون کی نسبت سازش ثابت ہوئی اونکو سزا ہوئی ﴿
سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء مین عدالت دیوانی کے کام کی بہت کثرت رہی سبب یہہ کہ زمانہ سابق مین جوڈگریان ہوئی تہین ابتری کاروبار ریاست سے اون کا عملدرآمد نہوا تہا بخبرداروں نے تجویز کی کہ ان مقدمات کی ازسرنو تحقیقات ہوسکے جوڈگریان واجب ہون اونکا اجراء کرایا جاوے

سررشتہ تعلیم

ریاست مین آٹھ مدرسہ جات حسب تفصیل -
ڈہولپور - پورانی چھاونی - موضع اگائی - پانچ پرگنات مین ہین
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین ان مدرسون کا خرچ [illegible] تھا جسکی تفصیل ہے

خرچ مدارس سنہ ۱۸۷۴ء	کتاب و مرمت مکان تا سنہ ۱۸۷۵	تہا اور تعداد طلبا حسب تفصیل ذیل ہے
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶	سنہ ۷۶ و ۱۸۷۷
[illegible]	۵۰۹	۵۲۶

انگریزی	فارسی	ہندی	میزان
۵۲	۱۲۹	۲۶۲	۴۴۳

ریاست ڈہولپور کے علاقہ مین رعایا کو تحصیل علم کا شوق بہت کم ہے مگر شہر ڈہولپور کے لوگ تقرر مدرسہ سے تحریک پاکر علم کی قدر کرنے لگے ہین اور مفت کی تعلیم کو غنیمت سمجھکر لڑکون کو مدرسون مین بھیجتے ہین مہارانا صاحب کی تحصیل علم کو دیکھکر سردارون نے بھی اپنے لڑکون کو پڑہانا شروع کیا ہے ؛

ستمبر ۱۸۷۵ء مین حسب درخواست زمینداران کے اونہون نے نصف خرچ دینا منظور کیا ہے موضع اگائی پرگنہ بسیری مین ہندی کا مدرسہ مقرر ہوا اس ریاست مین شوق تحصیل علم از خود پیدا ہونے کی بہت

اول نظر ہے ٭

حسب الایما صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مسٹر

डैटन ڈاٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج سے درخواست کی کہ جب اونکو اپنے

کام سے فرصت ہو براہ مہربانی مدرسہ دہولپور کے قاعدہ تعلیم کو دیکہیں

لڑکون کا امتحان لین اور اپنے پیشہ کے تجربہ اور صلاح سے فایدہ

پہونچاوین چنانچہ اونہون نے بخوشی منظور کرکے مدرسہ دہولپور کو

دیکہا اور اقرار کیا کہ شروع ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ ایک دفعہ پہر دیگر انتظام مدرسہ

کی نسبت جو میری راے ہوگی اوسکو مفصل لکہونگا ٭

سیندہیہ سٹیٹ ریلوے

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ ایک علاقہ راج دہولپور مین تیاری ریلوے کیواسطے صرف پیمایش

کا کام ہوا تہا اور دہولپور کے قریب تعمیر پل چمبل ندی کیواسطے بضرورت

کہودنے پتہر کے کان سے آلات و مصالحہ جمع کیا تہا ٭

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین دربار نے کل زمین جو تعمیرات متعلقہ ریل کیواسطے مطلوب

تہی صاحب انجنیر انچیف کو دیدی مارچ ۱۸۷۶ مین حسب درخواست مسٹر

گلوہر صاحب وکمپنی مہارانا صاحب نے چمبل کے پل کی اول کوٹہی کی

بنیاد قایم کی ٭

पचगांव پچگانو واقع چار میل مغرب دہولپور کے سرخ و سفید پتہر کی کانون مین

مسٹر گلوہر صاحب وکمپنی نے کہودائی پتہر کا کام جاری کیا اور کل پتہر

جوادنکوان تعمیرات کیواسطے مطلوب ہوا بذریعہ ایک مسک ریل کی سڑک کے
کرکان سے چمبل کے پل تک بنائی گئی تہی پہونچایا گیا ؛

گورنمنٹ ہندوستان نے دربار دہولپور کا استحقاق ایصال محصول
پتہر کان مذکور قبول کرکے اوسکے وصول کرنے کی منظوری کا حکم دیا ؛
عام مشتریون سے اس پتہر پر ایک روپیہ فیصدی فیٹ مکسر محصول لیا جاتا
ہے مگر سینڈہیہ سٹیٹ ریلوے کیواسطے دربار کی کامل منظوری سے
آٹہہ آنہ فیصدی فیٹ مکسر مقرر ہوا ہے ؛

صاحبان انگریز متعلقہ تعمیر ریلوے چار مقامات جاجئو۔ بچگانو۔ تبارّی
کا باغ۔ پہول گانو کہ بجز جاجئو کے دیگر مقامات دہولپور سے پانچ میل
کے اندر ہین صاحبان موصوف اور اونکے توابعین کے ملازمان ورعایاے
راج سے موافقت رہی کبہی کوئی شکایت پیدا نہوئی ؛

گروہ کثیر مزدورون کے جمع ہوجانے سے اہالیان پولیس کو انتظام مین
زیادہ محنت کرنی پڑی مگر کوئی سنگین واردات وقوع مین نہ آئی
اس سبب سے کہ ملک کی آبادی کم ہے اور آدمی بیکار کم رہتے ہین مزدوری
بہت گران ہوگئی کہ دیگر ممالک سے آدمی طلب کرکے کام لیا گیا تاہم علاقہ دہولپور
کے بہت آدمی مزدوری کرتے تہے اور مزدوری کا جو روپیہ تقسیم ہوتا
تہا زیادہ تر اسی علاقہ مین خرچ ہوتا تہا کہ اس سے رعایاے علاقہ کو بہت
فایدہ پہونچا ؛

سنہ ۱۸۷۶ء مین سڑک کاپشتہ اور پل دموریان چمبل سے سرحد ضلع آگرہ

تک تیار ہوگئی بان گنگا کے پل مین بہت کام ہوا اور کل علاقہ کے اندر سڑک پر لوہا بچھہ گیا کہ بہرتی مصالحہ کی ریل گاڑیان چلنے لگین دہولپور و منیہ کے سٹیشنون کا کام قریب الاختتام تہا اور ریل دریاے چمبل کی کوٹھیان بہی اکثر تیار ہوگیئن مسٹر لاٹوس صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر و مسٹر ٹارلٹن صاحب شریک تجارت مسٹرس گلوور صاحب و کمپنی کے عمدہ انتظام سے باوصف اجتماع کثیر مزدوران کے ہر مقام پر لب سڑک راج مین کسیطرح کا نقصان عاید نہوا کہ اونکی کارگذاری شکر و تحسین کے لایق ہے ؛

سررشتہ دار الشفاء

راج دہولپور مین بمقامات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ تین دار الشفا ہین اونمین روز بروز کام ترقی پر ہے اور موسم سرما مین ہر سال ویکسینٹر مقرر ہوکے ٹیکا لگاتے ہین سنوات گذشتہ مین معالجہ مریضان و عمل ٹیکا و خرچ شفاخانجات حسب تفصیل رہا ہے ؛

سال	معالجہ مریضان	عمل ٹیکا	خرچ شفاخانہ جات
۱۸۷۵و۷۶	۹۱۱۶	۳۷۵۳	سمہ ۃ ۲ سا ۔
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۸۲۶	۴۹۱۹	للہ ۃ سا صہ
۱۸۷۷و۷۶	۱۱۹۲۵	۶۳۶۰	للعہ ۃ لما صہ

تفصیل آمدنی راج دھولپور

مدات	سنہ ۱۸۷۴و۱۸۷۵	سنہ ۱۸۷۵و۱۸۷۶	سنہ ۱۸۷۶و۱۸۷۷	سنہ ۱۸۷۷و۱۸۷۸ تخمینہ
بقایاے موجودہ خزانہ	[illegible]	[illegible] ۸ر۱۱ر۸	[illegible] ۹ر۵ر۱۵	[illegible] ۸ر۶ر۱۳
مالگذاری	[illegible] ۲ر۶	[illegible] ۳ر۹	[illegible] ۵ر۶	[illegible]
ٹانکہ داران	[illegible] ۱۲ر۹	[illegible] ۵ر۹	[illegible] ۳ر۲	[illegible]
ادباری		[illegible]	[illegible] ۱ر۹	[illegible]
سایر مع آبکاری ومسکرات	[illegible] ۱۵ر۶	[illegible] ۰ر۲	[illegible]	[illegible]
جرمانہ عدالت فوجداری	[illegible] ۴	[illegible] ۳ر۹	[illegible] ۱۰	[illegible]
رسوم عدالت دیوانی	[illegible] ۱۴	[illegible] ۲	[illegible] ۱۱ر۶	[illegible]
متفرق آمدنی عدالت	[illegible] ۲ر۹	[illegible] ۳	[illegible] ۱۴	[illegible]
کسرات کمیشن وبٹہ	[illegible] ۱۱	[illegible] ۱ر۲	[illegible] ۱۳ر۳	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	[illegible]	•	•
[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ مصارف راج دھولپور

مدات	سنہ ۱۸۶۴و۶۵	سنہ ۱۸۶۵و۶۶	سنہ ۱۸۶۶و۶۷	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ تخمینہ
جیب خرچ	یک لکھ [illegible] ۵/۸	یک لکھ [illegible] ۹/۳	یک لکھ [illegible] ۱۲/	یک لکھ [illegible]
تنخواہ عملہ خاصگی	[illegible] ۱۰/۱۱	یک لکھ [illegible] ۲/۳	یک لکھ [illegible] ۶/۱۴	یک لکھ [illegible]
فوج	[illegible] ۱۲/۱۱	یک لکھ [illegible] ۶/۶	یک لکھ [illegible] ۴/	یک لکھ [illegible]
اہالیان ملکی	یک لکھ [illegible] ۱۰/۱	یک لکھ [illegible] ۹/۵	یک لکھ [illegible] ۱۲/۱۱	یک لکھ [illegible]
معافی	[illegible] /۱	[illegible] ۶/۱۲	[illegible] ۳	[illegible]
ادائے امانت	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۶/۷	[illegible] ۵/۱	[illegible]
ادائے قرضہ سرکار انگریزی	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]
تعمیرات مفید عام	٠	[illegible]	[illegible] ۹/۴	[illegible]
ادائے قرضہ متفرقات	٠	[illegible] ۱۳/۵	٠	٠

مدات	سنہ ۱۸۷۵و۷۴	سنہ ۱۸۷۶و۷۵	سنہ ۱۸۷۷و۷۶	سنہ ۱۸۷۸و۷۷
بازگردان	[illegible] ۵ر۹م	[illegible] ۱۰ر	[illegible] [illegible]	[illegible]
فروخت کاہ سرپت	•	[illegible] ۵ر۹م	[illegible] ۳ر	[illegible]
چرائی	•	[illegible] ۲ر۳	[illegible] ۲ر	[illegible]
فروخت کاہ	•	•	[illegible] ۵ر	[illegible]
فروخت برنج کہنہ شکستہ	•	•	[illegible]	[illegible]
فروخت کوئلہ	•	[illegible] ۹ر۶	[illegible] ۶ر۱۳	[illegible]
قرضہ گورنمنٹ انگریزی	•	[illegible]	•	•
معافی و جاگیر سے خرچہ پیمائش	•	•	[illegible] ۶ر۱۳	[illegible]
محصول تہرگاہ صاحب کمپنی سے	•	•	[illegible] ۶ر۶	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ مصارف راج دھولپور

مدات	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع	سنہ ۱۸۷۷ و ۷۸ع تخمینہ
جیب خرچ	یک لکھ [illegible] ۸ر۵ر	یک لکھ [illegible] ۳ر۹ر	یک لکھ [illegible] ۲ر	یک لکھ [illegible]
تنخواہ عملہ خاصگی	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۱ر۱۰ر	یک لکھ [illegible] ۳ر۲ر	یک لکھ [illegible] ۱۴ر۶ر	یک لکھ [illegible]
فوج	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۲ر۱ر	یک لکھ [illegible] ۶ر۶ر	یک لکھ [illegible] ۴ر	یک لکھ [illegible]
اہالیان ملکی	یک لکھ [illegible] ۱ر۱۰ر	یک لکھ [illegible] ۵ر۹ر	یک لکھ [illegible] ۱۲ر۱ر	یک لکھ [illegible]
معافی	[illegible] ۱ر	[illegible] ۱۲ر۶ر	[illegible] ۳ر	[illegible]
ادائے امانت	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۷ر۶ر	[illegible] ۵ر۱ر	[illegible]
ادائے قرضہ سرکار انگریزی	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]
تعمیرات و تعلیم	۰	[illegible]	[illegible] ۳ر	[illegible]
ادائے قرضہ متفرقات	۰	[illegible] ۵ر۳ر	۰	۰

علامات	سنہ ۱۸۷۵و۷۴	سنہ ۱۸۷۶و۷۵	سنہ ۱۸۷۷و۷۶	۷۷ [illegible]
بندوبست مالگزاری	•	[illegible] ۲/۷	[illegible] ۱۱/۵	[illegible]
متفرقات	•	[illegible] ۷/۵	[illegible] ۳/۱۱	[illegible]
بقایا عدم وصول	[illegible]	[illegible] ۲/۱۰	[illegible] ۳/۱۰	[illegible]
بقایا موجودہ خزانہ	۹/۱۱	[illegible] ۵/۱۵	[illegible] ۷/۱۳	[illegible] ۷/۱۳
میزان	[illegible] ۱۰/۸	[illegible] ۳/۲	[illegible] ۹/۹	[illegible] ۱۱/۱۳

چوتھی فصل

راج قرولی

راج قرولی کے شمال مین راج بھرت پور مشرق مین دھولپور جنوب مشرق مین گوالیار کہ دریاے چمبل سرحد ہے جنوب مغرب مین بناس ندی کہ اوسکو جے پور سے علیحدہ کرتی ہے اور شمال مغرب مین راج جیپور واقع ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۳ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ اور ۷۷ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا ۱۸۷۸ مربع میل کا رقبہ اور ۱۸۸۰۰۰ باشندون کی آبادی ہے ؛

قرولی کے ملک کی ہیئت پہاڑی اور خوفناک ہے اور چمبل کے کنارون
پر زمین نالون سے پھٹی ہوئی سرحد جے پور کیطرف پہاڑی ملک ڈانگ डांग
کہلاتا ہے اور چمبل کے کنارہ کے ملک کو بہار کہتے ہین اور قصبہ منڈرایل बहार
کے گرد نواح کی زمین کو تلیڑہ کہتے ہین موسم برسات مین ڈانگ اونٹ तलेड़ा
اور مویشیون کیواسطے عمدہ چراگاہ ہوجاتا ہے اور اضلاع انگریزی واقع لب جمنا سے قرولی مین اونٹ چرائی کیواسطے آتے ہین چمبل اور موریل دو ندیان حدود دیر واقع ہین اور اونکے سوا برساتی ندی نالے بہت ہین ؛

راج قرولی مین آمد رفت مال تجارت کی تین شاہ راہ ہین —

شمال مغرب مین خوشحال گڈھ ہوکے جیپور کو ÷

مشرق مین دہولپور کو ÷

شمال مشرق مین ہنڈون ہوکے بہرت پور کو ÷

ان راستون مین گاڑیان چل سکتی ہین مگر اس ملک مین گاڑی کا رواج کم ہے اور اونٹون کو بہی کم استعمال مین لاتے ہین البتہ بیلون کے ذریعہ سے بہت تجارت ہوتی ہے چنانچہ بیلون کیواسطے علاوہ ان راستون کے شمال مشرق مین ماچل پور ہوکے علاقہ انگریزی ضلع آگرہ کو اور جنوب مشرق مین منڈرایل ہوکے گوالیار کو آور راستے ہین ÷

قرولی کے راجپوت جادون نسل کے ہین اور راجپوتون کی نہایت بہادر اور جنگ آور شاخون مین سے سمجہے جاتے ہین۔ راجپوتون کے سوائے زیادہ تر آبادی گوجرون کی ہے کہ جنگلون مین مویشی چراکے گذر کرتے ہین مینہ وجاٹ وکاچہی ومالی بہترین زراعت پیشہ اقوام ہین اور بشرطیکہ ٹہاکر لوگ تنگ نکرین محنت سے معاش پیدا کرکے ارتکاب جرائم سے پرہیز کرتے ہین سابق مین ٹہاکر بہت ستاتے تہے مگر بمرور عرصہ قریب بیس سال کپتان منک میسن صاحب نے انتظام کیا اوسوقت سے مंकमेसन کچہہ زیادتی نہین کرتے اس علاقہ کے ڈانگ کے گوجر ڈانگ علاقہ دہولپور کے گوجرون سے کم سرکش ہین مینہ محنتی و نیک چلن ہین اگرچہ اوسی قوم مین سے ہین جو چوری و غارتگری کیواسطے کل ریاستون مین مشہور ہے مگر ان کی اون سے رشتہ داری نہین ہے چوری پیشہ

ہینے کہ بلفظ چوکیدار مشہور ہین صرف دو تین گانو مین ہین زیادہ نہین ٭
جاگیرداران ریاست مین سے ہاڈوتی و امرگڈہ و رانوترہ و عنایتی کے
جاگیردار اول درجہ کے ہین حال مین اونکا دربار سے کچہہ نزاع نہین ہے
البتہ کم درجہ کے ٹہاکرون مین سے چند کس راج کے شاکی ہین ٭
انتظام کی غرض سے راج چار تحصیلون - قرولی - منڈرایل - اوٹگر
ماچل پور مین منقسم ہے اور علاوہ ان مقامات کے بہادرپور - گرلا -
جیروتہ کل سات جگہہ پر تہانہ جات ہین تحصیل اور تہانون مین غول کے
سپاہی رہتے ہین ایسے دیہات کم ہین جنہین چوکیدار ہون صرف ایک سپاہی
تحصیل سے متعین رہکر مال و فوجداری وغیرہ کا کل کام کرتا ہے اس راج
مین ایسے قصبہ جات جنکی آبادی ہزار کس کی یا اس سے زیادہ ہو صرف
سات ہین -

गंडरायल ऊतगिर माचलपुर बहादुरपुर गिरला जीरौता

قرولی	ماچل پور	منڈرایل	تارولی	امرگڈہ
۲۴۰۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰	۱۵۰۰

ہاڈوتی	کورگانو
۱۰۰۰	۱۰۰۵

قرولی دارالریاست راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے
۱۵۲ میل مشرق مین اور گوالیار سے ۹۸ میل مغرب مین ہے ٭
گارڈن صاحب نے لکہا ہے کہ اس بڑے قصبہ کے گرد پختہ فصیل ہے
اور قریب دو میل تک ہر طرف کو دشوار گذار نالے ہین ٹفنہالر صاحب نے

गारडन टिफंथिलर

لکہا ہے کہ کسی راجہ نے جس زمانہ مین وہ مرہٹون کے متواتر حملون سے
تنگ آگیا ہے پناہ کی تلاش مین تہا اسوجہہ سے کہ یہان دو میل تک
راستہ بہت تنگ و دشوار گذار ہے اور اوسکی اچہی طرح حفاظت
ہوسکتی ہے آبادی کیواسطے اس مقام کو پسند کیا تہا اس شہر کا نواح
آب ریز و زرخیز و مزروعہ و سر درخت ہے مکانات زیادہ تر خشتی
تعمیر کے ہین اور آسودہ لوگون کے مکانون پر بہتر کے مربع پارچہ اور
پٹیان لگی ہین مگر گلیان تنگ اور گندی ہین شہر سے ملحق دو پہاڑیون
پر قلعات ہین اونمین سے ایک جسمین مہاراجہ صاحب رہتے ہین بہت عمدہ
عمارت ہے برجین بہت بلند ہین اور دیوار فصیل پر طرفین کو سرخ پتہر بہت
صنعت سے جیبان ہے اوسکے اندر عالیشان محل اور عمدہ باغات ہین
شہر کی فصیل بہت عریض ہے اور اوسپر ہموار و باقاعدہ پٹیان ایکا
دوسرے پر بہت خوبصورتی سے جیبان ہین مگر بالائی عمارت کل نازک
ہے کہ توپخانہ کا مقابلہ نہین کرسکتے اگر حملہ ہو تو غالبًا جلد شکست ہوجاوے
قرولی آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب مین اور دہلی سے ۱۵۰ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱ دقیقہ
پر واقع ہے ؛

تاریخ ریاست

اس ریاست کی قدیم تاریخ بہت تاریکی مین ہے زوال سلطنت مغلیہ سے
پہلے کی کوئی علیحدہ تاریخ نہین معلوم ہوتی ہے صرف اسقدر معلوم ہے کہ

مہاراجگان قرولی سرگروہ قوم جادون چندربنسی راجپوت ہین اونہون نے کبھی ملک برج گرد نواح متہرا سے بڑہ کر پیش قدمی نکی ایکدفعہ بیانہ پر قابض ہوگئے تہے وہان سے مسلمان بادشاہون نے اونکو بیدخل کیا تب چمبل کے مغربی کنارہ پر قرولی اور مشرقی پر سبل گڈہ آباد کیا کہ سبل گڈہ سنہ ۱۷۹۶ مین مہاراجہ سیندہیہ نے لے لیا اور قرولی بدستور اونکے قبضہ مین ہے ۔

سنہ ۱۴۵۴ مین محمود غلزی شاہ مالوہ نے قرولی کو فتح کیا تہا اور کچہہ ملک اور شامل کرکے اپنے ولیعہد کو جاگیر مین دیا تہا جب اکبر شاہ نے مالوہ فتح کیا قرولی کا ملک بہی سلطنت دہلی مین شامل ہوگیا اور زوال سلطنت پر مرہٹون کا مغلوب ہوا ۔

مرہٹون کی تاریخ مین مہاراجہ صاحب قرولی کا ذکر بطور خراج گذار پیشوا کے لکہا ہے کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ دیتے تہے اور اس روپیہ کے عوض ماچل پور کا پرگنہ دے رکہا تہا ۔

عہدنامہ پونا مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۱۷ کی چودہوین قلم کے بموجب پیشوا اپنے کل حقوق ممالک واقع شمال نربدا سے بجز ملک گجرات کے مستعفی و دست بردار ہوا تو مہاراجہ صاحب قرولی کو بجز اسکے کہ سرکار انگریزی کی حمایت مین آوین کچہہ چارہ نرہا کیونکہ اگر ایسا نکرتے تو ریاست جاتی رہتی اسواسطے جب سنہ ۱۸۱۸ مین سرکار انگریزی نے ہندوستانی رئیسون کو ظل حفاظت مین لانا چاہا تو سب سے اول مہاراجہ صاحب قرولی نے اس تجویز کو منظور کیا بموجب

عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۲ باب اول کے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی
کی ماتحتی قبول کی اور سرکار نے اونکو ریاست پر قابض رہنے کی کفالت
دی خراج جو اسوقت تک مرہٹون کو دیتے تھے قلیل مقدار ہونے کے سبب سے
معاف کردیا - اس عہدنامہ سے ریاست محفوظ و مکفول ہوگئی مگر مہاراجہ
صاحب نے درخواست کی کہ ہمارے قدیم پرگنات واقع جنوب دریای
چمبل مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین آگئے ہین جب کبھی سرکار انگریزی
کے تحت مین آوین بہ تعرض خراج ہمکو ملنے کی کفالت ہوجاوے یہہ امر منظور
ہوا تب اونہون نے سرکار سے کشیدگی اختیار کی سنہ ۱۸۲۵ مین جب سرکار
انگریزی جنگ برما مین مصروف تہی اور بھرت پور مین درجن سال نے
اپنے آقا ولی نعمت کے خلاف فساد برپا کیا مہاراجہ صاحب قرولی نے اوسکی
مدد کیواسطے فوج بہرتی کرکے بہیجی اور درجن سال کی شکست کے بعد بنظر
حفاظت خود مقابلہ کیواسطے فوج تیار کی مگر تہوڑے عرصہ بعد از خود خیرخواہ
ہوکے سرکار انگریزی کی اطاعت اختیار کی اور سرکار نے بہی اون کی
ان حرکات پر کہ اگرچہ خصومتانہ مگر جہل و نادانی سے تہین طوالت کرنا
غیرضروری سمجہکر چشم پوشی کی ❊

وقت انضباط عہدنامہ سے سنہ ۱۸۳۸ تک مہاراجہ ہربخش پال دیو والی
قرولی سے بجز نفع نزاع سرحد جیپور و قرولی کے سرکار انگریزی کی کچہہ
خط وکتابت نہوئی اس سال مین اونکا انتقال ہوا لاولد ہونیکے سبب سے
پرتاب پال نامی اونکے چچازاد بہائی کا بیٹا اس شرط سے کہ اگر اونکی

رانی کے لڑکا پیدا ہو تو رئیس کیا جاوے نامزد ہوا ایک رانی نے حاملہ ہونا ظاہر کیا مگر پرتاب پال نے اوس پر اعتراض کیا تحقیقات کیواسطے کمیشن مقرر ہوئی تولد پسر کے معقول ثبوت نہ پہونچنے پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے رانی کے بیان کو باطل سمجھا اور پرتاب پال کو سرکار انگریزی کیطرف سے رئیس کیا اخیر سنہ ۱۸۳۹ء مین یہہ منظوری ہوئی اور شروع سنہ ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ صاحب بہت خوشی سے دار الحکومت مین داخل ہوئے - رانی مذکورہ و نیز والدہ رئیس مرحوم کہ اوسکی مددگار تہی بہرت پور کو چلی گئین اور اونکو وہان رہنے کی اجازت ہوئی ؛

سنہ ۱۸۴۸ء مین مہاراجہ پرتاب پال کا انتقال ہوا ونکے عہد مین اونکے اور مختارون کی طرف سے ریاست مین بدنظمی رہی قلت آمدنی کے سبب سے ظلم ہوا اور ظلم کے سبب سے عدول حکمی اور علانیہ فساد وقوع مین آئے ایک صاحب انگریز ثالثی و رفع نزاع کیواسطے چار دفعہ متعین ہوئے مگر ہر مرتبہ اونکی کوشش ناکارگر ہوئی پرتاب پال لاولد تہے خاندان کے لوگون نے اونکی جانشینی کیواسطے نرسنگ پال کو متبنی لیا مگر ریاست کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرضہ تہا اور باوصف تاکید متواتر ادا نہوا تہا اسواسطے سرکار نے تا وقت اداے قسط اول قرضہ کے نرسنگ پال کی مسند نشینی کو منظور نکیا ؛

یہہ قرضہ اصل مین رئیس قرولی نے راج بہرت پور سے لیا تہا اور راج بہرت پور کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرض تہا اداے قرضہ ذمگی راج بہرتپور کا بندوبست

ہواتب قرضہ ذگی قرولی اپنے حساب مین راج بہرت پور کو وصول دیگر قرولی
کے ذمہ قایم رکہا ؛
سنہ ۱۸۴۴ مین قرضہ ذگی قرولی یک لکہہ للوصے ؛ ساعت ے تہا اس قرضہ کے
ایصال مین راج قرولی کے ساتہہ بہت رعایت ہوئی اول توبارہ قسطین
مقرر ہوئین دوسرے بجز اوس حالت کے کہ قسط کا روپیہ تاریخ معینہ پر
ادا نکیا جاوے بر وقت ادا ہونے والی قسطون کا سود معاف رکہا گیا
تاہم سنہ ۱۸۴۷ تک کچہہ ادا نہوا پہر ڈیڑہ برس کی مہلت دیگیی مگر وہ بہی کارآمد
نہوئی انجام کار جب سرکار انگریزی نے نرسنگ پال کی سند نشینی منظور کی
مین قسط اول زر قرضہ کے داخل کرنے کی شرط پیش کی تب رئیس نے کسی
شخص نوکری کے امیدوار سے روپیہ قرض لیکر ایک اپنی مفید مطلب شرط
کے ساتہہ زر قسط ادا کرنا چاہا کہ سرکار نے نامنظور کیا ہمدران حال رئیس کا
محافظ اور ریاست کا مختار ہونے کیواسطے چند فریق آپسمین برسر پرخاش
تہے اور نامنظوری سرکار انگریزی کی وجہہ سے اونکو اس فساد پر زیادہ
آمادگی ہوتی تہی سرکار نے ادا ے قسط کی شرط موقوف کرکے نرسنگ پال
کی سند نشینی منظور کی مگر اوسکے ساتہہ مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا کہ زر واجب الطلب
ضرور وصول کیا جاویگا ہمدران حال مختلف فریقون کو فساد سے باز رکہنے
کیواسطے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ بہ اختیار خود ریاست کا
انتظام کرین ؛
بتاریخ ۱۰- جولائی سنہ ۱۸۵۲ مہاراجہ نرسنگ پال بہی مرگئے انتقال سے ایک روز

بیشتر اونہون نے بہرت پال نامی دور کے رشتہ دار کو متبنی لیا تہا حسب
سفارش اہالیان ریاست کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے اوسکی
منظوری کی درخواست پیشگاہ گورنمنٹ مین ارسال کی مگر یہہ زمانہ عہد حکومت
لارڈ ڈلہوزی صاحب کا تہا کہ اونہون نے ناگپور و پونا ستارہ و لاہور
و لکہنؤ وغیرہ بڑے ممالک کو ضبط کرکے سلطنت انگریزی مین داخل کیا تہا
کیونکر ممکن تہا کہ بیچارہ قرولی جہان اونکا عمدہ ترین حیلہ لاوارثی موجود
تہا اونکے ہاتہہ سے نجات پاتی اطلاع پہونچتے ہی ضبطی کا حکم صادر ہوا
مگر قرولی کی ریاست اگرچہ وسعت ملک و مقدار آمدنی کی روسے چہوٹی ہے
الا رئیس کے خاندان کی عظمت و قدامت بڑی بڑی ریاستون سے زیادہ
ہے حکام انگلستان خصوص پارلیمنٹ کے ہوس آف کامنس نے ضبطی قرولی
کو خلاف انصاف و باعث ناراضگی جملہ راجگان راجپوتانہ سمجہکر نواب گورنر
جنرل صاحب کی تجویز کو منسوخ کیا اور بہرت پال کی سندنشینی منظور کرکے
اوسکی نابالغی کے زمانہ مین انتظام ریاست بخوبی رکہنے کی ہدایت کی مگر اس
بحث مین انتقال نرسنگ پال کے وقت سے قریب تین برس کا عرصہ گذر گیا
اور اس عرصہ مین کپتان منک میسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اماناتاً انتظام
ریاست کیا صدور حکم منظوری سندنشینی بہرت پال سے پیشتر قرولی مین اکثر
اشخاص نے یہہ عذر پیدا کیا کہ رئیس مرحوم کی نابالغی اور چند ضروری
رسمیات نہونے کے سبب سے بہرت پال کی سندنشینی جایز نہین ہے اور
سے ثابت قریب تر رشتہ دار مدن پال کا حق ہے روسار بہرت پور و دہولپور

डेल्हौज़ी
पार्लिमेन्ट हौसआफ़ कामन्स

والورو جے پور کی راے بہی اسی پر متفق ہوئی اور تحقیقات سے بہی یہہ امر صحیح ثابت ہوا انہون نے اور نو ذی رتبہ و زبردست ٹہاکرون نے اور دیگر جاگیرداروں مین سے تین چہارم نے اور علی العموم کل باشندگان ملک نے مدن پال کو پسند کیا کہ اسطرح سنہ ۱۸۵۴ مین سرکار انگریزی نے بعد تحقیقات کامل مہاراجہ مدن پال صاحب کو راج قرولی کی مسند پر بٹہا کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا اختیار معاملات ریاست سے موقوف کیا اور دوسرے سال مین محکمہ ایجنسی کو بہی برخاست کر لیا مگر اوسی حالت مین مہاراجہ صاحب کو ہدایت کی کہ اگر زر قرضہ ذمگی ریاست کہ اوسوقت تعدادی للوے ... رگیا تہا سالانہ اقساط سے بر وقت ادا نہوگا تو سرکار تا وقت ادا سے کل روپیہ کے ایک یا دو پرگنون پر اپنا قبضہ کرلیگی ؛

سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین مہاراجہ مدن پال صاحب نے حکام انگریزی کو ہر طرح مدد دیکے سرکار کی بڑی خیرخواہی کی اسکے جلدو مین قرضہ ذمگی ریاست کہ بہ تعداد یک لکھ ... روپیہ تہا معاف ہوا خیرخواہی کا خلعت ملا اور مہاراجہ صاحب کی سلامی پندرہ سے سترہ توپون کی ہوگئی اور نومبر سنہ ۱۸۶۶ مین تمغا و خطاب ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا ؛

سنہ ۱۸۵۹ مین بظہور بدنظمی سررشتہ مال کے ادا سے قرضہ مین مہاراجہ صاحب کی مدد کرنے کیواسطے ایک صاحب پولیٹکل ایجنٹ متعین ہوئے مگر اون کو ہدایت ہوئی کہ بطور حاکم و افسر کے کام نکرین صرف دوستانہ صلاح و مشورت سے مہاراجہ صاحب کو مدد دین سنہ ۱۸۶۱ مین جب سررشتہ مذکور

کی خاطر خواہ اصلاح ہوکے قرضہ سے سبکدوشی ہوئی صاحب برخاست ہوئے
۱۸۶۷ع مین اشخاص مندرجہ ذیل مہاراجہ صاحب کی پیشی مین سرکار محکمہ
مصاحبت سے تہے ٭
ملوک پال۔ چترپال برادران مہاراجہ صاحب۔ دیوان بلدیو سنگہ۔ منشی اکبر علی
چودہری شیام لال اور ٹہاکر ہرکہہ بہان سنگہ مختار ریاست کل کام کا اجرا
کرتا تہا۔ ملوک پال علاوہ مصاحبت کے فوج کا افسر بہی تہا اہلکارون کا
عملہ کثیر اور ملک مختصر ہونے اور مہاراجہ صاحب کے نگران و خبردار رہنے سے
انتظام بہت اچہا تہا واردا تین بہت کم ہوتی تہین اور حسن سلوک و رحم اور
اشفاق کی وجہہ سے رعایا مہاراجہ صاحب سے دلی محبت رکہتی تہی اور بہت
تعظیم کرتی تہی جیلخانہ کا انتظام راجپوتانہ کے کل محبسون سے بہتر تہا مہاراجہ
صاحب شفاخانہ کی بہت خبرگیری کرتے تہے اور نیٹو ڈاکٹر اپنا کام خوب کرتا تہا
مہاراجہ صاحب کے ایک لڑکا بعمر ۷ ماہ اور لڑکی بعمر آٹہہ سال تہی ٭
۱۸۶۹-۶۸ع مین مہاراجہ صاحب نے سروہی مین جاکر مہاراؤ صاحب والی
سروہی کی ہمشیرہ سے شادی کی اور آبو پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
سے ملاقات کی۔ اس سال مین قحط ہوا تہا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنا
لشکر اجمیر مین چہوڑکے ریاستون کا دورہ جریدہ طور سے کیا چند روز
قرولی مین بہی رہے وہان دیکہا کہ محکمہ جات راج کی کچہریان محل سے باہر عمدہ
مکانات مین ہوتی ہین عدالت کا کام ایسا آراستہ اور دفتر اس عمدگی سے
مرتب ہے کہ انتہا نا چند مثلین طلب کین کہ فوراً ملگئین پرورش قحط زدگان

کیواسطے مہاراجہ صاحب نے خیرات خانہ مقرر کیا ہے اور تعمیرات جاری کی ہین
اس کام کیواسطے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی سے ڈیڑہ لاکھ روپیہ قرض
لیا تہا۔ اگرچہ اس ملک مین بہی قحط بہت سخت ہوا تہا مگر چارہ و غلہ کی قلت سے
جیسے تکلیف جے پور و ٹونک کے علاقہ مین ہوئی اس ملک مین نہوئی ٭
جولائی سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے پچاس ہزار روپیہ اور قرض ملنے
کی درخواست کی کہ بشرط ادا سے کل قرضہ تعدادی دو لاکھ روپیہ مع سود
فیصدی پانچ روپیہ سال بذریعہ اقساط پچاس ہزار روپیہ سالانہ منظور
ہوکے روپیہ مل گیا ٭
۱۷- اگست سنہ ۱۸۶۹ء کو مہاراجہ مدن پال صاحب کا انتقال ہوا اونکی نسبت
سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس رئیس کو عجب ہمت تہی اپنی ریاست
پر بالکل قادر تہا کل معاملات مین اپنی تجویز سے کام کرتا تہا نہایت عمدگی و
صفائی سے کام کرتا تہا عام اجازت تہی کہ صبح و شام کی ہواخوری مین جو
کوئی چاہے اپنی عرضی پیش کرے یا زبانی عرض کرے اوسکے ہمنشین مصاحبون
کو فیصلہ مقدمات مین دست اندازی کرنے کی مطلق مجال نہ تہی انسداد
جرایم مین اوسکا جہد کامل تہا مجرم خواہ کیسے ہی متبرک مقام پر جاکر پناہ لے
وہان سے ہی گرفتار ہوکے سزا پاتا تہا جرایم ستی و دخترکشی و دہرنہ کو مطلق
موقوف کر دیا تہا مگر البتہ فضول خرچ تہا اس سبب سے ریاست مقروض
رہتی تہی اور محاصل سخت تہے اگرچہ غیر مستحق لوگون کیواسطے حد سے زیادہ فیاض
تہا مگر بخلاف طریقہ بعض رئیسون کے کہ نالایقون کیواسطے فیاض اور مستحقون کے

کیواسطے بخیل ہین اوس نے زمانہ قحط مین دولاکھہ روپیہ سرکار انگریزی سے قرض لیکر غربا و مساکین کو تقسیم کیا ✤

مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر اونکا بھتیجا لچھمن پال راؤ ہاڈولی وارث ریاست سمجھا گیا تہا مگر بسوہ والی رانی کے حاملہ ہونیکے احتمال سے اوسکی مسند نشینی کی نوبت نہ پہونچی کہ ۱۴ - سمبر کو وہ بہی مرگیا - اسپر جے سنگہ پال کہ ہاڈوتی کا رئیس ہوا تہا وارث قرولی متصور ہوا جنوری ۱۸۵۴ع مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے قرولی مین جاکر مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب کو کہ اوس وقت بعمر تیئیس سال اور بہت ہوشیار و مستعد تہے خلعت مسند نشینی و اختیار ریاست دیا ✤

ٹہاکر برکھہ بہان سنگہ تنور راجپوت مہاراجہ مدن پال صاحب کا خسر چند سال سے اہتمام کار ریاست کرتا تہا بعد انتقال مہاراجہ صاحب موصوف تا وقت مسند نشینی مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب اوسکو ریاست مین اختیار مطلق رہا اور اوس نے بہت دیانت داری سے کام کیا ایمانداری کے سبب سے اوسکی بہت قدر و منزلت تہی اور محکمہ پنچایت مقرر ہوا تو اوسمین بہی شامل رہا مگر ضعیفی و ناطاقتی کے سبب سے محنت نہین کرسکتا تہا اس محکمہ پنچایت مین اوسکے علاوہ سرداران مندرجہ ذیل اور شامل تہے -

تلوک پال سپہ سالار و افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب ✤ اس شخص کے رشتہ دار قلعات مین افسر ہین ✤

چترپال افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب ٭
شیام لال موروثی اہلکار کہ ہندی دفتر کا افسر بہی تہا ٭
دیوان بلدیو سنگہ کہ سابقاً افسر سرشتہ مال تہا اوسکا ایک بیٹا تحصیلدار تہا اور دوسرا مہاراجہ صاحب کی خدمت مین حاضر باش رہتا تہا ایجنسی آبوا ور راجپوتانہ شرقی کی وکالتون پر قرولی کے ایک قدیمی مسلمان خاندان کے لوگ مقرر ہین کہ اونمین سے ایک فضل رسول ایجنسی راجپوتانہ شرقی مین رہتا ہے اوس زمانہ مین پنچایت کے علاوہ مرزا اکبر علی بیگ ایک اور اہلکار تہا مہاراجہ صاحب مرحوم کے عہد مین وہ حاکم عدالت تہا اور معاملات ریاست مین اوس سے صلاح لیجاتی تہی مگر مابعد کام سے علیحدہ ہوگیا باشندگان قرولی اس شخص کو بہت اچہا سمجہتے تہے علاقہ راج مین چارون تحصیلدار باشندگان قرولی تہے پردیسی لوگون کو کم نوکر رکہتے تہے اور مثل دیگر بیقاعدہ وابتر ریاستون کے قرولی مین بہی تحصیلدارون کے اختیارات نہایت محدود تہے زیادہ تر خرابی یہہ تہی کہ عدالت نہ تہی صرف محکمہ پنچایت تہا اوس سے یہہ امید نہ تہی کہ مثل ایک شخص کے مقدمات کی تحقیقات وفیصلہ حسب قاعدہ کرسکے مہاراجہ مدن پال صاحب کے زمانہ مین انتظام ریاست مقدم سمجہا جاتا تہا عرصہ درمیانی مین اوسمین خلل واقع ہوا پہر مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب نے بہی یہی تجویز کی کہ محکمہ عدالت علیحدہ کرکے اوسپر ایک شخص کو مقرر کرین اور محکمہ پنچایت مین سماعت اپیل کا کام رہے اسیطرح سرشتہ تعلیم کا بہی کچہہ انتظام نہ تہا مدرسہ شہر مین تہا

انگریزی کا مدرسہ صرف مبتدیون کو پڑھا سکتا تھا طالبعلمون کی استعداد کی ترقی ممکن نہ تھی البتہ علی الشرڈ ڈاکٹر کی کارگذاری کی ڈاکٹر ہاروی صاحب نے بہت تعریف لکھی تھی ؛

مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر ریاست کے ذمہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کا قرضہ تھا اسمین سے دو لاکھ روپیہ سرکار انگریزی کا اور باقیماندہ ساہوکارون وغیرہ کا ؛

کپتان والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے راج کے مصارف مین ایسی تخفیف کرائی کہ پچاس ہزار سے زیادہ روپیہ قرض مین دیا جاوے اور پھر بھی غیر معمولی مصارف کیواسطے کسیقدر پس انداز ہو چنانچہ سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء تک ستر ہزار روپیہ سرکار انگریزی کا ادا ہوگیا اور ساہوکارون کے قرضہ مین بھی کمی ہوئی - مہاراجہ صاحب کی سند نشینی کے بعد خرچ زیادہ ہوا مگر اوسی طرح آمدنی ریاست بھی کسیقدر اراضی بالعوض نوکری ضبط ہوکے نقد تنخواہ مقرر ہونے سے اور کسی قدر نرخ اجناس کی گرانی سے بجاے چار لاکھ کے پانچ لاکھ ہوگئی مگر مال کا بندوبست کچھ نہوا بطور نیلام سالانہ ٹھیکہ محالات دینے کا دستور جاری رہا ؛

سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء مین سوا لاکھ روپیہ قرضہ سرکاری اور پینتالیس ہزار قرضہ ساہوکارن کا ادا ہوکے منجملہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے صرف نوہ ہزار روپیہ باقی رہا ڈھائی برس کے عرصہ مین ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ ادا ہونے سے راج کی بڑی نیکنامی ہوئی ؛

سنہ مذکور کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ مہاراجہ جے سنگہ
پال صاحب بہت ہوشیار ہین مین ولایت سے واپس آیا تب مہاراجہ
صاحب نے بہرتپور آکر مجہسے ملاقات کی پہر مینے بہی قرولی مین جاکے ملک
کا دورہ کیا اور وہان کے حالات دیکہکر بہت خوش ہوا مجہکو یقین ہے کہ مہاراجہ
صاحب اپنی ریاست ورعایا کی ترقی وبہبودی کا بہت فکر رکہتے ہین ریاست
کا زیادہ تر کام خود کرتے ہین اونکے احکام بہت شایستہ اور حسب اطمینان
ہوتے ہین اونکو شہر قرولی کی صفائی وحفظان صحت کا بہت فکر ہے اخراج
پانی اور فرش بندی شہر کی تجویز کی ہے اسمین دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا
کسیقدر دولتمند باشندگان شہر سے وصول ہوگا اور باقی راج سے
دیا جاویگا مسند نشینی سے اس قلیل عرصہ کے بعد حفظ صحت وآسایش رعایا
کی تدبیر کرنا رئیس کی نہایت خوش تدبیری پر دلالت کرتا ہے قرولی سے
خوشحال گڈہ اور ہنڈون کی سڑکین کہ دونون پر بہت آمدرفت رہتی ہے
تیار کرائے ہین بمقام کورگانو آسایش مسافرین کیواسطے سرائے تعمیر کرائی کورگانو
ہے اور تدبیرات ترقی پر ہرطرح مایل ومستعد ہین اونکے مزاج مین فضول
خرچی نہین ہے یقین ہے اونکے انتظام سے آمدنی وخرچ ریاست کا اچہا
بندوبست ہوجاویگا +
ٹہاکر برکہہ بہان سنگہ جس نے وقت انتقال مہاراجہ مدن پال صاحب بہی
مسند نشینی رئیس حال تک نہایت عمدگی سے کام کیا تہا اب بہی برائے نام دیوان
ہے مگر بہت ضعیف ہوگیا ہے کام نہین کرسکتا ریاست مین سب اوسکا ادب

کرتے ہین اور مہاراجہ صاحب کا اوسپر بہت اعتبار ہے جیلخانہ صاف ہے
اور قیدی تندرست رہتے ہین شفاخانہ مین معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے
مدرسہ مین بعض طالبعلم اچھا پڑھتے ہین اونمین سے ایک نے گورنمنٹ کالج
آگرہ مین داخل ہونے کی درخواست کی ہے کہ جولائی مین داخل ہوگا ۔
ہندوستان کے بعید ترین مقامات مین بھی سال بسال علم کی ترقی ہوتی
جاتی ہے مگر تاوقتیکہ ان مدرسون کی نگرانی کیواسطے کوئی عام تدبیر مثل
تقرر کسی افسر کے نکیجاوے اونمین خاطرخواہ ترقی نہین ہوسکتی اکثر رئیس
اور اونکے اہلکار ناخواندہ ہوتے ہین تاوقتیکہ اونکو فواید تعلیم سے بخوبی
آگاہی نہو امید نہین ہوسکتی ہے کہ وے برائے نام مدد دہی سے کچھہ
زیادہ کرسکین ؛
۱۸۸۸ع مین مہاراجہ صاحب نے محکمہ پنچایت کو موقوف کرکے محکمہ اجلاس
خاص کا کام خود شروع کیا تھا کیونکہ بہان سنگہ قدیم وزیر تعمیل احکام کا کام
کرتا رہا وہ حاکم عدالت بھی تھا اور کل مقدمات مرجوعہ کی سماعت وتجویز کرتا
تھا اوسکے احکام کا اپیل محکمہ اجلاس خاص مین ہوتا تھا باقاعدہ عدالت اور
کافی عملہ نہونے کے سبب سے مقدمات بہت باقی رہتے تھے اور اجراء کارمین
بہت سستی تھی ؛
بڑودہ کی سڑک جسکی درستی مین زرجرمانہ ذیلی امرگڈہ خرچ کرنا تجویز کیا تھا
تیار ہوگئی اور اوسکے کنارون پر درخت لگائے گئے آسایش مسافرین
کیواسطے دارالحکومت سے سات میل کے فاصلہ پر لب سڑک ہندؤنکے لیے کاروان سرا

مع چاہ و باغ کے تعمیر کرائے گئے اس راستہ پر موسم برسات مین ندی نالون
کی طغیانی سے مسافرون کو رہنا پڑتا ہے پیشتر قیام کے لائق کوئی مکان
نہ تہا اب وہ تکلیف رفع ہو گئی ہے قرولی سے گیارہ میل خوشحال گڈہ کی
طرف بمقام کورگانو گنج تیار ہوکے رئیس کے نام سے ہے نگر موسوم ہوا
خوشحال گڈہ سانبہر نمک کی منڈی ہے کہ وہان سے قرولی و دہولپور کی
ریاستون مین ہوکے ضلع آگرہ و ممالک مہاراجہ سیندہیہ کو جاتا ہے خوشحالگڈہ
کے بیوپاریون نے بوجہ اجراء محصول خلاف دستور قدیم دربار جیپور سے
ناراض ہوکے اور غالباً اہالیان قرولی کی تحریک سے دربار قرولی مین
درخواست کی کہ اپنے علاقہ مین گنج تعمیر کرادین ہم اوسمین آکر آباد ہونگے
مہاراجہ صاحب نے اونکی درخواست منظور کرکے ایک سال کا محصول معاف
کیا گنج کی لاگت کا پچاس ہزار روپیہ کا تخمینہ ہوکے سنہ ۱۸۷۱ مین کام شروع
ہوا تہا علاوہ گنج کے فایدہ عوام کیواسطے فرودگاہ وغیرہ مکانات بنانے
کی تجویز ہوئی ؛
شہر کی فرش بندی کا کام جاری رہا چند چاہات جدید تعمیر ہوئے اور
قدیم باغات کی جو مدت سے ویران پڑے تھے مرمت و ترقی ہوئی ؛
مہاراجہ صاحب نے تعمیر مکان یادگار لارڈ میو صاحب مرحوم کے چندہ
مین ایک ہزار روپیہ دیا اور قرضہ سرکاری مین پچیس ہزار روپیہ ادا
کرکے علاوہ سود پچاس ہزار رہگیا اور ساہوکارون کا قرضہ بہی
ادا کیا جیلخانہ کا کام مسٹر سٹیفن صاحب اہل ارمنی کہ مہاراجہ صاحب

کے وقت سے مقرر ہے کرتا رہا ؛
سنہ ۱۸۶۳ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ ریاست کا روز مرہ کا معمولی کام مختار
کرتا ہے اوسکے احکام کی اپیل مہاراجہ صاحب کے اجلاس خاص مین دایر
ہوتی ہین مختار کے تحت مین محکمہ مال ہے اور پانچ پرگنات قرولی وجیرو
ومنڈرایل وماچل پور وداوت گر مین تحصیل وتہانہ جات ہین مقدمات
دیوانی مین مختار کے اختیارات غیر محدود ہین مگر مقدمات فوجداری کو
وہ منظوری کیواسطے اجلاس خاص مین بہیجتا ہے - مالگذاری کا پختہ بندوبست
نہین ہے ہر سال جدید جمعبندی ہوتی ہے علاقہ راج کے کل ۴۰۵ قصبجات
ودیہات مین سے ۲۰۸ خالصہ کے اور ۱۹۷ معافی کے ہین دیہات معافی
بعض خاندان مہاراجہ صاحب کے لوگون کے قبضہ مین ہین بعض چن
مین بعض بالعوض نوکری جاگیر مین بعض مصارف زنانہ مین اور بعض
چندسال کیواسطے ٹہیکہ پر ہین - اندازاً خانہ شماری کرنے سے باشندگان
ملک کی تعداد ۱۲۴۰۶۰ دریافت ہوئی ملک کی زبان جادون باتی جादोंवाती
کہلاتی ہے ؛
کرنل روبنسن صاحب وکپتان ملول صاحب مہتمان ٹوپوگرافیکل سروے रोबिन्सन मेलविल
علاقہ گوالیار ووسط ہند نے اس ملک کی پیمایش کی ہے مگر بندوبست
مالگذاری کی پیمایش نہونے سے تعداد رقبہ مزروعہ وغیر مزروعہ نامعلوم
ہے غالباً رقبہ کثیر اراضی ویران وغیر مزروعہ ہے اور سالانہ جمعبندی
کا ہونا اوسکا مقدم سبب ہے دربار سے کاشت اراضی کی تحریک مین کچھ

کوشش نہین ہے زمین ایسی عمدہ ہے کہ معمولی اجناس کے سوائے
افیون و محلوج باشندگان ملک کے خرچ سے زیادہ پیدا ہوکے اطراف
کو بہرتی ہوتی ہین اور راجل پور مین عمدہ قسم کا برگ تنبول بافراط ہوتا
ہے اور دہلی و آگرہ کو جاتا ہے پیداوار باغ کا ٹہیکہ ہو جاتا ہے مگر یہان
کے باغات مین سوائے انبہ و لیموں و کیلہ وغیرہ عام میوہ جات کے
اور کچہہ پیدا نہین ہوتا ہے مغربی پہاڑون مین لوہے کی کان بتلاتے
ہین مگر کبہی جاری ہنوئی اس سے اوسکے حسن و قبح کا حال بالکل مخفی ہے
کان سنگ سے پتہر بکثرت برآمد ہو ... ون مین خرچ ہوتا ہے قرولی
مین خیراد کا چوبین کام بہت ہوتا ہے پلنگ کے پائے خوشرنگ و خوش وضع
تیار ہوتے ہین علاوہ مکانات مذکورہ سابق شہر قرولی کے مشرقی دروازہ
کے مقابل ایک پختہ بازار اس غرض سے تیار کرایا گیا ہے کہ شیوراتری
کے میلہ پر جو مال تجارت آوے وہان ٹہیرا کرے اور ایک قدیم تالاب کی
مرمت ہوکر کارآمد کیا گیا ہے ٭

سڑک بڑودہ مٹی بہت نرم ہونیکے سبب سے جلد ٹوٹ جاتی ہے اوسکی
متواتر مرمت ہوتی رہتی ہے تاہم مسافر و تاجرون کو یہان ایسا راستہ
ملنا بہی بہت غنیمت ہے یہہ سڑک طول مین آٹہہ میل ہے اسکے سوائے شہر
کے اندر و باہر قریب چار میل پختہ سڑک اور ہے کہ ہمیشہ درست رہتی ہے
ان سڑکون کیواسطے کنکر نالون مین سے کہود کر آتا ہے اور وہ ایسا غضب
ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ مین میجر منک میسن صاحب نے سڑک بنوائی تہی وہ باوجودیکہ

کبہی اوسکی مرمت نہوئی ابتک صحیح وسالم ہے ؀
قرولی مین بہ تحت پوسٹماسٹر بہرت پور سا انگریزی ڈاکخانہ ہے اوسمین [illegible]
ماہوار خرچ ہوتا ہے اور تخمیناً اسیقدر آمدنی ہے ؀
آبپاشی کیواسطے اس راج مین کوئی نہر نہین ہے مگر چند بندات ہین [illegible]
سے کہیتون کیواسطے پانی بلا اخذ محصول دیا جاتا ہے چاہات سے آبپاشی
کرنیکا عام رواج ہے ؀
مئی سنہ ۱۸۷۳ مین مہاراجہ صاحب مع صاحب پولیٹکل ایجنٹ آگرہ کو گئے اور
مارچ سنہ ۱۸۷۵ مین دہلی جاکر بشمول دیگر روساء راجپوتانہ کے نواب [illegible]
صاحب سے ملاقات کی حکام انگریزی کی خاطر و تواضع سے بہت خوشی
ہوئی اور علاقہ انگریزی کی روز افزون ترقی و شایستگی کہ ابتک انکی
نظر سے نگذری تہی دیکہکر بہت تجربہ حاصل کیا - مہاراجہ صاحب نے
حسب مقدور اپنے قحط زدگان بنگالہ کی پرورش کے چندہ مین روپیہ
ادا کیا سرکاری قرضہ باقیاندہ اصل پچیس ہزار روپیہ ادا ہوکے صرف
سود کا مبلغ ۱۱ [illegible] باقی رہگیا ؀
مارچ سنہ ۱۸۷۵ کے دربار گورنری واقع دہلی سے واپس آنے کے بعد مہاراجہ
جے سنگہ پال صاحب کو دستون کا عارضہ ہوگیا مگر قوت جسمانی کے ذریعہ
سے وے بیماری کا مقابلہ کرتے رہے اور بجز بعض ایام کے جب مرض
کا زیادہ زور ہوتا اہتمام کار ریاست کرتے رہے اخیر مین بماہ [illegible]
بیماری [illegible] ہوکے ایسی غالب آگئی کہ اونکو بالکل ضعیف و ناتوان کردیا

اخیر وقت مین مہاراجہ صاحب نے ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے علاج
کرانا منظور کیا تہا مگر اونکی تجویز پر کبہی عمل نہوا ہندوستانی طبیبون کا
برابر علاج ہوتا رہا انجام کار ایک مہینے سے مایوسی کی حالت مین تکلیف
پاکر تباریخ ۱۹- نومبر ۱۸۶۹ء انتقال کیا اونکے کوئی اولاد نہ تہی مگر انتقال
سے پیشتر ایک ملاقات مین اونہون نے کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو سمجہا دیا تہا کہ ارجن پال راؤ باڈسوٹی میرا دوم بہتیجا گدی کا وارث
باستحقاق ہے ﴿
مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب مسند نشینی کے وقت بعمر ۲۹ سال تہے اور
چہہ برس تک حکمران رہے اوسط قد قوی الجسم شہسوار اور مشاق شکاری
تہے لیئق حاکم مثل مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر اونکے درجہ
سے بلا تعلیم وتربیت تردلی کے حاسد اور پابند دستور قدیم جادون
راجپوتون کی حکومت پر ممتاز ہوکر اونہون نے اپنے منصبی خدمتون
کے انجام دہی کی لیاقت جلد بہم پہونچائی اور بہت استقلال و عدل گستری
سے حکومت کی مسند نشینی سے پیشتر بہ انتظار نتیجہ حمل رانی لبتوہ اون کی
کامیابی مین توقف ہوا اوس زمانہ مین اونہون نے بہت بردباری
سے عمل کیا اور احکام گورنمنٹ کی تعمیل کو ہر طرح مقدم سمجہا اونکا یہہ طریقہ
نہایت تعریف کے لایق ہے بجز جاگیر دارون کے کل مجمع خلائق اون سے
بہت خوش تہا جاگیر دار اسوجہہ سے ناراض تہے کہ مہاراجہ صاحب کے
انتظام کا مقصود اعظم یہہ تہا کہ اونکی سرکشی وخود اختیاری کو ضبط مین

رکہا جاوے +

اپنی عمر کے اخیر برسون مین اونہون نے انتظام ریاست خصوص جمع وخرچ
مین بہت توجہہ کی تہی اور دہلی سے واپس آنے کے بعد کہ اول اسی مرتبہ
اونکو علاقہ انگریزی کی شایستگی وآراستگی دیکہنے اور ہندوستانی رئیسون
سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا اونکے خیالات بہت شستہ اور وسیع ہوگئے
تہے اونکے ارادہ مین تہا کہ ریاست مین مالگذاری کا بندوبست پختہ
کیا جاوے اور اس نظر سے حضور تحصیل اور ماچل پور مین دورہ کرکے
نرمی سے جمعبندی کی اونہون نے قرولی کو بہی بہت آراستگی دی اور
راستہ آگرہ وماچل پور کو آمدرفت تجارت کیواسطے درست کرنا اور
قرولی وبڑودہ کی سڑک کو پختہ تیار کرانا چاہا اونہون نے شہر کی فرش
بندی شروع کی تہی اور تاجر ومسافرین کے آرام خصوص ایام میلہ
شیوراتری کیواسطے بالکل سنگین کاروان سرائے تعمیر کرائی تہی مگر
افسوس ہے کہ اونکے بیوقت انتقال سے جسکا اونکی کل رعایا کو نہایت
غم ہے یہ سب تجویزین ناتمام رہگئین +

حسب رضامندی ومنظوری جملہ اہلکاران وٹہاکران ریاست بجز بہجن پال
اور اوسکے خاندان کے اور حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ یکم جنوری
سنہ ۱۸۷۶ کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ ارجن پال صاحب
کو مسندنشین ریاست کیا +

بہجن پال مہاراجہ صاحب مرحوم کا دوسرا بہتیجا ہے کہ اوسکو اپنے پاس

بہت عزت و امتیاز سے رکھتے تھے مگر اونکے دعوی کی نہ اہلکاران ریاست
نے تائید کی اور نہ اوسکے برادر سرداروں سے اسواسطے اوسکو اطلاع
دیگئی کہ تمہارا دعوی قابل پذیرائی نہیں ہے بعد ازان اوس نے دعوی
کیا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم کے دادا کی جایداد کا وارث ہونے کی وجہ
سے اگر قرولی کی گدی کا نہیں تو ہاڈوتی کا راؤ ہونیکا تو مین ضرور
مستحق ہوں اسکے جواب مین اوسکو مطلع کیا گیا کہ کل سرداران و اہلکاران
کی اتفاق رائے سے مہاراجہ صاحب حال کا بھتیجا بھنور پال ہاڈوتی
کا راؤ منظور ہو چکا ہے اسواسطے تمہارے اس دعوی پر بہی لحاظ نہوگا
تمکو لازم ہے کہ مہاراجہ ارجن پال صاحب کو اپنا آقا سمجھکر معمولی نذر کے
ذریعہ سے رسم اطاعت ادا کرو ؛
واقع مین جب تک دوم خاندان یعنی منگل پال کی اولاد مین سے ارجن
پال یا کوئی اور شخص موجود ہے تیسرے یعنی کمتر خاندان بدم پال جی
سے سبحن پال یا کوئی اور شخص قرولی کا رئیس یا ہاڈوتی کا راؤ ہونیکا
مستحق نہیں ہے لیکن اسمین شک نہیں کہ حکم منظوری گورنمنٹ صادر ہونے
سے پیشتر اکثر لوگ سبحن پال کے طرفدار تھے کیونکہ بجز خاندان روپ اور
کے جنکی سبحن پال کے دادا بدم پال کے خاندان سے قدیم عداوت تھی
سب لوگ اوس سے خوش ہیں ؛
ان احکام سے اپنی حق تلفی سمجھکر سبحن پال مدت تک ناراض رہا اوسکے
نوجوان و خوش وضع و صاحب اخلاق ہونے سے نہ تانہ محل کا قرلیق اوسکا

طرفدار ہوا اواخر ۱۸۹۱ء ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکی مہاراجہ صاحب سے صفائی کرائی اگرچہ اوسکے طرفدار بہت تہے مگر مختار جنگی نے اوسکی ہمت توڑ دی اور اوس نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب سے التجا معافی کرکے جو معاش مہاراجہ صاحب تجویز کرین اوسکا شکر و احسان سے منظور کرنا قبول کیا اس مغرور جوان کا عام دربار مین مہاراجہ صاحب کے قدمون پر گرنا واقع مین عبرت انگیز تہا مہاراجہ صاحب نے اوٹھا کر اور حسب عادت اوسکی سابقہ ناشکری پر طعن کرکے عالی ہمتی سے قصور معاف کیا اور اوسکی معاش کیواسطے جاگیر مقرر کی اسکے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ قرولی مین زیادہ قیام نکر سکے اور پیچہے سے دریافت ہوا کہ زنانہ زن نے سجن پال کو جاگیر مجوزہ مہاراجہ صاحب کے لینے سے انکار کرنے پر آمادہ کیا ہے اور چونکہ اوسکے باپ اور دادا راج سے علانیہ باغی ہو رہے ہین تا وقتیکہ اونکی سزا دہی نہوگی انسداد فساد غیر ممکن ہے اس معاملہ کا طے ہونا مشکل ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اگر وے فہمایش سے باز نہ آوین تو فوج بہیجکر سزا دیجاویگی ؎

مہاراجہ صاحب نے اول سال مین ہی اہلکارون کا عزل و نصب کرکے انتظام مین انقلاب پیدا کیا مگر جو امرا مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین معتمد متصور تہے بدستور اونکے پاس رہتے ہین اگرچہ بپاس خاطر اونکے اور وں سے کام علیحدہ کر لیا ہے مگر اونکی معاش جاری ہے ٹہاکر پرکہہ بہان سنگہ قدیم مختار جس نے پیشتر بڑی خیر اہی کی ہے علاوہ ضعف و پیری فالج زدہ

ہوسکے برائے نام رہگیا ہے بستر پر بیمار رہتا ہے اور عرصہ تک محنت روحانی کرنے کے قابل نہین راجہ بہادر اوسکا بیٹا اپنے باپ کی طرف سے دستخط کرتا ہے ؛

محکمہ اجلاس خاص قایم ہے مگر اوسکے عملہ مین عزل ونصب ہوئی ہے سابقًا اس محکمہ کا افسر لالہ بہاری لال نامی سردار قوم بقال تھا اب بجائے اوسکے کنور جگناتھ پال کہ سابقًا محکمہ مال کا افسر تھا اور ٹھاکر جیرپال مقرر ہوئے ہین جگناتھ پال اور اوسکے بھائی اونکار پال کے کرالٹا ترین جادون خاندان مین سے ہین مہاراجہ صاحب شفقت واعتماد کے ساتھہ بہت عزت کرتے ہین یہہ دونون شخص دیانت دار راست باز ہوشیار ومحنتی ہین اور عوام اونکے حسن سلوک سے خوش وثناخوان ہین۔ ٹھاکر ملوک پال بدستور حاکم فوج ہے ؛

کرنل رائٹ صاحب نے بچہ راؤ ہاڈوتی کی تعلیم پر توجہ کرکے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ اوسکو میو کالج مین بھیجا جاوے۔اس لڑکے کی عمر ایسی ہے کہ اسمین تربیت کا شروع ہونا بہت فایدہ مند ہوسکتا ہے اسواسطے مناسب سمجھا گیا کہ اگر چند سال کی تربیت کیواسطے اوسکو اپنے حکم سے اجمیر مین بھیجنے پر مہاراجہ صاحب آمادہ ہوجاوین تو بہت بڑا مطلب حاصل ہو چنانچہ کرنل رائٹ صاحب اور کپتان رجوسے صاحب نے متواتر مہاراجہ صاحب کو فہمایش کی اور مہاراجہ صاحب اوسکو بھیجنے پر رضامند ہوگئے مگر اوسکی ماں نے کہا کہ اگر اوسکو بھیجوگے تو مین خودکشی

گردنگی اسپر مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری زندگی تلخ ہوجاوے

گی ٭

مہاراجہ صاحب کا خوف بیجا نہین ہے عورات کی قابلیت ایذا رسانی کا انکو
بیشتر تجربہ ہوچکا ہے مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد انکو بخلاف طعن و
تشنیع مستورات کے بدرخواست حفاظت خود صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت
مین استغاثہ کرنے کی ضرورت ہوئی تہی اسپر انکو یعنی عورتون کو اطلاع
دی گئی تہی کہ محل کے اندر گذر رہتے ہوئے مہاراجہ صاحب کے
سرپر آگ کا ڈالنا یا اور کوئی ایسی بیج آور حرکت داخل بغاوت ہے کہ
سخت باز پرس و سزا کے لایق ہوگی کہ اوسوقت سے وے اپنی جاہلانہ حرکات
سے باز آئین مہاراجہ صاحب بہت ناچاری سے کہتے ہین کہ اگر یہہ مرد
ہوتین تو مین انکی تدبیر کرتا مگر یہہ عورتین ہین اور مین عورتون سے ڈرتا

ہون ٭

ان مشکلات پر لحاظ کرکے مہاراجہ صاحب سے اس باب مین زیادہ تقاضا
نکیا گیا لیکن اگر وقت آیندہ مین راؤ ہاڈولی کو زنانہ کی قید سے آزادی
دیکر تعلیم و تربیت کیجاوے تو جس مخلوق پر وہ کسی روز حاکم ہوگا اوسکے
حق مین بہت مفید ہوا اگرچہ مہاراجہ صاحب اوسکی تعلیم کیواسطے اوستاد
نوکر رکہا چاہتے ہین مگر تا وقتیکہ وہ کسیقدر عرصہ تک قردلی سے علیحدہ
نرہے صرف خانگی نوشتخواند کارآمد نہین ہوسکتی ٭

ٹہاکران عنایتی و بہورتن راج قردلی کے پانچ بڑے جاگیرداروں مین سے

ہین دونون مہاراجہ صاحب کے قرابتی ہین عنایتی کی آمدنی بالنجہزار روپیہ کی اور بہورتن کی نوہزار کی ہے دربار کو اطلاع ہوئی کہ چیند باگریہ جنکی گرفتاری اہالیان سشتہ انسداد ٹھگیتی بلاج جیپور کو منظور تہی ان ٹہاکرون کے علاقہ مین پناہ پذیر ہین فوج بہیجی گئی اونمین سے چند شخص گرفتار ہوئے باقیماندہ ٹہاکرون کی مدد وچشم پوشی سے مفرور ہوگئے دربار نے جاگیر عنایتی پر بارہ سو روپیہ جرمانہ کیا اور تا وقتیکہ گرفتار کرادینے مفرورون کے جاگیر بہورتن ترق رہنے کا حکم دیا ٹہاکرون نے دیہات چہوڑ کے سرکار انگریزی مین استغاثہ کیا کہ مہاراجہ صاحب کا حکم منسوخ ہوجاوے اور راج سے تمرد وسرکشی اختیار کی اونکی سرکشی سے دیگر جاگیر دارون کو بغاوت کا حوصلہ پیدا ہونے اور مہاراجہ صاحب کی حکومت مین خلل واقع ہونے کا احتمال تہا اسواسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اونکو ہدایت کی کہ بہت جلد اطاعت کرکے اپنے آقا نعمت سے قصور معاف کراوین مگر یہہ نصیحت کارگر نہوئی تب مجبور دربار نے اونکی چشم نمائی کی تدبیر کی بہورتن اور عنایتی کو فوج بہیجکر گہیر لیا لڑائی مین طرفین سے چند آدمی مقتول ومجروح ہوئے دونون قلعے خالی ہوگئے تہوڑے دنون تک باغی ٹہاکر قید رہے مگر انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم کے بعد رہا ہوگئے اور بشرط اداے جرمانہ مجوزہ کمیٹی ٹہاکران اونکی جاگیرین واگذاشت ہوئین کہ بعد اداے جرمانہ اپنی اپنی جاگیرون مین آباد ہوگئے ﷺ

ریاست کی آمدنی مین مقدم مدات مالگذاری وخراج جاگیرداران وزمیندار

دستامیب و مندر کیلا جی ہین کہ اونکی تفصیل جمع و خرچ مین درج ہوگی
سایر کی آمدنی زیادہ تر گھی افیون و محلوج کی برآمد سے ہوتی ہے اور علاقہ
باڑوتی وجے پور کی محلوج و افیون بھی براستہ ہنڈون و منڈرایل
علاقہ انگریزی و ممالک مہاراجہ سیندھیہ کو جاتی ہین اور درآمد کی جناس
صرف غلہ و پارچہ ہے ؁

اعـــ ۱۱ وہ بیگہ زمین پر پوست کاشت ہوتا ہے اور اوس سے راج مین
بـــ تہیـــ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے تخمیناً لعـــ ؎ روپیہ کی افیون
ہر سال فروخت ہوتی ہے اور فی بیگہ اوسط درجہ چار پانچ سیر پیدا ہوتی
ہے برآمد افیون کیواسطے کسی طرح کی قید نہین ہے کہ زیادہ تر براستہ
منڈرایل و سبل گدہ اندورکیطرف جاتی ہے ؁

کیلا جی دیبی کا مشہور مندر قرولی سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
وہان ہر سال چیت و اسوج کے مہینے مین ہزارہا جاتری پرستش کے
واسطے آتے ہین وہی دیبی جو بنگالہ مین کالی مشہور ہے یہان کیلا کہلاتی
ہے اوسکے معتقد علاوہ تیل بھینسہ و بکرہ وغیرہ حیوانات کے زر کثیر نقد
چڑہاتے ہین کہ بطور آمدنی راج داخل خزانہ ہوتا ہے مگر بعد وفات مہاراج
مدن پال صاحب کی اس آمدنی مین بہت کمی ہو گئی ہے ؁

مہاراجے سنگہ پال صاحب نے قبل انتقال اگست مین سرکار انگریزی
سے درخواست کی تہی کہ دو پرگنات کا بندوبست پختہ ہونے سے آمدنی
ریاست مین کمی ہوئی ہے اور مصارف ضروری در پیش ہین اور مہارا

مدن پال صاحب کے وقت کے بند و تالاب و دیگر تعمیرات مفید عام مرمت طلب ہوگئی ہین اونکے کار آمد اور مفید ہونے کیواسطے مرمت ہونی ضرور ہے اور مرمت کیواسطے روپیہ مطلوب ہے اسواسطے ڈیڑہ لاکہہ دیگر قرض ملجاوے اسکے جواب مین اونکو اطلاع دیگئی کہ ابہی قرضہ سابقہ تعدادی دو لاکہہ روپیہ تمام وکمال ادا نہین ہوا ہے اور جس سے بیشتر دیگر قرضہ مانگنا بے محل ہے کہ اسپر درخواست موقوف رہی ❊

جنوری ۱۸۸۶ء مین بعد اختتام جلسہ دہلی کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے قرولی کا دورہ کیا اور بہرتپور و قرولی کے قدرتی و رواجی اختلافات کو اسطرح تحریر کیا کہ بہرتپور مین مہاراجہ صاحب خود اختیار حاکم ہین اونکی اور رعایا کے درمیان کوئی فریق امرا متوسط نہین ہے بس بجز مداخلت سرکار اعلے کے اونکے اختیار و حکومت مین کوئی مخل نہین ہوسکتا کسی کی مجال نہین کہ اونکے حکم و تدبیر پر اعتراض کرے کیونکہ جسپر اونکا غضب ہوا بالکل تباہ ہوجاتا ہے ❊

قرولی مین سرکش و سینہ زور امراؤ کا گروہ کثیر ہے اور اپنے توابعین کے حقوق کا محافظ ہے ❊

بہرتپور کا انتظام قرولی کے انتظام سے بہت بہتر ہے اسکا سبب کسیقدر مہاراجہ صاحب کا عاقلانہ اور محنت پسند طریقہ ہے کہ اختیار حکومت کو بخوبی اپنے ہاتہہ مین رکہتے ہین اور کسی کو اوسپر اونگلی نہین رکہنے دیتے ہین شاید کبہی اونکی طرف سے سختی ہوتی ہو مگر صرف اونہین کیطرف سے

ہوسکتی ہے ؛

قرولی مین ایسا یکجائی اختیار نہین ہے جن لوگون پر مہربانی ہوتی ہے وے بلالحاظ لیاقت تحصیلداریون پر مقرر ہوتے ہین اور تا وقتیکہ معمولی جمع کو ادا کیے جاوین اپنے اختیار کے استعمال مین کسی طرح قابل بازپرس نہین ہوتے ؛

علاقہ بھرتپور نہایت مزروعہ ہے اور قرولی کا ملک نالون سے کٹا ہوا اور پہاڑون سے ڈہکا ہوا ہے تاہم اگر کوئی حاکم مثل مہاراجہ صاحب بھرتپور دوراندیش و دانشمند ہو تو بہت ترقی ہوسکتی ہے مہاراجہ صاحب کا وزیر بر کہہ بہان سنگہ ہے کہ ضعیفی و بیماری سے کام کے لایق نہین رہا ہے اوسکا نایب رام نراین دانشمند اور مستقل مزاج آدمی ہے اور ریاست کی بہبودی اور دولتمندی کا دل خواہان ہے ٹھاکر ایدل پور کا چھوٹا لڑکا جگنا تہہ پال با اختیار اہلکار ہے وہ لیئق و نیک نیت نوجوان ہے مگر یہہ ممکن نہین کہ وہ اپنی برادری یعنی ٹھاکرون سے رعایت و مروت نکرے اس سبب اوسکی رام نراین سے نا اتفاقی ہے باوصف اسکے کہ وہ مخالف فریق مین ہے اوسکا اس عہدہ پر رہنا ہشتا ہے کیونکہ اگر اوسکی ترقی ہوگی تو دیگر ٹھاکر بہی اوسی کے طریقہ پر عمل کرینگے اور تا وقتیکہ ایسا نہو عمدگی انتظام ریاست کی امید نہین ہوسکتی بموجودگی ایسے مصاحبون کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو انتظام آمدنی و خرچ ریاست مین ابتری دریافت ہوئی تو مقام تعجب نہین اونہون نے

فوراً مہاراجہ صاحب کو تخفیف خرچ کی صلاح دی آمدنی و خرچ تو برابر ہے
مگر تنخواہ فوج و قرضہ ساہوکاران شہر قریب دو لاکھ واجب الادا ہی فوج
مین بیس ہزار روپیہ سالانہ تخفیف کرنے کی تجویز ہے اور چالیس ہزار روپیہ
ریاست کے ایسے اہلکارون سے لیا جاویگا جنکی معاش مین زمین مع نقدی
دونون چیزہین اسطرح تین سال کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہو جاویگا
راج قرولی مین دستور ہے کہ جب زیرباری ہوتی ہے برادری اور
اہلکاران ریاست سے مدد لیتے ہین چنانچہ اس موقع پر صاحب پولٹیکل
ایجنٹ موجود تھے جب سب سے حسب مقدور اپنے روپیہ دینے کیواسطے
کہا گیا تو اگرچہ دلسے خوش نہ تھے سب نے بخوشی دینا منظور کیا صاحب
پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کے توابعین کی اس کامل خیرخواہی
پر مبارکباد دی تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم سب بھائی ہین
ہم مین کوئی غیر نہین ہے جسمین ایک کا فایدہ ہو سبکا فایدہ ہے - مگر افسوس
ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنے ذاتی مصارف مین تخفیف نہین کرسکتے ؀
مہاراجہ پرتاب پال صاحب مرحوم کی رانی صاحبہ جنہون نے اپنی اسی
برس کی عمر مین زر کثیر جمع کیا ہے جگناتھ وغیرہ ہندو تیرتھون کے جاترا
کیواسطے گیئن صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکھا ہے کہ اگر زنانہ محل کی دیگر
عورتین بھی ایسا ہی کرین تو قرولی مین بہت رفع شر ہو ؀
چند سال سے دربار قرولی کی خواہش تھی کہ موضع سلیم پور واقع سرحد
جیپور قرولی سے جنوب مغرب مین جو بلند قدیم زمانہ کا ہے اوسکی ایزادی

اور مرمت کرین مگر دربار جے پور نے اس عذر سے کہ اس بند سے قرب و جوار
کے دیہات علاقہ جے پور مین پانی کی آمد بند ہو کر ہمارا بہت نقصان ہوگا
ایزادی بند مین اعتراض کیا بعد تحقیقات کامل پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
سے حکم ہوا کہ دربار قرولی کو بند موجودہ کی مرمت کرنیکا اختیار کلی حاصل
ہے لیکن اگر بڑھانا چاہین تو اول ایک انجنیر افسر ایزادی کے نتایج کی
نسبت رپورٹ کریگا ؂

اس راج مین دلچسپ عمارتین توان گڈھ و منڈرایل و آوت گر کے قلعجات
ہین قلعہ توان گڈھ عنقریب اوسی زمانہ مین تعمیر ہوا تھا جب قصبہ بیانہ
واقع راج بھرت پور آباد ہوا ہے اور بیجے پال بانی قصبہ بیانہ کے خلف
توان پال نے تعمیر کرایا تھا ؂

ریاست قرولی مین جرایم سنگین بہت کم وقوع مین آتے ہین اور دربار
کا انتظام اگرچہ ظاہرا کوتاہ اور غیر مکتفی نظر آتا ہے اصل مین کامل اور
کارگر ہے بسبب ویرانی و ناہمواری ملک اور الحاق حدود دیگر ریاستون
کے ظاہرا مجرمون کا ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین مفرور ہونا سہل
معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ تالیڑہ اور ڈانگ مین چوری مویشی کی وارداتین
کسیقدر ہوتی ہین مگر علی العموم ریاست راجپوتانہ نہایت عمدہ انتظام
کی ریاستون سے فایق ہے اس انسداد جرایم کا سبب یہہ ہے کہ اول
تو مہاراجہ نرسنگ پال صاحب کی صغیر سنی مین انتظام ریاست گورنمنٹ
ہندوستان کیطرف سے رہا دیہی مہاراجہ مدن پال صاحب اور اونکے

جانشین جے سنگہ پال صاحب کا بہی انتظام بہت مستقل و زبردست تہا سوی
جادون رعایا جنکا مقدم پیشہ کاشت اراضی ہے طبعاً صلح ورز عادات
اور ثقہ مزاج رکہتے ہین اور ارتکاب جرایم کو بد سمجہتے ہین ؛

راج مین صرف ایک مدرسہ بمقام قرولی ہے اوسمین سنہ ۱۸۸۰ و ۸۱ء مین چالیس
طالبعلم انگریزی اور چہبیس فارسی ہندی پڑہتے تہے اونمین سے صرف
تین راجپوت اور اٹہارہ مسلمان تہے علاوہ ابتدائی کتابون کے ہندوستان
کی تاریخ وجغرافیہ بہی پڑہائی جاتی ہین مگر مہاراجہ صاحب کی تشریف تعلیم
پر کچہ توجہ نہین ہے اور پڑہانے کی ترکیب اچہی نہین ہے کہ بڑی عمر
کے طالبعلم بہی سمجہنے کے بغیر طوطون کیطرح پڑہتے ہین ؛

حفظان صحت کا اہتمام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کی تجویز سے ہے کہ حسب
رپورٹ اونکے سنہ ۱۸۸۱ و ۸۲ء مین کام اچہا ہوا شہر مین کسی طرح کی وبا نہ پہیلی
اور خلایق تندرست رہی اگرچہ اسکی کچہ سرکار سے تدبیر نہین ہوتی ہے
مگر شہر مین اخراج پانیکا قدرتی ذریعہ موجود ہے کہ گلی کوچون مین نہین ٹہہر
سکتا اس سبب سے کثرت بارش جو نوعدیگر مضر ہوتی شہر کے کل ناپاک
مادہ کو بہالیجانے سے مفید ہوئی ہے ؛

راج مین صرف ایک شفاخانہ بمقام قرولی ہے مگر اوس سے خلایق کو نہایت
فایدہ پہونچتا ہے سنہ ۱۸۸۵ء مین اوسمین الف ۲ لماصر کے خرچ سے
۶۲۸۳ مریضون کا علاج ہوا اور ۸۰۹۳ بچون کو ٹیکا لگایا گیا ریاست کے
اکثر حصون مین رعایا کو معالجہ وعمل ٹیکا کی مدد بالکل نہین پہونچتی ہے

شہر قرولی مین باوجودیکہ تدبیرات حفظ صحت نہین ہوتی ہین صفائی کی قدرتی
عمدگی سے بیماری نہین ہوتی ؛

قرولی اور جےپور کے درمیان تین مقدمات متنازعہ سرحد دایر تہے اونمین
سے ایک تیس برس سے تہا دوسرا سنہ ۱۸۴۵ سے اور تیسرا سنہ ۱۸۷۱ سے ؛
موضع پلیٹہ علاقہ قرولی کا بڑودہ علاقہ جےپور سے قدیم نزاع ہے اور اکثر
فساد ہوجاتا ہے وجہہ تنازعہ یہہ تہی کہ میجر تہورسبی صاحب نے کسی قدر
زمین شامل موضع پلیٹہ کی تہی مگر بڑودہ والون نے متواتر دابکر اوسپر
اپنا قبضہ کرلیا دو تین دفعہ کشت وخون ہوا اور طرفین سے شکایتین
ہوتی رہین اور دوسرا تنازعہ درمیان موضع پلیٹہ مذکور اور بارولی
علاقہ جےپور کے تہا جولائی سنہ ۱۸۷۶ مین پلیٹہ اور بڑودہ کے درمیان فساد
ہوا اور ایک آدمی مارا گیا اوسکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا جےپور مین ہوکے
موضع پلیٹہ سے مبلغ الـ ؎ مالہ بابت جرمانہ وخون بہا وصول کرنا تجویز
ہوا اور قاتل کو کچہہ سزا نہوئی ایسی غیر مکتفی سزا انسداد جرایم مین کارگر
نہین ہوسکتی ؛

اس مقدمہ و نیز دیگر مقدمات فیما بین جےپور و قرولی کے فیصلہ کیواسطے
ڈاکٹر برٹن صاحب ایجنسی سرجن بہیجے گئے اونہون نے پلیٹہ و بارولی کے
مقدمہ مین میجر تہورسبی صاحب کے فیصلہ سنہ ۱۸۷۶ کو بحال رکہا اور پلیٹہ
اور بڑودہ کے مقدمہ مین زمین متنازعہ راج قرولی کو دی اگرچہ ڈاکٹر
صاحب کے روبرو مینارین تعمیر ہوگئین مگر زمینداران بارولی نے اونکی

موجودگی مین بزبردستی اونکو شکست کرنا چاہا چنانچہ چھہ آدمی گرفتار کرکے اہالیان راج جلپور کو سپرد کئے مگر امید نہین کہ اونکو سزا ہوئی ہو دربار قردلی نے اپنی طرف سے سرحد پر فساد ہونیکا بندوبست کردیا ہے اور ایسا ہی جلپور کیطرف سے ہوتا چاہیے ؛

رعایا جلپور و قردلی کے درمیان سخت عداوت ہے اور دونون دربار بہی اوسکی شرکت سے صاف نہین ہین صرف سرکار انگریزی کا زبردست اقتدار دونون ریاستون مین انسداد فساد کرتا ہے اگر خدانخواستہ اوسمین فرق آجاوے تو سرحد پر آتش فساد مشتعل ہوجاوے ؛

راج قردلی کی فوج کی تعداد رپورٹون مین اس تفصیل سے لکہی ہے :

سنہ ۱۸۶۱ع	سوار	سوار و پیادہ بے قواعد	فوج تعلقات	تحصیلدارہا
	۲۵۰	۲۰۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰

میزان
۳۸۵۰

سنہ ۱۸۶۳و۶۴	سوار	پیادہ	گولہ انداز	میزان
	۴۰۰	۲۲۰۰	۲۵	۲۶۲۵

تفصیل دیہات راج قرولی

میزان الکل	دیہات معافی					خالصہ دیہات	نام پرگنہ
	معافی میزان	دیگر موروثی حقداران	بھائی کران بہم خاندان	خیرات و پنڈتی	مصارف زنانہ		
۱۱۹	۷۱	۱۲	۸	۳۲	۱۹	۴۸	حضور تحصیل
۴۸	۳۷	۹	۲۵	۲	۱	۱۱	تحصیل جیرونہ
۶۲	۱۹	۶	۲	۹	۲	۴۳	تحصیل منڈرایل
۹۳	۳۳	۱۰	۰	۱۸	۵	۶۰	تحصیل اُدے گر
۸۳	۲۴	۳	۲	۶	۳	۵۹	تحصیل ماسل پور
۴۰۵	۱۸۴	۴۰	۳۷	۶۷	۳۰	۲۲۱	میزان

نقشہ آمدنی راج قرولی

مدات آمدنی	سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ سمت ۱۹۲۹	سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ سمت ۱۹۳۰	سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ سمت ۱۹۳۱	سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ سمت ۱۹۳۲
بقایاے سالگذشتہ	[illegible] ۹ر۹ ۴	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۹ر۱۳ ۴	[illegible] ۲ر
مالگذاری خالصہ	لکھ [illegible] ۳ر۲ ۴	لکھ [illegible] ۶ر	لکھ [illegible] ۹ر	لکھ [illegible] ۱ر
متفرقات دیہات مع بقایا سنوات گذشتہ	[illegible] ۵ر	[illegible] ۱۵ر۹ ۴	[illegible] ۷ر۳ ۴	[illegible] ۶ر
خراج جاگیرداران	[illegible] ۹ر۹ ۴	[illegible] ۸ر۶ ۴	[illegible] ۱۳ر۹ ۴	[illegible] ۱۱ر۶ ۴
سایر	[illegible] ۱۳ر۲ ۴	[illegible] ۶ر۹ ۴	[illegible] ۱۰ر۶ ۴	[illegible] ۱ر۶ ۴
میلہ کیلا جی دیبی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۶ ۴	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۱۲ر
جرمانہ غیر حاضری	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۱۲ر۳ ۴	[illegible] ۵ر۹ ۴	[illegible] ۱۱ر
کاغذات اسٹامپ و رسوم عدالت دیوانی	[illegible] ۷ر۹ ۴	[illegible] ۱۱ر۳ ۴	[illegible] ۵ر	[illegible] ۱ر

مدات آمدنی	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ سمت ۱۹۲۹	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ سمت ۱۹۳۰	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ سمت ۱۹۳۱	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ سمت ۱۹۳۲
بازگردان تقاوی وغیرہ	[illegible] ۹ر۱۲	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۶ر۶
متفرقات من باغات	[illegible] ۳	[illegible] ۶ر۵	[illegible] ۶ر۳	[illegible] ۹ر۴
قرضہ	[illegible] ۴ر	[illegible] ۳ر	[illegible] ۳ر۴	[illegible] ۶ر۱۴
امانت	[illegible] ۶ر۴	[illegible] ۶ر	[illegible] ۶ر۱۱	[illegible] ۹ر۳
باغات	۰	[illegible] ۳	[illegible] ۶ر۳	[illegible] ۳ر۱۳
میزان	[illegible] ۱۲	[illegible] ۹ر۱۲	[illegible] ۹ر۹	[illegible] ۱۵

نقشہ مصارف راج قرولی

مد مصارف	سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء سمت ۱۹۲۹	سنہ ۷۴-۱۸۷۳ء سمت ۱۹۳۰	سنہ ۷۵-۱۸۷۴ء سمت ۱۹۳۱	سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء سمت ۱۹۳۲
خیرات	[illegible] ۶ر۴	[illegible] ۷ر	[illegible] ۹ر۱۴	[illegible]
بقایاے تنخواہ ملازمان	[illegible] ۶ر۴	[illegible] ۹ر۱۱	[illegible] ۹ر۳	[illegible] ۶ر۱۵
تنخواہ حال ملازمان	یک لکھہ [illegible] ۳ر۲	یک لکھہ [illegible] ۵ر	یک لکھہ [illegible] ۹ر۱۴	یک لکھہ [illegible]
کمسریٹ یعنی کوٹھیار	[illegible] ۹ر۸	[illegible] ۱ر	[illegible] ۹	[illegible] ۲ر۷
توشہ خانہ مع خرید جواہرات	[illegible] ۶ر۱۴	[illegible] ۶ر۴	[illegible]	[illegible] ۵ر
خرید پارچہ	[illegible] ۹ر۹	[illegible] ۹ر۵	[illegible] ۶ر۱۵	[illegible] ۹ر۱۵
تعمیرات مفید عام وطویلہ	[illegible] ۶ر	[illegible] ۳ر۴	[illegible] ۹ر	[illegible] ۶ر۴
تہوار ومصارف ذاتی مہاراجہ صاحب	[illegible] ۳ر۴	[illegible] ۶ر۱۵		

در مصارف	سمت ۱۹۲۹ (۱۸۷۲و۷۳)	سمت ۱۹۳۰ (۱۸۷۳و۷۴)	سمت ۱۹۳۱ (۱۸۷۴و۷۵)	سمت ۱۹۳۲ (۱۸۷۵و۷۶)
زنانہ محل	[illegible] ۹/۱۲	•	•	[illegible] ۴/۳/۴
متفرقات	[illegible] ۶/۹	•	[illegible] ۸ ۹	[illegible] ۹/۶
پیشگی ملازمان کو	[illegible]	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۶/۹	[illegible] ۱۳/۴۳/۱
نقادی کاشتکاران	[illegible] ۶/۶	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۳/۶
اداے قرضہ سرکاری	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۱/۶	•	•
اداے قرضہ ساہوکاران	[illegible] ۲/	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۳	[illegible] ۴/۷/۳
سایر	[illegible] ۳/۹	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۹/۹	[illegible] ۶ ۹
خرچ کمتر از آمدنی	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۱۳/۹	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۱۴/
بقایاے غیر منفصلہ	•	[illegible]	[illegible]	•

مد مصارف	۱۸۷۳ و ۱۸۷۲ سمت ۱۹۲۹	۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ سمت ۱۹ ۱۲	۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ سمت ۱۹ ۳۱	۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ سمت ۱۹ ۳۲
سفر خرچ مہاراجہ صاحب	•	[illegible] ۱۱۴ر۹م	•	[illegible]
سفر دہلی	•	•	[illegible] ۱۱ر	[illegible]
خرچ طویلہ و ذخیرہ	•	•	•	[illegible]
تنخواہ وکلار متعینہ علاقہ غیر	•	•	•	[illegible] ۹ر۵م
غمی مہاراجہ صاحب مرحوم	•	•	•	[illegible]
میزان	[illegible] ۱۲	[illegible] ۹ر۱۴م	[illegible] ۶ر۹م	[illegible] ۵

فہرست . یات خراج ° ارزا . و

نمبر	نا جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج
۱	ہاڈوتی	عـــــۃ	الــۃ للعــه
۲	گریری	صمار	بشمول ہاڈوتی
۳	پرد پورہ	لاار	لعــه
۴	روپ پورہ	اعار	مہ للعــه
۵	خوب پورہ	اعار	مہ للعــه
۶	نیترہ	اعار	مہ للعــه
۷	رانو ہترہ	عـــــۃ	الــۃ اعامہ ســه
۸	چوڑاگانو	اعـــــۃ	ماســه
۹	کہودیہہ	الــۃ ما	مالــه
۱۰	عنایتی	للعـــۃ	مامہ لــه

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۱۱	امرگڈھ	عـــۂ	الـــۂ	अमरगढ
۱۲	مجھورہ	سـہ ۂ	۱۱عـشـا	मछोरा
۱۳	بھرتون	للعـۂ	الـۂ۱مـہ	भरतून
۱۴	فتح پور	الـۂ۱عار	۱۱صدر	फतहपुर
۱۵	سایمردہ	الـۂصار	۱۱ر	सायमरदा
۱۶	سیمر	عار	۱مـہ	सैमर
۱۷	کہرہ	الـۂ۱ار	۱عـہ	खोह
۱۸	نارولی بارولی	الـۂصار	۱۱رصہ	नारोली वारोली
۱۹	لوہڑی	صار	ـــہ	लोहडी
۲۰	خضرپور	صار	معـہ	खिज़रपुर
۲۱	ہرنگر	الـۂصار	ناصـہ	हरनगर

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۲۲	کدٹہ	السۃ صار	صاد لسہ	कोटा
۲۳	کیشن پورہ	السۃ	صاد عسہ	केशपुरा
۲۴	خان پورہ	السۃ صار	صاصہ	खानपुरा
۲۵	چین پورہ	السۃ	صا الفہ	चैनपुरा
۲۶	تلوائی	صار	ما عسہ	तलवाई
۲۷	ماچی	السۃ صار	ما سہ	माची
۲۸	بھینساوت	صار	ما عسہ	भैंसावत
۲۹	فتح پور	السۃ ساصہ	سا عسہ	फतहपुरा
۳۰	رام پورہ	السۃ سار	اعا الولسہ	रामपुरा
۳۱	مینگری	السۃ	سا لسہ	मेंगरी
۳۲	لکھن پورہ	السۃ	لما لسہ	लखनपुरा

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۳۳	مچانی	الــۂ	صمالیــہ	मचानी
۳۴	مہوہ کہیڑہ	الــۂ ۸	اعاصعــہ	महुवाखेड़ा
۳۵	بینگہ	صمار	•	बिनेगा
۳۶	باجنہ	الــۂ	للحہ	बाजना
۳۷	موہولی	للعــۂ	اعــۂ عاعبــہ	मोहोली
۳۸	کاپلہ	اعار	ســہ	कापला
۳۹	بیرواس	اعار	ســہ	वीरवास
•	متفرقات	•	سمامیــہ	
میزان		ــۂ ثمامہ	[illegible]	

تمام شد جلد دوم وقائع راجپوتانہ

بقلم ہیچمدان ذرہ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم مطبع مفید عام آگرہ

غلطنامہ وقایع راجپوتانہ جلد دوم پانچوان باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۳	چہارم میل عریض ہے........	چہارم میل عریض بہتی ہے....
؍؍	۷	جودہانے جودہپور سے آباد کرکے	جودہانے جودہ پور آباد کرکے ..
۴۱	۱۵	حاکم ہوجیسے........	حاکم ہوا جیسے........
۴۲	۱۳	میہوہ کے والی راجپوتون...	میہوہ کے والی راجپوتون..
۴۳	۹	اوک منڈلہ کی بیگم سے چورا....	اوک منڈلہ کی بیکسی چورا....
۴۴	۸	اسیوقت........	اسوقت........
۴۵	۷	اوسکو قبضہ درلو........	اوسکو قصبہ درلو........
۵۵	۱۶	محاصرہ کرکرا اور بعد سخت مقابلہ.	محاصرہ کرکر بعد سخت مقابلہ..
۵۷	۷	چولی میشر........	چوُل ہمیشر........
۵۸	۴	میواڑ اور مارواڑ اور مارواڑ کی عظمت........	میواڑ اور مارواڑ کی عظمت
۶۸	۷	وہم وخیال کرکر........	وہم خیال کرکر........
۷۴	۱۳	جن اشخاص کی کی امداد....	جن اشخاص کی امداد....
؍؍	۱۵	باوڑی کی جنسی بچاکر......	باوڑی کی جن سے بچاکر..
۸۵	۹	مہرواڑ........	مارواڑ........
۸۷	۴	دہونارہ مین آنا........	دہونارہ مین آیا........

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۹	دہان سے بہہ راستہ رای پور	دہان سے براستہ رای پور...
۹۲	۱۹	سردارا و دادتان نے مع اپنے	سردار با و دادتان مع اپنے...
۹۵	۶	اور بہت ناہر خان	اور جمعیت ناہر خان ......
۱۰۴	۷	ہالار سے خرچ دینا	ہالار سے خراج دینا ......
۱۰۶	۱۳	لب سرسونی روانہ	لب سرستی روانہ ......
۱۱۳	۶	جنگل مین	جنگل سے ......
۱۱۹	۱۲	قانون تبنیت ہی پیدا ہوا اس	قانون تبنیت سے پیدا ہوا ریاست
		پوہکرن مین	پوہکرن مین ......
۱۲۲	۹	موتوفی مضر تہی اور باوسکے	موتوفی مضر تہی اور اوسکا ہی
		ہی سبب سے پہلے	سبب سے پہلے ......
۱۳۷	۳	اسباب سے	اس بات سے ......
"	۱۰	قلت فوج وغیرہ حاضری سپہ سالار	قلت فوج وغیر حاضری سپہ سالار
۱۳۸	۱۴	چہوڑ کر	چہوڑا کر ......
۱۳۹	۵	محل بنا دیا	محل بتا دیا ......
۱۴۳	۱۷	ظاہر کرنا	ظاہر کرتا ......
۱۴۴	۱۸	فوج برسد مقابلہ	فوج برسر مقابلہ ......
۱۴۵	۱۱	ایجنٹ اجمیر رخصت ہوئے	ایجنٹ اجمیر کو رخصت ہوئے
۱۵۲	۱۹	چہوڑ کر دہونکل سنگہ کے اور صرف چار	ہم چہوڑ کر دہونکل سنگہ کے شامل ہوگئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			اور صرف چار........
۱۶۵	۱۰	قواعدون..........	قاعدون...........
۱۶۷	۷	کہٹے ورشن ہین کچھہ مزاحمت..	کہٹ ورشن سے کچھہ مزاحمت
"	۱۱	برخاست ہوجاویگی........	برخاست ہوجاوینگے.......
"	۱۷	صاحب نے اختیارات	صاحب نے بہ اختیارات ...
۱۶۸	۶	ناتہونگر..........	ناتہون کو..........
۱۶۹	۱۷	مہاراجہ سخت سنگہ صاحب ...	مہاراجہ تخت سنگہ صاحب...
۱۷۵	۵	مردان علیخان لیاقت......	مردان علیخان صاحب لیاقت
۱۸۷	۱۴	ضبط کیا چاہتے ہین چہوٹے بڑے ٹہاکرون	ضبط کیا چاہتے ہین بڑے ٹہاکر چہوٹے ٹہاکرون ....
۱۹۰	۳	ایجنٹ نے کیا مگر باوجودیکہ	ایجنٹ نے کیا مگر مہاراجہ صاحب نے باوجودیکہ.........
۱۹۶	۱۹	غلا..........	غلہ..........
۲۱۶	۱۸	تکلیف خرچ..........	تکلیف وخرچ........
۲۲۳	۹	گہاٹہ.........	گہاٹ..........
۲۵۳	۱۷	وہی........	وے..........
۲۵۱	۵	صاحب پولیٹکل سے	صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے...
۲۶۶	۶	لارڈ نارتہہ برک	لارڈ ناتہہ برک صاحب...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۹	پوشاک سے اس موقع....	پوشاک سے آنے پر اس موقع
۲۷۲	۱۹	تاہم........	باہم........
۲۷۹	۱۳	دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے........	دو ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا ہے........
″	۱۴	غلون........	جملون........
۲۸۰	۵	اسطرح سدی ۸	اسوج سدی ۸ ......
۲۸۱	۹ و ۱۰	دونالونگا........	دونالون کا........
۲۸۳	۹	سوار ہوتا تھا......	سو رہا تھا......
۲۹۵	۳ و ۴	مجبور ضرورت اہتمام	مجبور ضرورت اہتمام......
۲۹۷	۱۴	بکثرت......	کثرت......
۲۹۹	۱۹	ضلع اور پیشہ......	تملح وریشہ......
۳۰۰	۱۰	ابتری ودیگر اضلاع کی....	ابتری دیگر اضلاع کی....
۳۰۱	۱۶	مال آمدنی......	مال کی آمدنی......
۳۰۲	۵	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب	مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب......
″	۱۲	سراغ براری کی آخر اکار سراغ......	سراغ براری کی مگر سراغ......
۳۰۸	۳	بناہ کے مقدمات ایسی مجاہدانہ	بناہ کے مقامات ایسی جانبہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۸	۲	محولہ	محمولہ ....
۳۲۶	〃	۱۸۶۸و۶۷ء کو آمدنی	۱۸۶۸و۶۷ء کی آمدنی ......
〃	۶	بلیشتر	بیشتر ....
۳۶۶	〃	پورانون کا بیان	پورانون کے بیان ......
〃	۱۴	جادوار کاڈانگ	جادوکاڈانگ ......
۳۶۹	۹	انتظام	انتقام ....
۳۷۴	۶	مغل چغتاکوکو حاصل	مغل چغتاکو حاصل ......
۳۷۵	〃	اپنے بڑے بہاٹہی	اپنے بڑے بہائی ......
۳۸۵	۱۲	پرمانون	پرمارون ....
۳۹۴	۱۳	راوکورننگ دیو	راورننگ دیو ......
۴۰۰	۵	ماسور	نامور ....
۴۰۶	۲	خواہش ہہوئی	خواہش ہوئی ......
۴۰۷	۱۱	لامگہارون	لانگہا اون ......
۴۱۱	۱	زمانہ راجہ	زمانہ مین راجہ ......
۴۲۳	۵	مگراوس زمانہ مین	اگراوس زمانہ مین ......
۴۲۴	۱	سرکار وزیر	سرکار سے وزیر ......
〃	۳	سزادہی واحدمصادرہ	سزادہی واخذمصادرہ ......
۴۳۰		انتظام ایہا ہو	انتظام اچہا ہو ......

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
خیال مین نہین لاتے	خیال نہین لاتے	۱۲	۴۴۰
مین ساتھہ	مین اون سے ساتھہ	۱۴	"
اونہین سے روپیہ لیکر	اونہین روپیہ لیکر	۹	۴۴۹

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوم کتاب وقایع راجپوتانہ بتاریخ
بستم ماہ اکتوبر ۱۸۷۸ء مطابق بست و دوم ماہ شوال
سنہ ۱۲۹۶ ہجری پیرایہ اختتام در بر کشید۔
واضح باد کہ باب پنجم این جلد تمام و کمال
در مطبع آگرہ اخبار و باب ششم
از آغاز تا اختتام در مطبع
مفید عام آگرہ باہتمام
بلیغ طبع گردیدہ سرمۂ
چشم اولی الابصار
شد
فقط
بکم

غلطنامہ باب ششم وقایع راجپوتانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٢	١٨	بہائی بہرت پور کے نام سے ...	بہائی بہرت کے نام سے ....
٢٧	٣	ہیبت خان نے کہ وہ	ہیبت خان کہ وہ ......
٢٨	٦	مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب عہد حکومت کا	مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے عہد حکومت کا ....
”	١١	بہت بلند لیئق	بہت لیئق ....
٤٧	٧	روپیا ہیں دیگر رہزنی	روپیاس رہزنی ....
”	١٥	بعلت قبضہ	بعلت قضیہ ....
٤٩	٢	موجود ہے سولہ ٹہاکرون ...	موجود اور سولہ ٹہاکرون ...
٦٧	١٠	دلیر سنگہ کہیتڑی	دلیر سنگہ کہتری ....
٧٠	١	راؤ رتسنگہ	راؤ رتن سنگہ ....
٧٦	١٨	معاوت	معاونت ....
٩٢	٢	فتنہ امگیزون	فتنہ انگیزون ....
١٠٧	”	باجی کنور صاحبہ	باجی صاحب کنور صاحبہ ..
١٠٨	١٧	داناوکشن	دانادکشن ....
١١٧	١	استحاق	استحقاق ....
١٢٢	٥	میجر باریسن صاحب سے	میجر باریسن صاحب نے ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۱	۷	سررشتہ تقسیم کو	سررشتہ تعلیم کو
۵۰۳	۱۶	حاضر رہتے ہین	حاضر ہوتے ہین
۵۰۵	۸	راجہ صاحب سے براہ ظلم	راجہ صاحب نے برا
"	"	دیکھکر عمل مین	دیکھکر محلہ مین
۵۰۹	۷	جو جو جیتے	جو جیتے
۵۱۴	۱۶	آدہ آنہ وضع	آدہ آنہ فی روپیہ وضع
۵۲۱	۲	تلسط	تسلط
۵۴۰	۱	انصرام پاتا	انصرام پاتا تھا
۵۴۶	۱۲	صرف ذریعہ	صرف اسی ذریعہ
۵۵۲	۱۰	ترقی ہوئی	ترقی نہوئی
۵۵۵	۸	تکلیف ومحنت	تکلیف وصحبت
۵۵۸	۹	تن آور روز	تن آور اور روز
۵۶۱	۱۱	صرف لئے	صرف للہ
۵۶۲	۱۰	لیکن حیب رسید	لیکن حسب رسید
۵۶۹	"	نینی تال تھے	نینی تال مین تھے
۵۷۲	۷	گونڈ	گونڈہ
"	۸	گونڈ	گونڈہ
۵۷۸	۱۷	دیہات کی زمین متواتر	دیہات کی متواتر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۶	۱۱	سمت ۱۹۳۱ کے اسمین	سمت ۱۹۳۱ کے اس سمت مین ...
۵۴۰	۵	ژالہ زدگی زراعت	ژالہ زدگی سے زراعت ....
۵۸۹	۱۸	جمع نزول کا	جمع نزول کا ....
۶۰۳	"	راج طویلہ	راج کے طویلہ ....
۶۱۵	۱۹	اراضی مغروقہ واقع	اراضی مغروقہ واقع ....
۶۱۶	"	اراضی کے رقبہ اونمین سے	اراضی کے رقبہ پر بلحاظ کرکے اونمین سے
۶۱۹	۵	گوارلیار	گوالیار ....
"	۱۲	مقدمات اور وقوع	مقدمات روز وقوع ....
"	۱۵	منہائی	پنہائی ....
"	۱۶	منہائی	پنہائی ....
۶۳۱	۶	واقع ہے خطوط	واقع ہین خطوط ....
"	۱۳	قبضہ منڈرایل	قصبہ منڈرایل ....
۶۴۲	۱۱	اپنی تجویز سے کام کرتا تھا نہایت	اپنی تجویز سے اور نہایت ....
۶۵۲	۳	جینے سے مایوسی	جینے سے زیادہ مایوسی ...
۶۶۳	۱۶	راجپوتانہ نہایت	راجپوتانہ کی نہایت عمدہ ....

تمت

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی طبع گردید

اشتہار

اس کتاب مین مصنف کا حق کاپی رائٹ ہے اور حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ء دفتر صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک خاص مین رجسٹری کرایا گیا ہے لازم ہے کہ کوئی صاحب اسکے چھپوانے کا قصد نکرین ورنہ بموجب قانون مذکور مستوجب بازپرس ہونگے

اشتہار قیمت

[illegible]	کاغذ ولایتی	حنائی ریشر امیوری	[illegible]	کاغذ ولایتی	حنائی ریشر امیوری
	صر	للعہ/		للعہ ۸/	لے ۸/

SECTION

SECON 3RD.